

سَعَادَةُ الدَّارِينَ

فِي

الصَّلَاةِ عَلَى السَّيِّدِ الْكَوْنَيْنِ أَرْدُو

مصنف

عَلَّامَةُ يَوْسُفُ بْنُ سَمْعِيلَ نَهْبَانِي قُدْسُ سِرِّهِ الْعَزِيزِ

مَكْتَبَةُ حَامِدِيَّة

گنج بخش روڈ ○ لاہور



## جد حقوق سکتی ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	_____	سعادت دارین
مصنف	_____	علامہ یوسف بن اسماعیل بہانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	_____	علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خان صاحب
نظر ثانی	_____	محمد انوار الاسلام رضوی
مطبع	_____	گنج شکر پرنٹرز لاہور
سن طبع	_____	۱۴۱۸ھ ۱۹۹۶ء
اشاعت	_____	بار اول
تعداد	_____	ایک ہزار
قیمت	_____	روپے
فون نمبر مکتبہ حامدیہ ۷۲۳۲۳۵۹		

# فہرست

صفحہ نمبر

نام مضامین

۲۷

ترتیب پنجم وال درود شریف

۲۸

چون آدم وال درود شریف

۲۹

بچپن وال درود شریف

۳۳

چھپن وال درود شریف

۴۱

ستاؤن وال درود شریف (سیدی محمد بن عراق قدس سرہ کا)

۶۰

اٹھاؤن وال درود شریف

۷۱

انسٹھ وال درود شریف

۶۹

ساٹھواں وال درود شریف (خیر الدین بن ظہیر یہ کا)

۷۸

اکسٹھواں درود شریف (سیدی ابوالحسن البکری کا)

۸۵

باسٹھواں درود شریف (یہ بھی انہی کا ہے)

۹۰

تریسٹھواں درود شریف (الصلوة الوسطیٰ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کا)

۹۱

چونسٹھواں درود شریف ذاتیہ (یہ بھی انہی کا ہے)

۹۳

پینسٹھواں درود شریف (صلوة السیر) یہ بھی انہی کا ہے۔

۹۴

چھیاسٹھواں درود شریف (یہ بھی انہی کا ہے)

۹۵

سٹھواں درود شریف (دود و صل)

۹۸

اڑسٹھواں درود شریف

سید احمد الرفاعی قدس رستہ کو بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ

شیخ احمد بن سلمان اور دیدار مصطفیٰ

- ۹۹  
 ۱۰۰ انہتر واں درود شریف (سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کا)  
 ۱۰۶ ستر واں درود شریف  
 ۱۱۲ اکہتر واں درود شریف (سیدی احمد الصباغ الاسکندری)  
 ۱۱۳ بہتر واں درود شریف (سیدی محمد زین العابدین بن محمد البکری کا)  
 ۱۱۶ تہتر واں درود شریف  
 ۱۱۹ چوہتر واں درود شریف (سیدی علی بن احمد انصاری کا)  
 ۱۲۲ پچھتر واں درود شریف (سیدی ابوسلمہ خلوتی کا)  
 ۱۲۶ چھتر واں درود شریف (سیدی محمد کا ہے) جو غوث اللہ کے نام سے پھیلے جاتے ہیں۔  
 ۱۲۹ ستر واں درود شریف (سید ابوالعباس احمد بن موسیٰ المسرعی کا)  
 ۱۳۲ اکھتر واں درود شریف  
 ۱۴۱ اناسی واں درود شریف  
 ۱۵۵ اسی واں درود شریف  
 ۱۵۸ اکیاسی واں درود شریف  
 ۱۶۰ بیاسی واں درود شریف  
 ۱۶۱ تراسی واں درود شریف  
 ۱۶۲ چوراسی واں درود شریف  
 ۱۶۳ پچاسی واں درود شریف  
 ۱۶۴ چھیاسی واں درود شریف  
 ۱۶۵ ستاسی واں درود شریف  
 ۱۶۶ اٹھاسی واں درود شریف



- نواسی وال درود شریف ۱۶۵
- نورے وال درود شریف (ابن ابی حجلہ کا، یہ طاعون سے بچنے کے لیے مفید ہے) ۱۶۶
- اکیسواں درود شریف (سیدی شیخ خالد نقشبندی رضی اللہ عنہ کا) ۱۶۸
- بانواں درود شریف ۱۶۹
- ترانواں درود شریف ۱۷۰
- چورانواں درود شریف ۱۷۱
- پچاسواں درود شریف ۱۷۵
- چھیانواں درود شریف (سیدی زین الدین عمر بن یسیر الخالیدی) ۱۸۲
- ستائواں درود شریف (ابی الموہب الشاذلی کا) ۱۸۳
- اٹھانواں درود شریف (شیخ صدر الدین القونوی کا) ۱۸۴
- تنانواں درود شریف ۱۹۲
- سواں درود شریف ۱۹۵
- درود شریف نمبر ایک سوا ایک (سیدی الشیخ یحییٰ الرطبی القادری کا) ۲۱۶
- ایک سو دوسرا درود شریف (حاجت برادری اور غم دور کرنے کے لیے) ۲۱۷
- ایک سو تیسرا درود شریف ۲۱۸
- ایک سو چھٹا درود (دکھ درد دور کرنے کے لیے) ۲۱۹
- ایک سو پانچواں درود شریف (شیخ محمد بن رافعی کا) ۲۲۲
- ایک سو چھٹا درود شریف (سیدی مصطفیٰ البکری کا) ۲۲۶
- ایک سو ساتواں درود شریف ۲۲۷
- ایک سو آٹھواں درود شریف (شہاب احمد بن مصطفیٰ الاسکندری کا) ۲۲۸
- ایک سو نوواں درود شریف (سیدی مصطفیٰ زبیری کا) ۲۲۹

۲۲۸	ایک سو دسواں درود شریف (تقی الدین حبیبی کا)
۲۲۹	ایک سو گیارہواں درود شریف
۲۳۰	ایک سو بارہواں درود شریف (سیدی ابوالعباس نجانی کا)
۲۳۱	ایک سو تیرہواں درود شریف
۲۳۲	ایک سو چودہواں درود شریف
۲۳۳	ایک سو پندرہواں درود شریف
۲۳۴	ایک سو سولہواں درود شریف (سیدی محمد عثمان میر غنی کا)
۲۳۵	ایک سو سترہواں درود شریف (سیدی شیخ محمد القاسمی شاذلی کا)
۲۳۶	ایک سو اٹھارہواں درود شریف (سیدی عبداللہ بن عمر باعلوی کا)
۲۳۷	ایک سو انیسواں درود شریف (سیدی شیخ حسن ابو حلاۃ الغزنی کا)
۲۳۸	ایک سو بیسواں درود شریف
۲۳۹	ایک سو اکیسواں درود شریف
۲۴۰	ایک سو بائیسواں درود شریف
۲۴۱	ایک سو چوبیسواں درود شریف
۲۴۲	ایک سو پچیسواں درود شریف (شیخ محمد عقیلہ کا)
۲۴۳	ایک سو چھیپیسواں درود شریف (محمد بن علی محلی شارح قصیدہ تائیدہ للنبی کا)
۲۴۴	ایک سو ستائیسواں درود شریف (ابوالمعمر کے وظائف سے)
۲۴۵	ایک سو اسیسواں درود شریف
۲۴۶	ایک سو اسیسواں درود شریف (مؤلف کا)
۲۴۷	ایک سو تیسواں درود شریف



## تنبیہات

پہلی تنبیہ

حاصل کلام

دونوں نظروں میں تطبیق

اسلاف کا مقصد

دوسری تنبیہ

جن کلمات سے درود شریف پڑھا جائے باعث اجر ہے۔

بعض علما کا اعتراض

اس کا جواب

مقررہ سے گزارش

غیر ماثورہ کلمات سے درود شریف پڑھنے کے فوائد

تیسری تنبیہ

اشکال

تتمہ

صحیح احادیث میں درود شریف کیسے استعمال کرے اسے عالم کی شرح میں

پہلی بحث لفظ اَللّٰهُمَّ کے مفہوم کے بیان میں

دوسری بحث صلوٰۃ کا معنی

تنبیہ

ازالہ شبہ

تیسری بحث نبی پاک کے اسم محمد علیہ وسلم کا معنی و سند

درود شریف میں اس کا مفہوم

۲۶۳	امام حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان
۲۶۶	امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان
۲۶۸	قاضی عیاض کا فرمان
۲۷۰	اسم محمد کی خصوصیات
۲۷۱	حضرت عبدالمطلب کا خواب
۲۷۵	اسم گرامی محمد میں صوری و مادی اشارات
۳۷۶	شیخ عبد الرحمن بسطامی کا فرمان
۳۷۷	مترجم کی طرف سے وضاحت
۳۷۸	ایک علمی لطیفہ
۳۷۹	اسم اقدس کے اسرار
۳۸۵	جن لوگوں کا نام محمد یا احمد ہے ان کی فضیلت میں مروی آثار
۳۸۹	چوتھی بحث نبی کے معنے میں
۳۹۰	نبی کا اصطلاحی معنی
۳۹۱	پانچویں بحث اُمّی کے مفہوم کی تحقیق میں
۳۹۲	چھٹی بحث آل کا معنی میں
۳۹۳	خطیب بغدادی کی حکایت
۳۹۵	لیکن حضور علیہ السلام کی اولاد پاک
"	لیکن آپ کی ازواج مطہرات
۳۹۶	ساتویں بحث لفظ ابراہیم کے بارے میں
۳۹۸	آل ابراہیم
۴۰۶	امام شعرانی کا ارشاد



- ۴۰۱ ایک اہم واقعہ ازالہ شبہ
- ۴۰۳ امام شعفرانی کی ایک اور حکایت
- ۴۰۵ تقی الدین سبکی کا ارشاد
- ۴۰۶ آٹھویں بحث لفظ برکت میں
- ۴۰۷ نویں بحث عالمین کے بارے میں
- ۴۰۸ دسویں بحث حمید مجید کے بارے میں
- ۴۱۲ نواں باب۔ نبی علیہ السلام کا جاگتے اور سوتے ہیں دیدار حاصل ہونا
- ۴۱۳ زیارت رسول کا طریقہ
- ۴۱۸ آئینہ مصقول دوست
- ۴۲۰ عقل نارسا
- ۴۲۱ وفات کے بعد بیداری میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- ” منکر کا حکم
- ۴۲۳ مخالفین سنت کا دعویٰ دیدار
- ۴۲۴ کرامت کا ظہور
- ۴۲۹ نظر نظر میں فرق
- ۴۳۰ علامہ زرکشی کا ایمان افروز واقعہ
- ” غلو اور حماقت
- ” حسن محبوب کی جلوہ بڑیاں
- ” علامہ ابن حجر عسقلانی کا اشکال
- ۴۳۱ مصر میں مہنگائی اور مزار ابراہیم علیہ السلام
- ۴۳۵ غوث اعظم اور زیارت مصطفیٰ

- ۲۴۲ معیارِ صحت
- " ابن العربی کی حکایت
- ۲۴۴ سقوط بغداد کا خواب
- ۲۴۶ وجہ اشتباہ
- ۲۴۸ ارواح سے ملاقات کے تین مراتب
- ۲۴۹ شیخ اکبر سیدی محی الدین ابن العربی کا ارشاد
- ۲۵۰ سیدی عبد الکریم الجبلی کا ارشاد
- ۲۵۱ اسے متنازع نہ سمجھ لینا
- ۲۵۲ علامہ سیوطی کا ارشاد
- ۲۵۶ محفل انبیاء
- ۲۵۸ حقیقت موت
- ۲۶۰ ایک اعتراض اور اس کا جواب
- ۲۶۱ حاصل بحث
- " امام قسطلانی کا ارشاد
- ۲۶۳ فیض حاصل کرنے کی صورت
- ۲۶۵ فرمان حضرت مسیح علیہ السلام
- ۲۶۶ منکر سے سوال
- " علامہ سیوطی سے بادشاہ سے سفارش کرنے کی درخواست۔ اور آپ کی معذرت
- ۲۶۱ مکہ و مدینہ کا ادب و احترام
- ۲۶۳ مختلف اشخاص کو ان واحد میں مختلف مقامات پر شرف دیدار
- ۲۶۵ جماعت کا ان واحد میں دیدار سے مشرف ہونا



۴۷۷	فتاویٰ خلیلی کی شاندار عبارت
۴۷۸	محفل نزاع
۴۷۹	اکابر صوفیہ
۴۸۰	سیدی عبدالعزیز الدباغ کا فرمان
۴۸۱	سات قرأتیں
۴۸۲	عجیب و غریب سوال و جواب
۴۸۳	شمائل نبوی
۴۸۴	حکایت
۴۹۰	امام ابن المبارک کا ارشاد
۴۹۱	لوگوں کی دو قسمیں
۴۹۹	معرفت خدا و معرفت مصطفیٰ میں فرق
۵۰۰	تعلق صوری کی ایک اور کیفیت
۵۰۱	محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۵۰۲	زندہ نبی
۵۰۷	قضیب البان کا قصہ
۵۱۰	ابن عباسؓ سکندری کا حاجی مُرید
۵۱۱	فرشتہ سُنا ہے یا خود سرکار؟
۵۱۲	قبر انور کے یاس فرشتہ کیوں مقرر ہے؟
۵۱۳	حاصل بحث
۵۱۶	علامہ علی عبد الرزاق کا سوال
۵۱۷	شیخ ابراہیم الرشید کا جواب

- ۵۱۷ فصل: خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے بیان میں
- ۱۱ علماء کی مذکورہ عبارات کے علاوہ
- ۵۲۵ حضرت شیخ الاسلام زکریا کا ارشاد
- ۱۱ ابو سعید نیشاپوری کا ارشاد
- ۵۲۶ روضہ رسول کا مہمان
- ۵۲۸ غریبوں کی مدد کرو
- ۵۲۹ اہل ہونہ کا گستاخ امیر اور اس کا انجام
- ۱۱ ایک پریشان حال ابن سیرین کی خدمت میں
- ۵۳۰ فصل: سیدی محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ کا رسالہ مبشرات
- ۵۳۱ خواب کی قسمیں
- ۵۳۲ حسن و قبح کے اسباب
- ۵۳۳ مبشرات: جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتی ہیں
- ۵۳۵ علم حدیث کی فضیلت
- ۵۳۶ مسجد حرام کی معرفت کی بنا
- ۱۱ نیکی کا حکم کرنے کی بشارت
- ۵۳۷ ایمان کی ترغیب: دینے والا خواب
- ۱۱ حفظ قرآن کی ترغیب والا خواب
- ۵۳۸ قیام ریل کی ترغیب کا خواب
- ۵۳۹ بشارت نیکیوں کی دعائیں حاصل کرنے کی ترغیب
- ۱۱ قرآن کے متعلق خواب
- ۵۴۰ بشارت: موانع کے دور



- ۵۴۳ فصل۔ چند مشاہدات نبویہ اور خواب جو مولف کتاب کو حاصل ہوئے۔
- ۵۴۴ پہلا مشاہدہ
- ۵۴۵ دوسرا خواب
- ۵۴۶ تیسرا مشاہدہ
- ۵۴۷ چوتھا مشاہدہ
- ۵۴۸ پانچواں مشاہدہ
- ۵۴۹ چھٹا مشاہدہ۔ ادیب آفندی ابن محمد الحفا شامی مقیم بیروت کا
- ۵۵۰ ساتواں مشاہدہ۔ داؤد آفندی البغزالی نابلسی کا
- ۵۵۱ آٹھواں مشاہدہ
- ۵۵۲ نواں مشاہدہ
- ۵۵۳ دسواں مشاہدہ
- ۵۵۴ ان مشاہدات کے بیان کرنے کی غرض
- ۵۵۵ تتمہ۔ ان فوائد کے بیان میں جن سے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
- ۵۵۶ حاصل ہوتا ہے۔
- ۵۵۷ پہلا فائدہ
- ۵۵۸ تیسرا فائدہ۔ چوتھا فائدہ
- ۵۵۹ پانچواں فائدہ۔ چھٹا فائدہ
- ۵۶۰ ساتواں فائدہ۔ آٹھواں فائدہ
- ۵۶۱ نواں، دسواں اور گیارہواں فائدہ
- ۵۶۲ بارہواں فائدہ
- ۵۶۳ تیرہواں فائدہ۔ چودہواں فائدہ۔ پندرہواں فائدہ

- ۵۶۴ سولہواں فائدہ - سنزہواں فائدہ
- ۵۶۵ اٹھارہواں فائدہ
- ۵۶۶ انیسواں فائدہ - بیسواں فائدہ
- ۵۶۷ اکیسواں فائدہ - بائیسواں فائدہ
- ۵۶۸ تیسواں فائدہ - چوبیسواں فائدہ
- ۵۶۹ پچیسواں فائدہ
- ۵۷۰ چھبیسواں فائدہ
- ۵۷۱ ستائیسواں فائدہ
- ۵۷۲ اٹھائیسواں فائدہ - انتیسواں فائدہ
- ۵۷۳ تیسواں فائدہ - اکتیسواں فائدہ
- ۵۷۴ بنیسواں فائدہ - تفتیسواں فائدہ - چونتیسواں فائدہ
- ۵۷۵ پنتیسواں فائدہ -
- ۵۷۵ چھتیسواں فائدہ - سینتیسواں فائدہ - اڑتیسواں فائدہ
- ۵۷۶ انتالیسواں فائدہ
- ۵۷۷ چالیسواں فائدہ
- ۵۷۸ تنبیہ -
- ۵۷۹ مسئلہ
- ۵۸۰ فوائد
- ۵۸۱ خاتمہ
- ۵۸۳ دسواں باب - نبی سیاحہ علیہ السلام کے فوائد و ثمرات کے بیان میں
- ۵۸۴ قرأت کے بعد دعا

۵۶۸	القاسی کا ارشاد
۶۰۱	حافظ سخاوی کا ارشاد
۶۰۳	ابن عطاء کا کلام
"	ثمرات درود و سلام
۶۰۴	تمام نبیوں اور ولیوں کو حضور ہی سے مدد ملتی ہے۔
۶۰۹	ایک لطیف نکتہ
۶۱۱	قبریب تر راستہ
۶۱۷	عارف شعرائی کا ارشاد
۶۲۲	ایک ثمرہ
۶۲۳	صلوٰۃ کا مفہوم
۶۲۵	امام ابن ہشام کی حکایت
۶۲۷	قبر سے خوشبو
۶۲۹	<u>فصل۔ وہ احادیث و آثار جو درود شریف اور مخصوص دُعاؤں کے بیان میں</u>
"	اور قصائے حاجات کے لیے مفید ہیں۔
"	یہ عظیم فائدہ ہے
۶۳۷	علامہ یوسف قسطلانی کا مشاہدہ و تجربہ
"	امام غزالی کا ارشاد
۶۳۸	حضرت عثمان غنی کی توجہ
۶۴۰	بیٹا پیدا ہونے کے لیے عمل
۶۴۱	سیدی عبدالعزیز الدبائغ کا ارشاد
۶۴۹	علامہ زحمتی کا فرمان

- ۶۴۹ مقبول یا محفوظ؟
- ۶۵۰ امام قرطبی کا ارشاد
- ۶۵۱ امام جعفر صادق اور منصور
- ۶۵۶ علامہ ابن الحاج کا ارشاد
- ۶۵۷ فصل - دین و آخرت کی حاجات طلب کرنے کے لئے درود وغیرہ کے ذریعے
- ” نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنا اور مدد مانگنا
- ۶۵۸ وسیلہ کی وضاحت
- ” علامہ ابن حجر ہیتمی کا ارشاد
- ۶۶۰ توسل کی دلیل
- ۶۶۹ شیخ مصطفیٰ البابی الحلبی کا عجیب استغاثہ
- ۶۸۱ شیخ عروسی مغربی رحمۃ اللہ نے فرمایا
- ۶۸۲ اسمائے الہیہ آیات قرآنیہ اور اذکار نبویہ وغیرہ کی خصوصیات کے بیان میں
- ۶۸۶ ان اسمائے گرامی کے معانی و توضیحات
- ” اللہ
- ” اس سے متخلق ہونا
- ۶۸۷ خصوصیات
- ” اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّحِیْمُ
- ۶۸۸ فائدہ
- ” اس کے ساتھ متصف اور متخلق ہونے کا مطلب
- ” خصائص
- ۶۸۹ اَلْمَلٰئِکَہ

۶۹۰	الْقُدُّوسُ
۶۹۱	السَّلَامُ
۶۹۲	الْمُؤْمِنُ
۶۹۳	الْمُسْلِمُ
۶۹۴	الْمُعَزِّزُ
۶۹۵	الْمُجِبُّ
۶۹۶	الْمُسْكِبُ
۶۹۷	الْمُخَالِقُ - الْبَارِئُ - الْمَصُورُ
۶۹۸	الْبَارِئُ
۶۹۹	الْمَصُورُ
۷۰۰	الْعَفَّارُ
۷۰۱	الْقَبَّارُ
۷۰۲	الْوَهَّابُ
۷۰۳	الرَّزَّاقُ
۷۰۴	الْفَتَّاحُ
۷۰۵	الْعَلِيمُ
۷۰۶	الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ
۷۰۷	الْمُخَافِضُ، الرَّافِعُ
۷۰۸	الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ
۷۰۹	الْمُسْمِعُ
۷۱۰	الْبَصِيرُ



۷۰۶	الْحَكِيمُ
۷۱۰	الْعَدْلُ
۷۱۲	اللطيفُ
۷۱۳	الْخَبِيرُ
۷۱۴	الْحَلِيمُ
۷۱۵	الْعَظِيمُ
"	الْعَفُورُ
۷۱۶	الشَّكُورُ
۷۱۷	الْعَلِيُّ
۷۱۸	الْكَبِيرُ
"	الْحَفِیْظُ
۷۱۹	الْمُقِیْبُ
"	الْحَسِیْبُ
۷۲۰	الْجَلِيلُ
۷۲۱	الْكَرِيمُ
"	الرَّقِیْبُ
۷۲۲	الْمُجِیْبُ
۷۲۳	الْوَارِثُ
"	الْحَكِيمُ
۷۲۴	الْوَدُودُ
۷۲۵	الْمُجِیْدُ

۷۲۶	الْبَاعِثُ
"	الْمُسْتَعِدُّ
۷۲۷	الْحَقُّ
۷۲۸	الْمُكَلِّلُ
"	الْمَقْوِيُّ - الْمُنْتَهَى
۷۲۹	الْوَلِيُّ
۷۳۰	الْمُحَمَّدُ
۷۳۱	الْمُحْضَى
"	الْمُبْدِي - الْمُرِيدُ
۷۳۲	الْمُحْيَى - الْمَيِّتُ
۷۳۳	الْحَيُّ
"	الْقَيُّومُ
۷۳۵	الْوَاحِدُ
"	الْمُتَّحِدُ
۷۳۶	الْوَاحِدُ
۷۳۷	الْقُدُّوسُ
۷۳۸	الْقَادِرُ - الْمُعْتَدُّ
۷۳۹	الْمُقَدِّمُ - الْمُؤَخَّرُ
۷۴۰	الْأَوَّلُ - الْآخِرُ
"	الظَّاهِرُ - الْبَاطِنُ
۷۴۲	الْوَلِيُّ

۴۲۳	الْمُسْتَعَالَى
"	الْبِرُّ - الْحَسَنُ
۴۲۴	التَّوَابُ
"	الْمُسْتَقِيمُ
۴۲۵	الْعَفْوُ
"	الرَّؤُوفُ
۴۲۶	مَالِكُ الْمَلِكِ
"	ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
۴۲۷	الْمُقْسِطُ
"	الْجَارِمُ
۴۲۸	الْغَنَى - الْمَغْنَى
۴۲۹	الْمَنَاحُ
"	الضَّادُّ - النَّارِضُ
۴۵۰	النُّورُ -
۴۵۱	الْبَهَادِيُّ
"	الْبَدِيعُ
۴۵۲	الْبَاقِي
۴۵۳	النُّوَارِثُ
۴۵۴	الرَّشِيدُ
"	الْقَبُورُ
۴۵۵	أَيُّكُ أَهْمُ وَفَاحَتُ

۷۵۶	اللہ کے اسم اعظم پر گفتگو
۷۶۰	فصل: اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں
۷۶۱	شیخ ابوالقاسم کا قول
۷۶۲	شیخ ابوبکر فہری کا قول
۷۷۱	امام ابو حنیفہ کا فرمان
۷۷۷	ایک ایمان افروز واقعہ
۷۸۳	شعرانی کا ارشاد
۷۸۹	اللہ کے اسم گرامی اللطیف سے متعلقہ فوائد
۷۹۰	خصوصیت
۷۹۱	حضرت انس بن مالکؓ حجاج کے سامنے
۷۹۲	امام غزالیؒ کی حکایت
۷۹۵	امام الیافعی کی حکایت
۷۹۶	طریقہ عمل
۷۹۹	امام تمہیلی کا فرمان
۸۰۱	دُعائے خضر علیہ السلام
۸۰۲	خلیفہ ابو جعفر منصور
۸۰۳	حیاء الحیوان و حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے سانپ کا واقعہ
۸۰۴	الد میری کا ایک اور نسخہ
۸۰۵	قصائے حاجت کی آیت
۸۰۶	قید سے رہائی کی آیت
۸۰۷	ظالموں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنے کی آیت

- ۸۱۳ قرآنی آیات اور اذکار نبویہ کے خواص و فوائد نافذہ
- ۸۱۹ حاصل کلام
- ۸۲۰ قرآنی سورتوں اور آیتوں کے فوائد
- ۸۲۸ بیماریوں سے شفا اور تکالیف کے خاتمہ سے متعلق فوائد
- ۸۳۳ ایک اور قول
- ۸۳۶ درد کا علاج جھاڑ پھونک سے
- ” پھوڑے یا زخم کا دم
- ۸۳۷ خوف و مصیبت کا علاج
- ۸۳۹ نماز کے اسرار
- ” بچے کی پیدائش میں تکلیف دور کرنے کے لئے۔
- ۸۴۰ دم عیسے علیہ السلام
- ” اس مقصد کے لیے ایک اور تحریر
- ۸۴۱ تکسیر کے لیے ابن تیمیہ کا نسخہ
- ” سرکی سکری اور گنجرین کے لیے تعویذ
- ” باری کے بخار کے لیے
- ” عرق النساء کے لیے (ایک قسم کا درد جو ران سے گھٹنے یا پاؤں تک ہوتا ہے)
- ۸۴۲ جسم میں درد ہو یا آنکھ پھڑکے
- ” داڑھ میں درد ہے۔
- ۸۴۳ پھوڑا پھتسی کے لیے
- ” بچے کی پیدائش میں آسانی کے لیے
- ۸۴۴ امام سیوطی کا فرمان۔ جھاڑ پھونک



زخمی قوی

۸۴۶

۸۴۹

جب جانور قابو نہ آئے ۔

۸۵۰

آسانی موت کے لیے

//

دل کی سختی دور کرنے کے لیے

۸۵۱

زچگی کی تکلیف رفع کرنے کے لیے

//

دل کا دوسرا دور کرنے کے لیے

//

بچھو کے ڈسے کا دم آنحضور نے خود فرمایا

۸۵۲

درد اور پھوڑے بھنسی کے لیے حضرت سفیان کا دم

//

جسم میں درد کی شکایت پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا

۸۵۳

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل خانہ کو جھاڑ پھونک کرنا

//

نظر بد سے بچاؤ کے لیے سات قرآنی آیتیں

//

کوئی اچھی چیز دیکھے تو ماشاء اللہ کہے ۔

۸۵۴

بخار دور کرنے کا دم آنحضور کا حضرت عائشہؓ کو سکھانا

//

سانپ اور بچھو کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لیے

۸۵۵

عیند لانے کا دم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۸۵۶

خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآنی آیات شفاء کی بشارت دینا

۸۵۷

بخار سے صحت یابی کے لیے سیدی ابو محمد المرحانی کا دم

//

حالت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ نسخہ

۸۶۰

جادو، غم اور بیماریوں سے شفاء کے لیے بہترین نسخہ

۸۶۲

الد میری کا قول، سر درد کے لیے آزمایا ہوا نسخہ

۸۶۳

طاعون و وبا کو دور کرنے کے فوائد

طاعون کے لیے

۸۶۹

دفع وباء کے لیے فائدہ

۸۷۱

طاعون اور دیگر امراض سے حفاظت کے لیے دعا

۸۷۳

فوائد حاکموں کے ہاں قبولیت اور ظالموں و دشمنوں کے شر سے بچنے کیلئے

۸۷۶

فوائد الشرجی

۸۷۹

علامہ شبکی کا فرمان

۸۸۱

امام شافعی اور ہارون الرشید

۸۸۲

حضرت علیہ السلام کا قصہ

۸۸۶

ظالم حکمران کی معزولی کے لیے

۸۸۷

ازالہ رنج و الم اور قصائے حاجات کے فوائد

۸۸۸

دنیا و آخرت کی تکالیف، جنوں اور انسانوں کے شر اور آفات سے حفاظت سے متعلق فوائد ۸۹۸

۹۰۰

حافظ سیوطی علیہ الرحمہ کی حکایت

۹۰۸

حافظ ابو زرعہ رازی کا بیان

۹۰۹

سانپ اور بچھو کے شر سے بچنے کے لیے الدمیری کا قول

۹۱۱

قصائے حاجات کے لیے فوائد

۹۱۱

قصائے حاجات کے لیے فوائد

۹۱۲

قصائے حاجت کے لیے بڑا فائدہ

۹۱۴

گمشدہ چیز پانے کے فوائد (ذرائع)

۹۱۵

امام نووی کی حکایت

۹۱۶

موتی دریائے دجلہ میں گر گیا

۹۱۷

فوائد حصول رزق میں آسانی و توسیع اور ادائے قرض کے متعلق

- ۹۱۶ پہلی فصل: اذکار و دعاؤں کے بیان میں
- ۹۱۸ غربت اور وحشت قبر سے امان کے لیے
- ” فقر و احتیاج کے خاتمہ کے لیے
- ” غم اور پریشانی کے ازالہ کے لیے
- ۹۲۰ دوسری فصل: اچھے اعمال کے بارے میں روایات
- ۹۳۱ سید احمد دغلان کا فرمان
- ۹۳۲ متفرق فوائد
- ” امام جعفر صادق کا تعجب
- ۹۳۸ السنوی کا ارشاد
- ۹۳۹ بیٹا پیدا ہونے کے لیے عمل
- ۹۴۰ سیدی عبد العزیز الدبّاع کا ارشاد
- ۹۴۱ قطب کبیر سیدنا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں
- ۹۴۲ تمام مقاصد کے حصول، ادا تے قرض اور ازالہ غم کے لیے
- ۹۴۵ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
- ۹۴۶ نصائح و لطائف
- ۹۴۸ کسی قوم کے شر سے نجات کے لیے دعا
- ۹۴۹ حکمران کے ڈر سے نجات کے لیے
- ” خطرناک حکمران کی دست درازی سے بچاؤ کے لیے
- ۹۵۰ حاکم کے پاس جاتے وقت کی دعا
- ۹۵۱ عرضِ مترجم - اظہارِ تشکر
- ۹۵۲ دعا

نوٹ

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۵

"

عقیدہ اہل سنت جس کی سبکی وغیرہ نے طبقات میں تعریف کی .

تنبیہ نمبر ۱

تنبیہ نمبر ۲

# تیرپن وال درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً  
تَحِلُّ لَهَا عُقْدَتِيْ وَتُفَرِّجُ لِيْهَا كُرْبَتِيْ وَتُقَيِّدُنِيْ بِهَا  
مِنْ وَحْلَتِيْ وَتُقَيِّلُ لِيْهَا عَثْرَتِيْ وَتَقْضِيْ لِيْهَا حَاجَتِيْ۔  
ترجمہ: اے اللہ! درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر، ایسا درود  
جس سے میری عقدہ کشائی ہو۔ میری تکلیف دور ہو اور جس کے ذریعے  
تو مجھے خوف و الم سے بچائے۔ میری لغزش معاف فرمائے اور میری  
حاجت پوری فرمائے؟

یہ درود شریف شیخ دیربی نے اپنے مجربات کے تیرہویں باب میں ذکر کیا ہے۔  
فرماتے ہیں جان لے، اللہ مجھے اور تجھے توفیق دے کہ جس کی اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت  
ہو یا رنج و الم اور تکلیف کا شکار ہو، وہ آدھی رات اُبٹھے وضو کر کے دو نفل اور عتبات  
آسانی سے ہو سکے اس میں قرآن پڑھے۔ سلام پھیر کر قبلہ رو ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
پر ان الفاظ سے ایک ہزار بار درود شریف پڑھے، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ..... مذکورہ بالا درود شریف آخر تک جو مصیبت پڑی سے اللہ اُسے  
دور فرمائے گا۔ اس ذخیرہ کو مضبوطی سے پکڑ لے کہ بہت مفید ہے۔ یہ بات السنوی  
نے اپنے مجربات میں فرمائی ہے۔



# بحول وال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ أَمْوَاجِ الْبَحْرِ الدَّفِيقِ -  
 وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ الرَّمْلِ الدَّفِيقِ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ  
 وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ  
 حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ - وَصَلِّ  
 وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَ  
 صَحْبِهِ عَدَدَ حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ  
 سَيِّدِ أَهْلِ الشُّوْقِي - وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ حَسَنَاتِ  
 سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَيِّدِ أَهْلِ الْحَقِيقِ -  
 وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 سَيِّدِ أَهْلِ الشُّدْقِي - وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ حَسَنَاتِ آلِ الْبَيْتِ  
 وَعَدَدَ حَسَنَاتِ بَقِيَّةِ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِينَ وَتَابِعِيهِمْ  
 وَتَابِعِي تَابِعِيهِمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى آفَاقٍ مَطْرُوقٍ - وَصَلِّ  
 وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 مِنْ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَمَا  
 بَيْنَهُمَا حَتَّى تَضِيقَ -

ترجمہ: اے اللہ! درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر،  
 اور آپ کی آل و اصحاب پر، موجزن سمندر کی موجوں کے برابر۔ اور درود  
 سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر  
 سیدنا ابو بکر صدیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود و سلام و برکت نازل  
 فرما، ہمارے آقا محمد پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر، سیدنا عمر بن  
 الخطاب سید اہل توفیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود و سلام و برکت  
 نازل فرما، ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب پر سیدنا عثمان غنی،  
 سید اہل تحقیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود و سلام و برکت نازل  
 فرما، ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب پر، سیدنا علی بن ابی طالب  
 سید اہل تدقیق کی نیکیوں کے برابر۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما،  
 ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ اہل بیت کی نیکیوں کے  
 برابر اور بقایا صحابہ کرام اور تمام تابعین اور تبع تابعین کی تعداد کے  
 برابر، جنہوں نے سیدے راستے پر چلنے میں پہلوں کی فرمانبرداری کی نیکی  
 کے ساتھ، اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور  
 آپ کی آل و اصحاب پر، ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کے برابر اور  
 جو کچھ ان میں ہے۔ اس کے برابر، یہاں تک کہ یہ تمام وسعت تنگ ہو جائے۔  
 یہ درود شریف شیخ احمد دیربی نے اپنے مجربات میں ذکر کیا اور اس کی تعریف کی۔

## پچپن ال درود شریف (۵۵)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

حَمْدُ اِيَّايْ نِعْمَ وَيَكْفِي مَزِيدُ سُبْحَانَكَ لَا  
 اُحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَشَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَكَ  
 الْحَمْدُ حَتَّى تَرْضَى رَوْحُ مَنْ يُطِيعُ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَالْيَا  
 مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ  
 وَالشُّهَدَاءِ وَالْمُتَابِعِينَ وَحَسَنَ أَوْلَادِكَ رَفِيقًا ذِيكَ الْفَضْلُ  
 مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عِلْمًا ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَفْضَلُ  
 وَاجَلُّ وَأَكْمَلُ وَأَنْبَلُ وَأَظْهَرُ وَأَزْهَرُ مَلَكَاتِكَ وَ  
 آوْفَى سَلَامِكَ صَلَوةً تَمُتُ وَتَزِيدُ يَوَائِلَ سَحَابِ  
 مَوَاهِبِ جُودِكَ كَرَمِكَ - وَتَمُتْ وَتَرْكُوكُ يَنْفَاسِ سَلَامٍ  
 لَطَائِفِ جُودِكَ دَائِمَةً يَدُ وَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَا  
 مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ وَلَا مُنْتَهَى يَعْلَمُكَ أَنْتَ لَيْسَ  
 بِأَرْبَابِكَ لَا تَزُولُ - أَبَدِيَّةً بِأَبَدِيَّتِكَ لَا تَحُولُ - عَلَى عَبْدِكَ  
 وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ إِمَامِ حَضْرَتِكَ -  
 وَلِسَانِ حُجَّتِكَ - وَعَرْشِ مَمْلُوكِيَّتِكَ - الْعِزِّ الشَّامِعِ -  
 وَالشُّوْرِ السَّاطِعِ وَالْبُرْهَانِ الْقَاطِعِ - وَالرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ -  
 وَالْحَضْرَةِ الْجَامِعَةِ نُورِ الْأَنْوَارِ - وَمَعْدِنِ الْأَسْرَارِ -  
 وَطَرِيزِ حُلَّةِ الْفَخَارِ - دُرَّةِ صَدَقَةِ الْوُجُودِ - وَذَخِيرَةِ  
 الْمَلِكِ الْوَدُودِ - وَمَنْبَعِ الْفَضَائِلِ وَالْجُودِ - تَامِجِ مَمْلَكَةِ  
 الْمُلْكَيْنِ - الرَّؤُوفِ بِالْمُؤْمِنِينَ - وَنِعْمَةِ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ  
 أَجْمَعِينَ - صَلَواتِكَ الَّتِي عَلَيْهَا أَنْعَمْتَ - وَبِقَضَائِلِهَا أَلْهَمْتَ  
 الرِّمْتَ - وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ خَيْرًا يَنْبَغِيهِ وَبِحُكْمِهِ هَدَى آيَتِهِ

صَلَاةٌ تُرَضِيكَ وَتُرَضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ  
 صَلَاةٌ تَحْسِنُ بِهَا آخِلَاتَنَا وَتُوسِّعُ بِهَا أَرْزَاقَنَا وَتُزَكِّي  
 بِهَا أَعْمَالَنَا وَتَغْفِرُ بِهَا ذُنُوبَنَا وَتُشْرِحُ بِهَا صُدُوقَنَا  
 وَتُطَهِّرُ بِهَا قُلُوبَنَا وَتُرَوِّحُ بِهَا أَرْوَاحَنَا وَتُقَدِّسُ بِهَا  
 أَسْرَارَنَا وَتُزَكِّي بِهَا أَفْكَارَنَا وَتُصَفِّي بِهَا سَرَائِرَنَا  
 وَتُنَوِّسُ بِهَا بَصَائِرَنَا بِنُورِ الْفَتْحِ الْمُبِينِ - يَا أَكْرَمَ  
 الْأَكْرَمِينَ - يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - صَلَاةٌ تُنَجِّنَا  
 بِهَا مِنْ هَوْلِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَنَصِيهِ - وَرَلاَ زِلْهُ وَتَعِيهِ -  
 يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ - وَتَهْدِينَا بِهَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ -  
 وَتُجِيرُنَا بِهَا مِنْ عَذَابِ الْجَحِيمِ - وَتُنْعِمَنَا بِهَا بِالنَّعِيمِ -  
 اللَّهُمَّ - يَا رَبَّ يَا اللَّهَ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ - نَسْأَلُكَ حَقِيقَةَ  
 الْإِسْتِقَامَةِ فِي خَطَايَا قُذُوبِكَ - وَمَقَاصِيدِ  
 أُنْسِكَ - عَلَى أَرَأَيْكَ مُشَاهَدَاتِكَ - وَتَجَلِّيَاتِ مَنَازِلَتِكَ -  
 وَالْهَيْئِ بِسَطْعَاتِ سُبْحَاتِ أَلْوَابِ ذَاتِكَ - مُخَلِّقِينَ  
 بِأَخْلَاقِ حَقَائِقِ رَقَائِقِ صِفَاتِكَ - فِي مَقْعَدِ حَبِيبِكَ  
 وَخَيْلِكَ وَصَفِيكَ الْجَمَالِ الرَّاهِرِ - وَالْجَلَالِ الْفَاحِشِ  
 وَالْإِكْمَالِ الْفَاحِشِ - وَاسِطَةِ عَقْدِ النُّبُوَّةِ - وَبُحْتِ زَخَارِ  
 الْأَكْرَمِ وَالْفُتُوَّةِ - سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَحَبِيبِنَا  
 مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ - أَسْتَوِلِ عَلَيْهِ فِي الذِّكْرِ  
 الْمُبِينِ - وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - سُبْحَانَ  
 تَبَكُّرِ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے، جو سب جہانوں کو پالنے والا ہے۔ ایسی تعریف جو اس کی نعمتوں کے برابر ہو۔ تو پاک ہے، میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا، جیسی تو نے خود اپنی کی ہے۔ سو تیرے لیے تیری رضا مندی تک تعریف ہو، جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو ایسے لوگ ان کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر اللہ نے انعام فرمایا، یعنی نبی، صدیق، شہید اور نیکو کار اور یہ بہترین ساتھی ہیں، (یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی علم والا ہے) الہی! درود و سلام بھیج فاضل تر، بزرگ تر، کامل تر، بابرکت تر، ظاہر تر اور منور تر اپنا درود اور کامل تر سلام۔ ایسا درود جو تیرے جود و عطا کی تیز بارشوں سے بڑھ کر ہو۔ اور تیری سخاوت کے شرائف و لطائف سے ہمیشہ بڑھتا ہے۔ جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو۔ تیرے علم میں جن کی انتہا و حد نہ ہو۔ تیری ازلیت کے ساتھ ازلی ہو، کبھی ختم نہ ہو، تیری ابدیت کے ساتھ ابدی، بے حد۔ اپنے بندے، اپنے نبی، اور اپنے رسول سیدنا محمد پر، جو تیری بارگاہ کے امام۔ تیری محبت کی زبان اور تیری مملکت کے دولہا ہیں۔ وسیع غلبہ والے اور چمکتا نور ہیں۔ قطعی دلیل اور وسیع رحمت ہیں۔ جامع ذات اور نوروں کے نور ہیں۔ رازوں کی کان اور جُبہ فخر کی زیبائش۔ وجود کی سپی کا موتی، اور محبت کرنے والے بادشاہ کا ذخیرہ ہیں، فضائل و سخاوت کا منبع۔ عزت کی بادشاہت کا تاج۔ اہل ایمان پر مہر بن۔ تمام مخلوق پر اللہ کی نعمت ہیں، تیرا وہ درود جس کے ذریعے تو نے ان پر انعام فرمایا اور وہ فضائل جن سے تو نے



انہیں مُشترَف فرمایا، اور آپ کی آل و اصحاب پر جو آپ کے علم کے خزانے اور آپ کی ہدایت کے ستارے ہیں۔ ایسا دُرود جو تجھے بھی راضی کرے۔ اور ان کو بھی۔ اور جس کے ذریعے تو ہم سے راضی ہو، اُسے پروردگار کائنات، ایسا دُرود جس سے ہمارے اخلاق اچھے ہوں، ہمارے رزق وسیع ہوں، ہمارے عمل سُتھرے ہوں، ہمارے گناہ معاف ہوں۔ ہمارے سینے کھلیں اور دل صاف ہوں۔ ہماری روحیں پُر سکون ہوں۔ ہمارے باطن سُتھرے ہوں، ہمارے افکار صاف ہوں، اور ہمارے راز پاک ہوں۔ ہماری آنکھیں روشن فتحِ مبین کے نور سے۔ اے سب سے بڑھ کر عزت والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ایسا دُرود جس کے ذریعے تو ہمیں قیامت کی دہشت و مشقت سے اور اس کی لرزش و لغزش سے بچائے۔ اے بڑے سخی اے بریم! جس کے ذریعے تو ہمیں سیدھی راہ چلائے۔ جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے اور دائمی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ اے پروردگار! اے ابداتِ جمی! اے رحیم! تیری بارگاہ اقدس میں اور تیری محبت کے محلّات حقیقی استقامت کا سوال ہے۔ تیرے مشاہدات کے یکوں پر بیٹھنا نصیب ہو۔ تیری بارگاہ کی تجلیات کا سوال ہے، تیرے انوار کی پاکیزہ پھوار کا سوال ہے۔ تیری صفات کے حقائقِ رفیقہ کا سوال ہے۔ تیرے حبیب و خلیل صفی کے چمکے جمال کا سوال ہے۔ زبردست جلال کا سوال ہے قابلِ فخر کمال کا سوال ہے۔ نبوت کی کڑیاں ملانے والے، کرم و شجاعت کے جوش مارنے والے سمندر، ہمارے آقا، ہمارے نبی، ہمارے حبیبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ۔ جو رسولوں کے

سردار جن کے متعلق قرآن کریم میں نازل ہوا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ تمہارا رب، عزت والا رب پاک ہے، اس خرابی سے جو لوگ بیان کرتے ہیں، سلام ہو تمام رسولوں پر، اور سب تعریف اللہ، پروردگار عالمیان کے لیے ۷

## پچھلے الٰہی روڈ شریف بھی انہی کا ہے

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ  
فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَ  
أَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُ وَنَمَا وَكَانَ  
اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً  
تَأْخُذُ وَنَمَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ وَكَفَّ أَيْدِيَ  
النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ وَ  
يَهْدِيَكُمْ سَبِيلًا مُسْتَقِيمًا، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ وَشَرِّفْ وَعَظِّمْ عَلَى مَوْلَانَا وَسَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ الرَّسُولِ الْعَظِيمِ، الْعَلِيمِ  
الْحَكِيمِ، الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ، الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ،  
الْعُزَّةِ الْوُثْقَى، وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ، الْغَفُورِ  
الْغَفُورِ، الشَّكُورِ الصَّبُورِ، الْوَدُودِ الْحَمِيدِ،  
الْوَلِيِّ الْحَمِيدِ، النَّوِيِّ الْمُبِينِ، حَبْلِ الْاَلَمِينَ،  
وَحِزْنِيهِ الْاَمِينِ، النَّبَا وَآدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ

وَالطَّيِّبِينَ، صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلَيَّ شَرَّ اَيْفَ صَلَوَاتِكَ  
وَتَوَامِي بَرَكَاتِكَ وَءَاثَرَهُ تَحَنُّنِكَ وَفَضَائِلِ اَلْاَيْدِ  
وَاَنْدَ كِي تَحِيَّاتِكَ وَاَوْفَى سَلَامِكَ حَسْبَ قُدْرِكَ  
وَسُرَادِقِ هَيْبَتِكَ وَعَظِيمِ شَانِكَ يَحْسُنُ وَيَلِيْقُ  
بِذِي وَفَا شَرَفِهِ وَعُلُوِّ مَنْصَبِهِ حَسْبَ قُدْرِهِ وَجَاهِهِ  
وَعَظِيمِ شَانِهِ وَعَلَى اِلَهٍ اَلَا قُطَابِ اَلَا فَرَادِ اَلَا نُجَابِ  
اَلَسَّابِقِيْنَ اِلَى بُحْبُوْحَتِهِ ذِيكَ اَلْجَنَابِ، وَاَصْحَابِهِ هُدَاةِ  
اَلْحَقِيْقِ اُمَّةِ الصِّدْقِ وَالتَّصْدِيْقِ، اَلرَّاشِدِيْنَ  
اِلَى مَدَارِجَةِ سَبِيْلِ التَّوْفِيْقِ، صَلَوَاتِكَ  
اَلْمَرْبُوْبَةِ بِعِنَايَتِكَ فِيْ ضَمْنِ تَحَنُّنِكَ قَبْلَ اَلْقَبْلِ  
حِيْنَ اَلْاَوْقَبِ اَلْمَحْفُوْفَةِ بِكَرَامَتِكَ فِيْ سِرِّ سَعَادَتِكَ  
بَعْدَ اَلْبَعْدِ حِيْنَ لَا بَعْدَ، كَمَا لَهَا اَحْبَبْتُ وَاَفْضَلْتُ  
وَالِيَهَا هَدَيْتُ وَاَرْشَدْتُ، وَبِهَا اَعْطَيْتُ وَاَجْزَلْتُ  
وَعَلَيْهَا اَوْجَبْتُ وَعَوَّلْتُ، فَكَ اَلْحَمْدُ بِمَا اَنْعَمْتَ،  
لَا تُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اُثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ  
صَلَاةٌ تَحُلُّ بِهَا اَلْعُقْدُ وَتُفْرِجُ بِهَا اَلْكُرْبُ،  
وَتُزِيلُ بِهَا اَلْهُسُوْمَ وَتُبَلِّغُ بِهَا اَلْعَبْدَ مَا طَلَبَ،  
صَلَاةٌ تُطْفِئُ عَنَّا بِهَا وَهَجَ حَرِّ اَلْقَطِيعَةِ بِبُرْدِ  
يَقِيْنٍ وَصَالِكَ، وَتُبَسِّنَا بِمَا اَلْوَاغُرِيَّ تَبَلَّجَ  
وَتُنِيَّ بِمَجْدِ جَمَالِ كَمَالِكَ، فِي اَلْمَحَضَّرَاتِ اَلْعُنْدِيَّةِ  
وَالْمَشَاهِدِ اَلْقُدْسِيَّةِ، مُتَخَلِّعِيْنَ عَنْ ذَوَاتِ

الْبَشَرِيَّةِ، يَلَطَّافِ الْعُلُومِ الدُّنْيَا، وَسَرَائِرِ  
 الْأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَجَوَاهِرِ الْحِكْمِ الْفَرْدَانِيَّةِ،  
 وَحَقَائِقِ الصِّفَاتِ الْأَلِهيَّةِ وَمَكَائِمِ الْأَخْلَاقِ الْمُحَمَّدِيَّةِ  
 يَا اللَّهُ يَا سَمِيعُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ، يَا فَتَّاحُ يَا وَكَابُ  
 يَا كَرِيمُ، يَا سَرِيعُ وَأَنْ تُلَحِّقَنَا بِالسَّائِقِينَ فِي حَلَبَةِ  
 التَّوْفِيقِ، الْفَائِزِينَ بِالْاِكْتِلَافَةِ فِي كُلِّ خُلُقٍ أَنْبِيقِ،  
 الْمُنْعَبِينَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ  
 عَلَيْهِمْ بِمَوَاهِبِ أَنْوَابِ بَهَائِكَ الْأَجَلِيِّ عَلَى سَاطِ  
 صِدْقِ الْمَحَبَّةِ مَعَ الْوَحِيدَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ وَحَزْبِهِ بِحَرِ أَنْوَابِكَ وَمَعْدِنِ  
 أَسْرَارِكَ نَبِيٍّ سَخَّيْتِكَ وَبُؤْبُوعَيْنِ مَمْلُوكَتِكَ،  
 السَّائِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ  
 ظُهُورُهُ، سَوْجِدُ الْحَقِّ وَمِنَّةُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ  
 تَاجُ الْعِزِّ وَالْكَرَامَةِ، شَفِيعُ الْأَوَّلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 قَلْبُ الْقُرْآنِ وَخَلِيلُ الرَّحْمَنِ وَحَبِيبُ اللَّهِ الْمَلِكِ  
 الدَّيَّانِ، الْمَبْعُوثِ بِالذَّلِيلِ وَالْبُرْهَانِ وَالْمَنْعُوتِ فِي  
 الشُّوَرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَالْفُرْقَانِ، بِمِثْلِهِ  
 وَالصِّفَتِ تَعَزُّبًا وَتَوْقِيرًا رَيَّا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا  
 أَسْأَلُكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا  
 إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا وَبَشِيرًا لِلْمُؤْمِنِينَ  
 يَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا، آمَنُوا بِهِ يَذْكُرْهُ

فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِجْلَالًا لِّحَقِّهِ وَتَعْظِيمًا وَ  
تَشْرِيفًا لَهُ، وَتَكْرِيمًا رِإْنًا لِلَّهِ وَصَلَاةً لِّكَتْهُ يُصَلُّونَ  
عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔

ترجمہ: یقیناً اللہ راضی ہو چکا ایمان والوں سے، جب وہ درخت کے نیچے  
تمہاری بیعت کر رہے تھے، پس اللہ نے ان کے دلی خلوص کو سب پر  
واضح فرما دیا، پھر ان پر سکون آمارا اور ان کو قریبی فتح عطا فرمائی، اور  
بہت سی غنیمتیں جنہیں تم لوگ، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔ سو  
اس نے یہ فتح، تو تم کو فوری دے دی اور مخالفین کے ہاتھوں سے  
تم کو دور رکھا، تاکہ یہ سب کچھ مسلمانوں کے لیے نشانی رہے اور  
تاکہ اللہ تم کو سیدھی راہ چلائے۔ الٰہی! درود و سلام اور برکت  
اور کرم شرف و عظمت نازل فرما ہمارے آقا مولا محمد پر، جو نبی کریم  
اور عظیم رسول ہیں۔ جو علم، حلم، شفقت و رحمت والے ہیں۔ جو عزت و  
حکمت والے ہیں۔ جو مضبوط رشتہ اور سیدھی راہ ہیں۔ جو بہت  
معاف فرمانے والے، بخشنے والے، شکر گزار، صابر، محبت فرما  
والے، بزرگ مرتبہ ہیں۔ جو قریب، لائق تعریف، واضح کرنے والا  
نور اور اللہ کی مضبوط رستی اور اس کے امانت دار محافظ ہیں جن کو  
اس وقت نبی بنایا گیا۔ جب آدم علیہ السلام ہنوز آب و گل میں تھے۔  
الٰہی! ان پر اپنے بزرگ ترین درود بھیج! اور اپنی بڑھنے والی برکتیں اور  
لطف و کرم ان پر نازل فرما اور اپنی افضل ترین نعمتیں اور پاکیزہ ترین  
تسکین اور مکمل ترین سلام ایسے نازل فرما جو تیرے شایان شان اور

تیرے سر پر وہ ہیبت اور عظیم شان کے مطابق ہو، جیسے ان کی شان و عظمت اور سرکار کے منصب عالی کے لائق ہو، ان کے جاہ و مرتبہ اور عظمت شان کے مناسب تر ہو۔ اور ان کی آل پر بھی، جو قطب (محور) ہیں افراد (بے مثل) ہیں۔ شریف الاصل ہیں۔ اس بارگاہ (نبوی) کے درمیان سب سے پہلے پہنچنے والے ہیں۔ اور حضور کے صحابہ کرام پر جو تحقیق کے راہنما، صدق و تصدیق کے امام اور راہ توفیق کے درجے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں تیرا ایسا درود جو تیری عنایت سے تیری مُجبت کے ضمن میں سب سے پہلے، پہلے سے بھی پہلے، کہ اس سے پہلے کوئی نہ ہو پرورش پانے والا ہو، تیری بزرگی سے تیری سعادت کے پردہ میں لپٹا ہو، بعد کے بعد جس کے بعد کوئی بعد نہ ہو، جیسے تو اس کے لیے چاہے، اور فضل فرمائے اور جس کی تو راہنمائی فرمائے اور جس کے سبب تُو وجود و عطا فرمائے اور جس پر تُو داجر عظیم واجب فرمائے۔ پس تیرے انعام و اکرام فرمانے پر تیرا شکریہ؛ ہم تیری اس طرح حمد و ثنا بجالانے سے قاصر ہیں، جیسے تو نے خود اپنی حمد و ثنا فرمائی ہے؛ ایسا درود جس سے گریں کھل جائیں۔ تکلیفیں دُور ہوں، رنج و غم کا ازالہ ہو، اور جس سے تُو بندے کو اس کے مطلوب تک پہنچائے۔ ایسا درود جس کے ذریعے تُو ہماری آتشِ جہائی کو اپنے یقین وصال کی ٹھنڈک سے بجھا دے۔ اور جس کے ذریعے تُو ہم کو اپنی بارگاہ اور قدسی جلوہ گاہ میں، اپنے رونق افروز، خوبصورت کمال کی چمکتی و مکتی روشنی سے مُتور فرمائے اس حال میں کہ ہم تیرے لطیف علوم لُذنیہ، اسرار ربانیہ اور مُنفرد دیکھتا حکمت اور صفات۔

خداوندی کے حقائق اور اخلاقِ محمدی کی عظمتوں سے فیضیاب ہو کر  
نفسِ بشریہ سے فارغ ہو جائیں۔ اے اللہ، اے بہت سننے والے  
اے سب کے قریب، اے قبول فرمانے والے! اے بند کھولنے  
والے۔ اے بہت بخشنے والے۔ اے کرم و رحم فرمانے والے! یہ  
بھی دعا ہے کہ جو لوگ توفیق کی دوڑ میں آگے نکلنے والے ہیں، ہم کو  
اُن سے ملا دے۔ وہ جو ہر اچھی عمدہ عادت میں مقامِ تکمیل پر فائز ہیں  
”رفیقِ اعلیٰ“ کے مقام پر جن پر انعام و اکرام کی بارش ہو رہی ہے اُن  
کے ہمراہ جن پر تو نے انعام فرمایا اپنی نورانی چمک کے انوارِ عطا فرما  
کر، وہ جو بساطِ صدق و محبت پر اپنے دوستوں کے ہمراہ تشریف  
فرما ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی اُمت، جو تیرے انوار  
کا سمندر، تیرے رازوں کی کان اور تیرے نبی رحمت ہیں۔ تیری  
سلطنت کی آنکھ کی تیلی ہیں۔ جن کا نور ساری مخلوق سے اول ہے۔  
اور جن کا ظہور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ جو حق کی دُوح  
اور مخلوق پر اللہ کا احسان ہیں۔ عزت و عظمت کے تاج، اور بر ذریعہ  
تمام اُمتوں کے شفاعت فرمانے والے ہیں۔ قرآنِ کامل، رحمن کے خلیل،  
اور اللہ تعالیٰ کے جوازِ بردست بدلہ لینے والا بادشاہ ہے، کے حبیب  
جن کو روشن عقلی و قلبی دلائل دے کر بھیجا گیا ہے، تورات، زبور،  
انجیل اور قرآن میں جن کی تعریف کی گئی ہے۔ جس میں اتھائی تعظیم و  
توقیر کے ساتھ ان کی علامات و کوائف بیان ہوئے ہیں (اے غیب کی  
خبریں دینے والے نبی)، بے شک ہم نے تم کو حاضر، ناظر، بشارت  
دینے والا اور خطرناک انجام سے آگاہ کرنے والا بنا کر بھیجا ہے اور

اللہ کی اجازت سے اس کی طرف لوگوں کو بلانے والا اور روشن کرنے والا چراغ بنا کر، اور ایمان والوں کو خوشخبری سناؤ کر بے شک ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے۔ جن کی تعظیم و تکریم اور بلند ترقی کے شان بلند کی گئی۔ رَاٰنَ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتُہٗ یُصَلُّوْنَ

عَلٰی النَّبِیِّ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

یہ دونوں درود شریف کتاب مسالک مختلف میں ذکر کرنے کے بعد مولف نے فرمایا، یہ دونوں درود شریف شیخ ابوالعباس احمد بن موسیٰ مسبرعی قادری کے ہیں۔ اللہ ان کی برکت سے ہم کو نفع مند فرمائے۔ علامہ قسطلانیؒ نے پہلے درود شریف کے متعلق فرمایا، اس سے مبارک کیفیت پیدا ہوتی ہے یہ کافی جامع، بلندی بخشنے والا اور نفع مند ہے اسی کا نام بغیۃ المقاصد الیٰ جمیع المقاصد فی الصلوة علی سؤل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب المفاحیر والتحامید ہے۔ دوسرے درود شریف کا نام ہے الفتح المبین والقول المکین والعز الرصین فی الصلوة علی خیر العالمین محمد بن عبد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔



# ستاون وال درودتر

## سیدی محمد بن عساق قدس سرہ کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْحٍ سَاحْمَانِيَّتِكَ الَّذِي كَتَبْتَ فِيْهِ بِقَمِ  
 رَحِيْمِيَّتِكَ وَمِذَا دِمَدَدِ سَاحْمُوْنِيَّتِكَ رَوَمَا كَانَ اَللّٰهُ  
 لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَرْشِ اِسْتَوَا  
 وَحْدَانِيَّتِكَ مِنْ حَيْثُ اِحَاطَةُ اَحَدِيَّتِهِ الْوَهِيَّتِ  
 رَحْمَتِكَ الشَّامِلَةِ وَبَرَكَتِكَ الْكَامِلَةِ مِنْ حَيْثُ اِحَاطَةُ  
 قَوْلِكَ رَوَمَا اَرْسَلْنَاكَ رَاْحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ (بَلْ صَرِي  
 يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، عَلٰی سَاحْمَةِ لِّلْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 اَنْسَانِ عَيْنِ الْكَمَالِ فِي حَضْرَةِ وَحْدَانِيَّتِكَ وَجَمْعِ  
 جَمْعِ اَحَدِيَّتِكَ مِنْ حَيْثُ اِحَاطَةُ قَوْلِكَ رَا اِيْهَا  
 النَّبِيُّ اِنَّا اَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا  
 وَدَاعِيًا اِىَّ اَللّٰهُ بِاَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيْرًا وَبَشِيرَ  
 الْمُؤْمِنِيْنَ يَا اَنَّهُم مِّنَ اَللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا فَكَانَ  
 الْمُبَشِّرُ عَيْنَ الْمُبَشِّرِيَّةِ قَائِلُنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ، وَاَنْتَ  
 اَللّٰهُمَّ اَفْعَلْ قُلُوْبَنَا بِمَفَاتِيْحِ حَيِّهِ وَالْكَعْزُ ابْصَاءَ  
 بَصَائِرِنَا يَا مُشِيْدِ نُورِهِ وَطَهِيْرُ اسْرَارِ سَرَائِرِنَا  
 بِمُشَاهَدَتِهِ وَتُسْرِيْهِ، حَتّٰى لَا نَرٰى فِي الْوَجُوْدِ اِلَّا  
 اَنْتَ بِهِ وَمِنْ نُوْمِ غَفْلَتِنَا نُنْتَبِهْ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

كَافٍ كِفَايَتِكَ وَهَاءِ هِدَايَتِكَ وَيَاءِ يُمْنِكَ وَعَيْنِ عِصْمَتِكَ  
وَصَادِ صِرَاطِكَ رَصْرَاطِ طَالِبِيكَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ  
غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ صِرَاطِ طَالِبِ اللَّهِ الَّذِي  
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْآلِ إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِكَ الْأَسْمَى الْمُشْفَعِ بِالْأَسْمَاءِ فِي حَضْرَةِ  
الْأَسْمَاءِ، فَكَانَ عَيْنَ مَظَاهِيرِهَا الْوُجُودِيَّةِ، مِنْ حَيْثُ  
إِحَاطَةِ عِلْمِكَ وَعَيْنِ أَسْرَارِهَا الْبُحُودِيَّةِ، مِنْ  
حَيْثُ إِحَاطَةِ كَرَمِكَ، وَعَيْنِ اخْتِرَانِهَا عَائِدَةِ الْكَلِمَةِ  
الْكُونِيَّةِ، مِنْ حَيْثُ إِحَاطَةِ إِسَادَتِكَ وَعَيْنِ  
مَقْدُورَاتِهَا الْجَبَرُوتِيَّةِ، مِنْ حَيْثُ إِحَاطَةِ  
قُدْرَتِكَ وَقَهْرِكَ، وَعَيْنِ انْشَاءَتِهَا الْوَحْسَانِيَّةِ  
مِنْ حَيْثُ إِحَاطَةِ سِعَةِ رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
حَيِّمِ مُلْكِكَ وَحَاءِ حُكْمَتِكَ وَحَيِّمِ مَدَكُورَتِكَ وَدَالِ  
دَيُّومِيَّتِكَ صَلَوةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِيطُ بِهَا  
لَحْدًا، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْوَاحِدِ الثَّانِي، الْخُصُوصِ  
بِالسَّبْعِ الثَّانِي، السِّرِّ السَّارِيِّ فِي مَنَازِلِ الْأُفُقِ  
الرَّجْمَانِيِّ الْقَلِيمِ الْجَارِي بِمَدَادِ الرَّقَائِي، عَلَى مَسْطُورِ  
الْعَقْلِ الْإِنْسَانِيِّ صَلَوةً تَجَدُّدُ بِتَجَدُّدِ رَحْمَتِكَ  
عَلَيْهِ، وَأَنْتَ نُورُكَ وَسِرُّكَ إِلَيْهِ، يَا رَبَّ  
الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَلْفِ أَحَدِيَّتِكَ وَحَاءِ  
وَحْدَانِيَّتِكَ وَحَيِّمِ مُلْكِكَ وَدَالِ دِينِكَ رَأَاهُ

الَّذِينَ الْغَالِيْنَ) فَقَدْ أَخْلَصْتَ الْغَالِيْنَ فَأَضْفَتْهُ  
 إِلَيْكَ، فَصَلِّ رَّبِّ عَلَى مَنْ قَامَ إِلَيْكَ بِمَا أَضْفَتْ  
 عَلَى التَّحْقِيقِ، أَقَامَ دِينَكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتَكَ وَأَوْضَحَ  
 سَبِيلَكَ وَأَدَّى أَمَانَتَكَ، وَأَقَامَ الْبُرْهَانَ عَلَى  
 وَحْدَانِيَّتِكَ وَأَثْبَتَ فِي الْقُلُوبِ أَحَدِيَّتَكَ فَهُوَ  
 سِرُّكَ الْمَصُونُ بِهَيْبَتِكَ وَجَلَالَتِكَ، أَلَمْ تَوْجِرْ بِنُورِ  
 أَسْرَارِكَ وَجَمَالِكَ، بَلْ صَلِّ رَّبِّ عَلَيْهِ عَلَى  
 قَدْرِ مَقَامِهِ الْعَظِيمِ لَدَيْكَ، وَعَلَى قَدْرِ عِزَّتِهِ  
 عَلَيْكَ أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُوَضِّعِ نَظْرِكَ وَمَظْهَرِ  
 خَزَائِنِ كَرَمِكَ وَبَحْلِي عِزَّتِكَ وَمِفْتَاحِ  
 قُدْرَتِكَ، وَبَحْلِي رَحْمَتِكَ وَبَحْلِي عَظَمَتِكَ  
 خُلَاصَتِكَ مِنْ كُنْهِ كَوْنِكَ وَصَفْوَتِكَ مِنْ  
 خَمَصَتِهِ بِإِصْطِفَائِكَ. أَلَيْسَ أَلَوْحِي، أَلَرَسُولِي الْعَرَبِي  
 أَلَا بَطْحَى الْقُرَيْشِيِّ أَحْمَدِ الْعَامِدِينَ فِي سُرَادِقَاتِ  
 جَلَالِكَ، وَحَمْدِ الْمُحْمُودِينَ فِي بَيْتِ طِجْمَلِكَ  
 أَلَيْسَ صَلِّ عَلَى أَلْفِ أَبْدَانِكَ وَبَاءِ بَدَائِكِ  
 اخْتِرَانِكَ. وَوَاوُودِكَ فِي انْشَاءَتِكَ وَالْمِثْلِ  
 إِبْرَارِكَ يَخْلُقَاتِكَ وَكَلَامِ لُطْفِكَ فِي تَذْيِيرَاتِكَ  
 وَقَافِ إِحَاطَةِ قُدْرَتِكَ عَلَى خَلْقِ أَرْضِينَكَ  
 وَسَمَوَاتِكَ، وَسَيِّئِينَ سِرِّكَ بَيْنَ جَمِيعِ أَسْرَادِ  
 مُبْدَعَاتِكَ وَحَيِّمِ مُمْلِكَتِكَ الْمُحِيطَةِ بِمَعْلُومَاتِكَ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سِرِّ وَجُودِكَ وَمَظْهَرِ جُودِكَ وَخِزَانَةِ  
 مَوْجُودِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى إِمَامِ حَضْرَةِ جَبَرُودِكَ  
 الْمُصَلِّي فِي مُحَرَّابِ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى لِوَحْدِيَّةِ  
 جَمْعِيهِ تَا نَجْمَةِ يَدِكَ فِي صَلَاتِكَ فَجَمَعَتْهُ عَلَيْكَ وَ  
 خَصَّصَتْهُ بِالنَّظَرِ إِلَيْكَ وَأَخْلَصَتْهُ بِالسُّجُودِ بَيْنَ  
 يَدَيْكَ وَصَعَلَتْ قُوَّةَ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الْخَالِصَةِ  
 لَدَيْكَ فَهُوَ الْمُخْتَصُّ بِأَبْكَارِ مَشَاهِدِكَ الْمُقْتَنِضُ  
 لِلْوِصَايَاتِ لِمَحَاتِ نَفَحَاتِ مَشَاهِدِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ  
 عَلَى كَلِمَتِكَ الْعُلْيَا مِنْ حَيْثُ الْوَحْشِيَّةُ وَالْأُبْتِدَاعِ  
 وَعُرْوَتِكَ الْوُثْقَى مِنْ حَيْثُ تَتَابَعِ الْإِتْبَاعِ، وَحَبْلِكَ  
 الْمُعْتَصِمِ عِنْدَ الضِّيقِ وَالْإِتِّسَاعِ، وَصِرَاطِكَ  
 الْمُسْتَقِيمِ لِهَذِهِ آيَةِ وَالْإِتْبَاعِ، أَلَمْ حَمْدٌ أَذْهَبَ  
 حَقَّ طَلَسَمِ، رَحْمَةً سَوْلُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ  
 أَشَدَّ آءُ عَلَى الْكُفَّارِ حَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكْعًا  
 سُجَّدًا يَتَتَعُونَ فَضْلَهُ مِنَ اللَّهِ وَبِضْوَانِ سَيِّمَاتِهِمْ  
 فِي وَجْهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ، ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوَرَةِ  
 وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَذُرِّعِ أَخْرَجَ شَطَأَهُ فَأَنْدَهُ  
 فَاسْتَعْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ  
 لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ، وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
 الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا) أَحْوَنُ  
 وَدُودُ طَهْ لَيْسَ قَنَ وَالْقَلَمُ وَمَا يَسْطُرُونَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى الْمُتَخَلِّقِ بِصِفَاتِكَ الْمُسْتَغْرِقِ فِي مُشَاهَدَةِ  
 ذَاتِكَ الْحَقِّ الْمُتَحَلِّقِ حَقِيقَةِ الْحَقِّ، اَحَقُّ هُوَ قُلُوبُ رَاى  
 وَسَاى اِنَّهُ لَحَقُّ رَاى الله وَمَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ  
 عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ  
 وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا قَدْ عَجَزْنَا مِنْ حَيْثُ  
 احَا طَه عَقُولِنَا وَغَايَةِ افْهَامِنَا وَمُنْتَهَى ارَادَتِنَا  
 وَسَوَائِقِ هَمَمِنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْكَ مِنْ حَيْثُ هُوَ  
 وَكَيْفَ نَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ وَقَدْ جَعَلْتَ كَلَامَكَ  
 خُلُقَهُ وَاَسْمَاءَكَ مَظْهَرَهُ، وَمُنْشَأُ كَوْنِكَ مِنْهُ  
 وَاَنْتَ مَلْجُوءُهُ وَرُكْنُهُ، وَمَلُوكُ الْاَعْلَى عِصَابَتُهُ  
 وَنُصْرَتُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْكَ مِنْ حَيْثُ تُعَرِّقُ  
 قُدْرَتِكَ بِمَصْنُوعَاتِكَ وَتَحَقِّقُ اَسْمَاءَكَ بِاَدَاتِكَ  
 مِنْهُ اِبْتَدَأْتَ الْمَعْلُومَاتِ وَالْيَسِيرِ جَعَلْتَ غَايَةَ  
 الْغَايَاتِ وَبِهِ اَقَمْتَ الْعُجَجَةَ عَلَى الْمَخْلُوقَاتِ  
 فَهُوَ اَمِينُكَ، خَازِنُ عِلْمِكَ حَامِلُ لَوْاءِ حَمْدِكَ، مَعْدِنُ  
 سِرِّكَ مَظْهَرُ عِزِّكَ نَقْطَةُ دَاوِيَّةِ مُلْكِكَ،  
 وَمُحِيطُهُ وَمُرَكَّبُهُ وَبَيْطُهُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 الْفَرْدِ بِالشَّهَادَةِ الْاَعْلَى وَالْمُورِدِ الْاَوْحَى وَالطُّوسِ  
 الْاَوْحَى وَالنُّوسِ الْاَسْتَى الْمُخْتَصِرِ فِي حَضْرَةِ الْاَسْمَاءِ  
 بِالنِّقَامِ الْاَوْحَى وَالنُّوسِ الْاَوْحَى وَالسِّرِّ الْاَوْحَى،  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى اَنْشَاءِ الْعَيْشِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى

الشَّجَرَةُ الْعُلَوِّيَّةُ الثَّابِتُ أَصْلُهَا فِي مَعَارِينِ هَيْبَتِكَ،  
 السَّامِيُّ فَرْعُهَا فِي سُرَائِقَاتِ عَظَمَتِكَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 عَلَى الْمُرْمَلِ الْمَدَثَرِ الْمُنْذِرِ الْمُبَشِّرِ الْمَكْبَرِ الْمُطَهِّرِ  
 الْعَطُوفِ الْحَكِيمِ رَقْدُجَاءَ كُمْ سَوْءٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ  
 عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ سَءُوفُ الرَّحِيمِ  
 فَإِنْ تَوَتَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ  
 تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ. اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ  
 وَالْأَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ  
 فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ  
 شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ  
 يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيئُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُورٌ عَلَى نُورٍ،  
 يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَن يَشَاءُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 مِشْكَاةٍ جَسَمِهِ وَمِصْبَاحِ قَلْبِهِ وَزُجَاجَةِ عَقْلِهِ  
 وَكَوْكَبِ سِرِّهِ الْمَوْقَدِ مِنْ شَجَرَةِ نُورِهِ  
 الْمَفَاضِ عَيْنِهِ مِنْ نُورِهِ يَهْدِي نُورُهُ عَلَى نُورٍ بَلِّ صَلِّ  
 عَلَى الْفَيْضِ الْبَارِزِ الْمَسْتُوسِ فِي النَّوْرِ الثَّانِي الْأَخِيرِ  
 الْمَضْرُوبِ بِهِ الْأَمْثَالُ فِي عَالِمِ الْإِثَالِ، اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى مَنْ نُورُهُ تَلَوَّنَتْ بِنُورِهِ مَلَكُوتَاتُ مَمْلُوكَاتِكَ  
 وَأَرْضُكَ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ كَوْنِكَ فِيهَا مِصْبَاحٌ  
 مِّنْ نُورِهِ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ أَجْسَامُ أَنْبِيَائِكَ  
 وَمَلَايِكَتِكَ وَرُسُلِكَ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ

دُرِّي تُوَقَّدُ مِنْ شَجَرَةٍ أَصْلُهُ التُّورِ الَّذِي هُوَ الْفَاضُ  
 عَلَيْهِ مِنْ قَيْضِ أَسْمَائِكَ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ  
 لِنُورِهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشَاءُ  
 مِنْ خَلْقِهِ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ  
 يَكُلُّ شَيْءٌ عَالِمٌ، اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَلِيمٌ بِهَذَا التُّورِ، الْبَارِزِ  
 الْمَسْتُورِ، الْبَاهِرِ الْمَشْهُورِ، الَّذِي بَهَرَتْ بِهِ  
 كَلِمَةُ الْحَقَّانِينَ وَطَرَزَتْ بِهِ الثَّقَلَيْنِ وَزَيَّنَتْ  
 بِهِ أَرْكَانَ عَرْشِكَ وَمَلَأَتْكَ قُدْسُكَ وَأَدْنَيْتَهُ  
 مِنْ حَضْرَةِ جِبْرِوتِكَ وَجَعَلْتَهُ الْمُشْفِعَ إِلَيْكَ  
 فِي مَلَأَتِكَ وَأَنْبِيَاكَ وَرُسُلِكَ فَهُوَ بَابُ الرِّمَاءِ  
 وَالرَّسُولُ الْمُرْتَضَى، حَقِيقَةُ حَقِّكَ، وَصَفُوثُكَ  
 مِنْ خَلْقِكَ، نُبُوهِ، حَمَلَتْ حَمْلَةً عَرْشِكَ وَبَسِيرِهِ  
 رَفَعْتَ سَمَوَاتِكَ وَتَسَبَّطْتَ أَرْضَكَ فَهُوَ سَمَاءُ سَمَائِكَ  
 وَغِيَابَةُ غُيُوبِ إِحْسَانِكَ، وَمَظْهَرُ عِزِّكَ  
 وَسُلْطَانِكَ فَأَنْتَ الْعَلِيمُ بِهِ مِنْ حَيْثُ الْحَقُّ وَالْحَقِيقَةُ  
 فَصَلِّ رَبِّ عَلَيَّ مِنْ حَيْثُ حَقِيقَةُ عِلْمِكَ بِذَلِكَ  
 وَتَحَقُّقِهِ بِمَا هُنَاكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سِرَاجِ يَمِينِكَ  
 وَكَوْكَبِ يَقِينِكَ وَقَمَرِ تَوْحِيدِكَ وَشَمْسِ مُشَاهِدَةٍ  
 إِحْسَانِكَ فِي رُجْبَادِ الْإِنْسَانِ، صَلِّ رَبِّ عَلَيْهِ  
 صَلَاةً تَصْعَدُ بِكَ مِنْكَ إِلَيْكَ وَتُعْرَفُ  
 فِي الْمَلَاءِ الْأَعْلَى أَنَّهَا خَالِصَةٌ لَدَيْكَ صَلَاةٌ



مُبْلَغُهَا الْعِلْمُ الْبَحِيْطُ بِأَكْلِ حَقِيْقَةِ الْكُلِّ تَتَجَدَّدُ بِكِبَرِيَّتِهِ  
ذَلِكَ الْكُلِّ وَسَلَّمْ أَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَقَامِ الْمُخْتَصِ  
بِهِ تَسْلِيْمًا مَّبْلَغُهُ ذَلِكَ كَذَلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى  
ذَلِكَ، ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى مَا مَنَحَ مِنَ الْفَتْحِ الَّذِي  
بِهِ أَبْصَارُ بَصَائِرِنَا قَدْ فُتِحَتْ بِالصَّلَاةِ عَلَى  
أَشْرَفِ مَوْجُودٍ وَسَيِّدِ كُلِّ مَسْوَدٍ الَّذِي كَمَلَ  
بِهِ الْوُجُودُ وَبِاللّٰهِ سُبْحَانَهُ الْوَفِيْقُ وَبِهِ يُطْلَبُ  
كَمَالُ رُكْمَالِنَا عَلَى التَّحْقِيْقِ، أَللّٰهُمَّ بِجَاهِ صَاحِبِهِ  
الصِّدِّيقِ وَبِالْفَارُوقِ الْمُوَفِّي الصِّدِّيقِ وَبِذِي  
النُّوْرِينِ وَبِخَاتَمِ الْخَلَائِفَةِ ابْنِ عَمِيهِ عَلَى  
التَّحْقِيْقِ، أَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَكَ عَلَيْكَ إِلَيْكَ وَارْشِدْنَا  
إِلَيْهِ فِي حَضْرَةِ جَمْعِ الْجَمْعِ، حَيْثُ لَا فُرْقَةَ  
وَلَا مَنَعَ، إِنَّكَ أَنْتَ الْمَانِعُ الْفَائِزُ، تَمْنَحُ مَا شِئْتَ  
مِنْ مَوَاهِبِ رَبَّانِيَّتِكَ، لِيَنْ شِئْتَ مِنْ حَصَصَتِهِ  
رَبَّانِيَّتِكَ، أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِهِ  
وَأَنْ تَجْعَلَنَا مِنْ أَهْلِ سُنَّتِهِ وَلَا تُخَايِفُنَا يَا مُسْلِمًا  
عَنْ مِلَّتِهِ وَلَا عَنْ طَرِيقَتِهِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ  
مُجِيبُ لِمَنْ دَعَا، أَوَّلَى التَّمَعِ وَهُوَ شَهِيدٌ، أَللّٰهُمَّ كَمَا  
مَنْنْتَ عَلَيْنَا بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَاْمُنْ عَلَيْنَا بِفَهْمِ  
الْكِتَابِ الَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا، لِأَنَّهُ شِفَاءٌ لِلْمُؤْمِنِينَ  
وَرَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ.





قرب سے پاک فرما دے۔ یہاں تک کہ ہم عالم وجود میں، ان  
 کے واسطہ سے تیرے بغیر کسی کو نہ دیکھیں اور ہم خواب غفلت  
 سے بیدار ہوں۔ الہی اپنی کفایت کے کاف، اپنی ہدایت کی ہا  
 اپنی کمن (برکت) کی یاد اپنی عصمت (حفاظت) کے عین، اپنے  
 صراط (راستہ) کی صا و صراط الذین اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ  
 غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ، صِرَاطِ اللّٰهِ  
 الَّذِي لَكَ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ  
 تَصِيْرُ الْاُمُوْسُ) پر درود بھیج! الہی! اپنے اعلیٰ ترین  
 نور پر درود بھیج! جن کی شفاعت بارگاہ الہی میں مقبول ہے۔  
 جو تیرے علم محیط کے مطابق تیری صفات وجودیہ کے ظہور کا  
 منبع ہیں، اور تیری صفات وجودیہ کے بھیدوں کا تیرے کرم  
 محیط سے سرچشمہ ہیں، اور تیرے ارادے کے مطابق تیری نیت  
 نئی اختراعات و مصنوعات والی صفات کو ہتہ کا مرکز ہیں، اور  
 تیری قدرت و قہر بے پایاں کے مطابق مقدور است جبروتیہ کا  
 عین ہیں اور تیری وسیع رحمت کی بنا پر نیت نئے احسانات کی  
 عین رُوح ہیں۔ الہی اپنے ملک کی میم، اپنی حکمت کی حا اور اپنے  
 ملکوت کی میم اور اپنے دوام کی میم پر ایسا درود بھیج جو سلسلہ  
 اعداد و شمار کو ختم کر دے اور حدود و ثغور کو محیط ہو، الہی ان پر  
 درود بھیج جو دوسرے نمبر پر بکتا ہیں جن کو سبع مثالی کے ساتھ  
 خاص کیا گیا ہے۔ جو اُفق رحمت کی تمام منازل کی رُوح رواں  
 جو مد و ربانی کی روشنائی سے لکھنے والا قلم ہیں۔ ایسا درود جو

تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر تیری دم بدم رحمت کے نزول کے ساتھ، اور ان کی طرف تیرے نور اور تیرے راز پہنچنے کے ساتھ ساتھ ہر آن جاری و ساری رہے۔ اے رب العالمین! الہی! اپنی احدیت کے الف اور اپنی وحدانیت کی حا اپنے ملک کی میم اور اپنے دین کی دال (اَلَا لَكُمُ الَّذِيْنَ اَلْتَحَالِصُ) پر درود بھیج، یقیناً تو نے ان کو ہر غیر سے ہٹا کر صرف اپنی طرف منسوب فرمایا۔ تو اے پروردگار! درود بھیج اُن پر جو تیری منسوب کردہ ہر خوبی و کمال کے ساتھ قائم قائم ہوئے تیرے دین کو حصّوں نے قائم فرمایا، تیرا پیغام پہنچایا، اور تیرا راستہ واضح فرمایا اور تیری امانت ادا فرمائی، اور تیری توحید پر دلیل قائم فرمائی۔ اور دلوں میں تیری احدیت کو ثبت فرمایا، پس وہ تیرا ایسا راز ہیں، جو تیری ہیبت و جلال کی وجہ سے محفوظ ہیں۔ جن کے سر پر تیرے نور راز و جمال کا تاج ہے۔ بلکہ الہی ان پر ایسا درود بھیج، جو تیری بارگاہ میں ان کے مقام برتر کے لائق ہو۔ اور ان کی اس عزت کے نمایان ہو، جو ان کو تیرے ہاں حاصل ہے۔ الہی اُن پر درود بھیج، جن پر ہمیشہ تیری نظر رہتی ہے۔ اور ان پر جو تیرے کرم کے خزانوں کے منظر، اور تیری عزت کی تجلی گاہ ہیں اور تیری قدرت کی چابی اور تیری رحمت کا محل اور تیری عظمت کی بزرگی، اور تیری حقیقت و جود کا خلاصہ ہیں اور جن کو تو نے اپنے انتخاب سے مخصوص فرمایا۔ ان میں منتخب ہیں۔ جو نبی اُمّی رسول عربی، البطی،

(عاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

قرشی ہیں۔ جو تیرے جلال کے پردوں میں سب سے بڑھ کر تیری تعریف کرنے والے ہیں۔ اور جو تیری بساط جمال میں سب سے بڑھ کر تعریف کئے گئے ہیں۔ الہی ان پر درود بھیج! جو تیرے ابداع (نوپیدا کرنا) کا الف اور تیری مخلوق کی ابتدا (بدایت) کی جاہ اور تیرے ارادوں میں تیری ود (محبت) کی واؤ اور مخلوق میں تیرے ابراز (ظہور) کے الف، اور تیری تدبیروں میں لطیف کے لام اور تیری زمینی و آسمانی مخلوق پر تیری قدرت کے احاطہ کے قاف (قدرت) ہیں۔ اور تمام مخلوق میں تیرے ہر دراز کے سین ہیں۔ اور تیری اس مملکت کے میم ہیں جو تیری معلومات کے احاطہ میں ہے۔ الہی اپنے وجود کے راز اور اپنی سخاوت کے مظہر اور اپنے موجودات کے خزانہ پر درود بھیج! الہی اپنی بارگاہِ بابروت کے امام پر درود بھیج! جو محرابِ قَابِ قَوْسَیْنِ اَوَّادِیْ میں نماز پڑھنے والے ہیں۔ یہی وہ انفرادیت ہے جس میں وہ نماز میں تیرے ساتھ جمع ہو گئے، تو تو نے ان کو اپنے

لے نبی اُمّی حضور کا وصفی نام گرامی ہے اس کے دو معنی ہیں۔  
 (۱) وہ جو دنیا میں آکر کسی مخلوق سے کچھ نہ پڑھے اور کچھ نہ سیکھے، بسا اوقات یہ لفظ ان پڑھ کے مفہوم کے لیے بولا جاتا ہے مگر نبی کریم علیہ السلام کیلئے جب بولیں گے تو مطلب ہوگا وہ جو کسی مخلوق کے شاگرد نہ ہوں، بلکہ برہ راست یا بالواسطہ اللہ تعالیٰ سے علم حاصل کریں۔ اس صورت میں یہ لفظ سرکار کے کمالِ علم کی سب سے بڑی دلیل قرار پائے گا۔

(۲) یہ لفظ اتم القرّی یعنی مکرمہ کی طرف منسوب ہوا اور نکی کا ہم مطلب ہے جائے جیسے پنجابی، سندھی وغیرہ، اس صورت میں بھی لاعلمی سے اس کا کوئی تعلق نہ ہوا۔ مترجم

اُمّ کے خصوصی سجدہ ریزی سے مُشترک فرمایا۔ اور تو نے اپنی بارگاہ کی خصوصی نماز کو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا۔ پس تیری ذات کے نوبہ نو مشاہدے کے لیے حضور ہی مخصوص ہیں جو تیرے مشاہدے کی نورانی گھڑیوں کو حاصل کرنے والے ہیں۔ الہی ان پر درود بھیج جو تخلیق و آفرینش کے لحاظ سے تیرا بلند مرتبت کلمہ ہیں اور جو مسلسل اتباع کے لحاظ سے تیری مضبوط رستی ہیں، اور جو تنگی اور فراخی میں تیری سہارا بننے والی رسی ہیں، اور راہنمائی و پیروی کے لیے تیری سیدھی راہ ہیں۔ اَلَمْ، حَمَّ، اَدَمَ حَقَّ طَسَمَ رَحْمَتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلٰی الْكُفَّارِ رَحْمَاءُ بَيْنَهُمْ، وَتَرَاهُمْ رُكْعًا سَجْدًا اسْتَبْعُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا، سَيِّمَاهُمْ فِيْ رُجُوْمِهِمْ مِّنْ اَثَرِ الشُّجُوْدِ، ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْسَاةِ، وَمَثَلُهُمْ فِي الْاَوْثَاقِ كَزَرْعٍ اُخْرِجَ شَطَاً فَاَنَسَاۤءُ فَاَسْتَغْلَطَ فَاَسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهِ يَعْجِبُ الزَّرَّاعَ، لَيَظِيْظُ بِهِمُ الْكُفَّارُ، وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا، محمد اللہ کے رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اُن کے ساتھ والے کافروں پر بہت سخت، اور آپس میں بہت نرم ہیں۔ تم اُن کو رکوع کرتے، سجدہ کرتے دیکھیں گے، اللہ کا فضل اور رضا جوئی کرتے ہوئے ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان ہیں۔ اُن کی یہ مثال تو تورات میں مذکور ہے۔ اور ابجیل میں ان کی مثال کھیتی کی سی ہے جس نے پودا پیدا کیا پھر اس کو پروان

چڑھایا، پھر وہ موٹا تازہ ہو گیا اور پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ زمیندار کو خوش کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ذریعے کافروں کے دل جلانے میں سے جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے کام کئے اُن سے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی مغفرت ہوگی۔ اور ان کو عظیم الشان اجر ملے گا، بہت مُجبت کرنے والے، بہت صاف سُھرے (طہ) یاسین، ق، ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ذَٰلِكَ قِسْمُ قَلَمٍ لِّیْ، اور جو کچھ لکھتے ہیں۔) الہی درود بھیج جو تیری صفات کا منظر اور تیری ذات کے مشاہد سے ہیں مُستغرق ہیں جو ایسا حق ہیں جو حقیقتہً حق کے گرد اگر دھلکے بگوش ہیں۔ اَحَقُّ هُوَ قُلُّ اِثْنِیْ وَرَیْثِ اِثْنِیْ لَعَقْیْ۔ کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ ہاں! میرے رب کی قسم، بے شک وہ حق ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهُ یَعْلَمُوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا سَلَامًا۔) الہی ہم اس بات سے عاجز ہیں کہ اپنی محدود عقلوں، انتہائی دانائیوں، انتہائی ارادوں اور اپنی سبقت کرنے والی ہمتوں سے، سرکار کی ذات اقدس پر ان کی شایانِ شان درود بھیج سکیں، اور ہم اس کام سے عمدہ برا ہو بھی سکتے ہیں، جب کہ تو نے اپنے کلام کو سرکار کا خلق، اور اپنے اسماءِ قدسیہ کو حضور کا منظر اور اپنی مخلوق کے پیدا کرنے کا آپ کو سبب بنایا، اور تو ہی اُن کا ٹھکانہ اور قوت ہے اور تیرا جہان بالا حضور کا دھڑا اور نصرت ہے۔ الہی حضور علیہ السلام پر





حریص ہیں، اہل ایمان پر شفیق و مہربان، پھر بھی اگر یہ لوگ رُوگردانی کریں، تو فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے، میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہ بڑے عرش کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نور ہے آسمان و زمین کا، اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے، جس میں چراغ ہو، چراغ شیشے میں ہو اور شیشہ ایسا ہو جیسے موتی کی طرح چمکتا ستارہ، ایسا چراغ جس کو روشن کیا جائے۔ تریون کے بابرکت درخت (تیل) سے، جو شرقی ہونہ مغربی جس کا تیل روشنی دے، خواہ اس کو آگ نہ لگے، روشنی پر روشنی، اللہ تعالیٰ جیسے چاہے اپنے نور کی راہنمائی فرمائے۔ الہی درود بھیج، حضور کے طاق جسم، اور چراغِ قلب اور آئینہ عقل اور ستارہ رُوح پر جس کو روشن کیا گیا ہے۔ جن کو ان کے شجر نور سے روشن کیا گیا ہے، جس پر ان کے رب کے نور کا فیضان کیا گیا ہے درود

بھیج! جو ضمیر بارز اور نور ثانی میں پوشیدہ ہیں جس کی عالم مثال میں مثالیں بیان کی جاتی ہیں، الہی اُن پر درود بھیج! جن کے نور سے تو نے اپنی آسمانوں اور زمین کی عظیم الشان سلطنت کو منور فرمایا۔ اُن کے نور کی مثال تیری کائنات کے طاق کی سی ہے، جس میں اس کے نور کا چراغ ہو، وہ چراغ تیرے انبیاء کرام تیرے فرشتوں اور تیرے رسولوں کے اجسام میں ہے۔ طاق ایسا جیسے چمکتا ستارہ، جس کو روشن کیا جاتا ہے ایسے درخت سے جس کی اصل وہ نور ہے۔ جس پر تیرے اسمائے قدسیہ کا فیضان ہوتا ہے۔ یہ ہے نور پر نور، اللہ تعالیٰ اپنے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کی ہدایت



اپنی مخلوق میں سے چاہے عطا فرمائے۔ اور اللہ لوگوں کے لیے  
 مثالیں بیان فرماتا ہے۔ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ الہی! تو  
 اس نور کو صحیح طور پر جاننے والا ہے، جو ظاہر بھی ہے اور چھپا  
 ہوا بھی۔ چمکتا بھی اور مشہور بھی، جس سے تو بنے سب جہانوں کو  
 روشن کیا اور سجایا ہے، اور جس سے تو نے اپنے عرش کے  
 پایوں اور اپنی بارگاہ کے فرشتوں کو مزین فرمایا اور جن کو تو  
 نے اپنی بارگاہ جلال کا قرب عطا فرمایا۔ اور جن کو تو نے اپنے  
 فرشتوں اپنے نبیوں اور رسولوں میں، اپنے حضور مقبول شفاعت  
 شفیع بنایا۔ پس وہی باب رضا اور پسندیدہ رسول ہیں۔ جو بڑے  
 حق کی حقیقت، اور تیری مخلوق میں سے برگزیدہ ہیں۔ انہی کے نور  
 سے تو نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کو یہ اعزاز بخشا، اور  
 انہی کے طفیل تو نے اپنے آسمانوں کو بلند فرمایا اور زمین کو بچھایا۔  
 پس وہ تیرے آسمان کی بلند تر، اور تیرے پوشیدہ احسانات کی  
 گہرائی اور تیرے غلبہ و حکومت کا مظہر ہیں۔ پس حقیقتاً تو ہی ان کو  
 جانتا ہے۔ پس الہی! ان پر ایسا درود بھیج جیسا تیرے علم میں  
 ان کا مقام ہے اور جس مقام پر وہ فی الواقع فائز ہیں۔ الہی درود  
 بھیج اپنے دین کے چراغ، اپنے یقین کے تارے، اپنی توحید کے  
 چاند، اور آفرینش انسانی کے احسان کے مشاہدہ کے سورج پر  
 اپنے انسان کی ایجاد میں۔ اے پروردگار! ان پر ایسا درود بھیج  
 جو قبولیت کی جانب، چڑھتا جائے تیری مدد سے، تیری طرف  
 سے، تیری ہی طرف اور ایسا درود جس کا تعارف بزم بالا (ملائکہ)

میں اس طرح ہو کہ یہ درود شریف تیرے حضورِ خالص ہے، ایسا درود جس کا حاصل ایسا علم ہو جو سب کا احاطہ کر لے، جو ہر شے کی حقیقت ہو، اس کل کے کل ہونے کے ساتھ ساتھ نئی زندگی حاصل کرتا رہے۔ اور الہی ان پر ایسا سلام بھی جو ان کے مقامِ خاص سے ہو، جس کا ان کے حضور بھی یونہی خاص ہو، اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے، اس کشائش پر جس سے ہمارے دل کی آنکھیں کھلیں کہ ہم درود و سلام بھیجیں ان پر، جو ہر موجود سے بزرگ اور ہر سردار کے سردار ہیں جن سے وجود کی تکمیل ہوئی۔ پس اللہ سبحانہ کی ہی توفیق، اور حقیقتہً ہمارے کمال کی تکمیل اسی سے طلب کی جاسکتی ہے۔ الہی صدقہ ان کے یا صدیق اور فاروق کا جو تصدیق سے وفا کرنے والے تھے اور صدقہ ذوالنورین کا اور صدقہ ان کے چچا زاد بھائی، آخری خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہم کا، الہی ہم کو جمع فرما دے اپنی مہربانی سے، اپنی ذات پر، اپنے راستے کی طرف اور قیامت کے عظیم الشان دربار میں ہماری رہنمائی حضور کی طرف فرمانا، جہاں نہ جدائی ہوگی نہ کوئی رکاوٹ بیشک تو ہی عطا فرمانے والا مشکلات آسان فرمانے والا ہے۔ تو اپنی خدائی کی جو نعمتیں جسے چاہے عطا فرمائے۔ ان لوگوں میں سے جن کو تو نے اپنی لو لگائی۔ الہی ہمارا تجھ سے یہ سوال ہے کہ ہم کو سرکار کے گروہ میں اٹھانا اور ہم کو حضور کی سنت کا پیروکار بنائے رکھنا اور الہی ہم کو آپ کی ملت اور راستے کا مخالف نہ بنانا، الہی تو ہی دعائیں سنتا اور مانگنے والوں یا ان کی جو حضور قلب سے کان

دھریں کی دعا قبول فرماتا ہے۔ الہی جیسے تُو نے مجھ پر یہ احسان فرمایا کہ میں سرکار پر درود و سلام عرض کروں، اسی طرح مجھ پر یہ احسان بھی فرما دیجئے کہ میں آپ کی لائی ہوئی کتاب کو سمجھ سکوں کہ وہی اہل ایمان کے لیے شفا اور تمام جانوں کے لیے رحمت ہے، اور اہل ایمان کی آخری دعا یہی ہوگی، کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

اس درود شریف کو کتاب ”الکنتھ الاسرار“ میں ذکر کرنے کے بعد اس کی فضیلت کے بیان میں مُصنّف نے فرمایا یہ درود شریف مُحبت، قُطبِ کامل عارف باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ خادم سیدی مُحمّد بن عراق کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ان کے وجود سے نفع مند فرمائے۔ آمین۔ اس میں وہ کچھ پیش کیا جس سے عقلمیں دنگ رہ جائیں۔ اور اس سے معلوم ہوا کہ وہ اکابر مُرن میدان میں سے ہیں۔ اس درود شریف کی طویل تعریف و توصیف کے بعد مُصنّف فرماتے ہیں۔ میں نے اس درود شریف کے ایک نسخہ پر لکھا دیکھا ہے۔ کہ شیخ، ولی، سیدی عبدالعزیز المہدی رضی اللہ عنہ اس کا ورد فرمایا کرتے تھے۔ اور یہ ان کے وظائف و اوراد میں سے تھا۔ کہا کہ بے شک یہ شیخ یعنی ابنِ ارق مشہور صوفیاء اور جید علما میں سے ایک ہیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد مُصنّف نے ان حروف کی تشریح و توضیح کی جو قرآن کریم کی صورتوں کے شروع میں آتے ہیں (یعنی حروفِ مقطعات) پھر مُصنّف لکھتے ہیں کہ عارف باللہ سیدی احمد زرد رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”رد الحوادث والبدع“ میں فرمایا کہ سیدی العلوی ابوالعباس احمد البہدوی کا یہ قول (آخُونِ آذَمِ حُتَم) یا اس طرح کے دیگر اقوال ایسے حروف ہیں جن سے مقصود کچھ اشارات ہوتے ہیں۔

جن کو صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اس کے اہل ہیں۔ کسی دوسرے کو ان سے کوئی ضرر و نقصان نہیں پہنچتا۔

## اٹھاؤن وال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ  
عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَجَرَدَ بِهٖ قَلَمُكَ وَ  
وَنَفَذَ بِهِ حُكْمُكَ فِيْ خَلْقِكَ وَ اَجْرَ لُطْفِكَ فِيْ اُمُوْرِنَا  
وَالْمُسْلِمِيْنَ

الہی درود و سلام بھیج! ہمارے آقا محمد اور ان کے آل و اصحاب پر ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو تیرا علم محیط ہے، اور جن پر تیرا قلم چلا ہے۔ اور تیری جس مخلوق پر تیرا حکم چلتا ہے اور الہی! ہمارے اور تمام اہل اسلام کے امور میں اپنا لطف جاری فرماؤ۔

## انسٹھ وال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ  
صَلَاةٌ تَتَّقَا ضَلٰلَ عَلٰی كُلِّ مَسْلَاةٍ صَلَاةٌ اَلْبَقْلُوْنَ  
مِنْ اَوَّلِ الدَّهْرِ اِلٰی اٰخِرِهٖ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی  
خَلْقِهٖ وَمِلَّةِ الْاِسْلَامِ وَ مُتَّحِي الْعِلْمِ

الہی! ہمارے آقا محمد پر، آپ کی آل اور آپ کے صحابہ کرام

پر ایسا درود بھیج! جو ہر اس درود سے بلند مرتبہ ہو، جیسے ابتداء سے  
آفرینش سے لے کر آخر تک درود بھیجنے والوں نے آپ پر بھیجا ہو،  
ایسا درود جسے باقی درودوں پر ایسی فضیلت حاصل ہو جیسی اللہ  
تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے اور جو میزان بھر اور علم کی انتہاء  
کے برابر ہو۔“

یہ دونوں درود شریف کتاب مسالک الخنقا میں مذکور ہیں اور ان سے  
پہلے مصنف نے درود شریف کے یہ الفاظ بھی ذکر فرمائے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ صَلَوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّ  
لِحَقِّهِ اَدَاءً وَّاعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَاَلْمَقَامَ الْحَمْدُ الَّذِي وَعَدْتَهُ۔  
آخر تک جو میری کتاب افضل الصلوات میں اکیسویں نمبر پر مذکور ہے۔ میں نے اسے  
عظیم الشان فوائد کے ساتھ، امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتاب احیاء علوم الدین سے  
نقل کیا ہے جو چاہے وہاں دیکھ لے۔ مسالک الخنقا میں علامہ قسطلانی فرماتے  
ہیں میں نے ان دو صیغوں کے ساتھ یہ درود شریف رئیس، ماہر ایگانہ روزگار  
فاضل عظیم ابو عبید اللہ محمد بن محمد القوصنی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے۔

## ساتھ وال درود شریف

خیر الدین بن ظہیر یہ کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ  
وَحَبِيْبِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَاْفِدِ الْعُسْرِ الْمُحْتَلِيْنَ وَشَفِيْعِ  
الْمُسْتَضِيْعِيْنَ، صَاحِبِ الْمَقَامِ الْحَمْدُ الَّذِي تَمَيَّزَ بِهِ

عَنْ جَمِيعِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، صَاحِبِ الْخَوَاصِ الْكَوْثَرِ  
 الَّذِي يَزِدُنِي مِنْهُ الْوَاسِيَّةَ، أَحْمَدَ أَبِي الْقَاسِمِ  
 الْمُرْمِلِ الْمُدَّثِرِ طَهَ يَسَ، أُنْسَانَ عَيْنِ الْعَالَمِ  
 صَائِعِ خَاتَمِ الْوُجُودِ، رَضِيعِ ثَدْيِ الْوَحْيِ، حَافِظِ  
 سِرِّ الْأَنْحَالِ كَاشِفِ كُرْبِ الْمَكْرُوبِينَ، تَرْجُمَانِ  
 لِسَانِ الْقِدَامِ، حَامِلِ لَوَاءِ الْعِزِّ مَالِكِ اِزْمَةِ الْمَجْدِ  
 الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ بِالْمُؤْمِنِينَ، وَاسِطَةِ عَقْدِ النَّبَوَّةِ،  
 دُرَّةِ تَاجِ الرِّسَالَةِ قَائِدِ رَكْبِ الْوِلَايَةِ، إِمَامِ الْخَفَرَةِ  
 مُقَدِّمِ عَشْقِ السَّادَةِ الْمُرْسَلِينَ مِنْ آثَارِ الرَّجْحِ  
 الْأَوِيِّ، مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَارُكْبِهِ الْبَرَقُ  
 وَخَرَقَ بِهِ السَّيْبَةُ الطَّبَاقُ، لِمُبَاشَرَةِ جَمَالِ  
 الْجَلَالِ الْوَحْدَانِيِّ، وَمُعَاضَرَةِ كَمَالِ الْعِزِّ  
 الْأَبَدِيِّ، وَزُقْتُ عَلَيْهِ مُخَدَّرَاتُ أَنْبَاءِ الْكَوْنَيْنِ  
 وَأَسْرَارُ الْمُلْكَيْنِ، وَأُمُورُ الدَّارَيْنِ، وَعُلُومُ  
 الثَّقَلَيْنِ فِي مَجْلِسِ لَقْدَرٍ أُمِّي مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى  
 وَأَنْشَأَ رُؤُسَاءُ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُسَلِّمَةً عَلَيْهِ  
 وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلَى وَأَقْبَلَتْ مُلُوكُ الْأُمُلَاكِ عَلَيْهِمُ  
 السَّلَامُ تَسْغِي بَيْنَ يَدَيْهِ، وَدَهَشَتْ لِحَمَالِهِ أَنْصَارُ  
 سُكَّانِ الصَّفِيحِ الْأَوْسَمِيِّ، وَخَشَعَتْ بِهَيْبَتِهِ أَعْنَاقُ أَهْلِ  
 السَّرَادِقِ الْأَشْنَى وَخَضَعَتْ لِعِزَّتِهِ رُؤُوسُ  
 أَصْحَابِ صَرَافِ النُّوْبِ وَشَخَصَتْ لِكَمَالِ مَجْدِهِ

أَعْيُنُ الْكَرُوبِيِّينَ وَالرُّوحَانِيِّينَ ، وَوَقَعَتِ الْمَلَائِكَةُ صُفُوفًا  
 مِّنَ الْمُقَرَّبِينَ وَابْتَجَمَتْ حَضَائِرُ الْقُدُسِ بِرَجُلٍ السَّيِّحِينَ  
 وَأَهْتَزَّ الْعَرْشُ وَالْحُكُوسُ طَرَبًا بِرُوحِيَّةٍ وَرَتَبَتْ  
 الْجَنَانُ وَالْمُحُورُ الْحَسَنُ فَرْحًا بِمَقْدَمِهِ وَأَفْتَحَ الْعُلَى  
 عَلَى الشَّرَى بِمَا رَأَى ، وَأُنْكَشِفَتْ لِعَيْنِ الْمُخْتَارِ الْأَسْرَى  
 وَرُفِعَتْ لِصَاحِبِ الْأَنْوَارِ الْأَسْتَارُ وَتَقَدَّمَ بِهِ الرُّوحُ الْإِيمَانُ  
 إِلَى دَائِرَةِ وَمَا مِثْلُهَا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْدُومٌ وَقَالَ لَهُ أَيُّهَا الْحَبِيبُ  
 الْمُقَرَّبُ تَهَيَّأ لِتَلْقَى اللَّهَ تَعَالَى وَخُذْ خَالِيًا وَرَجَبًا  
 فِي الثُّورِ وَعِنْدَ التَّنَاحِي يُقْصِرُ الْمُنْطَاوِلُ فَأَنْتَهَى مَسْرَاهُ  
 إِلَى مُسْتَوَى يُسْمَعُ فِيهِ صَرِيفُ الْأَقْلَامِ بِمَا يُوحَى عَلَى  
 صَفَا اللَّوْحِ الْأَعْظَمِ وَسَمَاعَ عَلَى رَفْرِفِ الثُّورِ إِلَى  
 الْأُفُقِ الْأَعْلَى وَطَارَ بِجَنَاحِ الْأَشْوَاقِ إِلَى مَقَامٍ دَنَاقَدٍ  
 وَأَنْزَلَهُ فِي مَفِيفِ الْكَرَمِ فِي رَوْضَةِ قَابِ قَوْسَيْنِ  
 وَبَسَطَ لَهُ فَرَّاشَ الدُّنُوفِ رَاشِ أَوَّادِي سَمِيعَةٍ  
 مِنْ جَنَابِ الرَّفِيعِ الْأَعْلَى ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ  
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ ، تَلَعَّنَاهُ الْحَبِيبُ بِالْأَوْكَرَامِ ، وَنَادَاهُ الْجَلِيلُ  
 بِالسَّلَامِ ، وَبَسَطَ مُنْقَبِضَ رُوحِيَّةٍ وَأَلَسَ مُزْعِجَ  
 وَخَسِيَّةٍ ، نُوحِيَ بِمُخَاطَبَاتٍ فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى  
 كُوشِفَ بَعْيَانِ وَقَدْ دَسَاهُ نَزْلَةُ الْخُرَى هُمْ أَنْ يُحِيبَ  
 نَسْبَقَهُ الْقَدْرُ فَفَتَحَ فَمَهُ فَقَطَرَتْ فِيهِ قَطْرَةٌ مِنْ  
 بَحْرِ الْعِلْمِ الْأَزَلِيِّ ، فَعَلِمَ بِهَا عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

ثُمَّ عَادَ إِلَىٰ مُعَالِمِهِ وَأَهْلِ عَوَالِيهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ، صَلَّى اللَّهُ  
 وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ، شَاوِئِشْ هَذَا عَطَاؤُنَا يَتَرْتَمُ  
 يَا نَاشِيدُ عَبْدُ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ تَابُجُ شَرَفِهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
 اللَّهِ، طِرَانُ حُلَّتِهِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ نَادَىٰ  
 مُنَادِي سُلْطَانِ عِزِّهِ فِي طَبَقَاتِ الْأَكْوَانِ وَصَفَحَاتِ  
 الْوُجُودِ بِلِسَانِ الْأَمْرِ بِالشَّرِيفِ تَعْظِيمًا لَهُ وَتَكْرِيمًا،  
 إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
 آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا، اللَّهُمَّ بَلِّغْ رُوحَهُ  
 الطَّاهِرَةَ مِنَّا أَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ أَجْزَلِهِ  
 عَنَّا أَفْضَلَ وَأَكْمَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ، اللَّهُمَّ  
 يَا رَبَّ الْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحَبِيبِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا تَحِبُّ الْحَبِيبَ مُحَمَّدًا، اللَّهُمَّ أَفْضِ عَلَيْنَا مِنْ فَائِضِ  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاحْشُرْنَا يَا بَنَّا فِي رُفْعَةِ سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ وَاجْزُنَا يَا بَنَّا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَهْوَالِ  
 يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِبَرَكَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَدْخِلْنَا  
 وَإِلَيْنَا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا  
 النَّظَرَ إِلَىٰ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
 وَأَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ،  
 الہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو نبیوں اور رسولوں کا سلسلہ  
 ترجمہ منقطع کرنے والے، پروردگار عالم کے محبوب، دبروز قیامت



بیچتے ہاتھ پاؤں، اور نورانی پیشانی والوں کے قائد اور گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں۔ اس مقام محمود پر فائز ہونے والے ہیں، جس سے وہ پہلے پھلوں سب سے ممتاز نظر آئیں گے، جو اس حوض کوثر کے مالک ہیں جس پر آنے والے سیراب ہوں گے۔ جن کا نام گرامی احمد ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ وسلم) ہے، جو المؤمن المسدثر، طہ اور یسین میں ہوشیار عالم کی بیٹی، اور انکساری وجود کے نیچے ہیں، جو سینہ زوی سے دودھ پینے والے ہیں، انزل کے امین اور مصیبت زدوں کے دکھ درد دور فرمانے والے ہیں۔ جو زبان قدم کے ترجمان، عزت و عظمت کے علمبردار، بزرگی کی باگ ڈور کے مالک، اور اہل ایمان شفقت و رحمت فرمانے والے ہیں، جو سلسلہ نبوت کا واسطہ، تاج رسالہ کاموتی، اور قافلہ ولایت کے راہنما ہیں۔ جو مقربین بارگاہ خداوندی کے امام، حضرات انبیائے کرام کے لشکر کے پیشوا ہیں۔ وہ جن کی خدمت میں، رب العالمین کی طرف سے رُوح الامین حاضر ہوئے۔ پھر ان کو براق پر سوار کیا، اور ساتوں آسمان عبور کروائے۔ تاکہ وہ جلال انزلی کے جمال سے ہمکنار ہوں، اور اعزاز ابدی کے کمال میں حاضر ہوں، اور دو جہان کے چھپے غیوب و رموز کو ان پر بے نقاب کیا جائے، اور جنوں انسانوں کے علوم ان پر لَقَدْ رَأٰی مِنْ آٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی کی مجلس میں منکشف

اے یقیناً حضور نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (سورہ النجم)

کئے جائیں۔ اور جب حضور اُنقِ اعلیٰ پر پہنچے تو اولوالعزم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خدمت میں سلام کرتے ہوئے حاضر ہوئے۔ اور بڑے بڑے شہنشاہان کے سامنے ادب و احترام سے دوڑتے آئے۔ وہ جن کے حُسنِ جمال سے بلند آسمان کے بسنے والے ورطہ حیرت میں ڈوب گئے جن کی ہیبت کے آگے نورانی پردوں کے پیچھے رہنے والوں (فرشتوں) کی گردنیں ٹھک گئیں جن کی عزت کے آگے کوہِ نور کی بلند و بالا چوٹیوں پر فائز جلیل القدر بستیوں کے سر ٹھک گئے جن کی کامل بزرگی کے آگے فرشتوں اور روحانیوں کی آنکھیں بھی کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اور مقرب فرشتے جن کے حضور صف بستہ کھڑے ہیں اور تسبیح کرنے والوں کے نغموں سے جنت کی رونق دو بالا ہو گئی جن کی شادی دیدار سے عرش و کرسی جھوم جھوم گئے۔ اور جن کی تشریف آوری کی خوشی میں جنت اور خوب صورت خوروں کو سجایا گیا۔ اور جن کو دیکھ کر بلندی نے بستی پر فخر کیا جن کی برگزیدہ آنکھ پر اسرار و نور کھل گئے۔ نور والوں کے لیے پردے اٹھا دیئے گئے جن کو لے کر رُوح الامین ”وَمَا مِثْلًا لَّاهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ“ کے دروازے تک پہنچ گئے اور اُن سے عرض کیا اے حبیبِ مقرب، سب سے الگ تھلک، تنہا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے تیار ہو جائیے اور سرکارِ کو عالمِ نور میں مختصر وقت میں پھرایا اور منزل پر پہنچ کر مسافر

لے ہم میں سے ہر ایک کا ایک متعین مقام ہے۔

ٹھہرتا ہی ہے۔ پس ان کی سیر بھی ایک مقام ہموار پر ختم ہوئی جہاں  
روح پر قلم قدرت کے چلنے کی آواز آرہی تھی۔ اور آپ نور می رفیع  
پر سوار ہو کر اُفقِ اعلیٰ (کائنات کے آخری کنارے) کی طرف  
روانہ ہوئے اور شوق و ذوق کے بال و پر لگا کر مقامِ دنی تَنَزَّلَ  
کی جانب محورِ پرواز ہوئے، اور اللہ تعالیٰ نے حضور کو قَابِ قَوْسَیْنِ  
کے باغ میں، عزت و عظمت کے مہمان خانے میں ٹھہرایا، اور  
الذَّوْءُ (قرب) کا فرش بچھاتے والے نے اُن کے لیے اَوْدَءَ  
کا فرش بچھایا۔ پھر سرکار نے بارگاہِ بلند و بالا سے سُنَا السَّلَامُ عَلَیْكَ  
آیہا النبیِّ وَ سَلَامٌ اللہ " ان سے دوست نے با عزت طور  
پر ملاقات فرمائی اور خدائے بزرگ و برتر نے ان پر سلام بھیجا اور  
ان کے دل و دماغ سے پریشانیاں دُور فرمائیں اور ان کی تنہائیوں  
کی بے قرار یوں کو سکون و قرار بخشا، جن سے قَاوَحِیْ اِلٰی عَبِیْدَہ  
مَا اَوْحٰی کے سُریلے خطابات سے نوازا گیا۔ جن کی آنکھوں کے  
سامنے دَلَّعَدْرَآءُ نَزَّلَتْ اُخْرٰی کے جلوے بے  
نقاب کئے گئے، آپ نے جواب دینے کا ارادہ فرمایا لیکن  
تقدیر نے آگے بڑھ کر ان کا منہ کھولا اور اس میں علمِ ازل کے سمنہ  
کا ایک قطرہ ٹپکایا، جس سے آپ نے پہلوں پھیلوں سب کو جان  
لیا۔ پھر حضور اپنے آثار اور اہل دنیا کی طرف اس حال میں تشریف  
لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہَذَا عَطَاؤُ (یہ  
ہماری عطا ہے)، القرآن، اور عَبْدُ اَنْعَمْنَا عَلَیْہِ (ہمارا وہ  
بندہ جس پر ہم نے انعام فرمایا، کے نعمے زبانِ مبارک پر تھے جن

کاتاج شرف محمد رسول اللہ ہے جن کے عہد کی زینت محمد  
رسول اللہ ہے، یہ آنکھ چپکی، نہ بڑھی، طبقات عالم اور صفحات  
وجود میں جن کی حکومت قابر و کے منادی نے، عظمت و حرمت  
کے نور پر باواز بند پکارا۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی  
النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا  
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب کی خبریں  
دینے والے ہیں، پر درود بھیجتے ہیں اسے ایمان والو تم بھی ان  
پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو! الہی ہماری طرف سے اُن  
کی رُوح پاک پر افضل ترین درود و سلام بھیجو! اور تو نے کسی بھی  
نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے جو جزا دی ہے اس سے افضل  
اور کامل تر جزا ہماری طرف سے سرکار محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے  
مُحبت فرماتا محمد کے رب، حبیب محمد پر ایسا درود و سلام بھیج  
جیسے تو حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مُحبت فرماتا ہے اے  
اللہ! ہم پر ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان کر دے  
اور اے ہمارے پروردگار ہم کو ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کے گروہ میں اٹھائیو! اور اے پروردگار! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم کی برکتوں کے صدقے عذاب قبر اور روز قیامت کی  
ہولناکیوں سے بچائیو! اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
کی شفاعت کے حوض ہم کو اور ہمارے والدین کو جنت میں  
داخل فرمائیو! اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے  
صدقے ہم کو اپنی ذات پاک کا دیدار نصیب فرمائیو! اے اللہ

حضور پر اور حضور کے آل و اصحاب پر، اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر، آپ کے مددگاروں اور پیروکاروں پر اور ان کے ہمراہیوں پر درود و سلام بھیج، اے رب العالمین!

اس درود شریف کو امام قسطلانی نے کتاب "مسائل الخفائین" میں ذکر کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ میں نے یہ درود شریف شیخ خیر الدین ابن ابی السعود بن ظہیر اکیلی رحمۃ اللہ کے خط سے نقل کیا ہے۔

## اکسٹھواں درود شریف

### سیدی ابوالحسن البکری کا

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مَلِكِ الْكَمَالَاتِ، وَقُطْبِ  
الْبِدَايَاتِ وَالنِّهَايَاتِ، وَسَيِّدِ أَهْلِ الدُّنْيَا  
وَالْآخِرَةِ أَلِفِ الْإِمَامَةِ وَبَاءِ الْبَرَكَةِ، وَمَاءِ الثَّمَامِ، وَثَاءِ  
ثَمَرَةِ الْعِزِّ وَحَبِيبِ الْجَمَالِ وَحَاءِ الْحَقِّ وَحَاءِ الْخُلُودِ  
الدَّائِمِ وَذَالِ الدِّيُّومَةِ الْوَبْدِيَّةِ وَذَالِ ذَمِّ الدُّعَا  
الشَّيْطَانِيَّةِ وَسَاءِ السَّرَفَةِ الْقُطَيْبَةِ وَزَائِي الزَّيْنَةِ  
الْجَمَالِيَّةِ، وَسَيِّئِ السُّمُورِ إِلَى الْمَعَارِفِ الْعَلِيَّةِ وَشَيْنِ  
الشَّرَفِ الْأَكْبَرِ وَصَادِ الصِّدْقِ الْأَوْثَانِ، وَضَادِ  
الْقُتُوبِ الدَّامِعِ الْأَذْهَرِ، وَطَاءِ طُلُوعِ شَمْسِ الْعِزِّ  
وَالْمَعْرِفَةِ، وَظَاءِ الظُّهُورِ فِي مَوَاتِبِ الْعِزِّ الْمُسَرَّفَةِ،  
وَعَيْنِ عَنَائِكَ الْأَزَلِيَّةِ، الْوَبْدِيَّةِ وَحَيْنِ الْغُفْرَانِ

الْوَارِدِ مِنْ فَضْلِكَ وَرُتَبِ كَمَالِكَ وَقَاءِ وَقَاتِ قَهْرِ الْمُخَالِفِ  
 بِالْخَطِيئَةِ الْقَوِيَّةِ وَكَانِ كَمَالِكَ الْعَالِيِ وَلَا مِيقَاتِكَ  
 الْعَالِيِ، وَمِيزِ مَبْدَأِ الْأَشْيَاءِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا وَ  
 نُورِ نِهَايَتِهَا سِرًّا وَعَلَنًا وَهَاءِ الْهُوِيَّةِ الْعُظْمَى،  
 وَوَادِ وَدِّ الْمَشْرِبِ الْأَوْسَنِ، مِمَّنْ لَا تَنْظِيرَ لَهُ فِي  
 خَلْقِكَ وَلَا مَسَاوِي لَهُ فِي حَضَرِ عِزِّكَ وَبَيَاءِ لِسْرِ  
 الذِّكْرِ بِبَرَكَتِكَ ثُمَّ بِبَرَكَتِهِ هَيِّنِ أَفْلاكَ الْعِزِّ  
 وَسُلْطَانَ سُرَادِقَاتِ الْحِفْظِ وَسَائِسِ الْجَنَانِ، وَالسَّائِقِ  
 مِنَ السَّيْرَانِ، الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْأَوَّلِ الْآخِرِ الظَّاهِرِ  
 الْبَاطِنِ، الْحَبَّارِ، الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ، الْمُهَيِّمِ،  
 سَيِّدِ أَوْلِيَائِكَ الْعَالَمِينَ، وَمَلَاؤُكَ الْمَقَرَّبِينَ  
 وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْمُرْسَلِينَ، مِمَّنْ لَا حِجَالَه فِي الْقَدَمِ  
 وَأَشْرَقَ نُورُهُ إِلَى الْوُجُودِ بِدَا عَدَمِهِ، سَيِّدِ الْأَسْرَارِ  
 الْمَلَكُوتِ، وَالْعَالَمِ بِنِهَايَةِ الرَّعْبُوتِ وَالْجَسَدُوتِ،  
 مَنْ أَقَامَ الْحَقَّ وَأَذَلَّ الطَّاغُوتِ، نُورِكَ الْأَوَّلِ  
 وَفَضْلِكَ الْآخِرِ، قُطْبِ الْأَقْطَابِ، وَمَلَاذِ الْأَوْحَابِ،  
 الدَّاخِلِ عَلَيْكَ مِنَ الْبَابِ، بَابِ الْخَيْرَاتِ، وَمِفْتَاحِ  
 الْبَرَكَاتِ، شَمْسِ الْمَعَانِي الرَّهَرَةِ، وَسَيِّدِ الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ، مَنْ لَمْ يَغِبْ عَنْ حَضْرَتِكَ طُرْفَةٌ  
 عَيْنٍ، وَلَمْ يَعْرِفْ غَيْرَكَ مِنَ الزَّمَانِ وَالْأَوَانِ،  
 سَيِّدِ الدَّالِّينَ عَلَيْكَ، الْمُوصِلِينَ إِلَيْكَ، نُورِجَّةِ

الْأَسْرَارِ، الْعَالِمِ بِكُتُفِ الْأَسْتَارِ، السَّائِرِ مِنْ وَصْفِكَ  
 الْغُفُورِ السَّتَّارِ، مَظْهَرِكَ الثَّامِّ، وَعَيْنِ جُودِكَ الْعَالِمِ،  
 سَيِّدِنَا الْأَكْمَلِ، وَنُورِنَا الْأَوْفَضِلِ، خَيْرِ مَنْ سَبَقَ  
 بِالْحَقِّ دَأْثِمِ النُّورِ، وَآضِحِ الظُّهُورِ، الْمُجْتَهِدِ الْقَاطِعَةِ،  
 ذِي الْبَرَاهِينِ السَّاطِعَةِ، شَمْسِ الْعُلُومِ، وَقَمَرِ  
 جِلْدَاءِ الْغُمُومِ، سَيِّدِ الْأَطْفَالِ وَالْكُهُولِ، وَقُطْبِ  
 دَوَائِرِ الْعِزِّ الْمُقْبُولِ، مَنْ خَضَعَتْ لَهُ السَّرَقَابُ،  
 وَذَلَّتْ لَهُ الْأَقْطَابُ، وَدَسَّجَ الرُّسُلُ تَحْتَ لِوَأْسِهِ.  
 وَتَالُوْا شَرَفَ كَمَالِهِ وَإِيَّوَأْسِهِ، فَرَدِ الْأَوْفَرَادُ،  
 وَقُطْبِ الْأَقْطَابِ وَوَمَدِ الْأَوْتَادِ، الْعُزْرَةَ الْوُثْقَى،  
 خَيْرِ مَنْ أَتَقَى، مَنْ قُرْبِ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى.  
 وَلَا حَ مِنْ مَظْهَرِ النُّورِ الْأُسْنَى، إِمَامِ حَضَرَاتِ الْكَامِلَةِ  
 وَسَيِّدِ أَهْلِ الرَّتَبِ الْفَاضِلَةِ، سِرَاجِ الْبَيِّنَةِ، وَكَنْزِ الْخَيْرِ  
 الْكَاشِفِ كُلِّ عِلَّةٍ، نِهَاطِ أَعْمَالِ الْوَاصِلِينَ، وَغَايَةِ  
 رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ، مَنْ سَأَلَكَ بِهِ آدَمُ فَنَجَا، وَكُلُّ  
 سُلُوكٍ إِلَيْهِ قَدْ أَلْجَا، الْحَبْلِ الْمُمْتَدِّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
 خَلْقِكَ، سَعِيدِ السُّعَدَاءِ سَيِّدِ السَّادَاتِ، قَرْدِ الْوِحَاظَاتِ  
 وَالْكَمَالَاتِ وَالنِّهَايَاتِ، مَوْضِعِ الْعِلْمِ الْخَطِيبِ، وَمَظْهَرِ سِرِّ  
 الْقَوْلِ الْمُصِيبِ، مَنْ لَا حَ فِيهِ وَعَلَيْهِ كَلَامُكَ الْقَدِيمُ  
 وَظَهَرِ فِيهِ نُورُ سِرِّكَ الْعَظِيمِ، مَنْ فَضَّلْتَ تُرْبَتَهُ،  
 عَلَى الْعَرْشِ، وَتُرْبَتَهُ مِنْ عِزِّكَ وَقُدْرَتِكَ وَهُوَ

نُورِكَ الْأَعْظَمِ، وَجَمَالِكَ الْأَكْرَمِ، وَكَمَالِكَ الْأَقْدَمِ، وَصِرَاطِكَ  
الْأَقْوَمِ مَنْ أَقْسَمْتَ بِهِ لِعَظَمَتِهِ، وَشَرَّفْتَهُ فِي ذَلِكَ لِسَيَادَتِهِ،  
مَنْ أَفْرَدْتَهُ فَاَنْفَرَدَ، وَوَحَّدْتَهُ بِكَ فَتَوَحَّدَ، خَيْرُ الْأَوَّلِ  
وَالْأَوَّخِرِ، مُشْرِقِ الْبَوَاطِينِ وَالظُّلُومِ هَرِ الْمُنْفِضِ عَلَى  
الْوَسَادَتَيْنِ إِلَيْكَ، أَلْهِمْدِي لَوَاصِلَيْنِ إِلَى حَضْرَتِكَ، مَنْ  
مَلَأَ نُورُهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَأَحَاطَ بِعِلْمِهِ  
الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، وَتَحَقَّقَ بِحَقَائِقِ الْعِرْفَانِ وَالْيَقِينِ  
وَتَمَّ قَبْلَ مَظَاهِيرِ التَّكْوِينِ، وَكَتَبْتَ اسْمَهُ عَلَى عَرْشِكَ  
قَبْلَ ظُهُورِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ نِهَائِهِ الْأَمْدَ إِذَا دَامَ الْأَمْدُ  
وَكِفَايَتِهِ الْإِسْعَادَ مَنْ إِهْتَدَتْ بِهِ السَّائِرُونَ، وَاسْتَرْ  
شَدَتْ بِهِ الْمُسْتَرْشِدُونَ مَنْ رَحِمْتَ بِهِ الْعَالَمَ  
بِسَبَبِهِ، وَأَعْلَيْتَ الْقِيْدَ يَقِينٍ بِهِ، إِشْهُودِ شَرِيفِ رُتَبِهِ،  
مَنْ حَقَّ الْحَقُّ وَأَبْطَلَ الْبَاطِلَ، وَشَقَّقْتَ لَهُ مِنْ إِسْمِكَ  
لِيُفْرَدَ عَنِ الْأَوَّخِرِ وَالْأَوَّامِلِ، أَلْحَمْدُ هَذَا الْعَالَمِ  
الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ، وَأَشْرَفِهِ وَأَجَلِهِ فِي سَائِرِ  
الْقَادِيرِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ  
كُلِّ مَحْمُودٍ مِنْ خَلْقِكَ وَحَامِدٍ، وَأَجَلٍ مَنْ حَمِيدٍ  
وَحُسِّيدٍ وَجَمَعِ الْمَحَامِدَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَسِيدٌ تَجِيدُ مَا دَامَ ذِكْرُكَ  
وَمَا أَشْرَقَ عِزُّكَ وَمَا عَرَفَكَ عَارِفٌ، وَمَا وَقَفَ  
بِبَابِكَ وَاقِفٌ، مَا نَطَقَ فَمٌ، وَخَطَّ قَلَمٌ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ



مِنَّا وَاعْفُ عَنَّا، وَاسْتَجِبْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِنَا وَلِمَنْ  
 احَبَّنَا فِیْكَ، وَلِمَنْ احَبَّنَا مِنْ اَجْلِكَ وَلِوَمَدِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی  
 اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ غْفِرْ لَهُمْ وَاَرْحَمْهُمْ وَكُنْ  
 لَهُمْ وَلِنَا وَلِلسَّائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ، سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ  
 الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ  
 لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، سُبْحَانَ الَّذِیْ یَسِیْدُ مَلَكُوْتُ كُلِّ  
 شَیْءٍ وَ اِلَیْهِ تَرْجَعُوْنَ، دَعُوْا هُوَ فِیْهَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُ  
 وَتَحِیَّتُهُ فِیْهَا سَدَقَةٌ وَ اٰخِرُ دَعْوَا هُوَ اِنْ اَحْمَدُ  
 لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

ترجمہ: الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ کمالات کے بادشاہ پر  
 درود بھیج! جو ابتدائوں اور انتہائوں کے مدار ہیں اہل زمین  
 اور اہل آسمان کے مدار ہیں جو امامت کے اہل برکت کی بارگاہ  
 کمال کی تار، ثمرہ عزت کی شاخ، جہاں کی جیمہ، حق کی بارگاہ، حلود دوم  
 کی خا، اور دوام کی دال ہیں، جو شیطانی اغیار کی مذمت کی ذال،  
 رفعت قطبیہ کی راء اور زینت جمال کی زاء، بلند ترین معرفتوں کے  
 آسمان (سما) کی سین، بڑے شرف کی شین، صدق منور کی صاد، چمکتی  
 دھمکتی روشنی (ضو) کی ضاد، عزت و معرفت کے سورج کے  
 طلوع کی طاء اور بلند ترین مراتب ظہور کی ظاہیں، وہ جوازی، ابدی  
 غایت کی عین، اور تیرے فضل و کرم اور مراتب کمال سے آنے  
 والی مغفرت کی غین ہیں۔ اور اس قہر مخافت کی فا اور قاف ہیں جو

شدید ترین خطاؤں پر نازل ہوتا ہے۔ جو تیرے بلند ترین کمال کے  
کاف، اور تیری دشوار تر ملاقات (لقا) کے لام ہیں۔ جو اشیاء  
کی ظاہری و باطنی ابتداء (مبدأ) کی میم اور ان کی ظاہری و باطنی انتہا  
(نہایت) کا نون ہیں۔

بقول علامہ اقبال مرحوم۔

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر

وہی قرآن وہی فرقاں وہی حسین وہی ظلم

اور ہوتی عظمیٰ حقیقتِ کبریٰ ذات باری تعالیٰ کی ہا میں جو بلند  
ترین مذہب و مشرب کے وارد ہونے کی واؤ ہیں جن کی مثال  
تیری مخلوق میں کہیں نہیں اور جن کے برابر تیری بارگاہِ عزت میں  
کسی کی رسائی نہیں۔ جو تیری برکت سے ”یُسْرِ ذِکْرُ دِیَا دَالِی“ کی  
آسانی، کی یا ہیں۔ پھر آسمان عز و افتخار کی برکت، اور حفظ و امان  
کے مضبوط صحاب اور ریکسِ جنت ہونے اور آتش دوزخ سے بچانے  
والے صاحبِ شفاعت ہیں۔ جو باب وجود کو کھولنے والے بھی  
ہیں اور بند کرنے والے بھی، جو اول ہیں، آخر ہیں، ظاہر ہیں باطن  
ہیں جو گرفت فرمانے والے، شفقت فرمانے والے، رحم فرمانے  
والے اور نگرانی فرمانے والے ہیں جو تیرے اولیائے عارفین،  
تیرے ملائکہ مقربین اور انبیاء و مرسلین کے سردار ہیں۔ صلی اللہ علیہ  
وعلیہ وسلم۔ وہ جن کا جمالِ ظہور کائنات سے پہلے چمکا۔  
تو ایسے وجود کی طرف سے۔ جس کا عدم نہیں۔ راز ہائے کائنات  
کے سردار۔ اور یہی کی انتہا (رب العزت) کو جاننے

والے جنہوں نے حق کو قائم فرمایا اور شیطنت کو دبایا۔ وہ جو تیرے  
نورِ کامل، اور فضلِ عام ہیں، وہ جو مراکزِ دین کے مرکز ہیں۔ دوستوں  
کی پناہ گاہ۔ جو تیری بارگاہ میں دروازے سے ہو کر اندر آنے  
والے ہیں، جو تمام بھلائیوں کا دروازہ، اور برکتوں کی چابی ہیں۔  
چمکتے معانی کے سورج، اور دنیا و آخرت کے سرار ہیں، وہ جو  
تیری بارگاہ سے پہلے بھر جُدا نہ ہوئے اور زمان و مکاں میں کہیں  
بھی کبھی تیرے غیر کو نہ جانا۔ تیری ذات پر رہنمائی کرنے والوں  
اور تیری بارگاہ تک پہنچنے والوں کی رہنمائی کرنے والوں کے آقا،  
وہ جو حقائق سے پردے اٹھانا جانتے ہیں۔ جو تیری صفات  
معرفت و پردہ داری کے منظر، بخشنے والے اور عیب پوش ہیں۔  
جو تیرے منظرِ کامل، اور تیری عام جود و عطا کا منبع ہیں۔ ہمارے  
کامل ترین آقا، اور ہمارے افضل ترین نور ہیں۔ وہ جو پہلے پھلوں  
سب میں بہتر ہیں۔ دائمی نور ہیں۔ جن کا طور واضح اور دلیل قطعی ہے۔  
چمکتے دلائل والے، علوم کے سورج، غموں کے اندھیروں کو روکنے  
بخشنے والے چاند پتھوں اور بڑوں کے آقا۔ عزت مقبول کے  
دائروں کے مرکز، جن کے آگے گردنیں خم ہوئیں، جن کے آگے  
اقطاب دبے، جن کے جھنڈے تلے تمام نبیوں کو اکٹھا کیا گیا۔ اور  
انہوں نے آپ کے شرفِ کمال و پناہ کو حاصل کیا۔ یکتاؤں میں  
یکتا۔ قطبوں میں قطب۔ اوقاتِ دوں کے وقت۔ مضبوط سلسلہ ربط  
سب سے بہتر تھی جن کو مقامِ قاربِ توسین کا قُرب عطا ہوا۔  
وہ جو نورِ اعلیٰ کے منظر سے مردِ زراں ہوئے۔ بارگاہِ کاملہ کے پیشوا

بند و بالا نشان والوں کے آقا۔ ملت کے چراغ، ذخیرہ شدہ خزانہ،  
 ہر بیماری کو دور فرمانے والے، واصلین کے اعمال کی انتہا، اور  
 اہل ترغیب کی آخری رغبت، وہ جن کا واسطہ دے کر آدم علیہ السلام  
 نے تجھ سے دعا کی اور نجات پائی اور جن کی آرزو تیرے  
 تمام رسولوں نے کی۔ وہ جو تیرے اور تیری مخلوق کے درمیان  
 دراز رستی ہیں۔ نیک بختوں کے نیک بخت۔ آقاؤں کے آقا احاطہ  
 کرنے میں، کمالات و نہایات میں یکتا۔ جو علم کا سرسبز باغ اور صحیح  
 سچی بات کے مظہر ہیں۔ وہ جن کے باطن میں بھی اور ظاہر پر بھی تیرا  
 کلام قدیم چمکا۔ اور جن کے وجود اقدس میں تیرے ذاتِ عظیم الصفا  
 کا نور ظاہر ہوا۔ جن کی تربت نور کو تو نے عرش پر فضیلت بخشی، اور  
 جن کو تو نے اپنی عزت و قدرت کے قریب کیا۔ وہی تیرے  
 بڑے نور اور معزز جہاں اور کمال قدیم اور راہِ مستقیم ہیں جن کی خلعت  
 کی بنا پر تو نے ان کی قسم کھائی (وَلَعَنَّا) اور اس سلسلہ میں جن کی  
 بزرگی کے پیش نظر ان کو شرف عطا فرمایا۔ جن کو تو نے یکتا بنایا پس  
 وہ یکتا ہو گئے، اور تو نے ان کو ایک کیا تو وہ ایک ہو گئے۔ پہلے  
 پچھلوں سے بہتر، ظاہر و باطن کو چمکا دینے والے، تیری طرف  
 آنے والوں کو فیضیاب فرمانے والے، پہنچنے کی تڑپ رکھنے  
 والوں کو تیری بارگاہ تک پہنچ کر لانے والے جن کو نور نے  
 زمین آسمان اور ان کے درمیان ہر جگہ کو بھر دیا، اور اولین و  
 آخرین کے علم کا احاطہ کر لیا، اور حقائق عرفان و یقین سے متصف  
 ہوئے۔ اور مظاہر کائنات سے پہلے تکمیل کے مراحل طے کئے۔

اور جن کا نام اقدس تو نے اولین و آخرین کے ظہور سے پہلے اپنے عرش پر لکھا۔ روشنائیوں اور مدتوں کی انتہا جو سعادت مندی کے لیے کافی ہیں جن کے ذریعہ بھٹکے ہوؤں نے راہ پائی اور راہنمائی حاصل کرتے والوں نے راہنمائی حاصل کی جن کے سبب سے تو نے کائنات پر رحمت فرمائی، اور جن کے صدقے تو نے پچوں کی شان بند فرمائی، ان کے مرتبہ بلند کے موجود ہونے کی وجہ سے، وجہوں نے حق کو حق اور باطل کو باطل کر دکھایا۔ اور جن کا نام نامی تو نے اپنے اسم گرامی سے مشتق فرمایا تاکہ وہ پہلے پچھلے سب میں بکتا رہیں۔ اس بڑی اور چھوٹی کائنات میں سب سے بڑھ کر اللہ کی حمد و ثناء کرنے والے، اور ہر حیثیت سے، ہر ایک سے بڑھ کر بزرگ و بر ہمارے آقا محمد اور محمد کی آل پر جو تیری مخلوق میں ہر قابل تعریف و توصیف ہستی کے سردار ہیں، اور ہر تعریف و توصیف کرنے والے کے بھی جو تعریف کرنے والے ہیں اور جن کی تعریف کی جاتی ہے۔ اور جنہوں نے تمام خوبیاں سمیٹ لی ہیں، جیسے تو نے رحمت بھیجی، حضرت ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، بے شک تو ہی ستودہ صفات بزرگ ہے جب تک تیرا ذکر رہے اور تیری عزت چمکے، اور جب تک کوئی پہچاننے والا سمجھے پہچانے، اور جب تک کوئی کھڑا ہونے والا تیرے دروازے پر کھڑا ہے جب تک منہ بولے اور قلم لکھے۔ الٰہی ہماری طرف سے قبول فرما، اور ہم کو معاف فرما اور ہماری سُن لے۔ الٰہی ہماری اور ہمارے والدین کی مغفرت فرما، اور جس نے تیری رضا کے لیے ہم سے مغفرت کی

اور جس سے ہم نے تیری رضا کی خاطر محبت کی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی۔ الہی ان کو بخش دے۔ اور ان پر رحم فرما، اور ان کا ہمارا اور تمام مسلمانوں کا ہو جا۔ الہی ہمارے آقا محمد پر درود بھیج اور ان کی تمام آل اور ان کے تمام صحابہ کرام پر۔ تمہارا رب العزت تمام خامیوں سے پاک ہے جو وہ منکرین بیان کر رہے ہیں۔ تمام رسولوں پر سلام ہو اور سب تعزیزیں اللہ تعالیٰ پروردگار عالمیاں کے لیے۔ سو پاکی ہے اس کو جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے جنتیوں کی پکار جنت میں یہ ہو گی کہ الہی! تجھے پاکی، اور ان کا ہدیہ و تحفہ وہاں ایک دوسرے کو سلام کرنا ہو گا۔ اور ان کی آخری صدا یہی ہو گی کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

## باسٹھواں درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی الذَّاتِ الْعُظْمٰی، مُكَمَّلَةِ اَهْلِ النُّوْبِ الْاَوْسَى  
قُطْبِ دَائِرَةِ الْعَالَمِيْنَ، وَاسِطَةِ عَقْدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ  
صَفْوَةِ اَرْثِيَا وَالْاٰخِرَةِ وَالِدِيْنَ، بَرِّهَانِكَ الْقَاطِعِ  
وَنُوبِكَ السَّاطِعِ، وَارِثِ الْخِلَافَةِ الْكُبْرٰی، وَاِمَامِ الدُّنْيَا  
وَالْاٰخِرٰی، ذِي اِلْوَاءِ الْمَعْقُوْدِ وَالسِّرِّ الْمَشْهُودِ، وَالْمَقَامِ  
الْمَحْمُوْدِ، وَالْقِسْرَةِ الْمُسْتَقِيمِ الْمَسْدُوْدِ، وَالْعَوْضِ

الْمَوْسُوْدِ، وَالْكَوْثَرِ الْجَارِي، وَالنُّوْرِ السَّارِي، مِلْكِ الْكَمَالَاتِ  
 وَسُلْطَانِ الْبِدَايَاتِ وَالنِّهَايَاتِ، أَحْمَدِ كُلِّ عَالَمٍ وَ مُحَمَّدٍ  
 كُلِّ مَقَامٍ مِّنْ خَلْقِ آدَمَ، جَامِعِ الْقُرْآنِ الْمُتَّصِفِ بِصِفَاتِ  
 الْكَمَالِ فِي كُلِّ آيَةٍ وَأَوَانٍ، أَلْبَرِّ الرَّحِيمِ، أَسْمَهُنِ الْجَبَّارِ  
 الْعَزِيزِ، الرَّؤُوفِ، السَّيِّدِ الْبَدْرِ، مَنِ أَقْسَمْتَ بِحَيَاتِهِ  
 الدَّائِمَةِ، وَعِزَّتِهِ الْقَائِمَةِ، الْفَاتِحِ، الْخَاتِمِ، الشَّافِعِ،  
 الْأَمِينِ عَلَى أَسْرَارِكَ الْجَوَامِعِ، الْحَاشِرِ لِأَهْلِ  
 الْخَيْرِ لِلْجَنَانِ، وَلِأَهْلِ الشَّرِّ لِلنَّيرانِ، الَّذِي تَهَنَّ  
 فِيهِ مَظْهَرُ كُلِّ زَمَانٍ. وَالْقَائِمِ مَقَامِ الْكَمَالِ الْأَوْمِنِ  
 الْخَاتِمِ لِرُسُلِكَ الْحَرَامِ، الْحَاطِطِ بِمَوَادِّ الدُّنْيَا  
 الرَّسُولِ يَلْظَوْنَ أَهْرَ الْجَمَالِ الْبَشَرِيِّ وَالْإِشْرَاقِ  
 الظُّهُورِيِّ وَيَلْبُوْا طِينِ النَّوْرِ السَّنِيِّ دَائِعِشِ الْهَنِيِّ  
 الشَّاهِدِ عَلَى كُلِّ رَسُوْلٍ وَالْمُبْلِغِ نِيْمَاتِهِ السُّؤَالِ، الَّذِي  
 شَهِدَكَ بِعَيْنِ رَأْسِهِ وَخَصَصَتْهُ بِذَا لِكَ تَهْنِئَةٍ  
 لَهُ فِي حَضْرَةِ قُدْسِهِ، الصَّخْرَةِ لِلطُّفَةِ وَمَظْهَرِ  
 اِمْتِنَانِهِ، الْعَالِي بِإِشْرَاقِ نُورِكَ عَلَى صَفَحَاتِ  
 وَجْهِهِ وَتَنَائِيهِ، الْعَاقِبِ بِرُسُلِ الْبَرَامِ  
 فِي الصُّوْرِ الْمُتَقَدِّمِ عَلَيْهَا بِإِسْكَانَةِ الْكَانِ وَالْمُقَصِّرِ  
 وَفَوَاتِحِ وَخَوَاتِمِ السُّوْرِ، الْفَاتِحِ لِلْمُقْلَاتِ، الْقَائِمِ  
 بِحَسْلِ الْمُعْضَلَاتِ، الْقَتَالِ كُلِّ غَوِيٍّ وَالْمُسْرِئِ  
 كُلِّ نَيٍّ، الْقَائِمِ الَّذِي تَهَنُّ بِه كُلُّ ظُهُورٍ وَجَمْعَةٍ

كُلُّ نُوْرٍ، اَلْمَاجِيْ يَظْلَمُ الشِّرْكَ وَالشُّكُوْكَ وَالْاَوْهَامَ  
 اَمُوْصِلَ يَدَايِ السَّلَامِ الْمُصْطَفَى عَلَى كُلِّ الدِّنَامِ، اَلْمُبَشِّرِ  
 يَلْقَاءُ الْمَلِكِ الْعَلَامِ وَقَوَائِعِ الْوُعَامِ وَخَوَاتِمِ  
 الْوَسْطَامِ مِنَ السَّلَامِ يَدَايِ السَّلَامِ اَلْمُتَوَكِّلِ  
 بِحَالِهِ، اَلْمُظْهَرِ لِيْذَلِكَ فِي مَقَالِهِ يَسْلَوِيْ اَلْفُ الْخَلْقِ  
 سِوَاكَ، فَلَا يَلْتَفِتُوْنَ اِلَّا اِلَيْكَ، وَلَا يَعْتَمِدُوْنَ اِلَّا  
 عَلَيْكَ وَلَا يُؤَمِّلُوْنَ اِلَّا اِيَّاكَ اَلْمُتَّعِ بِقِنَاعِ بَهَاءِ نُوْرِكَ  
 فِي مَعَالِي مَعَالِمِ ظُهُورِكَ النَّبِيِّ الَّذِي اَنْبَأَتْهُ بِكَ  
 فَاَنْعَمْتَكَ - اَلنَّذِيْرُ لِمَنْ عَصَاكَ بِخَوْفِهِ بِكَ مِنْكَ  
 نَبِيَّ التَّوْبَةِ الَّتِي قَبِلْتَهَا مِنْ اُمَّتِهِ يَلَا قَتْلٍ ظَاهِرٍ  
 لِلنَّفُوسِ، مِنْ غَيْرِ مَشَقَّةٍ وَلَا بُؤْسٍ، نَبِيَّ التَّرَحُّمَةِ  
 اَلَّذِي اَسَّ سُلْتَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ وَانْقَادَ اَلْهَالِكِيْنَ  
 نَبِيَّ الْمَلَا حِمِ الْعُظْمَى، وَمَوَاقِعِ الْخَيْرِ اَلَّذِي هُوَ  
 هَدَيْتَ بِهِ مَنْ كَانَ عَنْهُ اَعْمَى وَفَتَحْتَ بِهِ اِذَا نَا  
 صَمًا وَاَعْيُنًا عُمِيًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا، سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى  
 اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
 آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ  
 وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ  
 عَلَى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلَى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ جَمِيْدٌ مُجِيْدٌ  
 سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ  
 عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ



سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأُؤْتِبُ  
 إِلَيْكَ، دَعَاؤُهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ  
 وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،  
 الہی! اس ذات بزرگ پر درود بھیج، جو برتر نور والوں کو مکمل کرنے  
 والی ہے۔ دائرہ عالمین کی قطب، اور سلسلہ انبیاء و رسل کی لڑی کا واسطہ  
 ہے۔ دنیا، آخرت اور دین کی برگزیدہ ترین ہستی۔ جو تیری قطعی دلیل اور  
 روشن ترین نور ہے۔ جو خلافت کبریٰ کے وارث اور دنیا و آخرت  
 کے امام ہیں جو لوائے حمد کے حامل، اور اس راز کے محرم ہیں، جس کا  
 مشاہدہ کیا جائے گا۔ جو مقام محمود پر فائز اور سیدھی راہ دراز اور اس  
 حوض کے رہبر ہیں، جس پر پیالے سے پہنچیں گے۔ جو بہنے والے کوثر اور  
 کائنات کے ذرے ذرے میں چمکتے دھمکتے نور والے ہیں جو کمالات  
 کے بادشاہ اور ابتدا و انتہا کے شہنشاہ ہیں۔ تمام جہانوں سے بڑھ کر  
 اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے والے اور تخلیق آدم سے، ہر جگہ جن کی  
 تعریف کی جاتی ہے۔ قرآن کو جمع کرنے والے، ہر گھڑی اور ہر وقت  
 صفات کمال سے موصوف، بہت نیک، بڑے مہربان، اُمت کے  
 نگہبان، سب پر قابو پانے والے، غالب، شفقت و رحمت فرمانے  
 والے، جو سرار روشن ضمیر ہیں۔ جن کی دائمی زندگی اور قائم عزت کی  
 تو نے قسم کھائی، جو باب نبوت کے کھولنے والے بھی ہیں اور سلسلہ  
 نبوت کو ختم فرمانے والے بھی۔ شفاعت فرمانے اور تیرے تمام  
 رازوں کے امین ہیں۔ وہ جو نیکو کاروں کو جنت کے لیے اور شریروں  
 کو جہنم کے لیے جمع فرمانے والے ہیں۔ وہ جن کی ذات میں ہر وقت

تیری ذاتِ کامل کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ جنہوں نے ہر مقام پر کمال احسان فرمایا جو تیرے معزز رسولوں کا سلسلہ ختم فرمانے والے اور تمام نعمتوں کو احاطہ کرنے والے ہیں جو ظاہر کے لیے انسانی حُسن و جمال اور ظاہری چمک و دمک والے رسول ہیں اور باطن کے لیے اعلیٰ ترین نور اور عالی مرتبت زندگی کا نمونہ ہیں جو ہر رسول پر گواہ اور ہر سوال کا مسکت جواب دینے والے ہیں۔ وہ جنہوں نے اپنی سہر کی آنکھوں سے تیرا مشاہدہ کیا اور جن کو تُو نے اپنی بارگاہ میں ایسی خصوصیات کے ساتھ نوازا، جو رب تعالیٰ کے لطف و احسان کا مظہر ہیں جن کے چہرہ انور پر دانتوں اور زبان پر تیرے انوارِ رقص کرتے ہیں جو صورت کے لحاظ سے تمام انبیائے کرام کے آخر میں اور مرتبہ و مقام کے لحاظ سے سب سے اول ہیں، جو سورتوں کے مفصل حروف ابتدائیہ، کلمات اختتامیہ بندشوں کو کھولنے والے مشکلات کو حل کرنے والے، ہر سرکش سے بہت لڑنے والے اور ہر کمیۃ کو مٹانے والے جو تقسیم فرمانے والے ہیں جن سے ہر کمال کا ظہور تام ہوا۔ جنہوں نے ہر نور کو جمع فرمایا۔ وہ جو شرک و شکوک و ہام کو مٹانے والے اور دارالسلام و سلامتی کے گھر، جنت، تک پہنچانے والے ہیں جو تمام انسانوں میں برگزیدہ ہے۔ بہت علم والے بادشاہ کی ملاقات ابتدائی انعام و اکرام اور اسلام کے آخری جامع نظام کی سلامتی کے ساتھ، حصولِ حیات کی بشارت دینے والے ہیں وہ جو اپنے ہر حال میں توکل کرنے والے اور اپنی گفتگو میں اس حقیقت کو بر ملا ظاہر فرمانے والے ہیں تاکہ مخلوق بجھے چھوڑ

کر کسی سے رشتہ الفت استوار نہ کرے۔ پس اب وہ (مسلمان) صرف  
 تیری طرف توجہ کرتے ہیں۔ اور تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتے  
 ہیں۔ اور ان کی اس تیرے سوا اور کچھ نہیں۔ وہ جو تیرے نور کا چمک  
 کا نقاب اوڑھے ہوئے ہیں۔ تیرے ظہور کے بلند ترین مقام پر، وہ جو  
 تیرے بتانے سے غیب کی خبریں دینے والے ہیں، سوانحوں  
 نے دنیا والوں کو تیری ذات و صفات کی خبریں دیں وہ جو تیرے  
 نافرمانوں کو تیرا نام لے کر بُرے انجام سے خبردار کرنے والے  
 ہیں۔ جو توبہ کے نبی ہیں۔ وہ جن کی اُمت کی توبہ تو نے جانوں کے  
 قتل کے بغیر قبول فرمائی۔ بلا مشقت و تکلیف، جو رحمت کے نبی  
 ہیں، جن کو آپ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہلاکتوں  
 والوں کے لیے ذریعہ نجات بنا کر بھیجا۔ بڑی بڑی معرکہ آرائیوں اور  
 عظیم مہلایوں والے نبی، وہ جن کے سبب تو نے اندھوں کو راستہ  
 دکھایا، بہروں کو قوتِ سماعت عطا فرمائی، اندھوں کو بینائی اور  
 دلوں کو بصیرت عطا فرمائی۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، الہی  
 محمد اور آل محمد پر دو دیج، جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درو  
 بھیجا، اور محمد و آل محمد پر اسی طرح برکت نازل فرما، جیسے تو نے ابراہیم  
 آل ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک تو ستودہ صفات بزرگ  
 ہے۔ تمہارا رب عزت والا رب اس سے پاک ہے جو کچھ یہ بیان  
 کرتے ہیں اور تمام رسولوں پر سلام، اور سب تعریفیں اللہ پروردگار  
 جہاں کے لیے۔ الہی تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے تیرے  
 سوا کوئی معبود نہیں میں سمجھ سے معافی کا خواہشگار ہوں، اور تیری طرف

متوجہ ہوتا ہوں۔ ان کی دُعا جنت میں یہ ہوگی کہ الہی تو پاک ہے۔ اور  
ہدیہ ان کا جنت میں سلام ہوگا۔ اور ان کی آخری دُعا یہی ہوگی کہ سب  
تعریفیں اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہیں۔

یہ دونوں درود شریف عارف باللہ سیدی ابوالحسن البکری صدیقی مصری رضی اللہ  
عنه کے ہیں۔ پہلے پرانہوں اپنی بہت بڑی کتاب "حقائق الکمالات" کو ختم کیا ہے۔  
یہ کتاب اولیاء اللہ کے وظائف میں سب سے بزرگ، سب سے بڑی نفع بخش  
اور روشن تر ہے۔ تقریباً چالیس اوراق پر مشتمل ہے۔ عجیب و غریب اذکار سے  
شروع کی گئی ہے۔ سات مرتبہ بسم اللہ ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد فاتحہ ہے۔  
اس کی ہر آیت کو دوسری آیت سے کسی مناسب تراویح و بیخ دُعا ذکر کر کے جدا  
کیا گیا ہے۔ ازاں بعد اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ ہیں۔ یہاں تک کہ آخری  
میں یوں کہا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَئْءَ مِثْلُ اللَّهِ لَا تَحِيمَ إِلَّا اللَّهُ۔ اسی  
ترتیب سے آخر تک، اور ہر اسم مبارک کے بعد ایک ایسی جامع دُعا ہے جو  
حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ فصیح الفاظ اور بیخ معانی کے ساتھ، جو تعلیم سے  
حاصل نہیں ہو سکتے بلکہ خدائے بزرگ و برتر کی جانب سے فیضان ہے اور  
ہر دُعا کا خاتمہ مُصَنَّف نے ان الفاظ پر کیا ہے۔ يَا اللَّهُ يَا شَئْءَ مِثْلُ اللَّهِ يَا تَحِيمَ۔  
یہاں تک کہ یہ عظیم الشان جز عجیب و غریب شان کے ساتھ ظاہر ہوا۔ جو میرے  
علم میں کسی دوسرے میں نہیں، دوسرے درود شریف کو مولف نے حزب الانوار  
پر ختم کیا ہے، جو حقائق الکمالات کے جو کی ایک تہائی کے برابر ہے۔

# ترسٹھوں درود شریف

## الصلوة الوسطیٰ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْأَمِينُ، سَابِقًا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَأَتَّبَعْنَا  
 الرَّسُولَ فَأَكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 وَابْرِكْ وَآكِرِمْ وَأَنْعِمْ عَلَى الْعِزِّ الشَّامِعِ، وَالْمَجْدِ  
 الْبَازِغِ وَالنُّورِ الطَّامِعِ وَالْحَقِّ الْوَاضِعِ، جَنِّمِ الْمَمْلُوكَةَ  
 وَحَآءِ الرَّحْمَةِ وَمِنْهُمُ الْعِلْمِ وَدَالِ الدَّلَالَةِ وَالْفِ الْذَاتِ  
 وَحَآءِ الرَّحْمَتِ وَمِنْهُمُ الْمَلَكُوتِ وَدَالِ الْهِدَايَةِ وَجِ  
 الْجَبْرُوتِ وَلَا يَمُ الْإِلْطَافِ الْخَفِيَّةِ وَرَآءِ الرَّافَةِ الْحَقِيَّةِ  
 وَنُورِ الْإِسْنِ وَعَيْنِ الْعِنَايَةِ وَكَافِ الْكِفَايَةِ وَرِآءِ  
 السِّيَادَةِ وَسَيِّئِ السَّعَادَةِ وَقَافِ الْقُرْبَةِ وَطَاءِ  
 السُّلْطَنَةِ وَهَاءِ الْعُزْرَةِ وَقَوَايِ الْوُثْقَى وَمَسَادِ  
 الْعِصْمَةِ وَحَلَّى إِلَهْ جَوَاهِرِ عِلْمِهِ الْعَزِيزِ وَالْمُحْتَ  
 مَنْ أَصْبَحَ بِهَيْمِ الدِّينِ فِي حَرْزِ حَرِيرِي صَلَوتِكَ  
 الْهَيْمَنَةِ بِعَظْمَةِ جَلَالِكَ، الْمُشَرَّفَةِ بِجَلَالِ جَمَالِكَ،  
 الْمَحْكُومَةِ بِعَظِيمِ تَوَالِكَ دَائِمَةِ بَدَوَامِ مُلْكِكَ لَا  
 انْتِهَاءَ لَهَا، سَامِيَةِ بِسُموْرِ نَعْتِكَ لَا انْقِضَاءَ لَهَا، صَلَوةٌ

تَفُوقُ وَتَفْضُلُ وَتَلِيقُ بِمَجْدِ كَرَمِكَ وَعَظِيمِ نَفْصِكَ  
أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ لَا يُبَلِّغُ كُشْهَهَا وَلَا يُقَدِّرُ قَدْرَهَا كَمَا  
يُسَبِّغُ لِشَرَفِ نُبُوَّتِهِ وَعَظِيمِ قَدْرِهِ وَكَمَا هُوَ لَهَا أَهْلٌ  
مَدْرَةٌ تُفَرِّجُ عَنْهَا هُمُومَ حَوَادِثِ الْوُخْيِيَّاتِ وَ  
تَمُحُّ بِهَا عَنْ ذُنُوبَ وَجُودِ نَابِئَاءِ سَمَاءِ الْقُرْبَةِ حَيْثُ لَا حَيْثُ  
وَلَا بَيْنَ وَلَا آيَنَ وَلَا كَيْفَ وَلَا جِهَةَ وَلَا قَرَارًا وَتُغْفِرُنَا  
بِمَا فِي غِيَاهِبِ عُيُوبِ أَنْوَابِ أَحَدِيَّتِكَ فَلَا نَشْعُرُ  
بَتَعَاقِبِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَتُخَوِّلُنَا بِهَا سَمَاحَ رِيَّاحِ فَتُوحِ  
حَقَائِقَ بَدِيعِ جَمَالِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَتُخَفِّضْنَا بِهَا  
أَسْرَارِ أَنْوَابِ نَبِيِّنِيَّتِكَ فِي مِشْكَاتِ الرُّحَاةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ  
فَتَضَاعَفُ أَنْوَارُ نَابِلِ امْتِرَاءٍ وَلَا حِدٍّ وَلَا اِحْصَاءٍ  
يَا رَبِّ يَا اللَّهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ نَسْأَلُكَ بِدَقَائِقِ مَعَانِي الْقُرْدَانِ  
الْعَظِيمِ الْمُسْلَاةِ طِمَّةِ آمَوَاجُهَا فِي بَحْرِ بَاطِنِ خَزَائِنِ  
عِلْمِكَ الْخَزُونِ بِآيَاتِهِ الْبَيِّنَاتِ الزَّاهِرَاتِ الْبَاهِرَاتِ  
عَلَى مَظْهَرِ أَشْأَانِ عَيْنِ سِرِّكَ الْمُصُونِ أَنْ تُذْهِبَ عَنْهَا  
ظُلُومَ الْفَقْدِ بِنُورِ أُنْسِ الْمَجْدِ وَأَنْ تَكُونَنَا مِنْ حُلِيِّ  
صِفَاتِ كَمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نُورِ الْجَلَالَةِ وَأَنْ تُسْقِيَنَا مِنْ كَوْثَرِ مَعْرِفَتِهِ سَاحِيقَ  
تُسْلِيمِ تَسْنِيمِ شَرَابِ الرِّسَالَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْبُحُودِ  
الْأَكْرَامِ وَالنُّوْبِ الْأَفْخَمِ وَالْعِزِّ الْأَعْظَمِ الْمُبْعُوثِ بِأَيْقُلِ

الْأَقْوَمِ وَمِثَّةِ اللَّهِ عَلَى كُلِّ فَصِيحٍ وَآعْجَمٍ، سَيِّدِذِ وَ  
 نَبِيِّنَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُطْبِ  
 رَحَى النَّبِيِّينَ وَنُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمُرْسَلِينَ الْمُخَاطَبِ  
 فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُونِ بِقَوْلِكَ مَا أَنْتَ بِنِعْمَةٍ رَبِّكَ  
 بِمَعْنُونٍ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ الْمُوصُوفِ بِقَوْلِكَ  
 الْكَرِيمِ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ، وَأَرْضَ عَنْ أَصْحَابِهِ  
 أُمَّةٍ الْهُدَى لِمَنْ اهْتَدَى وَنُجُومُ الْإِقْدَادِ لِمَنْ  
 انْتَدَى مَا تَعَاقَبَتْ آذُ وَأَسُ الْأَنْوَارُ وَأَشْرَقَتْ  
 أَنْوَارُ الْأَسْرَارِ يَا لَأَسْرَارٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ .

شروع اللہ کے نام سے جو رحم فرمانے والا بہت مہربان ہے بڑائی  
 سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت خدا سے بزرگ و برتر سے ہی مل  
 سکتی ہے، اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، جو واضح طور پر  
 سچا بادشاہ ہے محمد اللہ کے رسول، وعدے کے سچے اور امانتدار  
 ہیں۔ الٰہی ہم پر ایمان لائے جو تو نے نازل فرمایا، اور ہم نے اس  
 رسول کی پیروی کی، سو ہم کو گواہوں کے ہمراہ لکھ لے۔ الٰہی درود  
 سلام بھلیج اور نیکی و عزت عطا فرما اور انعام فرما بلند تر عزت، برتر  
 عظمت اور عظیم تر نور پر جو واضح حق ہیں، جو مملکت کی میم، حمت  
 کی حاء، علم کی میم، دلالت کی دال، ذات باری تعالیٰ کا الف بہت  
 رحمتوں (رحموت) کی حاء، بہت بڑے ملک (ملکوت) کی میم،  
 ہدایت کی دال، جبروت (قابو پانا) کی جیم، الطافِ خفیہ (پوشیدہ

مہربانیوں، کالام، حقیقی رافتِ پھین، کی را، منن (احسانات) کا میم،  
 عنایت کا عین، کفایت کا کاف، سیادت کی یاد، سعادت کی سین،  
 قربت کی قاف، سلطنت کی طا، عروہ کی ہار، وثقی کی واؤ (عروہ  
 وثقی مضبوط سہارا)، عصمت کی صاد ہیں۔ اور ان کی آل پر جو سرکار  
 کے قابل صد تکریم علم کے موتی ہیں اور آپ کے صحابہ کرام پر جن کی  
 وجہ سے، دین مضبوط حفاظت میں آگیا۔ وہ درود جو تیری عظمتِ جلال  
 سے بابرکت ہو، جو تیری جلالتِ جمال سے مشرف ہو۔ جو تیری عظیم  
 عطا سے قابلِ تکریم ہو، جو تیری دائمی حکومت سے دائمی ہو، جس  
 کی کوئی انتہا نہ ہو، جو تیری برتری کے صدقہ، ایسا بلند مرتبت ہو،  
 جو کبھی ختم نہ ہو، ایسا درود جو بلند تر، فاضل تر اور تیری بزرگی اور فضیلت  
 عظمیٰ کے شرفِ نبوت اور علو مرتبت کے مناسب ہو اور جیسے  
 حضور اس کے مستحق ہیں، ایسا درود جس سے حوادثِ اختیار کے  
 نسج و غم جاتے رہیں، اور جس کے ذریعے تو ہمارے وجود کے  
 گناہوں کو آسمانِ قرب کے پانی سے دھو ڈالے، جہاں نہ جگہ ہے  
 نہ درمیان ہے نہ کہاں ہے نہ کیسے، نہ جہت نہ ٹھہراؤ، اور جس سے  
 تو ہم کو اپنے انوارِ توحید کے گہرے انوار میں چھپا لے، پس ہم کو گودِ دل  
 شب و روز کی کوئی خبر نہ رہے اور جس کے ذریعے تو ہم کو اپنے  
 نبیِ مختار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال جمال کی حقیقتوں کو بینقاب  
 دیکھنے کی قوت ارزانی فرمائے۔ اور جس کے صدقے تو ہم کو ان  
 زیتونی انوار کے رازوں کا نسخہ عطا فرمائے، جو ائینہِ محمدیہ کے طاق  
 میں محفوظ ہیں، جس سے ہمارے انوار، بغیر ختم ہوئے بے حد حساب



بڑھتے چلے جائیں۔ اسے پروردگار! اے اللہ، اسے سدا زندہ رہنے  
 والے! اے قائم رہنے والے! اسے سمیت و بزرگی کے مالک  
 اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ہم سب سے قرآن عظیم  
 کی ان معنوں باریکیوں کا سوال کرتے ہیں، جن کی موجیں تیرے محفوظ  
 خزانہ علم میں موجزن ہیں۔ ان کی واضح نشانیوں کے ساتھ، جو چمک  
 رہی ہیں۔ روشن میں اس ذات پاک پر جو تیرے محفوظ راز کی آنکھ کی  
 بتلی کی منظر ہے۔ کہ ہم سے اُلفتِ عظمت کے نور کے صدقہ گمشدگی  
 کے اندھیروں کو دور فرما دے۔ اور ہم کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی صفات کمال کے جوڑوں سے نورِ جلالت کا لباس پہنا دے  
 اور ہم کو ان کے نور معرفت سے نرغ رنگ کی تسلیم رسالت کی  
 ثمرت پلا دے الہی ان پر درود بھیج جو سراپا بخشش و سخاوت ہیں عظیم  
 الشان نور اور بہت بڑی عظمت میں۔ جن کو صاف سیدھی بات دے  
 کہ مبعوث فرمایا گیا اور جو ہر زبان دان اور گونگے کے لیے اللہ کا  
 احسان ہیں۔ ہمارے آقا، ہمارے نبی اور ہمارے محبوب محمد  
 صلی اللہ علیہ وسلم جو نبیوں کی چکی کی مرکزی کیل اور دائرہ رسولوں کے  
 نقطہ میں۔ جن کو لوح محفوظ میں لکھی گئی کتاب (قرآن کریم) میں ان  
 الفاظ میں مخاطب بنایا گیا ہے۔ مَا أَنْتَ بِمُعْجِزٍ سَائِلِكَ بِمُعْجُزٍ  
 (اے محبوب تم اپنے رب کے فضل و کرم سے مجنون نہیں۔) وَإِنْ  
 لَكَ لَوْجَدُ غَيْرَ مَمْنُونٍ۔ (اور بے شک تمہارے لیے  
 نہ ختم ہونے والا اجر ہے) جو تیرے اس قابل صد بکریم فرمان کے  
 ساتھ موصوف ہیں۔ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ۔ (اوپر بے شک

تم اخلاق کے بلند ترین درجہ پر فائز ہو، اور حضور کے ان صحابہ کرام سے راضی ہو جیسے جو متلاشیان ہدایت کے لیے، ہدایت کے امام ہیں۔ اور پیروی کرنے والوں کے لیے اس وقت تک لائق اقتدار ستارے ہیں جب تک نور کا دور جاری ہے، اور چھپے رازوں کے انوار چمکتے رہیں گے۔ اور تمام ترجمہ و ثناء کے سزاوار اللہ پروردگار عالمیان ہیں۔

## پچوٹسٹھواں درود شریف فاترہ

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى الطَّلَعَةِ الذَّاتِ  
الْمُطَلَّسِمِ وَالْغَيْثِ الْمُطْمَظِّمِ وَالْعَمَالِ الْمُكْتَسِمِ  
لَهُوَتِ الْجَمَالِ وَنَاسُوَتِ الْوِصَالِ وَطَلَعَةِ  
الْحَقِّ، هُوِيَّةِ اِنْسَانِ الْاَوَّلِ فِي تَشْرِيمٍ لَمْ يَزَلْ،  
مَنْ اَقَمَتْ بِهِ نَوَاسِيَتِ الْفَرَقِ اِلَى طُرُقِ الْحَقِّ  
فَصَلِّ اَللّٰهُمَّ بِهِ مِنْهُ فِيْهِ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ  
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

الہی درود، سلام اور برکت نازل فرما اس ذات پاک کی  
ترجمہ: نورانیت پر جو کمالات عجیبہ کی جامع ہے، رحمتوں کی موصول  
وصار بارش اور بہت پوشیدہ رکھا گیا کمال ہیں، جو حسن ازل کا جمال  
اور ان کے کو اپنے خالق سے ملانے کا واسطہ ہیں جو حق کی  
پہنچنے والے ہیں۔ وہ ایسے انسان کے لیے (بھی) حقیقت ہیں۔

جو خدا کے علم نزل کے خالق ہونے (کے عقیدے) میں پھسلنے والا ہے۔  
 جن کی بدولت تو نے حق کی طرف جانے والے مختلف راستوں کو  
 سیدھا کیا۔ پس الہی ان کے ذریعے ان کی طرف سے ان کی ذات  
 میں ان پر درود اور بکثرت سلام نازل فرما۔ اور تمام تعریفوں کا سزاوار  
 اللہ رب العالمین ہے۔

## پینسٹھواں درود شریف

(صلوۃ السر) یہ بھی انہی کا ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى اَنْدَاقٍ فِي الْوَيْحِ وَالْجُودِ وَالْوَجُودِ  
 الْفَاتِحِ يَكُلِّ شَاهِدٍ حَضَرْتِيْ شَهِدٍ وَالْمَشْهُودِ  
 السِّرِّ الْبَاطِنِ وَالنُّورِ الْمُنْظَرِ هِرَاقِ هُوَ عَيْنُ الْمُقْصُودِ  
 جَاهِزِ قَصَبِ السَّبْقِ فِي غَايَةِ الْخَيْرِ الْمُخْصُوصِ بِكَ  
 قَلِيَّتِهِ، السُّرُوحِ الْاَقْدَسِ الْعَلِيِّ وَالنُّورِ الْاَكْبَرِ  
 الْبَهِيِّ، الْقَائِمِ بِكَمَالِ الْعُبُودِيَّةِ فِي حَضْرَةِ الْمَعْبُودِ  
 الَّذِي اُقِيضَ عَلٰى رُوحِيْ مِنْ حَضْرَةِ رُوحَانِيَّتِهِ  
 وَاتَّصَلْتُ بِشِكَاةٍ قَلْبِيْ اَشِيعَةً نُورَانِيَّةٍ، فَهُوَ الرَّسُوْلُ  
 الْاَعْظَمُ وَالنَّبِيُّ الْاَكْرَمُ وَالْوَلِيُّ الْمُقَرَّبُ الْمُسْعُوْدُ  
 وَعَلَى آيِهِ وَاصْحَابِهِ خَزَائِنِ اسْرَارِهِ وَمَعَارِفِ  
 اَنْوَارِهِ، وَمَطَالِيْعِ اَقْتَسَامِهِ، كُنُوْزِ الْحَقَائِقِ وَهُدَاةِ  
 الْخَلَدِ اَيْنِ، تُجْوِمُ الْهُدٰى لِمَنِ اِهْتَدٰى وَتَسِيْمُ تَسِيْمًا  
 كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللهِ وَمَا اَنْتَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَحَسْبُكَ

اللَّهُ وَيُعِيْمَ الْوَكِيْلُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
الْعَظِيْمِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ  
أَجْمَعِيْنَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ  
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

اللہ تعالیٰ درود نیچے ان پر جو وجود اور جو دو عطا میں اقل ہیں۔ جو  
شاہد و مشہود دونوں کے حضور حاضر ہونے والوں میں پہلے ہیں۔  
جو باطنی راز اور ظاہری نور ہیں۔ جو عین مقصود ہیں۔ وہ جو تمام دنیا  
میں ہر کمال کے لحاظ سے سب پر سبقت لے جانے والے ہیں۔  
جو اول ہونے کے ساتھ مخصوص ہیں۔ جو پاک روح، بلند مرتبت،  
اور کامل ترین چمکتا نور ہیں۔ جو اپنے اس معبود کی بارگاہ میں عبودیت  
کاملہ کے مرتبہ پر فائز ہیں، جس کی بارگاہ کی روحانیت سے ہیں  
روحانی طور پر فیضیاب ہو رہا ہوں اور جن کی نورانی شعاعیں میرے  
طاقِ قلب میں پیوست ہو چکی ہیں۔ پس وہی رسول اعظم اور نبی اکرم  
ہیں۔ جو قریبی مددگار، اور باعثِ سعادت ہیں، اور ان کی آل اور  
ان کے صحابہ کرام پر جو سرِ پاک کے اسرار کے خزانے۔ حضور کے  
انوار کے معارف، اور چاندوں کے منہج ہیں۔ حقیقتوں کے خزانے  
مخلوق کے ہادی، اور طالبانِ ہدایت کے لیے ہدایت کے  
ستارے ہیں۔ اور الہی ان پر بہت بہت سلام بھیجیو! اور اللہ پاک  
ہے، اور میں مُشرکوں میں سے نہیں۔ اور ہم کو اللہ کافی ہے اور  
بہترین کار ساز ہے اور ہم بُرائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت  
بس خدا سے بزرگ و برتر سے مل سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہمارے

آقا محمد اور آپ کی آل اور صحابہ کرام، سب پر درود بھیجے، تمہارا پروردگار جو عزت و عظمت کا مالک ہے، ان خرافات سے پاک ہے جو یہ منکرین بیان کرتے ہیں اور رسولوں پر سلام ہو، اور تمام ترجمہ و شتا کا سزاوار اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالمیاں ہے۔

## بچھیا سٹھواں درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ فِيمَا سَأَلْتُكَ وَأَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ فِي قَبُولِهِ  
بِمَقْدَمَةِ الْوُجُودِ الْأَوَّلِ وَرُوحِ الْحَيَاةِ الْأَوْفَضِلِ  
وَلَوْسِ الْعِلْمِ الْأَكْمَلِ وَبِسَاطِ الرَّحْمَةِ فِي الْأَوَّلِ  
وَسَمَاءِ الْخَلْقِ الْأَجَلِ السَّابِقِ بِالرُّوحِ وَ  
الْفَضْلِ وَالْخَاتِمِ بِالْمُوسَى وَالْبَعْثِ وَالنُّورِ بِالْمَهْدِيَّةِ  
وَالْبَيَانِ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَالرَّسُولِ الْبُحْتَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا  
كَثِيرًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

ترجمہ: اے اللہ! میں نے جب کچھ تجھ سے مانگا ہے اس میں یہ سوال بھی ہے۔  
اور اس کی قبولیت میں تیرے حضور اس ذات اقدس کا وسیلہ  
پہنچتا ہوں جو وجودِ اول کا مقدمہ اور حیاتِ افضل کی رُوح ہیں جو  
کامل تر علم کا نور اور ازل میں بساطِ رحمت ہیں اور بزرگ ترین اخلاق  
کے آسمان ہیں جو رُوح اور فضل و شرف میں سب سے اول، اور

صورت و ظہور میں سب سے آخر میں جو ہدایت و بیان کے نور ہیں۔  
 محمد مصطفیٰ، رسول برگزیدہ، اللہ تعالیٰ تاقیامت حضور پران کی آل  
 پر اور ان کے صحابہ کرام پر بہت بہت درود و سلام بھیجے اور سب  
 تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے۔

## سر سٹھواں درود شریف

درود وصل یہ بھی انہی کا ہے۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ تَوَسَّلْتُ وَ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَ مِنْكَ  
 سَأَلْتُ وَ فِيكَ لَدَفْتُ اَحَدِ سِوَاكَ رَغِبْتُ، لَا  
 اَسْأَلُ سِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ مِنْكَ اِلَّا اِيَّاكَ، اَللّٰهُمَّ  
 وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ فِي قُبُولِ ذٰلِكَ بِالْوَسِيْلَةِ الْعُظْمٰى  
 وَ الْفَضِيْلَةِ الْكُبْرٰى وَ الْحَبِيْبِ الْاَوْذٰى، وَ الْوَلِيِّ الْمَوْلٰى  
 وَ الصَّقِيِّ الْمُصْطَفٰى وَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بِهِ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلَيْهِ  
 صَلَاةً اَبَدِيَّةً سَرْمَدِيَّةً اَنْزَلِيَّةً لَا هَيْئَةَ  
 قِيَوْمِيَّةً دَائِمَةً دِيْمُوْمِيَّةً سَرَّابِيَّةً بِحَيْثُ اَشْهَدُنِيْ  
 فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ عَيْنِ الْاَوْغْيَا كَمَا تَسْتَهْلِكُنِيْ فِيْ  
 مَعَارِفِ ذَاتِهِ فَاَنْتَ وَلِيُّ ذٰلِكَ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ  
 اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

الہی تیرا ہی وسیلہ پکرتا ہوں تیری ہی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ تجھی

سے مانگتا ہوں اور تیری ہی ذات میں، تیرے سوا کسی میں نہیں، میں  
 رغبت رکھتا ہوں۔ میں تیرے سوا کسی سے نہیں مانگتا، اور مجھ سے  
 بس تجھی کو مانگتا ہوں اور اس دعا کی قبولیت میں تیرا طرف بہت  
 بڑا وسیلہ پکرتا ہوں جو بڑی فضیلت ہے جو تیرا قریب تر حبیب اور  
 پتا دوست ہے۔ جو پاکیزہ تر، برگزیدہ تر، غیب کی خبریں رکھنے اور  
 دینے والا (نبی، منتخب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور میں انہی کے  
 وسیلہ سے تیرے حضور یہ عرض کرتا ہوں کہ اُن پر ایسا درود بھیج،  
 جو دائمی ہو یعنی ازلی، ابدی اور سرمدی ہو۔ الٰہی قیومی ربانی بغیر  
 اختتام و انقطاع کے ہو، بایں طور کہ میں ان سب میں اپنے آپ کو  
 اس طرح حاضر کر سکوں جیسے غیر کی آنکھ، جیسے تو مجھے ان کے معارف  
 ذات میں قنای کر دے۔ تو ہی اس کا مالک ہے۔ بدی سے پھرنے  
 اور نیکی کرنے کی طاقت خدائے بزرگ و برتر کے بغیر کسی کو نہیں۔

## اِسٹھوال درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ عَرْشِ اِسْتِوَاءٍ تَجَلِّيَاتِكَ وَكُنْهُ هُوِيَّةٍ  
 تَنْزِلَاتِكَ التَّوْحِيدِ الْاَوْفَرِ الْاَسْمَدِ الْاَوْفَرِ  
 وَالْفَرْدِ الْاَلْبَامِ الْاَوْفَرِ الْاَوْفَرِ الْاَوْفَرِ  
 بِمَا عَجَّابِ الْمَلَكُوتِ وَاسْتَجَلِيْ بِمَا عَدَّ اِلٰسِ الْجَبَرُوتِ

وَأَسْتَغْفِرُ بِهَا غُيُوتَ الرَّحْمٰتِ وَاسْتَغْفِرُ بِهَا عَنْ عِلَاقَةٍ  
نَاسُوتِ الْبَهْمُوتِ يَا لَاهُوتِ كُلِّ نَاسُوتٍ - يَا اللّٰهُ

الہی ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر درود بھیجئے جو  
تیرے تسلط تجلیات کے عرش، اور تیرے نزول حقیقت کی اصل  
ہیں چمکتا نور اور راز برتر میں جو یکتائے جامع صفات اور یگانہ  
واسع ہیں۔ ایسا درود جس سے میں تمام کائنات کے عجائبات کا  
مشاہدہ کروں، اور جس سے تیرے عظیم الشان حسین مناظر کا نظارہ  
کروں۔ اور جس سے میں جلیل القدر رحمتوں کے مینہ سے سیرابی  
حاصل کروں۔ اور جس کے ذریعہ میں اس دنیا کے شور و غل سے  
چھٹکارا حاصل کروں۔ اے ہر فرد بشر کے خدا، اے اللہ۔

یہ چھ عدد درود شریف شیخ محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے ہیں اللہ  
تعالیٰ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع دے۔ الصلوٰۃ الوسطیٰ اور الصلوٰۃ الذاتیہ  
میں نے فاضل، عارف، شیخ احمد بن سلیمان کی شرح سے نقل کئے ہیں جو مولانا  
بزرگوار استاد شیخ خالد نقشبندی کے خلیفہ تھے جو مشہور طریقہ نقشبندیہ کے مجدد  
تھے۔ میں نے دوسرے نسخوں سے ملا کر بھی ان کی تصحیح کی ہے جو مجموعہ اورد  
کے حواشی پر تحریر تھے۔ باقی درود شریف میں نے مجموعہ مذکورہ سے نقل کئے  
ہیں جسے استاد شیخ احمد آفندی بہاؤ الدین نے جمع کیا ہے، جو قسطنطنیہ (استنبول)  
میں طریقہ نقشبندیہ کے شیخ طریقت تھے۔ اس مجموعہ میں انہوں نے شیخ اکبر کا  
الصلوٰۃ الفیضیۃ الکبریٰ اور الصلوٰۃ الکبریۃ بھی ذکر کیا ہے جو درود  
نور کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں درود شریف میری کتاب "فضل الصلوٰۃ"  
میں مذکور ہیں۔



اس مجموعہ میں سیدی محمد ابکری کا وہ درود جو کتاب "افضل الصلوات" میں  
 اچاسویں نمبر پر لکھا ہوا ہے، کچھ اضافہ کے ساتھ شیخ اکبر کی طرف منسوب کر دیا  
 گیا ہے۔ بعد ازاں اس میں یہ الفاظ بھی آخر میں لکھے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ  
 تُصَلِّیْ وَتُسَلِّمَ بِالْفَضْلِ عَلَیَّ۔ آخر تک۔ خدا جانے یہ ان دو میں سے کن صاحب کا  
 ہے۔ ان کے اور دیگر کئی حضرات کے مرتب کردہ کئی درود شریف ہیں جن  
 کو میں یہاں نقل نہیں کر سکا۔ ویسے یہ دعاؤں، درودوں اور اورد کا ایک نفس  
 مجموعہ ہے۔ جو تین اجزاء پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ مرتب کو جزائے خیر دے۔ اور  
 سیدی محی الدین رضی اللہ عنہ کے کہنے پر میں نے یہ درود شریف اپنی اس  
 کتاب میں ۲۸ نمبر پر درج کیا ہے، اور اس کے ساتھ میں نے یہ لچھ درود شریف  
 اس لیے ذکر نہ کئے کہ مجھے ان کا علم پہلے نہ تھا۔ اب ہوا ہے۔ جب کہ کتاب  
 طبع ہو چکی تھی۔ لہذا یہاں ذکر کر دیئے۔ اور بات آسان ہے۔ جاننا چاہیے کہ  
 سیدی علی وفا کا وہ مجموعہ درود جس کا ذکر اس کتاب میں چوالیسویں نمبر پر کیا گیا ہے۔  
 میں نے دیکھا کہ اس درود شریف کو صلوٰۃ الوسطیٰ پر جس کا ذکر ہو چکا ہے۔  
 ختم کیا گیا ہے۔ سو میں نے صلوٰۃ الوسطیٰ کو حذف کر دیا۔ کیونکہ میرے نزدیک سیدی  
 علی وفا کا مجموعہ قابل تہجیح تھا۔ شارح مذکور شیخ احمد بن سلیمان رحمہ اللہ نے صلوٰۃ  
 ذاتیہ مذکور کی شرح میں کہا ہے بعض اہل علم نے سیدی مُرشد کامل سید مسطفیٰ حسینی  
 صدیقی کے واسطے سے سیدی عارف شیخ عبدالغنی نابلسی سے یہ بات نقل کی  
 ہے کہ ان کلمات سے درود شریف پڑھنے کا ثواب، دلائل الخیرات شریف  
 پڑھنے کے برابر ہے اور اسی درود شریف کے وسیلہ سے، اس کے مولف  
 قُطِبُ الْفَخْر، سیدی شیخ اکبر رحمہ اللہ اہل عرفان کے مقامات تک پہنچے۔ اسی کے  
 سبب زمانے کے غوث بنے۔ اسی سے ان کے لیے دنیا کی ہچی گھومی۔ اسی سے

ان کو بزرگی اور مدد ملی۔ پھر فرماتے ہیں میں شرح مذکور سے ماہ ربیع الاول شریف ۱۲۶۸ھ کو دار الخلافہ میں قانع ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے، خیانت کرنے والوں کے مکر و فریب اور حاسدین کے شر سے محفوظ و مامون رکھے۔ اور یونہی مسلمانوں کے تمام شہروں کو۔ اور اس شرح کے فوائد میں سے ایک وہ ہے جسے مصنف نے کتاب صلاۃ الوسطیٰ میں منقول شیخ اکبر کے اس قول کو نقل کرنے کے بعد ذکر کیا ہے کہ یہاں تک کہ میں دیکھتی آنکھوں سرکار رسالت مآب کی زیارت سے مشرف ہوں محض دلیل و برہان سے نہیں، یعنی فرمایا کہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت و تعارف پر قرآن و حدیث میں جو دلائل و علامات مذکور ہیں ان کی روشنی میں نہیں اور نہ ہی خواب میں آپ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہوں کہ یہ مقام تو بہت بھائیوں کو حاصل ہے بلکہ میں سرکار کے دیدار سے بحالت بیداری مشرف ہوتا ہوں۔ جیسے سیدی احمد الرفاعی قدس سرہ اس دولت سے مالا مال ہوئے اور حضور علیہ السلام نے ان کو جنت میں تسخت پر بٹھایا۔ سرکار والا تبار کی خدمت میں بوقت دیدار یہ اشعار نذر گزارے۔

## سید احمد الرفاعی قدس سرہ کو بیداری میں دیدار مصطفیٰ

فِي حَالَةِ الْبُعْدِ رُوحِي كُنْتُ أَرْسُلُهُمَا تَقْبِلُ الْأَرْضَ عَنِّي فَيَهِيَ نَائِبَتِي  
وَهَذِهِ تَوْبَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ فَأَمْدُ دَيْمِيْنِكَ كِي تُنْخِطِي بِهَا شَفَتِي  
جب دور ہوتا تھا تو اپنی روح کو خدمت اقدس میں بھیج دیتا تھا، جو میری نائب بن کر زمین بوسی کر لیتی تھی، اور اب کی بار تو جسم حاضر ہے، اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں اور میرے ہونٹوں کو دست بوسی کی سعادت

سے بہرہ ور فرمائیں۔“

چنانچہ مصطفیٰ علیہ السلام نے قبر شریف سے اپنا دایاں دست مبارک آگے کر دیا جسے سید احمد صاحب نے چوم لیا اور شرف و سیادت حاصل کر لی۔ اللہ ان سے راضی ہو اور ان کی برکتوں سے ہم کو نفع دے۔ اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد شیخ احمد بن سلیمان فرماتے ہیں اس ناچیز سے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا میں سیرتِ شیعہ

**شیخ احمد بن سلیمان اور دیدارِ مصطفیٰ** کی غرض سے مدینہ منورہ سے باہر چلا گیا۔ میں نے دُور جنگل میں ایک تنہا شخص کو

دیکھا۔ میرا دل اس کی طرف کھینچنے لگا، اور میرے عقل و فکر اس کی طرف مائل ہو گئے۔ اور زیادہ نورانیت اور دہشت کی وجہ سے میں اس کا پورا پورا نقشہ نہیں کھینچ سکتا۔ سو میں نے دل میں یہ سچتا ارادہ کر لیا کہ اب حضور سے سفر و حضر میں کسی صورتِ جدا نہ ہوں گا۔ جب میں قریب پہنچا تو عرض کیا، مجھے اپنی ہمراہی میں لے لیجئے۔ اس پر حضور مسکرائے اور فرمایا دوست بہترے ہیں۔ اب مجھے مُجبت کے سبب بُست غم محسوس ہوا۔ پس میں اس خیال سے کہ اب ہمیشہ سرکار کے ہمراہ رہوں گا تیجھے پیچھے ہو لیا مگر آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ تاہم قلب و نظر پر ابھی تک چھائے ہوئے ہیں۔ اسی لیے بعض حضرات نے فرمایا کہ اگر پل بھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری نظروں سے پوشیدہ ہو جائیں تو ہم اپنے آپ کو مسلمان نہ جانیں، پس حضور کی ذات میں فنا ہونا فنا فی اللہ کی تمہید ہے۔ یہی وجہ تھی کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور علیہ السلام کی جدائی پر شکوہ سنج ہو جایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ضروریاتِ انسانی کے پیش نظر جو عارضی جدائی ہوتی ان کے لیے وہ قابلِ برداشت نہیں ہوتی تھی۔ یہ سب کچھ شدتِ محبت اور فنا فی الرسول کی بنا پر تھا۔ یہاں تک کہ اگر محبوب کی آواز غیبی طور پر بھی محبت کے کانوں تک پہنچ جائے تو وہ فوراً البیک کہے گا۔

اس درود شریف کے مرتب (ابن العربی) قدس سرہ بھی ایسے ہی محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فانی تھے۔ محمدی سے کیونکہ جو شخص مقام محمدی پر فائز ہو گا۔ وہ ہمیشہ بارگاہ بلند مرتبت کی طرف رواں دواں رہتا ہے سو اس کا سفر ختم نہیں ہوتا (رنہ زندگی میں) نہ مرنے کے بعد الخ شارح مذکور کا کلام ختم ہوا۔ اس سلسلہ میں شافی کا تفصیلی کلام عنقریب آرہا ہے۔ دیدار رسول، بیداری اور خواب میں کے عنوان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

## اُمّتِ رواں درود شریف

### سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کا

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ. أَمَلْتُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَوْحِيدًا أَذَانِيًّا  
صَمَدًا نِيًّا مُهَيِّئًا عَلَى الْبَوَاطِينِ وَالْقَوَائِمِ. أَزَلِيًّا أَبَدِيًّا  
مُسْتَوِيًّا عَلَى الْأَوَائِلِ وَالْآخِرِ. أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ تَوْحِيدًا وَصَفِيًّا كَشْفِيًّا سَارِيًّا بِمَشَاقِقِ الْكَمَالِ  
الْبَاهِرِ غَيْبِيًّا عَيْنِيًّا جَارِيًّا بِمَنَافِذِ التَّوَرِ السَّافِرِ.  
أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَوْحِيدًا إِشْيَاءَ حَالِيَا أَدْوَا  
الْأَوْتَارِ وَالْمَآئِرِ جَالِيَا طَوَالِ الْأَسْرَارِ فِي الدَّقَائِرِ.  
أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ تَوْحِيدًا أَذَانِيًّا تَنْزِلَ بِالْأَوْتَارِ فِي الْأَشْفَاعِ وَتَنْقِلَ  
فِي أَفْرَادِ الْأَعْدَادِ فِي الْفُرْقَانِ وَالْوَجْتِمَاعِ. سُلْطَانًا

لَا هُوَ يَتَنَبَّهُ قَهْمًا - تَامُوسُ تَأْسُوتِيَّتِيهِ يَسْلُبُ الْعُقُولَ وَالْأَبْصَارَ -  
تَنْطَوِي تَحْتَ بَرَاذِيخِ أَحَدِيَّتِيهِ أَسْرَارِ الْفُصَيْلِ وَالْأَ  
جْمَالِ - وَتَنْزَوِي نِي فَطْلٍ وَاحِدِيَّتِيهِ آدُ وَاسُ الْإِنْفِصَالِ  
وَالْإِنْفِصَالِ اسْتَوَتْ بِهِ عُرُوشُ الصِّفَاتِ عَلَى قَوَائِمِ  
الْأَسْمَاءِ وَحِثَتْ فَرْشُ الْقَوَائِلِ بِسُوءِ الظُّهُوسِ الْأَحْسَى -  
وَأَسْتَدَارَ عَلَى حَقَائِقِ الْمَلَكُوتِ - وَأَسْتَنَسَّ بِبَوَاهِصِ  
أَضْوَاءِ الْجَبَرُوتِ - مِنْ نُقْطَتِيهِ اسْتَمَدَّ كُلُّ عَالَمٍ -  
وَمِنْ طَلْعَتِيهِ أَشْهَرَتْ كَوَاكِبُ آدَمَ أَمَدًا يَلْطَافُ  
الْجَمِيعَاتِ طَوَائِفَ الْأَكْوَانِ - وَأَسْتَمَضَاءُ فِي أَصْدَافِ  
الْأَوْصَافِ يَلْوَاهُ مَعَ الرَّحْمَنِ - رَجَعَتْ إِلَيْهِ أَوَامِرُ  
الرَّغْبُوتِ - غَيْسًا وَطَهُورًا - وَهَمَعَتْ مِنْهُ مَوَاطِرُ  
الْإِرْجُوتِ - مَطْوِيًّا وَمَنْشُورًا - اللَّهُمَّ بِحَقِّ سُوْرَةِ التَّلَوِّ  
بِلِسَانِ الْبَيَانِ عَنْ حَضْرَةِ الْقِدَمِ - وَسِتْرَةِ التَّجَلُّوْةِ  
فِيهَا عَرَائِسُ الْحَقَائِقِ وَالْحِكَمِ - نَزَلُ صَدَاقَةٌ وَصَلَتْكَ  
السُّبُوحِيَّةِ مِنْ عَرْشِ أَسْمِكَ الْأَعْظَمِ - عَلَى وَاحِدِ  
عَوَالِمِ تَجَلِّيَاتِكَ الْقُدُّوسِيَّةِ الْأَكْرَمِ نُورًا نِي  
الْمُشَافِقِ وَالْمَغَارِبِ - صَدَّانِي الْوُجْهَةَ بِكَ إِلَيْكَ  
فِي النَّارِ وَالْمَطَالِبِ - كَوْحِ نَفُوشِ سِرِّكَ الْمُحِيطِ  
الْجَامِعِ رُوحِ حَيَاكِلِ أَسْرِكَ اللَّذَنِي الْوَاسِعِ - لِسَانِ  
إِحْسَانِكَ فِي الْأَنْزَالِ الْمُبِينِ لِكُلِّ مَا شِئْتَ خِزَانَةِ  
رُتَبَةِ الْأَبْدِ الْمُسَيَّدَةِ لِكُلِّ مَا أَرَدْتَ - الْأَوَّلِ الْقَائِلِ

لِوَنَوَاعِ تَعَيُّنَاتِكَ الْعَلِيَّةِ عَلَى اخْتِلَافِ شُؤْنَيْهَا - الْآخِرِ  
 الْخَاتِمِ عَلَى كُنُونِ اِمْدَادَاتِكَ الزَّكِيَّةِ فِي ظُهُورِهَا  
 وَبُطُونِهَا - الْعَبْدِ الْقَائِمِ بِسِرِّ الْغُيْبِ وَالْإِحَاطَةِ  
 بِغَايَاتِ الْوُصُولِ - الثَّانِي طَرِيقُ الدَّاتِ إِلَى عَيْنِ  
 الدَّاتِ وَلَا كَيْفَ وَلَا مِثْلَ قَاتِحَةِ كُتُبِ الْهَبَاتِ وَالصِّغَاتِ  
 وَالْأَيَّاتِ الْبَيِّنَاتِ - سِرِّ الْبَاقِيَّاتِ الصَّالِحَاتِ الدَّائِمَاتِ -  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى هَذَا الْحَبِيبِ الْمُحِبُّوبِ - الَّذِي عِنْدَهُ  
 الْمَطْلُوبُ - عَبْدُكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولُكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَوَلَدِهِ بِكُلِّ قَوْلٍ  
 صَلَّ عَشْرَ مَرَّاتٍ تَسْمِ يَقُولُ (وَسَلِّمْ يَا سَمِيعُ  
 الْمُسَدِّ الْقَيُّوْمِي عَلَيْهِ مِنْكَ مَعَكَ - وَاجْعَلْنَا بِهِ فِي  
 حَضْرَةِ الْقُدُّوسِ الرَّبَّانِيِّ مِمَّنْ تَبْعُهُ فَاتَّبَعَكَ -  
 اَللّٰهُمَّ كَذَلِكَ - فِي كُلِّ ذَا لِكَ - مَا دَامَ لَكَ كُلُّ مَا كَانَ  
 وَكُلُّ مَا يَكُونُ - وَبَقِيَ تَعَيُّنُ أَحَدِيَّتِكَ فِي الظُّهُورِ  
 وَالْبُطُونِ - وَأَشْرَقَ جَمَالُ شُهُودِكَ عَلَى عَوَالِمِ  
 أَمْرِكَ فِي الْحَرَكَةِ وَالسُّكُونِ - وَأَنْفَقْتَ مِنْ خَزَائِنِ  
 مَوَاهِبِكَ مَا شِئْتَ مِنْ سِرِّكَ الْمَصُونِ - وَبَطْنِ  
 عَنَادَتِكَ كُلِّ أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ مَا كَشَفْتَ مِنْ أَمْرِكَ  
 الْمَكْنُونِ - آمِينَ آمِينَ آمِينَ آمِينَ آمِينَ  
 آمِينَ دَعَوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَتَعَيُّنُهُمْ  
 فِيهَا سَدَمٌ وَآخِرُ دَعَوَاهُمْ أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ -

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ دینِ مرتبہ۔ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اس کی ذات یکتا ہے بنیاز ہے ظاہر و باطن پر نگران ہے۔ انہی ہے (جس کی ابتداء نہیں) ابدی ہے (جس کی انتہا نہیں) پہلوئ پچھلوں پر غالب ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں صفات میں یکتا ہے۔ اس کی صفات واضح اور روشن کمال کی بجلی گاہوں میں جاری ہیں اس کی توحید ذاتی و عینی ہے جو چلتی روشنی کے سوراخوں میں ساری ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں جس کا نام بھی یکتا ہے جو دتر کے نشانات اور دائروں میں شامل ہے۔ دائروں میں رازوں کے چمکنے کے مقامات پر چمکنے والا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی ذات یکتا ہے اس کی یکتائی آثار و علامات کے ذریعہ جوڑوں میں ظاہر ہوئی اور اجتماعی و انفرادی اعداد شمار کے افراد میں منتقل ہوئی۔ اس کی ہئوت کا اقتدار مضبوط ہے۔ اس کا نظام قدرت فکر و نظر کو حیرت زدہ کر دیتا ہے۔ اجمال و تفصیل کے راز اس کی یکتائی کے پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں اور وصل و فصل کے دائرے اس کی وحدانیت کے سانسے میں گوشہ نشین ہیں اس کے اوصاف حمید کے عرش آسمان کے پائے پر قائم ہیں اس کے سامنے کے فرش اس کے ظہور کی مضبوط دیواروں سے گہرے ہوئے ہیں۔ اور حقائق کائنات کے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔

اور اس کی صفات قاہرہ کے چمکتے ہوئے انوار سے جگمگا رہے ہیں۔  
 اُسی کے نقطہ (مرکز) سے تمام جہان پھیلے۔ اُسی کی چمک سے آدم  
 کا ستارہ چمکا۔ اُسی نے خوبصورت ہریالیوں سے دنیا کا کونہ کونہ بھر دیا۔  
 صفات کی سپیوں میں رحمن کی کرنیں چمکنے لگیں۔ رغبت کے حکم پاکیزہ بارش  
 بن کر اس کی طرف لوٹتے ہیں۔ جن سے تیز اور چار سو پھیلنے والی بارش  
 برستی ہے۔ الہی! بارگاہِ قدیمی سے، بیان کی زبان سے پڑھی جانے  
 والی اس کی سورت کے حق ہونے کا صدقہ، اور اس کے ان پردوں  
 کے طفیل جن میں حقیقتوں اور حکمتوں کی دہلیزیں آراستہ ہیں، اپنے  
 وصل کا پاکیزہ درود، اپنے اسمِ اعظم کے عرش سے، اس (محبوب)  
 پر نازل فرما، جو تیری پاکیزہ تجلیات کی ایک معزز دنیا ہے جو مشرق و  
 اور مغربوں کو روشنی بخشنے والے ہیں جو مطالب و مقاصد میں تیری  
 عطا سے بے نیاز ذات والے ہیں تیرے جامع اور ہر سو پہنچنے  
 ہوئے راز کے نقوش کی تسخیر ہیں تیرے وسیع امر لہائی کی صورتوں  
 کی رُوح ہیں۔ ازل میں تیرے احسان کی زبان، جو تیری مشیت کے  
 مطابق فیضان کرنے والی ہے۔ تو جس کے لیے چاہے۔ دائمی طویل  
 خزانہ، تیری گونا گوں شانوں والے تعینات عالیہ کی اقسام کا پہلا  
 مقابل تیری ظاہری اور باطنی پاکیزہ امدادوں کے خزانوں پر آخری  
 مہر۔ ایسے بندے ہیں جو غیب کی سیر کرنے اور وصل کی آخری  
 سرحدوں کے احاطہ کرنے والے ہیں جو بغیر مثال و کیفیت کے  
 اپنی ذاتی سمجھ سے ذاتِ باری تعالیٰ کو دیکھنے والے ہیں، ذات  
 صفات اور واضح دلائل کی کتابوں کا دیباچہ ہیں۔ ہمیشہ رہنے والی



نیکیوں کا راز میں۔ الہی اس پیارے محبوب پر درود بھیج جن کے پاس  
 مطلوب و مقصود ہے۔ جو تیرے بندے، نبی اور رسول ہیں، ہمارے  
 آقا و مولیٰ محمد اور آپ کی آل اور اصحاب پر، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی هٰذَا  
 الْمُحِبِّبِ الْمُحِبُّوبِ الَّذِیْ عِنْدَکَ الْمَطْلُوْبُ عَبْدُکَ وَ  
 نَبِیِّکَ وَرَسُوْلُکَ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ۔“ دس مرتبہ پڑھے اور پھر کہے اور حضور پر سلام نازل  
 فرما! اپنے مدد کرنے والے، قوت والے نام سے، تیری طرف سے  
 تیرے ساتھ اور اس کے صدقہ سے ہمیں بھی اپنی پاک زبانی بارگاہ  
 میں ان لوگوں کے ساتھ شامل فرمائے، جو حضور کے پیروکار ہو کر  
 تیرے اطاعت شعار ہوئے۔ الہی! ایسا ہی ہو، ہر ایسے کام میں۔  
 جب تک تیرا رہے جو ہو چکا اور جو ہو گا۔ اور تک تیری یکتائی کا تعین  
 ظاہر و باطن میں باقی ہے اور جب تک تیرے ظہور کا جمال حرکت و  
 سکون میں، تیری کائناتِ امر پر چمکتا رہے، اور جب تک تو اپنے  
 محفوظ رازوں کی بخشش کے خزانوں سے اپنی مرضی سے خرچ  
 فرماتا رہے، اور جب تک تیری ہر مخلوق سے پوشیدہ رہیں وہ  
 بھید جو تو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔“ آمین، آمین، آمین، آمین، آمین  
 آمین، آمین۔ (الہی یہ دعا قبول فرما) دَعُوْا هُمْ فِیْهَا سُبْحَانَکَ  
 اَللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا سَلَامٌ وَّاٰخِرُ دَعْوَاهُمْ  
 اَنْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اہل جنت کی  
 جنت میں پکار ہو گی یا اللہ تو پاک ہے“ اور مبرا ہو گا سلام اور ان  
 کی آخری پکار ہو گی کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو سب

جہانوں کا پالنے والا ہے۔

## سُتروال درود شریف

یہ بھی انہی کا ہے

يَا اَللّٰهُ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا اَللّٰهُ  
يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ  
وَالْاِكْرَامِ مَدَنًا بِمَدَدِ مُحَمَّدٍ اَشْرَفِ اَنْبِيَاكَ -  
وَتَاجِ اَوْلِيَاكَ - وَسَيِّدِ اَهْلِ وِفَايِكَ الْبَشِيْرَ النَّذِيْرَ  
السِّرَاجَ الْمُنِيْرَ - الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ - السَّرُوْفَ  
الرَّحِيْمَ - دَعُوْهُ اَيْبُهُ اِبْدَاهِيْمَ - وَبُشْرَى اَخِيْهِ  
عِيْسَى - وَالْمُنَوَّهَ بِاسْمِهِ فِي تَوَسُّعِ مُوسَى - الصَّادِقَ  
الْاَمِيْنُ الْحَقَّ الْمُبِيْن - نَبِيَّ الرَّحْمَةِ - ذِي الْعُرْوَةِ  
الرُّتَقِ وَالْعِصْمَةِ - اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ - شَفِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ -  
تُوْرِكَ السَّاطِعِ - سَيِّفِ حُجَّتِكَ الدَّمِيعِ الْقَاطِعِ -  
صَاحِبِ الشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى - وَالْحَوْضِ الْمَوْسُوْدِ - وَالْوَسِيْلَةِ  
فِي الْمَحَلِّ الْاَوْسَمِ - وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ -  
الشَّاهِدِ الشَّهِِيْدِ - يَلَا نَبِيَّاءَ وَعَلَى الْاُمَمِ  
خَيْرَ دَلِيْلٍ - الْهَادِيَ بِتُوْرِكَ الْمَجِيْدِ - اِلَى اَشْرَفِ  
سَبِيْلٍ - مِّنْ اَسْتَشْفَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ فَهَمَّةٌ -  
وَأَشَقَّ لِهَيْبَتِهِ قَسْرُ السَّمَاءِ ثُمَّ اجْتَمَعَتْ - وَعَادَلَهُ

نُورِ الشَّمْسِ الشَّرِيفَةِ بَعْدَ اِرْفَاقِ رَجَعِ -  
وَأُنْفَجَرَ الْمَاءُ النُّهْمِرُ مِنْ أَصَابِعِهِ  
وَهَمَمَ - وَسَجَدَ الْبَعِيرُ لِهَيْبَتِهِ - وَسَكَنَ  
تَبِيرُ لِرُكْنَتَيْهِ - وَحَنَّ الْجِدْعُ حَيْنَ  
الْعِشَاءِ لِفُرْقَتِهِ - وَأَيَّدَتْهُ بِرُوحِ  
قُدْرِكَ - وَحَقَّقَتْهُ بِعَقَائِقِ مَعْرِفَتِكَ  
وَأُنْسِكَ - الصَّادِعِ بِالْحَقِّ - السَّاطِقِ بِالْقُدْرِ -  
الْمَنْصُورِ بِالرُّعْبِ - الْمَمْدُودِ قَبْلَهُ مِنَ الْحِمَمَةِ  
وَالْإِيمَانِ وَالْعِزِّ قَانِ وَالْغُيْبِ - مَنْ  
رَفَعَتْ ذِكْرَهُ مَعَ ذِكْرِكَ - وَأَقَامَتْهُ  
فِي مَخْرَابِ الْعُبُودِيَّةِ وَالسِّرِّيَّةِ  
مُطِيعًا لِأَمْرِكَ - مُعْتَرِفًا لِنَفْسِ  
بِعَظِيمِ قُدْرِكَ - وَأَقَامَتْ بِهِ فِي كِتَابِكَ  
وَقَضَّيَّتْهُ بِمَا قَضَيْتَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْوَاعِ خَطَايَاكَ  
وَخَلَقْتَ نُورَ ذَاتِهِ مِنْ نُورِ ذَاتِكَ الْعَظِيمِ  
وَسَجَّعْتَ بِهِ فِي غَيْمِ لَاهُوتِ سِرِّكَ  
الْأَسْمَى - وَتَبَّتْ لَهُ فِي أَخْلَاقِهِ عَنْكَ حَيْثُ  
أَنْتَ قَدَمًا - وَنَشَرْتَ لَهُ يَوْمَ آشِئِمِكَ  
الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فِي الْكَوْنَيْنِ عَمَّا - وَحَقَّقَتْهُ  
بِكَ فِي مَظَاهِيرِ دَمَائِمِكَ إِذْ رَمَيْتَ وَكَيْتَ  
اللَّهُ رَقِي - وَجَعَلْتَ بَيْعَتَهُ عَيْنَ بَيْعَتِكَ - وَأَنْطَقْتَ

لِسَانَهُ بِعَجَّتِكَ - أَفْقِ أَنْوَارِكَ - وَبَحْرِ أَنْوَارِكَ  
 قَائِدِ جُيُوشِ الْهَدَايَةِ إِلَيْكَ - سَيِّدِنَا  
 وَسَيِّدِ كُلِّ مَنْ أَرْشَدَكَ عَلَيْكَ بِحَبْلِكَ  
 الْأَكْبَرِ - وَرَسُولِكَ الْأَعْظَمِ - نَحْمَدُكَ  
 الْمَحْمُودِ فِي ذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ - مَنْ  
 خَلَقْتَ الْوُجُودَ لِأَجْلِ ذَاتِهِ - وَعَمَرْتَ  
 الْأَصْوَاقِ بِبَرَكَاتِهِ - صَلِّ وَسَلِّمْ  
 عَلَيْهِ كَمَا يَلِيْقُ بِجَلَالِ الْوَهْدَانِ  
 وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ كَمَا يُنَاسِبُ  
 عَظَمَةَ سُلْطَانِكَ وَرُبُوبِيَّتِكَ - صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ مِنْ  
 حَيْثُ ذَاتُكَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ مِنْ حَيْثُ أَسْمَاؤُكَ  
 وَصِفَاتُكَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ عَدَّةَ مَا أَحَاطَ  
 بِهِ عِلْمُكَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَدَرِ مَا جَرَى بِهِ قَلَمُكَ  
 وَحُكْمُكَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ بَاطِنًا وَظَاهِرًا - وَصَلِّ  
 وَسَلِّمْ عَلَيْهِ أَوَّلًا وَآخِرًا - وَعَلَى إِخْوَانِهِ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ وَالْمَلَايِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ - وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ - وَ  
 كُلِّ الصَّعَابَةِ وَالْقَرَابَةِ أَجْمَعِينَ - وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ - إِلَى  
 بَكْرِ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلَى التَّابِعِينَ -  
 وَتَابِعِيهِمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - وَصَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ  
 وَعَلَى وَالِدَيْنَا وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ - وَالْمُؤْمِنِينَ وَ  
 الْمُؤْمِنَاتِ - إِنَّكَ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ - آمِينَ -

اے اللہ! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے اللہ! اے رحمٰن! اے رحیم! اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! اے بلند تر! اے برتر! اے دبدر و عزت والے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد سے ہماری مدد فرما! جو تیرے نبیوں میں بزرگ تر اور تیرے اولیاء کے تاج اور تیرے وفاداروں کی رُوح ہیں۔ بشارت دینے والے اور ڈرستانے والے ہیں۔ روشن چراغ اور مُعزز رسول ہیں نہایت شفیق و مہربان۔ اپنے باپ ابراہیم کی دُعا اور اپنے بھائی عیسیٰ کی بشارت ہیں جو اپنے نام سے مُوسیٰ کی تورات میں مذکور ہیں۔ جو اتھائی پتھے اور امانت دار ہیں۔ کھلا ہوا حق ہیں۔ نبی رحمت مضبوط رشتے اور عصمت والے ہیں۔ پرہیزگاروں کے امام اور گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے۔ تیرا چمکتا نور، تیری چمکتی محبت کی شمشیر برآں شفاعتِ عظمیٰ اور سیراب کرنے والے حوض کے مالک ہیں۔ مقام بلند اور مقام محمود کے وسیلہ ہیں۔ شاہد و شہید (خالق و خلق کی گواہی دینے والے) ہیں۔ انبیائے کرام کے حق میں اور منکر قوموں کے خلاف (حق کی) بہترین دلیل۔ جو تیرے بزرگ نور کے ذریعے رہنمائی فرمانے والے ہیں بزرگ تر راستہ کی طرف جن کے سُبْحِ اَنُو کا واسطہ دے کر بارش کی دُعا مانگی جائے تو سیرابی ہو جن کی ہیبت سے آسمان کا چاند ٹکڑے ہوا۔ اور پھر مل گیا جن کی خاطر چمکتے سُبُوح کی روشنی مدہم ہونے کے بعد لوٹ آئی جن کی انگلیوں سے پانی

کے چشمے پھوٹ نکلے۔ جن کی ہیبت کو اونٹ نے سجدہ کیا۔  
 کوہِ شبیر جن کی ٹھوکر سے ٹھہر گیا (جن کے عشق میں) سوکھی ٹھہری اس  
 طرح رونے لگی جیسے اونٹنی اپنے بچے کو گم کر کے روئے۔ اپنی  
 پاکیزہ رُوح سے تُو نے جن کی مدد فرمائی۔ جن کو تُو نے اپنی معرفت  
 (پہچان) اور محبت کے حقائق سے رُشناس فرمایا۔ حق کی آواز  
 بلند کرنے والے۔ سچی بات کہنے والے۔ رُعب سے جن کی مدد  
 کی گئی جن کے دل کو حکمت ایمان عرفان اور مُجبت سے بھر دیا گیا جن  
 کا ذکر تُو نے اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا جن کو تُو نے اپنی بندگی اور  
 رسالت کے محراب میں۔ اپنے حکم کا تابع بنا کر کھڑا کیا۔ جو تیرے عظمت  
 مقام کا اعتراف کرنے والے ہیں جن کی قسمیں تُو نے اپنی کتاب میں  
 کھائیں۔ اور جن کو تُو نے قسم قسم کے خطابات سے نوازا جن کا ذاتی نور  
 تُو نے اپنے ذاتی نور سے پیدا فرمایا اپنے برتر اسرارِ خداوندی کے  
 اندھیروں میں جن کے اُمید حسن سے ریزہ کاری کی۔ اپنی تمام مخلوق میں،  
 اپنی خلافت کے مقام پر ان کے قدم جگادینے اور اپنے اسم پاک  
 الظاہر، الباطن کا وارث بنا کر، دونوں جہانوں میں اُن کا جھنڈا لہرا  
 دیا۔ اپنی مدد سے دشمن سے مقابلے کے وقت ان کی حقانیت کو اس  
 طرح واضح فرمایا وَمَا رَمِيتَ اِذْ سَمِيتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ سَمِیْ جَب  
 محبوب تُو نے کُنکر پھینکے، وہ تم نے نہیں پھینکے بلکہ اللہ نے پھینکے، تو  
 نے جن کی بیعت کو عین اپنی بیعت قرار دیا۔ ان کی زبان مبارک سے  
 اپنی دلیل بیان فرمائی تیرے انوار کا اتنی تیرے رازوں کا سمندر تیری  
 طرف رہنمائی کرنے والے شکروں کے قائل۔ ہمارے آقا اور تیری

مدد سے تیری طرف رہنمائی کرنے والے ہر رہنما کے آقا تیرے معزز محبوب  
 اور رسولِ اعظم تیرے محمدؐ جو ذات و صفات کے لحاظ سے مستحقِ تعریف  
 ہیں جن کی خاطر تو نے کائنات پیدا کی جن کی برکتوں سے تو نے دنیا  
 بسائی۔ ان پر وہ درود و سلام نازل فرما جو تیری الوہیت کے جلال کے  
 شایانِ شان ہو، اور اپنی عظیم سلطنت و ربوبیت کے مناسب ان پر  
 درود و سلام بھیج۔ اور ان پر اپنی ذات کی حیثیت کے مطابق درود و  
 سلام نازل فرما۔ اور ان پر اپنے اسماء و صفات کے مطابق درود و سلام  
 نازل فرما۔ اور ان پر اپنی معلومات کی تعداد کے برابر درود و سلام  
 بھیج۔ اور ان پر اپنے قلم و حکم کے چلنے کے برابر درود و سلام بھیج۔ ان  
 پر باطنی و ظاہری طور پر درود و سلام بھیج۔ اور ان پر اول و آخر درود و  
 سلام بھیج۔ اور حضور کے باقی برادرانِ گرامی قدر حضراتِ انبیائے کرام  
 رسولانِ ذیِ احتشام پر درود و سلام بھیج اور مقرب فرشتوں پر  
 نیکو کار بندوں پر تمام صحابہ کرام پر اور اہلِ قربت پر، اور خلفائے راشدین  
 پر، یعنی ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، حسن حسین اور  
 تابعین اور جنہوں نے نیکی و خلوص کے ساتھ ان تابعین کی پیروی کی۔  
 اور ان کے ساتھ ساتھ ہم پر ہمارے ماں باپ پر، تمام مسلمان مردوں  
 اور عورتوں پر، اہل ایمان مردوں اور عورتوں پر، درود و سلام نازل  
 فرما بے شک تو قریب ہے دما میں سُنے اور قبول کرنے والا ہے۔  
 آمین (ایسا ہی ہو)۔“

یہ دونوں درود شریف سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کے ہیں پہلے کا ذکر حسب  
 کنز الاسرار نے کیا ہے۔ اور اس کی فضیلت و تشریح کرتے ہوئے کہا ہے۔

سیدی شیخ عبدالرحمن بن حمیدہ نے کتاب "الحدائق" میں کہا ہے اس درود شریف کا حسن و جمال جو ہمارے سامنے آیا ہے اس کی ایک جھلک یہ ہے۔

یہ شیخ جلیل القدر وظائف میں سے ہے جنہیں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے ولی اور عارف ابو عبد اللہ محمد بن ابوالحسن البکری مصری رحمۃ اللہ کی زبان پر جاری فرمایا۔ اللہ ان سے (اپنے بندوں کو) نفع عطا فرمائے کیونکہ یہ درود شریف بہترین اذکار میں سے ہے۔ اور کتاب کنوز الاسرار کے پہلے باب میں فرمایا "الشیخ البکری کا بھلا کرے کہ وہ اپنے جلیل القدر، خوبصورت، مانع اور بکھری ہوئی خوبیوں اور معارف کے جامع درود شریف میں فرماتے ہیں جنہیں ہم نے اپنی کتاب کنوز الاسرار میں بھی لکھ دیا ہے۔

یہاں دوسرا درود شریف تو یہ ان کے مجموعہ اوراق سے لیا گیا ہے جس کا نام ہے "حزب الاتوار" میں نے وہیں سے نقل کیا ہے اور کتاب افضل الصلوات میں اسے چوتھے نمبر پر نقل کیا ہے۔

## اکثر وال درود شریف

### سیدی احمد الصباغ الاسکندی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ دَمْنٍ صَلِّ عَلَيْنَا مِنْ  
خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ دَمْنٍ لَمْ  
يُصَلِّ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
كَمَا اَمَرْنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
مَدَدًا زَاكِيَةً تُبَلِّغُهُ الدَّرَجَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَصَلِّ



عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِكَ وَحَيْثُمَا  
ذَكَرَ اللَّهُ أَلَّهْمُ سَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَامَكَ الَّذِي  
سَلَّمْتَ عَلَيْهِ أَلَّهْمُ صَلِّ عَلَى مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى  
أَنْبِيَائِكَ الْمُطَهَّرِينَ وَعَلَى عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ مِنْ أَهْلِ  
السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ وَخُصَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَفْضَلِ الصَّلَاةِ وَأَشْرَفِ التَّسْلِيمِ۔

ترجمہ: ”اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بمقدار اپنی

اس مخلوق کے جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجا۔ اور درود  
بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بمقدار اپنی اس مخلوق کے جس  
نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نہیں بھیجا۔ اور ہمارے سردار محمد  
(صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ہمیں اُن (صلی اللہ علیہ وسلم)  
پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہمارے سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر  
ایسا پاکیزہ، ستھرا درود بھیج جو انہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں (مقام) محمود  
اور (مقام) وسیلہ تک پہنچا دے۔ اور درود بھیج ہمارے سردار محمد (صلی اللہ  
علیہ وسلم) پر جہاں تیری مخلوق میں سے کسی ایک نے بھی نے ان (صلی اللہ  
علیہ وسلم) کو یاد کیا یا جہاں (اے) اللہ (تو) ذکر کیا گیا۔ اے اللہ ہمارے  
سردار محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر وہ سلام بھیج جو تو نے ان (صلی اللہ علیہ وسلم) پر  
بھیجا۔ اے اللہ درود بھیج اپنے مقرب فرشتوں پر اور اپنے پاکیزہ نبیوں پر  
اور زمین و آسمان کے اپنے نیکو کار بندوں پر۔ اور اے اللہ محمد (صلی اللہ  
علیہ وسلم) کو برتر و بالا صلوٰۃ و سلام سے مخصوص فرما۔“

یہ درود شریف سیدی شیخ احمد صباغ سکندی رضی اللہ عنہ کا وہ ہے جسے میں نے ان کے  
اوزار سے نقل کیا ہے۔

## بہتر وال درود شریف

سیدی محمد زین العابدین بن محمد البکری کا

حسے انھوں نے اپنے اور ادیل لکھا ہے

يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا سَاحِيْمُ يَا سَاحِيًّا يَا قَيُّوْمُ يَا بَدِيْعَ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى  
نَبِيِّكَ الْأَكْرَمِ - وَرَسُولِكَ الْأَعْظَمِ - تَوْرِكَ الْبَدِيْعِ  
وَسِرِّكَ الرَّقِيْعِ - وَحَبِيْبِكَ الشَّفِيْعِ - وَاسِطَةِ عَقْدِ الْبَيْتَيْنِ  
وَقَبْلَةِ أَوْلِيَائِكَ وَأَصْفِيَائِكَ الْمُقَرَّبَيْنِ - رُوحِ آرُوحِ  
الْمَوْجُودَاتِ - وَلَوْحِ الْأَسْرَارِ الْمَنْقُوشِ بِأَنْوَارِ التَّجَلِّيَّاتِ  
الطَّاطِنِ بِكَ عَنْكَ أَرْوَاحٌ وَأَبْدَانٌ - لِسَانِ حُجَّتِكَ الَّذِي  
أَيْدَى مِنَ الْحَقِّ طَرَائِقَ قِدَادٍ مَظْهَرِ جَمَالِكَ الْمُطْلَقِ -  
وَبَرَقَ أَفْقِ اسْرَارِكَ الَّذِي لَوْحٌ وَأَشْرَقَ - أَحْمَدُ  
مَنْ حَمْدِكَ وَحَمْدُهُ مُحَمَّدٌ الَّذِي لِحَمْدِهِ لَكَ  
وَحَمْدُكَ لَهُ إِصْطَفَيْتَهُ وَأَخْتَرْتَهُ مِنْ يَدِ آيَاتِهِ مَرْمَى  
أَبْصَارِ السُّبَاكِ - وَغَايَتَهُ لَا يُدْرِكُ لَهَا حَدٌّ وَلَا  
يُرَاقُ لَهَا لَحَاقٌ - خَلِيقَتِكَ مِنْ حَيْثُ أَنْتَ عَلَى كَافٍ  
تَخْلُقُ قَائِكَ - وَلِخْتَارِكَ أَنْتَ لِحِفْظِ أَمَانَتِكَ عَلَى جُمَّلِهِ  
بِرِّيَّاتِكَ - أَلْهَادِي بِكَ إِلَيْكَ - وَالْمُرْشِدِ بِفَضْلِكَ عَلَيْكَ -  
بَدِيْعِ هَالَةِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ - وَشَمْسِ بُرُوجِ الْعِزَّةِ بِكَ  
وَالْجَلَالَةِ - مَنْ أَخَذَتْ أَيْشَاقُ مِنْ أَيْيَاتِكَ عَلَى تَعْدِيْقِهِ

وَنُصْرَتِهِ - وَأَقْرَبُ كُلِّ مِنْهُمْ بِذَلِكَ وَقَرَرَهُ وَبَيَّنَّهُ لِأُمَّتِهِ -  
 مَنْ شَرَحْتَ صَدْرَهُ - وَمَلَأْتَهُ حِكْمَةً وَإِيمَانًا وَوَضَعْتَ  
 وَشَارَهُ - الَّذِي أَنْفَضَ ظَهْرَهُ - وَأَبْدَلْتَهُ رَحْمَةً وَغُفْرَانًا -  
 وَرَفَعْتَ ذِكْرَهُ مَعَ ذِكْرِكَ - وَأَقَمْتَهُ فِي بَحْرَابِ الْعُبُودِيَّةِ  
 لَكَ مُطِيعًا لِأَمْرِكَ - نَاطِقًا بِحَمْدِكَ وَمَذْحِيكَ وَشُكْرِكَ  
 حَبِيبِكَ الْمُتَخَمِّصِ مَنْ مَنَعْتَ بِمَعْرِفَتِكَ وَخِطَايِكَ وَجَمَالِكَ  
 أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بِشَرِّ مَنْ مَنَعْتَ بِمَعْرِفَتِكَ  
 وَخِطَايِكَ وَجَمَالِكَ مِنْهُ الْقَلْبُ وَالسَّمْعُ وَالْبَصَرُ سَيِّدِنَا  
 وَسَيِّدِ الْعَالَمِينَ - وَعَلَى آلِهِ الْأَوْكِرِمْ - وَصَحْبِهِ  
 وَالتَّالِبِينَ - سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ  
 سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

ترجمہ: اے اللہ! اے رحم فرمانے والے، مہربان! اے ہمیشہ زندہ  
 رہنے والے، قائم رہنے والے! اے زمین و آسمان کو بغیر  
 کسی مثال سابق کے پیدا فرمانے والے! اے بزرگی و عزت کے  
 مالک! اپنے مقرر زنبی پر درود و سلام نازل فرما۔ جو تیرے عظمت والے  
 رسول ہیں۔ تیرے اولین نور اور بلند مرتبہ راز ہیں شفاعت فرمانے  
 والے حبیب ہیں۔ سلسلہ انبیاء کی لڑی اور تیرے مقرب اولیاء و اصفیاء  
 کا قبلہ ہیں۔ موجودات کی رُوح کی رُوح اور ان رازوں کی تختی ہیں  
 جو تجلیات کے انوار سے لکھے گئے ہیں۔ تیری عنایت سے بدائے  
 آفرینش سے آخر تک تیری بات کرنے والے ہیں۔ تیری اس محبت  
 کی زبان ہیں، جس نے حق کے دشوار و پوشیدہ راستے کھول دیئے۔

تیرے جلال مطلق کے مظہر اور تیرے اسرار کے اُفق کی چمکتی دھمکتی سجی جنوں  
 نے تیری تعریف فرمائی اور جن کی تو نے تعریف فرمائی۔ ان سب سے  
 بڑھ کر تیری حمد و ثنا کرنے والے جو تیرے تعریف کئے ہوئے (محمد)  
 ہیں کہ انہوں نے جو تیری تعریف کی اور تو نے جو ان کی تعریف فرمائی  
 اسی کی وجہ سے تو نے ان کو چنا اور پسند فرمایا۔ جن کی ابتدا آگے  
 بڑھنے والوں کی آنکھوں کا نشانہ ہے، اور جن کی انتہا کی حد کسی کو  
 معلوم نہیں اور جس سے ملنے کا ارادہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔ تیری تمام  
 مخلوق پر تیرے نائب جن کو تو نے اپنی تمام مخلوق پر اپنی امانت  
 کی حفاظت کے لیے چُن لیا۔ تیرے کرم سے تیری طرف رہنمائی  
 فرمانے والے۔ تیرے فضل سے تیری ذات کی راہ دکھانے والے  
 ہالہ نبوت و رسالت کے چودہویں کے چاند۔ تیری عزت و جلالت  
 کے برجوں کے سورج۔ جن کی تصدیق اور مدد کرنے کا تو نے  
 اپنے نبیوں سے پختہ وعدہ لیا۔ سب نے اس کا اقرار کیا۔ اور اللہ  
 نے اس تمام واقعہ کو حضور کی اُمت پر واضح طور پر بیان فرما دیا۔ جن  
 کا سینہ تو نے کھول دیا۔ اور اسے ایمان و حکمت سے پُر کر دیا۔  
 اور تو نے اُن سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے حضور کی کمر توڑ رکھی تھی۔  
 اور بدلے میں رحمت و مغفرت عطا فرمادی اور جن کا ذکر تو نے  
 اپنے ذکر کے ساتھ بلند فرمایا۔ جن کو تو نے اپنے محراب عبودیت  
 میں قائم فرمایا۔ تیرے حکم کے بندے۔ تیری حمد، مدح اور شکر  
 کی بات کرنے والے۔ تیرے حبیب کو تیری عطا اور ان نعمتوں سے  
 مخصوص کیا گیا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی، نہ کسی کان نے سنی نہ کسی

انسان کے دل میں کھٹکیں جن کے دل کو تو نے اپنی معرفت جن کے  
کانوں کو اپنی بات اور آنکھ کو اپنے حسن و جمال سے نوازا۔ ہمارے  
اور تمام جہانوں کے آقا پر اور حضور کی قابلِ صدِ عزت و محرمِ آل پاک  
پر اور تمام صحابہ کرام پر اور تابعین پر، اپنے پالنے والے عزت والے  
پرور دگار کی پاکی بولو! ان تمام خرافات سے جو منکرین بیان کرتے  
ہیں تمام رسولوں پر سلام ہو، اور تمام حمد و ثناء اللہ تعالیٰ پرور دگار  
عالم کے لیے۔

## شہرِ وال درود شریف

بھی انہی کا ہے

أَشْهَدُكَ وَكَفَى بِكَ شَهِيدًا يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ - وَأَشْهَدُ  
مَلَائِكَتَكَ وَرُسُلَكَ وَحَمَلَةَ عَرْشِكَ وَسُكَّانَ سَمَوَاتِكَ  
وَأَوْدَاضِينَ - مِنْ كُلِّ مَا ذَرَأَتْ مِنَ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ -  
أَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ  
تَعَبِيرُ الْكَسِيرِ - وَتُغْنِي الْفَقِيرَ - وَتَرْحَمُ الضَّعِيفَ -  
وَتُغِيثُ اللَّهِيفَ - وَتَضَعُ وَتَرْفَعُ - وَتَمِصُّ وَتَقْطَعُ -  
وَتُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْكَ - وَتُعِزُّ مَنْ تَدُلُّ بَيْنَ يَدَيْكَ -  
وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ وَحَبِيبُكَ وَخَلِيلُكَ -  
عَرْشُ أَحَدِيَّتِكَ الْوَاسِعُ - الْقَائِمُ بِسِرِّ الْخَلْقِ -  
عِنْدَكَ فِي الْمَقَامِ الْوَبْدِ الْوَسْعِ - مَنِ اسْتَنَارَ بِأَنْوَارِ  
التَّجَلِّيَّاتِ الصَّمَدَانِيَّةِ وَجُودِهِ - وَاسْتَدَارَ عَلَى دَائِرِ

الْعَيْنَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ عُمُودُهُ. اَللّٰهُمَّ قَصِّلِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ مِنْ  
حَيْثُ اَنْتَ وَمِنْ حَيْثُ اَسْمَاؤُكَ وَصِفَاتُكَ - صَلَوةٌ وَسَلَامٌ  
تَوَاحِيْدُنَا بِبَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ - وَعَلَى اٰلِهِ الْكَرَامِ - وَمَعِيْدِهِ  
الْعِظَامِ - وَدَرَّائِشِهِ الْفِضْعَامِ -

ترجمہ: میں تجھے گواہ بناتا ہوں۔ اور تیری گواہی کافی ہے اے معبود کائنات! اور میں تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں، اور تیرے رسولوں کو، اور تیرا عرش اٹھانے والوں کو، اور تیرے آسمانوں اور تیری زمینوں میں بسنے والوں کو اور جتنی مخلوق تو نے پیدا فرمائی، سب کو، کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ تو ہی اللہ ہے، اکیلا، تیرا شریک کوئی نہیں۔ ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے۔ فقیروں کو غنی کرتا ہے۔ کمزوروں پر رحم فرماتا اور مصیبت زدوں کی فریاد رسی فرماتا ہے۔ تو ہی پست کرتا ہے، تو ہی بلند فرماتا ہے جوڑتا اور جدا کرتا ہے۔ تو پناہ دیتا ہے، تیرے خلاف کسی کو کی پناہ نہیں دے سکتا جو تیرے آگے ذلیل ہو جائے تو اسے عزت بخشتا ہے، اور بے شک محمد تیرے بندے اور رسول ہیں، تیرے حبیب اور خلیل ہیں۔ تیری بیکٹائی کا عرش وسیع تر، تیری خلافت کا راز لیے بلند تر مقام پر فائز جن کا وجود محمدانی انوار کی تجلیات سے روشن ہوا اور تعینات ربانیت کے دائروں پر جس کے زمانے پھرتے رہے۔ الٰہی تو جہاں بھی ہے، اور تیرے اسماء جہاں بھی ہیں۔ تیری صفات جہاں بھی ہیں اُن پر درود و سلام بھیج، اتنا درود و سلام جو تیری بخششوں اور برکتوں کے برابر ہو، اور اُن کی آل کرام اور صحابہ عظام پر۔

یہ دونوں دُعاؤں شریف سیدی زین العابدین بن محمد البکری بزرگوار کے ہیں جن کا

ذکر پہلے ہو چکا ہے جنہیں انہوں نے اپنے اور آدمیوں نے ذکر فرمایا ہے، میں نے  
وہیں سے نقل کئے ہیں۔ یہ بہت بڑے اولیاء اللہ ہیں اللہ ان سے راضی ہو  
اور ان کے پہلے بزرگوں سے اور ان کے پیروکاروں سے، اور ان سے ہم کو نفع دے۔

## پہلو ہتھروال روڈ شریف

### سیدی علی بن محمد انصاری کا

يَا مُوَلَّايَ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ أَسْأَلُكَ أَنْ تُرْسِلَ بَعُوثَ غُيُوثِ  
سَلَامِكَ وَصَلَاتِكَ وَنُعُوتِ هُبُوبِ نَسَمَاتِ نَفَخَاتِكَ  
عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ - وَوِدَادَ كَلِمَاتِكَ - وَزِينَةَ تَخْلُوقَاتِكَ وَمِلْءَ  
أَرْضِكَ وَسَمَوَاتِكَ - عَلَى أَفْضَلِ مَصْنُوعَاتِكَ - وَأَجَلِ  
مَظَاهِيرِ تَجَلِّيَاتِكَ - وَأَكْمَلِ مُتَخَلِّقِي بِحَقَائِقِ أَسْمَائِكَ وَ  
وَسَائِقَاتِكَ - وَأَعْظِمِ مُتَحَقِّقِي بِدَقَائِقِ مُشَاهَدَاتِ ذَاتِكَ -  
أَشْرَفِ نَوْعِ الْإِنْسَانِ - وَإِنْسَانِ عِيُونِ الْأَعْيَانِ -  
وَالْمُسْتَخْلَصِينَ مِنْ خَالِصَةِ خُلُوصَتِهِ وَلَدِ عَدَنَاتِهِ -  
الْمُتَوَحِّجِينَ بِبَدَائِعِ الْآيَاتِ - وَالْمُخْصُوصِينَ بِعُمُومِ الْيَتَامَى -  
وَعَرَائِبِ الْعُجْزَاتِ - السَّيْرِ الْجَامِعِ الْفُرْقَانِي -  
وَالْمُخْصُوصِينَ بِمَوَاهِبِ الْقُرْبِ مِنَ النَّوْعِ الْإِنْسَانِي -  
مُؤَيِّدِ الْحَقَائِقِ الْأَسْلِيَّةِ وَمُضْدِرِيهَا - وَجَامِعِ  
جَوَامِعِ مُفْرَدَاتِهَا وَمُنْبِرِيهَا - وَخَطِيبِهَا وَمُرْشِدِهَا  
إِذَا حَضَرَ فِي خَطَائِرِهَا - بَيْتِ اللَّهِ الْعَنُوسِ الَّذِي

اتَّخَذَهُ اللَّهُ لِنَفْسِهِ - وَجَعَلَهُ نَاطِقًا لِحَقَائِقِ قُدْسِهِ -  
 مَدَّةً مِدَادٍ نُقْطَةً أَدَاكُونَ - وَمُتَّبِعٍ يَتَابِعُ  
 الْحِكْمِ وَالْعُرْفَانِ - مَنْ خَتَمَتْ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ  
 وَوَزَنْتْ عُلُومَهُ لِلْأَصْفِيَاءِ مُحَمَّدٍ الَّذِي جَاهَدَ فَيْكَ  
 حَقَّ الْجِهَادِ حَتَّى آتَاهُ الْيَقِينُ - صَلَوَاتِ وَالسَّلَامَاتِ  
 تَجَدَّدَ مَعَ الضَّعِيفِ أَبَدًا فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحَيْثُ  
 مَعَ ذِكْرِ الْأَكْبَرِ وَسَهْوِ الْغَافِلِينَ وَتُشْرِحُ  
 النَّاطِقِينَ - وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ وَالْعُلَمَاءِ  
 الْعَامِلِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ الصَّالِحِينَ وَالْأُئِمَّةِ الْمُرْشِدِينَ  
 وَمَنْ قَامَ بِصِفَةِ الْإِسْلَامِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ وَسَلَامٌ  
 عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

اے میرے مولیٰ، اے قریب اور قبول کرنے والے! میرا تجھ سے  
 ترجمہ سوال ہے کہ تو اپنے سلام و درود کی بارشیں نازل فرما اور اپنی  
 خوشبو دار نعمتوں کے جھونکے بھیج! اپنی معلومات کی تعداد کے برابر  
 اور اپنے کلموں کی سیاہی کے برابر اور اپنی تمام مخلوق کی خوبصورتی  
 اور زمین و آسمان بھر، ان پر جو تیری مصنوعات میں سب سے افضل  
 اور تجلیات کے مظاہر میں سے بزرگتر ہیں، اور تیرے اسما و صفات  
 کے حقائق سے موصوف ہونے والوں میں کامل تر ہیں، اور تیری ذات  
 کے مشاہدات کی باریکیوں سے سب سے بڑھ کر موصوف ہیں۔  
 نوع انسانی میں بزرگ تر اور تمام ذاتوں کی آنکھوں کی پتلی ہیں۔ اور  
 عدنان کی اولاد میں سے چیدہ چیدہ میں سے چیدہ، جن کو عجیب و



غریب معجزات سے نوازا گیا۔ جن کو رسالت عامہ اور معجزاتِ باہر سے نوازا گیا۔ قرآن کے رازوں کو صبح کرنے والا راز۔ نور انسانی میں سے عنایاتِ قرب سے مخصوص انبیاء حقیقہوں کا گھاٹ و منبع اور ان کے تمام مفردات کا جامع اور منبر، اور ان کا خطیب و مرشد جب ان کی بارگاہ میں حاضر ہو۔ اللہ کا بیت المعمور (آباد گھر) جسے اس نے اپنے لیے بنایا، اور اپنے قدسی حقائق کو لڑی میں پروانے والا کیا۔ جہاں تک عالم کون کے نقطوں کا سلسلہ دراز ہے اور جو حکمت و عرفان کے سورتوں کا منبع ہے جس سے تو نے سلسلہ انبیاء کو ختم کیا اور صاف دل لوگوں کو آپ کے علوم کا وارث بنایا۔ یعنی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) جنہوں نے تیری رضا کے لیے ایسی کدو کاوش فرمائی جس کا حق تھا۔ یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا۔ ایسے درود و سلام جو ہمیشہ اور ہر وقت چند در چند پیدا ہوئے اور بڑھتے رہیں۔ ذکر کرنے والوں کے ذکر کے ساتھ اور غفلوں کی بھول کے ساتھ اور دیکھنے والوں کے دیکھنے کے ساتھ۔ اور ان کی آل، صحابہ کرام، تابعین اور باعمل علماء پر اور نیک اولیاء پر، اور ہدایت دینے والے اماموں پر۔ اور جو بھی اسلام کی صفت سے تاقیامت موصوف ہو۔ تمام رسولوں پر سلام ہو اور اللہ پروردگار جہاں کے لیے حمد و ثناء،

یہ درود شریف سیدی علی بن احمد انصاری کا ہے جسے انھوں نے اپنے وظیفۃ الحسین میں ذکر کیا ہے میں نے اسے وہیں سے نقل کیا ہے۔

# پیکرِ وال درود شریف

## سیدی ابوسلمہ خلوتی کا

نَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تُصَلِّيَ وَسَلِّمَ عَلٰی نُورِ السَّمَوَاتِ  
 وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ وَسِرِّ اسْرَارِ الْمَلِكِ  
 وَالْمَلَكُوتِ وَمَا حَوَاهُمَا۔ اَلْتَعَرَّتْ بِالْحَقِّ۔ وَالْمُصْطَفَى  
 مِنَ الْخَلْقِ۔ مَظْهَرِ جِلَّةِ الْاَسْمَاءِ۔ وَمِرَاةِ وَجْهِ السَّمَى۔  
 حَامِلِ رِوَاءِ الْاَمَانَةِ۔ الْمَوْصُوفِ بِالْصِّدْقِ وَالصِّيَانَةِ۔  
 حَبِيبِ الْمُحِبِّي۔ وَرَسُولِ الْمَنَابِ۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَالَمِ  
 بِحَمْدِكَ اَبَدًا۔ وَالْحَمْدُ يُدْرِيكَ سَرْمَدًا۔  
 وَاَنْ تُدْخِلَنَا مِنْ بَابِهِ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ اِلَى حَضْرَتِ  
 الْهِدَايَةِ وَالْاِهْتِدَاءِ۔ وَنَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَسَلِّمَ  
 عَلٰی اَنْمُودَجِ الْحَقَائِقِ الْعَلِيَّةِ۔ وَتَجْعَلَ التَّعْنِيَّاتِ النَّبَوِيَّةِ  
 وَتَحْتَدِ الْهَبُولَاتِ الْاِمْكَانِيَّةِ۔ وَتُوحِ الْاَسْوَاحَ  
 الْاَوْكُوَانِيَّةِ۔ وَجَوْهَرِ الطَّبِيعَةِ الْكَلِّيَّةِ الْغَضْرِيَّةِ۔  
 مَظْهَرِ الْاَلَاهُوتِ الْعَلِيِّ۔ وَسِرِّ النَّاسُوتِ الْعَلِيِّ۔  
 حَامِلِ الْاِلَوَاءِ۔ وَالْقَائِمِ بِجَمِيعِ الْاَوْلَادِ۔ صَلَوَةً  
 يَسْتَحِقُّهَا عَظِيمُ شَانِهِ وَمَا حَوَى۔ وَاَنْ تُدْخِلَنَا  
 مِنْ بَابِهِ اِلَى حَضْرَتِكَ يَا سَامِعَ السِّرِّ وَالنَّجْوَى۔  
 وَنَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ وَسَلِّمَ عَلٰی نَقْطَةِ بَيْكَاةِ دَائِرَةِ

الْوَكَايْنِ - وَفَجَلَى حَقَائِقِ وَتَقَارِيقِ الْأَوْشَمَانِ - الْمُتَعَلِّقِ  
 وَالْمُتَحَقِّقِ بِجَمِيعِ كَلِمَاتِ الْقُرْآنِ - وَالْمُخَاطَبِ بِجَمِيعِ  
 مَعَانِي الْعِرْفَانِ - الْعَلِيمِ بِحَقِيقَتِهِ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ  
 مِنَ الْوَكَايْنِ - عَلَى مَسِيرِ الدُّهُورِ وَالْأَوْشَمَانِ - حَامِلِ  
 يَوَاءِ رَحْمَةِ الرَّحْمَنِ - وَالْمُخَصَّوَصِ بِشَفَاعَةِ فَضْلِ  
 الْقَضَاءِ يُلْدُوسِ وَالْجَبَانِ مَنْ يَقُولُ أَنَا لَهَا قَيْسَرُ  
 مِنَ اللَّهِ بِالْمَطْلُوبِ وَلَا يَهْتَمُّ - وَأَنْ تُدْخِلَنَا مِنْ بَابِهِ  
 إِلَى حَضْرَتِكَ يَا رَحِيمُ يَا رَحْمَنُ - وَاسْأَلُكَ أَنْ  
 تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَى مُيَدِّ الْأَشْدَّاحِ - وَمُفِيضِ النُّورِ  
 عَلَى الْأَشْبَاحِ - وَهَادِي الْمُسْلِمِينَ إِلَى طَرِيقِ الْفَلَاحِ -  
 حَارِي حَضْرَةِ أَبِي الْأَشْدَّاحِ - وَحَامِي حَوْمَتِهِ  
 أُمِّ الْأَشْبَاحِ - فَمَثَلُ نُورِهِ كَمِثْكَاهِ فِيهَا مِصْبَاحُ -  
 حَامِلِ يَوَاءِ الْفَتْحِ مِنَ الْفَتْاحِ - الْمَخْصُوصِ بِالْكَوْثَرِ  
 وَالنَّعْرِ وَالْفَلَاحِ - وَأَنْ تُدْخِلَنَا مِنْ بَابِهِ  
 إِلَى حَضْرَةِ الْعِيَانِ وَالْكَفَاحِ - وَتَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ  
 وَتُسَلِّمَ عَلَى مَنْ تَشَرَّفَتْ بِهِ الْمَكَانُ وَالْأَوَاقَانُ -  
 وَبِيعَ بِهِ أَهْلُ الشُّكِّ وَالشِّرْكِ وَالْكَفْرِ وَالطُّغْيَانِ -  
 الْغَادِي إِلَى مِرَايِلِكَ فِي التَّيْسِ وَالْأَغْلَانِ - الْمَوْعُودِ  
 بِالْمَقَامِ الْمَعْمُودِ دُونَ الْأَنَامِ مِنَ الْيُونُسِ وَالْجَبَانِ -  
 حَامِلِ يَوَاءِ الْأَدْنَسِ - الْمَعْلُولِ بِحَضْرَةِ الْقُدْسِ -  
 مِنَ الدِّيَانِ - اللَّهُمَّ ارْآئِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَيْضَةَ

وَالذَّسَجَةُ الْعَالِيَةِ التَّرْفِيعَةِ وَابْعَثَهُ الْقَامَ  
الْعُمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ وَأَوْفِدْنَا حَوْضَهُ وَاشْتَقْنَا  
مِنْ يَدِهِ شُرْبَةً هَنِئُتَ لَانْظَمًا بَعْدَهَا أَبَدًا  
وَأَدْخَلْنَا مِنْ بَابِهِ إِلَى حَضْرَتِكَ بِمَنِّكَ وَكَرَمِكَ  
يَا مَنَّانُ -

ترجمہ: ہم آپ سے سوال کرتے ہیں، الہی! کہ آپ درود و سلام بھیجیں اُن  
پر جو زمین و آسمان اور دونوں کے درمیان والی تمام کائنات کو  
منور کرنے والے ہیں۔ اور جو زمین و آسمان اور جو ان میں ہے سب کے  
رازوں کے راز ہیں جن کی تعریف سچی ہے جو مخلوق سے برگزیدہ ہیں۔  
تمام اسماء کے مظہر، اوستھی (ذات باری تعالیٰ) کی ذات کا آئینہ امانت  
کے علمبردار، سچائی اور سچاؤ کی صفت سے موصوف۔ تیرے برگزیدہ محبوب  
اور تیرے پڑھائے ہوئے رسول۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
جو تیری حمد و ثنا کو ہمیشہ قائم رکھنے والے۔ اور تیری حمد سے ہمیشہ جن  
کی حمد و ثنا ہوتی رہے گی۔ اور (ہماری یہ بھی دعا ہے) کہ اے خدائے  
یکتا کہ آپ ہم کو رشد و ہدایت کی بارگاہ تک آپ کے دروازے  
سے داخل فرمائیو! اور ہم یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ آپ درود و سلام  
بھیجیں ان پر جو حقائق بالا کا نمونہ اور تعیناتِ ثبوتیہ کی تسبیح گاہ ہیں۔ امکا  
ہیولوں کے محمد (ستودہ) اور کون و مکان کی رُوحوں کی رُوح ہیں۔  
اور طبیعتِ کلیہ عنصریہ کے جوہر، عالم لاہوت، غیبی کے مظہر۔ اور نظر  
آنے والے عالم انسانی کے راز، دلوں (لحمہ) کے پرچم بردار، تمام  
نعمتوں کے ساتھ قائم، ایسا درود جو ان کی عظمتِ قدر و شان کے

لائی ہو، ہمارا سوال ہے کہ آپ ان پر درود و سلام نازل فرمائیں جو دنیا کے دائرہ کے مرکزی نقطہ ہیں۔ زمانوں کے حقائق و دقائق کی جلوہ گاہ۔ جن کی ذات قرآن کے تمام احکام و اوصاف سے منوب و منظر ہے۔ جن سے علم و عرفان کے تمام حقائق پر گفتگو کی گئی۔ دنیا میں جو ہوا اور جو ہوگا، سب کی حقیقت کو جاننے والے۔ جتنے زمانے اور عرصے گزر جائیں۔ رحمن کی رحمت کے علمبرار جنوں اور انسانوں کے درمیان فیصلہ کی شفاعت کرنے کے لیے جن کو مخصوص کیا گیا، جو فراموش گئے آتالہا (اس شفاعت عظمیٰ کے لیے میں ہی ہوں) اور پھر اللہ کی طرف سے آپ کا مقصد پورا کر کے اور آپ کی شفاعت قبول فرما کر آپ کی عزت افزائی کی جائے گی۔ اور اسے رحمن! اور رحیم! ہم کو اپنی بارگاہ اقدس میں آپ کے دروازے سے داخل فرمانا۔ اور میرا یہ بھی سوال ہے کہ تو درود و سلام نازل فرما! ان پر جو رُوحوں کی مدد فرمانے والے ہیں، اور جو جسموں پر نور کا فیضان فرمانے والے ہیں۔ اور جو گمراہوں کو کامیابی کی راہ دکھانے والے ہیں رُوحوں کے باپ کی بارگاہ کے واقف کار، اور جسموں کی ماں کی بارگاہ کی حمایت کرنے والے ہیں تو ان کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو، اس میں چراغ، فتح دینے والے رب کی طرف سے فتح کا علم لہرنے والے جن کو خاص کیا گیا۔ کوثر سے قربانی سے اور کامیابی سے۔ اور یہ کہ ہم کو ان کے دروازے سے حضور و ظہور کی بارگاہ میں داخل فرمانا۔ اور ہمارا سوال ہے کہ درود و سلام بھیج ان پر جن سے مکان و امکان دونوں کو بندگی ملی اور جن کے ہاتھوں اہل شرک و کفر

اوشک اور سرکشی کے مریضوں کا قلع تمح ہوا۔ جو ظاہر و باطن تیسرے  
 راستے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں اور جن سے مقام محمود کا وعدہ  
 فرمایا گیا جو نہ کسی جن سے ہو نہ انسان سے۔ جن کو بارگاہ قدس تک  
 اللہ کی طرف سے اٹھا کر لے جایا گیا۔ الہی ان کو مقام وسیلہ  
 فضیلت اور بلند و بالا مقام عطا فرما اور اس مقام محمود پر ان کو فائز فرما  
 جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ہم کو حضور کے حوض پر لانا۔  
 اور ان کے دستِ کرم سے ایسا شربت پلانا جو خوشگوار ہو، جس کے  
 بعد ہم کبھی پیاسے نہ ہوں اور اپنی بارگاہ اقدس میں، ہم کو حضور کے  
 دروازے سے داخل فرماتا، اپنے فضل و کرم سے۔ اے بہت  
 احسان فرمانے والے“

یہ درود شریف سیدی ابوسلمہ خلوتی کا ہے جسے انھوں نے اپنے مختلف اواراد  
 میں ذکر کیا ہے میں نے سب کو جمع کر لیا ہے اور یہ درود شریف جیسا کہ تم دیکھ  
 رہے ہو فضیلت والے درودوں میں سے ہے۔

## پچھتر وال درود شریف

سیدی محمد کا ہے

جو غوث اللہ کے نام سے پہچانتے جاتے ہیں

أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مِنْ خَفِّصَ وَعَمِّمَ  
 وَأَوْضَحَ وَأَبْهَمَ - فَهُوَ الْحَقُّ وَالرُّوحُ وَالنُّورُ وَالسَّوْءُ  
 مِنْ حَيْثُ الْإِبْدَاعُ وَالْإِحْسَانُ وَالْكَشْفُ وَالْإِيقَالُ

أَحْمَدُ أَمْرِكَ وَحَمْدُ خَلْقِكَ وَأَسْعَدُ كَوْنِكَ  
وَالْجَمُوعُ مِنْ ذَلِكَ صَلَوةٌ ذَاتِيَّةٌ خَاصَّةٌ بِهِ عَامَّةٌ  
فِي جَمِيعِ الْأَحْجَابِ الْخَرُوفِيَّةِ وَالْإِسْمِيَّةِ - وَ  
جَمِيعِ مَرَاتِبِهِ الْعَقْلِيَّةِ وَالْعِلْمِيَّةِ - صَلَوةٌ  
مُتَّصِلَةٌ لَا يُمَكِّنُ إِنْفِصَالَهَا بِسَبَبٍ وَلَا يَغْيِرُ  
ذَلِكَ بَلْ تَسْتَحِيلُ عَقْلًا وَحَقًّا آلِهِ وَأَصْعَابِهِ الْأَمَمَاتُ  
الْجَوَامِعِ وَالْخَزَائِنِ الْمَوَانِعِ وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا  
كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ الدَّائِمَانِ فِي الْوُجُودِ - عَلَى قَاتِحِ  
حَضْرَةِ الشُّهُودِ - وَمَنَاحِ مَدَدِ الْوُدُودِ - نُورِكَ  
الْمَعُودِ - وَضِيَاءِ أَفْقِكَ فِي الْيَوْمِ الْمَوْعُودِ - ذَلِكَ يَوْمُ  
الْجَمُوعِ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمُ مَشْهُودِ - سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدُ سَيِّدِ الْجُنُودِ - وَعَلَى آلِهِ وَأَصْعَابِهِ أَهْلِ  
الْمَوَاجِيدِ وَالْجُودِ - إِلَهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ  
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا آتَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ وَالْحَمْدُ  
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

الہی میں سمجھ سے سوال کرتا ہوں کہ درود بھیج ان پر جنہوں نے  
ترجمہ ہر تنخیص کی اور تعظیم کی اور وضاحت کی اور ابہام رکھا وہی  
ہیں۔ روح میں، نور میں، چراغ میں جب سے کائنات کی ابتدا  
تخلیق ہوئی ظہور ہوا۔ اور عدم سے وجود کی طرف، انتقال ہوا۔  
جو تیرے حکم کے احمد (سب سے بڑھ کر تیری تعریف کرنے والے)

اور تیری مخلوق کے محمد (تعریف کئے گئے) ہیں اور تیری کائنات میں نیک سخت ترین اور ان تمام کمالات کا مجموعہ، ایسا درود جو خاص ان کی ذات کے لیے ہو، اور جو عام ہو ان تمام سختیوں میں جن میں حروف و اسمائے کبھی ہیں اور حضور کے تمام مراتب عقلیہ و علمیہ پر۔ ایسا متصل درود جس کا ٹوٹنا کسی واسطہ یا عدم واسطہ سے ممکن نہ ہو۔ بلکہ عقلاً محال ہو۔ اور آپ کی آل اور آپ کے صحابہ کرام پر، جو ذخیرہ کے اصل اور جمع کرنے والے تھے۔ اور جو وسیع خزانے تھے اور سلام بھیج بکثرت سلام۔ اور سب تعریفیں اللہ پروردگار عالم کے لیے اور کائنات میں دائمی درود و سلام، ان پر جو بارگاہ شہادت کے کھولنے والے اور محبت کی مدد فرمانے والے ہیں۔ تیرا سعادت مند نور، اور بروز قیامت (جس کا وعدہ ہے) تیرے اُفق کی روشنی۔ وہی لوگوں کے جمع کرنے کا دن ہوگا، اور وہی حاضری کا دن ہوگا۔ ہمارے آقا محمد پر، جو شکروں کے قائد ہیں اور حضور کی آل و اصحاب پر جو بزرگوں اور سخاوت والے تھے اے معبود بڑھتی! مجھے ان میں شامل فرما دے۔ اللہ پاک ہے اور میں مُشرکوں میں سے نہیں۔ اور سب تعریفیں اللہ پروردگار عالم کے لیے۔“

یہ درود شریف سیدی محمد المعروف غوث اللہ کے دو درودوں کا مجموعہ ہیں۔ پہلے درود شریف سے انہوں نے اپنا مجموعہ اور ادُّخْرِبِ الْاَزَلِ وَالْاَبَدِ“ ختم کیا ہے اور درود شریف جس کی ابتدا ہوتی ہے۔ ”وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ الْاَتَمَّانِ الْيَخِیْ کے الفاظ سے انہوں نے اپنا مخصوص وظیفہ ختم کیا ہے، میں نے انہیں وہیں سے نقل کیا ہے۔



# ستروال درود شریف

## نیدی ابوالعباس احمد بن موسیٰ المصطفیٰ کا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمْلِكُ الْخَبْثَ الْمُسِيئَ رَبَّنَا  
 آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكُفُّبْنَا مَعَ  
 الشَّاهِدِينَ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَابْدَأْ وَأَكْرِمْ -  
 وَاعِزَّ وَاعْظِمْ - عَلَى الْعِزِّ الشَّامِعِ - وَالْمَجْدِ الْبَازِخِ -  
 وَالثُّبُوبِ الطَّامِعِ - وَالْحَقِّ الْوَاضِعِ - مِنْ الْمُلْكَةِ وَحَاءِ  
 الرَّحْمَةِ - وَمِنْ الْعِلْمِ وَدَالِ الدَّلَالَةِ أَلِفِ الْخَبَرِ  
 وَحَاءِ الرَّحْمَتِ - وَمِنْ الْمَلَكُوتِ - وَدَالِ الْهِدَايَةِ -  
 وَلَا يَمُوتُ الْأَلْفَاظُ الْخَفِيَّةِ - وَتُونِ الْمَنِّ الْوَافِيَةِ -  
 وَعَيْنِ الْبَعَاثَةِ وَكَافِ الْكِفَايَةِ - وَبَاءِ الْبَيَادَةِ -  
 وَسَيْنِ السَّعَادَةِ وَقَافِ الْقُرْبَةِ وَطَاءِ السُّلْطَنَةِ  
 وَهَاءِ الْعُزْدَةِ وَصَادِ الْعِصْمَةِ وَعَلَى أَلِفِ جَوَاهِرِ  
 عَلَيْهِ الْعَزِيزِ - وَأَصْحَابِهِ مَنْ أَصْبَحَ الدِّينُ  
 بِهِمْ فِي حَرْبِ حَرِيرٍ - صَلَاتِكَ الْمُهَيْمِنَةِ بِعَظَمَةِ  
 جَلَالِكَ - الْمُسَرِّقَةِ بِجَلَالِ جَلَالِكَ - الْمَكْرَمَةِ بِعَظَمَةِ  
 نَوَالِكَ - دَائِمَةِ بَدَوَامِ مُلْكِكَ لَا تُنْقَلِبُهَا سَامِيَةً  
 بِسْمِ رَفْعِكَ لَا تُقْضَاءُ لَهَا مَسَلَةٌ تَفُوقُ وَتَفْضُلُ

وَتَلِيْقُ بِمَجْدِ كَرَمِكَ وَعَظِيمِ فَضْلِكَ أَنْتَ لَهَا أَهْلُ  
 رَؤْيَا كُنْهَهَا وَلَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا كَمَا يَنْبَغِي لِشَرَفِ  
 نُبُوَّتِهِ وَعَظِيمِ قَدْرِهِ هُوَ لَهَا أَهْلُ صَلَاةٍ تَفُوقُ  
 بِهَا عَنَّا هُمْ وَمَحَادِثِ عَوَاصِيهِ الْوَحْيِيَّاتِ - وَتَمْخُوجُهَا  
 ذُنُوبُ وَجُودِنَا بِمَاءِ سَمَاءِ الْقُرْبَةِ حَيْثُ لَا بَيْنَ وَلَا آيَنَ  
 وَلَا جِهَةَ وَلَا قَرَارَ - وَتُغَيِّبُنَا بِهَا عَنَّا فِي غِيَابِ  
 غُيُوبِ أَثْوَارِ أَحَدِيَّتِكَ فَلَا نَشْعُرُ بِتَغَائِبِ اللَّيْلِ  
 وَالنَّهَارِ - وَتَمْخُوجُنَا بِهَا سَمَاحَ سَبَاحِ فُتُوحٍ وَضُوحِ حَقَائِقِ  
 بَدَائِعِ جَمَالِ بَيْتِكَ الْخُتَابِ - وَتَمْنَعُنَا بِهَا أَسْرَارَ  
 أَثْوَابِ بُيُوتِكَ فِي مِشْكَاتِ الرُّجَا جَةِ الْحَمْدِ يَتَرُ  
 فَتَتَضَاعَفُ أَثْوَابُنَا بِلَا آمَدٍ وَلَا حَدٍّ وَلَا انْخِصَابِ  
 يَا رَبِّ يَا إِلَهَ يَا رَبِّ يَا إِلَهَ يَا رَبِّ يَا إِلَهَ يَا حَيُّ  
 يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ  
 وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ نَسْأَلُكَ بِدَقَائِقِ  
 مَعَانِي عُلُومِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الْمُطْلُوعِ بِمَوَاجِهِهَا  
 فِي بَحْرِ خَزَائِنِ عَلَيْكَ الْخَزُونِ - وَيَا يَا إِلَهَ الْبَيْتَاتِ  
 الزَّهْرَاتِ الْبَاهِيَّاتِ عَلَى مَظْهَرِ الشَّانِ عَيْنِ  
 سِرِّكَ الْمُصُونِ - أَنْ نُدْهَبَ عَنَّا ظِلَامٌ وَطَيْسٌ  
 الْفَقْدِ - بِنُوبِ الْوَجْدِ وَأَنْ تَكُونَنَا مِنْ حُلَلِ  
 صِفَاتِ كَمَالِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُنْزِلُ الْجَلَالَهٗ - وَ اَنْ تَسْقِيَنَا مِنْ كَوْشِرٍ مَعْرِفَتِهِ الْمُرْع  
 بِرَحِيْقِ التَّسْنِيْمِ وَ شَرَابِ الرِّسَالَةِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 عَلٰى عَبْدِكَ سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ حَبِيْبِنَا وَ شَفِيعِنَا الْمَبْعُوْثِ  
 بِالْقِيَلِ الْاَقْوَمِ - وَ مِثَّةِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ فَصِيْحٍ وَ اَعْجَبْ  
 قُطْبِ رَحَى النَّبِيِّيْنَ وَ نُقْطَةِ دَائِرَةِ الْمُرْسَلِيْنَ - الْمُخَاطَبِ  
 فِي الْكِتَابِ الْمَكْنُوْنِ - مَا اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ -  
 وَ اِنَّ لَكَ لَاجْهَرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ - الْمَوْصُوْفِ بِقَوْلِكَ  
 الْكَرِيْمِ - وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ -

اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ اور بدی  
 سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ بزرگ و برتر کی عنایت  
 سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ وہ ایسا بادشاہ ہے  
 جو واضح حق ہے۔ الہی! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے امارا اور  
 ہم نے اس رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی۔ سو ہمیں گواہوں  
 کے ساتھ لکھ لے۔ الہی درود و سلام بھیج! نیکی کرا اور عزت و عظمت  
 بخش، بلند تر عزت پر، عظیم المرتبت پر، چمکنے والا نور، اور روشن  
 حق پر، مملکت کی میم، رحمت کی حا، علم کی میم، دلالت کی دال،  
 جبروت کے الف رحمت کی حا، ملکوت کی میم، ہدایت کی دال،  
 (الطاف جفیہ) پوشیدہ مہربانیوں کی لام، منن و انیہ (کامل احسانات)  
 کے نون، عنایات کے عین، کفایت کے کاف، سیادت کی  
 یا۔ سعادت کی سین، قربت کے قاف، سلطنت کے طاء، عروہ کی  
 ہا، عصمت کے صاد اور آپ کی آل پر، جو آپ کے زبردست علم

کے موتی ہیں اور آپ کے صحابہ کرام پر جن کی وجہ سے دین مضبوط  
 پناہ گاہ میں محفوظ ہو گیا۔ تیرا ایسا درود با برکت، جو تیری عظمت جلال  
 سے ملا ہوا ہو۔ جو تیرے جمال با عجب سے مشرف ہو، جو تیری عظیم  
 عطا سے مُعزّر ہو، جو تیری دائمی حکومت کے ساتھ ساتھ دائمی ہو جس  
 کی کوئی انتہا نہ ہو، تیری بلندی کے ساتھ بلند تر ہو جس کا خاتمہ نہ ہو۔ ایسا  
 درود جو فائق و فافصل اور تیرے بزرگ کرم اور بڑے فضل کے  
 لائق ہو۔ وہ تیرے ہی شایان شان ہے جس کی حقیقت تک پہنچانہ  
 جاسکے اور جس کا نہ اندازہ لگایا جاسکے۔ جیسا کہ ان کے شرف نبوت  
 عظمت شان کے لیے چاہے وہی اس کے مستحق ہیں۔ ایسا درود  
 شریف جس کے ذریعے تو ہم سے دُور فرما دے وہ غم و الم جو  
 ہمارے خود اختیاری عوارضات و حادثات کا نتیجہ ہیں اور ایسا درود  
 جس سے تو ہمارے گناہوں کو نیست و نابود کر دے۔ قربت و  
 عبادت کے آسمان کے پانی سے۔ جہاں نہ انقطاع ہے نہ جگہ ہے  
 نہ جہت ہے نہ ٹھہراؤ۔ اور جس سے تو ہم کو اپنی احدیت (یکتا ئی)  
 کے تہ بستہ انوار کی پہنائیوں میں ایسا ڈبو دے کہ ہم کو شبِ روز  
 کے آنے جانے کی خبر تک نہ ہو اور جس سے تو ہمارے لیے اپنے  
 برگزیدہ نبی کے لا جواب حسن و جمال کے کامل ظہور کی نعمت سے  
 مالا مال فرمائے اور جس سے تو ہمیں عطا فرمائے۔ اپنے انوارِ نبوت  
 کے انوار، جو اَیْنِہِ مُحَمَّدی کے طاق میں ہیں جس سے ہمارے انوار  
 بھی اتنے بڑھ جائیں، جن کا نہ ٹھکانہ، نہ حد نہ شمار۔ اے پروردگار!  
 اے اللہ! اے پروردگار! اے اللہ! اے پروردگار! اے اللہ!

اے ہمیشہ زندہ، اے ہمیشہ قائم رہنے والے! اے بزرگی و عزت والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! ہم سمجھ سے سوال کرتے ہیں قرآن عظیم کے علوم کے باریک معانی کا صدقہ، جن کے سمندر تیرے علمی خزانوں میں موجزن ہیں۔ اور اس کی واضح آیات کا صدقہ، جو تازہ کلیاں ہیں، تیرے محفوظ راز کے سرچشمہ پر کہ تو ہم سے دُور کر دے کم گشتگی کے اندھیروں کو سیاہی کامیابی کے اُنس کی روشنی سے۔ اور تو ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفاتِ کمال کے حُلے، نُورِ جلالت کے ساتھ ہمیں پہنادے، اور یہ کہ تو ہم کو سیراب فرما دے حضور کے معرفت کے جاری و ساری کوثر سے، چشمہ تسنیم کے سُرخ شراب سے اور شربتِ رسالت سے الٰہی! اپنے بندے اور ہمارے آقا و مولا، ہمارے نبی اور حبیب اور ہماری شفاعت فرمانے والے، جو سیدھی اور صاف بات کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے اور جو اللہ کا احسان ہیں ہر اچھی بات کرنے والے اور گونگے پر، جو نبیوں کی چکی کا قطر، اور رسولوں کے دائرہ کار مرکزی نقطہ ہیں جن سے محفوظ کتاب میں یہ خطاب کیا گیا ہے: ”کہ حبیب آپ اپنے رب کی نعمت سے دیوا نہیں“ اور بنے شک آپ کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر و صلہ ہے۔ اور جن کی تعریف تیرے اس قول سے کی گئی ہے کہ حبیب! آپ کے اخلاق کے مالک ہیں۔“

# المحترق وال درود شریف

بھی اُٹھی کا ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَأَفْلِحْ وَأَنْجِعْ - وَأَيِّسْ وَأُصْلِحْ - وَنَاكِ وَأَسْبِغْ - وَأَوْفِ  
وَأَسْجِعْ - أَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ - وَأَجْزَلِ الْمَنِّ وَالْعِيَا  
عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
فَلَقِي صُبْحَ الْوَحْدَانِيَّةِ - وَطَلَعَتْ شَمْسُ الْأُسْرَارِ  
الرَّبَّانِيَّةِ - وَبَهَجَتْ قَمَرُ الْحَقَائِقِ الْقَمَدَانِيَّةِ - وَعَرَّضَتْ  
حَضْرَةَ الْحَضَرَاتِ الرَّحْمَانِيَّةِ - نُورِي كُلِّ رَسُولٍ وَسَيِّدَةٍ  
يَسَّ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ - سِرِّ كُلِّ نَبِيٍّ وَهَدَاةٍ  
ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ - جَوْهَرِ عَقْلِ كُلِّ دَلِيٍّ  
وَضِيَاءِ - سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلَى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَاتِكَ عَلَى ذَاتِهِ  
فِي الدَّوَاتِ مُقَدَّسَةً بِسَرَايِرِ قُدْسِكَ - رَائِقَةً  
بِرَقَائِقِ أُنْسِكَ - وَعَلَى أَسْمِهِ فِي الْأَسْمَاءِ - مَوْسُومَةً  
بِصَفَاتِكَ وَأَسْمَائِكَ - وَعَلَى جَسَدِهِ فِي الْأَجْسَادِ مَنُورَةً  
بِنِعْمَاتِكَ وَالْأَدْنَى - وَعَلَى قَلْبِهِ فِي الْقُلُوبِ مُرَوِّقَةً  
بِالْعِلْمِ وَالْيَقِينِ وَالْعِزِّ قَانٍ - وَعَلَى رُوحِهِ فِي  
الْأَرْوَاحِ مُخَيَّرَةً بِالتَّوْفِيقِ وَالرُّوحِ وَالرَّيْحَانِ -

وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ مُنَمَّقَةٌ بِالْفَوْنِ وَالْقَبُولِ وَالرِّضْوَانِ -  
 صَلَاةٌ تَتَضَاعَفُ أَعْدَادُهَا - بِالْفَضْلِ وَالْمِثْنِ -  
 وَالْإِحْسَانِ - وَتَتَرَادَفُ أَمْدَادُهَا - بِالْجُودِ وَالْكَرَمِ  
 وَالْإِثْمَانِ - لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا أَمَدَ لَهَا شَرِيفَةٌ عَنِ  
 الْمَكَانِ وَالزَّمَانِ - صَلَاتُكَ الْمَنْزَهَةَ عَنِ الْحُدُوتِ  
 وَالْفِتْنِ وَالنَّقْصَانِ - وَأَنْزِلْهُ الْمُقْعَدَ الْمُقَرَّبَ  
 عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمَنُ - وَعَلَى  
 آلِهِ مَصَابِيحُ طُرُقِ الْهِدَايَةِ يَتَعَاقَدُ الدَّارَيْنِ -  
 وَمَقَاتِلِجِ كُنُوزِ الْعَقَائِقِ لِذَخَائِرِ الْكُوتَيْنِ وَاهْتِجَاةِ  
 نُجُومِ ظُلُمِ لَيْلِ الْجَهَالَةِ - أَمِنَةَ الْأُمَّةِ مِنَ الشَّلَكِ  
 وَالشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ - صَلَاةٌ تُصَفِّتَانِيهَا مِنْ كَذِبِ  
 شُوبِ الطَّبِيعَةِ الْأَدَمِيَّةِ بِالسَّخَرِ وَالْمَحْقِ وَتَطْمِئِنُّ  
 بِهَا آثَارُ وَجُودِ الْغَيْرِيَّةِ مِثْلَانِي غَيْبِ غَيْبِ الْهُوِيَّةِ  
 فَيَنْقُيَ الْكُلُّ لِلْحَقِّ فِي الْحَقِّ بِالْحَقِّ - وَشَرَفَيْنَا بِهَا فِي مُعَارِجِ  
 شُهُودِ وَجُودِ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَوَاقِ دَرَجِ  
 أَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنََّّهُ الْحَقُّ - يَا رَبِّ يَا اللَّهَ  
 يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا بَدِيعَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ - لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ  
 مِنَ الظَّالِمِينَ - نَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ أَنْ تَمْنَحَنَا  
 بِفَضْلِكَ الْعَظِيمِ أَنْوَارَ عُلُومِ السَّرَقَاتِ الْحَمْدِيَّةِ -  
 بِذِيَّتِي إِشَارَاتِ رَوْعَتِكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ

اللَّهُ عَلَيْكَ عَظِيمًا - وَتَخَصَّصْنَا بِكَرَمِكَ مِنْ حَضْرَةِ  
 الرَّحْمَةِ الشَّامِلَةِ وَالنِّعَةِ - الْكَامِلَةِ النَّبَوِيَّةِ بِإِنَابَةِ  
 الْفَتْحِ الْقَرِيبِ وَالْفَتْحِ الْمُسِينِ وَالْفَتْحِ الْمُنْطَلِقِ فَتُوجِ  
 الْمَوَاضِعِ الْأَحْمَدِيَّةِ - بِمَحَاتِ لِحَظَاتِ خِطَابِ الْيَوْمِ  
 أَكَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ  
 لَكُمْ الدِّسْلَامَ دِينًا - وَيُجَنِّحُنَا مِنْ أَرْفَعِ الْمَخَادِعِ  
 أَعْلَى شَرَفِ الْمَجْدِ الْأَسْنَى - وَاجَلَّ مَرَاتِبِ  
 الْعُظَمِيَّةِ الْكُبْرَى - وَاكْمَلِ الْأَخْلَاقِ الْعُلْيَا  
 الْعُظْمَى - فِي مَقَامِ قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى - بِوَاسِطَةِ  
 أَحْمَدِكَ الْخُصُوصِ بِثَبَاتِ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَفِ  
 يَازَا الْكَرَمِ الْعَظِيمِ - وَالْعَطَاءِ الْجَسِيمِ وَالْفَضْلِ  
 الْعَبِيمِ - بِحُسْرَمَةِ هَذَا النَّبِيِّ الْكَرِيمِ اللَّهُمَّ صَلِّ  
 عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ صَلَوَاتِكَ وَسَلَامِكَ  
 فِي طَيِّ عِلْمِكَ الْأَزَلِيِّ - وَسَائِرِ حِكْمِكَ الْأَبَدِيِّ - صَلَاةٌ  
 لَا يَضِطُّهَا الْعَدُوُّ - وَلَا يَحْضُرُهَا الْحَدُّ - وَلَا تَكْتَفِيهَا  
 الْعِبَادَةُ - وَلَا تَحْوِيهَا الْإِشَارَةُ - سَطَعَ فَجْرُهَا  
 بِحَظِّهِ الْوَنُفُسِ - عَلَى أَفْرَادِ الْفُجُولِ - فَأَبْهَتَ وَأَبْهَرَ -  
 وَلَمَعَ نُورُهَا بِفَيْضِهِ الْأَقْدَسِ - عَلَى ذَوِي الْعُقُولِ  
 فَأَذْهَشَ وَحَسَّرَ - سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَحَبِيبَنَا  
 وَشَفِيعَنَا مُحَمَّدٍ النَّوِيِّ الْأَزْهَرِ - مَجْلَى تَجَلِّي  
 الذَّاتِ الْوَاحِدِيَّةِ فِي حَقَائِقِ الصِّفَاتِ الْوَاحِدِيَّةِ -



مِسْرًا لِّرَّاهُوتِ - نِي مَسَارِقِ اَنُوَا سِ الْجَبْرُوتِ -  
 الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ - وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ -  
 تَبَيَّنَّا لَهُ وَتَمَكَّنَّا وَتَعَظَّمْنَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ  
 الرَّحِيمِ - إِنَّا قَتَعْنَاكَ قَتْعًا مُبِينًا لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ  
 مِن ذُنُوبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَيَهْدِيكَ  
 سِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَيُصَدِّقَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا -  
 اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ الہی!  
 درود و سلام بھیج! اور کامیابی و کامرانی عطا فرما، اور مکمل و درست  
 فرما دے اور پاک فرما اور نفع دے اور پورا پورا دے۔ اور  
 زیادہ عطا فرما! افضل تر درود، اور عظیم تر احسانات و تحائف  
 اپنے بندے نبی اور رسول، ہمارے آقا محمد پر جو وحدانیت کی  
 صبح کی پہلی کرن ہیں۔ اسرار ربانی کے چمکتے سورج اور صمدانی حقائق  
 کے دمکتے ہوئے چاند ہیں۔ بارگاہ رحمانی کے دولہا اور ہر رسول  
 کے نور اور چمک۔ یٰسَّنْ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ - کا مصداق ہیں۔  
 یٰسَّنْ کا معنی ہے یاسید الخلق قرطبی، ہر نبی کا راز اور ہدایت  
 یہ غالب و حکمت والے (خدا) کے مقررہ اصول ہیں۔ ولی کے  
 عقل کا جوہر (اصل)، اور روشنی رب مہربان کی طرف سے اہل حجت  
 سے جو بات ہوگی وہ ہوگی سَلَامٌ۔ الہی دو دو بھیج! اپنے  
 نبی، ہمارے آقا محمد پر، نبیوں میں اور حضور کے آل و اصحاب پر  
 اور سلام (بھی)، الہی افضل ترین درود نازل فرما! آپ کی ذات  
 پر۔ ذاتوں میں جو تیری پاکیزگی سے پاکیزہ ہے۔ تیری محبت کی

نرمیوں سے نرم ہے۔ اور ناموں میں آپ کے نام پر جو تیرے  
 اوصاف و اسماء سے موصوف و موسوم ہے۔ اور جسموں میں آپ  
 کے جسم پر، جو تیری نعمتوں اور برکتوں سے جڑا ہوا ہے اور دلوں  
 میں، حضور کے دل پر جو علم، یقین اور عرفان سے مالا مال ہے اور  
 رُوحوں میں آپ کی رُوح پر، جسے توفیق، سکون اور راحت سے  
 نوازا گیا ہے۔ اور قبروں میں آپ کی قبر پر، جسے کامیابی قبولیت  
 اور رضا کا ضامن بنایا گیا ہے ایسا درود جس کی تعداد فضل و احسان  
 کے ساتھ بڑھتی رہے اور جس کا شمار، سخاوت، کرم اور احسان  
 مسلسل جاری رہے۔ جس کی نہ حد ہو نہ انتہا، جو زمان و مکان سے  
 بالاتر ہو۔ تیرا ایسا درود جو حدوث، خرابی اور کمی سے پاک ہو۔ اور  
 حضور کو اپنے قریب تر مقام پر، قیامت کے دن فائز فرمانا۔ اے  
 بہت مہربان! اے بہت احسان فرمانے والے۔ اے بہت  
 رحم فرمانے والے! اور حضور کی آل پر جو دونوں جہاں کی نیک۔ سختی  
 کی راہ ہدایت کے روشن چراغ ہیں اور دو جہان کے حقائق کے  
 خزانوں کی چابیاں ہیں۔ اور آپ کے صحابہ کرام پر، جو جہالت کی  
 اندھیری رات کے ستارے ہیں جو اُمت میں محفوظ تر ہیں شک سے،  
 شرک سے، گمراہی سے، ایسا درود جس کے ذریعے ہمیں صاف  
 فرمادے، انسانی طبیعت سے متعلق گندگی و بوسیدگی اور باطل  
 پرستی سے۔ اور جس سے توہویت کی اتعداد گمراہیوں میں، ہم سے  
 غیرتیت کے آثار مٹا دے۔ کہ سب کچھ حق کے لیے، حق میں، حق  
 کے ساتھ باقی رہے۔ اور جس سے تو ہمیں ترقی عطا فرمائے کہ جس

سے ہم تیری کائنات کے وجود کے مشاہدے کی سیڑھیوں پر چڑھ سکیں، (تیرے فرمان کے مطابق) کہ ہم ان کو اپنی نشانیاں عنقریب کائنات کے کونے کونے میں دکھائیں گے، اور خود ان کی جانوں میں یہاں تک کہ ان کے لیے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ یہ (سب جو قرآن نے بیان کیا ہے) حق ہے: اے پروردگار! اے اللہ! اے سب سے بڑھ کر کرم فرمانے والے! اے زمین و آسمان کے نوپیدا کرنے والے! اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ تو پاک ہے بے شک میں ہی اپنے اوپر زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔ ہم تجھ سے تیرے بڑے فضل کا صدقہ یہ سوال کرتے ہیں کہ تو اپنے عظیم فضل سے عنایت فرما، محمدی علوم کی باریکیوں، باریک اشارات سے اپنے فرمان کے مطابق کہ حبیب! اللہ نے آپ کو وہ سب کچھ دکھا دیا، جو آپ نہ جانتے تھے: اور اپنے خاص کرم سے نبی علیہ السلام کی کامل و شامل رحمت کی بارگاہ میں خصوصی مقام عطا فرما قریبی فتح اور واضح فتح اور مطلق فتح، احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشی ہوئی فتوحات ان پاکیزہ لمحات میں جب ارشاد ہو رہا تھا: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور دین کے طور پر اسلام تمہارے لیے پسند فرمایا: تو ہمیں بلند تر محل عطا فرما۔ عزت و عظمت کا بلند ترین مقام۔ اور بڑی قطبیت کا بزرگ تر درجہ۔ اور بلند مرتبہ، اعلیٰ اخلاق، مقام قاب قوسین اور ادنیٰ میں اپنے احمد کے واسطہ سے۔ جن کو اس وصف خاص سے نوازا گیا۔

”کہ نہ آنکھ جھپکی، نہ حد سے آگے بڑھی؟ اے بڑے کرم والے! اور بڑی عطا والے! عام فضل والے! اس نبی کریم کی عزت کا واسطہ۔ الہی حضور پر اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام نازل فرما! اپنے ازلی علم اور اپنے پہلے حکم ابدی میں لپیٹ کر۔ ایسا درود جو اعداد و شمار میں نہ آ سکے۔ اور کوئی حد جس کا احاطہ نہ کر سکے۔ عبارت جس کو نہ لکھ سکے۔ اور اشارہ جسے بتانہ سکے جس کی صبح، اس کے نفیس تر حصے سے چمک اٹھے۔ نرمردوں پر۔ اور جس کی روشنی چمک دمک اٹھے حضور کے فیض پاکیزہ سے۔ تمام عقلمندوں پر، کہ سب کو دہشت زدہ اور حیرت زدہ کر دے۔ ہمارے آقا، ہمارے نبی، ہمارے حبیب، ہماری شفاعت فرمانے والے محمد پر جو چمکتا نور ہیں، ذات احدیت (اللہ تعالیٰ) کی تسجلی گاہ ہیں۔ صفات توحید کے حقائق میں۔ عالم لاہوت کے رازوں کے راز۔ عالم جبروت کے انوار کی جائے تسجلی۔ جن پر قرآن عظیم میں نازل کیا گیا۔ جو حکمت بھری نصیحت ہے، حضور کے لیے توضیح کرتے ہوئے حوصلہ دیتے ہوئے۔ آپ عظمت کے اظہار اور ثابت قدمی کے لیے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے) بے شک ہم نے آپ کو فتح عطا فرمادی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری خاطر تمہارے پہلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف کر دے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے اور تمہیں سیدھی راہ چلاتا رہے اور اللہ تمہاری ٹھوس مدد فرمائے۔

# انہی وال رو د شریف

## بھی انہی کا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمِّنَ الرَّسُوْلُ بِمَا  
اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلُّ اَمِّنَ بِاللّٰهِ وَ  
مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَسُلٰٓسِلِهٖ لَا تَفْرِقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ  
رُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرٰنَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ  
الْمَصِيْرُ- لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ-  
وَعَلَيْهَا مَا اُكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا اِنْ نَسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا  
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا  
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا  
وَاَرْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكَافِرِیْنَ- اٰمِیْن  
یَا اَیُّهَا الْعَزِیْزُ مَسَّنَا وَاَهْلُنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِضَاعَةٍ  
مُرْجَاةٍ قَاوَتْ لَنَا الْكِلَّ وَتَصَدَّقَ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی  
الْمُتَصَدِّقِیْنَ- هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهُ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ  
الْحَقِّ لِیُظْهِرَهُ عَلٰی الدِّیْنِ كُلِّ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا-  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ- وَاَتَّحِفُ وَاُنْعِمُ- وَاُمنَحُ  
وَاَكْرِمُ- وَاَجْزِلُ وَاَعْظِمُ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَاَزَلِّ  
سَلَامِكَ مَسَلَّةً وَسَلَامًا یَتَنَزَّلَانِ مِنْ اَفْقِ  
كُنْهِ بَاطِنِ الدَّاتِ- اِلٰی فَلَکَ سَمَاءٌ مَّظَاهِرِ  
الْاَسْمَاءِ وَالصِّغَاتِ- وَرِیْزَتَیْنِ مِنْ مِیْدَرَةِ مُنْتَهٰی

الْعَالَمِينَ - إِلَى مَرْكَزِ جَلَالِ النُّورِ الْمُسْتَبِينِ - عَلَى  
 مَوْلَانَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
 عِلْمِ يَقِينِ الْعُلَمَاءِ الرَّبَّانِيِّينَ وَرَعِيْنِ يَقِينِ الْخُلَفَاءِ  
 الصِّدِّيقِينَ وَحَقِّ يَقِينِ الْأَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِينَ - الَّذِي  
 تَاهَتْ فِي أَنْوَارِ جَلَالِهِ أَوَّلُ الْعَزَمِ مِنَ الْمُرْسَلِينَ -  
 وَتَحَسَّرَتْ فِي دَسَائِكِ حَقَائِقِهِ عَظَمَاءُ الْمَلَايِكَةِ  
 الْمُهَيَّمِينَ - الْمُنَزَّلِ عَلَيْهِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ بِلِسَانِ  
 عَرَبِيٍّ مُبِينٍ - لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ  
 فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ  
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ الْحِكْمَةَ وَارْتِكَائًا مِنْ قَبْلِ لَفِي  
 ضَلَالٍ مُبِينٍ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ  
 وَأَوْفَى سَلَامِكَ وَأَتْمَى بَرَكَاتِكَ - وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ -  
 وَرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ عَلَى النَّوْبِ الْأَكْمَلِ الْأَوْعَى - وَالْكَامِلِ  
 الْأَنْوَارِ الْأَبْهَى - مَهْبِطِ تَجَلِّيَاتِ الْكَالَاتِ الْإِلَهِيَّةِ -  
 وَمَوَاقِعِ نَجْمِ الْأَوْسَادِ الْجَالِيَّةِ وَالْجَبَلِيَّةِ -  
 اللَّطِيفِ بِلطائفِ شَمَائِلِ قَضَائِلِ مَكَارِمِ الْبَرِّ الْكَرِيمِ -  
 الرَّؤُوفِ بِرَافِقَةِ لَقْدَجَاكُمْ رَسُولٍ مِنْ أَنْفُسِكُمْ  
 عَزِيزٍ عَلَيْهِ مَدَغِيَّتُمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ يَا مُؤْمِنِينَ  
 رَوْفٌ رَحِيمٌ - صَلَوَاتِ اللَّهِ وَسَلَامُهُ وَرَحْمَتُهُ  
 وَبَرَكَاتُهُ وَرَأْفَتُهُ وَتَحِيَّتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَسَيِّدَانُهُ  
 عَلَى مَوْلَانَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَوَّلِ الْآخِرِ الظَّاهِرِ

أَبَا طَنْ الْعَزِيزِ بِعِزِّ عَظَمَةِ اللَّهِ الْعَظِيمِ بِعَظَمَتِهِ  
 عِزَّةِ اللَّهِ الْقُدُّوسِ بِسُبْحَاتِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ  
 بِمَعَامِدِ الْحَمْدِ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْيَتَّوَحَّيْدِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْفَرْدَانِي بِمَنَارِ اللَّهِ الْكَبَرِ  
 الرَّبَّانِي بِتَذْيِيرِ لَوْحِ وَلاَقُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ صَلَوَةٌ  
 غَيْرَةُ النَّدِّ سَائِلَةٌ أَوْ تَوَاسٍ مُعْطَرَّةُ الْوُجُودِ  
 بِرَدَائِحِ الْجُودِ الْإِلَهِيِّ الْأَحْمَدِيِّ - وَالسِّرِّ الْقُدْسِيِّ  
 الْحَمْدِيِّ - فِي عَوَالِيمِ شُهُودِ رَأْيِنَا آمُرُهُ إِذَا أَرَادَ  
 شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ) لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا أُنْتَهَا  
 وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا أَنْقِضَاءَ صَلَاتِكَ الَّتِي صَلَّيْتَ  
 عَلَيْهِ دَوَامِكَ وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ  
 وَبَيْتِكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيِّمِ  
 الْأَمِينِ الْمُطَاعِ الْحَقِّ الْمُبِينِ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ  
 وَقَدِيمِ صَدَقِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدِ الْغُسِّ  
 الْمُجْعَلِينَ غِبْطَةَ الْحَقِّ وَحُدَّةَ الْغُلِيِّ - الْوَسْمِ  
 الْأَعْظَمِ - وَالْبَرِّ الْأَرْحَمِ صَلَوَةٌ جَلَّتْ عَنْ  
 الْأَحْصَاءِ وَالْعَدِّ - وَتَعَالَتْ عَنِ الدُّكِّ وَالْعَدِّ  
 صَلَاتِكَ الثَّامَّةِ الَّتِي لَا تَنْتَاهِي تَدْوِمُ بِدَوَامِ  
 مُلْكِكَ الَّذِي لَا يُضَاهَى - كَمَا يَلِيْقُ بِجُودِ كَرَمِكَ  
 وَكَرَمِ جُودِكَ يَا جَوَادُ يَا كَرِيمُ وَسَلِّمْ  
 تَسْلِيمًا تُسَلِّمُنَا بِهِ مِنْ خُرُوجِ وَسَاوِسِ

الصُّدُورِ - بِفَعَّاتٍ بَرَكَاتٍ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
 أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ - وَنَخْلِصُنَاكَ مِنْ تَقَلُّبِ  
 أَوْزَانِ الْيَهُودِ عُفْرَانٍ - وَوَضَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ الَّذِي  
 أَنْقَضَ ظَهْرَكَ - وَرَفَعْنَا بِهِ عَيْنَكَ يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ  
 دَرَجَاتٍ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ - وَتَسَخَّرْنَا بِرَدِّ الرِّضَا  
 وَالسَّلَامِ - بِسَيِّئَتِهِ لَوْحُولٍ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ - مُبَارَكًا بِبَرَكَاتِهِ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ  
 وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - كَثِيرًا تَكَثَّرَ خَيْرُهُ -  
 بِتَكْثِيرِ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ  
 وَتَرَادَفَ يَدُهُ - بِمَزِيدِ لَهُمْ مَا يَشَاؤُنَ فِيهَا وَالَّذِينَ  
 مَزِيدٌ وَعَلَى آلِهِ ثَمَرَتُهُ شَجَرَةُ النَّبُوتَةِ - وَمَعْدِنِ  
 سِرِّ الْوَلَايَةِ وَمَلْبَعِ عَيْنِ الْفُتُوهِ - مُصْبٍ سَمَاءِ  
 مَكَارِمِهِ الْعَلِيْمَةِ - الْمُتَعَقِّقِينَ بِحَاثِقِ أَخْلَاقِهِ  
 الْعَظِيمَةِ - وَأَضْحَا بِهِ ضَوْءَ شَمْسٍ صَبَاحِ الْإِهْتِدَادِ -  
 الْوَيْمَةِ الْمُتَهَيِّدِينَ بِنُورِ قَمَرِ الْهُدَى - صَلَاةً وَسَلَامًا  
 يُبَلِّغَانِ قَائِلَهُمَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ بِخُلُوصَةِ خَاصَّةِ  
 أَهْلِ اللَّهِ الْمُقَرَّبِينَ - وَيُنْسِلَانِي زُلْفَى أَجَلِ  
 مَرَاتِبِ أَوْلِيَاءِ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ يَمَنَ وَشُرَيْدَانِ  
 تَمَنَ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضِعُّوا فِي الْأَرْضِ وَتَجَعَّلَهُمْ  
 أُمَّةً وَتَجَعَّلَهُمُ الْوَابِثِينَ فِي - الْمَكَانَةِ الْعُلْيَا -  
 وَالْعَالِيَةِ الْمُصَوَّرَى - فَوْقَ عَرْشِ الْإِسْتِوَاءِ - بِتَرَاكُمُ



أَنْوَاسِ تَمْكِينِ إِيَّاكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ آمِينَ - يَا رَبِّ  
 يَا اللَّهُ يَا بَاسِطُ يَدَيْكَ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ - أَسْأَلُكَ عَوَاطِفِ  
 الْكَرِيمِ وَقَوَاتِمَ الْجُودِ - أَقِلْ عَشْرَاتِنَا مِنْ كَثَائِفِ  
 ذُنُوبِ وَجُودِنَا الْمُظْلِمَةِ بِالْبُعْدِ مِنْكَ وَأُغْفِرْ لَنَا  
 بِنُورِ قُرْبِكَ وَنَعِيمِنَا بِصَفَاءِ وَدِّكَ وَطَهِّرْنَا مِنْ  
 حَدَثِ الْجَهْلِ بِالْعِلْمِ الْوَكِيلِ - وَأَتَّعِفْنَا بِالْقُرْبِ  
 الرَّبَّانِيِّ وَالْوَصْلِ الْمُغْنَوِيِّ - كَمَنْ أَصْطَفَيْتَهُ  
 حَتَّى أَحْبَبْتَهُ فَكُنْتَ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ  
 وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَلِسَانَهُ الَّذِي  
 يُنْطِقُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي  
 بِهَا وَأَعْطَانَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا  
 خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بِشَرِّهَا أَعْدَدْتَ لِعِبَادِكَ  
 الصَّالِحِينَ - الْوَمَّةِ الْمَرْضِيِّينَ - أُولَى الْوَسْتَقَامَةِ  
 فِي الْمُسْتَوَى الْأَزْهَى وَالْأَذْفَى الْمُبِينِ - رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
 مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ  
 وَتَقَرُّسُ إِلَيْكَ بِحُبِّكَ لِعَبِيدِكَ لَكَ وَبِدُ لُورِهِ  
 مِنْكَ وَبَدَلِيكَ لَهُ وَبِالسَّبَبِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ  
 أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ وَتَعْلَى إِلَيْهِ وَصَحْبِهِ صَلَوةً  
 وَسَلَامًا خَصَّصْتَهُ بِهِمَا يَخُصُّصِيْتَهُ بِمَا امْتَنَنْتَ  
 لَهُ عِنْدَكَ فِي عَالَمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يُخَاطَبُكَ  
 إِيَّاكَ بِقَوْلِكَ مَا خَلَقْتَ خَلْقًا أَحَبَّ وَلَا أَحْكَمَ عَلَى

مِنْكَ وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالشَّرَفَ الْأَوْعَى  
 وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَأَبْعَثْ الْقَامَ الْمُخْصَوْدَ  
 الَّذِي وَعَدْتَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ  
 يَا اللَّهُ يَا بَرَّ يَا لَطِيفُ يَا كَافِي يَا حَفِيفُ يَا وَاسِعَ  
 الْعَطَاءِ وَمُسْبِغَ النِّعَمِ تَسْأَلُكَ بِتُوبٍ وَجْهِكَ الْعَظِيمِ  
 الْبَرَّةَ الْجَامِعَةَ مِنْ نُورِكَ تَمَالِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْطَفَى عِنَايَتِكَ أَنْ تَجْعَلَ  
 ذَاتَنَا بِذَاتِهِ الْمُقَدَّسَةِ بِجَلَالَتِكَ وَتَنْحَقِّقَ  
 صِفَاتُنَا بِصِفَاتِهِ الْمُشْرِفَةِ بِمَجَبَّتِكَ وَتَقْبَلَنَا  
 أَخْلَاقُنَا بِأَخْلَاقِهِ الْمُعَظَّمَةِ بِكَرَامَتِكَ - فَيَكُونُ  
 عَوَضًا لَنَا عَنْ فَتْحِ حَيَاتِهِ الطَّيِّبَةِ النَّقِيَّةِ وَتَمُوتَ  
 مِيشَتُهُ السَّوِيَّةَ الرُّضِيَّةَ - وَأَنْ تَجْعَلَهُ فِي الْقَبْرِ  
 لَنَا سِرَاجًا مُنِيرًا وَبَهْجَةً - وَعِنْدَ الْإِلْقَاءِ عُدَّةً  
 وَبُرْهَانًا وَجُجَّةً - وَأَنْ تَحْشُرَنَا مَعَهُ فِي مَنْزِلَتِهِ  
 مَعَ آلِهِ وَخَاصَّتِهِ - مُرَبَّنِينَ بِزِينَتِهِ إِيْمَانٍ وَالَّذِينَ  
 آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ  
 يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَعَالَى تَوَسَّلْنَا وَاعْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي مَوْكِبِ الْعِزِّ لِعَرَّاسِ  
 السُّعَدَاءِ - أَهْلِ السَّعَادَةِ غَدًا - مُحَمَّدٌ  
 سَؤْلُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى  
 الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ

فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سَيَمَاهُهُمْ فِي وَجْهِهِمْ مِّنْ  
 أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي  
 الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاؤُهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلِظَ  
 فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِظَ بِهِمُ  
 الْكُفَّاءَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ  
 مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا - سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ  
 الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ  
 لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

**ترجمہ:** اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا، مہربان ہے۔  
 یہ رسول پاک اس پر ایمان لا چکے، جو ان کے پالنے والے کی  
 طرف سے، ان پر نازل فرمایا گیا۔ اور تمام مسلمان بھی، سب اللہ پر،  
 اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان  
 لائے۔ کہ ہم اللہ کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔  
 اور انہوں نے کہا، ہم نے سنا اور مانا۔ الہی تجھ سے بخشش عطا  
 ہیں، اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے۔ اللہ جس کو بھی تکلیف دیتا ہے۔  
 اس کی طاقت کے مطابق ہی دیتا ہے۔ جو کسی نے نیکی کے سوا اپنے  
 لیے، اور جو کوئی بُرائی کما ئے سوا اس کا انجام اسی پر، اے ہمارے  
 پالنے والے! اگر ہم سے مجبور چوک ہو جائے تو ہمیں نہ پکڑنا اور اے ہمارے پالنے  
 والے! ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈالنا جیسے تو نے ہم سے پہلوں پر ڈالا۔  
 اے ہمارے پالنے والے! اور ہم سے نہ اٹھوانا وہ جس کی ہم  
 میں طاقت نہیں اور ہم کو معاف فرما دے اور ہم کو بخش دے۔

اور ہم پر رحم فرما دے۔ تو ہی ہمارا آقا ہے۔ تو کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔ اے غالب (خدا) ایسا ہی کرو۔ ہمیں اور ہمارے متعلقین کو تکلیف پہنچی ہے، اور ہم کھوٹی پونجی لائے ہیں۔ سو تو ہم کو پورا پورا ناپ دے۔ اور ہم پر صدقہ فرما! بے شک اللہ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے اور وہی تو ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے دنیا کے ہر نظامِ زندگی پر غالب کر دے۔ اور اس کی گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ الہی! درود و سلام بھیج! اور تحفہ و انعام عنایت فرما۔ اور عطا فرما اور عزت افزائی فرما! اور اپنا بہت اور بڑا درود اور مکمل سلام نازل فرما! ایسا درود و سلام جو ذاتِ باطن کی حقیقت کے اُفق سے، ان پر نازل ہو۔ جو تیرے اسماء و صفات کے مظاہر کا مرکزی آسمان ہے۔ اور یہ درود و سلام عارفین کے سِدْرۃ المنتہی سے بلند ہوتے ہوئے نورِ مبین کے مرکزِ جلال تک پہنچ جائیں۔ ہمارے آقا و مولا محمد پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں۔ جو علمائے زبان کا علم و یقین، اور سچے خلفاء کا عین الیقین۔ اور معززِ نبیوں کے حق الیقین میں۔ جن کے انوارِ جلال میں اولوالعزم رسول حیران ہوئے۔ اور جن کی حقیقتوں کے معلوم کرنے میں بڑے بڑے نگرانِ فرشتے سرگردان رہے۔ جن پر قرآنِ عظیم میں واضح عربی زبان میں یہ ارشادِ گرامی نازل فرمایا گیا۔ اللہ نے یقیناً بڑا احسان فرمایا۔ ایمان والوں پر، جب ان میں، انہی میں سے رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اُن کی آیتیں پڑھتے

اور ان کو پاک کرتے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں۔  
 اگرچہ اس سے پہلے وہ کھلم کھلا گمراہی میں تھے، ”الہی اپنا افضل ترین  
 درود، اور کامل تر سلام، اور مکمل تر برکتیں اور پاکیزہ تر رحمتیں اُن پر  
 نازل فرما، جو کامل تر اور بالاتر نور ہیں اور چمکتا، روشن کمال ہیں کمال  
 الہیہ کی تجلیات کا مقام نزول راز ہائے جمال و کمال کے ستاروں  
 کے گرنے کا موقع ہیں۔ جو لطیف ہیں اچھی عادات اور خوبیوں کے  
 ساتھ نیک، سخی، شفقت فرمانے والے قرآن کو اس ارشاد کے  
 مطابق تمہارے پاس وہ رسول تشریف لے آئے جو تمہی میں  
 سے ہیں، تمہاری تکالیف ان پر شاق گزرتی ہیں۔ ان کو تمہاری بھلائی  
 کی حرص ہے اور ایمان والوں کے ساتھ شفیق و مہربان ہیں“ اللہ  
 کی رحمتیں اور سلام اور برکتیں۔ اس کی شفقت، اس کے کھنکھنے۔ اور  
 بخشش اور رضامندی ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو اول و آخر میں  
 ظاہر و باطن ہیں۔ جو خدا داد عزت والے ہیں۔ خدائے بزرگ نے  
 آپ کو بزرگی دی۔ خدائے پاک کی عظمت سے۔ جو پاک ہے۔  
 سبحان اللہ کی تسبیحوں سے۔ جو الحمد للہ کی تعریف سے تعریف  
 کئے گئے ہیں جو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی توحید سے بکتا ہیں جو اللہ اکبر  
 کے مینار سے منفرد ہیں جو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی تدبیر  
 سے ربانی (اللہ والے) ہیں۔ ایسا درود جو بے مثال ہو، جس کی  
 روشنیاں چمکدار ہوں جس کا وجود خدائی سخاوت کی خوشبوؤں  
 سے مہک رہا ہو۔ یہی خدائی سخاوت احمدی ہے۔ یہی پاکیزہ  
 راز محمدی ہے۔ کائنات ظاہری میں جب اللہ کوئی کام کرنا چاہے۔

تو بس اتنا فرماتا ہے کہ ہو جا، سو وہ ہو جاتا ہے۔ جس کی نہ حد ہو نہ انتہا، نہ مسافت نہ خانہ۔ یہ ہے تیرا درود جو تو نے حضور پر بھیجا۔ اپنی ہمیشگی کے ساتھ اور اے پروردگار! درود و سلام نازل فرما اپنے بندے اپنے نبی اور رسول ہمارے آقا محمد پر، جو ایمان والے نگران۔ امین۔ واجب اطاعت (مطاع) واضح حق کائنات کے لیے رحمت۔ اہل ایمان کے لیے سچائی کا قدم۔ چمکتے چہرے اور دمکتے ہاتھ پاؤں والوں کے قائد جن پر حق کو ناز اور مخلوق کو اعتماد ہے۔ اسمِ اعظم۔ نیک تر، مہربان تر ہیں۔ ایسا درود جو اعداد و شمار سے بڑھ کر ہو۔ حدود و قیود سے بالاتر ہو۔ اپنا مکمل درود جس کی حد نہ ہو۔ جو تیری نہ ختم ہونے والی حکومت کے ساتھ ساتھ لافانی ہو، جیسا کہ تیرے جو ذکرِ کرم اور کرمِ جو د کے لائق ہو۔ اے بڑے سخی، اے کریم اور خوب خوب سلام نازل فرما، ایسا سلام جس سے تو ہم کو سینوں کے دوسووں سے بچالے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تیری ان برکتوں کے جھونکوں کا صدقہ۔ کیا ہم نے تمہارے لیے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا؟ اور تو ہم کو ہمارے گناہوں کے بوجھوں سے چھٹکارا دے اپنی بخش و کرم سے اور ہم نے تم سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے تمہاری کمر توڑ دی تھی۔ اور اے درجے بلند فرمانے والے! اپنے ہاں ہمارے درجے بلند فرما، اور ہم نے محبوب تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔ اور ہمیں تسلیم و رضا کی چادر اوڑھادے۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَلْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے سکون سے۔ ہمیں نہ بُرائی سے بچنے کی طاقت

ہے نیکی کرنے کی طاقت ہے، مگر اللہ کی مدد سے جو بلند تر اور  
 برتر ہے، "ایسا درود و سلام جسے برکت ملی ہو تیرے اس فرمان سے۔  
 بڑا بابرکت ہے جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے، اور وہ جو چاہے  
 کرے، "زیادہ درود و سلام جس کی بھلائی زیادہ ہو۔ تیرے اس  
 فرمان سے کہ: "لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ ذِيكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ"  
 ان کے لیے وہ سب کچھ ہو گا جو وہ چاہیں گے اور یہی بڑا فضل ہے۔  
 اور جس کی بھلائی تیرے اس فرمان کے برابر ہو۔ کہ ان کے لیے  
 اس جنت میں وہ سب کچھ ہو گا۔ جس کی انہیں خواہش ہو گی۔ اور ہمارے  
 پاس اور بھی بہت کچھ ہے، "اور حضور کی آل پر جو نبوت کے درخت  
 کا پھل ہیں۔ اور ولایت کے راز کی کان ہے۔ اور جو انمردی کے  
 جہنم کا منبع ہے۔ آپ کی عام خوبیوں کے آسمان کامل ہے جو  
 جو حضور کے خلق عظیم کی حقیقتوں سے متصف ہے۔ اور حضور کے  
 صحابہ کرام پر جو صبح ہدایت کی روشنی کے سورج ہیں۔ ہدایت کے  
 چاند سے ہدایت پانے والے۔ ایسا درود و سلام جو پڑھنے والے  
 کو اعلیٰ ترین درجات تک پہنچائیں اللہ کے خاص مقرب بندوں کے  
 خلوص کا صدقہ اور اللہ کے مخلص ولیوں کے اعلیٰ درجوں کے  
 قریب کر دے۔ اس احسان کا صدقہ ہم نے ارادہ کیا کہ ان  
 لوگوں پر احسان کریں جن کو زمین میں دبا دیا گیا تھا۔ اور ان کو امام  
 (قائد) اور انہی کو دین کا وارث بنائیں، "مقام بلند میں۔ اور  
 آخری حد میں۔ استواء (غلبہ) کے عرش کے اوپر۔ عزت و اقتدار  
 کے تہ بہ تہ انوار کے صدقہ سے کہ فرمایا: "بے شک آج سے تو"

ہمارے ہاں عزت و امانت کا مستحق ہے۔“ اے پروردگار! اے اللہ  
 اے کُشادگی فرمانے والے! اے رحم و محبت فرمانے والے! میں  
 تجھ سے سوال کرتا ہوں نُر و لُ فضل و کرم کا۔ ہماری لغزشیں معاف  
 فرما دے۔ یعنی ہمارے تاریک وجود کے گتاہوں کا گرد و غبار صاف  
 کر دے۔ جو تیری دُوری کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے اور اپنے  
 نورِ قربت سے ہمیں بخش دے اور اپنی صاف ستھری محبت کا  
 ہم پر انعام فرما دے اور ہم کو جہالت کی گندگی سے، علم الہی کے  
 ذریعہ پاک کر دے اور ہم کو قُربِ ربّانی اور وصلِ معنوی عطا فرما۔  
 اس آدمی کی طرح جسے تُو نے چُن لیا۔ یہاں تک کہ اُسے اپنا محبوب  
 بنا لیا۔ پھر تو ہی اس کا کان بن گیا جس سے وہ سُنتا ہے اور اس  
 کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کی زبان جس سے وہ بولتا  
 ہے اور اس کا ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں جس سے  
 وہ چلتا ہے۔ اور ہم کو وہ دے جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو، کسی  
 کان نے نہ سنا نہ ہو اور کسی انسان کے دل میں کھٹکانہ ہو۔ جو تُو نے  
 اپنے نیک بندوں کے لیے اور پسندیدہ اماموں کے لیے تیار  
 کر رکھا ہے۔ جو ہر میدانِ عمل میں استقامت کے پیکر ہیں۔ الہی ہم  
 سے قبول فرما، بے شک تو ہی سُنتے جاننے والا ہے۔ الہی!  
 ہمارا آپ سے سوال ہے اور ہم تیری طرف وسیلہ پکڑتے ہیں اس  
 محبت کا جو تجھے اپنے حبیب سے ہے اور جو تیرے حبیب کو  
 تجھ سے ہے اور اس قُرب کا جو ان کو تجھ سے ہے اور اس  
 قُرب کا جو تجھے ان سے ہے اور اس تعلق کا جو تیرے اور تیرے



محبوب میں ہے کہ ان پر اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر وہ درود و سلام نازل فرما جن سے تو نے حضور کو خاص فرمایا اس وجہ سے کہ تو نے سرکار کو اپنے حضور ہر دوسرے پر ترجیح دی۔ باطنی و ظاہری دنیا میں (عالم الغیب والشہادۃ) کہ تو نے سرکار سے فرمایا کہ میں نے کوئی مخلوق تجھ سے بڑھ کر عزت والی، اور تجھ سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی اور حضور کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما۔ بڑی بزرگی اور بلند مرتبہ اور ان کو اس مقام پر فائز فرما، جہاں ساری مخلوق ان کی تعریف و توصیف کرے، جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے تمام جہانوں کے پالنے والے! اے اللہ! اے بھلائی والے! اے لطف فرمانے والے! اے کفایت فرمانے والے! اے حفاظت فرمانے والے! اے کیسے عطا والے! بہت نعمتوں والے! تیری ذات منور کا صدقہ، تجھ سے سوال ہے، تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور نور کماں سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جامع ہے۔ (سوال) تیری عنایت کا ہے کہ تو ہماری ذات کو اپنے جلال کا صدقہ، حضور کی ذات سے متحد کر دے، اور اپنی محبت کا صدقہ ہماری صفات کو حضور کی پاکیزہ صفات کے رنگ میں رنگ دے۔ اور اپنے کرم سے ہمارے اخلاق کو حضور کے اخلاق عظیمہ سے بدل دے۔ یہ ہمارا معاوضہ ہو جائے کہ ہم حضور کی حیات طیبہ کی سی ستھری زندگی بسر کریں اور صاف ستھری غم نہ موت مریں اور قبر میں حضور کا وجود مبارک ہمارے لیے روشن چراغ اور تابش

مُسْتَرْت ہو۔ اور پیشی کے وقت ہماری پُوسِجی، برہان اور صحبت ہو۔  
 اور ہم حضور کے گروہ میں، آپ کی آل اور خواص کے ساتھ اُنھیں زینتِ  
 ایمان سے مزین ہو۔ اور وہ جو حضور پر ایمان لائے ان کا نور ان کے  
 آگے آگے اور دائیں چلتا ہوگا۔ کہیں گے اے ہمارے پالنے  
 والے، ہمارے لیے ہمارا نور مکمل فرما دے اور ہمیں بخش دے۔  
 بے شک تو ہر جیہ ہے پر قادر ہے، عزت کے مقام پر نیک  
 بخت داہنوں کے لیے جو کل سعادت مند ہوں گے۔ محمد اللہ  
 کے رسول ہیں۔ اور جو آپ کے ساتھ ہیں، کافروں پر بڑے  
 سخت، آپس میں بڑے نرم۔ تم ان کو دیکھو گے رکوع و سجود میں  
 اللہ کا فضل اور اس کی رضا طلب کرتے ہوئے ان کے چہرے  
 پر سجدوں کے نشان ہی ان کی علامت ہے ان کی یہی مثال تورات  
 میں بیان کی گئی ہے اور ان کی جو مثال انجیل میں بیان ہوئی ہے۔  
 کیفیت جس نے اپنی انگوڑی نکالی۔ پھر اس کو طاقت دی۔ پھر وہ  
 مضبوط ہوئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔ کسان کو  
 خوش کرتی ہے تاکہ ان سے کافروں کا دل جلے۔ اللہ ان میں  
 سے جو ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے ہیں ان نے بخشش  
 اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ تمہارا پروردگار پاک ہے عزت  
 والا پروردگار اس سے جو یہ (منکرین) بیان کرتے ہیں رسولوں  
 پر سلام ہو اور اللہ پروردگار عالم کے لیے سب تعریف“  
 یہ تین درود شریف کتابِ مسلک الحنفیہ میں ذکر کئے گئے ہیں۔  
 اور مصنف کا کہنا ہے کہ یہ شیخ ابوالعباس احمد بن موسیٰ مسری صوفی قادری

کا درود شریف ہے اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں فائدہ دے۔ یہ پہلے  
 درود شریف کا نام ہے۔ ”وسيلة الطالب لئيل الطالب وتحفة  
 العارف في الصلوة على النبي الكريم الرؤف الرحيم“  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔

دوسرے کا نام ہے ”الفتوحات القدسية والمواهب  
 الوافية في الصلوة والسلام على سيدنا محمد خير البرية“  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔

تیسرے کا نام ہے ”الدرر الاثوار والياقوت الابرار في  
 الصلوة والسلام على سيدنا محمد نور الله الانوار“  
 صلی اللہ علیہ وسلم۔

شیخ ابوالعباس مذکور کے دو درود شریف نمبرز چپن اور چپن اس کتاب  
 میں گزر چکے ہیں۔ کاتب کی غلطی سے یہ تینوں درود شریف وہاں نہ لکھے جاسکے۔  
 کتاب شائع ہونے کے بعد پتہ چلا۔ اس لیے ہم نے ان کو یہاں لکھ دیا۔ خیر  
 اس میں کوئی حرج نہیں۔

## آسی وال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ السَّادَاتِ - وَمُرَادِ الْوَرَادَاتِ -  
 مُحَمَّدٍ حَبِيبِكَ الْكَرَّمَ بِالْكَرَمَاتِ - وَالْمُوَيَّدِ بِالْقُوَّةِ  
 وَالسَّعَادَاتِ السِّرِّا لظَاهِرٍ وَالتَّوَرِّ الْبَاطِنِ  
 الْجَامِعِ لِكُلِّ شَيْءٍ الْحَضَرَاتِ - صَاحِبِ الْحَمْدِ الَّذِي

هُوَ مُفْتَاخُ أَثْقَالِ الْأَعْطِيَةِ إِلَهِيَّاتِ - الْأَوَّلِ فِي  
الْوَيْجَادِ وَالْوُجُودِ وَمَنْ بِهِ خَتَمَ اللَّهُ النَّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ  
نُوبِ عَنِ الْعِنَايَاتِ - وَسَيِّدِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ  
الْفَتَّاحِ يَكُلُّ شَاهِدَ حَضْرَةِ الْمَشَاهِدِ وَالْكَمَالَاتِ  
الَّذِي أُسْرِيَ بِجَسَمِهِ الشَّرِيفِ وَرُوحِهِ  
الْوَاقِدِ الْعَالِي إِلَى أَعْلَى الْمَقَامَاتِ - وَخَاطَبَهُ  
رَبُّهُ وَأَكْرَمَهُ بِالتَّجِيَّاتِ النَّوْبِ الْأَوَّلِ وَالسِّرَاجِ  
الْمُسِيرِ الْأَنْهَارِ الْقَائِمِ بِكَمَالِ الْعُبُودِيَّةِ  
فِي حَضْرَةِ الْمُعْبُودِ مَعَ الْعِبَادَاتِ - صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ  
عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَائِهِ الَّذِينَ مَنِ اقْتَدَى  
إِلَى اللَّهِ وَمَسَارَ مِنْ أَهْلِ الْهَدَايَاتِ - صَلَوَاتُهُ وَ  
سَلَامُهُ لَا يَبْلُغُ حَضْرَةَ عَدَدِهَا أَهْلُ الْأَرْضِ  
وَالسَّمَوَاتِ - اَللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى  
السَّيِّدِ الْأَعْظَمِ مُحَمَّدٍ الْحَبِيبِ الشَّافِعِ  
السَّبْرِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ الصَّادِقِ الْأَمِينِ السَّابِقِ  
إِلَى الْخَلْقِ نُورُهُ - وَالسَّاحِتِ إِلَى الْعَالَمِ ظُهُورُهُ -  
عَدَدَ مَنْ مَضَى مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِيَ - وَمِنْ  
سَعِيدِ مُنْهَمٍ وَمِنْ شَقِيٍّ - صَلَوَاتُهُ تَسْلُفُ رِقَ  
الْعَدَّةِ - وَتَحِيطُ بِالْحَدِّ - صَلَوَاتُهُ لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا  
إِنْشَاءً - وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءً - صَلَوَاتُكَ الَّتِي  
صَلَّيْتَ عَلَيْهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً

بَلَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
كَذَلِكَ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ وَأَخْبَرِيَا رَبِّ خَفِيَّ  
نُفْثِكَ الْجَمِيلِ فِي آمِيهِ وَالْمُسْلِمِينَ -

ترجمہ: ہر جیب پر جو عزتوں سے نوازے گئے جن کی مدد اور نیک  
بختیوں سے مدد کی گئی۔ ظاہر می راز، باطنی نور۔ تمام بارگاہوں  
کو جمع کرنے والے۔ الحمد والے، جو تمام معاملات الہیہ کے  
پردوں کے تالوں کی پابی ہیں۔ جو ایسا جادو وجود میں اول ہیں۔  
جن کے ذریعے اللہ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمایا۔ غیبی  
کی آنکھوں کا نور، زمین و آسمان والوں کے سردار۔ بارگاہ مشاہدات  
کمالات کے ہر مشاہد کرنے والے کے لیے راستہ کھولنے والے  
جن کو جسم پاک اور روح اقدس کے ساتھ اعلیٰ مقامات کی سیر  
کردائی گئی۔ جن سے پروردگار نے کلام کیا اور تحائف سے نوازا۔  
نور اکمل اور چمکتا دمکتا چراغ، جو اپنے معبود کی بارگاہ میں کامل عبادت  
بجالانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل اور ان کے صحابہ  
گرام پر درود و سلام بھیجے۔ جن کی پیروی کرنے والے اللہ کی راہ پا  
گئے اور ہدایت پانے والوں میں سے ہو گئے ایسا درود و  
سلام جن کی تعداد کو زمین والے نہ پاسکیں نہ آسمانوں والے۔ الہی  
درود و سلام اور برکت نازل فرما، بڑے آقا محمد پر جو جیب میں  
شفاعت فرمانے والے ہیں۔ نیک تر، شفیق، مہربان بہت پیچھے  
امانت دار، جن کا نور مخلوق میں سب سے اول ہے۔ جن کا ظاہر

ہونا کائنات کے لیے رحمت ہے تیری گزشتہ اور آئندہ مخلوق کی تعداد کے برابر نیک سخت ہوں یا خواہ بد سخت۔ ایسا درود جو گنتی کی حدود تک پہنچ جائے اور حدود کا احاطہ کر لے۔ ایسا درود جس کی حدود انتہا نہ ہو۔ نہ مدت، نہ اختتام۔ تیرا وہ درود جو تو نے حضور پر بھیجا، ایسا درود جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو۔ کہ تیرے علم میں جس کی انتہا نہ ہو۔ اور آپ کے آل و اصحاب پر بھی اسی طرح۔ اس پر اللہ کا شکر اور اس کی ثناء۔ اور اے پروردگار! اپنا پوشیدہ لطف و کرم، میرے معاملہ میں بھی اور تمام مسلمانوں کے معاملہ میں بھی جاری و ساری فرمادے۔“

## ایک ایسی والِ رُود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ خَلْقِ اللّٰهِ - عَدَدَ  
مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَابُنْ فِي عِلْمِ  
اللّٰهِ - صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ وَمَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ  
وَرُسُلُهُ وَحَمَلَةُ عَرْشِهِ وَجَمِيعِ خَلْقِهِ عَلٰی سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَفْضَلُ  
الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ  
النَّبِيِّ الَّذِي وَعَلٰی اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَامٍ وَسَلَامٍ مِنَ اللّٰهِ

عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ عَدَّةَ مَا فِي عِلْمِ  
 اللَّهِ صَلَاةً دَائِمَةً يَدَوَامُ مُلْكُ اللَّهِ وَضِعْفَ  
 ذَلِكَ وَأَضْعَافَ أَضْعَافِ ذَلِكَ - اللَّهُمَّ صَلِّ  
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 عَدَّةَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ  
 الْأَرْضِ مِنْ أَذِلَّ الدُّنْيَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
 وَأَضْعَافِهِمْ صَلَاةً تَزِيدُ وَتَدْوُمُ وَتَفْضُلُ  
 صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ أَجْمَعِينَ -  
 اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر، جو اللہ کی تمام مخلوق میں سے  
 افضل ہیں، درود بھیج! جو ہو گیا اس کی اور جو ہو گا اس کی تعداد  
 کے برابر اور جو اللہ کے علم میں ہونے والا ہے اس کے برابر  
 اللہ کی رحمتیں اور اس کا سلام، اس کے فرشتوں، نبیوں، رسولوں  
 اس کا عرش اٹھانے والوں اور اس کی تمام مخلوق کا درود و سلام  
 ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب پر افضل درود و سلام  
 رحمتیں اور برکتیں۔ الہی! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج جو تیرے  
 بندے، نبی اور رسول ہیں جو نبی اُمّی ہیں۔ اور ان کی آل و اصحاب  
 پر اور سلام بھی۔ اور اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 تمام صحابہ کرام سے راضی ہو، اپنی معلومات کی تعداد کے برابر  
 ایسا درود جو اللہ کی دائمی حکومت کے ساتھ دائمی ہو، اور اس  
 سے چند در چند۔ اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج اور  
 حضور کی آل و اصحاب پر اور سلام بھیج! اتنی تعداد کے برابر

جو زمین و آسمان والوں نے پہلے دن سے قیامت تک بھیجا ہے اور بھیجا ہے اور ان سے دو گنا چو گنا اور اس سے دو گنا چو گنا۔ ایسا درود جو بڑھتا رہے ہمیشہ ہو اور درود پڑھنے والوں کے درود سے اسی طرح بڑھ کر ہو جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

## بیاسی والی درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ  
الْاَوَّلِيْنَ وَ سَيِّدِ الْاٰخِرِيْنَ - وَ سَيِّدِ الْعِبَادِ  
وَ سَيِّدِ الزّٰهِيْدِيْنَ وَ سَيِّدِ الرَّاٰكِعِيْنَ وَالتّٰجِدِيْنَ  
وَ سَيِّدِ الطّٰائِفِيْنَ وَ الْعَاكِفِيْنَ - وَ سَيِّدِ الْقَائِمِيْنَ وَ الصّٰ  
وَ سَيِّدِ الطّٰالِبِيْنَ وَ الْوَاَصِلِيْنَ وَ سَيِّدِ الْاَبْرَارِ  
وَ الْمُتَّقِيْنَ - وَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ - وَ سَيِّدِ  
الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْمُقَرَّبِيْنَ - وَ سَيِّدِ خَلْقِ اللّٰهِ اَجْمَعِيْنَ -  
صَلِّ اللّٰهُ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَ اٰوَادِهِ  
وَ اَشْيَاعِهِ وَ اَنْصَارِهِ وَ اٰلِ بَيْتِهِ مَا اِتَّصَلَتْ عَلَيْهِ  
بَيْتِيْنَ - وَ اُذُنْ بَحْنِيْنَ -

الہی! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج، جو پہلوں و پچھلوں کے سردار  
ہیں۔ عبادت گزاروں اور زاہدوں کے سردار ہیں، رکوع و سجود  
کرنے والوں کے سردار ہیں طواف و اعتکاف کرنے والوں



کے سردار ہیں۔ قیام کرنے والوں اور روزے داروں کے آقا  
 ہیں۔ طالبین و اصلین کے سردار ہیں۔ نیکوں اور پرہیزگاروں کے  
 سردار۔ بیوں اور رسولوں کے سردار۔ مقرب فرشتوں کے آقا  
 اللہ کی تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود و سلام  
 نازل فرمائے۔ اور ان کی آل اور ان کے صحابہ کرام پر، ان کی  
 بیویوں اور پیروکاروں پر، اور مددگاروں اور گھر والوں پر۔  
 جب تک انہیں یقین دیکھنے اور کان حق سننے میں مصروف ہیں۔

## تراوی وال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ  
 وَسَلِّمْ مِلَّةَ الْبَيِّنَاتِ وَمُنْتَهٰی الْعِلْمِ وَمَبْلَغِ  
 الرِّضَا وَعَدَدِ النِّعَمِ وَزِيَّةِ الْعَرْشِ -  
 اَللّٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر اور ان کی آل اور صحابہ پر،  
 اور سلام دے، میزانِ بھر، اور علم کی انتہا کے برابر، اور رضا  
 کے برابر اور بالوں کی تعداد کے برابر اور عرش کے وزن  
 کے برابر۔

## پہورا سی وال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَٰوةً  
 طَيِّبَةً مُّبَارَكَةً تُسَخِّنُ بِهَا قُلُوْبِيْ مِنْ طَلَبِ

الرِّزْقِ وَخَوْفِ الْخَلْقِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُوَحِّدَ  
جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ - عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُونُ  
وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ - عَدَدَ  
مَا يَكُونُ ۝

ترجمہ: الہی ہمارے آقا محمد پر درود بھیج ایسا درود جو پاک ہو، برکت  
والا جس سے میرے دل کو سکون ہو۔ طلبِ رزق سے،  
مخلوق کے ڈر سے۔ اے دو جہان کے جسم کی روح، اللہ  
آپ پر درود بھیجے، جو ہوا اور جو ہوگا اس کی تعداد کے برابر  
اور اے دو جہان کی زندگی کی روشنی! آپ پر سلام ہو۔ جو ہوا  
اور جو ہوگا اس کی تعداد کے برابر۔

## پچاسی والے درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ الْقُرْآنِ  
حَرْفًا حَرْفًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
عَدَدَ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ اَلْفٍ مِئَةً مِئَةً ۝

ترجمہ: الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، قرآن کے ایک  
ایک حرف کی تعداد کے برابر درود و سلام بھیج اور ہمارے  
آقا محمد پر ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار درود و سلام بھیج۔  
اور ہمارے آقا محمد پر ہر ہزار کی جگہ دو گنا دو گنا درود و سلام بھیج۔

# پچھیاں والی رُود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلَّ السَّمٰوٰتِ  
السَّبْعِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
مِّلَّ اَلْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ مِّلَّ مَا بَيْنَهُمَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحْصٰى كِتَابُكَ - اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ  
نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الَّذِي وَعَدَ عَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ  
كَلَّمَآ ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ  
الْغَافِلُونَ مِنْ اَدَلِّ الدُّنْيَا اِلٰی يَوْمِ الدِّينِ -

ترجمہ: الہی ہمارے آقا محمد پر سات آسمانوں کے برابر رُود و سلام بھیج! الہی ہمارے آقا محمد پر سات زمینوں کے برابر رُود و سلام بھیج! الہی ہمارے آقا محمد پر ان دونوں کے بیچ والی فضا کے برابر رُود و سلام بھیج! الہی ہمارے آقا محمد پر ان اعداد و شمار کے برابر رُود و سلام بھیج! جو تیری کتاب (قرآن یا لوح محفوظ) میں لکھے ہیں۔ الہی ہمارے آقا محمد، اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول پر رُود و سلام بھیج! جو نبی اُمّی ہیں۔ اور حضور کی آل اور صحابہ کرام پر جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور جب بھی غافل تیرے ذکر سے غفلت کریں۔ ابتداء سے آفرینش سے

لے کر قیامت تک۔

## ستاسی وال روود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ النَّوْصَى الْبَرِّ وَالْوَرَى وَعَدَدَ  
مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ كَائِنْ فِی عِلْمِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْقِيٰمَةِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الرِّمَالِ ذَرَّةَ ذَرَّةً - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ  
عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ مَرَّةً۔

الہی ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام  
ترجمہ: بھیج! مٹی بخشگی اور کائنات کی تعداد کے برابر، جو ہو چکا اور جو  
ہوگا اور قیامت تک اللہ کے علم میں ہونے والا ہے اس  
کی تعداد کے برابر، الہی! ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل اور  
صحابہ کرام پر درود و سلام بھیج! ریت کے ایک ایک ذرہ  
کے برابر، الہی! ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب  
پر ایک ایک ذرہ کے بدلے لاکھوں مرتبہ درود و سلام بھیج۔

## اٹھاسی وال روود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ التَّوْبَةَ الْكَامِلَةَ

وَعَلَى سَيِّدِنَا جِبْرِيلَ الْمَطْوِيِّ يَا نُورِ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ يَا سَمِيعُ الدُّعَا يَا لَطِيفًا بِمَا يَشَاءُ - تَوَسَّلْ  
اللَّهُمَّ عَلَيْنَا قُلُوبَنَا وَقُبُورَنَا وَأَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا  
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ -

الہی ہمارے آقا محمد نور کامل پر درود و سلام بھیج اور ہمارے سرکار  
ترجمہ: جبریل علیہ السلام پر جن کو رب العالمین کے رسول کے نور سے طاقت  
دی گئی۔ دیا جن کی گردن میں رسول رب العالمین کے نور کا طوق ڈالا  
گیا ہے! اے قریب! اے قبول فرمانے والے! اے دعا سننے  
والے! اے جس پر چاہے لطف فرمانے والے! الہی ہم پر ہمارے  
دل روشن فرما دے، اور ہماری قبریں اور ہماری آنکھیں اور اپنی رحمت  
سے ہم کو صابر بنا دے! اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے!

## تو اسی وال درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَاةً لَا حِقَّةَ يَنْوَرُهُ - اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً مَقْرُونَةً بِذِكْرِهِ  
وَمَذْكُورِهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً  
مُنَوَّرَةً لِقَبْرِهِ بِإِكْمَلِ تَنْوِيرٍ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَسَارِحَةً لِمَسْدَرِهِ مُوجِبَةً لِسُرُورِهِ -  
وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ صَلَاةً بَعْدَ  
النُّورِ وَطَهْوِيَةٍ -

الہی! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود بھیج! جو آپ کے نور سے ملا ہوا ہو۔  
 اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود بھیج! جو حضور کے ذکر و تذکرہ  
 سے ملا ہوا ہو۔ اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر درود بھیج! جو دوسروں  
 کو کامل تر نور سے متور کر دے۔ الہی! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود  
 بھیج! جو آپ کا سینہ کھول دے آپ کی خوشی کا سبب ہو۔ اور  
 درود بھیج! حضور کے تمام بھائیوں یعنی انبیاء و اولیاء پر، ایسا درود  
 جو حضور کے نور اور اس کے ظہور کے برابر ہو۔“

یہ دس درود شریف وہ ہیں جن کو علامہ قسطلانی نے اپنی کتاب ”مسالك  
 الحنفیہ“ میں ذکر کیا ہے اور ان کی نسبت کسی کی طرف نہیں کی۔ اور انہوں  
 نے ان الفاظ کے متعلق اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 مِلَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ - الخ - الہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر سات  
 آسمانوں کے برابر۔ آخر تک۔ فرمایا کہ یہ بعض نیک لوگوں کا قول ہے اور ان کی  
 بڑی فضیلت بیان کی ہے۔ اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ النَّوْرِ الْكَامِلِ - آخر تک کے الفاظ کے متعلق فرمایا کہ بعض علما نے  
 فرمایا ہے کہ یہ درود شریف آشوب چشم کے لیے بڑا مفید ہے اور نزع کی کیف  
 اس سے آسان ہو جاتی ہے۔ اور اسی بنا پر بعض نیک لوگوں نے اس کا تجربہ کیا ہے  
 جیسا کہ بعض بزرگوں کا قول سے معلوم ہوتا ہے۔

## نوے والے درود شریف

ابن ابی جملہ کا، یہ طاعون سے بچنے کے لیے مفید ہے  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَعْصِمُنَا بِهَا مِنْ الْاَوْهَالِ

وَالْأَفَاتِ وَتُطَهَّرُ نَابِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ۔  
 الہی محمد اور محمد کی آل پر ایسا درود بھیج! جس کے ذریعے تو ہمیں ہولناکیوں  
 اور آفتوں سے بچائے اور جس کے ذریعے تو ہمیں تمام بُرائیوں  
 سے پاک فرمادے۔“

ابن ابی جلد نے ابن خلیب بیروند سے نقل کیا کہ انہیں ایک نیک آدمی نے  
 بتایا کہ نبی علیہ السلام پر بکثرت درود پڑھنا، طاعون سے بچاتا ہے۔ ابن ابی  
 جلد کہتے ہیں میں نے یہ بات پلے باندھ لی اور میں ہر وقت یہ پڑھنے لگا  
 پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ علاقہ میں جب کثرت سے طاعون پھیل گیا تو  
 ایک بزرگ کو خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت ہوئی، انہوں نے صورت  
 حال سکر کے سامنے بیان کی تو حضور نے یہ دعا پڑھنے کا حکم فرمایا اَللّٰهُمَّ  
 اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَ عَظِيْمِ الْبَلَاءِ فِيْ النَّفْسِ وَ الْمَالِ  
 وَ الْاَهْلِ وَ الْوَلَدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ تین مرتبہ۔ (الہی  
 ہم آپ سے طعن۔ طاعون اور جان، مال، اہل و اولاد کی بڑی آزمائش  
 سے پناہ مانگتے ہیں) ”مِنَّا نَخَافُ وَ نَحْذَرُ۔ جس چیز سے  
 ہم کو خوف و ڈر ہے۔ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر۔ عَدَدُ ذُنُوْبِنَا حَتّٰی تَغْفِرَ۔  
 ہمارے گناہوں کے برابر، یہاں تک کہ تو ہم کو بخش دے“ پھر تین مرتبہ اکبر  
 وَ صَلِّ اَللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّم۔ (اور اللہ درود و سلام  
 بھیجے محمد اور حضور کی آل پر) اللہ اکبر تین مرتبہ۔ اَللّٰهُمَّ تَفَعَّلْتَ بِبَيْتِكَ  
 فَبِنَا مَهْلَتَنَا وَ عَمَرْتَ بِنَا مَنَارِنَا فَلَا تُهْلِكُنَا  
 بِذُنُوْبِنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (اے اللہ! تو نے اپنا نبی ہمارے اندر  
 شفیع بنا کر بھیجا۔ پھر تو نے ہم کو مہلت دی اور ہمارے گھر ہم سے بسلے۔

سو ہمارے گناہوں کے سبب ہم کو ہلاک نہ فرمانا۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمائے۔

## اکیا نواں درود شریف

سیدی شیخ خالد نقشبندی رضی اللہ عنہ کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَاٍ وَدَوَاءٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ  
وَعَلَيْهِمْ كَثِيْرًا -

ترجمہ: اے الہی! ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر درود بھیج!  
ہر بیماری اور ہر درد و اکی تعداد کے برابر اور آپ پر اور ان پر  
بکثرت برکت اور سلام نازل فرما۔

یہ درود شریف مولانا عارف باللہ سیدی شیخ خالد نقشبندی رضی اللہ عنہ  
مجدد طریقہ نقشبندیہ کا ہے جو ملک شام میں مدفون ہیں۔ (علمائے) ذکر کیا ہے  
کہ یہ درود شریف اب بھی طاعون سے بچاؤ کے لیے تریاقِ مجرب ہے اور  
آپ کا فرمان ہے کہ زمانہ طاعون میں ہر فرض نماز کے بعد اسے تین مرتبہ پڑھا  
جائے اور آخری مرتبہ پڑھا جانے والا لفظ کثیراً کا دو مرتبہ تکرار کرے۔ اور  
ان الفاظ پر ختم کرے وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ قَا لِ  
بُکْرٰی وَصَحْبِ کُلِّ اَجْمَعِیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ اور درود و سلام  
نازل فرما تمام نبیوں اور رسولوں پر اور سب کی تمام آل اور سب کے تمام صحابہ  
کرام پر اور تمام تعریف اللہ پروردگارِ جہان کے لیے۔



## بانوال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
النَّبِيِّ الْاَوَّلِيِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم تَسْلِيْمًا يَّقْدِرُ  
عَظَمَةُ ذَاتِكَ فِي كُلِّ وَتٍ وَحِيْنٍ۔

الہی ہمارے آقا محمد پر درود اور خوب سلام بھیج! جو تیرے بندے  
تیرے نبی۔ تیرے رسول نبی اُمّی ہیں۔ اور ان کی آل اور اصحاب پر  
ہر وقت و آن اپنی عظمت ذات کی مقدار کے برابر۔

شیخ عبداللہ ہاروشی مغربی نے اپنی کتاب کنوز الاسرار فی الصلوٰۃ۔

علی النبی المختار میں ان الفاظ کی فضیلت میں کہا ہے کہ میرے دل میں خیال  
تھا کہ یہ درود شریف ایک لاکھ کے برابر ہے۔ میں نے اس کی فضیلت پر اپنے  
ایک بھائی سے مذاکرہ کیا اور میں نے اس سے کہا کہ کہا جاتا ہے یہ درود شریف  
ایک لاکھ درودوں کے برابر ہے۔ تو وہ بولے کہ یہ کم ہے اور بے ادبی ہے۔  
کیونکہ تم نے جو کہا اپنی ذات کی عظمت کے لحاظ سے کہا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
کی ذات کی عظمت کی کوئی حد نہیں، لہذا اس درود شریف پر ملنے والا اجر و  
ثواب انشاء اللہ بے حد و حساب ہو گا پس میں نے بھی اسی قول کی طرف رجوع  
کر لیا۔ اور اسی کو بہتر پایا۔ اور کوئی شک نہیں کہ یہ کامل درودوں میں سے ہے۔

## ترانوال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَامٍ تَسْلِيْمًا

الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِكَ وَعَدَدَ  
جَوَاهِرِ أَقْرَادِ كُرَّةِ الْعَالَمِ وَأَضْعَافَ ذَلِكَ  
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ -

الہی ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر آنا درود بھیج جو زمینوں آسمانوں  
کا ہم وزن ہو جو تیرے علم میں ہے، اس کی تعداد کے برابر۔ اور  
کرۃ عالم کے ذروں کے برابر۔ اور اس سے کئی گنا زیادہ، بے  
شک تو ستودہ بزرگ ہے۔

اسے صاحب کنوز الاسرار نے ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت میں  
یہ بات نقل کی ہے کہ میرے معتمد علیہ شخص نے ہمارے پیشوا عیاشی  
سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ اس درود شریف میں بڑا راز ہے اور بڑا اجر  
ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ پڑھنے کی توفیق دے اس کو ایک نیکی ایک لاکھ کے  
برابر ہے۔

## پہچورانوال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اَشْرَفِ مَوْجُوْدٍ - وَافْضَلِ مَوْجُوْدٍ -  
وَ اَكْرَمِ تَخْصُوْمِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ سَادَاتِ بَرِيَّاتِكَ وَ مَنْ  
لَهُ الْفَضِيْلُ عَلٰی جُمْلَةِ مَخْلُوْقَاتِكَ - صَلَاةٌ تَنْاسِبُ  
مَقَامَهُ الْعَالِي وَمَقْدَارَهُ - وَتَعْمُرُ اَهْلَهُ وَ  
اَزْوَاجَهُ وَ اَوْلِيَاءَهُ وَ اَنْصَارَهُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ  
وَ عَلٰی جُمْلَةِ رُسُلِكَ وَ اَنْبِيَائِكَ - وَ زُمْرِ مَلَائِكَتِكَ  
وَ اَصْفِيَائِكَ - صَلَاةٌ تَعْمُرُ بَرَكَاتُهَا الطُّبْعَيْنِ وَ هُنَّ

أَهْلِ آتِ صِلِكَ وَسَمَائِكَ -

الہی درود بھیج ان پر جو موجودات میں بزرگ تر ہیں، اور پیدا ہونے والوں میں افضل تر ہیں اور خواص میں معزز تر اور ستودہ ہیں تیری مخلوق کے سرداروں کے سردار۔ جن کو تیری تمام مخلوق پر فضیلت حاصل ہے۔ ایسا درود جو ان کے مقام بلند اور شان والا کے مناسب ہو، جو ان کی آل بیویوں۔ اولیاء اور مددگاروں کو عام ہو۔ الہی ان پر اور اپنے تمام انبیاء و مرسل پر درود بھیج! اور زمرۃ ملائکہ اور اپنے برگزیدہ بندوں پر ایسا درود جس کی برکتیں تیری زمین اور تیرے آسمانوں کے تمام اطاعت شعاروں کو عام ہوں۔  
یہ درود شریف کنوز الاسرار میں ذکر کیا گیا ہے مصنف کا کہنا ہے کہ یہ کامل درودوں میں سے ہے ہاں مجھے ان کے فضائل کا علم نہیں ہو سکا ہاں اس کی بزرگی مقام پر خود اس کے الفاظ دلیل ہیں۔

## پچانوواں درود شریف

یہ کمال درود شریف کتاب افضل الصلوات میں مذکور نہیں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلٰی اٰلِهِ كَمَا لَا نَحْيَايَةَ يَكْمَايِكَ وَعَدَدَ كَمَا اِلَيْهِ  
الہی! درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر جیسے تیرے کمال کی حد نہیں اور ان کے کمال کے برابر۔  
اس کو بھی صاحب کنوز الاسرار نے ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت بیان

کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ فائدہ ہمارے بزرگوار عیاشی نے ہمیں عطا فرمایا اور میں نے ان کے بیاض سے اسے نقل کیا ہے جس کی عبارت یہ ہے۔ سیدی علی سمو کی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے یہ درود شریف ایک مرتبہ پڑھا اسے پانچ لاکھ کے برابر ثواب ملے گا اور یہ اس کے لیے جہنم کے بچاؤ کا فدیہ ہوگا اور اللہ کا فضل وسیع ہے اور جو بات مشہور ہے اور پھیلی ہوئی ہے شیخ شریف حسن ابو عبد اللہ محمد بن علی المعروف یہ ابن بسون رضی اللہ عنہ کے متعلق وہ یہ ہے کہ انہوں نے خواب میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے ان کو یہ مذکورہ درود شریف بتایا اور یہ بات بھی صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ درود شریف دس ہزار کے برابر ہے۔ شیخ عارف مولانا عبد اللہ بن علی طاہر حسنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس سلسلہ میں کچھ شک گذرا، پھر میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں نے حضور سے مذکورہ تعداد کے متعلق سوال کیا تو حضور نے فرمایا ایسا ہی ہے۔ ہمارے شیخ عیاشی نے فرمایا۔ میں نے اس مذکورہ درود شریف کے تحت خوش خط لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی ہے۔ میں نے سیدنا شیخ الاسلام، خاتمۃ الاعلام مولانا محمد ابی بکر دلائی کو کہتے سنا ہے۔ کہ یہ ایک درود شریف دس ہزار کے برابر ہے یہ بات انہوں نے بالمشافہ فرمائی۔ اور ہمارے شیخ استاذ میرے آقا محمد ابو عنائی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ یہ ایک درود شریف چھ ہزار کے برابر ہے۔ پھر جب (استاذ ابو عنائی) نے مولانا محمد ابی بکر دلائی سے اس سلسلہ میں بات کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا نہیں میں نے کہا تھا ایک درود شریف دس ہزار کے برابر ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود سات سو مرتبہ بھیجا تو وہ اس کا فدیہ ہو جائے گا پس اللہ کے اس فضل پر میرا تعجب اور بڑھ گیا۔

اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا فائدہ عام ہے اور یہ بھی کہ ایک ہزار اکتالیس کے برابر آپ نے مجھے یہ بھی بتایا اللہ اس سے فائدہ دے کہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ایک ہزار بار پڑھنا فدیہ ہے میں نے ایسا ہی امام سیدی عبدالرحمن ثعالی رحمۃ اللہ کی تفسیر میں لکھا دیکھا ہے یہ کہا اور اپنے ہاتھ سے لکھا اللہ کے بندہ ناپیز محمد بن عبد اللہ البکری نے ابتدا ماہ صفر سن فلان اور فقیہ حافظ ابو عبد اللہ سیدی محمد بن احمد القسطنطینی الحسینی سے پوچھا گیا کہ درود مذکور کا جو ثواب سیدی محمد بن علی بن زیسون اور سیدی محمد بن ابوبکر دلائی نے بیان فرمایا ہے اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ یہ درود شریف ستر ہزار کے برابر ہے ذکر کیا گیا ہے کہ یہ حدیث شیخ مقبری نے ہی ذکر کیا ہے کسی اور نے اسے ذکر نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں مصر کے بعض علما نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضور سے اس روایت کے بارے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا مقبری نے سچ کہا ہے۔ لیکن اگر ہم گرامی کے بعد النبی اکلیل کے لفظ بڑھا کر "کنوز الاسرار کی عبارت ختم ہوئی۔ میں نے اس درود شریف سے متعلق اپنی کتاب افضل الصلوٰتیں ایک عظیم فائدہ ذکر کیا ہے۔ میں نے سیدی احمد الدردیر کے درود شریف کی شرح جو عارف صادی نے لکھی ہے کا حوالہ دینے کے بعد لکھا ہے کہ اس درود شریف کا نام کمالیہ بھی ہے اور یہ بزرگ ترین الفاظ میں سے ہے اور یہ ستر ہزار کے برابر ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ کے برابر ہے اور امام المحدثین عبد اللہ بن سالم بصری مکی نے شیخ کامل سالم بن احمد شماع حلبی کے حالات میں ان کا یہ قول نقل کیا ہے جسے میں نے دیکھا ہے عبارت یہ ہے: "اس درود شریف کی نسبت خضر علیہ السلام کی طرف ہے اور مشہور ہے کہ یہ مرض نسیان و بھول جانا، کو اہل کرتا ہے۔ میں یہ بات اپنے شیخ یکتا جو قابل اعتماد ہیں شیخ ابوطاہر بن ولی اللہ، عارف

ملا ابراہیم کورانی، مدنی، شافعی سے سُن کر بیان کر رہا ہوں اور وہ ابو محمد شیخ حسن متوفی سے اور وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے شیخ علی شبراٹسی نے خبر دی جو نابینا تھے کہ میں نماز جمعہ سے پہلے شہاب الدین خجائی (مُصَنَّف نسیم الریاض شرح شفا للقاضی البیاض کے پاس حاضر ہوتا تھا میرے لیے ایک کرسی لائی جاتی تھی جس پر میں بیٹھا کرتا تھا اور علامہ شہاب الدین خجائی میرے سامنے بیٹھتے اور اپنے اشکالات پوچھتے۔ میں ان کے جوابات دیتا اور جن کتابوں میں جوابات ہوتے ان کا ذکر بھی سند کے ساتھ کر دیتا۔ پھر اسی طرح آئندہ جمعہ کے دن بھی (علامہ خجائی) کے گھر حاضر ہوتے۔ جب ان سے سوال کیا گیا کہ حضرت آپ نابینا ہیں اور خجائی کی آنکھیں صحیح سالم ہیں (پھر وہ آپ سے استفادہ کرتے ہیں) فرمایا ہاں خجائی بھول جاتے ہیں اور میں بھولتا نہیں۔ عرض کیا گیا اس کا سبب؟ فرمایا میرا ایک شریک (ساتھی) میں اس کے ہمراہ برابر برابر علم حاصل کرتا تھا۔ اس اثنا میں اس نے مجھے بتائے بغیر علمِ رمل حاصل کر لیا۔ مجھے پتہ چلا تو میں بہت پریشان ہوا میں اپنے مُرشد کے پاس حاضر ہوا۔ اور انھیں تمام بات بتادی اور مطالبہ کیا کہ مجھے بھی یہ علم پڑھائیں۔ انہوں نے فرمایا کہ تم اسے مکمل طور پر حاصل نہیں کر سکتے کیونکہ اس کا نتیجہ دیکھ کر ہی حاصل ہوتا ہے اور تیری نظر نہیں۔ اس سے میرا دل ٹوٹ گیا۔ اور میں حیران پریشان رہ گیا اور اس پریشانی کی وجہ سے میں نے دُودن تک کچھ کھایا نہ پیا۔ ایک آدمی میرے پاس آکر بیٹھا اور کہنے لگا علی! کوئی بات نہیں۔ میں نے اسے تمام بات بتادی۔ اس نے کہا یہ علم نہ دنیا کے لحاظ سے قابلِ تعریف ہے۔ نہ دین کے لحاظ سے، لہذا اس سے اپنی اُمیدیں وابستہ مت کرو۔ میں سمجھے اس شرط کے ساتھ ایک فائدہ پہنچانا چاہتا ہوں کہ اس سے لا تعلق ہو جاؤ۔ اور وعدہ کرو کہ اس کا ارادہ دل سے نکال دو گے۔ میں نے کہا مجھے اس فائدے

کا نتیجہ بتاؤ تاکہ تم سے معاہدہ کروں تو اس نے مجھے نسیان (بھولن) کے خاتمہ کے لیے یہ درود شریف سنایا تم اسے مغرب و عشاء کے درمیان پڑھو، کوئی تعداد مقرر نہیں۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ كَمَا لَا نِهَآئَةَ لِّكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهِ۔

”الہی ہمارے آقا محمد اور حضور کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تیرے کمال کی حد نہیں اور حضور کے کمال کے برابر“

عبارت تمام حروف کے ساتھ ختم ہوئی ”افضل الصلوات“ کی عبارت ختم ہوئی۔

## پچھیانوال درود شریف

سیدی زین الدین عسکری بن پیرس الخالدی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُتٰی وَعَلٰی آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ وَسَائِرِ عَشْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاتِّبَاعِهِ الْمَكْرُمِيْنَ وَاَهْلٍ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ وَاَتَّابِعِيْنَ وَتَابِعِ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَتَحَنَّنْ وَتَرَحَّمْ وَتَعَطَّفْ وَتَلَطَّفْ وَتَكْسَرَّمْ دَائِمًا بِدَوَامِكَ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ وَتَحَنَّنْتَ وَتَرَحَّمْتَ وَتَعَطَّفْتَ وَتَلَطَّفْتَ وَتَكْرَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِهِ اِبْرَاهِيْمَ نَبِيِّ الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ كَمَا ذَكَرَكَ ذَا جَدٍّ وَغَافِلٌ عَنْ ذِكْرِكَ غَافِلٌ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِكَ كَايْنُ اَوْقَدُ

كَانَ صَلَاةً مَيُوتَنَةً زَكِيَّةً هَيِّئَةً رَضِيَّةً مَبْسُوطَةً مَبَاسَكَةً  
 مَرْفُوعَةً مَرْضِيَّةً هَيِّئَةً جَلِيلَةً عَظِيمَةً عَالِيَةً نَامِيَةً  
 طَيِّبَةً طَاهِرَةً مَقْبُولَةً كَرِيمَةً صَافِيَةً صَلَاةً لَا غَايَةَ  
 لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِصَاءَ حَدٍّ مِنْ صَلَّيْ  
 عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ مِنْ أَوَّلِ الدُّنْيَا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ  
 وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْ صَلَاتَيْهِ أَجْمَعَيْنِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ سَلِيمِ وَالنَّبِيِّينِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الدُّوَلِ وَالْأَخْيَرِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا حَبِيبَ رَبِّ الْعَالَمِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ  
 أَرْسَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا مَنْ خَصَّهُ اللَّهُ بِالشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى يَوْمَ الدِّينِ الصَّلَاةُ  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَفْضَلَ عِبَادِ اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ عَلَى اللَّهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا يَا سَوْلاً لِدَوْلَةِ الْمَلَكُوتِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ وَأَزْوَاجِكَ وَذُرِّيَّتِكَ وَأَتْبَاعِكَ  
 أَجْمَعِينَ وَالْعَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - اَللّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ  
 الْأُمِّيِّ السُّلْطَانِ الْكَامِلِ الْخِتَارِ الْتَوَّابِ الْبَيِّنِ بَجْدِ  
 أَنْوَارِكَ - وَمُعَدِّنِ أَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ  
 وَعَسْرُوسِ مَمْلَكَتِكَ - وَخَزَائِنِ سِرِّكَ - وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ



الْمَلَذِ بِمُشَاهَدَتِكَ . الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُورِضِيَّتِكَ . خَلَا صَدْرَهُ  
 خَاصَّةً عَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ . آطَا هِيرَ الْمُطَهَّرِ مِنْهُمُ الْغُرُقَةَ  
 وَحَدَّ الرَّحْمَةَ وَمِنْهُمُ الْمَلِكِ وَذَالَ الدَّوَامِ السَّيِّدِ الْكَامِلِ  
 الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ نُورِ الْأَنْوَابِ . وَمَعْدَنِ الْأَسْرَارِ . وَ  
 سَيِّدِ الْأَبْرَارِ . وَصَاحِبِ النَّاجِ وَالْوَقَّاسِ . شَفِيعِ الْمُتَّيِّدِ  
 مِنَ النَّارِ . وَسَائِقِهِمْ لِيَذَابِ الْقَرَارِ صَلَاةً دَائِمَةً  
 بِدَوَامِكَ . بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ . دَائِمًا أَبَدًا أَبَدًا وَارِمْ مُلْكُ اللَّهِ  
 صَلَاةً تُرْضِيكَ وَتُرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا صَلَاةً تُسْعِدُنَا  
 بِهَا سَعَادَةً لَا شَقَاوَةَ بَعْدَهَا وَتُغْنِيُنَا بِهَا عَنِّي لَوْ فَاقَةَ  
 بَعْدَهُ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدَ وَتُفَرِّجُ بِهَا الْأُكُوبَ  
 وَتُذْهِبُ بِهَا عَنَّا كُلَّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَسُوءٍ وَخُسْرٍ صَلَاةً  
 تَرْفَعُ لَنَا بِهَا الدَّعَوَاتِ وَتَمْحُو السَّيِّئَاتِ وَتُضَاعِفُ  
 الْحَسَنَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَعْلَى الْمَقَامَاتِ بِجِوَارِ سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْمُعْجَزَاتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 لِنَفُوزِ بَرَكَتِهِ بِلَذِيذِ الْمُشَاهَدَةِ وَالْمَنَاجَاةِ مَعَ الَّذِينَ  
 أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْقِدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ  
 وَالصَّالِحِينَ صَلَاةً تَزِيدُ وَتَنْمُو وَتَفُوقُ وَتَعْلُو وَتَسْمُو  
 صَلَاةً كُلِّ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ صَلَاةً تَسْتَعْرِقُ الْعَدَا  
 وَتُحِيطُ الْعَدَا كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ  
 الْغَافِلُونَ صَلَاةً الَّتِي صَبَّحْتَ عَلَيْهَا صَلَاةً لَا غَايَةَ  
 لَهَا وَلَا نَيْهَاةَ وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِصَاءَ وَعَلَى آلِهِ وَ

مَحْبَبَةٍ كَذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ - اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ فِي  
 نَفْسِهِ الزَّكَاةَ الطَّاهِرَةَ وَفِي أُمَّتِهِ وَفِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَفِي  
 مَحَابِبِهِ قُوَّةَ مَا يُؤَمِّلُهُ مِنْكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ بِفَضْلِكَ  
 الْعَظِيمِ يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ بِزِيَادَاتِ كَلِمَاتِ لَا يُدْرِكُهَا  
 أَحَدٌ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَطَّلِعُ عَلَيْهَا أَحَدٌ سِوَاكَ - يَعْلَمُهَا  
 أَحَدٌ غَيْرُكَ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا أَحَدٌ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ  
 يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - اللَّهُمَّ إِنَّهُ بَلَّغَ الرِّسَالَةَ  
 وَأَدَّى الْأَمَانَةَ وَكَشَفَ النُّعْمَةَ وَنَصَحَ الْأُمَّةَ وَدَرَأَ الْبَرَكَةَ  
 وَأَقَامَ الْحُجَّةَ وَأَظْهَرَ اللَّهُ بِبَرَكَتِهِ النُّعْمَةَ وَجَعَلَهُ  
 عَيْنَ الشَّحْمَةِ جَاهِدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِكَ  
 لَا أَعْرَضَ وَلَا آذَبَ وَعَبَدَكَ حَتَّى آتَاهُ الْيَقِينُ - اللَّهُمَّ  
 آتِهِ نِيهَايَةَ مَا يُسْأَلُهُ السَّائِلُونَ وَمَا يَسْتَخْبِيهِ السَّاعُونَ  
 أَفْضَلَ وَأَطْيَبَ وَأَمْرَكَ وَأَنْمَى وَأَعْلَى وَأَقْرَبَ وَأَكْمَلَ  
 مَا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَجْمَعِينَ وَأَرْضَ عَنْ مَخْلُوقَاتِهِ  
 أَجْمَعِينَ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِأَحْسَنِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ سُبْحَانَ  
 سَائِكَ سَائِ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ سَائِ الْعَالَمِينَ -

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج اپنے بندے اور رسول ہمارے آقا محمد  
 نبی اُمّی پر۔ آپ کی آل پر، آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں اور اولاد  
 پر اور آپ کی تمام پائیدار سنت پر، آپ کے تمام معزز پیروکاروں  
 پر، اور اپنے تمام اعانت گذروں پر تابعین و تبع تابعین پر جو تقیاً

نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں اور سلام و برکت، اور رحم و کرم، مہربانی و کرم نوازی فرما اور ایسا لطف و عنایت فرما، جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی ہو، جیسے تو نے درود و سلام، لطف و کرم مہربانی و کرم نوازی فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر۔ تمام کائنات میں بے شک توستودہ بزرگ ہے۔ جب تک ذکر کرنے والا تیرا ذکر کرتا ہے اور جب تک غافل تیرے ذکر سے غفلت برتتا رہے۔ جو تیرے علم میں ہو گیا۔ یا ہونے والا ہے اس کے برابر ایسا درود جو بابرکت، صاف، پسندیدہ، منفصل، مبارک، بلند مرتبہ، جلیل القدر، عظیم، برتر، مکمل، صاف ستھرا، مقبول، کریم، صاف ہو۔ ایسا درود جس کی ابتدا ہونہ انتہا۔ نہ معیاد نہ اختتام۔ جنہوں نے آپ پر درود پڑھا اور جنہوں نے نہ پڑھا۔ ابتدائے آفرینش سے قیام قیامت تک۔ ان سب کے برابر، اور اللہ آپ کے تمام صحابہ کرام سے راضی ہو۔ درود و سلام آپ پر اسے رسولوں اور نبیوں کے آقا۔ اور آپ پر سلام! اے پہلوں پچھلوں کے سردار! درود و سلام آپ پر، اے ساری مخلوق سے بہتر! درود و سلام آپ پر اے پروردگار کائنات کے حبیب! درود و سلام آپ پر، اے وہ جن کو اللہ نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ درود و سلام آپ پر، اے وہ جن کو اللہ نے قیامت کے دن شفاعتِ عظمیٰ سے مخصوص فرمایا درود و سلام آپ پر اے اللہ کے بندوں میں افضل! درود و سلام آپ پر اے اللہ کی بارگاہ میں ساری مخلوق سے معزز تر! درود و سلام آپ پر، اے ہمارے آقا! یا رسول اللہ! درود و سلام آپ پر، آپ کی آل پر آپ کے صحابہ پر، آپ کی بیویوں پر اور اولاد پر۔ اور آپ کے پیروکاروں

سب پر۔ والحمد للہ رب العالمین۔ سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے۔ الہی! درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا اپنے بندے رسول، نبی اُمّی محمد پر، جو شہنشاہ کامل، مختار، نور مبین ہیں تیرے انوار کا سمندر، تیرے رازوں کی کان، اور تیری محبت کی زبان ہیں۔ تیری مملکت کے دولہا، اور تیری رحمت کا خزانہ ہیں، تیری بارگاہ کے امام اور تیرے مشاہدہ ذات سے لذت حاصل کرنے والے ہیں تیرے نور پر نور کا ظہورِ اول۔ تیری مخلوق کی بید و چیدہ ہستیوں میں سے خاص الخاص اور پاک و صاف ہیں۔ معرفت کی میم۔ رحمت کی حاء۔ ملک کی میم اور دوام کی دال ہیں۔ سید کامل۔ پردہ عدم کو چاک کرنے والے، سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے اور نوروں کے نور ہیں، رازوں کی کان، نیکوکاروں کے سرِ ار، تاج و زقار کے مالک، اُمت کو آتشِ جہنم سے بچانے والے سفارشی، دارِ سکون کی طرف، ان کے قائد ہیں۔ ایسا درود جو تیرے دام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو، اللہ کی حکومتِ ابدی کے ساتھ ساتھ دائمی ہو۔ ایسا درود جو تیری اور ان کی رضا کا باعث ہو، اور جس کے ذریعے تو ہم سے راضی ہو۔ ایسا درود جس سے ہم ایسی نیک نیتی پائیں جس کے بعد بد نیتی نہ ہو، ایسا درود جس سے ہم ایسی غنا حاصل کریں جس کے بعد محتاجی نہ ہو۔ ایسا درود جس سے گرہیں کھلیں، مشکلیں حل ہوں اور ہم سے ہر طرح کا رنج و الم دور ہو، ایسا درود جس سے درجے بلند ہوں، برائیاں ختم ہوں، نیکیاں بڑھیں اور ہم کو اعلیٰ مقامات پر پہنچائے۔ سیدنا محمد صاحبِ معجزات صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب۔ تاکہ ہم آپ کی برکت سے مشاہدہ و مناجات

کے مقامات پر، ان لوگوں کے ہمراہ پہنچ سکیں، جن پر تو نے انعام فرمایا۔ یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین، ایسا درود جو زائد ہو، بڑھتا رہے، اور بلند و برتر ہو، ہر درود شریف بچھنے والے کے درود سے تمام درود بچھنے والوں کے برابر۔ ایسا درود جو اعداد و شمار سے بڑھ جائے، اور حد کا احاطہ کر لے۔ جب کبھی ان کا ذکر کریں ذکر کرنے والے۔ اور جس قدر غافل ان کے ذکر سے غفلت برتیں۔ تیرا وہ درود جو تو نے ان پر بھیجا۔ ایسا درود جس کی حد و انتہا نہ ہو۔ نہ مدت نہ اختتام۔ اور اسی طرح آپ کی آل و اصحاب پر۔ اللہ کا شکر ہے۔ الہی اس درود کو آپ کی ذات طیب و طاہر تک آپ کی اُمت اور آپ کے آل و اصحاب پر اُمید سے بڑھ کر پہنچا۔ اپنے بڑے فضل سے۔ اپنے بڑے فضل سے۔ کئی زیادتیوں کے ساتھ، جن تک تیرے سوا کسی کی پہنچ نہیں۔ جن پر تیرے سوا کوئی اطلاع نہیں رکھتا۔ اور جن کو تیرے سوا کوئی نہیں جانتا، اور جن پر تیرے سوا کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ تو بہت برکت والا اور بلند ہے اے صاحب جلال و کرم! اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام پہنچا دیا۔ امامت ادا کر دیجیے کثیف دور کی اور اُمت کی خیر خواہی فرمائی۔ برکت بھیلانی۔ حُجّت قائم کی اور ان کی برکت سے اللہ نے نعمتیں ظاہر فرمائیں ان کو رحمت کا سرچشمہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے راستے میں جہاد کیا۔ منہ موڑا نہ پیٹھ دکھائی۔ آخر دم تک تیری عبادت پر کار بند رہے۔ الہی سب سے بڑی چیز جو مانگنے والے تجھ سے مانگیں، آپ کو وہ عطا فرما، جس میں رغبت والے رغبت رکھیں وہ عطا فرما۔ فاضل تر، صاف تر، پاکیزہ تر، مزید تر، برتر، قریب تر۔ اور جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو دیا اس سب سے کامل تر۔ ان کے

تمام صحابہ کرام سے خوش رہیو۔ اور ان تابعین سے جو نیکی میں ان کے پیروکار ہوئے۔ تا قیامت پاکی تیرے رب کو جو عزت و غلبہ کا مالک ہے، ان کے بیان سے تمام رسولوں پر سلام اور تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لیے“

یہ درود شریف سید شیخ ابوالکرام زین الدین عمر بن بلوس خالہ می شاذلی کا ہے۔ اور میں نے اسے ان کے بیاض سے نقل کیا ہے۔

## ستانوال درود شریف

### ابی المواہب الشاذلی کا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ  
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاٰتِ وَاٰجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ صَلَٰةً تَشْرَحُ  
بِهَا صَدْرِي وَيَسِّرُهَا اُمِّي وَيَخْبِرُ بِهَا كُسْرِي  
وَتَغْنِي بِنِهَا فَقْرِي وَتُنَوِّسَ بِهَا قَبْرِي وَتَحِلُّ بِهَا حَقْدَةً  
مِّنْ لِّسَانِي۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولیٰ محمد نبی اُمّی پر اور آپ کی آل  
صحابہ کرام، بیویوں اور اولاد پر، ایسا درود جن سے میرا سینہ کھل جائے  
میرا کام آسان ہو جائے۔ ٹوٹا ہوا دل جڑ جائے۔ میری غریبی دور ہو۔ میری  
قبر روشن ہو، اور میری زبان کی بندش کھل جائے“

یہ فضیلت والا درود شریف سیدی محمد صغی الدین ابوالمواہب الشاذلی التونسی  
رضی اللہ عنہ کا ہے جسے انہوں نے ”حزب الفردانیہ“ میں نقل کیا ہے۔ جب

ہیں اس کتاب میں ان کے دس درود ذکر کر چکا تو اس کے بعد مجھے اس کی خبر ہوئی۔ وہ  
 دن درود میں نے امام قسطلانی کی کتاب "مسالك الحنفاء" کے حوالہ سے تینا لیسویں درود  
 شریف سے سچپن تک ذکر کیے ہیں۔ میں نے کتاب مذکور حزب الفردانیہ میں وہ  
 درود دیکھا جس کی نسبت میں ترجیحاً سیدی علی وفا کی طرف کر چکا ہوں، جس کا نمبر تینا لیسوا  
 ہے۔ الحزب میں اس درود شریف کی ابتدا میں ایسے کلمات ذکر نہیں کیے۔ جو  
 عموماً درود شریف کا مفہوم دیتے ہیں، بلکہ اس کی ابتدا اس طرح ہے۔ الہی! میرا  
 سوال ہے کہ جو تجھ سے مانگوں، اور جس کی رغبت ہو عطا ہو۔ اپنے فضل سے۔ صدقہ  
 نور اول کا، پاکیزہ تر راز کا، جو کامل تر ہیں۔ مؤلف برابر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ان اوصاف عالیہ فاضلہ سے تعریف و توصیف کر رہے ہیں، تاکہ فرماتے ہیں "جو  
 تیرے غیب کامل کے منبع اور تیری تمام سلطنت میں خلیفہ مطلق ہیں۔ اے اللہ ان پر ایسا  
 درود بھیج جس کے ذریعے مجھے سرکار کی معرفت حاصل ہو۔ آخر تک" اس کتاب حزب الفردانیہ  
 کی شرح مؤلف کے شاگرد شیخ عبدالقادر بن سعید بن علی بن احمد طیبی مواسبی دقانی  
 شاذلی نے لکھی ہے۔ اس شرح سے ان کی فراغت ذی القعدۃ ۱۳۸۷ھ میں ہوئی۔ اس  
 کے خطبہ میں کتاب اور اس کے مؤلف کی بڑی مدح و توصیف کرنے کے بعد، جو ان  
 کی شایان شان ہے، کہتے ہیں، اس حزب کی مثل اس سے پہلے کوئی کتاب نہیں لکھی  
 گئی۔ میں نے خود اس کے مؤلف رحمہ اللہ سے سنا کہ حزب الفردانیہ میں نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم پر میرا یہ درود ایسا ہے جس کی مثال نہیں گزری۔ شارح نے کہا جو کوئی میری بات  
 کا انکار کرے، وہ رہنمائے طریقت شیخ جنید بغدادی رحمہ اللہ کے زمانے سے آج  
 تک کے عارفین کے کلام کو کھنگالے، اس جیسا درود شریف نہ پائے گا، بظاہر اس  
 درود شریف سے مراد سیدی علی وفا کا وہی درود شریف ہے۔ جس کا ذکر اس سے  
 پہلے کیا گیا ہے۔ یہ درود شریف مراد نہیں۔ اگرچہ اس کی فضیلت بھی کچھ کم نہیں۔

نسبت کی تحقیق کے لیے درود شریف ۳۴ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ جو سیدی ابوالنواں کا ہے۔ جیسا کہ مسالک الخفایا میں لکھا ہے، سیدی علی وفا کا نہیں جیسا کہ تحفۃ الرضا میں لکھ دیا گیا۔ واللہ اعلم۔

## امحانواں درود شریف

### شیخ صد الدین القوتوی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَلَايِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَحَمَلَةِ عَرْشِكَ  
الطَّاهِرِيْنَ وَرُسُلِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَاهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ  
مِنْ اَهْلِ السَّمَوَاتِ وَاهْلِ الْاَرْضِ وَاهْلِ الْاَصْفَادِ  
اَللّٰهُمَّ مِنْ بَيْنِهِمْ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْفِيَاءَ  
آدَمَ شَيْثَ وَادِيسَ وَنُوحًا وَارْتَا هِيْمَ وَمُوسٰى  
وَعِيسٰى وَالْحُفَصْرَ وَالْيَاسَ وَآلَ مُحَمَّدٍ خُصُوصًا  
اِبْنَتَهُ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَالحَسَنَ وَالحُسَيْنَ وَالْاِمَامَ مُحَمَّدًا  
الْمُهَدِيَّ وَخَاتِمَ اَنْبِيَائِنَا وَكَامِلَ عَصْرِنَا وَصَحْبَهُ وَالصَّوْفِ  
مِنْ اُمَّتِهِ وَالْكَامِلِيْنَ وَالْكَبْكَبِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ بِأَفْضَلِ  
الصَّلَوَاتِ وَأَطْيَبِ التَّحِيَّاتِ وَأَشْأَى السَّلَامِ اَللّٰهُمَّ  
بَلِّغْ سَلَامَ عَبْدِكَ الْمُسْكِيْنَ اِلَى نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَإِلَى سَائِرٍ مَنْ ذَكَرْتُ مِنْ عِبَادِكَ الْمُخْلِصِيْنَ بِجُمْلَةٍ  
وَمُفَصَّلَةٍ فَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ مِنْكَ فِي هَذِهِ اللَّحْظَةِ  
مِنْ هَذِهِ الْمُسْكِيْنَ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَأَطْيَبُ التَّحِيَّاتِ  
وَأَشْأَى السَّلَامِ -



ترجمہ: الہی دُور بھیج اپنے مُسَرَّب فرشتوں پر۔ اپنے عرش اٹھانے والے پاؤں پر۔ اپنے پیچھے گئے نبیوں پر اور اپنے تمام اعلیٰ عت گزاروں پر، خواہ آسمانوں والے ہوں یا زمینوں والے۔ اور اے اللہ ان میں سے خاص کر اپنے نبی مُحَمَّد صَلَّی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسقیاء آدم، شیدث، ادریس، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، خضر، الیاس، اور آلِ مُحَمَّد صَلَّی اللہ علیہ وسلم جمعین وسلم خصوصاً آپ کی بیٹی فاطمہ پر، حضرت علی پر اور حسن و حسین پر، امام مُحَمَّد مہدی پر، ایسے مُحَمَّد صَلَّی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے معاملات کی تکمیل فرمانے والے اور ہمارے زمانے کی تکمیل فرمانے والے ہیں۔ آپ کے صحابہ پر آپ کی اُمت کے احسب اور آپ کی اولاد میں کے کلمین مکملین، فاضل تر دُرود اور کامل تر سلام۔ الہی! اپنے اس مسکین بندے کا سلام پہنچا دے۔ اپنے نبی مُحَمَّد صَلَّی اللہ علیہ وسلم تک۔ اور جو تیرے دوسرے مخلص بندے ہیں، جن کامیں نے ذکر کیا ہے، ان تک۔ اجمالاً بھی تفصیلاً بھی۔ پس آپ پر بھی اور ان سب پر بھی، تیری طرف سے اسی لمحہ اس مسکین کی طرف سے۔ فاضل تر دُرود، پاکیزہ تر تحائف، اور پاک

تر سلام ہو۔

یہ دُرود شریف شیخ شمس الدین المعروف خطیب وزیر می مالکی نے اپنے وظیفہ حزب الفتح کے آخر میں دُعا سے پہلے ذکر کیا ہے۔ اور کہا کہ یہ دُرود شریف شیخ سعد الدین کا ہے۔ شاہد صدر الدین قونول مراد ہوں، اور ان کا کہنا تھا کہ یہ انہیں غیب سے تلقین ہوا ہے۔ اس کی برکت کا سحر یہ کیا گیا ہے۔ الخ

## ننانوال درود شریف

(۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةَ الرِّضَاوَاَرْضِ  
عَنْ اَصْحَابِ رِضَاوَاَرْضَا.

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَيْفَ  
الْوَبَارِ وَالْاُمَمَاتِ.

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
آلِهِ صَلَاةً تَلِيْقُ بِحَمَالِهِ وَجَلَالِهِ وَكَمَالِهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ وَآذِقْنَا بِالصَّلَاةِ  
عَلَيْهِ لَذَّةً وَصَالِيهِ.

(۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَا اِيْمَا  
وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشَفَائِيْهَا وَلَوْسِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِيْهَا  
وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ.

(۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوْثَقِ وَعَلٰی  
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ دَمَائِي فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي  
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمْ وَاجْرِيَا رَبِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ فِي  
اُمُورِنَا وَالْمُسْلِمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ.

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةَ اَهْلِ السَّمَوَاتِ  
وَالْاَرْضِيْنَ عَلَيْهِ اَجْرِيَا رَبِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ فِي اَمْرِئِي  
وَالْمُسْلِمِيْنَ.

(۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا  
صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا  
اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ۔

(۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ  
اُمَمَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ۔

(۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوْثِيِّ الطَّاهِرِ  
الْمُطَهَّرِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ۔

(۱۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ذِي  
الْعِزَّاتِ الْبَاهِرَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ ذِي الْمَنَاقِبِ الْفَاخِرَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَلْقْنَا بِاَخْلَاقِهِ الطَّاهِرَةِ۔

(۱۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاعْطِهِ  
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ ذِي الْقَامَاتِ الْجَلِيْلَةِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَخَلْقْنَا بِاَخْلَاقِهِ الْجَلِيْلَةِ۔

(۱۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَهَبْ لَنَا قُلُوبًا شَاكِرًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ سَعْيَنَا مَشْكُورًا وَصَلِّ  
وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَقِّنَا نَفْسًا رَّاهَةً

وَسُرُّورًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَأَتَى عَلَيْنَا مِنْكَ نَجَّةٌ وَثَوْرًا وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَهَبْ لَنَا سِرًّا يَا لَوْ سَرَّاسٍ مُرَوِّعًا -  
(۱۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اِلٰمَادِي  
اَلْوَمِيْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي جَاءَ بِالْحَقِّ  
اَلْمُبِيْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي  
اَنْ سَلَّتْهُ سَخَمَةٌ يَلْعَالِيْنَ - وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ  
وَعَلَى اٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ اَجْمَعِيْنَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ  
الَّذَا كُرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِمْ اَلْغَافِلُوْنَ -

(۱۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى سَائِرِ اَنْبِيَائِكَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى مَلَائِكَتِكَ وَاَوْلِيَائِكَ مِنْ اَهْلِ  
اَرْضِكَ وَسَمَائِكَ عَدَدَ مَا كَانَ وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ  
وَعَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَعَدَدَ مَا هُوَ كَايْنٌ فِي عِلْمِ اللّٰهِ  
اَبَدَ الْاَبَدِيْنَ وَدَهْرَ الدَّاهِيَيْنِ وَاجْعَلْنَا بِالصَّلَاةِ  
عَلَيْهِمْ مِنَ الصِّدِّيقِيْنَ الرَّسُوْلِيْنَ يَا رَبِّ الْعَالَمِيْنَ -

ترجمہ: اے الہی ہمارے آقا محمد پر رُسنا والد و زود بھیج اور ان کے صحابہ سے مکمل  
طور پر راضی رہنا -

۱۱۔ الہی درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر، جن کے  
آبا بھی کریم اور مانیں بھی کریم -

۳۱، الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپؐ کی آل پر، ایسا درود جو آپؐ کے جمال، جلال و کمال کے رائق ہو، اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپؐ کی آل پر اور ہمیں درود و سلام کے سدھے آپؐ کی لذت وصال نصیب فرما۔

۳۲، اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ، جو دلوں کے طیب و دوائیں۔ بدتوں کی عافیت اور شفا ہیں، آنکھوں کا نور و نبیا ہیں۔ اور آپؐ کی آل و اصحاب پر۔

۳۳، اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ جو نبی مکی ہیں، اور آپؐ کی آل و اصحاب پر۔ زمین و آسمان اور ان کے درمیان ہر چیز کی تعداد کے برابر۔ اور پروردگار! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے معاملات میں اپنا پوشیدہ لطف جاری فرما۔

۳۴، الٰہی! ہمارے آقا محمدؐ پر زمین و آسمان والوں کا درود و سلام بھیج اور اے رب میرے اور تمام مسلمانوں کے معاملات میں اپنا پوشیدہ لطف جاری فرما دے۔

۳۵، الٰہی ہمارے آقا محمدؐ پر درود بھیج اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر، اور ہمارے آقا محمدؐ پر برکت نازل فرما اور ہمارے آقا محمدؐ کی آل پر جیسے تو نے رحمت و برکت اتاری سیدنا ابراہیمؑ اور سیدنا ابراہیمؑ کی آل پر تمام جہانوں میں۔ بے شک تو سزا گیا بزرگ ہے۔

۳۶، الٰہی درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپؐ کی بیویوں پر جو اہل ایمان کی مائیں ہیں، اور آپؐ کی آل و اصحاب پر۔

۳۷، اے اللہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمدؐ نبی مکی پر جو پاک اور پاک

کرنے والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر -

(۱۰) اے الہی درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر جو قابلِ فخر فضائل کے مالک ہیں۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر دنیا و آخرت میں۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہم کو ان کے پاکیزہ اخلاق سے موصوف فرما۔  
 اے اللہ! درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جو روشن معجزات کے مالک ہیں۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جو قابلِ فخر محاسن والے ہیں اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر دنیا و آخرت میں۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمیں ان کے پاکیزہ اخلاق سے متصف فرما۔  
 (۱۱) اے الہی درود و سلام و برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر اور آپ کو مقامِ وسیلہ و فضیلت عطا فرما۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو بلند ترین مقامات کے مالک ہیں۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر اور ہمیں ان کے اخلاقِ جلیلہ سے سزین فرما۔

(۱۲) اے اللہ! درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہم کو شکر گزار دل عطا فرما۔ اور درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد اور ہماری کوششِ بار آور فرما اور درود و سلام و برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر اور ہمیں ترقی و تازگی کے ساتھ شرفِ ملاقات بخش؛ اور درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر اور ہم پر اپنی طرف سے محبت و نور ڈال دے اور درود و سلام و برکت نازل فرما۔

ہمارے آقا محمد پر اور ہمیں خوشی خوشی پوشیدہ راز بخش دے۔

۱۳۹ اے اللہ درود و سلام نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر جو صادق داین  
 (پچے اور امانتدار) ہیں اور درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو  
 واضح حق لے کر آئے۔ اور درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر  
 جن کو تو نے، تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ اور درود و سلام  
 بھیج ہمارے آقا محمد پر اور تمام نبیوں، رسولوں پر، اور ان کی تمام آل و  
 اصحاب پر۔ جب ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں۔ اور جب غافل ان کے  
 ذکر سے غفلت برتیں۔

۱۴۰ اے اللہ! درود و سلام و برکت بھیج ہمارے آقا محمد پر، اور اپنے باقی  
 انبیاء پر، اور درود و سلام و برکت بھیج، ہمارے آقا محمد پر، اور اپنے  
 فرشتوں اور اپنے اولیاء پر جو تیری زمین اور تیرے آسمانوں میں رہنے  
 والے ہیں جو ہوا اس کے برابر اور جو ہوگا، اور جو تیرے علم میں ہونے  
 والا ہے اس کے برابر۔ ہمیشہ ہمیشہ جب تک زمانہ ہے۔ ان پر درود  
 بھیجنے کے صدقے ہم کو ان امن والوں سے ملا دے۔ اے پروردگار عالمیٰ!  
 یہ ہیں وہ چوہ درود و فضیلت والے درود، جن کو عارف باللہ شیخ سیدی  
 احمد درویش خوتی مصری نے عارفین کے وظائف میں سے منتخب کیا اور اپنے مشہور اوراد  
 کے مقدمہ میں جو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب ہیں۔ ذکر کیا۔ ان کے چند مختار درود میں  
 نے اپنی کتاب ”افضل الصلوات علی سید السادات“ میں ذکر کیے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 جو درود میں نے وہاں ذکر نہیں کئے۔ جب کہ وہ بھی بڑی فضیلت کے حامل تھے  
 میں نے ان کو جمع کر کے ایک درود بنا لیا۔ اب میں ان کے فضائل ذکر کرتا ہوں۔

## ان درودوں کے فضائل

یہ فضائل مارف شیخ احمد سادوی کی شرح سے منقول ہیں، جو مؤلف رحمہ اللہ کے تالیف تھے۔ پہلے کے بارے میں فرمایا یہ صیغہ رضائیہ ہے۔ بعض حضرات کا کہنا ہے کہ جو کوئی اسے ستر بار پڑھے، اس کی دعا قبول ہوگی۔ دوسرے کے بارے میں فرمایا۔ یہ صیغہ کرم اور صلہ ہے۔ اس کی بہت بڑی فینسیت ہے۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ پڑھنے والے کو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ الخ۔

تیسرے کے بارے میں فرمایا، یہ صیغہ دجال ہے اور یہی اس کا نام ہے کیونکہ جو کوئی اس پر ہمیشہ عمل پیرا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے ملا دیتا ہے اور یہی مقصود ہے: الخ۔

چوتھے درود شریف کے بارے میں فرمایا، یہ ظاہر و باطن طلب کرنے کا صیغہ ہے۔ کسی بھی بیماری پر دو ہزار بار پڑھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ چار سو بار پڑھے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ الخ، میں نے ہوں میں نے اسے اضافہ وقوت ارواح کے لیے بہترین پایا۔ بدنوں کی صحت و شفا کے لیے مجرب ہے۔ اس میں جو بلاغت و حسن ہے وہ ظاہر ہے۔ الخ۔

پانچویں کے بارے میں فرمایا یہ لطفِ خفی کا صیغہ ہے جو اسے کثرت سے پڑھے دنیا و آخرت کا عام لطف پائے گا۔ یہ اور اس کے بعد والد سیدی عبدالوہاب شہرانی رضی اللہ عنہ کا ہے۔

چھٹے کے بارے میں فرمایا۔ یہ اور لطف کا صیغہ ہے۔ بعض نے بیداری میں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے لیا ہے۔ الخ۔





## سوال درود شریف

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ  
وَسَلَامٌ مِّنْهُم مَّرْضَاةٌ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَرْضَاةٌ

ترجمہ: اللہ درود بھیجے ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل و اصحاب پر اور یہی  
پر، جتنی اللہ تعالیٰ اور اس کی رضا ہے۔

یہ درود شریف اس کتاب کے جامع یوسف بن اسماعیل نبہانی کا ہے۔ اللہ  
اس کو معاف کرے۔ اسے میں نے اپنی کتاب ”صلوات النبی علی سید  
الانبیاء“ میں ذکر کیا ہے۔ کیونکہ اس مختصر درود شریف میں مکرر درود شریف آتا ہے۔  
اور جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو اختصار کے باوجود بڑا بلند ہے۔ جمع کا مطلب بھی بڑا خوب  
صورت اور ترتیب بھی خوبصورت تر۔

## دُرود شریف نمبر ایک سلوکی

سیدی ایشخ نیکی الر ملی القادری کا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ اِنَّ سَيِّدَنَا  
لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ  
عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
النَّبِيِّ الْاَوْتَمٰى وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ  
اَفْضَلْ صَلَوةً وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَتَمِّ بَرَكَاتٍ عَدَدَ  
سُوْرِ الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَاٰيَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ وَحُرُوْفِهِ وَ  
نُقَطِهِ وَتَفْصِيْلِهِ وَجَمَلِهِ وَجُزْئِيَّاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ وَشَكْلِهِ  
وَهَيْئَتِهِ وَحَرَكَاتِهِ وَسَكَنَاتِهِ وَمُعْجَزَاتِهِ وَمُهَمَّلَاتِهِ  
وَمُنْقَطَاتِهِ وَجُمْلَتِهِ وَمَنْطُوقَاتِهِ وَمَفْهُومَاتِهِ وَمُحْكَمَاتِهِ وَ  
مُتَشَابِهَاتِهِ وَخَافِيَّاتِهِ وَعَظَمَاتِهِ وَتَاْخِيَّاتِهِ وَمَسْخُوْطَاتِهِ وَإِشَارَاتِهِ  
وَأَسْرَارِهِ وَنَهْيَاتِهِ وَعِبَرَاتِهِ وَوَعْدَاتِهِ وَعَبْدَاتِهِ وَتَمَيُّزَاتِهِ  
وَأَمْثَالِهِ وَعَدَدَاتِهِ مَا أَحْصَى وَمِلَّ مَا أَحْصَى وَعَدَدَ  
الْوَاحِدِيْنَ الْوَاسِعَاتِ وَمَنْ سَاحَا وَالْاَوْتَمٰى اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاَوْتَمٰى وَعَلٰى  
اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ اَفْضَلْ صَلَوةً  
وَاَزْكٰى سَلَامٍ وَاَتَمِّ بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْمَآثِقِ وَاللَّسَجِ  
وَالسَّاعَاتِ وَاللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ وَالْجُمُعِ وَالشُّهُوْرِ

وَالنَّبِيِّينَ وَالْأَوْلِيَاءَ مَا نَدْعُوهُ إِلَّا بِأَسْمَاءِ اللَّهِ  
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَسَيِّدِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَآجِلُهُ وَذُرِّيَّتَايِهِ أَفْضَلُ صَلَوةٍ  
وَأَنْتَ كِي سَلَامٍ وَأَنْتَ بِبَرَكَاتٍ عَدَدِ الْحَرَكَاتِ  
وَالسَّكَنَاتِ وَالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ وَتَخْلُلُ الْمَسْرُوحَاتِ  
وَمَضْنِعِ الْأَفْوَاهِ وَرَمَشِ الْأَبْصَارِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا وَقُرَّةِ  
أَعْيُنِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَسَيِّدِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَآجِلُهُ  
وَذُرِّيَّتَايِهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ أَفْضَلُ صَلَوةٍ وَأَنْتَ كِي سَلَامٍ  
وَأَيِّمَنَ بَبَرَكَاتِهِ عَدَدِ الْأَنْفَاسِ وَالْأَطْيَافِ وَالْحَرُوفِ  
وَالنُّقَطِ وَالْكَلِمَاتِ وَحَرَكَاتِهِ وَعَدَدِ الْقُلُوبِ  
وَالسَّيِّئَاتِ وَتَعَاتِبِ الْأَسَادِيسِ وَأَوْهَامِ الشُّكُوفِ  
وَالظُّنُونِ وَتَرَادُفِ الْأَفْكَارِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا وَقُرَّةِ  
أَعْيُنِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَسَيِّدِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَآجِلُهُ  
وَذُرِّيَّتَايِهِ وَأَهْلُ بَيْتِهِ أَفْضَلُ صَلَوةٍ وَأَنْتَ كِي  
سَلَامٍ وَأَنْتَ بِبَرَكَاتِهِ عَدَدِ الْأَشْبَاحِ وَالْأَوْنِجِ  
وَالْأَجْسَامِ وَالْجَوَاهِرِ وَالْعُقُولِ وَالْعُلُومِ وَعَدَدِ

مَا يَقَعُ فِي سُؤْيَا الْمَنَامَاتِ وَالْخَيَالِ مِنْ أَوَّلِ الْخَلْقِ إِلَى  
آخِرِهِمْ وَتَعَاقِبِ الدَّلَائِلِ وَالْأَخْبَابِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَائِهِ وَ  
أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَوةٍ وَأَزْكَى سَلَامٍ  
وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْمَلَائِكَةِ وَالْحُوسِ الْعَيْنِ  
وَالْوِلْدَانِ وَالْإِنْسِ وَالْجَانِّ وَخَلْقِ الْبَحْرِ وَالْأَنْعَامِ  
وَالدَّوَابِّ وَالْوُحُوشِ وَالْأَطْيَابِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى  
آلِهِ وَآصْحَائِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَوةٍ  
وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ السُّرُوسِ وَالْوُجُوهِ  
وَالْأَذَانِ وَالْعُيُونِ وَالْأَنْوْفِ وَالشِّفَاهِ وَالْأَفْوَاهِ وَ  
الْمَسَدُورِ وَالْأَيْدِي وَالْأَرْجُلِ وَالْأَصَابِعِ وَالْأُظْفَافِ  
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَائِهِ وَأَنْتَ وَاجِدٌ وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ  
صَلَوةٍ وَأَزْكَى سَلَامٍ وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْقُلُوبِ  
وَالْأَضْدَاعِ وَالْعِظَامِ وَالْأَطْلَافِ وَالْأَصْوَابِ وَالْأَشْيَاءِ  
وَالشَّعُورِ وَالْأَوْبَابِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَاجِبُهُ  
 وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَنْتَ كَى سَلَامٍ وَأَنْتَ نَسِي  
 بَرَكَاتٍ عَدَدَ الْجُجُومِ وَالْأَعْصَاءِ وَالْبَطُونِ وَمَا  
 حَوَتْ وَعَدَدَ الْعُرُوقِ وَالْمَسَامِ وَالْأَلْسِنِ وَالْإِسْنَانِ  
 وَالْأُصْمَاعِ وَالْأَبْصَابِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 وَكَرِّمُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ  
 وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَاجِبُهُ  
 وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَنْتَ كَى سَلَامٍ وَأَنْتَ نَسِي  
 عَدَدَ النَّسْرُوعِ وَالنَّبَاتِ وَالْأَوْرَاقِ وَالْأَغْصَانِ  
 وَالْأَشْجَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمُ  
 عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَاجِبُهُ  
 وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَنْتَ كَى سَلَامٍ وَأَنْتَ نَسِي  
 عَدَدَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَالْبُرُورِ وَالزُّهُورِ وَالْفَوَاكِهِ  
 وَالشَّجَارِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا  
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
 وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْتَ وَاجِبُهُ وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ  
 صَلَاةٍ وَأَنْتَ كَى سَلَامٍ وَأَنْتَ نَسِي بَرَكَاتٍ عَدَدَ  
 الرَّمْلِ وَالْحَصَى وَالْثَّرَابِ وَالزَّلْفِ وَالْمَعَادِنِ وَالْأَهْجَاءِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمُ عَلَى سَيِّدِنَا  
 وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ

الْأُمِّي وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ  
 صَلَواتِكَ وَسَلَامِكَ وَأَنْمِي بَرَكَاتِ عَدَدِ السَّمَاءِ  
 وَدَرَانِ الْفَلَكَ وَمَتِّ السَّعَابِ وَهَبُوبِ السَّيَّاحِ  
 وَلَسَعِ الْبَرْقِ وَأَصْوَاتِ الرَّعْدِ وَقَطْرِ الْأَمْطَارِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ  
 الْأُمِّي وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ  
 أَفْضَلَ صَلَواتِكَ وَأَنْمِي بَرَكَاتِ عَدَدِ  
 مَكَائِلِ الْمَيَاءِ وَمَتَائِلِ الْجِبَالِ وَالْأَجْسَادِ وَعَدَدِ  
 أَمْوَاجِ الْبَحَارِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ  
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
 النَّبِيِّ الْأُمِّي وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ  
 أَفْضَلَ صَلَواتِكَ وَأَنْمِي بَرَكَاتِ عَدَدِ  
 مَا خَلَقْتَ وَمَا أَنْتَ خَالِقٌ وَمِثْلَ مَا خَلَقْتَ وَمَا أَنْتَ خَالِقُ  
 وَعَدَدِ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنْ وَعَدَدِ مَا جَرَى بِهِ مَلَكُ  
 وَتَغْذِيهِ حُلُمُكَ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ وَمَا لَشُدُّ رُكُوهِ  
 الْأَفْهَامِ وَالْأَفْكَارِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ  
 عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ  
 وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّي وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
 وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَواتِكَ وَأَنْمِي بَرَكَاتِ عَدَدِ  
 بَرَكَاتِ عَدَدِ مَا صَلَّى عَلَيْكَ الْمُصَلُّونَ مِنْ أَهْلِ

السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الدَّهْرِ إِلَى آخِرِهِ  
 فِي كُلِّ زَمَانٍ وَأَوَانٍ وَوَقْتٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ  
 وَسَاعَةٍ وَلَحْظَةٍ وَنَفْسٍ وَطَرْفَةِ وَسَاعَةٍ وَنِعْمَةٍ وَهَدَدٍ  
 الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ كَذَلِكَ فِي الْمَسَاءِ وَالصَّبَاحِ وَالْعِشِيِّ  
 وَالْإِبْكَارِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى  
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَنْسَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ  
 أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَزْكَى سَلَامٍ وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ  
 زِينَةِ الْعَرْشِ وَالْحُكْمِيِّ وَالسَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 وَمَا بَيْنَهُمَا وَزِينَةِ الْجِبَالِ وَالْيَدَاوِلِ وَالْأَعْلَالِ  
 وَالْأَوْجَسَادِ وَالْبَحَابِ وَالْأَنْهَابِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ  
 عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ  
 وَأَصْحَابِهِ وَأَنْسَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ  
 وَأَتْمَى سَلَامٍ وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ مِلَّ الْعَرْشِ وَالْحُكْمِيِّ  
 وَالسَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلَّ الْخَلْقِ وَالْمَلَائِكَةِ  
 وَالنُّجُومِ وَمِلَّ الْأَفَاقِ وَالْأَقْطَابِ - اللَّهُمَّ صَلِّ  
 وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ  
 وَأَصْحَابِهِ وَأَنْسَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ  
 وَأَتْمَى سَلَامٍ وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِكَ



وَمِلَّ مَا فِي عِلْمِكَ وَنِيَّتِكَ مَا فِي حِلْمِكَ وَمِذَا دَكَلِمَاتِكَ  
وَمُنْتَهَى رَحْمَتِكَ وَمَبْلَغ رِضَاكَ حَتَّى تَرْضَى وَإِذَا رَضِيتَ  
وَعَدَ مَا ذَكَرَكَ خَلْقَكَ وَعَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُونَكَ  
وَعَدَ مَا سَبَّحُونَكَ وَحَمْدُوكَ وَكَبَرُوكَ وَوَحَدُوكَ  
وَهَلْلُوكَ وَاسْتَغْفَرُونَكَ وَعَدَ مَا هُمْ مُسَبِّحُونَكَ وَ  
حَامِدُونَكَ وَمُكَبِّرُونَكَ وَمُؤَحِّدُونَكَ وَمُهْلِلُونَكَ  
وَمُسْتَغْفِرُونَكَ عَلَى مَسَرِّ الدَّهْوِي وَالْأَعْمَاسِي - اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا  
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَ  
عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتَيْهِ أَنْفَضَ  
صَلَاةٍ وَأَشْأَى سَلَامٍ وَأَنْحَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ  
مَا خَلَقْتَ مِنَ الطُّيُوبِ وَالْبَهَائِمِ وَالْوُحُوشِ وَالْأَنْعَامِ  
وَالْأَبْقَايِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَكَرِّمْ  
عَلَى السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْغَاثِمِ حَاءِ الرَّحْمَةِ وَمِيَمَى  
الْمَلِكِ وَدَالِ الدَّوَامِ بِخَيْرِ أَنْوَابِكَ وَمَعْدَنِ اسْرَارِكَ  
وَعَرُوسِ مَمْلَكَتِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَإِمَامِ حَضْرَتِكَ  
وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَعَيْنِ أَعْيَانِ خَلْقِكَ وَصَفِيكَ الْأَسَاقِ  
لِلْغُلُقِ نُورِ السَّحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ ظُهُورُهُ الْمُصْطَفَى الْجَنِّي  
الْمُنِيرُ الْمُرْتَضَى الْمُخْتَارِ - عَيْنِ الْغَنَائَةِ وَنَائِنِ الْفِيَامَةِ  
وَإِمَامِ الْحَضْرَةِ أَمِيرِ الْمُلْكَةِ وَكَثْرِ الْحَقِيقَةِ وَ  
وَشَمْسِ الشَّرِيعَةِ وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَجَالِي الظُّلْمَةِ وَنَاصِرِ

الْمِلَّةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَشَفِيعِ الْأُمَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
 سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِكَ  
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَائِهِ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ  
 أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَزْكَى سَلَامٍ وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ عَدَدَ  
 هَذَا كُلِّهِ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً مَضْرُوبًا فِي أَمْثَالِهِ وَأَمْثَالِ  
 وَأَمْثَالِهِ لَا يَنْقُصُ عَدُّهَا وَلَا يَنْقُطِعُ مَدَدُهَا حَتَّى  
 تَسْتَعْرِقَ الْعَدَّ وَتُحِيطُ بِالْحَدِّ أَبَدَ الْأَيَّدِيْنَ وَذَهَبِ  
 الدَّاهِرِينَ مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُونَ وَالْعَرْشُ  
 وَالْكَرْسِيُّ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَمَا دَامَ مُلْكُ اللَّهِ  
 الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 وَكَرِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
 وَنَبِيِّكَ وَسَيِّدِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَائِهِ  
 وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَزْكَى  
 سَلَامٍ وَأَتْمَى بَرَكَاتٍ وَأَجْزَلِ عَنَائِيَّاتٍ  
 مَا هُوَ أَهْلُهُ وَأَجْزَلِ أَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا  
 عَنْ قَوْمِهِ وَسَيِّدًا عَنْ أُمَّتِهِ وَأَبْنَاهُ الْوَسِيْلَةَ  
 وَالْفَضِيْلَةَ وَالِدَتِ الْجَنَّةِ الرَّفِيعَةَ وَآثِلَهُ الْمَنْزِلِ  
 الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ  
 كَذَلِكَ كُلِّهِ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ الْأَخَرَمِينَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلَى  
 وَعَلَى آلِ كُلِّ وَاحِدٍ الْقَرَابَةِ وَالْتَّابِعِينَ السُّبُرَةِ

الْأَخْيَارِ - وَسُبُّعَانَ اللَّهِ وَحَمْدِهِ تَسْبِيحًا يَلِيْقُ  
بِمَجْدِهِ وَجَلَدِهِ - وَالْعَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا  
مُبَارَكًا كَافِيًا عَلَى جَمِيعِ نِعَمِهِ وَإِفْضَالِهِ - وَلَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمُنْفِرُ دُعَاؤُهُ وَكَمَالُهُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ الْمُتَعَاظِمِ فِي كِبَرِيَايِهِ وَجَلَدِهِ - وَلَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ عِنْدَ كُلِّ هَمٍّ  
وَعَنَمٍ وَكَرْبٍ وَضِيقٍ وَحِينَ كُلِّ حَادِثٍ يَحْدُثُ  
لِلْعَبْدِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ  
مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ وَضِيَاءِ النَّهَارِ  
وَفِي أَقْبَالِ مِنْهُمَا وَإِذْبَارِهِ عَدَدَ ذَلِكَ وَمِثْلَ ذَلِكَ  
وَأَضْعَافَ أَضْعَافِ ذَلِكَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ أَوْ بَزَغَ  
بَدْرٌ أَوْ هَبَّتْ رِيحٌ أَوْ سَخَّ غَمَامٌ أَوْ جَعَّ طَيْرٌ أَوْ  
أَثَلَّ لَيْلٌ أَوْ أَشْرَقَ نَهَارٌ - وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى  
مَسِيْدِ الْأَنْبِيَاءِ - وَرَسَائِلِ الْمُرْسَلِينَ الْأَخْيَارِ - وَآلِهِم  
مَنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِمُ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِمُ النَّهَارُ -  
وَالِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا -

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم سے غم دور فرمایا بے شک  
ہمارا پروردگار بخشنے والا قادر دان ہے۔ الہی درود و سلام و برکت  
کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی اور رسول  
ہیں انہی اُمی اور آپ کی آل و اصحاب پر، اور بیویوں اور اولاد  
پر، فاضل تر درود اور صاف تر سلام اور کثیر برکتیں، قرآن کریم کی

سورتوں کے برابر، اس کی آیتوں، کلمات حروف اور نقطوں کے برابر۔ اس کی تفصیل اور اجمال کے برابر۔ اس کی جزئیات و کلیات کے برابر۔ اس کی شکل، ہمزوں اور حرکات و سکنات کے برابر۔ اس کے منقوط و غیر منقوط حروف کے برابر۔ اس کے مفصل و محمل کے برابر۔ اس کے بول اور مفہوم کے برابر۔ محکم و متشابہ کے برابر، اس کے خلص و عام، ناسخ و منسوخ اور اشارات کے برابر، اس کے امر و نہی اور عبر کے برابر، اس کے وعد، وعید، قصص و واقعات، اور مثالوں کے برابر۔ اعداد و شمار کے برابر اور جو حدیثیں بیان ہوئیں ان کے برابر۔ الہی! درود و سلام، برکت اور کرم فرما ان کے برابر اور آثار کے برابر۔ الہی! درود و سلام، برکت اور کرم فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں، نبی اُمّی ہیں اور ان کی آل اور صحابہ کرام، بیویوں اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام پے در پے برکتیں۔ حرکتوں، سکونوں، نیکیوں اور برائیوں کے برابر اور بُنی ہوئی چیزوں کے سوراخوں کے برابر، مونہوں کے چبانے کے برابر، آنکھوں کے چھپکنے کے برابر، الہی درود و سلام و برکت اور کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولا، ہمارے حبیب اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک محمد پر جو تیرے بندے رسول اور نبی اُمّی اور عربی رسول ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر، اُن کی بیویوں اور اولاد پر۔ اور ان کے اہل خانہ پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور گراں قدر برکتیں، سانسوں، دلوں، حروف، نقطوں، کلمات اور حرکات کے برابر، رینیتوں پے در پے آنے والے دوسروں

وہوں، شکوک و ظنون اور افکار کے برابر۔ الہی درود و سلام برکت اور کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولیٰ حبیب آنکھوں کی ٹھنڈک محمد پر، جو تیرے بندے رسول، نبی اُمّی، رسول عربی ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد اور گھر والوں پر۔ افضل درود پاکیزہ تر سلام، فردوں تربہ برکتیں۔ اجسام و ارواح کے برابر جواہر، عقول اور علوم کے برابر، ابتدا سے آخر تک مخلوق کے خواب و خیال میں جو آتا ہے اس کے برابر۔ پے درپے ملنے والے دلائل اور ان کی خبروں کے برابر، الہی! درود و سلام برکت اور کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولا، اپنے بندے نبی اور رسول پر جو اُمّی نبی ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، بیویوں اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور روز افزوں برکتیں، فرشتوں کے برابر اور مولیٰ آنکھوں والی حوروں کے برابر، علمائے انسانوں۔ جنوں، سمند سی مخلوق، جانوروں، چوپائیوں، وحشیوں اور پرندوں کے برابر، الہی! درود و سلام اور برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں اُمّی نبی پر اور حضور کی آل و اصحاب بیویوں اور اولاد پر، افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فردوں تربہ برکتیں۔ سروں چہروں، کانوں، آنکھوں ناکوں ہونٹوں، مونہوں، سینوں، ہاتھوں، پاؤں، انگلیوں اور ناخنوں کے برابر، الہی! درود و سلام اور برکت و کرم فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں اور حضور کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر

سلام اور فزوں تربکتیں، دلوں، پسلیوں، ہڈیوں، کھروں، اُون  
گھاس پاست بالوں اور پشیم کے برابر، الہی! درود و سلام اور برکت  
نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو تیرے بندے نبی، رسول،  
نبی اُمّی میں اور آپ کی آل و اصحاب پر بیویوں اور اولاد پر افضل  
درود پاکیزہ تر سلام اور فزوں تربکتیں، جسموں، اعضا، پیٹوں  
اور جوان میں ہے ان سب کے برابر، اور رگوں، مساموں، نبالوں  
دانتوں، کانوں اور آنکھوں کے برابر۔ الہی! درود و سلام و کرم  
نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو تیرے بندے نبی، رسول  
اور نبی اُمّی ہیں اور حضور کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر،  
افضل درود پاکیزہ تر سلام فزوں تربکتیں، کھیتی، گھاس، پتوں،  
ٹھنیوں اور درختوں کے برابر۔ الہی! درود و سلام اور برکت و  
کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی رسول  
اور نبی امی ہیں اور حضور کی آل و اصحاب پر، اور حضور کی بیویوں  
اور اولاد پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فزوں تربکتیں، دانوں  
گٹھلیوں، بیجوں، کلیوں اور پھل فروٹ کے برابر۔ الہی! درود و سلام  
اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو تیرے بندے  
نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں اور آپ کے آل و اصحاب بیویوں  
اور اولاد پر، افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تربکتیں۔ ریت  
اور گنکریوں کے برابر، مٹی، معدنیات اور پتھروں کے برابر،  
الہی! درود و سلام، برکت و کرم نازل فرما! ہمارے آقا و مولیٰ  
محمد پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول اور نبی اُمّی ہیں، اور آپ

کے آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر سلام فزوں تر برکتیں، آسمانوں کے برابر گردش افلاک کے برابر بادلوں اور ہواؤں کے چلنے، بجلی کے چمکنے، گرج کی آواز اور بارش کے قطر دھن کے برابر۔ الہی! درود و سلام و برکت و کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب بیویوں اور اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں نازل فرما۔ پانیوں کے قطرے، پہاڑوں اور جسموں کے ذروں کے برابر۔ اور سمندروں کی لہروں اور موجوں کے برابر، الہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر جو تیرے بندے نبی رسول اور نبی امی ہیں اور حضور کی آل و اصحاب ازواج و اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر سلام، فزوں تر برکتیں، جو کچھ تو نے پیدا کیا یا جو کچھ پیدا کرے گا اس کے برابر برابر اور جو ہوا یا ہوگا اس کے برابر اور تیرے قلم کے چلنے کے برابر۔ جو تیرے حکم نافذ ہوئے اور جن کو تیرا علم محیط ہے۔ اور جن کو علم و شعور سمجھنے سے قاصر ہے اس کے برابر۔ الہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر جو تیرے بندے نبی رسول اور نبی اُمّی ہیں۔ اور حضور کے آل و اصحاب ازواج و اولاد پر افضل درود پاکیزہ تر سلام فزوں تر برکتیں نازل فرما زمینوں و آسمانوں والوں نے ابتداءے آفرینش سے آخر تک، ہر زمانہ و آن میں وقت و مہینہ میں، ہر جمعہ میں، رات و دن میں، ساعت و لمحہ، ہر سانس و چشم زد دن ہر گھڑی درود و سلام تیرے محبوب پر بھیجا اس کے برابر

اور حضور پر صبح و شام، سوتے وقت اور ترے کے درود شریف پڑھنے والوں کے برابر۔ الہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ اپنے بندے نبی اور رسول نبی اُمّی پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر، ازواج و اولاد پر، افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تربکتیں، عرش و کرسی آسمانوں اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے اور پہاڑوں، ٹیلوں، ریت کے ذروں، مسکوں، جسموں، سمندوں اور نہروں کے برابر، الہی درود و سلام برکت اور کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد جو تیرے بندے نبی رسول اور نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور بچوں پر، افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فزوں تربکتیں، عرش، کرسی، آسمانوں زمین اور جو ان کے درمیان ہے ان سب کے برابر۔ خلا (جو خالی نظر آتی ہے) ملا (جو نظر آتی ہے) کائنات، آفاق و اقطار کے برابر۔ الہی درود و سلام برکت اور کرم نازل فرما۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر بیویوں اور اولاد پر، افضل تر درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تربکتیں، جو تیرے علم میں ہے اس کے برابر اور تیرے علم بھر اور تیرے علم کے وزن بھر، تیرے کلموں کی سیما ہی کے برابر، تیری رحمت کی حد کے برابر، تیری رضا کی رسائی کے برابر، یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور جب تو راضی ہو جائے اور تیری مخلوق نے تیرا جو ذکر کیا، اس کے برابر، اور جتنا ذکر کریں گے اور جتنا ذکر کریں گے اس کے برابر اور جو انہوں نے تیری تسبیح، تحمید اور تحمیر کی اور جس قدر انہوں نے تیری توحید کا



اعلان و قرار کیا اور جتنی مرتبہ لا الہ الا اللہ کہا اور جتنی مرتبہ انہوں نے  
 تجھ سے مغفرت طلب کی اور جتنی تیری تسبیح کریں گے اور تیری حمد  
 کریں اور تیری تحکیر کریں گے اور تیری توحید کا اقرار کریں گے اور  
 جس قدر تیری تہلیل (لا الہ الا اللہ کہنا) کریں گے۔ اور جتنے زمانے  
 وہ تجھ سے مغفرت کریں گے اس سب کے برابر۔ الہی درود و سلام، برکت  
 اور کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر، جو تیرے بندے نبی رسول  
 اور نبی اُمّی ہیں، اور آپ کی آل و اصحاب پر، بیویوں اور اولاد پر،  
 افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں، جو تو نے پرندے،  
 حیوانات، وحشی جانور، چوپائے اور گائیں پیدا کیں ان کے برابر،  
 الہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما سردارِ کامل، قاسم، خاتم،  
 رحمت کی حاکم، ملک کی میم، دوام کی دال پر، جو تیرے انوار کا سمند  
 تیرے اسرار کی کان، تیری حکومت کا دولہا، اور تیری محبت کی زبان ہے۔  
 تیری بارگاہ کے امام، تیرے ملک کی شان۔ تیری مخلوق کے خاصوں  
 کا خاص اور تیرا وہ برگزیدہ رسول، جس کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے۔  
 جن کا ظہور تمام کائنات کے لیے رحمت ہے۔ مصطفیٰ مجتبیٰ (برگزیدہ)،  
 پاکیزہ، پسندیدہ چنے ہوئے۔ عین عنایت، قیامت کی رونق۔ امام  
 بارگاہ، امین سلطنت، حقیقت کا خزانہ، شریعت کا سورج، تائید کیوں  
 کو دور کرنے والا، اندھیروں کو روشنی بخشنے والا، ہمت کے مدگار  
 نبی رحمت، شفیع امت، ہمارے آقا و مولا محمد جو تیرے بندے نبی  
 اور رسول ہیں، نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر بیویوں  
 اور اولاد پر افضل درود، پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں ان سب کی

تعداد کے برابر۔ ان کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر اور ان سب کے مجموعہ کو اُٹنے اور سے ضرب دے کر تمام مجموعہ کے برابر ایک بھی کم نہ ہو۔ سیاہی ختم نہ ہو۔ یہاں تک کہ تمام اعداد و شمار اس میں سما جائیں اور تمام حدود کا احاطہ ہو جائے ہمیشہ ہمیشہ، زمانہ بھر جب تک زمینیں اور آسمان ہیں عرش و کرسی، جنت و دوزخ اور اللہ واحد و قہار کی حکومت رہے۔ الہی درود و سلام برکت و کرم نازل فرما ہمارے آقا و مولا محمد پر، جو تیرے بندے نبی، رسول اور نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب اور بیویوں اور اولاد پر، افضل درود اور پاکیزہ تر سلام اور فزوں تر برکتیں، اور اے اللہ! حضور کو ہماری طرف سے وہ جزائے خیر عطا فرما جس کے آپ مستحق ہیں اور اس سے افضل جزا جو تو نے کسی قوم کی طرف سے اس کے نبی کو عطا فرمائی ہے۔ اور کسی رسول کو اس کی اُمت کی طرف سے عطا فرمائی اور حضور کو کسی وسیلہ، فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور قیامت کے دن حضور کو اپنے قریب تر مقام پر فائز فرما، اور اے پروردگار! اسی طرح درود و سلام نازل فرما۔ حضور کے تمام معزز بھائیوں یعنی نبیوں اور رسولوں پر اور ابو بکر، عمر و عثمان و علی پر اور سب کی آل اور سب کے صحابہ اور سب کے قریب ترین پر، اور نیکو کار، بہترین تابعین پر اور ایسی صد و پانچ کی خدا کے لیے جو اس کی بزرگی و عظمت کے شایانِ شان ہے اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہے ایسی تعریفیں جو کثیر ہوں، پاکیزہ ہوں بابرکت ہوں، کافی ہوں اس کی تمام نعمتوں اور فضلوں پر عبادت کے لائق کوئی نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے، جو ایک ہے کوئی اس کے

برابر نہیں، جو اپنی بلندی اور کمال میں بکتا ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ جو اپنی بُرائی اور دبدبے میں اپنے آپ سے بڑھ کر ہے۔ نیکی کی طاقت اور بُرائی سے بچاؤ اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ جو بلند تر عظیم تر ہے۔ ہر پریشانی غم اور تکلیف اور تنگی کے وقت اور بندے کو تمام حالات میں نت نئے حادثے پیش آتے وقت، اور میں خدائے برتر سے معافی چاہتا ہوں، ہر ایسے گناہ سے، جسے میں نے رات کی تاریکی، دن کے اُجالے اور دونوں کے آتے جاتے وقت میں کیا ہے۔ اسی تعداد کے برابر۔ اور اس جتنی اور تعداد کے برابر، اور اس سے دو گنی چو گنی تعداد کے برابر جب تک سورج طلوع ہوتا رہے۔ اور چاند چمکتا رہے ہوا چلتی رہے اور بادل چھاتا رہے پرندے چبھاتے رہیں رات آتی رہے دن چمکتا رہے اور اللہ تعالیٰ درودِ نبی بھیجے نیکیوں کے سرازیر برگزیدہ رسولوں کی زینت پر اور ان تمام میں معزز ترین پر جن پر رات اندھیرا کرے اور دن روشنی، اور آپ کی آل و اصحاب پر اور بہت بہت سلام۔

یہ درود شریف سیدی شیخ یحییٰ بن عبدالرحمن ربلی شافعی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ اور یہ کامل تراویح فاضل ترجامع تراویح شامل ترود و دوں میں سے ہے حالانکہ یہ نادر الوجود ہے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے تین نسخے دیے۔ اس کے مقدمہ میں مصنف نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ”اللہ کے نام سے شروع، جو رحم فرمانے والا، نہایت مہربان ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ افضل درود اور مکمل سلام ہمارے آقا و مولیٰ محمد پر، جو تمام نبیوں میں برگزیدہ اور آخری نبی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر حمد و

درود و سلام کے بعد، بندہ فقیر سچائی بن عبد الرحمن ربی شافعی قادری اقدس اس کو اور اس کے والدین کو، اس کے مشائخ اور تمام مسلمانوں کو بخش دے، عرض گزار ہے کہ یہ بابرکت درود عربی نبی پر، جو بطحا کے باسی ہیں۔ ہاشمی، قرشی، اُمّی ہیں۔ سرکار کامل، فاتح (جن سے سلسلہ نبوت شروع ہوا) خاتم (جن پر سلسلہ نبوت ختم ہوا) پروردگار عالم کے حبیب گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے، اس اُمت کے قائد ہیں جن کے چہرے اور ہاتھ پاؤں (اعضائے وضو) قیامت کو چمکتے ہوں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ اللہ آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اولاد و ازواج سب پر درود و سلام نازل فرمائے، اور ان پر بھی جو نیکی کے ساتھ قیامت تک ان کی پیروی کرتے رہیں گے۔ میں نے اس کو جمع کیا۔ چہرہ انور کے انوار کی چمک و ترقیازگی کی محبت میں اور سرکار کی رضا کے لیے اور حضور کی عظمت بارگاہ پناہ میں دنیا و آخرت میں قرب کا وسیلہ بنانے کے لیے اور میں نے اس کو اس طرح ترتیب دیا ہے کہ میرے علم میں اس سے پہلے ایسا نہیں کیا گیا نہ کسی نے پہلے کیا نہ بعد میں اور یہ سب اس کی عام مدد اور بڑے فضل سے ہوا۔ کہ حضور ہی کے پاس ہر پیا سے کی پیاس بجھتی ہے۔ خواص و عام اور جن و انسان کی جنو علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ قیامت کے دن تم میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جو تم میں سے سب سے بڑھ کر مجھ پر درود بھیجے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حدیث میں مختصر لفظوں میں بڑی تعداد کی طرف اشارہ کیا ہے: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِزْقِ نَفْسِهِ دِينَارَ عَرَشِهِ وَمِدَادَ كَلَمَاتِهِ اور اس کے علاوہ مفہوم میں ملتی جلتی حدیثیں، اور بہت سے پہلے پچھلوں بزرگوں سے، یہ اور اس کی ہم معنی تسبیحات وغیرہ منقول ہیں جب اللہ نے مجھ پر اپنے فضل و کرم سے اس درود شریف سے احسان فرمایا۔ تو ایک نیک آدمی نے یہ درود شریف پڑھا اور سو گیا خواب میں دیکھا کیا ہے کہ گویا کوئی کئے

والاکہ رہا ہے کہ اس درود شریف کا ثواب اللہ ہی شمار کر سکتا ہے۔ ہمیں تو اس نے تھکا دیا ہے یہ واقعہ بیت المقدس کے مضافات میں موضع جلبولیا میں پیش آیا۔ اور اسے روایت کیا ہے سیدی شیخ استاذ، امام، عارف باللہ تعالیٰ سالکوں کے مربی، مریدوں کے مسلک، اپنے دور کے یکتا، اپنے دور کے یکتا، اپنے زمانے کے چیدہ، قطب، ولی شیخ محمد مغربی اللہ ان کو معاف فرمائے اور ان پر رحم فرمائے اور ان سے محبت فرمائے اور ان کی برکتیں ہم پر اور تمام مسلمانوں پر لوٹائے حالانکہ اس وقت تک یہ درود شریف مکمل نہیں ہوا تھا جب میں نے اللہ کے فضل سے اس کو مکمل کر لیا تو اس کا نام رکھا۔

اس لیے کہ اگر کیمیا عقلاً جائز ہے تو اکیمیا گرو، دینا۔ کی غریبی سے نجات دیتا ہے۔ اور یہ درود شریف دنیا و آخرت کی غریبی سے نجات دیتا ہے۔ دیکھو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی حقیقت کو کہ جس نے (باقی فرائض ادا کرنے کے بعد) اپنی تمام عبادت مجھ پر درود و سلام پڑھنا ٹھہرائی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دنیوی و اخروی حاجات خود پوری فرمائے گا۔ یا جیسا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یونہی وہ حدیث جو حضرت ابی نے کعب سے روایت کی ہے، جس کا ذکر آ رہا ہے پھر مجھے مصر کی طرف سفر کرنا پڑا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں کثرت سے مسکراتے دیکھا اور کافی وقت میں حضور کے پاس بیٹھا رہا۔ یہ مبارک خواب ماہ شوال جمعہ کی رات ۱۳۸۸ھ کو میں نے دیکھا ہے۔ پھر میں نے اسی سال حج کیا اور سرکار کی برکت سے میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ اور حضور کے زیر سایہ وہیں میں نے یہ درود شریف لکھا اور ایک عرصے تک میں نے اسے چھپائے رکھا پھر مجھے حضور علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی تو حضور فرماتے ہیں تو نے ہم پر درود پڑھنا چھوڑ دیا ہے؟ یا بھول گیا ہے؟ یا اس

سے ملتی جلتی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا حضور! کیا آپ کو درود پہنچتا ہے؟ یا اس سے ملتے جلتے الفاظ میں نے کسے فرمایا ہاں! پھر فرمایا میں عنقریب اسم اعظم کے ذریعے تیرے لیے دعا کروں گا۔ مجھے اُمید ہے کہ جس درود شریف کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے وہ یہی درود شریف ہے جو کوئی اس کا اہتمام کرے گا۔ اس کی برکت سے بہت بھلائی دیکھے گا۔ پھر یہ سب کچھ ظاہر ہوا، الحمد للہ! یہ اس کا احسان ہے اور لوگوں میں بہت مقبول ہوا اور مجھے اُمید ہے کہ اللہ اس کو اس طرح شہرت بخشے گا۔ جیسے زمین کے کونے کونے میں سورج مشہور ہے۔ دُعا ہے کہ اسے اپنی رضا کا ذریعہ بنائے۔ ان کی برکت سے جن کے لیے میں نے اسے جمع کیا ہے اور جو اسے ہمیشہ پڑھے اس پر بند دروازے کھول دے۔ اور اسے جنت میں بلند ترین محلات میں جگہ دے اور خواب میں آقاؤں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بکرت زیارت ہوتی رہے۔ کیوں نہیں جب ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں تمام وقت دن و نفل کا آپ پر درود پڑھنے کے لیے صرف کروں گا۔ تو حضور نے فرمایا: اِذَا تَكْفِي هَمَّكَ وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ۔ تیری تمام پریشانیوں کے لیے یہی کافی ہوگا۔ اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ آخر تک حدیث۔ اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام جو بڑے بڑے اجر برکتیں اور قبولیت ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ اور یہ ہر حال میں ہے اور جب تک زمانہ باقی ہے ہر وقت ہے۔ پھر کسی ایسے شخص پر جسے عقل سلیم اور فہم مستقیم عطا ہوا ہے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں کہ یہ درود شریف کائنات ارضی و سماوی کی تمام کلیات و جزئیات پر مشتمل ہے اور تمام گزشتہ درودوں کی تفصیلات و مجملات پر حاوی ہے خصوصاً میری یہ قول کہ دو گنا چو گنا، جب کہ اسے اسی جیسے سے ضرب دی جائے تاکہ اس قول کی حقیقت واضح ہو جائے کہ اس کے اجر و ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں

کر سکتا۔ اور علمِ حساب کے ماہر پر یہ راز کھل جائے گا اور اللہ کی قدرت و عظمت کے آگے سر تسلیم خم کیے بغیر اور اپنی عاجزی کا اعتراف کیے بغیر چارہ ہی کیا ہے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ میں ایسی چیز لایا ہوں جس کی مثل باقی نہیں لاسکے یا ان کے علم میں یہ وسعت نہیں۔ بلکہ میں تو ان کے غالب فائق اور مکمل نورِ امداد سے روشنی حاصل کرنے والا ہوں اور ان کے ٹھنڈے میٹھے صاف چشمہ فیض سے چند قطرے حاصل کرنے والا ہوں۔ میں نے ان کے عمدہ جڑھے ہوئے اور بکھرے ہوئے موتی جمع کر لیے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ ان کے لکھے ہوئے اسمائے گرامی اللہ

ان کی برکتوں سے ہم کو دنیا و آخرت میں نفع دے بے شک وہ بڑا سخی کرم فرمانے والا اور کثیر نعمت والا ہے اور میں نے اس درود شریف کو ”الباقیات الصلحت“ ختم کیا۔ دو فائدوں کے لیے ایک یہ کہ اس میں پہلے اعداد شمار بھی خواہ مفصل ہوں خواہ مجمل جمع ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا اور جو شخص اس کو بہتر طریقہ سے پڑھے گا ان کا بھی خاتمہ بالآخر فرمانے گا، بے شک وہ قریب ہے اور دعائیں سننے والا ہے اور مدینہ منورہ اللہ اس کے مقیم پر افضل درود و سلام بھیجے میں اس درود شریف کے لکھنے سے پیر کی رات ۱۲ شوال ۱۳۸۶ھ کو میں فارغ ہوا۔ مولف کا کلام ختم ہوا۔ مولف کے شیخ محمد مغربی میں سلسلہ قادریہ کے شیخ شہر جلجولیا میں جن کا ذکر قطبہ میں پہلے گزر چکا ہے۔ کتاب ”الانس الخلیل فی تاریخ القدس الخلیل“ کے مؤلف نے ولی شہیر کبیر سیدی علی بن علیل جو لوگوں میں علیم کے نام سے مشہور ہیں کے حالات میں لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں میری نظر میں ہمارے آقا و مولیٰ شیخ، اللہ کے ولی عبادت گزاروں کے پیشوا، زاہدوں کے امام، وجود اور بندوں کی برکت شمس الدین ابو عون محمد مغربی قادری شافعی ہیں جو جلجولیا میں تشریف فرما ہیں مملکت اسلامیہ میں مشائخ قادریہ کے پیشوا اللہ

ان کے وجود سے مسلمانوں کو نفع پہنچائے۔ رملی رملہ فلسطین کی طرف منسوب ہے۔  
جو یافا اور بیت المقدس کے درمیان ہے۔

## ایک سو دوسرے درود شریف

### حاجت برآوری اور غم دور کرنے کے لیے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ  
صَلَاتِهِ اَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِيْنَ عَلَيْهِ اَجْرُ  
يَا مُوَلَّاكَ اَلطُّفِكَ الْخَفِيِّ وَ اَنْبِيَائِيْ وَ اَرِيَ سَيِّدِ  
جَمِيْلٍ صُنْعِكَ فَيَمَّا اَمَلَهُ مِنْكَ يَا رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

الہی ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر درود بھیج جتنا آسمان و

ترجمہ زمین والوں نے آپ پر بھیجا اور اسے ہمارے آقا اپنا پوشیدہ

لطف و کرم میرے معاملہ میں جاری فرما دے اور مجھے اپنے خوبصورت

کام کا راز دکھا دے جن جن باتوں میں مجھے سمجھ سے امید ہے اسے پروردگار

عالم اس کو کنوز الاسرار میں ذکر کیا ہے اور مصنف نے اس کی

فضیلت میں کہا ہے کہ کہا گیا ہے جو شخص اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اللہ اس

کی تکلیف ختم کر دے گا اور اس کی حاجت پوری فرمائے گا خواہ کیسی ہی ہو۔ جس شخص

نے مجھے یہ بات بتائی اس نے یہ بھی بتایا کہ جو کوئی یہ باب کا نام اَلتَّوْبَةِ ایک

ہزار مرتبہ پڑھے یعنی یا تَوْبَتُہ کے اسے بھی مذکورہ فائدہ ہوگا۔ فرمایا کہ جو دونوں

پر عمل کرے تو کیا ہی کہنے انہو بعض حضرات نے اس درود کو سید عبد اللہ علی کی

طرف بایں الفاظ منسوب کیا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی



آلِیَّ صَلَوةَ أَهْلِ الْأَنْصَارِ وَآجِرِیَّ سَبِّ بِلُطْفِكَ  
الْخَفِیِّ فِیْ آمِنِیَّ وَالْمُسْلِمِیْنَ اور کہا کہ حضور علیہ السلام نے یہ درود شریف  
ان کو بالمشافہ بتایا تھا اللہ ان سے راضی ہو۔

## ایک سو تیسرا درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ مَا اَتَّصَلْتَ الْعَيُّوْنَ بِالنَّظْرِ وَتَذَخَّرْتَ  
اَلَا تُضُوْنَ بِالنَّظْرِ وَحَبَّةَ حَبٍّ وَاَعْتَمَ، وَلَبِّیْ وَخَلَقَ  
وَنَحَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِیْقِ وَقَبَلَ الْحَجَرَ۔

الہی! ہمارے آقا محمد اور ہمارے مولا محمد کی آل پر درود بھیج جب  
ترجمہ: تک آنکھوں کا نظر سے تعلق ہے اور زمین بارش سے خوبصورت ہے۔  
اور جب تک حاجی حج و عمرہ کرتے رہیں۔ تلبیہ (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ الْوَكِنَا)  
پڑھتے رہیں۔ پرانے (بے سِلے) کپڑے پہنتے رہیں اور قربانی کرتے  
رہیں۔ اور پُرانے گھر (خانہ کعبہ) کا طواف کرتے رہیں اور حجر اسود  
(سیاہ پتھر) کو چومتے رہیں۔

اس کو شرح کنوز الاسرار میں ذکر کیا ہے اور اس کی فضیلت کی  
شرح میں مُصَنَّف نے کہا ہے کہ ہمارے شیخ عیاشی اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔  
نے فرمایا میں نے ایک ولی کے مزار کے گنبد میں ایک رقعہ دیکھا تھا جس میں یہ  
عبارت لکھی تھی۔ فقیہ علامہ سیدی قاسم الرضاع کے مطابق یہ درود شریف ایک  
مرتبہ پڑھنا پانچ لاکھ کے برابر ہے۔

## ایک سوچو تمھارے درود شریف

دُکھ درد دور کرنے کے لیے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ الطَّيِّبِ  
الطَّاهِرِ سَمْعَةَ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ  
الطَّاهِرِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا -

ترجمہ: الہی! ہمارے آقا محمد پر درود اور خوب خوب سلام بھیج۔ جو ہر مشکل کو حل کرنے والے، پاک صاف اور جہان والوں پر اللہ کی رحمت میں اور آپ کی صاف ستھری آل پر!

یہ درود شریف کنوز الاسرار میں مذکور ہے، اور مصنف نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مشکلات و مصائب کے دور کرنے کے لیے اور مرض کو ٹھکے لیے مجرب ہے جیسا کہ سیدی شیخ احمد ولد شیخ سیدی ابوالحسن یوسف الفاسی، اللہ ان سے نفع دے کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔

## ایک سو یا پچواں درود شریف شیخ محمد بن

اَللّٰهُمَّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ  
وَاٰلِهِ صَلَٰةَ الرِّضَا فِي كُلِّ لَمْعَةٍ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ  
تَعْظِيْمًا لِحَقِّهِ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰی سَوَاكَ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْئِيْ  
كُلَّهُ وَفِيْ خَيْرٍ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِ الْمَصْلٰی بِخَتْمِ بَقَوْلِهِ هٰذَا  
الْمَلَلَةُ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مُحَمَّدُ -

ترجمہ: اے اللہ! یا حتیٰ یاتیوٰنم، محمد سلی اللہ علیہ وسلم کا تسبیہ، درود و سلام بھیج ان پر اور ان کی آل پر، رضا والا درود، ہر لمحہ، اپنی معلومات کے برابر۔ آپ کے حق کی عظمت کے لیے اور مجھے اپنے سوا کسی کے حوالے نہ کرنا اور یہ تمام حال سنوار دے۔ آخر میں پڑھنے والا یہ الفاظ بولے۔ ھذیہ الصلّٰۃُ تعظیماً بحقیقت یا محمدؐ

جامع ازہر کے نیک دل عالم شیخ سلمان النخانی نے یہ ذکر کیا کہ انہوں نے جامع ازہر میں بحالت خواب ایک عظیم وحشی دیکھی، جب اس کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ وحشی شیخ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے گئے درود کے الفاظ کی روشنی ہے۔ الخ۔

شیخ محمد نافع میرے بعض مشائخ کے شیخ ہیں۔ علمائے شام کے شیخ اور جامعہ ازہر کے بڑے علمائے ہیں۔

## ایک سو چھٹا درود شریف

### سیدی مصطفیٰ البکری کا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ رَبَّائِیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَسْذٰی  
تَشَرَّرْتُ بِہِ جَمِیْعُ الْاَدْکُوَانِ۔ وَسَلِّمْ رَبَّائِیْ عَلٰی سَیِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اَظْہَرْتَ بِہِ مَعَالِمَ الْعِرْفَانِ۔ وَسَلِّمْ  
رَبَّائِیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اَوْضَحَ  
دَقَائِقَ الْقُرْاٰنِ۔ وَسَلِّمْ رَبَّائِیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
عَیْنِ الْاَوْءَیَّانِ۔ وَالسَّبَبِ فِیْ وُجُوْدِ کُلِّ اِنْسَانٍ۔ وَسَلِّمْ  
رَبَّائِیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِیْ اَمَرَ بِ

الشَّرِيعَةِ لِلْعَالَمِينَ - وَأَوْضَحَ أَفْعَالَ الطَّرِيقَةِ لِلسَّائِلِينَ -  
 وَرَمَزَنِي عُلُومَ الْحَقِيقَةِ لِلْعَارِفِينَ - فَصَلِّ وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ  
 عَلَيْهِ صَلَاةً تَلِيْقُ بِجَنَابِهِ الشَّرِيفِ - وَمَقَامِهِ السَّيِّفِ  
 وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا دَائِمًا يَا أَللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ - اللَّهُمَّ صَلِّ  
 وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي رَزَقَ  
 مَقَاصِدَ الْقُلُوبِ - وَأَظْهَرَ سَرَائِرَ الْغُيُوبِ - بِأَب  
 كُلِّ طَالِبٍ وَدَلِيلِ كُلِّ مُتَحَوِّبٍ - فَصَلِّ وَسَلِّمْ  
 اللَّهُمَّ عَلَيْهِ مَا طَلَعَتْ شَمْسُ الْكَوْنِ عَلَى الْوُجُودِ -  
 وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مَنْ آفَاضَ عَلَيْنَا  
 بِأَمْدَادِهِ سَعَائِبَ الْجُودِ - يَا أَللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُدْنِي  
 بَعِيدَنَا إِلَى الْحَضْرَاتِ الرَّبَّانِيَّةِ - وَتُذْهِبُ بَقَرِينَنَا  
 إِلَى مَا لَا نِهَامِيَّةَ لَهُ مِنَ الْمَنَامَاتِ الْإِحْسَانِيَّةِ - وَصَلِّ  
 اللَّهُمَّ عَلَيْهِ صَلَاةً تُنْشِرُ حَبَا الْقُودُورِ - وَتَهْوِي  
 بِهَا الْأُمُورُ - وَتُكْشِفُ بِهَا الشُّرُورُ - وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا  
 كَثِيرًا إِلَى يَوْمِ الدِّينِ آمِينَ -

الہی درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر جن کے  
 ترجمہ ہر دم قدم سے تمام کائنات کو بزرگی ملی، اور ہمارے آقا محمد پر  
 درود و سلام اور برکت نازل فرما، جن کے ذریعے تو نے معرفت  
 کے نشان ظاہر فرمائے۔ اور ہمارے آقا محمد پر درود و سلام  
 اور برکت نازل فرما، جنہوں نے قرآن کی باریکیاں واضح کیں۔ اور

درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جمہورِ جادات کی اصل  
 میں اور ہر انسان کے وجود کا سبب ہیں۔ اور درود و سلام و برکت  
 نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر، جنہوں نے دنیا جہان کے لیے اسکان  
 شرع کو مضبوط کیا اور ضرورت مندوں کے لیے طریقت کے  
 افعال کو واضح فرمایا۔ اور عارفین کے لیے علوم حقیقت میں رمزیں  
 مقرر فرمائیں۔ سوائے اللہ! حضور پر درود و سلام نازل فرما، جو  
 آپ کی بارگاہِ بلند مرتبت اور مقام مقدس کے لائق ہو۔ اور ہمیشہ  
 الہی ان پر سلام نازل فرما۔ اے اللہ! اے رحمن! اے رحیم! الہی  
 درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جنہوں نے  
 دلوں کی بستیاں سجائیں اور چھپے راز ظاہر فرمائے۔ ہر طالبِ دروازہ  
 اور ہر پوشیدہ حقیقت کی دلیل۔ سوالی ان پر اس وقت تک درود و  
 سلام بھیجیو، جب تک کائنات کا سورج دنیا پر چمک رہا ہے۔  
 اور ان پر درود و سلام و برکت نازل فرما جنہوں نے ہم پر اپنی  
 مدد سے جو دعویٰ کی بارشیں کیں۔ اے اللہ! اے رحمن! اے  
 رحیم۔ الہی ہمارے آقا محمد پر ایسا درود بھیج! جو ہمارے آقا کو  
 بارگاہِ تبارکی میں مزید قُرب عطا کرے اور ہمارے قریب کو ان  
 مقاماتِ احسان پر فائز کرے جن کی کوئی انتہا نہیں اور الہی! ان  
 پر درود و سلام بھیج جن سے سینے کھل جائیں۔ اور کام آسان ہو  
 جائیں اور پردے اٹھ جائیں۔ اور روزِ جزا تک ان پر بکثرت  
 سلام نازل فرما۔  
 الہی! ایسا ہی ہو۔

# ایک سوساٹوال درود شریف

## یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنْ  
اَقْتَسَمْتَ بِهٖ وَجُوْدَ الْخَلْقِ طَرًّا - وَخَتَمْتَ بِهٖ عَقْدَ  
النَّبُوَّةِ الْعَزَّاءِ - وَجَعَلْتَهُ اَعْلٰی النَّبِيِّیْنَ فَضْلًا وَاَعْظَمَهُمْ  
اَجْرًا - وَخَلَقْتَ جَمِیْعَ الْاَنْوَاِیَ مِنْ تُوَسِّیْہِ فَزَادَتْ  
رُبُّیَّتُهُ بِذٰلِكَ قَدْرًا - صَلَوَاتُہٗ وَسَلَامَاتُہٗ لِمَنْ  
لَا یَقِیْنُ بِیْلِكَ اَلْحَضَرَةَ الْعَلِیَّةَ عَدَدَ اَنْوَاعِ  
اَنْوَاعِ الْکِبَرِیَّیَةِ - مَا ظَهَرَ فِی الْوُجُوْدِ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ  
وَمَا تَحَرَّكَ وَمَا سَكَنَ - وَعَدَدَ مَا لَكَ فِی خَلْقِكَ  
مِنْ اِفْضَالٍ وَمَنْنَ - وَعَدَدَ كُلِّ عَدَدٍ وَقَعَتْ وَسَیْقَعُ  
فِی الْمُلْکِ وَالْمَلٰکُوْتِ اِنْ اُرِیْدَتْ اِحَاطَتُہٗ لَا یُحْصٰی  
اَوْجَعُ اَنْوَاعِ جَمِیْلِہٖ وَاَنْوَاعِہٖ بِعَدِّ لَا یُسْتَقْصٰی -  
اَللّٰهُمَّ اِشْرَحْ بِمَا صُدُّرْنَا وَیَسِّرْہَا اُمُوْرَنَا -  
وَآخِرِجْنَا بِہَا مِنْ كُلِّ ضِیقٍ وَعُسْرٍ - اِلٰی كُلِّ فَرَجٍ  
وَّیُسْرٍ - وَفَرِّقْنَا بِہَا قُرْبَہٗ نَصِیْرُہَا لَدِیْكَ مِنْ  
اَعْلٰی الْمَقَرَّیْنِ - وَاکْتُبْنَا عِنْدَكَ مِنَ الْمُحِبُّوْبِیْنَ -  
وَآبِعِدْنَا مِنْ دِیَوَانِ الْبَعْدَاءِ وَالْمَطْرُوْدِیْنَ -  
وَبَارِكْ اَللّٰهُمَّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ - وَ

بِسْمِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

الہی! درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جن سے تو نے ساری مخلوق کی ابتدا فرمائی۔ اور جن سے تو نے نبوت کا نورانی سلسلہ ختم فرمایا اور جن کو فضل و کرم میں تمام نبیوں سے اعلیٰ اور اجر و صلہ کے لحاظ عظیم تر کیا اور تمام انوار کو ان کے نور سے پیدا فرما کر ان کا تہہ بڑھایا۔ ایسا درود و سلام جو ہمیشہ ہو اور ان کی بارگاہ عظمت پناہ کے لائق ہو۔ خشکی کی انواع کے افراد کے برابر۔ جو ظاہر میں اور جو پوشیدہ میں۔ جو متحرک ہیں اور جو ساکن، اور مخلوق میں جو فضل و احسان تو نے فرمایا اس کے برابر۔ جو اعداد و شمار زمین و آسمان میں ہو چکے اور جو ہوں گے۔ کہ جن کا احاطہ کرنا چاہیں تو نہ ہو سکے یا تمام انواع و افراد کے برابر جن کا شمار نہ ہو سکے۔ ان کے برابر۔ الہی اس سے ہمارے سینے کھول دے اور ہمارے کام آسان فرما دے اور ہم کو ہر شے اور مشکل سے نکال دے ہر شادگی و آسانی کی طرف اور اس کے وسیلہ سے ہم کو اپنی اعلیٰ ترین قربت عطا فرما اور اپنے مقبولوں میں لکھ دے، اور دُوریوں اور دہسکاریوں کے دُوروں کے دفتر سے ہمارا نام دُور۔ کہ اور الہی حضور پر اور آپ کے آل و اصحاب سب پر برکت نازل فرما اور سب تعریف اللہ پروردگار عالم کے لیے۔

یہ دونوں درود شریف سیدی مصطفیٰ البکری کے ہیں۔ پہلے پرانہوں نے سحری کے وظائف ختم کیے ہیں اور دوسرا شیخ محمد نافلاتی مفتی بیت المقدس کی تالیف الدلیل الاعلیٰ کی شرح کے آخر میں، میں نے لکھی دیکھی ہے جو شرح سے الگ ہے اور اس کے اوپر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے: یہ درود شریف سیدی شیخ مصطفیٰ البکری

کا ہے۔ جو لوح محفوظ سے نقل کیا گیا ہے۔ میں نے اسے ہر بار ستر دلائل کی مقدار پڑھا۔  
 الخ۔ یلفظہ اور آپ مشہور اولیا کبار میں سے ہیں۔ رضی اللہ عنہ (الشدان سے راضی ہو)  
 اور سلسلہ عالیہ خلوتیہ کے شیخ طریقت ہیں، جو آپ کی وجہ سے دنیا کے کونے کونے  
 میں پھیل چکا ہے اور نبی علیہ السلام پر درود و سلام کے موضوع پر مختلف اسالیب  
 میں آپ کی متعدد کتابیں موجود ہیں جن میں نئے نئے اسلوب اختیار کئے گئے ہیں۔  
 بہت مفید ہیں۔ ان میں سے ایک الصلوات الجامعة بفضائل  
 الخلفاء الاربعہ اس میں لکھا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَاقِلِ  
 اَبُو بَكْرٍ كَذَّاءُ۔ الہی! محمد پر درود بھیج جنہوں نے فرمایا ابو بکر ایسے ہیں (یوں ہیں) اور  
 اس کے آگے کچھ فضائل مذکور ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے حضرت  
 صدیق اکبر کے متعلق منقول ہیں، یونہی حضرت عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم کے متعلق  
 اور ان میں سے ایک کتاب ہے الدلائل الفائق فی الصلوٰۃ علی اشرف المخلوقین اسے انہوں  
 نے حروف معجم کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، اس میں پہلا درود ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَاقِلِ بِالْوَقَالِ الہی! درود و  
 سلام بھیج ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر جو دعا پر قائم ہیں، اسی طرح  
 باقی ان میں سے ایک کتاب ہے الصلوات البریۃ الصلوٰۃ علی خیر  
 البریۃ یہ بھی حروف معجم کے لحاظ سے مرتب ہے۔ اس کے شروع میں فرمایا  
 میں نے جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و  
 سلام بھیجنا بڑے کسبوں میں سے ایک ہے اور پچھلوں کو پہلوں سے ملانے  
 والا دروازہ ہے اور ایسا پھل دار باغ ہے جس کے آگے نہ کوئی پہرہ ہے  
 اور نہ رکاوٹ اور اس راہ پر چلنے والے والوں کا مضبوط سہارا ہے اور حضور  
 کی بارگاہ عالی کی طرف میلان رکھنے والے کے لیے بڑا وسیلہ ہے تو میں نے اس



یٹے اور کھرے بڑے اور عظیم الشان سمندر میں داخل ہونے کے لیے اللہ سے  
استخارہ کیا۔ اور مجھے نبی علیہ السلام پر لکھے جانے والے اس درود شریف کا  
نام الصلوة البریہ فی الصلوة علی خیر البویہ کی اجازت مل گئی۔  
اس سے پہلے میں نے ایک درود شریف لکھا تھا جس کا نام میں نے الدر الغائق  
فی الصلوة علی اشرف الخلائک لکھا تھا لیکن اس کا حجم کم تھا۔ اغلاط سے مبرا صفحات  
تین سو سے زائد۔ میں نے چاہا کہ ایک ہزار ہو جائیں تاکہ ہمارے لیے ذخیرہ و وسیلہ  
ہو جائے جس سے ہمیں قرب و محبت حاصل ہو کیونکہ صحیح احادیث جو ہم تک نہیں صاف  
مصدق علیہ السلام کی ذات سے پہنچی ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام  
پر ہزار بار درود بھیجا اللہ نے اس کا جسم آگ پر حرام کر دیا۔ آپ کے درودوں میں  
سے وہ سات درود شریف بھی ہیں جن کا میں نے سید مرتضیٰ شاریح الاحیاء کی عبارت  
کے حوالہ سے اس کتاب کے حوالہ سے ذکر کیا ہے میں نے ان کا مطالعہ کیا ہے۔  
الفاظ عجیب و غریب اور مفہوم دقیق، سمجھنے میں مشکل لہذا اس کتاب میں میں نے  
ان کو نقل کرنا مناسب نہ سمجھا۔ درود مشیشہ پر اس کی چند شرحیں بھی ہیں یونہی سیدی  
محمد البکری البکیر کے جمع کیے ہوئے وہ درود شریف جو انہوں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کئے تھے۔ (خواب میں) اور جن کی ابتدا ان الفاظ  
سے ہوتی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ الْاَوْسَمٰی اِن ان کی بھی آپ نے شرح فرمائی  
اور ان کے مشورہ درود شریف موسومہ بہ الصلوات البکیہ کی شرح بھی لکھی ہے  
جس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِسُورِ  
هٰذَا اَیَّتِکَ الْاَعْظَمِ اور سیدی شیخ محی الدین ابن العربی کے الصلوة الکبریٰ  
کی شرح بھی آپ نے لکھی ہے جس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ  
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ مَخْلُوْقَاتِکَ الْاَوْسَمٰی اور یہ تینوں درود

شریف میری کتاب افضل الصلوات میں مذکور ہیں ان کے علاوہ اور بھی وہ وثرین  
آپ کے لکھے ہوئے ہیں خلاصہ یہ کہ آپ اللہ کے بڑے اولیاء اور نبی علیہ السلام کے  
پچھے خدام میں سے تھے اللہ ان سے راضی ہو۔

## ایک سو اٹھواں درود شریف

شہاب احمد بن مصطفیٰ الاسکندری کا

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّكَ وَحَبِيبِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلَىٰ رَحْوَانِهِ وَآلِهِ صَلَوةً وَسَلَامًا نَقْصَعُ  
بِهِمَا أَلْوَابَ جَنَّتِكَ وَنَسْتَجْلِبُ بِهِمَا أَسْبَابَ رِضْوَانِكَ  
وَنُودِي بِهِمَا بَعْضَ حَقِّهِ عَلَيْنَا بِفَضْلِكَ وَإِحْسَانِكَ  
آمِينَ -

ترجمہ: اے الہی درود و سلام بھیج اپنے نبی، حبیب، ہمارے آقا محمد اور آپ  
کے بھائیوں پر اور حضور کی آل پر، ایسے درود و سلام جن سے ہم  
تیری جنت کے دروازے کھٹکھٹائیں اور جن سے ہم تیری رضا کے  
اسباب حاصل کریں۔ اور جن کی بدولت ہم حضور کے کچھ حقوق جو ہم  
پر ہیں ادا کر سکیں اپنے فضل و احسان سے۔ الہی! ہماری دعا فرما۔

سیدی محمد مرتضیٰ نے شرح الاحیاء میں فرمایا کہ ہمارے بعض شیوخ کے شیخ  
شہاب احمد بن مصطفیٰ الاسکندری المعروف بہ صبارش نے اپنی ابازت میں فرمایا  
جس مرید نے گناہ کو کے اپنے نفس پر زیادتی کی ہے اس کے لئے بخشش کا قریب تر  
راستہ استغفار ہے پھر نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام میں نے یہ

درویش شریف اور اس کے خواص جو میرے دل میں ڈالے گئے محض اللہ تعالیٰ کے احسان اور نبی علیہ السلام کی برکت سے حاصل کئے ہیں اور میں نے یہ درویش شریف حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر کے اس پر عمل کی اجازت طلب کی، تو حضور مسکرائے اور درویش شریف یہ ہے جو مذکور ہوا۔

## ایک سو نوواں درویش شریف

### سیدی مصطفیٰ زبیری کا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِكُلِّ صَلَاةٍ تُحِبُّ  
 اَنْ يُصَلِّيَ بِهَا عَلَيَّ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحِبُّ اَنْ يُصَلِّيَ  
 بِهٖ عَلَيْهِ۔ اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِكُلِّ سَلَامٍ  
 تُحِبُّ اَنْ يُسَلِّمَ بِهٖ عَلَيَّ فِي كُلِّ وَقْتٍ يُحِبُّ اَنْ يُسَلِّمَ  
 بِهٖ عَلَيَّ صَلَاةً وَسَلَامًا اَيُّمِّنْ بِدَوَامِكَ  
 عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَنِيَّتَ مَا عَلِمْتَ وَمِلَّ مَا عَلِمْتَ وَ  
 مِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَاصْغَافَ اصْغَافِ ذِيكَ۔ اَللّٰهُمَّ  
 لَكَ الْعَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ كَذَلِكَ عَلٰی ذِيكَ فِي  
 كُلِّ ذَالِكَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاٰخِرِهٖ۔

ترجمہ: الہی ہمارے آقا محمد پر ہر ایسا درود بھیج! جو ان پر تو بھیجنا چاہتا ہے۔  
 ہر ایسے وقت جو تو ان پر بھیجنا چاہے۔ الہی! ہمارے آقا محمد پر،  
 ہر ایسا سلام بھیج جو تو ان پر بھیجنا چاہتا ہے ہر ایسے وقت جب  
 تو ان پر سلام بھیجنا چاہے ایسے درود و سلام جو تیری بیشکی کے ساتھ

ہمیشہ جو ان تہریب علم کے برابر اور تہریب علم تہریب کلمات کی سیانہ  
کے برابر، اور اس سے دونا دوں اللہ ہی تہریب اور تہریب ہی شکوہ  
یونہی، اسی پر، اس سب میں، اور حضور کی آل اور صحابہ اور بھائیوں  
نبیوں، برہ

سید مرتضیٰ نے شرح الہیاء میں لکھا ہے کہ یہ درود شریف ماہِ رجب کی  
ایک رات رکھ کر مجھے اس وقت الامام باگیا سب میں میرے مقامِ حارہ الدود پہ  
میں تھا اور مجھے یہ بشارت دی کہ اس کو سو مرتبہ پڑھنے سے وہ ملک محفوظ ہو  
جاتا ہے یہ سب اس درود شریف کی برکت ہے۔

## ایک سو دو سوال درود شریف

### تقی الدین حنبلی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً نَحْكُوْنَ اَنَّا  
عَلَى الْاَمْرِ بِاَمْرِ مَشْهُودًا وَعَنْ اَعْدَائِهِ حِجَابًا  
مُسَدَّدًا وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامًا۔

ترجمہ: اے الہی! ہمارے آقا محمد پر ایسا درود بھیج، جو ہمارے لیے اللہ کے  
ہاں حاضری کا کھلا دروازہ ہو جائے اور حضور کے دوستوں پر بند  
پردہ اور حضور کے آل و اصحاب پر بھی درود و سلام ہو۔

## ایک سو گیارہواں درود شریف یہ بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَسْمِکَ الْاَعْظَمِ الْمَكْتُوبِ مِنْ

نُورِ دُجْهِكَ الْوَعْلَى الْمُؤَبَّدِ - الدَّائِمِ الْبَاقِي الْمَحْدَرِ -  
 فِي قَلْبِ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ - وَاسْأَلْكَ يَا سَمِيْعُ  
 الْأَعْظَمِ الْوَاحِدِ يُوْحَدُّ الْوَاحِدِ - السَّعَالِي عَنْ وَحْدَةِ  
 الْكَمِّ وَالْعَدَدِ - الْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ آخِرٍ - وَيُحَقِّقِ رُبُّهُ  
 اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيْمُ - قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ  
 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاتِهِ الْوُجُودِ - وَالسَّبَبِ الْأَعْظَمِ لِكُلِّ مَوْجُودٍ -  
 صَلَاةً تُثَبِّتُ فِي قَلْبِي اُذْيَمَانَ وَتُخَفِّظُنِي الْقُرْآنَ  
 وَتُفَهِّمَنِي مِنْهُ الْآيَاتِ - وَتَفْتَحُنِي بِهَا نُورَ الْجَنَّاتِ - وَنُورَ  
 الْغَيْبِ - وَنُورَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ - وَعَلَى آلِهِ  
 وَصَحْبِهِ وَسَلَامٌ -

ترجمہ: الہی! میں آپ سے آپ کے بڑے نام کے ذریعے سوال کرتا ہوں  
 جسے آپ کی بڑی ذات کے نور سے کھا گیا ہے، جو دائمی ہے اور  
 ہمیشہ رہنے والوں میں ہمیشہ باقی ہے۔ میرے نبی و رسول محمد کے  
 دل میں، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے بڑے نام کے ذریعے  
 جو ایک کی یکتائی سے ایک ہے۔ مقدار اور گنتی کی اکائی سے بلند تر  
 ہے۔ ہر ایک سے پاک اور بوسیلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم قل هو احد،  
 اللہ الصمد، لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوًا احد۔  
 کہ تو ہمارے آقا محمد پر درود و سلام نازل فرما۔ جو وجود ہونے کی  
 زندگی کا راز ہیں۔ ہر موجود کے لیے بڑا سبب ہیں۔ ایسا درود  
 جو میرے دل میں ایمان پیدا کرے اور مجھے قرآنِ زبانی یاد کروادے۔

اور مجھے قرآن کا مفہوم سمجھا دے اور جس سے تو میرے لیے نیکیوں  
اور نعمتوں کا نور کھول دے اور اپنی ذات کو دیکھنے والا نور کھول  
دے، اور آپ کی آل اور صحابہ کرام پر“

یہ دونوں درود شریف سیدی عارف باللہ شیخ محمد تقی الدین دمشقی حنبلی  
کتاب عقیدۃ الغیب کے مولف ہیں۔ جو ابو شعر و شعر کے نام سے مشہور ہیں۔ رضی  
اللہ عنہ۔ یہ ان کے مجموعہ جواہر انوار حیات القلوب فی الصلاة والسلام  
علی افضل محبوب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے پہلا  
درود شریف سیدی علامہ سید محمد عابدین نے اپنے اس مجموعہ میں ذکر کیا ہے، جو ان  
کو ہمارے شیخ علامہ شاکر العقاد کے افادات کے ذریعے پہنچا ہے فرمایا کہ ان  
فوائد میں سے یہ درود شریف بھی ہے جو عارف باللہ شیخ محمد المعروف ابو شعر  
حنبل مولف عقیدۃ الغیب کا لکھا ہوا ہے۔ اور دوسرا یعنی اللہم اِنِّیْ اَسْأَلُكَ  
آخر تک تو اس کے فوائد پر میں نے ایک مستقل رسالہ دیکھا ہے جس کے مصنف نے  
اس کا نام اسم اعظم رکھا ہے۔ مجھے مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا، شاید اس کے مصنف  
اس درود شریف کے مصنف شیخ تقی الدین خود ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں  
یہ عظیم الشان رسالہ ہے جن میں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے خواص و فوائد و تصرفات  
ذکر کیے جائیں گے۔ جن کو صاحب عقیدۃ الغیب نے ذکر کیا ہے، اور رجال الغیب  
قدس سرہم کے طریقے ذکر ہوں گے اور اس میں بڑے عجیب غریب اسرار مذکور  
ہیں ان میں سے ایک یہ کہ جب تم اسے ہر روز سو مرتبہ پڑھو تو اولیاء میں شامل ہو جاؤ  
گے اور اگر ہر روز ایک ہزار بار پڑھو تو تمہیں غیب سے رزق ملے گا۔ ایک یہ کہ اگر  
ہفتہ کی رات کسی عالم کی تباہی کے لیے اسے ہزار بار پڑھو تو اس کی عجیب ہلاکت  
دیکھو گے۔ ایک یہ کہ راہزنی کا خاتمہ، اپنے بائیں پاؤں کے نیچے سے مٹی بھر مٹی لیکر

اس پر سات بار پڑھو اور دشمن کی طرف فضا میں اسے پھینک دو تو اسی وقت ان پر ہلاکت پڑے گی۔ ان میں سے ایک یہ کہ گمشدہ چیز یا بھاگنے والے، یا چوری شدہ مال، چھینا ہوا سامان امانت قرض وغیرہ وصول کرنے کے لیے ہر روز سات مرتبہ پڑھو اور نیت یہ ہو کہ اس کا ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضور کی آل، صحابہ کرام، احباب رجال الغیب توبہ کرنے والوں اور ان کے رئیس کو پہنچایا جائے گا پھر تم عربوں مسکینوں اور یتیموں کو کوئی چیز اس وقت کھلاؤ جب تمہاری مراد پوری ہو جائے بندوں کے پروردگار کا شکر ادا کرتے ہوئے حضور علیہ السلام آپ کی آل و صحابہ، اولیاء اللہ اور دوستوں کی طرف سے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے تم اپنی مراد پا لو گے ایک یہ کہ کسی بیماری کا مریض ہو لو بان پر پڑھ کر اس کا دھواں مریض پر پھونک دو۔ اللہ کے حکم سے تندرست ہو جائے گا۔ ان میں سے ایک یہ کہ درِ دُسر ہو بخار ہو، آشوبِ چشم ہو، آنکھوں میں درد ہو، آدھے سر کو درد ہو، عرقِ گلاب پر سات مرتبہ اس کو پڑھو اور ہر مرتبہ ساتھ سورہ فاتحہ بھی پڑھ کر بیمار کے سر پر اس کی مالش کرو، اللہ کے حکم سے اسی وقت شفا ہوگی ایک یہ کہ جب فاتحہ کے ساتھ تم نے اس کو سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر لیا اور بیمار کو پلا دیا تو اللہ کے حکم سے شفا یاب ہوگا۔ یونہی اگر عورت یا حیوان کا دودھ نہیں تو جاری اُبلتے چشمے سے پانی لے کر اس پر سات مرتبہ فاتحہ کے ساتھ یہ درود شریف پڑھ کر اس بیمار کو پلاؤ۔ اور اس پر چھڑکاؤ بھی کریں۔ اللہ کے حکم سے شفا یاب ہوگا اور دودھ دینے لگے گا۔ ایک یہ کہ یہ پانی اس بیمار کو پلائے جس کے پیٹھنے کی جگہ نگلی ہوئی ہے یا اس میں تکلیف ہے یا پیشاب بند ہو گیا اور پیچھے کی پیدائش میں تکلیف ہوتی ہے ان سب کے لیے فاتحہ کے ساتھ سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر دم کریں۔ اللہ تکلیف دور ہو جائے گی۔ برابر ہے کہ بتی پر پڑھیں، تیل پر پڑھیں پانی پر

پڑھیں یا سُردمد یا ہم وغیرہ پر ایک یہ کہ بیمار و مال پر پڑھ کر اسے سر پر باندھ لے  
اس سے زمینی عوارض ختم ہو جائیں گے اور طبیعت تنفایاب ہوگی اور روح و طبیعت  
کو سکون ہوگا۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ سوتے وقت پی لے غلط قسم کے  
خواب، گھبراہٹ، بھول، سانس میں تنگی، سینے میں درد، ہوائیں، پیٹ کے درد  
ٹوٹنے ٹوٹکے، دل کی دھڑکن سب کے لیے مفید ہے ان میں سے ایک یہ کہ جب  
اسے لکھ کر دوکان میں رکھے تو اس میں رونق و حسن ظاہر ہوگا دل اس کی طرف کھے  
آئیں گے، تجارت نفع اور برکت بڑھے گی۔ ایک یہ کہ جس خیر و برکت کی نظر سے  
اسے پڑھو یا برکت کے لیے اس میں رغبت بڑھے گی چمک اور حسن و جمال اس  
پر ظاہر ہوں گے۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ کہ جب تم خواب میں حضور علیہ السلام  
یا خضر علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہو اور کسی چیز کو معلوم کرنا چاہو یا کوئی ایسا علم  
حاصل کرنا چاہو جس سے دنیا یا آخرت میں فائدہ ہو تو سوتے وقت اسے ایک  
سُورۃ تَبٰرَک پڑھ لو، با وضو و قبلہ رُخ ہو کر اور سر کے پاس کوئی خوشبو ہو مثلاً عرق  
کلاب، گلاب کے پھول یا ایسی ہی کوئی چیز، اب نبی علیہ السلام کی روحانیت تم  
پر تمہاری استعداد کے مطابق جیسے تم چاہو ظاہر ہوگی۔ جوں جوں تمہاری قوت  
قوی ہوتی جائے گی۔ عالم ملکوت میں محض عالم خیال میں روحانی سلطنت کی خوشی  
بڑھتی جائے گی اور تم سینوں کے عجیب و غریب علوم بیان کرنے لگو گے جن کو  
تم سے نہ سمجھ سکے۔ جب خالص کی رضا کے لیے تم نے چالیس دن تک یہ عمل کیا  
تو تمہارے دل سے حکمت کے چشمے زبان پر جاری ہوں گے اور تم اہل کشف  
میں سے ہو جاؤ گے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوضات سے انوار  
قبولیت میں رنگے جاؤ گے اور جو اسرار و رموز انکھوں سے اوجھل ہیں وہ قشکل ہو  
کر تمہارے سامنے آجائیں۔ پس اپنا بھید چھپاؤ، تمہارا حکم چلے گا اور رازوں کی کُریہ



نہ کرو، ورنہ آزادوں کے دفتر سے تمہارا نام مٹا دیا جائے گا اور جو آپڑے اس پر راضی رہو یہ بہت مفید ہے۔ اگر تیرے لیے پردہ اٹھایا جائے تو معلوم ہو کہ تو نے وہی اختیار کیا جو ہونے والا تھا۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے بھاگے ہوئے کا لوٹ آنا بے دورے پڑتے ہوں، مشکلات حل کرنے کے لیے، جادو زدہ کو دور کرنے، قیدی کو رہائی دلانے، پریشان حال کو خوشحال کرنے، مغموم کو مسرور کرنے، قرض دار جس پر کوئی ناراض ہو، دہکارا ہوا ہو، فالج زدہ ہو، بیمار ہو، بخار میں مبتلا ہو، دیگر عوارض پیش ہوں۔ حاملہ ہو، تو ایک اوقیہ رجالیس رہم تقریباً دس تولہ چاندی، زیتون کا تیل لو اسے سفید شیشی میں ڈال کر مٹکے کے میندے میں لٹکا کر قبلہ کی جانب دیوار کے سامنے رکھ دو اور لوہان کی دھوئی سلکاؤ کہ اولیاء اللہ اور نیکوں کا غنہ ہیں۔ اور تمام دھونیوں کا بادشاہ، اور جب اس کو تو یہ جامع دھوئی ہو جائے گی اور مشکلات حل کرنے والے بادشاہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے رُوحوں کی قبولیت جلد ہوگی، پھر دو رکعت نفل پڑھ کر اس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح پر فتوح کو ہدیہ کر، اور آپ کی آل و اصحاب سب کو، اس کے ساتھ اسم اعظم کو بھی ایک ہزار بار ملا لے۔ ان دھونیوں کے درمیان قبلہ رخ ہو کر بیٹھ جا، اور جس زیتون پر تو نے پڑھا ہے وہ تیرے سامنے ہو، اور اپنا ہاتھ اس پر رکھ لے۔ جب سب پڑھ لے تو دو رکعتوں پر خاتمہ کراد۔ سس کا ثواب اللہ کی طرف سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کی آل و اصحاب کی خدمت میں ہدیہ کرنے کی نیت کر، اس کے بعد زیتون پر سے ہاتھ اٹھا لے، فرستے تمہارے منہ سے (یہ کلمات) لیں گے۔ پھر حاجت مند اسے استعمال کرے کھانے میں بھی اور بطور تیل بھی۔ تین دن یا اس سے زیادہ، اللہ کے حکم سے بڑا فائدہ ہو گا۔

## ایک سو بار ہواں درود شریف

سیدی ابوالعباس سجانی کا اس کا نام جو ہر اکمال ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَيْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْيَا قُوْتِ  
الْمُحَقَّقَةِ الْحَايِطَةِ بِمَرْكَزِ الْفُهُومِ وَالْمَعَانِي - وَنُورِ الْاَدْوَانِ  
الْمُسْكِرَةِ الْاَدْمِيِّ صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِي - الْبَرْقِ الْوَسْطِيِّ  
بِمُزْنِ الْاَسْمَاءِ الْمَالِيَةِ لِكُلِّ مُعْرِضٍ مِنَ الْبُحُوسِ وَالْاَدْوَانِ  
وَتُوسِ لَكَ الْاَلَامُ الَّذِي مَلَدَتْ بِهِ كَوْنَكَ الْحَايِطُ بِأَمْنِكَ  
الْمَكَانِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَيْنِ الْحَقِّ الَّتِي  
تَجَلَّى مِنْهَا عُرُوشُ الْحَقَائِقِ حَيْثُ الْمَعَانِي فِي الْاَوْدَانِ  
صِرَاطِكَ التَّامِّ الْاَقْوَمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی  
مَلْعَةِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْكَثْرَا لَا عَظَمَ - اِنَاصَتِكَ مِنْكَ  
اَيْتِكَ اِحَاطَةَ الْخُوسِ الْمُطْلَمِ - صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَعَلٰی  
آلِهِ مَلَائِكَةً تُعْرِفُنَا بِهَا اِيَّاهُ -

ترجمہ: الہی درود و سلام بھیج رحمت ربانی کے سرچشمہ پر اور اس یاقوت  
پر جو فہم و معانی کی مرکزی دیوار میں آویزاں ہے اور حق ربانی کے  
سزاوار انسان کی کائنات کا نور ہے اور ان تیز ہواؤں کی چمکتی  
بجلی پر جو سمندروں کے پانیوں سے بھری ہوئی ہے اور اپنے اس  
چمکتے نور پر جس سے تو نے کائنات کا کونہ کونہ بھر رکھا ہے۔ الہی  
حق کے سرچشمہ پر درود و سلام بھیج! جس سے حقائق کے عرش چمک

رہے ہیں۔ قدیمی معارف کا سرچشمہ۔ تیرا مکمل سیدھا راستہ۔ الہی اس پر  
 درود و سلام بھیج جو حق کے ساتھ حق کی چمک ہے۔ بڑا خزانہ ہے تجھ سے  
 تیری طرف فیض لینے کا بحر نور ہے۔ حضور پر اللہ ایسا درود بھیجے جس سے  
 ہمیں حضور کی معرفت حاصل ہو اور آپ کی آل پر۔

## ایک سو تیرہواں درود شریف

بھی انہی کا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلَّی  
 عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ  
 لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ  
 كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَیْهِ

الہی! ہمارے آقا و مولا محمد نبی پر درود و سلام بھیج تیری جتنی مخلوق  
 ترجمہ نے حضور پر درود بھیجا اس کے برابر، اور درود بھیج ہمارے آقا محمد  
 پر جیسے ہمیں ان پر درود بھیجنا چاہیئے اور ہمارے آقا محمد نبی پر درود  
 بھیج، جیسا تو نے ہم کو حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

## ایک سو چودہواں درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهِ صَلَٰةً تَعْدِلُ  
 جَمِیْعَ صَلَٰوَاتِ اٰخِلِ بَيْتِكَ وَ سَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِهِ سَلَامٌ مَا يُعْدِلُ سَلَامُهُمْ

الہی سارے آقا محمد اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیج، جو تیرے

ترجمہ: تمام محبت کرنے والوں کے درود کے برابر ہو، اور ہمارے آقا

محمد اور آپ کی آل پر ایسا سلام بھیج جو ان کے سلام کے برابر ہو

یہ تینوں درود شریف بڑے مشہور ولی جناب سیدی ابوالعباس احمد سجانی

مغربی کے ہیں جو مقام فاس میں مدفون ہیں۔ پہلے کا نام ہے، جو ہرۃ الکمال، جیسا کہ

ان کے شاگرد علی بن حزام کی کتاب جواب المغان میں لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں کہ یہ درود

شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیداری میں ان کو خود لکھوایا تھا اور یہ کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چند خواص بھی بیان فرمائے تھے ان میں سے ایک یہ کہ جو آدمی

اس کو نائیا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اس کے پاس حضور علیہ السلام اور چاروں

حفاظِ اشدین کی رُو میں حاضر ہوتی ہیں، جب تک پڑھتا ہے، ایک بار کہ جو شخص لازمی

طور پر سات مرتبہ سے زیادہ اس کو پڑھے حضور علیہ السلام اس سے خصوصی محبت

فرمائے ہیں اور جب تک ولی نہ بن جائے مرنے کا نہیں۔ اور شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا

اس نے اسے با وضو سوکر سوتے وقت پاک بستر پر سات مرتبہ پڑھا اس کو نبی علیہ السلام

کی زیارت ہوگی۔ دوسرے درود شریف کا نام ہے ”رفع الاعمال“ کا درود اور آپ

نے دوسرے اور تیسرے درود کی بھی بہت فضیلت بیان کی ہے۔

پہلے درود کی اصل عبارت یوں ہے عین المعارف از قوم صراط

تنبیہ: اتام الاستم اور بنے شک یہ لفظ بدلا ہوا ہے کیونکہ اس میں خرابی ظاہر ہے۔

اسی لیے میں نے لفظ اقوم کو مؤخر کر دیا ہے اور اس کو اقدم کی جگہ رکھا ہے اور

یہی صحیح ہے اور اس کی جگہ میں نے لفظ اعلم رکھ دیا ہے کہ معارف سے

مناسب تر یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

# ایک سو پند وال درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُقْطَةً دَائِرَةِ الْوُجُوْدِ -  
وَحِيْطَةً اَفْلَاكِ مَرَاتِي الشُّهُوْرِ - اَلْفِ الدَّائِيَةِ السَّارِي  
سِرُّهَا فِي كُلِّ ذَرَّةٍ - حَاءِ حَيَاةِ الْعَالَمِ الَّذِي جَعَلَ  
مِنْهُ مَبْدَاَهُ وَالْيُسْرَ مَقَرَّهُ - مِيْمُ مُلْكِكَ الَّذِي  
لَا يُضَاهِي - وَدَالِ دِيْمُوْمِيَّتِكَ الَّتِي لَا تَنْتَاهِي - مَنْ  
اَظْهَرْتَهُ مِنْ حَضْرَةِ الْحُبِّ فَكَانَ مِنْصَهُ لِعَجَلِيَّاتِ  
ذَانِكَ - وَآبَرُتَهُ بِكَ مِنْ تُوْبِكَ فَكَانَ مِرَاةً -  
لِجَمَالِكَ الْبَاهِي فِي حَضْرَةِ اَسْمَائِكَ وَصِفَائِكَ -  
تَمْسُ الْكَمَالِ الْمَشْرِقِ نُورُهَُا عَلٰی جَمِيْعِ الْعَوَالِمِ  
الَّذِي كَوْنَتْ مِنْهُ جَمِيْعُ الْمَكُوْنَاتِ فَكُلُّ مِنْهَا بِهِ  
قَائِمٌ - مَنْ اَجْلَسْتَهُ عَلٰی بَسَاطِ قُرْبِكَ وَخَصَصْتَهُ  
بِاَنْ كَانَ مِفْتَاحَ خِزَانَةِ حُبِّكَ لِتَحْبُوْبِ الْوَعْظِمِ -  
السِّرِّ الظَّاهِرِ الْمُكْتَمِ - الْوَاسِطَةِ بَيْنَكَ وَبَيْنَ  
عِبَادِكَ وَالسُّلَمِ الَّذِي لَا يُرْقٰى اِلَّا بِهِ فِي مَشَاهِدِ  
كَمَالِكَ - وَعَلٰى اَيْدِي تَابِعِي الْحَقَائِقِ - وَاصْبَحِيهِ مَقْصَدِ  
الْهُدٰى لِكُلِّ الْخَلَائِقِ - صَلَاةٌ مِنْكَ عَلَيْهِ - مَقْبُوْلَةٌ  
بِكَ مِنْ لَدِيْهِ - تَلِيْقُ بِذَاتِهِ تَغِيْسًا يَمَانِي اَنْوَارِ تَجَلِّيَاتِهِ  
تُظْهِرُ بِهَا قُلُوْبَنَا وَتُعَدِّسُ بِهَا اَسْرَارَنَا وَتُرْقِي بِهَا اَرْوَاحَنَا

وَتُعِيْمُ بَرَكَاتِنَا عَلَيْنَا وَمَشَائِخِنَا وَقَالِدَيْنَا وَإِخْوَانِنَا  
وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ - مَقْرُونَةٌ بِسَلَامٍ مِنْكَ إِلَى  
يَوْمِ الدِّينِ - مَقْرُونَةٌ يَا لَيْفِي أَلْفِ مَكَلَدَةٍ وَتَسْلِيمٍ  
عَلَى السَّيِّدِ الْأَوْحِينَ - وَآلِهِ وَمَصْحَبِهِ أَجْمَعِينَ -  
وَلَكَ الْحَمْدُ مِنْكَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ - وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ -

الہی ہمارے آقا محمد پر جو دائرہ وجود کا نقطہ ہیں، رحمت نازل فرما۔  
ترجمہ ہر جو شہود کے زینوں کے آسمانوں کا دائرہ ہیں۔ ذات باری درائیت  
کرنے والی، جس کا بھید ہر ذرے میں جاری و ساری ہے۔ دنیا کی زندگی  
جس سے اللہ نے کائنات کی ابتداء کی اور جن کی طرف دنیا کا ٹھہراؤ  
ہے تیری بے مثل مملکت کی میم اور تیرے دوام کی دال جس کی حد نہیں،  
جن کو تو نے بارگاہِ محبت سے ظاہر کیا، پس وہ تیری تجلیات کا مرکز  
ہیں جن کو تو نے اپنے لور سے ظاہر کیا تو وہ تیری بارگاہِ اسما و صفات  
کے روشن جمال کا آئینہ بن گئے۔ ہر کمال کا سورج جس کی روشنی تمام  
دنیا پر چمک رہی ہے جس سے تو نے تمام موجودات کو وجود بخشا۔  
سوسب کا قیام انہی سے ہے جن کو تو نے اپنے قُرب کے فرش پر بٹھایا۔  
اور جن کو تو نے خصوصی طور پر اپنی محبت کے خزانوں کی کنجی بنایا۔ بڑے  
محبوب، ظاہری راز جنہیں پوشیدہ کیا گیا۔ تیرے اور تیرے بندوں  
کے درمیان واسطہ اور سیڑھی کہ اسی کے ذریعے تیرے مشاہدات  
تمک رسائی ہو سکتی ہے اور حضور کی آل پر جو حقیقتوں کے چشمے ہیں اور  
ان کے صحابہ کرام پر جو تمام مخلوق کے لیے ہدایت کے چراغ ہیں تیری

طرف سے ان پر مقبول درود، اور تیرے کرم سے ہماری طرف سے بھی مقبول۔ جو حضور کی ذات کے لائق ہو۔ جس کے صدقے تو ہم کو ان کی تجلیات کے انوار میں غرق کر دے۔ جس سے تو ہمارے دل پاک کرے ہمارے باطن کو ستھرا کر دے۔ اور ہماری روحوں کو ترقی اور ہم پر اپنی برکتیں عام فرما دے۔ (ہم پر بھی) اور ہمارے مشائخ، والدین، بھائیوں اہل ایمان و اسلام پر بھی، جو تاقیامت تیری سلامتی سے ملی ہوئی ہوں۔ جن کو ہزار در ہزار سے ضرب دی، اور سلام سے ملی ہو، آقا امانت دار پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔ تیری طرف سے۔ ہر ہر وقت، اور سب تعریفیں اللہ پروردگارِ عالمین کے لیے۔“

یہ درود بڑے استاذ، سیدی شیخ محمد بن عبدالکریم سمان کا ہے۔ اللہ ان سے ہمیں بہرہ مند فرمائے۔ دنیا و آخرت میں اس کا نام ”المنحة المحمدية فی الصلوة علی خیر البریة“ جیسے بزرگ ترین اور افضل ترین درودوں میں سے ہے۔

## ایک سو سو لہواں درود شریف

### سیدی محمد عثمان امیر غنی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً  
اَنَالَ بِبِرْكَتِهَا السَّلَامُ فِيْ جَمِيعِ الْاَحْوَالِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً اُذْرِكَ بِبِرْكَتِهَا  
الْاِخْلَاصَ فِيْ سَائِرِ الْاَعْمَالِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ

عَمَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةٌ تُصَلِّهُ لِي يَبْرَكْتُهَا اَلْاَقْوَالُ وَ  
 الْاَفْعَالُ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَوةً اُحْفَظُ بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً اُعْصِمُ بِهَا مِنْ جَمِيعِ  
 الشَّهَوَاتِ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 صَلَوةً اُعَازِبُهَا مِنْ كُلِّ لُغْفَلَاتٍ - الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَيِّدِي يَا سُبُوْحَ اللهِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا  
 سَيِّدِي يَا نَبِيَّ اللهِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي  
 يَا حَبِيبَ اللهِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا صَفْوَةَ  
 اللهِ اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا صَفْوَةَ اللهِ -  
 اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا عَبْدَ اللهِ -  
 اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا مَحْبُوْبَ الْخَضَاءِ  
 الْاَوْلِيَّيَّةِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا مَحْبُوْبَ  
 الْحَظَائِرِ الرَّائِيَّةِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي  
 يَا مَطْلُوْبَ اَنْظَرَاتِ الْخَفِيَّةِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ  
 يَا سَيِّدِي يَا رَيْسَ دِيُوَانِ الْكِبَرِيَاءِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا فَرِيْدَ الْاَضْفِيَاءِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا اِمَامَ اَهْلِ بَسَاطَةِ الْقُرْبِ - اَصَلِّةً  
 وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا ذَا الْجَمَالِ الْمَحْبُوْبِ  
 وَاهْلِ الْحُبِّ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي  
 يَا جَبَلَ قَافِ عَظَمَةِ التَّجَلِّيَّاتِ - اَصَلِّةً وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ



يَا سَيِّدِي يَا بَحْرَ مُجِيطٍ أَسْرَارِ الصِّفَاتِ - الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَلَكًا وَسَلَامًا يَكُونَانِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ الذَّاتِ - وَآلِكَ  
 وَمَصْعَبِكَ وَالرَّوَجَاتِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 عَلَى جَمَالِ حَضْرَاتِكَ وَجَمِيلِ مَصْنُوعَاتِكَ - وَمِنْ آثَارِ ذَاتِكَ  
 وَبِجَلِّي مِغَاتِكَ - قَوْلُهُ تَجَلَّى لَكَ - وَوَجْهَهُ عَظَمَاتِكَ - وَمِنْعَهُ  
 هَبَاتِكَ وَعَظِيمِ مَمْلَكَتِكَ إِنْ سَانَ عَيْنٍ مُكَوَّنَاتِكَ - وَفَرِيدِ  
 جَلِيلِ تَخْلُوقَاتِكَ الْمَصْفَى الْمُصْطَفَى - الْمُؤْتَى ذِي الْوَفَا -  
 وَالْمُنْقَى وَالْمُنْتَقَى - وَالْمُرْتَقَى الْمَرْقَى - وَالْحَبِيبِ الْمُجْتَبَى -  
 وَسَيِّدِ آدَمَ وَالْخَلِيلِ - وَاسِطَةِ مُوسَى وَنُوحِ الْبَلِيلِ  
 وَنَبِيِّ عِيسَى وَدَاؤِدَ خَلِيفَتِكَ الْبَحِيلِ - الْفَتَا حِزِّ عَلَى  
 كُلِّ نَبِيٍّ وَرَسُولٍ - الْوَاحِبِ لِكُلِّ وَلِيٍّ فَاضِلٍ وَمَفْضُولٍ -  
 خِزَانَةِ عَطَاءٍ مَلَأَتْكَ الْكَرَامَ - وَرَبِّي خِزَانَتِكَ  
 لِكُلِّ الْكَائِنَاتِ بِلَا كِلَامٍ - اللَّهُمَّ أُمْلَأْ سُودًا أَمَانًا مِنْ  
 سَكَاتٍ - وَقُلُوبَنَا مِنْ نِعْمَاهُ وَآهْلَنَا لِمَجَالِسَتِهِ  
 فِي كُلِّ دِيْوَانٍ - وَآلِجْعْنَا بِجَلَالَتِهِ فِي كُلِّ مَشْهَدٍ -  
 يَنَالُهُ رُتَبَانٌ - إِنَّكَ وَرَبِّي الْعَطَاءُ وَالْوَمْتَانِ - آمِينَ  
 يَا مُعْطَى يَا وَهَّابُ يَا حَسَنَانُ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 عَلَى مَوْعِدِنَا الْمَوَافِي - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 عَلَى طَيِّبِينَا الشَّافِي - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 عَلَى مَوْعِدِنَا الْمَوَافِي - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى

خَلِّئْنَا الْوَافِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ غِيَاثِنَا  
الْكَافِي - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ بَحْرِ الْعَظَمَةِ  
الرَّبَّانِيَّةِ - وَبِرِّ الْأَسْرَارِ الْاُولِيَّةَةِ - بَاطِنِ الْعُلُومِ  
الْقُرْآنِيَّةِ - وَظَاهِرِ الْأَنْوَارِ الْوَجُودِيَّةِ - قُطْبِ  
كَتِّيبِ الزِّيَارَاتِ فِي الْجَنَانِ - وَغَوْثِ حَضْرَةِ الْوَسِيْلَةِ  
وَالْوَحْشَانِ - السَّارِي سِرُّهُ فِي جَمِيعِ الْأَعْيَانِ -  
وَالْفَائِضِ نُورُهُ عَلَىٰ سَائِرِ الْخُلُقَانِ - مُحَمَّدٌ  
الْحَمْدُ وَصَفِيكَ يَا رَحْمَنُ - اَللّٰهُمَّ صِفْنَا بِصِفَائِهِ - وَ  
اجْعَلْنَا مِنْ آخِلِيَّهِ - وَصَدِّدْنَا فِي حِمَايِهِ - وَعَلَىٰ  
آلِهِ وَصَحْبِهِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوةٌ وَسَلَوةٌ مَا  
يَدُوْمَانِ يَدَوَائِمِ عَطَائِهِ - اَللّٰهُمَّ فَارِحِ الْهَمَّ كَاشِفِ  
الْغَمِّ مُجِيبِ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِهِ تُغْنِيَنِي  
بِحَمَاةِ رَحْمَتِهِ مِنْ سِوَاكَ - ثَلَاثًا - اَللّٰهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ  
فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ  
وَرَسُولُكَ فَإِنَّكَ إِنْ تَكَلَّمْتَ إِلَىٰ نَفْسِي تُقَرِّبْنِي  
مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّي لَا أَتَىٰ  
إِلَّا بِرُحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا تُوفِّيَنِيهِ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْوَعْدَ - ثَلَاثًا - اَللّٰهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْوَمَانَةَ وَحُسْنَ  
الْخُلُقِ وَالرِّضَا بِالْقَدَرِ ثَلَاثًا، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ  
تَوَابَ صَلَاتِي لِعُصْرِكَ الْمُسْتَقَى - وَسَلِّمْ عَلَيْهِ  
وَالِهِ أَهْلِ الْوَرْتَقَا - سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِعَمْدِكَ  
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ  
إِلَيْكَ عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ  
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - ثَلَاثًا

الہی درود و برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود بھیج جس  
کی برکت سے میں تمام حالات میں سلامتی پاؤں۔ الہی درود و سلام اور  
برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جس کی برکت سے میں  
تمام اعمال میں اخلاص حاصل کروں۔ الہی درود و سلام اور برکت نازل  
فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جس کی برکت سے میری باتیں اور عمل  
درست ہو جائیں۔ الہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، ہمارے  
آقا محمد پر ایسا درود جس کی برکت سے میں تمام برائیوں سے محفوظ ہو  
جاؤں۔ الہی درود و سلام اور برکت نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد پر، ایسا  
درود جس کی برکت سے میں تمام شہوتوں سے بچ جاؤں۔ الہی درود و  
سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود جس کی وجہ سے  
میں تمام غفلتوں سے محفوظ ہو جاؤں۔ درود و سلام آپ پر اے اللہ  
کے رسول اے میرے آقا! درود و سلام آپ پر، اے میرے آقا اے  
اللہ کے نبی۔ درود و سلام آپ پر اے میرے آقا اے اللہ کے حبیب!  
درود و سلام آپ پر اے میرے آقا اے اللہ کے برگزیدہ! درود و سلام

آپ پر اے میرے آقا اے اللہ کے چُنے ہوئے درود و سلام آپ پر  
 اے میرے آقا اے اللہ کے بندے۔ درود و سلام آپ پر اے میرے  
 آقا، اے بارگاہِ الہی کے محبوب، درود و سلام آپ پر اے میرے  
 آقا، اے اللہ کی جنتوں کی شہد کی مکھیوں کے بادشاہ؟۔ درود و سلام  
 آپ پر اے میرے آقا، اے چھپی نظروں کے مژدب! درود و سلام  
 اے میرے آقا، اے ایوانِ کبریا کے قائد! درود و سلام آپ کے اے  
 میرے آقا اے برگزیدہ ہستیوں کے یکتا! درود و سلام آپ پر اے  
 میرے آقا، اے اہل مجلسِ قُرب کے امام، درود و سلام آپ  
 پر اے میرے آقا اے اہل محبت کے محبوب جمال والے! درود و سلام  
 آپ پر اے میرے آقا، اے عظمتِ تجلیات کے کوہِ قاف! درود و  
 سلام آپ پر اے میرے آقا، اے اسرارِ صفات کے بحرِ محیط! درود و  
 سلام آپ پر اے میرے آقا، اے اللہ کے رسول، آپ پر وہ درود و  
 سلام بھیجے جو عظمتِ ذات کے برابر ہوں، اور آپ کی آل و اصحاب  
 اور پیو یوں پر، الہی درود و سلام و برکت نازل فرما، اپنی بارگاہوں  
 کے حُسن پر، اور اپنی مصنوعات میں سے جو خوبصورت تر ہیں اُن پر، جو  
 تیری ذات کا آئینہ ہیں اور تیری صفات کی تجلی گاہ، تیری تجلیات کا  
 قبلہ، تیری عظمتوں کا چہرہ، اور تیری بخششوں کا مغز اور تیری مملکت  
 میں سب سے بڑا، تیرے رازوں کی آنکھ کی پتلی اور تیری بڑی مخلوق  
 کا گوہرِ یکتا، صاف سُتھرا، برگزیدہ جس سے وفا کی گئی، وفا والا۔ سُتھرا  
 کھرا، ترقی والا، جس کو ترقی دی گئی۔ محبوب، منتخب آدم و خلیل کا ولیہ  
 موسیٰ و نوحِ جلیل کا واسطہ، عیسیٰ و داؤد کا مددگار، تیرا خوبصورت

خلیفہ، ہر نبی و رسول پر فیضان کرنے والا۔ ہر فضیلت والے اور جس پر فضیلت دی گئی، ولی پر عنایت کرنے والے۔ تیرے معزز فرشتوں کی عطا کا خزانہ، اور بغیر کسی چون و چرا ساری کائنات کے لیے تیرے خزانوں کا مختار۔ الہی حضور کی روشنی سے ہماری پتلی کوروشنی بخش اور آپ کی نعمتوں سے ہمارے دلوں کو پُر کر دے اور ہر بارگاہ میں حضور کی مجلس کا ہمیں اہل بنا دے۔ اور حضور کی جلالت کا صدقہ، ہم کو ہر اس شہادت گاہ سے ملا دے جسے کوئی انسان پائے۔ تو ہی عطا و احسان کا مالک ہے۔ آمین! اے عطا فرمانے والے بخشنے اور کرم فرمانے والے، الہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، ہمارے محبوب پاک پر، الہی درود و سلام و برکت نازل فرما ہمارے مقام و عہد و وفا پر۔ الہی درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے وفادار محبوب پر۔ الہی درود و سلام و برکت نازل فرما، عظمت ربانی کے سمندر پر اور خدائی رازوں کی خشکی پر، علوم قرآنی کے باطن اور انوار وجودی کے ظاہر پر۔ جنتوں میں ہونے والی ملاقاتوں کی مرکز شخیصت۔ بارگاہ وسیلہ و احسان کے غوث (فریادرس) جن کی روح تمام موجودات میں ساری اور جن کا نور تمام دوستوں پر فیض رساں ہے۔ تیرے محمد (جن کی بار بار بکثرت تعریف کی جائے) محمود۔ (ستودہ) اے بہت مہربان تیرے ستودہ۔ الہی حضور کی صفائی کا صدقہ ہمیں بھی صاف کر دے، اور ہمیں حضور کے سچے دوستوں میں شامل فرما دے۔ اور ہم کو حضور کی چراگاہ کے درمیان جگہ عطا فرما۔ اور حضور کے بعد آپ کی آل اور صحابہ پر ایسا درود و سلام، جو حضور کی عطا جب تک ہے۔

باقی رہیں، اے اللہ! پریشانی دور فرمانے والے! غم ختم کرنے والے  
 بے بسوں کی دعائیں سننے والے۔ دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم!  
 تو ہی مجھ پر رحم فرماتا ہے تو مجھ پر وہ رحم فرما۔ جس سے میں غیروں  
 کے ترس کا محتاج نہ رہوں۔ یہ تین مرتبہ پڑھے۔ اے اللہ! زمین و  
 آسمان کے مالک۔ ظاہر و پوشیدہ کو جاننے والے۔ میں اس زندگی  
 میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ تو اکیلا ہی معبود برحق ہے تیرا کوئی  
 شریک نہیں، اور یہ کہ محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ الہی! اگر تو  
 نے مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیا۔ تو خرابی کے قریب اور بہتری  
 سے دور کر دیا۔ اور مجھے تویس تیری ہی رحمت کا اسرا ہے لہذا  
 میرے ساتھ وعدہ فرما، کہ قیامت کے دن تو اسے پورا فرمائے  
 گا بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ تین مرتبہ۔ الہی! میں تجھ  
 سے صحت، خیریت، امانت، اچھے اخلاق تقدیر پر راضی رہنے کا  
 سوال کرتا ہوں۔ تین بار۔ الہی! میرے درود کا ثواب ان کے لیے  
 کر دے جو تیرے ستودہ ہیں، مستحضرے ہیں اور حضور پر اور حضور کی  
 ترقی پانے والی آل پر سلام نازل فرما۔ الہی! تو پاک ہے اور تعریف  
 کا مستحق۔ وہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں  
 تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں، میں نے  
 بُرا کیا، اور اپنی جان پر ظلم کیا۔ تو تو مجھے بخش دے کہ تیرے سوا گناہ  
 بخشنے والا کوئی نہیں، تین مرتبہ ۱۰

یہ درود شریف سیدی عثمان میر غنی حنفی محمدی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کا ہے۔  
 جسے میں نے ان کی کتاب فتح الرسول و مفتاح بابہ للدخول لمن

اراد الیہ الوصول“ سے نقل کیا ہے، درود و سلام کے موضوع پر یہ بہت عمدہ اور مفید کتاب ہے اس کے خطبہ میں فرماتے ہیں جان لو کہ حضور علیہ السلام کا قُرب حاصل کرنے کا قریب تر راستہ درود و سلام ہے تو میں نے چاہا کہ جو درود و سلام حضور کے صحابہ و تابعین اور ان کے پیروکار نیک بندوں نے آپ پر پڑھے، ان کو جمع کر دوں۔ تو میرے کانوں میں کچھ اس قسم کی آواز آئی، جس میں اشارہ تھا کہ جب زیارت ہوگی تو آرزو پوری جائے گی۔ جب میں مدینہ طیبہ، اللہ اس کی مسٹی کو پاک رکھے پہنچا تو میں نے اس کے علاوہ تین درود شریف اور لکھے۔ پھر میں نے اس مجموعے کا ارادہ کر لیا، اس ترتیب پر جسے ابھی ذکر کر آیا ہوں، پھر میں حجرہ حضرت عائشہ کا حجرہ یعنی روضہ اقدس، میں داخل ہوا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہو گیا تو میں نے اپنا مقصود باواز بلند عرض کر دیا اور میں نے خطبہ پڑھنا شروع کر دیا اور اپنے اس قول تک پہنچ گیا میں نے اس کا نام رکھا اور پردے کے نیچے رات بھر چھوڑے رکھا اور میں نے حضور سے اس کی قبولیت کا سوال کیا، اور فاطمہ زہرا اور حضور کے دونوں ساتھیوں (صدیق و عمر رضی اللہ عنہم) سے بھی قبولیت کا سوال کیا۔ لوگوں کی قبولیت کا بھی (کہ لوگوں میں مقبول ہو) اور لوگوں کی طرف سے قبول ہونے کا، سو حضور نے قبول فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس درود سے راز کھلیں گے اور حضور کا قُرب دو جہانوں میں حاصل ہوگا، اور حضور نے وہ کچھ فرمایا جس کے سمجھنے کی تاب سامعین میں نہیں۔ اور میں نے اس کو حضور کے سامنے جنت کی کیاری میں لکھا۔ سوا عتقاد و اعتبار کے لیے تمہارے لیے یہی کافی ہے سو بھائیو! اگر اللہ کے بندے اور اولاد عدنان کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دوست بننا چاہتے ہو، تو اس کی طرف دوڑو، میں نے اس کے ساتھ باب اور بابوں کی پانچ فصلیں مقرر کی ہیں۔ پہلی فصل درود شریف کی فضیلت کے بیان میں۔

دوسری فصل: ان درودوں کے بیان میں، جو حضور نے خود اپنی ذاتِ کاملہ پر پڑھے تیسری فصل: ان درودوں کے بیان میں، جو صحابہ کرام اور تابعین نے حضور پر پڑھے چوتھی فصل: ان درودوں کے بیان میں، جو بعض عارفوں نے آپ پر پڑھے۔ پانچویں فصل: ان درودوں کے بیان میں جو مصنف کی زبان پر ماثورہ دعاؤں کے ساتھ جاری ہوئے۔

## ایک سو ستترہواں درود شریف باقوتہ

### سید الشیخ محمد الفاسی شاذلی کا

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ جَعَلْتَهُ سَبَبًا لِذٰثِقَاقِ اَسْرَارِكَ  
الْمَجْبُورِيْنَ - وَافْلَاقِ اَنْوَارِكَ الرَّخَائِيَةِ - فَصَارَ  
نَايِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَةِ - وَخَلِيفَةً اَسْرَارِكَ الدَّائِمَةِ -  
فَهُوَ يَاقُوْتُهُ اَحَدِيَّتُهُ ذَاتِكَ الْقَمَدِيَّةِ - وَعَيْنُ  
مَنْظَرِ صِفَاتِكَ الْاَزَلِيَّةِ - فَبِكَ مِنْكَ - صَارَ حَاجِبًا عَنْكَ -  
وَسِرًّا مِنْ اَسْرَارِ غَيْبِكَ حُجُبَتِ بِهِ عَنْ كَثِيرٍ  
مِّنْ خَلْقِكَ - فَهُوَ الْكَنْزُ الْمَطْلُومُ - وَالْبَحْرُ الْزَاخِرُ  
الْمُطْمَئِنِّ - فَتَسَالُكُ اَللّٰهُمَّ بِجَاهِهِ كَدَيْكَ - وَبِكِرَامَتِهِ  
عَلَيْكَ - اَنْ تُعَيِّرَ قَوَالِبَنَا يَا اَفْعَالِيَه - وَاسْمَاعَتَنَا  
يَا قَوَالِيَه - وَقُلُوبَنَا يَا نَوَارِيَه - وَآزَوَاحَنَا يَا سُرَارِيَه -



وَأَشْبَا حَنَا بِأَحْوَالِهِ - وَسَرَّ لِمُرْنَا بِمُعَامَلَتِهِ - وَبَوَّأَ طِنَانًا  
 بِمَشَاهِدَتِهِ - وَأَبْصَارَنَا بِأَنْوَارِ مُعَيَّا جَمَالِهِ - وَخَوَّزَنَا  
 أَعْمَالَنَا فِي مَرْضَاتِهِ - حَتَّى نَشْهَدَكَ بِهِ وَهُوَ بِكَ  
 فَأَكُونُ نَائِبًا عَنْ الْحَضَرَتَيْنِ بِالْحَضَرَتَيْنِ وَأَدُلُّ  
 بِهِمَا عَلَيْهِمَا وَنَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَسَلِّمْ  
 عَلَيْهِ صَلَوةً وَسَلَامًا يَلِيقَانِ بِجَنَابِهِ وَعَظِيمِ  
 قَدْرِهِ وَتَجْمَعَنِي بِهِمَا عَلَيْهِ - وَتُقَرِّبَنِي بِجَالِصِ  
 وَدَّهِمَا لَدَيْهِ - وَتَنْفَعَنِي بِسَبَبِهِمَا نَفْعَةً الْأَنْفِيَاءِ -  
 وَتَمَحِّنِي مِنْهُمَا مِنْعَةً الْأَضْفِيَاءِ - لِأَنَّهُ السِّرُّ  
 الْمَصُونُ - وَالْجَوْهَرُ الْمُرْدُ الْمَكُونُ - فَهُوَ أَلْيَا قُوَّةً  
 الْمُنْطَوِيَّةُ عَلَيْهِمَا أَسْدَافُ مَكُونَاتِكَ - وَالْغَيْهَوِيَّةُ  
 الْمُنْتَعَبُ مِنْهَا أَصْنَافُ مَعْلُومَاتِكَ - فَكَانَ غَيْبًا  
 مِنْ غَيْبِكَ وَبَدَلًا مِنْ سِرِّ رُبُوبِيَّتِكَ حَتَّى مَسَّ  
 بِذَلِكَ مَظْهَرًا نَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْكَ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ  
 كَذَلِكَ - وَقَدْ أَخْبَرْنَا بِذَلِكَ - فِي مُحْكَمِ كِتَابِكَ بِقَوْلِكَ  
 إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ - فَقَدْ زَالَ  
 عَنَّا بِذَلِكَ الرَّيْبُ وَحَصَلَ الْإِنْتِبَاهُ - وَاجْعَلِ  
 اللَّهُمَّ دَلَالَتَنَا عَلَيْكَ بِهِ وَمُعَامَلَتَنَا مَعَكَ مِنْ أَنْوَارِ  
 مَتَابَعَتِهِ - وَأَرْضِ اللَّهِ عَلَى مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلًّا  
 لِلرَّقِيَّةِ - وَصَبَّرْتَ قُلُوبَهُمْ مِمَّا بِيَعِ الْهَدَى -  
 الْمُطَهَّرِينَ مِنْ رِقَى الْأَخْيَارِ - وَشَوَائِبِ الْأَكْدَانِ

مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوبِهِمْ دُرُورُ الْمَعَانِي - فَجَعَلْتَ قُلُوبَهُ  
 الْخَفِيقَ يَوْهَلِ الْبَانِي - وَاسْتَرْتَهُمْ فِي سَابِقِ  
 الْأَفْتِدَارِ - أَنَّهُمْ مِنْ أَصْعَابِ نَبِيِّكَ الْخُتَابِ -  
 وَرَضِيَتْهُمْ لِإِنْمَارِ دِينِكَ فَهُمْ السَّادَةُ  
 الْأَخْيَارُ - وَصَاعِفِ آلَهُمْ مَزِيدَ رِضْوَانِكَ  
 عَلَيْهِمْ مَعَ الْأُولِ وَالْعَشِيرَةِ وَالْمُقْتَفِينَ لِلْآثَارِ -  
 وَاعْفِرِ اللَّهُمَّ ذُنُوبَنَا وَوَالِدَيْنَا وَمَشَائِخَنَا  
 وَإِخْوَانَنَا فِي اللَّهِ وَجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ -  
 وَالسُّلَيْمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ - الْمُطِيعِينَ مِنْهُمْ وَأَهْلِ  
 الْأَوْزَارِ -“

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب بتانے والے  
 ربی، پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی ان پر درود  
 بھیجو! اور خوب خوب سلام۔ الہی! درود و سلام بھیج ان پر، جن کو  
 تُو نے اپنے جبروتی رازوں کے فاش کرنے اور اپنے رحمانی انوار  
 کے ظہور کا سبب بنایا، پھر وہ بارگاہِ خداوندی کے نائب اور  
 تیرے اسرارِ ذاتی کے خلیفہ ہو گئے۔ سو وہ تیری بے مثال اور بے  
 نیاز ذات کی یکتائی کا یاقوت اور تیری ازلی صفات کے ظہور کا  
 سرچشمہ ہیں۔ تیری ذات میں تیری طرف سے تیرا پردہ اور تیرے  
 پوشیدہ رازوں کا رازہ ہیں، جن کو تُو نے اپنی اکثر مخلوق سے پردے  
 میں رکھا۔ پس وہ قیمتی چھپا خزانہ اور موزنِ سمندر ہیں۔ پس الہی ہم  
 تجھ سے حضور کے اس مرتبہ کے، جو تیری بارگاہ میں آپ کو حاصل۔

اور اس عزت کے جو تیرے حضور ان کی ہے، کے وسیلہ سے، سوال کرتے ہیں کہ ہماری باتوں کو حضور کے افعال سے اور ہمارے کانوں کو حضور کے اقوال سے اور ہمارے دلوں کو حضور کے انوار سے اور ہماری رُوحوں کو حضور کے اسرار سے اور ہمارے جسموں کو آپ کے احوال سے اور ہمارے سینوں کو آپ کے معاملات سے اور ہمارے باطنوں کو آپ کے مشاہدے سے اور ہماری آنکھوں کو آپ کے نورِ جمال سے اور ہمارے اعمال کا خاتمہ آپ کی رضا سے آباد رکھ تاکہ حضور کے ذریعے ہم تجھے دیکھیں اس حال میں کہ حضور تیرے ساتھ ہوں دونوں بارگاہوں کے نائب ہوں دونوں کے ساتھ ہوں، اور دونوں سے دونوں پر رہنمائی فرمائیں۔ اور الٰہی ہمارا تجھ سے سوال ہے کہ حضور پر ایسا درود و سلام بھیج جو حضور کی بارگاہ بلند مرتبت میں ملیں اور ان کے صدقے میں بھی وہاں موجود ہوں۔ اور اس خالص محبت کے صدقے جو درود و سلام سے حضور کو ہے، مجھے بھی قُرب حاصل ہو، اور ان کی وجہ سے مجھے بھی نیکیوں کی ہوا بکھری ہو، اور اس کے وسیلہ سے مجھے بھی پاکیزہ لوگوں کا حصہ ملے۔ کہ یہی محفوظ راز ہے اور یہی بے مثال چھپا موتی ہے اور تیری کائنات کی سپیوں میں لپٹا ہوا مہی تو یاقوت ہے اور وہ گہرا سمندر جس سے تیری معلومات کی مختلف قسمیں چنی گئیں پس وہ تیرے سے غیب اور تیرے رازِ ربوبیت کا بدلہ، یہاں تک کہ اس سے وہ تیری ذات پر دلالت کرنے والا منظر بن گیا، اور ایسا کیوں نہ ہو، جب کہ اس کی خبر خود تو نے اپنی محکم کتاب میں ہم کو دی اس فرمان سے اِنَّ

الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِتْمَاعًا يُبَايِعُونَ اللَّهَ - بے شک جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ بعینہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں۔ اس کے ہمارا شک ختم ہوا اور ہم بیدار ہو گئے۔ الہی! حضور کے طفیل اپنی ذات کی ہم کو رہنمائی فرما اور حضور کے انوار اطاعت کے صدقے ہم سے معاملہ فرما اور الہی! ان سے راضی ہو، جن کو تو نے قابل اقتدار بنایا اور جن کے دل تو نے ہدایت کے چراغ بتائے جو غیروں کی غلامی سے پاک اور میل کے دھبوں سے مصفا ہیں جن کے دلوں میں معنی کے موتی چمکتے ہیں جن کو علم و فن کے بانیوں کے لیے تحقیق کے ہار بنایا گیا۔ اور جن کو تو نے اپنے دین کا مددگار بنایا بے شک وہ تیرے نبی مختار کے دوستوں میں سے ہیں، اور جن کو تو نے اپنے دین کا مددگار بنایا۔ یہی نیک سردار ہیں۔ الہی ان پر اپنی مزید رضا دینی چونی فرما دے۔ آل اور خاندان کے ساتھ اور ان کے نقوش قدم تلاش کرنے والوں کے ساتھ۔ الہی! ہمارے والدین، ہمارے مشائخ اور خدا کی رضا کے لیے بننے والے ہمارے بھائیوں کو بخش دے اور تمام ایماندار مردوں اور عورتوں کو، مسلمان مردوں اور عورتوں کو نیکوں اور بدوں کو۔“

یہ دُرود یا قوتیہ ہمارے شیخ، استاذ کبیر۔ عارف شہیر۔ سیدی شیخ محمد فاضل شاذلی کا ہے، جو آج کل حرمین شریفین میں آئے ہوئے ہیں۔ اللہ ان سے راضی ان کے عالم، فاضل، کامل خلیفہ، سیدی۔ سید محمد مبارک مغربی جو آج کل دمشق شام میں ہیں نے مجھے بتایا کہ میں نے شیخ سے سنا کہ اس دُرود شریف کی تالیف کے بعد انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، حضور شہادت

کی انگلی سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں، یہ محفوظ راز ہے پھر حضور نے یہ درود و شریف حاضرین مجلس کے سامنے پیش فرمایا پھر مجھے اس کی قبولیت سے نوازا گیا، اور القطب نے فرمایا، جو شخص صبح و شام یہ درود و شریف تین تین مرتبہ پڑھے اس کو حضور علیہ السلام کا دیدار بیداری اور نیند میں، حسی اور معنوی طور پر بکثرت حاصل ہوگا۔ اساذ فرماتے ہیں، کہ ایک بھائی سات دن تک گوشہ نشینی کی حالت میں یہ درود و شریف مسلسل پڑھتے رہے اور اس وقت تک باہر نہ آئے جب تک بیداری میں حضور علیہ السلام کی زیارت نہ کر لی۔ پھر مگر اسے علوم و اسرار حاصل کیے۔ انہیں کہتا ہوں میں نے خود شیخ رضی اللہ عنہ سے مصر میں مشہد... میں ملاقات کی اور ان سے طریقہ شاذلیہ حاصل کیا۔ اس وقت میں جامعہ ازہر مصر میں طالب علم تھا۔ میں آپ کی مجلس اور حلقہ ذکر میں حاضر ہوا۔ اور مجھے آپ کی برکت حاصل ہوئی۔ خدا کا شکر ہے۔

## ایک سو اٹھارہ وال درود شریف

سیدی عبداللہ بن عمرؓ باعلوی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَدَقَةً تَهَبُ  
لَنَا بِهَا اَكْثَلَ اُمْرَادٍ وَفَوْقَ اُمْرَادٍ - فِي دَاوِ  
الدُّنْيَا وَدَاوِ اَلْمَعَادِ - وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَبَايَكُ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَرَيْسَةَ  
مَا عَلِمْتَ وَحِيلَ مَا عَلِمْتَ -

ترجمہ: اے الہی! درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، ایسا درود

جس کے عوض تو ہم کو کامل تر مُراد بخش دے اور مُراد سے اُوپر دنیا و  
 آخرت میں، اور حضور کی آل و اصحاب پر، اور برکت و سلام اپنی  
 معلومات کے برابر، اور میری معلومات کے برابر، اور اپنی معلومات بھر  
 اس دُرود شریف کو میرے مشائخ کے شیخ، امام، علامہ، شام کے محدث  
 سیدی شیخ عبدالرحمن الکزیری رحمۃ اللہ نے اپنی سندات کے مجموعہ میں ذکر کیا ہے  
 اور فرمایا کہ مجھے اس کی اجازت ہمارے شیخ شریف عبداللہ بن عمر باعلوی حضری  
 حسین نے دی۔ ان سے میری ملاقات مکہ مکرمہ میں ہوئی <sup>۱۲۸۵ھ</sup> میں ہوئی آپ  
 روضہ اقدس کے پاس مواجہہ شریف کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں حاضر تھے فرمانے لگے یہ دُرود شریف مجھے سرکار نے الہام کیا ہے۔

## ایک سو اسی سوال دُرود شریف

سیدی شیخ حسن ابو علا وہ الغزنی کا

”اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُحِبِّبِ الْمُحَبُّوبِ  
 شَافِي الْعِلِّ وَمُفَرِّجِ الْكُرُوبِ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ“

الہی! دُرود و سلام بھیج، ہمارے آقا محمد پر، جو حبیب و محبوب  
 ہمیں۔ بیماریوں سے شفا بخشنے والے، تکلیفیں دُور فرمانے والے،  
 اور آپ کی آل و اصحاب پر۔“

یہ دُرود شریف تکلیفیں دُور کرنے کے لیے مجرب ہے، مجھے سیدی ولی  
 پتے عقیدے والے شیخ ابو حسن علا وہ الغزنی نے یہ دُرود شریف بتایا اور اس

کی اجازت دی، اس وقت آپ کا وطن بیت المقدس تھا۔ یہ ۱۳۱ھ کی بات ہے۔  
 میں نے ان سے اپنے رنج و الم کی شکایت کی تھی۔ تو جتنا اللہ نے چاہا میں نے  
 اس کو پڑھا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے میرا درد و غم دور فرما دیا۔ اور  
 میری آرزو و تمنا سے بڑھ کر اللہ کے فضل و کرم اور نبی علیہ السلام پر ان بابرکت  
 الفاظ سے درود و سلام کی برکت سے ملا۔ اس تاریخ سے ایک سال بعد شیخ  
 انتقال فرما گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے اور ان کی برکتوں سے ہم کو فیضیاب  
 فرمائے۔

## ایک سو بیسواں درود شریف (۱۲۰)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ  
 الَّذِي مَلَكَ تَحْلُ بِهَا الْعُقَدَ وَتَفُكَ بِهَا  
 الْكُرْبَ

اے الہی! ہمارے آقا محمد پر، جو نبی اُمّی، پاک اور صاف ہیں، ایسا  
 درود بھیج، جس سے گرہیں کھل جائیں اور مشکلات حل ہو جائیں۔  
 اس درود شریف کو شیخ شہاب الدین احمد بن عبد الطیف الشرحی الزییدی  
 مؤلف مختصر البخاری نے اپنی کتاب المصلات والعوائد میں ذکر کیا ہے  
 اور ایک نیک آدمی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو شخص کسی مصیبت میں گرفتار ہو  
 اور یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ...  
 ..... آخر تک اور اسے بار بار پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو دفع  
 فرما دے گا۔ الخ۔

# ایک سو ایک سو اول درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی  
اٰلِهٖ قَدَرًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - وَآغِنَنَا وَاحْفَظْنَا وَفِئْتَنَا  
لِمَا تَرْضَاهُ - وَاصْرِفْ عَنَّا الشُّوْرَ وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ  
رَبِّحَانَتِيْ خَيْرِ الْاَنَامِ - وَعَنْ سَائِرِ اِلِهٖ وَاصْحَابِهٖ  
الْكِبَرَامِ - وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ - يَا حَيُّ  
يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ -

ترجمہ: اے اللہ! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، اور حضور کی آل پر،  
مترجمہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ - کی مقدار، اور ہمیں غنی فرما دے اور ہماری  
حفاظت فرما اور ہمیں ان باتوں کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔  
اور ہم سے بُرائی ہٹا دے اور حسنین سے راضی ہو، جو خیر الانام  
کے پھول ہیں اور حضور علیہ السلام کی تمام آل و اصحاب سے جو  
معزز ہیں اور ہم کو جنت میں داخل فرما جو محفوظ مقام ہے۔  
اسے ہمیشہ زندہ رہنے والے اے اللہ!

میں نے یہ درود شریف عارف باللہ سیدی ابن عطاء اللہ اسکندری  
کی کتاب مفتاح الفلاح و مصباح الدوام کے آخری ورق پر لکھا دیکھا،  
یہ ورق کتاب سے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی یہ  
درود شریف ہر مقصد کے لیے سو سے ہزار بار تک پڑھے اور نبی کریم علیہ  
السلام کے دیدار کے لیے ایک ہزار بار اگر توفیق ہو تو ہر روز ایک ہزار



بار پڑھے، اللہ اس کو کامل غنی کر دے گا اور تمام مخلوق اس سے محبت کرے گی۔  
تکلیفیں اور بلائیں دور ہوں گی۔ اس کے فضائل بیان سے باہر ہیں۔ عبارت  
ختم ہوئی۔

## (۱۲۲) ایک سو یا سو سوال درود شریف

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِحَبِیْبِكَ الْمُصْطَفٰی  
عِنْدَكَ یَا حَبِیْبُنَا یَا مُحَمَّدٌ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَی رَبِّكَ  
فَاَسْئَلُ لَنَا عِنْدَ الْمَوْلٰی الْعَظِیْمِ یَا نَعِیْمَ الرَّسُوْلِ  
الطَّاهِرِ اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیْنَا بِجَاهِهِ عِنْدَكَ۔ اَللّٰهُمَّ  
وَاجْعَلْنَا مِنْ خَیْرِ الْمُصَلِّیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَیْهِ  
وَ مِنْ خَیْرِ الْمُقَرَّبِیْنَ مِنْهُ وَ الْوَارِدِیْنَ عَلَیْهِ  
وَ مِنْ اَخْیَارِ الْمُحِبِّیْنَ فِیْهِ وَ الْمُحَبُّوْبِیْنَ لَدَیْهِ  
وَ فِرْحَنَابِهِ فِی عَرَصَاتِ الْقِیَامَةِ وَ اجْعَلْهُ لَنَا  
دَلِیْلًا اِلَی جَنَّةِ النَّعِیْمِ بِلَا مَوْنَةٍ وَ لَا مَشَقَّةٍ  
وَ لَا مُنَاقَشَةٍ اَلْحِسَابِ وَ اجْعَلْهُ مُقْبِلًا عَلَیْنَا وَ لَا  
تَجْعَلْهُ غَاضِبًا عَلَیْنَا وَ اُغْفِرْ لَنَا وَ لِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ  
اَلْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَ الْمَیِّتِیْنَ وَ اَخِرْ دَعْوَانَا اِنْ  
اَلْحَسْبُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے برگزیدہ محبوب  
ترجمہ کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ اے ہمارے محبوب اے محمد،

بے شک ہم آپ کو وسیلہ بتاتے ہیں، آپ کے رب کی طرف، تو  
 بڑے آقا کریم کے حضور ہماری سفارش کیجیے۔ اے بہترین رسول  
 الہی! ہمارے بارے میں حضور کی سفارش اس عظمت کے صدقے  
 مقبول فرمائے۔ جو تیرے حضور سرکار کو حاصل ہے۔ الہی! ہم کو  
 حضور علیہ السلام پر بہترین درود و سلام پڑھنے والے بنادے۔  
 اور حضور کا بہترین قرب حاصل کرنے والے اور عاضری دینے  
 والے کر دے اور بہترین محبت کرنے والے اور حضور کی بارگاہ  
 میں بہترین محبوب کر دے، اور حضور کے صدقے میدان محشر  
 میں ہمیں خوشیاں منانے والوں میں کر دے اور سرکار کو نعمتوں  
 بھرے جنتوں کی طرف ہمارا رہنما بنادے۔ بلا محنت و مشقت،  
 بغیر کُرد حساب کے اور سرکار کی توجہ ہم پر فرمادینا۔ اور حضور کو  
 ہم پر ناراض نہ فرمانا۔ ہم کو بھی اور تمام زندہ و وفات یافتہ مسلمانوں  
 کو بھی بخش دے اور ہماری آخری آواز یہی ہے کہ تمام تعریفیں  
 اللہ پروردگار عالمین کے لیے “

یہ دعا حضور علیہ السلام پر درود اور آپ کو وسیلہ بنانے پر مشتمل ہے  
 اس کو دلائل الخیرات کے مصنف نے ذکر کیا ہے اور شارح نے کہا کہ اس  
 جیسی دعا امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور اس کو حسن صحیح غریب کہا ہے  
 امام نسائی۔ ابن ماجہ۔ طبرانی نے بھی بیان کی ہے۔ طبرانی نے اس سے  
 پہلے ایک قصہ لکھا ہے۔ ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور حاکم نے بھی اسے نقل  
 کیا ہے اور حاکم نے اس کو شرط بخاری و مسلم پر صحیح قرار دیا ہے۔ بیہقی  
 نے بھی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے اور صحیح

قرار دیا ہے۔ نسائی کے الفاظ یہ ہیں۔ ایک نابینا شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمائیں کہ بینائی ٹھیک  
 کر دے، فرمایا، میں تجھے اسی حال پر چھوڑ دوں؟ عرض کیا، یا رسول اللہ! بینائی نہ  
 ہونے کی وجہ سے سخت پریشان ہوں، فرمایا جاؤ وضو کر کے دو رکعت (نقل) پڑھو  
 پھر کہو۔ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ وَآتُجِبُّهُ اِلَيْكَ تَبِيَّتُكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ  
 يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ . اَتُوَجِّهُ اِلَى رَبِّيْ بِكَ اَنْ تَكْشِفَ لِيْ عَنْ بَصِيْرَتِيْ  
 اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيْ نَفْسِيْ ۝ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف  
 متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد! بے شک میں  
 آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ میری آنکھ سے پردہ کھول  
 دے۔ اے اللہ حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما، دعا مانگ کر فارغ  
 ہوا تو اللہ نے آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا، اور مصنف نے جو الفاظ نقل کیے ہیں ابن  
 ثابت نے بھی اپنی کتاب ”الکفایہ“ میں معمولی تبدیلی سے یہی نقل کیے ہیں۔ اور مصنف  
 کے نزدیک لفظ زائد بھی ہیں اور ابن ثابت نے اس روایت کو نبی علیہ السلام کی  
 زیارت کے بیان میں نقل کیا ہے، اور کہا کہ نبی علیہ السلام اور آپ کے دونوں  
 ساتھیوں پر سلام عرض کر کے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پٹ آئے۔  
 کثرت سے دعا کرے اور حضور علیہ السلام کی شفاعت طلب کرے مثلاً... الہی!  
 میں آپ سے سوال کرتا اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں آگے تمام عبارت  
 وہی ہے جو مذکور ہوئی پھر یہ الفاظ ہیں وَآخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ  
 لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ شارح دلائل کی عبارت ختم ہوئی۔



# ایک سو چوبیسواں درود شریف

سیدی شیخ عبداللطیف بن موسیٰ بن عجل بنی کا

اَللّٰهُمَّ يَلٰهُ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اَصْطَفٰى اَلْحَمْدُ  
 يَلٰهُ اَلْحَمْدُ يَلٰهُ اَلْحَمْدُ يَلٰهُ يَارَبِّ يَا اَللّٰهُ يَارَبِّ  
 يَا اَللّٰهُ يَارَبِّ يَا اَللّٰهُ - يٰ اَحْيٰ يٰ اَقْيُوْمُ يٰ اَحْيٰ يٰ اَقْيُوْمُ يٰ اَذَا الْجَلَدِ  
 وَالْاَكْرَامِ يٰ اَذَا الْجَلَدِ وَالْاَكْرَامِ يٰ اَذَا الْجَلَدِ وَالْاَكْرَامِ  
 يٰ اَبْدِيعِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَجْعَلَ  
 لِيْ فِيْ هَذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَوَقْتٍ وَنَفْسٍ  
 وَنَحْوَةٍ وَلَحْظَةٍ وَخُطْوَةٍ وَطَرْفَةِ يَطْرِفُ بِهَا اَهْلُ  
 السَّمٰوٰتِ وَاهْلُ الْاَرْضِ وَكُلُّ شَيْءٍ هُوَ فِيْ عِلْمِكَ  
 كَاَنْ اَوْقَدْ كَانَ اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ  
 حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذَلِكَ اَلْفِ  
 اَلْفِ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ مَّضْرُوْبِيْنَ فِيْ مِثْلِ ذَلِكَ  
 وَامْثَالِ ذَلِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوَّلِيِّ وَالرَّسُوْلِ الْاَعْرَاجِيِّ  
 وَ عَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَوْلَادِهِ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ  
 وَاهْلِ بَيْتِهِ وَاَصْحَابِهِ وَاَنْصَارِهِ وَاَشْيَاعِهِ  
 وَاَتْبَاعِهِ وَمَوَالِيهِ وَخُدَّامِهِ وَمُحِبِّيهِ اَمِيْنُ

اجْعَلْ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ ذَلِكَ تَفُوقُ وَتَفْضُلُ صَلَاةَ  
 الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَأَهْلِ الْأَرْضِينَ  
 أَجْمَعِينَ كَفَضْلِهِ الَّذِي فَضَلْتَهُ عَلَيَّ كَأَنَّ خَلْقَكَ  
 يَا أَكْرَمَ الْكَرَمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
 إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَآلِهِ  
 وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ  
 وَأَشْيَاعِهِ وَاتَّبَاعِهِ وَمَوَالِيهِ وَخُدَّامِهِ  
 وَتُجْبِيهِ أَفْضَلِ الصَّلَوَاتِ - وَعَدَدَ الْمَغْلُومَاتِ  
 وَعَدَدَ الْخُرُوفِ وَالْكَلِمَاتِ - وَعَدَدَ السَّكُونِ وَالْحَرَكَاتِ  
 صَلَاةً تَمْلَأُ الْأَرْضِينَ وَالسَّمَوَاتِ - وَمِثْلَ مَا  
 بَيْنَهُمَا وَمِثْلَ الْمِيزَانِ وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَمَبْلَغِ  
 الرِّضَا وَزِينَةِ الْكُرْسِيِّ وَالْعَرْشِ وَعَدَدَ الْحُجُبِ  
 وَالسُّرَادِقَاتِ - وَعَدَدَ الْأَسْمَاءِ الْحُسْنَى  
 وَالصِّفَاتِ الْعُلْيَا - رَبِّ تَقَبَّلْ مِنِّي يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ  
 يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا رَفِيعَ الدَّرَجَاتِ - اللَّهُمَّ  
 صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
 وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ  
 وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كُلَّمَا ذَكَرَكَ  
 وَذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ كُلَّمَا غَفَلَ وَشَهَا عَنْ ذِكْرِكَ

وَذَكَرَهُ الْغَافِلُونَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ  
وَعَدَدَ مَا أَحْصَاهُ الْمُحْصُونَ وَعَدَدَ مَا تَكَلَّمُ بِهِ  
الْمُتَكَلِّمُونَ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ  
وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ  
الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوةً أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ -  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ  
وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا تَحِبُّ أَنْتَ وَتَرْضَى - اللَّهُمَّ  
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى  
آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ  
وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا يَنْبَغِي لِشَرَفِ نَبَوِّتِهِ وَعَظِيمِ  
قَدْرِهِ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ  
وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَالرَّسُولِ  
الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ صَلَوةً تَكُونُ لَكَ رِضًا  
وَرِجَاءً - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ  
وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ  
وَالرَّسُولِ الْعَرَبِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَ

وَأُولَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِي بَيْتِهِ بَعْدَ كُلِّ  
حَرْفٍ جَرَى بِهِ الْقَلَمُ وَبَعْدَ مَا عَلِمَ وَمَا يُعْلَمُ وَأَنْزَلَهُ  
الْمُقَدَّسَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا  
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ  
وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِي بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ مُجِيدٌ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَيُّدٌ مُجِيدٌ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى  
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ مُجِيدٌ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ  
وَبَارَكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَيُّدٌ  
مُجِيدٌ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ  
وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَالنَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ  
وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ



اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَيُّدٌ مُّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا  
 صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ  
 حَيُّدٌ مُّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى  
 آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى  
 آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيُّدٌ مُّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَرَحِّمْ عَلٰى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ  
 عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيُّدٌ  
 مُّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَحَسِّنْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَسَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ  
 وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَيُّدٌ مُّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ وَسَلِّمْ  
 عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ  
 اِنَّكَ حَيُّدٌ مُّجِيْدٌ - (اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ  
 عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا  
 تَسْلِیْمًا) لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ صَلَّوْا لِلّٰهِ  
 الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَمَلَائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَالنَّبِیِّیْنَ  
 وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَاۃَ وَالصَّالِحِیْنَ وَمَا سَبَّحَ  
 لَكَ مِنْ تَسْبِیْ یَا رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَرُسُلِیْنَ وَرُسُلِیْنَ وَرُسُلِیْنَ  
 وَرُسُلِیْنَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِیْرِ الدَّارِی

إِلَيْكَ يَا ذِيكَ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ وَعَلَيْهِ  
السَّلَامُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ مَرَّةٍ -  
صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى وَمَلَائِكَتِهِ وَأَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ وَ  
جَمِيعِ خَلْقِهِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ  
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ  
وَرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ  
الْمُرْسَلِينَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ عَبْدِكَ  
وَرَسُولِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَقَاتِعِ الشَّرِّ  
وَمُعَلِّمِ الْحِكْمَةِ وَرَسُولِ الْهُدَى وَالرَّحْمَةِ اللَّهُمَّ  
دَاجِي الدُّحُوتِ وَبَارِي الْمُسُوكَاتِ وَخَالِقِ الْخُلُوقَاتِ  
اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَتَوَاسِي بَرَكَاتِكَ وَرَافَةَ  
تَحَنُّنِكَ وَقَضَائِلِ أَدْنِكَ وَأَزْكَى تَحِيَّاتِكَ وَأَوْفَى سَلَامِكَ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
السَّيِّدِ الْكَامِلِ وَالْمُتَمَتِّحِ الْخَاتَمِ وَأَوَّلِ الْآخِرِ  
الظَّاهِرِ الْبَاطِنِ وَالْمَسَاحِي الْجَامِعِ الدَّافِعِ  
لِجَبَشَاتِ الْوَبَاطِيلِ - وَالتَّوَرِّعِ الْهَادِي مِنَ الْأَضْيَالِ  
إِلَى نَوَافِدِ الْهَادِي - وَخَازِنِ عِلْمِكَ الْمُخْتَرُونَ - اللَّهُمَّ  
صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي  
الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَسْمِهِ فِي الْأَسْمَاءِ وَعَلَى جَسَدِهِ  
فِي الْأَجْسَادِ وَعَلَى رُوحِهِ فِي الْأَرْوَاحِ وَعَلَى  
قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ صَلَوةً تَطْهَرُ عَنْ أَعْدَادِهَا

وَيُرَادُ فِي إِسْدَادِهَا صَلَوَاتُكَ أَسْتَيْ صَلَّيْتَ  
 عَلَيْهِ بِدَوَامِكَ - وَصَلَّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلَى جَسَدِهِ  
 وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَذَلِكَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَ  
 أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ  
 وَأَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَتُحْبِيهِ  
 وَأُتَمِّهِ. وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ  
 مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ  
 عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى وَالرَّسُولِ الْمُجْتَبَى وَالْحَبِيبِ الْمُتَقَبَّلِ  
 وَالْمُقَدِّمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالشَّفِيعِ فِي الْمُحْشَرِ  
 صَاحِبِ الْوَارِثَةِ الْعَقُودِ - وَالْحَوْضِ الْمَوْجُودِ - الْمُسَمَّى  
 بِالْكَوْنِزِ - الَّذِي خَمَّتْ بِهِ رِسَالَةُ وَالِدِ لَدَا  
 وَالْإِشَارَةُ وَالنِّدَاةُ وَالنَّبُوءَةُ وَالسُّورَةُ  
 وَاتَّسَرَّتْ بِهِ كِلَا مِنَ السُّجُودِ الْحَرَامِ  
 إِلَى السُّجُودِ الْأَقْصَى - إِلَى السَّمَوَاتِ الْعُلَى - إِلَى  
 سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى - إِلَى قَابِ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى -  
 وَآرِئْتَهُ الْآيَةَ الْكُبْرَى - وَأَنْلَتْهُ الْغَايَةَ  
 الْقُصْوَى - وَآكْرَمْتَهُ بِالْمَكَالَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ  
 وَالْمَدَائِنَةِ بِالنَّظَرِ وَخَصَّصْتَهُ بِالْحُبِّ وَالْقُرْبِ

وَالْمُكِنِّ - وَأَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ - وَخَاطَبْتَهُ وَوَصَفْتَهُ  
بِقَوْلِكَ الْكَرِيمِ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ - تَكَرَّرَ عَشْرًا  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ  
وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ  
وَأَنْصَارِهِ وَأَتَبَاعِهِ وَآتْبَاعِهِ وَمَوَالِيهِ وَخُدَّامِهِ  
وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا أَجْمَعِينَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ رُتِلَا وَمُصَلِّ وَسَلِّمْ  
عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
خَاتَمِ النَّبِيِّينَ أَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَأَنْتُمْ سَلَامُكُمْ  
وَأُمِّي بَرَكَاتِكَ صَلَاةٌ تَسْتَفْرِقُ الْأُمْدَادَ  
وَتُحِيطُ بِالْأَحَادِ - صَلَاةٌ لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا أَمَدَ لَهَا  
وَلَا انْقِضَاءَ لَهَا صَلَاةٌ مُتَّصِلَةٌ أَبَدِيَّةٌ سَرْمَدِيَّةٌ  
تَدُومُ بِكَ وَامِ مُلْكِكَ يَا دَائِمُ يَا كَرِيمُ  
يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ - وَمُصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلَى  
عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ  
النَّبِيِّينَ - وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ  
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ - وَعَلَى آبَائِهِ إِبْرَاهِيمَ  
وَأَيْمَانَ عِيسَى وَ عَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ  
الرُّسُلِينَ - وَآلِ كُلِّ مِثْلِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ  
وَذُرِّيَّتِهِمْ وَمُحِبِّيهِمْ أَجْمَعِينَ - وَمُصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ  
عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

خَاتِمُ النَّبِيِّينَ - وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ  
الطَّاهِرِينَ - وَعَلَى أُولِي الْعِزِّ مِنَ الْمُرْسَلِينَ -  
وَعَلَى الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ - وَصَلِّ  
يَا رَبِّ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
خَاتِمِ النَّبِيِّينَ - وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ  
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى حَمَلَةِ عَرْشِكَ  
وَمَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ  
وَإِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ وَعَلَى جَمِيعِ مَلَائِكَةِ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ - وَصَلِّ يَا رَبِّ وَسَلِّمْ  
عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
خَاتِمِ النَّبِيِّينَ - وَعَلَى آلِهِ وَآصْحَابِهِ وَ أَهْلِ بَيْتِهِ  
الطَّيِّبِينَ وَالطَّاهِرِينَ - وَعَلَى الصِّدِّيقِينَ مِنَ  
الْإِنْسِ وَالْجِنِّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُمْ وَالْمُسْلِمِينَ - وَصَلِّ  
يَا رَبِّ وَسَلِّمْ عَلَى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ - وَسَيِّدِ الْأُمَمِ  
وَكَاشِفِ الْغَمَّةِ - وَجَلَاءِ الظُّلْمَةِ - عَدَدَ الشَّعْرِ  
وَالْوَشْرِ - وَعَدَدَ السَّحَابِ وَالْقَطْرِ - وَعَدَدَ ذَرَاةِ  
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ - وَعَدَدَ الشِّمَارِ وَدَرَقِ الْأَشْجَارِ  
وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ  
الشَّمْسُ - وَعَدَدَ نَعْمَاتِكَ وَإِنْصَالِكَ وَالْأَوْتِكَ  
وَعَدَدَ كَلِمَاتِكَ الْمُبَارَكَاتِ الطَّيِّبَاتِ - صَلَوَةٌ تُجِنُّنَا

بِهَا مِنْ جَمِيعِ الدُّعَاءِ وَالْمَحَنِّ وَالْأَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ -  
 وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْفِتَنِ وَالْأَسْقَامِ وَالْأَمْسَاضِ  
 وَالْأَوْقَاتِ وَالْعَاقِبَاتِ - وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ  
 الْعُيُوبِ وَالسَّيِّئَاتِ - وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيعَ  
 الذُّنُوبِ وَتَمْحُو بِهَا عَنَّا الْخَطِيئَاتِ - وَتَقْضِي لَنَا بِهَا  
 جَمِيعَ مَا نَطْلُبُ مِنَ الْحَاجَاتِ - وَتَرْفَعُنَا بِهَا  
 عِنْدَكَ أَعْلَى الدَّرَجَاتِ - وَتَبْلِغُنَا بِهَا أَقْصَى  
 الْغَايَاتِ - مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ  
 الْمَمَاتِ - يَا رَبِّ يَا اللَّهَ يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ - رَبَّنَا  
 تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - اَللّٰهُمَّ وَتَقَبَّلْ  
 شَفَاعَةَ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْكُبْرَى - وَبَلِّغْهُ  
 بِنَظَرِكَ إِلَيْنَا نِيْمَانِيَةِ الْبُشْرَى - وَارْفَعْ  
 دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا - وَآتِهِ سُؤْلَهُ فِي الْآخِرَةِ وَالْأُولَى -  
 كَمَا آتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى - وَاعْظِمِ أَفْضَلَ  
 مَا سَأَلَكَ لِنَفْسِهِ وَأَفْضَلَ مَا سَأَلَكَ لَهُ أَحَدٌ  
 مِنْ خَلْقِكَ وَأَفْضَلَ مَا أَنْتَ مُسْئِلٌ لَهُ إِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ - اَللّٰهُمَّ وَابْعَثْهُ مَعَنَا مُحَمَّدًا يُعْطِيهِ  
 فِيهِ الدَّوْلُونَ وَالْآخِرُونَ وَآتِهِ الْوَسِيلَةَ  
 وَالْفَضِيلَةَ وَالشَّرَفَ الْأَعْلَى وَالْدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ  
 وَالْمُنْزَلَةَ الشَّامِخَةَ الْعَالِيَةَ الْبَاقِيَةَ وَأُجْرَهُ  
 عَنَّا يَا رَبِّ مَا هُوَ أَهْلُهُ وَأُجْرُهُ عَنَّا أَفْضَلَ

مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ . وَزِدْ فِي دَرَجَتِهِ وَشَرَفِهِ  
 وَرَفْعَتِهِ . اَللّٰهُمَّ وَ اٰحْيَا مُسْتَمِيكِيْنَ بِسُنَّتِهِ وَتَحَبُّتِهِ  
 وَاجْعَلْنَا مِنْ خِيَارِ اُمَّتِهِ . وَاسْتُرْنَا بِذِيْلِ  
 حُرْمَتِهِ . وَامِنَّا عَلَى دِيْنِهِ وَمِلَّتِهِ . وَاحْشُرْنَا  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي زُمْرَتِهِ . وَاسْتَفِنَا مِنْ حَوْضِهِ  
 وَادْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهِ . مَعَ اَهْلِهِ وَخَاصَّتِهِ  
 وَاجْمَعْنَا بِهِ وَبِهِمْ فِي مَقْعَدِ الصِّدْقِ عِنْدَكَ  
 مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ  
 الصِّدِّيقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ يَا حَسَنًا  
 يَا مَنَانًا يَا رَحْمَنُ رَثَلَاثًا . رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ  
 اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ بِحُرْمَةِ هَذَا النَّبِيِّ  
 الْاَوْفِيِّ . وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ . صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى اٰلِهِ وَآصْحَابِهِ وَآوْلَادِهِ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ  
 وَاهْلِبَيْتِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ  
 وَزِيْنَةَ عَرْشِكَ وَمِيزَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِي لَا تُفَدُّ  
 يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ . سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ  
 وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ عَدَدَ مَا عَلِمَ وَمِثْلَ  
 مَا عَلِمَ وَاسْتَغْفِرُكَ اَللّٰهُمَّ وَآتُوْبُ اِلَيْكَ يَا  
 غَفُوْرُ يَا تَوَّابُ وَاعُوْذُ بِعَلْمِكَ مِنْ جَهْلِيْ وَ  
 بِغَنَاكَ مِنْ قِسْرِيْ وَبِعِزَّتِكَ مِنْ ذُلِّيْ وَبِحَوْلِكَ

وَقُوَّتِكَ مِنْ عَجْزِي وَضَعْفِي وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى  
 أَرْدَالِ الْغُيُورِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخَوْرِ بَعْدَ السُّكُورِ  
 اِى من النقصان بعد الزيادة - اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِمَعَانِكَ  
 مِنْ عُقُوبَتِكَ وَاَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوذُ بِكَ  
 مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَمَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى  
 نَفْسِكَ - اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ  
 وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ  
 الدِّينِ وَغَلَبَةِ الدُّوْنِ وَشِمَاتَةِ الْعِبَادِ وَالْحُسَادِ  
 وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اُلْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ  
 وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ وَ  
 قَهْرِ الرِّجَالِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ فَوَاحِشَ الْخَيْرِ  
 وَخَوَاطِمَهُ وَجَوَامِعَهُ وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ وَظَاهِرَهُ  
 وَبَاطِنَهُ وَالذَّرَجَاتِ الْعُلَاوِيْنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ -  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ  
 عَبْدُكَ وَنَبِيَّتُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّم وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُسْتَعَاذَكَ عَبْدُكَ  
 وَنَبِيَّتُكَ وَرَسُوْلُكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم  
 وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَدْوَعُ وَلَا حَوْلَ وَلَا  
 قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ - الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى  
 هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدٰى لَوْلَا اَنْ هَدَانَا  
 اللّٰهُ رَبَّنَا كُنْزُ قُلُوْبِنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا



مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَكَابُ الْمُبِجُّ رَّبِّكَ  
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر، سب  
تعریفیں اللہ کے لیے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے، سب تعریفیں  
اللہ کے لیے۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے پروردگار! اے اللہ!  
اے زندہ! اے قائم رہنے والے! اے زہرہ! اے قائم رہنے والے!  
اے جلال و عزت والے۔ اے جلال و عزت والے۔ اے جلال و  
عزت والے! اے آسمانوں اور زمین کو نو پیدا کرنے والے! اے!  
میرا سمجھ سے سوال ہے کہ تو میرے لیے اس ساعت اور ہر ساعت و  
وقت، ہر سانس و لمحہ، لمحہ، قدم اور آسمانوں و زمینوں والے جو آنکھیں  
چھکتے ہیں اور جو کچھ تیرے علم میں ہونے والا ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے۔  
الہی! میرا سمجھ سے سوال ہے کہ اس سب کی تعداد کے برابر میری  
زندگی اور مرنے کے بعد آٹھ آٹھ گنا اور اس سے ہزاروں گنا  
بڑھا چڑھا کر درود و سلام جن کو اتنے ہی مزید اعداد و شمار میں نہ ب  
دی جائے اور کئی گنا ہو کر تیرے بندے، نبی، رسول و پیغمبر سے  
آقا محمد انبی اُمّی رسول عربی پر ہو، اور آپ کی آل، صحابہ، اولاد  
بیویوں اور بچیوں اور گھر والوں، آپ کے مسلمانوں،  
پیروکاروں، غلاموں، خادموں اور دستوں پر ہو۔ اے ان میں  
سے ہر درود و سلام اس درود سے افضل ہو جو زمینوں اور آسمانوں  
والے سب مل کر آپ پر پڑھتے ہیں، اسی طرح جس طرح تیرا دیا ہوا۔

فضل و کرم تمام مخلوق سے بڑھ کر ہے جو تُو نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔  
 سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے سب سے زیادہ رحم فرمانے  
 والے! الہی! ہماری طرف سے قبول فرما بیٹے تک تو سُنا جاتا ہے  
 الہی! درود و سلام بھیج اپنے بندے نبی اور رسول پر، جو ہمارے سرور  
 ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو نبی اُمّی اور رسول عربی ہیں اور آپ کی  
 آل و صحابہ پر اولاد، ازواج اور بچوں پر۔ آپ کے سسرال، مددگاروں  
 پیروکاروں پر، آپ کے دوستوں، خادموں اور محبت کرنے والوں پر۔ افضل  
 درود، معلومات کی تعداد کے برابر۔ حروف اور کتابوں کی تعداد کے برابر  
 سکون و حرکات کے برابر۔ ایسا درود جو زمینوں اور آسمانوں کو بھر دے۔  
 اور ان دو کے درمیان جو فضا ہے اس کو بھر دے۔ میزان کے برابر۔ علم  
 کی انتہا، رضا کی حد کرسی و عرش کے وزن کے برابر، پیردوں اور سرپرستوں  
 کے برابر۔ اسماءِ حسنیٰ کے برابر۔ صفاتِ عالیہ کے برابر، اے پروردگار مجھ  
 سے تقبل فرما۔ اے دعائیں قبول کرنے والے! اور بھلائیوں کے مالک!  
 اور درجے بلند فرمانے والے۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر،  
 جو نبی اُمّی ہیں، رسول عربی ہیں اور آپ کی آل و صحابہ پر، اولاد و  
 ازواج اور بچوں پر اور نبی علیہ السلام کے گھر والوں پر، جب تک ذکر  
 کرنے والے تیرا اور ان کا ذکر کرتے رہیں اور جب تک تیرے اور حضور  
 علیہ السلام کے ذکر کرنے سے ذکر کرنے والے غافل ہوں اور ذکر  
 کرنے والوں کے ذکر کے برابر، اور حساب کرنے والوں کے حساب  
 کے برابر، اور کلام کرنے والوں کے کلام کے برابر، الہی! درود و سلام  
 بھیج اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول ہمارے آقا محمد پر جو نبی

اُمّی اور رسولِ عربی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب، اولاد و ازواج پر اور آپ کے اہل خانہ پر، ایسا درود جو تیرے شایانِ شان ہو، الہی درود و سلام بھیج اپنے بندے نبی اور رسول پر، جو ہمارے آقا محمد ہیں۔ نبی اُمّی اور رسول عربی، اور آپ کی آل و صحابہ اولاد و ازواج پر گھر والوں پر ایسا درود جو آپ کے شایانِ شان ہو۔ الہی درود و سلام بھیج اپنے بندے اپنے نبی اپنے رسول سیدنا محمد پر جو نبی اُمّی اور رسول عربی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اولاد و ازواج پر، آپ کے گھر والوں پر جیسے تو چاہے اور پسند فرمائے۔ الہی درود و سلام نازل فرما، اپنے بندے نبی اور رسول ہمارے آقا محمد پر، جو نبی اُمّی اور رسول عربی ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب، اولاد و ازواج پر اور اہل خانہ پر، جو آپ کے مرتبہ نبوت اور بلند درجہ کے شایانِ ہو۔ الہی درود و سلام نازل فرما اپنے بندے نبی اور رسول ہمارے آقا محمد پر، جو نبی اُمّی اور رسول عربی ہیں، اور آپ کی آل و اصحاب، ازواج و اولاد پر اور اہل خانہ پر، ایسا درود جس میں تیری رضا بھی ہو اور آپ کا حق بھی ادا ہو، اسے اللہ درود و سلام بھیج اپنے بندے اپنے اپنی اور اپنے رسول پر۔ ہمارے آقا محمد نبی اُمّی اور رسول عربی پر، اور آپ کی آل، اصحاب، اولاد و ازواج پر اور اہل خانہ پر، ہر اس حرف کے بدلے جس پر قلم جاری ہوا، اور عدد معلوم کے برابر، اور جو آگے معلوم ہو گا۔ اس کا اور قیامت کے دن آپ کو اپنے قریب ٹھہرانا ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما۔ بے شک تو سُنے جانتے والا ہے۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد، نبی اُمّی پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات، مسلمانوں کی ماؤں پر اور آپ کی اولاد اور اہل بیت پر۔ جیسے تو نے درود بھیجا ابلیس

علیہ السلام اور آل ابراہیم پر۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے، الہی درود و  
 سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر۔ جیسے تو نے درود  
 بھیجا ابراہیم پر جہانوں میں، بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الہی ہمارے  
 آقا محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور ہمارے آقا محمد کی  
 آل پر جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم اور آل ابراہیم پر، اور برکت نازل فرما  
 ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر۔ جیسے تو نے برکت فرمائی ابراہیم  
 اور آل ابراہیم پر، بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الہی! درود بھیج ہمارے آقا  
 محمد پر جو تیرے بندے اور نبی نبی امتی ہیں اور ہمارے آقا محمد کی آل اور  
 حضور کی بیویوں اور اولاد پر، جیسے تو نے درود بھیجا ابراہیم اور ابراہیم  
 کی آل پر، اور ہمارے آقا محمد پر برکت نازل فرما جو نبی امتی ہیں اور ہمارے  
 آقا محمد کی آل پر اور بیویوں اور اولاد پر، جیسے تو نے برکت بھیجی ابراہیم  
 اور آل ابراہیم علیہم السلام پر، جہانوں میں۔ بے شک تو سراہا گیا بزرگ  
 ہے۔ الہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد کی آل پر،  
 جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو سراہا گیا  
 بزرگ ہے۔ الہی برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور ہمارے آقا محمد  
 کی آل پر۔ جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر بے شک  
 تو سراہا گیا بزرگ ہے، الہی ہمارے آقا محمد پر۔ فرما اور ہمارے آقا  
 محمد کی آل پر، جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحم فرمایا۔ بے شک تو  
 سراہا گیا بزرگ ہے۔ الہی ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر،  
 اس طرح مہربانی فرما جیسے تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر مہربانی فرمائی  
 بے شک تو سراہا گیا بزرگ ہے۔ الہی! ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا

محمدؐ کی آل پر اس طرح سلام بھیج جیسے تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر سلام بھیجا  
بے شک تو سدا ہا گیا بزگ ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس غیب  
بتانے والے ذبی، پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! ان پر درود بھیجو،  
اور خوب خوب سلام۔ اے اللہ میں حاضر ہوں اور دوہری نیک سختی  
تیرے ہاتھ ہے۔ خدا کے نیکو کار مہربان اور مقرب فرشتوں اور نبیوں،  
صدیقوں، شہیدوں اور تمام نیک بندوں اور اے پروردگار! جو جو چیز  
تیری پاکی بولتی ہے، ان سب کی درودیں محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم پر جو نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والے، رسولوں کے آقا، پرہیزگاروں  
کے۔ ان کے پالنے والے کے رسول ہیں۔ حاضر و ناظر و شاہد  
بتات دینے والے، تیرے حکم سے تیری طرف جانے والے سیدھے  
راستے کی دعوت دینے والے، اور روشنی عطا فرمانے والے روشن  
چراغ ہیں۔ اور حضور پر سلام ہو! ہر دن تین بار اور جمعہ کے دن سو بار  
اللہ کی رحمتیں (درودیں)، اس کے فرشتوں کی، اس کے نبیوں اس کے  
رسولوں کی، اور اس کی تمام مخلوق کی، ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ  
وسلم پر، حضور و رضوان علیہ السلام کی آل پر سلام اور اللہ کی رحمت اور  
برکتیں، الٰہی رحمتیں اور برکتیں ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل  
فرما جو تمام رسولوں کے سردار، پرہیزگاروں کے امام، نبیوں کا سلسلہ  
ختم کرنے والے، تیرے بندے اور رسول ہیں۔ نیکی کے امام اور رہنما  
نیکی کا دروازہ کھولنے والے اور حکمت کے معلم ہیں۔ ہدایت و رحمت  
کے رسول۔ اے اللہ! پوشیدہ چیزوں کو چھپانے والے! مضبوط آسمان  
کو پیدا کرنے والے، تمام مخلوق کے پیدا کرنے والے، اپنی بزرگتر رحمتیں

اور دائمی برکتیں، اور شفقت بھرے سحائف اور فاضل تر نعمتیں اور پاکیزہ تر  
نویشات اور مکمل تر سلامتی نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جو تیرے بندے  
تیرے نبی اور رسول ہیں، کامل سردار۔ کھولنے والے (فاسح)، (سلسلہ  
نبوت کو) ختم فرمانے والے، اول، آخر، ظاہر، باطن، برائیاں مٹانے  
والے (ماحی)، جمع کرنے والے، دور کرنے والے، باطل خیالات کو،  
نور اور راہنما گمراہوں سے تیرے قابل اعتماد امانت دار اور تیرے  
خزانہ علمی کے خزانچی، الہی درود و سلام بھیج اپنے نبی، ہمارے آقا  
محمد پر نبیوں میں سے، اور اُمتوں میں سے حضور کی اُمت پر اور حضور کے  
آباؤ اجداد پر اجداد میں سے، اور ازواج میں سے حضور کی روح پر،  
اور قبروں میں سے حضور کی قبر پر، ایسا درود جس کی تعداد بڑھتی ہے  
اور جس کی مدد متواتر ہو۔ تیرا وہ درود جو ہمیشہ سے تو ان پر درود بھیج  
رہا ہے۔ اور الہی، انہی درود و سلام بھیج حضور کی آل و اصحاب،  
ازواج و اولاد پر، حضور کے اہل خانہ پر، الہی درود و سلام بھیج  
اپنے بندے، اپنے نبی، اپنے رسول، ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی  
آل و اصحاب، اوا، و ازواج اور اہل خانہ اور سسرال پر اور حضور کے  
مددگاروں، حقارے رنگ میں رنگے ہوؤں، پیروکاروں، تابعداروں،  
آپ سے محبت کرنے والوں اور آپ کی اُمت پر، اور ان سب کے  
ساتھ ہم پر بھی۔ اسے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرمائے شک  
تو سُٹنے اور جاننے والا ہے۔ اور اسے اللہ! درود و سلام بھیج،  
اپنے بندے اپنے نبی اپنے رسول، ہمارے آقا نبی محمد بر گزیدہ اور  
رسول جیدہ پر جو قابل اعتماد دوست، قیامت میں سب سے پہلے

اور بروزِ حشر شفاعت کرنے والے، خوبصورت، جھنڈے والے اور سیر کرنے والے حوض کے مالک ہیں۔ جس حوض کا نام کوثر ہے۔ جس (محبوب) پر تو نے رسالت رهنمائی، بشارت، تنبیہ، نبوت، بہادری ختم کر دی۔ اور جن کو تو نے ایک رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔ وہاں سے بلند آسمانوں، سدرۃ المنتہیٰ اور دو کمانوں کی مقدار یا اس سے بھی قریب تر قرب عطا فرمایا اور ان کو تو نے بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اور کائنات کی آخری حد تک پہنچا پا جن کو تو نے باہمی گفتگو، مشاہدہ اور نظر کا معاملہ عطا فرمایا اور جن کو تو نے محبت، قربت، اور قدرت سے مخصوص فرمایا اور جن کو تو نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور جن سے تو نے خطاب کیا اور اپنے معزز کلام سے ان کی یہ صفت بیان فرمائی کہ محبوب تم اخلاق کے بڑے مقام پر فائز ہو۔ اس لفظ کو دس بار دہرائے۔ الہی! درودِ اسلام بھیج آپ پر آپ کی آل، صحابہ کرام، اولاد، ازواج، اہل خانہ، سسرال، مددگاروں، حضور کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگنے والوں، پیروکاروں، حضور کے دوستوں اور محبت کرنے والوں پر، حضور کی اُمت پر، اور ہم سب پر۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے، اے تمام جہانوں کو پالنے والے تین بار۔ اور درودِ اسلام بھیج اپنے بندے، اپنے نبی اور اپنے رسول ہمارے آقا محمد پر، جو نبیوں کے خاتم ہیں۔ اپنا افضل درود اور مکمل سلام اور فزوں تر برکتیں، ایسا درود جو سیاہیوں کو ختم اور اکائیوں کا احاطہ کرے۔ ایسا درود جس کی حد نہ ہو، جس کی مدت نہ ہو، جو ختم نہ ہو ایسا درود جو ہمیشگی سے ملا ہو بسرمدی ہو، اور تیری حکومت کے

ساتھ دائمی ہو۔ اے قائم! اے کریم! اے رحمن! اے رحیم! اور اے  
 پروردگار! درود و سلام بھیج اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول  
 ہمارے آقا محمد پر، جو آخری نبی ہیں اور آپ کے آل و اصحاب پر، اور  
 حضور کے گھر والوں پر، جو ظاہر و باطناً صاف ستھرے ہیں، اور حضور  
 کے آبا ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام پر اور حضور کے تمام بھائیوں  
 نبیوں رسولوں پر، اور ان سب کی آل و اولاد پر۔ جو ظاہر و باطن صاف  
 ستھرے تھے اور تمام اولوالعزم رسولوں پر، اور صدیقوں شہیدوں  
 صالحین پر اور اے پروردگار! درود بھیج اپنے بندے اپنے نبی اپنے  
 رسول، ہمارے آقا محمد پر، جو آخری نبی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب  
 اور گھر والوں پر جو پاکیزہ و ستھرے ہیں اور تیرے عرش کے اٹھانے  
 والوں اور مقرب فرشتوں پر، اور جبریل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل  
 علیہم السلام پر، اور زمین و آسمان کے تمام فرشتوں پر۔ اور اے  
 پروردگار! درود و سلام بھیج اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول۔  
 ہمارے آقا محمد پر، جو خاتم النبیین ہیں اور حضور کی آل۔ صحابہ اور  
 گھر والوں پر جو صاف و پاکیزہ تھے اور جنوں، انسانوں میں جو نیک  
 اہل ایمان و اہل اسلام ہیں۔ اور اے پروردگار! درود و سلام نازل  
 فرما اپنے بندے اپنے نبی اور اپنے رسول، ہمارے آقا محمد نبی رحمت  
 پر، اُمت کے سردار پر، غم دور فرمانے والے پر، اندھیرے میں  
 روشنی کرنے والے پر، جفت و طاق کی تعداد کے برابر، بادل و بارش  
 کے برابر، خشکی و سمندر کے ذروں کے برابر، درختوں کے پھلوں  
 اور پتوں کے برابر اور جن پر رات اندھیرا کرتی اور دن روشنی پھیلاتا۔



ہے ان کے برابر تیرے فضل اور تیری نعمتوں کے برابر تیرے بابرکت پاکیزہ کلمات کے برابر ایسا درود جس کے ذریعے تو ہم کو تمام ڈرائیو اور ہولناکیوں اور مصیبتوں سے بچالے۔ اور جن کے طفیل تو ہمیں تمام فتنوں، تکلیفوں، بیماریوں، آفتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ فرمائے۔ اور جس کے سبب تو ہم کو تمام عیبوں اور برائیوں سے پاک کر دے۔ اور جس کے صدقہ تو ہمارے تمام گناہ بخش دے اور تمام خطائیں مٹا دے اور جس سے تو ہماری مطلوبہ حاجتیں پوری فرما دے اور جس سے تو اپنے حضور ہمارے درجات بلند فرما دے۔ اور جس کے ذریعے تو ہم کو آخری منزل پر پہنچا دے یعنی زندگی اور مرنے کے بعد تمام بھلائیاں۔ اے پروردگار! اے اللہ! اے دعائیں قبول کرنے والے۔ اے ہمارے پروردگار ہم سے قبول فرما بے شک تو سننے جانے والا ہے۔ اے اللہ اپنے نبی ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرما اور اپنی نظرِ کرم سے اسے انتہائی خوشی کا پیغام بنا دے اور اس کا بلند درجہ اور بلند فرما۔ اور دنیا و آخرت میں حضور جو مانگیں عطا فرما دے۔ جیسے تو ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کو عطا فرمایا اور حضور نے جو کچھ تجھ سے اپنے لیے مانگا اس سے زیادہ عطا فرما اور حضور کے لیے تیری مخلوق میں سے جو کسی نے مانگا اس سے بھی افضل اور حضور کے لیے قیامت تک جو کچھ سے مانگا جائے گا۔ اس سے زائد عطا فرما۔ اے اللہ حضور کو اس مقامِ حمد و ثناء پر فائز فرما۔ جس پر پہلے پہچلے سب شکر کریں اور حضور کو مقامِ وسعہ و فضیلت عطا فرما اور بلند تر مقام اور رفیع تر درجہ اور عزت و عظمت و شرافت کی منزلت،

اور ہماری طرف سے اسے رب! حضور کو وہ جزائے خیر عطا فرما جس کے آپ مستحق ہیں اور کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے جو تو نے جزا دی ہے ہماری طرف سے سرکار کو اس سے افضل تر جزا عطا فرما، اور حضور کے درجہ، شرف اور بلندی میں اضافہ فرما۔ الہی! ہم کو اس طرح زندہ رکھو کہ حضور کی محبت اور سنت ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اور ہم کو حضور کی اُمت کے نیکو کاروں میں رکھو! اور حضور کے دامن رحمت میں ہم کو چھپالینا اور حضور کے دین اور آپ کی ملت پر ہم کو موت دینا اور قیامت کے دن ہم کو حضور کے گروہ میں اٹھانا۔ اور حضور کے حوض سے ہم کو سیراب فرمانا۔ اور حضور کی شفاعت سے ہم کو جنت میں داخل فرمانا۔ حضور کی آل اور خواص کے ساتھ، اور ہم کو سگڑ کے ساتھ۔ اور ان سب کے ہمراہ اپنے حضور سچائی کے مقام پر جمع فرمانا ان لوگوں کے ہمراہ جن پر تو نے انعام فرمایا یعنی انبیائے کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اے رحم فرمانے والے، احسان فرمانے والے، مہربان! (تین مرتبہ) اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے اس نبی اُمتی اور رسولِ عربی کے صدقے۔ درود بھیج اے اللہ! حضور پر اور آپ کی آل، صحابہ، اولاد، بیویوں بچوں اور اہل خانہ پر، اور سلام اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر، اپنی ذات کی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزنی کے برابر اور تیرے ان کلمات کو بکھنے والی سیاہی کے برابر جو ختم نہ ہو گی۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے اللہ کو یا کی، سب تعریفوں کا مستحق اللہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، اور نیکی پر

عمل کرنے، بُرائی پر رکنے کی طاقت، خدائے برتر و عظیم کی مدد کے بغیر نہیں۔  
 معلومات کی تعداد اور معلومات کے وزن کے برابر، اور معلومات کے  
 برابر۔ اور اے اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا اور تیری طرف تائب ہوتا  
 ہوں۔ اے بخشنے والے! اے بہت توجہ فرمانے والے اور تیرے علم  
 کی مدد سے میں اپنی جاہلیت سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے غنا سے  
 اپنے فقر اور تیری عزت سے اپنی ذلت اور تیری طاقت و قوت  
 سے اپنی عاجزی و کمزوری کی پناہ چاہتا ہوں اور ضعف و کمزوری  
 کی عمر کی طرف لوٹنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زیادہ سے کم  
 ہونے کی تجھ سے پناہ۔ اے اللہ! میں تیری معافی سے تیرے عذاب کی  
 اور تیری رضا سے تیری ناراضی کی پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ  
 میں آتا ہوں ہوں تیری اس طرح تعریف نہیں کر سکتا جس طرح تو  
 نے خود اپنی تعریف کی ہے۔ الہی میں تجھ سے بُرے اخلاق، خواہشات  
 اور بیماریوں سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مانگتا ہوں قرض  
 کے غلبہ، کینوں کے غلبہ۔ بندوں اور حاسدوں کی ہنسی سے، اور  
 تجھ سے پناہ مانگتا ہوں غم و الم، بے بسی۔ بُزدلی اور بے دخل سے۔  
 اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے،  
 الہی تجھ سے سوال ہے ابتدائی اور انتہائی مہلکیوں کا۔ سب کے مجموعہ  
 کا، پہلی پچھلیوں کا، ظاہری و باطنی کا، اور جنت کے اعلیٰ درجات کا،  
 الہی میری دعا قبول ہو، الہی میں تجھ سے وہ مہلکی مانگتا ہوں جو  
 تجھ سے تیرے بندے نبی اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی اور  
 میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بُرائی سے جس سے تیرے بندے،

نبی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی تب بھی سے مدد مانگی جاتی ہے۔  
 اور تب بھی پر پہنچانا ہے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی ہم میں کوئی طاقت  
 نہیں، سوائے بزرگ و برتر کی مدد کے اللہ کا شکر ہے کہ اس نے  
 ہمیں اس کی راہ دکھائی اگر اللہ ہمارے دستگیری نہ کرتا تو ہم سیدھی  
 راہ پر کبھی نہ چل سکتے۔ الہی ہدایت کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کرنا، اور  
 ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما بے شک تو بہت بخشنے والا ہے۔  
 تمہارے رب کو پاکی سزاوار، عزت والا رب۔ اس سے جو منکر بیان  
 کرتے ہیں۔ رسولوں پر سلام اور تمام ثناء و ستائش کا سزاوار اللہ پروردگار  
 عالمیان۔

اس فضیلت والے درود شریف کو کتاب مسالک الختفا میں ذکر کیا۔ مولف نے  
 اس سے پہلے یہ عبارت لکھی ہے: ”میرے پاس شیخ عالم، یکتا شہاب الدین، امام مدرسہ  
 العینیۃ، اللہ ان سے نفع دے کتاب جس کا نام ”الکبریۃ الاحسنیۃ فی الصلوۃ  
 علی من انزل علیہ۔ اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ“ مصنف شیخ عبد الطیف  
 بن موسیٰ بن عجل مینی اللہ ان کی برکت سے ہمیں مستفید فرمائے لے کر آئے اس کا مضمون  
 بسم اللہ شریف کے بعد یوں شروع ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ  
 عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اِصْطَفٰہُ۔ آخر تک۔

## (۱۲۵) ایک سو چھیسواں درود شریف

شیخ محمد عقیقہ کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِمَظَاهِرِ ذَاتِكَ وَصِفَاتِكَ عَلٰی جَمْعٍ

الْحَقَائِقِ الْإِلَهِيَّةِ وَعَرْشِ الْأَسْمَاءِ الْحَقِيقَةِ وَالْخَلْقِيَّةِ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نَبِيِّكَ الْإِمَامِ الْمُبِينِ  
 الْمُحْصَى فِيهِ كُلُّ شَيْءٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى عَبْدِكَ نَقْطَةً تَرْكِبُ حُرُوفِ الْمَوْجُودَاتِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُولِكَ  
 مَقْطَعِ النُّعَيْنَاتِ وَمَبْدَأِ الْمُبْدَعَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى صَفِيكَ مَشَاءَ التَّصْوِيرِ وَالتَّكْوِينِ  
 وَالتَّذْوِيرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى حَبِيبِكَ الْقَلَمِ الْأَعْلَى وَالطَّرِيقِ الْأَجْوَى  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 خَلِيلِكَ الرَّقِيقِ الْمَفْتُوقِ مِنْهُ جَمِيعُ الْعَوَاسِمِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ  
 مُحَمَّدٍ أَضَلِّ الْخُرُوفِ الْعَالِيَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى أَوَّلِ تَعْيِينَكَ فِي الْمُبْدَعَاتِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى الرَّوحِ  
 أَبِي الْأَرْوَاحِ وَسَيِّدِ الْأَشْسَاحِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مَبْدَأِ الْمُحَبَّةِ الْإِلَهِيَّةِ  
 وَمُنْشَأِ الْمَعْرِفَةِ الذَّاتِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى أَعْقَلِ الْأَوَّلِ الثَّوِيِّ  
 الْأَكْمَلِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ. اللَّهُمَّ صَلِّ  
 عَلَى الْإِنْسَانِ الْكَامِلِ وَالْخَلِيفَةِ الْعَادِلِ وَعَلَى

آيِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الْوَاسِطَةِ الْاَوْعَظِمِ وَ  
 الرَّسُوْلِ الْاَوْفَحِمِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 عَلٰى الْفَيْضِ الْاَوْهِيْ وَالْمُسِيْدِ الرَّبَّانِيْ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الرُّوْحِ الْقُدْسِيِّ وَعَلٰى آلِهِ  
 وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الْمُسْتَوٰى الرَّحْبَانِيْ  
 وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَمْعِ الْقَبَضَاتِ  
 وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى  
 رَئِيسِ اَهْلِ الْيَمِيْنِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ -  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى الْمُبْدَاِ الْفَيَازِ مِنْ حَضْرَتِهِ  
 اِلٰى اَهْلِ عِنَايَتِهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰى وَاهِبِ الْخُصُوْصِيَّاتِ لِاَهْلِ وِلَايَتِهِ  
 وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ  
 عَلٰى الْكَشِيْبِ الْكَذِيْ مِنْهُ وَجُوْدُ كُلِّ مَوْجُوْدٍ وَعَلٰى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى  
 قَابِ قَوْسِيْ الْاَسْمَاءِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ -  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ بِكَمَائِكَ وَجَمَائِكَ عَلٰى اَشْرَفِ  
 الْمَوْجُوْدَاتِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَمْعِ مَظَاهِرِ الْاَزَانِ  
 وَالْاَسْمَاءِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ -  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ مَظْهَرِ الْعَمَلِ  
 وَالْكِبْرِيَاءِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُظْهِرِ الْكَنْزِيَّةِ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْاُلُوْهِيَّةِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الرَّبُّوِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَ  
 صَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْاَلَاهُوْتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ  
 الْجَبَرُوْتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ  
 الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ  
 الْقَبْقِصَةِ الْيُمْنٰى فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاٰثِمٰى وَعَلَى  
 آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَظَاهِرِ الْقَبْقِصَةِ الْيُسْرٰى فِي الدُّنْيَا  
 وَالْاٰخِرَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْاَفْعَالِ الْحَقِيْقَةِ  
 وَالْخَلْقِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قُوَى الْاَسْمَاءِ  
 مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا لَمْ يَظْهَرْ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلِّمْ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ





جَمِيعِ الْأَسْمَاءِ وَالْأَصْنَافِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْبَوَّاهِ السَّامِي  
 إِلَى كُلِّ حَضْرَةٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ دَائِرَةِ الرَّحْمَةِ الْإِلَهِيَّةِ  
 وَالْهَدَايَةِ الْحَقِيقِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ جَامِعِ السُّبُلِ  
 الْجَبَالِيَّةِ وَالْجَدَالِيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَائِقِ الْخَلْقِ  
 فِي مَضَارِ الْقُرْبَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْخُرَابِ  
 حَضْرَةِ الْحَقِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ زِمَامِ  
 طَاعَةِ الرَّبِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدَمِ  
 الْعِنَايَةِ وَالتَّوْفِيقِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَمِينِ  
 الشَّرِيعِ وَالْعَلِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجْهِ الْوَرَيْةِ  
 وَالتَّعْرِيفِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رُوحِ التَّوْحِيدِ  
 الْفَرِيدِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُطْبِ الْمَشَاهِدَةِ وَالْغُفَرِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَالِبِ الْمَعَانِي وَالْمَعْنَوِيَّاتِ وَعَلَى آلِهِ  
 وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَيْنِ  
 الْبَصَرِ الْإِلَهِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَكْلِ الْخُسُوفِ وَالْمُجِيبِ  
 عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ صُورَةِ الْكَبِيرِ وَالشَّانِزِيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هَيُولَى  
 الْخَلْقِ وَالْقُطْبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَادَّةِ الْإِبْدَاعِ وَالْكَوْنِ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَعَزِّ الْأَبْهَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
 وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَبْلَجِ  
 الَّذِي يُسْتَقَى الْغَنَامُ بِوَجْهِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْجَامِعِ وَعَلَى آلِهِ  
 وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آتَمِ طَاهِرِ الْخَلْقِ  
 وَبَاطِنِ الْحَقِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ  
 صَلِّ عَلَى أَتْقَانِ الْحَيْطِ بِكُلِّ مَوْجُودٍ وَعَلَى آلِهِ  
 وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 صَاحِبِ الْعَقْلِ الْأَكْمَلِ وَالْعِلْمِ الْأَفْضَلِ وَعَلَى آلِهِ

وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ  
الْوِلَايَةِ وَالْعِنَايَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْبَهَاءِ وَالسَّنَا  
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَسِيَّةِ الْحُسْنَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلِّمْ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ  
الْوَأْدِ الْحَمْدِ وَالثَنِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ  
الْوَسِيَّةِ وَالْفَضِيلَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الدَّرَجَاتِ  
الْعَالِيَةِ وَالْمَقَامِ الْحُسُودِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلِّمْ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَاحِبِ الْخَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى وَعَلَى آلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْخَاتَمِ وَالْعِلَاقَةِ وَعَلَى آلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
الْمُقَدِّمِ الْبَارِّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِثْمًا يُبَايِعُونَ اللَّهَ وَعَلَى  
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
الْمُنْطَلِقِ بِمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَعَلَى آلِهِ  
وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
الْمُسَدِّ ثَرِيًّا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ وَعَلَى آلِهِ

وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
الْمُرْمِلِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ  
حَبِيبًا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُتَرَدِّى بِوَلَسُوفَ يُعْطِيكَ  
رَبُّكَ فَتَرْضَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ التَّطِيلِيسِ بِلَعْمُرِكَ  
إِيَّاهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَغْتَهُونَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
أَوَّلِ خَلِيفَتِهِ لَهُ فِي عَالَمِ الْعَنَاصِرِ وَعَلَى آلِهِ وَ  
صَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى  
آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْوَسْثَاءِ وَالْثَّابِعِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى الْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ  
عَلَى الشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ  
وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى  
الْمُحْبِبِينَ وَالْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ  
الْأَوْفَاتِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - اللَّهُمَّ

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ النَّاسُوتِيِّينَ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الرَّحْمَانِيِّينَ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْخَبَرُوتِيِّينَ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ - اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَلَمَامِ الثَّقَلَيْنِ وَسَيِّدِ الْفَرِيقَيْنِ  
 وَرُوحِ الطَّرِيقَيْنِ حَقِيقَةِ الْحَقَائِقِ وَانْسَانِ عَيْنِ  
 الْخَلَائِقِ - اللَّهُمَّ وَاجْعَلْنَا بِفَضْلِكَ لَهُ مِنَ  
 التَّابِعِينَ وَإِلَى سُنَّتِهِ وَطَرِيقَتِهِ مِنَ الْمُتَقَرِّبِينَ  
 وَعَلَى حَوْضِهِ مِنَ الْوَارِدِينَ وَإِلَى قَدَمَيْهِ مِنَ  
 الْوَاصِلِينَ وَبِحُبِّكَ وَحُبِّهِ مِنَ الْمُسْتَغُولِينَ وَإِلَى  
 ظَلَمَتِكَ قَاصِدِينَ وَفِيْمَ عِنْدَكَ رَاغِبِينَ وَإِلَيْكَ  
 مُتَوَجِّهِينَ وَعَلَى مَا يَرْضِيكَ مُقِيمِينَ وَعَمَّنْ سِوَاكَ  
 مُنْقَطِعِينَ وَبِكَ مُتَوَلِّعِينَ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ رَاقِبِينَ  
 لَكَ شَاهِدِينَ وَبِمَا آعَظَمْنَا رَاغِبِينَ وَفِي جَمَالِكَ  
 مُسْتَعْرِقِينَ وَفِي كَمَالِكَ مُسْتَهْلِكِينَ وَبِحَسَامَتِكَ  
 عَارِفِينَ وَبِكُلِّ نَاطِقٍ لَكَ سَامِعِينَ وَبِكُلِّ مُبْصِرٍ  
 مُبْصِرِينَ اجْعَلْنَا اللَّهُمَّ مِنْ وَسْعِكَ فِي كُلِّ  
 مَقَامٍ لَكَ فَلَمْ يُشْعِرْكَ فِي شَيْءٍ صَدَرَ عَنْكَ  
 يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ صَلِّ عَلَى قُرَّةِ

عَنِ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَتَقَبَّلْنَا بِجَاهِهِ آمِينَ سُبْحَانَ  
رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ  
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

الہی درود و سلام بھیج اپنی ذات و صفات کے مظاہر کے ساتھ اُن پر جو  
الہی حقیقتوں کا مجمع اور اسمائے حق و خلقی کا عرش ہیں اور آپ کی آل اور  
صحابہ پر۔ الہی درود و سلام بھیج اپنے نبی واضح کرنے والے امام  
(امام مبین) پر، جن میں ہر چیز کا شمار کر رکھا ہے اور آپ کی آل و اصحاب پر،  
الہی درود و سلام بھیج اپنے بندے جو حروفِ موجودات کی ترکیب کا  
نقطہ ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج اپنے  
رُسول پر، جو تعینات کا مظہر اور مخلوقات کا مبداء ہیں۔ اور آپ کی آل و  
اصحاب پر، یا اللہ! درود و سلام بھیج اپنے صفی پر، جن سے صورتیں تخلیق  
اور گردشِ دوراں بنائی گئی۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! اپنے  
جیب پر درود و سلام بھیج جو بلند مرتبہ قلم و روشنی تر راستہ ہے اور آپ  
کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام نازل فرما اپنے خلیل پر جو اصل ہے  
جن سے تمام کائنات کو تخلیق کیا گیا اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی!  
درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو بلند کناروں کی اصل ہیں اور حضور  
کی آل و اصحاب پر، الہی! درود و سلام بھیج جو مخلوقات میں تیرا پہلا تعین  
ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام نازل فرما اس  
روح پر جو ارواح کا باپ اور صورتوں کا سردار ہے اور آپ کی آل و  
اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج اُن پر جو محبتِ الہی کا نقطہ آغاز اور  
معرفتِ ذات کا منشاء ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام

بیج عقل اول اور نور اکمل پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود  
 سلام بیج انسان کامل اور خلیفہ عادل پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔  
 الہی! درود و سلام بیج بڑے وسیلہ اور عظیم المرتبت رسول پر، اور آپ  
 کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام نازل فرما فیض خداوندی اور مبدء  
 ربانی پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بیج پاکیزہ روح  
 پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام نازل فرما مستوی رحمانی  
 پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بیج مجمع فیضان پر، اور  
 آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بیج دائیں طرف والوں کے  
 سردار پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بیج اُن پر جو  
 اپنی بارگاہ سے اہل عنایت کے لیے فیض کا اُبتا ہوا چشمہ ہیں۔ اور آپ کی  
 آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بیج ان پر جو اپنے دوستوں کو خصوصی  
 انعامات سے نوازنے والے ہیں، اور ان کی آل و اصحاب پر۔ الہی (رحمت)  
 کے اس ٹیلے پر درود و سلام بیج جس سے ہر موجود کو وجود ملا ہے۔ اور  
 آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بیج آسمان کی دو کمانوں کی  
 مقدار اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! اپنے کماں و جمال سے درود و  
 سلام بیج اُن پر جو تمام موجودات میں بزرگ تر ہیں اور ان کی آل و اصحاب۔  
 الہی! درود و سلام بیج ہمارے آقا محمد پر، جو تمام مظاہر ذات اسما کا  
 مجمع ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام  
 بیج، جو بلند و بڑائی کا مظہر ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود  
 سلام بیج جو دولت مند کا مظہر ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود  
 سلام بیج ہمارے آقا محمد پر، مظاہر ربوبیت کے برابر اور آپ کی آل و

اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر مظاہر ہر بوبیت کی تعداد کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر مظاہر ہر ہوت کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر مظاہر ہر جبروت کی تعداد کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر مظاہر ہر ملک و ملکوت کے مظاہر کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر۔ اس پاکیزہ بابرکت دائیں مٹھی کے مظاہر کے برابر، جس کا اظہار دنیا و آخرت میں ہوگا۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، بائیں مٹھی کے برابر دنیا و آخرت میں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر حتیٰ اور خلقی کاموں کے برابر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، اسما کی ان قوتوں کے برابر، جو ظاہر ہو چکی ہیں اور جو ظاہر نہیں ہوئیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر انی مظاہر کے برابر، اور آپ کی آل و اصحاب پر الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر ہر ہوت کے برابر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، مظاہر یکتائی کے برابر، اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، مظاہر احدیت کے برابر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، ہر اسم کے پتے مسمیٰ موجود یا معدوم سے ربط کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اہل جنت کے سانسوں اور ان کے



مقاصد کے برابر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے  
 آقا محمد پر، جو دنیا و آخرت میں حق کی بڑی نشانی اور عظیم الشان واسطہ ہیں۔  
 اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر،  
 جو معراج فاتی سے مختص کئے گئے اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی!  
 درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جن کو دیدار و کلام سے خاص  
 کیا گیا اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام نازل فرما ہمارے  
 آقا محمد پر، جو نیابتِ عظمیٰ سے مخصوص کئے گئے۔ اور آپ کی آل و اصحاب  
 پر۔ الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو خلافتِ کبریٰ سے مخصوص  
 کئے گئے اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی! درود و سلام بھیج ہمارے  
 آقا محمد پر، جو نورِ ذاتی ہیں جن کی نورانیت تمام اسماء و صفات میں جاری و  
 ساری ہے، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! درود و سلام نازل فرما  
 ہمارے آقا محمد پر، جو مبارک گاہ کے قیمتی جوہر ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب  
 الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو رحمتِ خداوندی اور ہدایت  
 حقی کا دائرہ ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج!  
 ہمارے آقا محمد پر، جو جلال و جمال کی تمام راہوں کے جامع ہیں۔ اور آپ  
 کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج، ہمارے آقا محمد پر، جو میدانِ  
 قربت میں سب سے آگے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و  
 سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو بارگاہِ خداوندی کے محراب کے امام  
 ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر۔  
 جو عنایت و توفیق کا قدم ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و  
 سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو شریعت و تعلیم کا منبع ہیں۔ اور آپ کی

آل و اصحاب پر۔ الہی: درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو ولایت و معرفت کا ذریعہ ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو توحید و یکتائی کی روح ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو مشاہدہ و تفہیم کے قطب ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو معنی و معنویات کا قالب ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو عنایت خداوندی کا چشمہ ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو حمد و بزرگی کی شکل ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو تکبیر و تنویر کی صورت ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو خلق ایجاد کے ہیولی (مادہ) ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ جو آغاز تکوین کا مادہ ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ جو سب سے زیادہ عزت و روشنی والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو نور ہی چہرے والے ہیں جن کے چہرے کے وسیلہ سے بارش مانگی جاتی ہے اور آپ کی آل و اصحاب پر، الہی درود و سلام بھیج جمع کرنے والے الف پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج آتم پر مخلوق کے ظاہر اور حق کے باطن پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل

فرما اس قاف پر جو تمام موجودات کا احاطہ کرنے والا ہے۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جو کامل تر عقل اور افضل تر علم والے ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر جو ولایت و عنایت کے مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما جو چمک دمک والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو بہترین صفات کے مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج جو لو الحمد اور تعریف کے مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج جو وسیلہ و فیصلہ کے مالک ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو بلند درجہ اور مقام محمود کے مالک ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی! ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج جو حوض اور بڑی شفاعت کے مالک ہیں۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج، جو خاتم رنگو مٹھی اور علامت والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جن کے گلے میں یہ ہار آویزاں ہے۔ بے شک وہ لوگ جو محبوب تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو پس اللہ کی بیعت کرتے ہیں“ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی ہمارے آقا محمد پر، درود و سلام بھیج جن کے متعلق یہ فرمایا گیا: وَمَا أَرْسَلْنَا إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ ہم نے تمہیں اسے محبوب نہ بھیجا مگر تہنات و ہدایوں کے لیے رحمت بنا کر۔ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی ہمارے

آقا محمد پر درود و سلام بھیج جن پر ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ“

ہم نے تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا۔ کی پادراڑا کر بھیجا، اور

ایسے کی آل و اصحاب پر۔ الہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام نازل فرما۔

”وَقُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا“

کہا کہ تم سب کو اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے

آقا محمد پر۔ ”وَوَدَّكَ نَفْسُكَ رَبِّكَ فَتَرْضَنِ“ کا جامہ

پیش کیا کہ اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے

آقا محمد پر۔ درود و سلام غنائی میں اپنے پہلے خلیفہ پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب

پر۔ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور تمام نبیوں رسولوں پر۔

آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر۔

رسول پر۔ رسولوں اور پیروکاروں پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج اور اولیاء صالحین پر، اور آپ

کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، اور شہیدوں

سیدیقوں پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام نازل فرما

ہمارے آقا محمد پر، اور محبوبوں اور مقربین پر، آپ کی آل و اصحاب پر۔

الہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج اور علم والے فرشتوں پر، اور

حضور کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور ملاہو

فرشتوں پر اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے

آقا محمد پر اور انسانی فرشتوں پر، اور آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و

سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور رحمانی فرشتوں پر۔ اور آپ کی آل و اصحاب

پر۔ الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر اور جبروتی فرشتوں پر اور

آپ کی آل و اصحاب پر۔ الہی درود و سلام بھیج جاوے آقا محمد پر جو جنوں نساو  
 کے امام اور دونوں جماعتوں کے سردار ہیں۔ دونوں راستوں کی رُوح  
 حقیقتوں کی حقیقت اور مخلوق کی آنکھ کی پتلی ہیں۔ اسی اپنے فضل سے  
 کو سرکار کا پیر و کار بنا دے اور آپ کے طور طریقوں پر چلنے والے اور  
 آپ کے توفیق پر سیراب ہونے والا بنا دے، اور آپ کے قدموں تک  
 پہنچا دے۔ اور اپنی اور رخصتور کی محبت میں مشغول فرما دے اور اپنی طلب کا  
 امداد کرنے والا۔ اور اپنی بارگاہ کی رغبت رکھنے والا۔ اور اپنی طرف توجہ  
 کرنے والا، اور اپنی رضا مندی کے کاموں پر عمل کرنے والا۔ اور اپنے  
 ماسوا سے ہٹنے والا، اور اپنی ذات میں مشغول۔ ہر چیز میں اور ہر چیز  
 سے پہلے تیری گواہی دینے والا، اور تیری عطا پر راضی اور اپنے جمال  
 میں مصروف۔ اور اپنے کمال میں فانی تیری صفات کا عرف، اور جو  
 تیری بات کرے اسے سُنتے والا، اور جو تجھے دکھائی والا ہو اس کو دیکھنے  
 والا۔ الہی! ہم کو ان میں سے کر دے جو تیرے مظہر ہیں تیری وسعت  
 کے قائل ہیں، سو جو چیز تجھ سے صادر ہوئی اس میں تیرے وجود کا انکسار  
 نہیں کرتے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اے جہاں کی پرورش  
 فرمانے والے! درود بھیج ان پر جو تیرے نیک بندوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک  
 ہیں اور ان کی عظمت کے صدقے قبول فرما۔ الہی! ایسا ہی ہو۔ پاک ہے  
 تمہارا رب، عزت والا پروردگار، اس سے جو مُنکرین، بیان کرتے ہیں  
 اور سدا ہم ہوتامام رسولوں پر، اور سب تعریفیں اللہ پروردگار جہاں  
 کے لیے۔“

یہ درود ہیں سید می شیخ محمد بن احمد المعروف عقیدہ حنفی مکی۔ تہذیب اللہ کے۔ ان کا

نام ہے ”النفیات الزکیہ“ شروع میں بسم اللہ کے بعد مصنف فرماتے ہیں: الْحَمْدُ  
 لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَّ ظَاہِرًا وَّ بَاطِنًا اَحْمَدُ لَا یَحْمَدُہٗ اَنفُسُہٗ  
 فَہُمُ الْمُنَزَّرُہٗ عَنْ حَمْدِ غَیْرِہٗ وَاَشْكُرُہٗ بِہٖ تِلْكَ حَقِیْقَۃُ اَہْلِ  
 شُکْرِہٗ وَاُصَلِّیْ عَلٰی اَوَّلِ مُتَعَتِّیْنَ لَہٗ مِنْ غَیْبِ کُنُوزِیَّتِہٖ  
 اَلْوَلِیِّ اَلْجَامِعِ لِشِیْئَاتِ کُلِّ مَوْجُوْدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَہْلِ  
 الْکَرَمِ اَلْجُوْدِ مِنْ کَرَمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم“

”سب تعریف اللہ کے لیے اول و آخر، ظاہر و باطن، میں اس کی وہ تعریف پیش کرتا ہوں  
 جو اس نے اپنی فرمائی ہے۔ کہ وہ غیر کی تعریف سے پاک ہے اور اس پر میں اس کا  
 شکر کرتا ہوں، اور یہی اس کے شکر گزاروں کی حقیقت ہے اور میں درود بھیجتا ہوں  
 اُن پر جو اس کے غیبی خزانے کے پہلے تعین ہیں۔ وہ الف (الف ت پیدا کرنے والے)  
 جو تمام متفرق مخلوق کو جوڑنے والے ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر جو سرکار کے  
 کرم سے جو د و کرم والے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم“

بعد اس حمد و ثنا کے یہ درود شریف ہیں نبی علیہ السلام پر، جن کو میں نے اس  
 بارگاہ کرم میں بدیہً نذر کیا ہے اور مجھے حضور علیہ السلام کے کرم سے اُمید قبول ہے۔  
 اور جو محبت کے ساتھ ان کو پڑھے گا اللہ ان کو اجر عطا فرمائے گا۔ اور اللہ اس کو  
 حضور کی پیروی نصیب فرمائے گا بے شک اللہ جو چاہے کرے اور وہ قبولیت کے  
 لائق تر ہے نیکی کمانے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ بزرگ و برتر کی تائید  
 سے مل سکتی ہے۔ پھر اس کے بعد یہ درود شریف گزشتہ ترتیب کے مطابق نقل  
 فرمایا۔ آپ اکابر اولیاء و صوفیاء میں سے تھے۔ یہ بات المرادی نے اپنی تاریخ سلک  
 الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر میں لکھی ہے۔ اور آپ  
 کی بہت تعریف کی ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ نے شام، روم اور عراق

کا سفر کیا اور بے شمار مخلوق نے اُن سے اخذ فیض کیا۔ اور جب آپ دمشق میں تشریف لائے تو وہاں حلقہ درس و ذکر فرمایا، پھر اپنے شہر مکہ تشریف لے گئے اور وہیں شہداء میں وفات پائی، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

## ایک سو چھیسواں رُود تشریف محمد بن علی شراح قصیدائے السبکی کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ اَفْضَلَ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ عَلٰی  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاَوَّلِيِّ  
وَعَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاٰلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ  
اَجْمَعِيْنَ وَسَائِرِ الصّٰلِحِيْنَ عَدَدَ مَا عَلُوْمَاتِكَ  
وَمِثْرَ اَدْكِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا  
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ صَلَاةً وَسَلَامًا  
دَائِمِيْنَ بِدَوَائِمِكَ بَاقِيْنَ بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهٰی  
لَهُمَا دُوْنَ عِلْمِكَ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

الہی درود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول، نبی اُمّی ہیں اور تمام نبیوں اور رسولوں پر، اور ان کے تمام آل و اصحاب پر، اور تمام نیکو کاروں پر، اپنی معلومات اور کلمات کے برابر۔ جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں۔ اور جب بھی غافل تیرے ذکر سے غفلت برتیں۔ ایسا درود و سلام جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی اور تیری بقا کے ساتھ باقی ہو، جن کی تیرے علم کے سوا کوئی حد نہ ہو۔

بے شک تو ہر ممکن پر قدرت رکھتا ہے۔

اس درود شریف کو شیخ امام ابو عبد اللہ جلال الدین محمد بن علی المحلی السنہوری الشافعی الرفاعی رحمۃ اللہ علیہ نے قصیدہ تائید، مُصَنَّفہ امام بہاؤ الدین السبکی کی اپنی شرح کے آخر میں ذکر کیا ہے فرمایا کہ میں نے توجہ مرکز کی اور خوف کثرت سے کی، اسی اثنا میں ایک سال میں ذکر کرتے کرتے سو گیا خواب میں دیکھا کیا ہوں کہ ایک بلند مکان پر کھڑا ہوں، میں نے اس کی ایک کھڑکی سے دیکھا تو کوئی شخص دوڑتا ہوا نظر آیا۔ وہ مجھ سے نیچے کی طرف آکر کھڑا ہو گیا، اس کا لباس سفید اور اُجلا ہے۔ اس کے سر پر نہایت خوبصورت اور بڑا فالو جس میں نے اس شخص سے کہا، آپ کیا چاہتے ہیں؟ اس نے کہا مجھے یہ درود چاہیے جسے تم پڑھ رہے ہو۔ میں اسے لے کر اس محل پر چلا جاؤں گا یا اس سے ملتے جلتے الفاظ کہے میں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ میری زبان پر یہ درود جاری ہے، اور اس کو ہمارے بہت سے لوگوں نے نقل کیا، اور ان کا بیان ہے کہ ہم نے اس کی برکت محسوس کی ہے درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

آخر تک جو اوپر نقل ہوا میں نے اسے شیخ الرفاعی کی مذکور شرح سے نقل کیا۔

## ایک سو تالیسواں درود شریف

### ابوالمعتمر کے وظائف سے

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ عَدَدَ مَا خَلَقَ  
وَعَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَزِينَةَ مَا خَلَقَ وَزَيْنَتَهُ مَا هُوَ  
خَالِقٌ وَمِلَّ مَا هُوَ خَالِقٌ وَمِلَّ سَمَوَاتِهِ وَمِلَّ



أَرْضِهِ وَمِثْلَ ذَلِكَ أَضْعَافَ ذَلِكَ وَعَدَدَ خَلْقِهِ وَنِيَّاتِهِ  
عَرْشِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَمُنْتَهَى رَحْمَتِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ  
وَمُبْلَغَ رِضَاؤِهِ حَتَّى يَرْضَى وَإِذَا رَضِيَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَهُ  
بِهِ خَلْقَهُ فِي جَمِيعِ مَا مَضَى وَعَدَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُوهُ  
نِهَايَتِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ  
وَسَاعَةٍ مِنَ السَّاعَاتِ وَشَمَمٍ وَنَفْسٍ مِنَ الْأَنْفَاسِ  
مِنْ أَبَدِ الْوَبَادِ أَبَدِ الدُّنْيَا وَأَبَدِ الْآخِرَةِ وَالْكَثْرَ  
مِنْ ذَلِكَ لَا تُنْقِطُهُ آوَالُهُ وَلَا يَنْفَدُ آخِرُهُ اللَّهُمَّ  
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
مِثْلَ ذَلِكَ وَأَضْعَافَ ذَلِكَ -

پاکي اللہ کو اور سب تعریف اللہ کے لیے، اور اللہ کے سوا کوئی عبادت  
مترجمہ ہر گز مستحق نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے نیکی کرنے اور بدی سے بچنے  
کی طاقت اللہ کی تائید کے بغیر نہیں جو بلند تر اور عظیم تر ہے جو اس نے  
پیدا کیا اور پیدا کرے گا اس کے برابر جو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرے گا  
اس کے وزن کے برابر جو اس نے پیدا کیا اور پیدا کرے گا اس کے مساوی  
زمینوں آسمانوں بھر اس کی مثل اور اس کے کئی گنا، اس کی مخلوق کی  
تعداد کے برابر۔ اس کے عرش کے وزن کے برابر۔ اس کی ذات کی  
رضا کے برابر۔ اس کی رحمت کی انتہا کے برابر۔ اس کے کلموں کی سیاہی  
کے برابر اور اس کی رضا کی حد کے برابر، یہاں تک کہ راضی ہو جائے  
اور جب وہ راضی ہو اور اس کی مخلوق نے گزرے زمانہ میں جتنا اس کا  
ذکر کیا اس کے برابر اور جب تک آئندہ زمانوں میں وہ اس کا ذکر کریں

گے اس کی تعداد کے برابر جتنے سال ہوں میٹنے ہوں۔ ہفتے (جمعے) ہوں۔ رات  
دن ہوں۔ ساعتوں میں جتنی ساعتیں ہوں جس قدر سانس لیے گئے یا رہتی  
دنیا تک اور رہتی آخرت تک جو سانس لیے جائیں گے ہمیشہ ہمیشہ اور  
اس سے زیادہ جن کی ابتداء و انتہاء ہو، تب تک۔ الہی ہمارے آقا محمد  
اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، اس جتنا اور اس سے دونا چونا، درود بھیج۔

یہ درود شریف اصل میں ابوالمعتمر کے وظائف میں سے ہے۔ جس پر سید مرتضیٰ  
زبیدی شارح الاحیاء نے ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے: ”اَصْلُوهُ عَلَى النَّبِيِّ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ تاکہ درود شریف پڑھنے والے کو مذکورہ تعداد میں  
درود شریف کا ثواب حاصل ہو، اور باقی تمام تسبیحات کا بھی۔ دُعا دُون۔ امام غزالیؒ  
نے احیاء العلوم میں ذکر کیا ہے کہ اس کی فضیلت میں یہ روایت بیان کی گئی ہے کہ  
یونس بن عبید نے خواب میں ایک شخص دیکھا، جو رومی علاقہ میں شہید ہو چکا تھا، پوچھا وہاں  
(اگلے جہان) تم کو کون سا افضل عمل دیکھا؟ اس نے کہا میں نے اللہ کی بارگاہ میں تسبیحات  
ابوالمعتمر کو بہت شان میں دیکھا ہے، شارح زبیدی نے اس کے بعد فرمایا اس  
روایت کو اسی طرح کتاب ”اللقوت“ کے مؤلف نے لکھا ہے اور اس پر اتنا اضافہ کیا۔  
المعتمر بن سلیمان نے کہا میں نے عبد الملک بن خالد کو اس کے مرنے کے بعد دیکھا میں نے  
کہا کیسے ہو؟ کہا ٹھیک ہوں۔ میں نے کہا گنہگار کے لیے کوئی اُمید ہے؟ فرمایا ابوالمعتمر  
کی تسبیحات تلاش کرے کہ وہ بہترین چیز ہے۔ ابوالمعتمر کا اصل نام سلیمان بن طرخان  
تمیمی ہے۔ ابن سعد نے کہا کہ سلیمان قابل اعتماد اور کثرت سے احادیث بیان کرنے والا  
تھا۔ اور محنت کرنے والے عبادت گزاروں میں سے تھا۔ عشاء کے وضو سے تمام رات  
نماز پڑھا کرتا تھا، شعبہ نے کہا میں نے اس سے بڑا صوفی نہیں دیکھا جو نبی علیہ السلام  
کی حدیث بیان کرتا، تو رنگ متغیر ہو جاتا۔ محمد بن عبد اللہ علی نے کہا، ابوالمعتمر بن سلیمان

نے کہا، اگر تم میرے خاندان سے نہ ہوتے تو میں اپنے باپ کی یہ روایت تمہیں نہ سُناتا۔ چالیس سال تک یہ عمل رہا کہ ایک دن روزہ ایک دن افطار اور عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔ دہائی ۱۲۸۷ء و سال کی عمر میں بصرہ میں فوت ہوئے۔ ایک جماعت نے ان سے روایت کی۔

## ایک سو اٹھائیسواں دُرود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ نَبِيِّ  
الرَّحْمَةِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا اَحَاطَ  
بِعِلْمُكَ - وَجَرِّىْ بِهٖ قَلَمُكَ - وَنَفِذْ بِهٖ حُكْمُكَ  
اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ يَّسِدُهُ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ  
يَقُوْلُ لِشَيْءٍ كُنْ فَيَكُوْنُ اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى  
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعَافِىَنِى مِنَ الدَّيْنِ وَتُغْنِيَنِى  
مِنَ الْفَقْرِ وَاَنْ تَرْزُقَنِى رِزْقًا حَلَالًا وَاِسْعَافًا رَکًا  
فِيْهِ وَصَلِّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ  
وَسَلِّمْ -

الہی دُرود و سلام نازل فرما ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے بندے اور  
محبوب رسول ہیں۔ نبی رحمت ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر تیرے علمی احاطہ  
میں جتنی مخلوق ہے اس کے برابر، اور جتنی مرتبہ تیرا قلم چلا ہے اس کے  
برابر۔ اور جو تیرا حکم نافذ ہوا اس کے برابر۔ اے اللہ، جس کے ہاتھ ہیں  
زمین و آسمان کے خزانے ہیں، اور جس شے سے فرمائے ہو جاؤ وہ ہو

وہ ہو جاتی ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد پر درود بھیج۔  
اور مجھے قرض سے محفوظ فرما۔ اور غریبی سے بچا کر غنی فرما، اور حلال،  
زیادہ اور برکت والا رزق عطا فرما اور درود و سلام بھیج، اے اللہ!  
ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل“

یہ درود شریف میں نے امام علامہ شیخ محمد البدری الدمیاطی المشہور بہ ابن المیت کی  
کتاب ”تقریب الوسیلہ للطالبین فی الصلاة والسلام علی سید  
الاولین و الآخِرین“ کے شروع میں لکھا دیکھا ہے۔ (یہ بزرگ) شیخ حنفی اور سید  
مصطفیٰ البکری کے مرشد تھے یہ درود شریف اس کتاب کا حصہ نہیں۔ اس کے بعد لکھا  
کہ جو شخص دس مرتبہ یہ درود شریف پڑھے دین میں ترقی اور رزق میں برکت ہوگی آخر  
تک۔ بہتر یہ ہے کہ ہر روز دس مرتبہ صبح و شام پڑھے۔

## ایک سو اسی سوال درود شریف (۱۲۹۱)

### مولف کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً كَامِلَةً  
دَائِمَةً يُشَارِكُ فِيْهَا الْاَزَلُ الْاَبَدَ وَلَا يُشَارِكُ فِيْهَا  
مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَحَدٌ۔ صَلَاةً لَا تُخْبِرُ قَعْدَةً وَلَا تُحْصَرُ  
قُعْدَةً۔ صَلَاةً نِّهَايَةً اَعْلٰی دَرَجَاتِ الْمُقَرَّبِيْنَ لَا تُصِلُ  
اِلٰی يَدَايِنِهَا فِي الْاَزَلِ وَلَا يَدَايِنِهَا۔ وَلَمْ تَزَلْ دَائِمَةً  
الترقي في كُلِّ لَحْظَةٍ وَلَنْ تَزَالَ كَذٰلِكَ فَلَيْسَ لَهَا نِهَآيَةٌ۔  
وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَقْرَبِيْنَ۔ وَاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وَصَحْبِهِ

نَجُومِ الْمُتَّقِينَ - وَرُجُومِ الْمُفْسِدِينَ - وَالْتَّابِعِينَ لَهُمْ  
بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ -

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَاةٍ  
وَأَتْمَمًا - وَأَذْوَمَهَا وَأَعَمَّهَا - صَلَاةً تُعَادِلُ جَمِيعَةَ  
الْمَلَائِكَةِ - الَّتِي صَلَّيْتَهَا وَتُصَلِّيُهَا عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ  
وَالْآخِرِ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ وَتُمَازِلُ جَمِيعَةَ مَا صَلَّيْتَ  
وَتُصَلِّي عَلَيْهِ جَمِيعَةَ خَلْقِكَ كَالْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلَائِكَةِ -  
صَلَاةً تَفُوقُ الْحَدَّ وَالْعَدَدَ فَلَا يَبْلُغُ  
حَدًّا مَا وَعَدَهَا جَمِيعُ الْأَلْفَاظِ وَالْأَعْدَادِ -  
تَجْعَلُنِي بِهَا مِنْ أَسْعَدِ الْمُؤْمِنِينَ الْفَائِزِينَ بِرِضَاكَ  
وَرِضَاكَ فِي الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ - وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ  
وَأَقْرَبَائِهِ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ جَمِيعِ جِهَانِهِ - وَأَصْحَابِهِ  
الَّذِينَ تَشَرَّفُوا بِرُؤْيَا ذَاتِهِ الشَّرِيفَةِ وَمُشَاهَدَةِ  
مُعْجَزَاتِهِ وَسَلَامُ تَسْلِيمًا -

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ  
اَفْضَلَ صَلَاةٍ صَلَّيْتَهَا أَوْ تُصَلِّيُهَا عَلَى أَحَدٍ  
مِنْ عِبَادِكَ الْأَبْرَارِ وَالْمُقَرَّبِينَ - تَكُونُ صَلَاتُكَ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مَعَ كَمَالِهَا بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهَا  
كَالذَّكَرِ بِالنِّسْبَةِ إِلَى جَمِيعِ الْعَالَمِينَ - وَعَلَى إِخْوَانِهِ  
الْأَنْبِيَاءِ الَّذِينَ تَقَدَّمُوا فِي الزَّمَانِ - تَقَدَّمَ  
الْأَمْسَارُ عَلَى السُّلْطَانِ - وَأَصْحَابِهِ نَجُومِ الْهُدَى - وَأَتْمَمًا

أَمْتِهِ وَمِنْ بَيْنِهِمُ اقْتَدَى - وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ عَلَيْهِ وَ  
عَلَيْهِمْ تَسْلِيمًا كَذَلِكَ - قَالَ كُلُّ مَمْلُوكٍ وَأَنْتَ وَحْدَكَ  
الْمَالِكُ -

(۴) اللَّهُمَّ صَلِّ أَفْضَلَ صَلَاةٍ وَأَكْمَلَهَا - وَآذِ وَمَهَا  
وَأَشْمَلَهَا - عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ الَّذِي خَفَضْتَهُ  
بِالسِّيَادَةِ الْعَامَّةِ فَهُوَ سَيِّدُ الْعَالَمِينَ عَلَى  
الْوَطْأَةِ - وَرَسُولِكَ الَّذِي يَعِشْتُهُ بِأَحْسَنِ التَّعَامِيلِ  
وَأَوْضَحِ الدَّلَائِلِ لِيَتَّبِعَ مَكَارِمَ الْوَطْأَةِ - صَلَاةٍ  
تُنَاسِبُ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ مِنَ الْقُرْبِ الَّذِي مَا قَارَ  
بِهِ أَحَدٌ - وَتَشَامِلُ مَا لَدَيْكُمَا مِنَ الْحُبِّ الَّذِي أَنْفَرَدَ  
بِهِ فِي الْوَعْدِ وَالْأَبَدِ - صَلَاةٍ لَا يُعَدُّ هَا وَلَا يُحَدُّهَا  
قَلَمٌ وَلَا لِسَانٌ - وَلَا يَصِفُهَا وَلَا يُعَرِّفُهَا  
مَلَكٌ وَلَا إِنْسَانٌ - صَلَاةٍ تَسُودُ كَافَّةَ الصَّلَوَاتِ -  
كَيْسِيَادَتِهِ عَلَى كَافَّةِ الْخَلُوقَاتِ - صَلَاةٍ يَشْمَلُنِي  
نُورُهَا مِنْ جَمِيعِ جِهَاتِي - فِي جَمِيعِ أَوْقَاتِي -  
وَبِلَادِي مُرَجِّعِ ذَرَاتِي - فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ  
تَمَاتِي - وَعَلَى آلِهِ الْوَطْأَةِ - وَأَصْحَابِهِ الْوَطْأَةِ -  
وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا -

(۵) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ  
وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ صَلَاةً لَا صَلَاةً أَفْضَلَ مِنْهَا  
لَدَيْكَ وَلَدَيْهِ - وَلَا صَلَاةً أَحَبُّ مِنْهَا إِلَيْكَ وَإِلَيْهِ

وَلَا صَلَاةَ أَنْفَعُ مِنْهَا لَهُ وَكُلٌّ مِّنْ صَلَّيَ عَلَيْهِ -  
 صَلَاةٌ تَجْمَعُ مَا فِي جَمِيعِ الصَّلَوَاتِ - مِنَ الْفَضَائِلِ  
 وَالْكَمَالَاتِ - بِجَمِيعِ الْأَعْدَادِ وَالْمُضَاعَفَاتِ - مَعَ  
 جَمِيعِ التَّقْدِيرَاتِ وَالْإِعْتِبَارَاتِ - الْمَطْلُوبَةِ لَهُ  
 مِنْ جَمِيعِ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضَيْنِ  
 وَالسَّمَوَاتِ - فِي كُلِّ لَحْظَةٍ زِنَةَ جَمِيعِ الْمَخْلُوقَاتِ -  
 وَمِلْ جَمِيعِ الْعَوَالِمِ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ وَعَلَى آلِهِ  
 وَأَزْوَاجِهِ وَأَصْحَابِهِ - وَكُلِّ مَنْ دَخَلَ إِلَى دِينِكَ  
 الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَابِهِ - وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا -

(۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ  
 وَرَسُولِكَ وَخَيْرِ خَلْقِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَ  
 صَحْبِهِ وَسَلِّمْ صَلَاةً وَسَلَامًا دَائِمَيْنِ يَمْلَأَنِ  
 بِكَمَالِهِمَا دَائِرَةَ الْإِمْكَانِ - وَيَنْفَرِدَانِ بِجَمْعِهِمَا  
 كُلَّ مَا يَفْتَضِيهِ الْكَرِيمُ الْإِلَهِيُّ مِنْ أَنْوَاعِ الْحُسْنِ وَالْإِحْسَانِ  
 وَيَجْمَعَانِ فَضَائِلَ الصَّلَوَاتِ وَالسَّلَامَاتِ الَّتِي أَرَدْتَهَا  
 لَهُ أَوَّلِيَوْمَاهُ فِي الْمَاضِي وَالْحَالِ وَالْآئِتِيهِ  
 وَلَا يَشِدُّ عَنْهُمَا خَيْرٌ قَدْ رُتِّه لِأَحَدٍ فِي الدَّارَيْنِ  
 مِنْ تَحَاسِينِ الصِّغَاتِ وَالْأَسْمَاءِ وَالْأَفْعَالِ - تُطَهِّرُنِي  
 بِهَيْمَتَا مِنْ كُلِّ مَا لَا يَرْضِيكَ عَنِّي مِنْ أَفْعَالٍ أَوْ أَقْوَالٍ  
 أَوْ نِيَّاتٍ - وَتَكْفِينِي كُلَّ ضَبْرٍ وَتَوَلِّيتِي كُلَّ خَيْرٍ فِي  
 الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَوْتِ -

اللَّهُمَّ صَلِّ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَأَنْفَعَهَا - وَأَشْعَلَهَا وَأَوْفَى  
 سَعْيَهَا - وَأَجْمَلَهَا وَأَجْمَعَهَا - وَأَحْسَنَهَا وَأَبْدَعَهَا -  
 وَأَنْوَأَهَا وَأَسْطَعَهَا - وَكَلَّمَهَا وَأَرْفَعَهَا - وَأَعْلَاهَا  
 مَكَانَةً لَدَيْكَ - وَأَحَبَّهَا مِنْ كُلِّ الْوُجُوهِ إِلَيْكَ - عَدَدَ  
 مَعْلُومَاتِكَ - وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ فِيهَا كَانَ بِغَيْرِ بَدَايَةٍ -  
 وَفِيهَا يَكُونُ بِغَيْرِ نَهَايَةٍ - لَوْ قُصِمَتْ جَمِيعُ الْعَوَالِمِ إِلَى  
 أَصْغَرِ أَجْزَائِهَا لَنَفَذَتْ قَبْلَ تَقَادُهَا - وَمَا بَلَغَتْ  
 عَشْرَ مِثْقَالٍ أَعْدَادِهَا - تَتَوَالَى عَلَيْهِ فِي كُلِّ لَمْعَةٍ  
 مُسْتَكْمِلَةٌ قَضَائِهَا - مَضْرُوبَةٌ فِي تَجْمُوعِ مَا قَبْلَهَا - حَتَّى  
 تُصَاحِبَ سَوَائِقَ الْأَبَادِ - وَتَعْجَزَ عَنْ حُوتِهَا جَمِيعُ  
 الْأَعْدَادِ - تَقْضِي جَمِيعَ الصَّلَوَاتِ - كَقَضَائِهِ  
 عَلَى جَمِيعِ الْخَلُوقَاتِ مَشْفُوعَةً بِسَلَامٍ مِنْكَ  
 بِمَا ثَلَمَهَا - لَا تَقْضُ لَهُ وَلَا يَقْضُ لَهَا - صَلَاةٌ وَسَلَامًا  
 يَصُدُّ أَنْ مِنْ قَيْضِ قَضَائِكَ الَّذِي لَا يَنْفَدُ وَيَتَوَارَدَانِ  
 عَلَى أَحَبِّ عِبِيدِكَ إِلَيْكَ الْيَكِّي الْقَاسِمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ - وَكُلِّ مَنْ دَخَلَ تَحْتَ  
 حَيْطَتِهِ دِينِيهِ الْمُبِينِ -

(۱) اے الہی درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر جو کامل و دائم ہو جس میں  
 ترجمہ ازل وابد شریک ہوں۔ جس درود میں میں حضور کے ساتھ اللہ کی مخلوق  
 میں سے کوئی اور شریک نہ ہو۔ وہ درود جس کی خبر نہ دی جاسکے، کہ محمد و  
 ہو جائے، اور جس کی حد بندی نہ ہو سکے کہ شمار ہو۔ ایسا درود جو مقبول



کے اعلیٰ ترین درجے کی آخری حد تک پہنچی ہوئی ہو جس کی ابتدا گوازل و  
ابد تک کوئی نہ پہنچ سکے۔ اور حضور کی آل پر جو سب سے بڑھ کر قریب ہیں۔  
اور اہل ایمان کی ماؤں پر، اور حضور کے صحابہ پر جو راہ چلنے والوں کے  
لیے ستارے ہیں۔ اور حد سے گزرنے والوں کے لیے پھٹکار۔ اور ان پر  
جو نیکی کے ساتھ تاقیامت ان کی پیروی کرنے والے ہیں۔“

(۲) الہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر، فاضل تر اور کامل تر درود۔ دائم تر  
اور عام تر۔ ایسا درود جو ان تمام درودوں کے برابر ہو۔ جو تو نے  
ازل میں ان پر بھیجے یا ابد کو بھیجے گا یا ان دو کے درمیانی مدت میں یہ بھیجے گا۔  
اور اس تمام درود کے برابر جو تیری تمام مخلوق جن، انسان اور تمام  
فرشتوں نے سرکار پر بھیجا۔ ایسا درود جو حد و شمار سے بالا ہو، جس کے  
حد و شمار کو تمام الفاظ و شمار نہ پہنچ سکیں۔ جس کے ذریعے تو مجھے ان لوگوں  
میں سے کر دے جو تمام مسلمانوں میں زیادہ نیک بخت ہوں، جو تیری  
اور تیرے محبوب کی رضا سے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں۔ اور حضور  
کی آل، ازواج اور آپ کے مسلمان رشتہ داروں پر جن کا حضور سے  
کسی طرح کا بھی رشتہ ہو۔ اور آپ کے صحابہ کرام پر جو حضور کی ذات  
اقلس کی زیارت سے مشرف ہونے اور جنہوں نے سرکار کے معجزات  
آنکھوں سے دیکھے اور خوب خوب تامل فرمایا۔“

(۳) الہی ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج، اور آپ کی آل پر اس سے  
افضل درود جو تو نے اپنے نیک اور مقرب بندوں پر بھیجا یا بھیجے گا کہ  
کہ جو تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بھیجا، اپنے کمال کے  
باوجود، اس سے اسے وہ نسبت ہو جو ایک ذرے کو تمام کائنات سے۔

اور سرکار کے بھائیوں یعنی انبیائے کرام پر جو آپ سے پہلے زمانہ میں گزر گئے جیسے بادشاہ سے پہلے اُمراء گزرتے ہیں اور آپ کے صحابہ کرام پر جو ہدایت کے ستارے اور آپ کی اُمت کے ائمہ اور لائق اقتداء ہیں۔ الہیٰ یونہی حضور علیہ السلام اور ان سب پر بہت بہت سلام نازل فرما۔ یہ سب تیرے مملوک ہیں، تو تنہا ان کا مالک ہے۔“

(۴) الہیٰ افضل تر، کامل تر، دائم تر، اور شامل تر درود و سلام، بھیج، ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے ایسے بندے ہیں، جن کو تو نے سیادتِ عامہ سے مخصوص فرمایا۔ پس وہ مطلقاً تمام جہانوں کے سردار ہیں۔ اور تیرے وہ رسول ہیں جو تو نے بہترین اخلاق اور واضح ترین دلائل دے کر مبعوث فرمایا تاکہ وہ اخلاقِ حسنہ کو درجہ کمال تک پہنچائیں۔ ایسا درود جو تیرے اور ان کے درمیان پائے جانے والے قرب کے مناسب ہو، جس قرب سے کوئی دوسرا نواز نہیں گیا اور ایسا درود جو تیرے اور تیرے حبیب کے درمیان پائی جانے والی ازلی ابدی محبت کے شایانِ شان ہو۔ ایسا درود و سلام جس کے عدد و شمار سے زبان و قلم قاصر ہوں۔ جس کے انسان و فرشتہ بیان کرنے سے عاجز ہو، ایسا درود جو تمام درودوں کا سردار ہو، جیسے حضور علیہ السلام تمام مخلوق کے سردار ہیں، ایسا درود جس کی روشنی مجھے ہر طرف سے، ہر وقت اپنی جلوہ سامانیوں سے منور کرتی رہے اور زندگی و موت (ہر حال میں) میرے ذرے ذرے کو لازمی طور پر چمکاتی رہے اور حضور کی آلِ پاک اور بہترین صحابہ کرام پر، اور بہت بہت سلام نازل فرما۔

(۵) الہیٰ ہمارے آقا محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے نبی اور رسول ہیں ایسا

دُرود جس سے بڑھ کر تیرے اور ان کے نزدیک کوئی دُرود نہ ہو اور جس سے محبوب تر کوئی دُرود تیرے اور ان کے نزدیک نہ ہو، اور ایسا دُرود جس سے بڑھ کر نفع مند کوئی دُرود حضور کے لیے ہو نہ پڑھنے والے کے لیے ایسا دُرود جو تمام دُرودوں کے فضائل اور نیکیاں اپنے اندر سمیٹ لے۔ تمام اعداد و شمار اور اُن سے دُونا دُون۔ تمام تقادیر و اعتبارات کے ساتھ جو زمینوں اور آسمانوں کے دُرود پڑھنے والوں مطلوب ہیں لحظہ بہ لحظہ تمام مخلوق کے وزن کے برابر۔ تمام جہانوں کی تمام جہتوں کے برابر، اور آپ کی آل ازواجِ مطہرات اور صحابہ کرام پر، اور ہر اس آدمی پر، جو حضور کے دروازے سے تیرے دینِ متین میں داخل ہوا، اور بہت بہت سلام بھیج۔

(۶) اَللّٰہی دُرود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے بندے نبی، رسول اور بہترین مخلوق ہیں نبی اُمّی ہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر ایسا دُرود سلام جو دائمی ہو جن کے کمال سے دائرہ امکان پُر جائے اور کرم خُداوندی کے مطابق حسن و احسان کی تمام اقسام سے جو ممتاز و مختص ہوں اور ایسے دُرود و سلام جو دُرود و سلام کی ان تمام فضیلتوں کے جامع ہوں، جو تُو حضور کے لیے یا کسی اور کے لیے ماضی، حال یا مستقبل میں چاہے اور جن سے کوئی ایسی خوبی رہ نہ جائے جو تُو نے دو جہانوں میں کسی کی قسمت میں لکھی ہے۔ وہ خوبی صفات سے متعلق ہو، اسماء سے یا افعال سے جس کے صدقے تُو مجھے ان تمام افعال، اقوال اور نیات سے صاف کر دے جو تیرے ناپسندیدہ ہیں اور جو ہر تہنکی میں مجھے کفایت کریں، اور زندگی میں یا مرنے کے بعد ہر خیر و خوبی مجھے عطا کریں۔

الہی اپنا افضل، مفید تر، شامل تر، وسیع تر، خوبصورت تر، جامع تر، بہتر  
 جدید تر، روشن تر، واضح تر، کامل تر اور بلند تر اور وہ جو تیری بارگاہ میں  
 عزیز تر ہو، اور جو ہر لحاظ سے تیری بارگاہ میں محبوب تر ہو وہ درود  
 نازل فرما۔ اپنی معلومات، اپنے کلمات کی سیاہی اور جو کچھ بغیر ابتداء  
 کے ہو چکا اور جو بغیر انتہا کے ہو گا۔ اس سب کے برابر، کہ اگر تمام دنیا کو  
 سب سے چھوٹے جز تک تقسیم کیا جائے تو ختم ہو جائے مگر درود شریف  
 ختم نہ ہو۔ اور اس کے دسویں حصہ کو بھی نہ پہنچے۔ یہ درود شریف ہر لمحہ  
 اپنی پوری فضیلت کے ساتھ آپ پر نازل ہوتا رہے اور اس تعداد کو  
 تمام گزشتہ تعداد میں ضرب دے کر جو حاصل ضرب نکلے، یہاں تک کہ  
 وہ گزشتہ زمانوں سے مل جائے اور اعداد و شمار اس سے عاجز آجائیں۔  
 وہ درود جو تمام درودوں پر ایسی فضیلت حاصل کرے جیسی تمام  
 مخلوق پر حضور علیہ السلام کو حاصل ہے۔ ایسا درود جو تیری طرف سے  
 آنے والے سلام کے ساتھ مل جائے اور دو گنا ہو جائے۔ نہ یہ اس سے  
 بڑھے نہ وہ اس سے، ایسے درود و سلام جو تیرے اس فیض و کرم سے  
 نکلیں، جو کبھی ختم نہ ہو، اور پے در پے نازل ہوئی تیرے محبوب ترین بندے  
 ابوالقاسم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب سب پر  
 اور جو بھی آپ کے دین مبین کے دائرے میں داخل ہو اس پر۔“

یہ درود شریف سات درودوں پر مشتمل ہے پہلا درود شریف میری کتاب  
 ”انوار الہمدیہ من المواہب اللدنیہ“ کے خطبہ میں ہے۔ دوسرا درود شریف  
 میری کتاب ”حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات السید المرسلینؐ“ کے خطبہ میں ہے تیسرا درود  
 شریف میری کتاب ”افضل الصلوات علی سید السیادؐ“ کے خطبہ میں ہے۔ چوتھا درود

یعنی میری کتاب ”وسائل الوصول الى شمائل الرسول“ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں ہے۔ پانچواں درود شریف میری کتاب ”صلوات الثنا علی سید الانبیاء“ کے خطبہ میں ہے۔ چھٹا درود شریف میری کتاب ”الفضائل المحمدیہ“ کے خطبہ میں ہے۔ ساتواں درود شریف میری اس کتاب ”سعادة الدارين فی الصلوة علی سید الکونین“ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ میں ہے اور جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں سب کے سب کامل تراویح تر عبارات پر مشتمل درود ہیں۔

## ایک سو تیسویں درود شریف

اللَّهُمَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ صَلَوَاتِ اللَّهِ وَتَسْلِيمَاتِهِ وَتَحِيَّاتِهِ وَبَرَكَاتِهِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ مَا يُمَاتِلُ فَضْلَكَ الْعَظِيمَ - وَيُعَادِلُ قَدْرَكَ الْفَخِيمَ - وَيَجْمَعُ لَكَ فَضَائِلَ جَبِيئَةٍ أَنْوَاعِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ “  
 آپ پر یا رسول اللہ! اللہ کی اتنی درودیں (رحمتیں) سلامتیاں، تحائف، تبرکات اور برکتیں جمع ہو کہ نمازوں میں، جو تیرے بڑے فضل کے برابر ہوں اور تیری عظمت شان کے مساوی ہوں۔ اور تمام اقسام کے درود و سلام کے فضائل کا مجموعہ آپ کو نصیب ہو“

یہ درود شریف میں نے اپنی کتاب ”صلوات الثنا علی سید الانبیاء“ صلی اللہ علیہ وسلم میں ذکر کیا ہے۔ تاکہ معجزات خطابہ کے تمام الفاظ کے بعد اس کو بار بار پڑھا جائے۔ میں نے ایک دفعہ صرف یہی درود شریف پڑھا تھا، جس کی بہت اچھی

تائیر میں نے پانی، اور یہ نسخہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جانے والے دُودوں میں سے  
جامع تر دُود شریف ہے۔

## تنبیہات

ان الفاظ کے بیان میں، جن سے ایسا مفہوم پیدا ہوتا ہے جس کی نسبت اللہ پہلی تنبیہ سے تعالیٰ کی طرف ہو جائز نہیں۔ علامہ ابن عابدین شامی نے ”الذم للمحتار“ پر اپنے حاشیہ ”ذم المحتار“ شامی کی بحث المحظور والاباحہ میں فرمایا: ”دیکھنا چاہیے کہ جس طرح دعائیں دوسرے مشتبه الفاظ سے پرہیز کرنا چاہیے یہ لفظ بھی نہ بولے کہ تیرے تحت سلطنت کا صدقہ“ کہ یہ تشابہ لفظ ہے اور تشابہ وہ لفظ ہوتا ہے جس کا اطلاق قرآن و سنت کی رو سے اللہ تعالیٰ کی ذات پر محال ہو جیسا کہ اس قسم کے درود شریف جو منقول ہیں مثلاً اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَدِّ عَدَدِ عِلْمِكَ وَحِكْمِكَ وَمُنْتَهٰی سَخَمَتِكَ وَعَدَدِ كَلِمَاتِكَ وَعَدَدِ كَمَالِ اللّٰهِ“ کہ اس سے ایک صفت کے متعدد ہونے کا وہم ہوتا ہے یا صفات علم وغیرہ کے محدود ہونے کا گمان ہوتا ہے خصوصاً یہ کہنا کہ تیرے احاطہ علم میں جو کچھ ہے اس کے برابر تیرے سُنانے میں جو آتا ہے اس کے برابر یا تیرے کلمات کے برابر“ کیونکہ اس کے علم رحمت اور کلمات کی کوئی حد نہیں۔ اور لفظ عدد وغیرہ سے اس کے خلاف وہم پیدا ہوتا ہے۔ فرمایا کہ میں نے دلائل الخیرات کی شرح مطالع الخیرات مصنفہ علامہ الفاسی میں اس موضوع پر ایک بحث دیکھی ہے۔ جس میں علامہ الفاسی فرماتے ہیں: ”علمائے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ جس شخص کو وہم نہ ہو وہ موہوم لفظ درود شریف میں استعمال کر سکتا ہے۔ یا نہیں یا ایسا لفظ موہوم جس کا آسانی سے تاویل ہو سکتی ہے جس کا موقع محل واضح اور طریق استعمال صحیح معنی میں خاص کر رہا ہے۔ علمائے ایک جماعت نے، حضور علیہ السلام پر درود شریف کی کیفیات سے

بحث کی ہے اور اس کو افضل کیفیت قرار دیا ہے۔ ان میں سے شیخ عقیف الدین  
البیانفی۔ اشرف البارز می اور الباقی القطان ہیں، جس سے یہ بات ان کے شاگرد والمقد  
نے نقل کی ہے۔“

امام ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں کہ ہمارے ائمہ کا اس بارے  
میں جو قول ہے اس کا متقاضی یہی ہے کہ جب تک اس قسم کے الفاظ حضور علیہ السلام  
سے ثابت نہ ہوں، استعمال نہ کئے جائیں، جیسا کہ فقیہ (شامی) کا مذہب مختار ہے۔  
غور کیجیے۔ واللہ اعلم۔ عبارت ختم ہوئی۔ میں نے اس بحث پر محقق فاضل شیخ محمد نجیت  
المطیعی کا جو مصر کی جامعہ ازہر کے علمائے میں سے تھے، ایک رسالہ دیکھا، جس کا نام  
انہوں نے الدعا فی البہیۃ فی جواز الصلاۃ علی خیر البریۃ بالصیغۃ  
الکمالیۃ رکھا ہے جس سے میں نے آنے والی عبارت حاصل کی۔ مصنف اللہ  
ان کی حفاظت فرمائے، نے ابن عابدین کی مذکورہ عبارت نقل کرنے کے بعد فرمایا  
پہلے ضروری ہے کہ آپ کو تشابہ کا معنی معلوم ہوتا کہ اس کی جزئیات پر حکم لگاسکیں  
پس ہم کہتے ہیں کہ لغت میں تشابہ کا مطلب ہے، چیز کا اس کا گڈ مڈھ ہو جانا کہ  
ذہن امتیاز نہ کر سکے، اسی لیے جس چیز تک انسان نہ پہنچ سکے اس کو تشابہ کہتے ہیں۔  
اور نامعلوم کو بھی تشابہ کہتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: إِنَّ الْبَقْدَ تَشَابَهَ  
عَلَيْنَا“ گائے ہم پر مشتبہ ہوگی۔“ اکثر محققین کے نزدیک جیسا کہ امام فخر الدین رازی  
نے نقل کیا ہے، عرف شرعی میں تشابہ کا معنی ہے مجمل اور موزوں کے درمیان  
قدر مشترک، امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں مجمل اور مشترک اس بات میں مشترک  
ہیں کہ لفظ کی دلالت اپنے کسی ایک معنی پر راجح نہیں ہوتی۔ پس مجمل تو نہ راجح  
ہوتا ہے نہ مرجوع۔ موزوں راجح تو نہیں ہو سکتا لیکن مرجوع ہو سکتا ہے بغیر کسی  
مخصوص دلیل کے اسی قدر مشترک کو تشابہ کہتے ہیں کیونکہ دونوں قسموں میں سمجھنے



کا مفہوم موجود ہے۔ اور ہم بیان کر آئے ہیں کہ اسی کو تشابہ کہتے ہیں یا تو اس لیے کہ وہ چیز معلوم نہیں ہو سکتی، کیونکہ اس کے متعلق ذہن میں نفی جس طرح آتی ہے اسی طرح اثبات بھی آ رہا ہے، یا اس چیز سے کہ جس چیز میں شبہ آ جائے وہ معلوم نہیں ہو سکتی، پس تشابہ کا لفظ نامعلوم پر بولا گیا جیسا کہ سب کا نام مسبب پر بول دیا جاتا ہے، پھر تشابہ کبھی تو ایسا ہوتا ہے جو مخلوق کو بغیر تعلیم الہی بالکل معلوم نہیں ہو سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص ذاتی علم ہے جیسا کہ بعض سورتوں کے شروع میں حروف مقطعات، کئی اقوال میں سے ایک قول راجح کے مطابق اور کبھی تشابہ ایسا ہوتا ہے، جس کا یقینی مفہوم سمجھ میں نہیں آ سکتا۔ کیونکہ جو معنی لفظ سے سمجھ میں آ رہا ہے، وہ مراد لینا (عقلاً و شرعاً) محال ہے۔ سولازم ہوا کہ صحیح معنی مراد لیا جائے۔ لیکن اس خاص معنی پر کوئی قرینہ موجود نہیں، اسی آخری صورت کو تشکل بھی کہتے ہیں جسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اَمْرًا مُّشْتَرَفٍ فِيْهَا  
فَفَسَقُوْا فِيْهَا۔  
ترجمہ: ہم نے بستیوں میں رہنے والے  
مالداروں کو حکم دیا تو انہوں نے بستیوں  
میں جرائم کیے۔

کیونکہ اس کا حقیقی معنی مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:۔  
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ  
بِالْفَحْشَاۤءِ  
ترجمہ: بے شک اللہ بیہودہ باتوں کا  
حکم نہیں دیتا۔

یونہی اللہ نے کافروں کے اس قول کا کہ:

وَاللّٰهَ اَمْسَ تَاۤیِبًا  
ترجمہ: اللہ نے ہم کو اس کا حکم دیا ہے۔

مذکورہ آیت میں رد فرمایا ہے تو لازم ہوا کہ پہلی آیت کو اس کے حقیقی معنی سے، مجازی  
غیر معین معنی کی طرف پھیر دیا جائے ہمارے مذکورہ نظریہ کی تائید تشابہ آیاتوں

کے متعلق سلف کے مسلک کو ترجیح دیتے ہوئے امام رازی نے جو استدلال کیا ہے اس سے بھی ہوتی ہے سلف آیاتِ تشابہات میں تاویل نہیں آتے تھے اور معنیٰ مرادی کو خدا کے سپرد کرتے تھے۔ اس عتیدہ کے ساتھ کہ اللہ بر عیب سے پاک ہے لہذا ظاہری معنی سے بھی پاک ہے جو اللہ کی شایانِ شان نہیں، امام رازی کے قول کا خلاصہ یہ ہے ”جب لفظ کا راجح معنی ہو، پھر اس سے قویٰ تر دلیل سے معلوم ہو کہ ظاہری معنیٰ مراد نہیں، تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ کی مراد اس حقیقت کا کوئی مجازی معنیٰ ہے اور مجازی معنوں میں کثرت ہے اور کسی ایک معنیٰ کو ترجیح صرف لغویٰ مرجح سے ہی ہو سکتی ہے۔ اور اس سے صرف ظنِ ضعیف کا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے الخ اور سلف کے مذہب کو یوں بھی ترجیح دی جاسکتی ہے کہ جب لفظ کو حقیقی معنیٰ سے پھیر دیا گیا اور مجازی معنیٰ ایک نہیں متعدد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی ایک معنیٰ کو اللہ کی مراد قرار دینا اور دوسرے معنیٰ کو رد کرنا حالانکہ ممکن وہ معنیٰ مراد نہ ہو، اللہ تعالیٰ پر بڑی جرأت و جسارت کی بات ہے۔ پس ادب یہ ہے کہ لفظ کو معنیٰ محال سے ہٹا دیا جائے اور مرادی معنیٰ کیا ہے؟ اس کو سپردِ خدا کر دیا جائے۔ جیسا کہ ظاہر ہے تمہارے سامنے ہم نے جو وضاحت کی ہے۔ اسی کے پیشِ نظر علماء نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تشابہ الفاظ استعمال کرنا جائز نہیں۔ اور اگر ایسے الفاظ لفظِ قطعی میں آجائیں تو ان کی مناسب تاویل لازم ہے اور (میاں) لفظِ قطعی سے ان کی مراد وہ ہے جو (قرآن کے ساتھ) حدیثِ صحیحہ کو (بھی) شامل ہو، جسے اُمت نے نقل کیا اور قبول کیا اور بغیر انکار کے اس پر عمل کیا۔ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے تمام اچھے اور مقدس نام اس پر بولے جاسکتے ہیں اور اس پر قریب قریب اجماع و اتفاق ہے۔ حالانکہ بعض اسمائے حسنیٰ تشابہ قسم کے ہیں مثلاً صبیوی، روایات و احادیث جو اس سلسلہ میں آتی ہیں اگرچہ صحیح ہیں اور اُمت نے ان کو قبول کیا ہے اور بغیر انکار ان پر عمل کیا ہے لیکن متواتر تو قطعاً نہیں، اور بلاشبہ

مذکورہ درود شریف بھی اسی قبیل سے ہے یہ بات کہ یہ منقول و ماثور اور بغیر انکار امت کا معمول ہے۔ سو اس کے متعلق سیدی مصطفیٰ البکری نے اپنی کتاب المنہل العذی میں فرمایا: ”پھر نبی کریم علیہ السلام پر تسو مرتبہ درود شریف پڑھے، اور جو الفاظ پڑھے جائز ہیں، ہاں اگر ان الفاظ سے پڑھے تو زیادہ بہتر ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ عَدَدَ كَسَالِ اللّٰهِ كَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهِ۔“ اسی درود و سلام و برکت نازل فرما، ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل پر کمال الہی کی تعداد کے برابر جسے اس کے کمال کے لائق ہے، ہم کو اس کی اجازت ہمارے مرحوم شیخ، ہمیشہ اللہ کی رحمت میں غوطہ زن رہیں، جب تک الحی القیوم جلوہ گر ہے اور جب تک اپنے جمال سے پردہ اٹھائے رکھے شیخ ابوالمواہب حنبلی یعلیٰ رحمۃ اللہ، وہ اپنے والد شیخ عبدالباقی کی تصدیق کے ذمہ دار ہیں۔ ہم کو انہوں نے اپنے مشائخ اور اپنے والد کی تحریر کی اجازت دی ہے۔ ان کے والد نے اپنی تحریر میں اپنے بعض مشائخ کی یہ بات نقل کی ہے کہ وہ یہ درود شریف ایک بار پڑھنا چودہ ہزار کے برابر ہے، الخ۔ اور کچھ شک نہیں کہ سید بکری رضی اللہ عنہ بڑے ائمہ حنفیہ میں سے ہیں اور انہوں نے اپنے زمانہ کے بہت سے لوگوں کو یہ یقین کی ہے جنہوں نے آپ سے یہ نعمت حاصل کی، اور لوگوں نے بغیر انکار اپنا معمول بنایا ہے۔ سید بکری نے اپنے شیخ ابوالمواہب سے اسے حاصل کیا جو حنبلی مسلک کے ائمہ میں سے تھے میں نے اس درود شریف کو ان کے والد کی بیاض میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہمیں اس میں نظر آسکتا ہے۔ اور کسی نے اس پر بڑا نہیں منایا (یونہی) اس کو سید بکری سے شیخ الاسلام الحنفی نے حاصل کیا، جو اکابر ائمہ شافعیہ میں سے تھے انہوں نے اسے اپنا معمول بنایا اور اپنے دور کے بہت لوگوں کو بھی بلا انکار اس کی تلقین فرمائی شیخ الاسلام حنفی سے یہ درود شریف ابوالبرکات سیدی احمد دادیر نے حاصل کیا۔

ان کی برکتیں عام ہوں۔ آپ اکابر ائمہ مالکیہ میں سے تھے انہوں نے آگے بکثرت لوگوں کو اس کی اجازت دی اور اپنے دور میں علما کرام کے سامنے اس پر عمل کیا اور کسی نے انکار نہ کیا۔

امام سمرقندی نے اپنے کتاب ”تنبیہ الغافلین“ میں فرمایا۔ ہم سے قابل اعتماد شخص نے اپنی سند کے ساتھ ضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کی ہے کہ اسرافیل علیہ السلام حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ فرماؤ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ عَدَدَ مَا عَالِمَ اللَّهُ تَعَالَى وَنِيَّاتَهُ مَا عَالِمَ اللَّهُ تَعَالَى، اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے، اور اللہ بلند تر، عظیم تر کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اللہ کے علم کی تعداد اور اللہ کی معلومات کے وزن کے برابر، الخ۔ اور وہ تمام الفاظ جن سے دلائل الخیرات کے درود شریف بنے ہیں۔ وہ اکثر ان الفاظ مذکورہ پر مشتمل ہیں۔ حالانکہ اکثر لوگ اور خصوصاً علما باعمل جو اس پر عمل پیرا ہیں۔ شمار سے باہر ہیں۔ اور کچھ شک کہ ان مذکورہ ائمہ کرام کا درود ذکر کے مذکورہ بالا الفاظ پر متوجہ ہونا اور ان کو ہر آنے والے زمانہ میں یکے بعد دیگرے تسلاً بعد تسلی اپنا معمول بنایا، تمام دنیا کے لوگوں کا خواہ پہلے ہوں خواہ پچھلے، علما کی موجودگی میں ان پر عمل کرنا۔ حالانکہ علما کو بدعتوں سے روکنے کی بہت حرص رہتی ہے اور کسی سے ان کے خلاف کوئی بات منقول نہ ہونا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ یہ تمام الفاظ دراصل حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں اور امت نے ان کو قبول کیا ہے پس اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ یہ تشابہ ہیں تاویل کے ساتھ اور محال معنی سے لفظ کو پھیر کر صحیح معنی میں استعمال کرنا جائز ہو جائے گا اسی لیے سیدی علی وفارضی اللہ عنہ دین نے ان علی وفا کا نام نہیں سنا اور بے شک یہ بزرگ مشہور علی وفا بن محمد وفا شاہی کے علاوہ ہیں کیونکہ

وہ سید بکری سے کئی سو سال پہلے گزرے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہو، نے المسح  
 الاولیٰ کی شرح میں سید بکری کے قول ”پھر کہے اللہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ  
 عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِهِ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰهِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِهِ۔“  
 کے تحت لکھا ہے یعنی اپنی رحمت نازل فرما اور جو کچھ اس کے ساتھ ہے مذکور ہستیوں  
 پر، ایسی رحمت جس کی حد نہ ہو، جیسے تیرے کمال کی حد نہیں۔ الخ“ اور استجاعتی نے  
 سیدی احمد زوق کے وظیفہ پر لکھی گئی اپنی شرح میں اُن کے قول اللہُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهِ وَ  
 صَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ“  
 کے تحت فرمایا یعنی تمام مخلوق کے برابر، یا جو کچھ لوح محفوظ میں ہے، اور ابن تمسانی  
 اس طرف گئے ہیں کہ جس نے یوں کہا۔ اللہُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا  
 مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِ اللّٰهِ اس کو اسی تعداد میں اجر ملے گا۔ الخ۔ حاصل یہ کہ عَدَدَ  
 کَمَالِ اللّٰهِ۔ جیسے کلمات کو ایسے مجازی معنوں پر محمول کیا جائے جن کو مراد لینا درست  
 ہو کہ ایسے الفاظ منقول ہیں اور اُمت نے ان کو قبول کیا ہے اور حقیقی معنے محال ہیں  
 پس ایسے الفاظ کا استعمال نہ مکروہ تحریمی ہے نہ مکروہ تنزیہی بلکہ ان میں بہت  
 ثواب ہے۔ علاوہ انہیں ہمارے گزشتہ بیان سے تم سمجھ گئے ہو کہ ایک تشابہ وہ ہونا  
 ہے جس کا معنی بالکل معلوم نہ ہو سکے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے مخصوص کر لیا ہے۔  
 اور مذکورہ الفاظ اس قبیل سے بالکل نہیں جیسا کہ ظاہر ہے۔ یا وہ کہ جس کا حقیقی معنے  
 معلوم تو ہے لیکن لفظ بول کر اس حقیقی معنے کو مراد لینا محال ہے۔ پس لفظ کو ایسے  
 مجازی معنے پر محمول کیا جائے گا جسے مراد لینا صحیح ہو، انتہائی خیال جو پیدا ہو سکتا ہے۔  
 وہ یہ کہ مذکورہ الفاظ اسی قبیل سے ہیں اور یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں کہ مثلاً کمال  
 خداوندی کی تعداد کے برابر۔ جیسے الفاظ تشابہ ہیں کیونکہ اگر یہ فرض کر بھی لیا جائے۔

کہ معنی حقیقی محال ہے لیکن معنی مجازی مُراد لینے کا قرینہ تو موجود ہے اور وہ قرینہ بولے جانے والے الفاظ میں موجود ہے اور یہ کوئی الگ دلیل نہیں اور جب قرینہ موجود ہے تو معنی مجازی کو ترجیح ہوگی، اور تمہیں معلوم ہے کہ متشابہ کا کوئی معنی راجح نہیں ہوتا جیسا کہ اس کا حوالہ گزرا ہے، لہذا جس لفظ کی بحث ہو رہی ہے وہ محکم ہے اور لفظ قرینے کے ساتھ اپنے مجازی معنی میں استعمال ہو سکتا ہے۔ اور یہ منع نہیں۔

کمال کی تعداد اور اپنی معلومات کے برابر جیسے الفاظ میں مجازی معنی

**سوال:** کا قرینہ کیا ہے؟

میں کتنا ہوں جب کمال اور علم کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف

**جواب:** ہوگی تو یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ عدد سے مُراد غیر متناہی کثرت ہے کیونکہ اللہ کے علم و کمال کا جن چیزوں سے تعلق ہے ان کی کوئی حد نہیں پس یہ نسبت واضح لفظی قرینہ ہو گیا اس بات پر کہ مُراد کثرت میں مبالغہ پیدا کرنا، پھر فرمایا کہ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ لفظ عدد کا ایک لفظی مفہوم ہے اور اسی مفہوم کے اعتبار سے تمام مراتب اعداد پر بولا جاتا ہے جن کی کوئی حد نہیں۔ پس یہ کسی حد کا ہرگز تقاضا نہیں کرتا اور نہ کسی متعین اعداد و شمار کا۔ اور اسی مفہوم کے اعتبار سے مذکورہ بالا کلمات میں استعمال ہوا ہے۔ پس یہ ہرگز متشابہ الفاظ میں سے نہیں ہاں اس کے مراتب ہیں جو اس مفہوم میں اسی طرح داخل ہیں جیسے دسٹل بنیل اور ہر مرتبہ بھی عدد کہلاتا ہے کیونکہ وہ عدد کے مفہوم کلی میں داخل ہے اور اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے، ان مراتب میں سے ہر مرتبہ احاطہ شمار اور انتہا چاہتا ہے اور ہر مرتبہ و درجہ کو خاص لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے مثلاً دسٹل کا لفظی مفہوم سے یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ عدد، حد و شمار چاہتا ہے۔ حالانکہ عقلاً ایسا نہیں۔ پھر فرمایا:

علاوہ انہیں علامہ ابن عابدین نے ان الفاظ کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کو قطعاً

منع نہیں فرمایا، جن کا حضور علیہ السلام سے ثبوت ملتا ہے مثلاً صیغہ کمال یونہی وہ صیغے جو دلائل الخیرات میں لکھے ہیں، یا وظائف کی دیگر کتابوں میں لکھے ہوئے درود شریف جو زمین کے کونے کونے میں علمائے بغیر انکار کے مشہور و معمول بہا ہیں۔ کیونکہ علامہ مذکور رحمہ اللہ نے اپنے کلام میں منع سے مستثنیٰ فرمایا ہے ان الفاظ کو جو حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں۔ یا الفاظ کمال جو ثابت ہیں۔ جیسا کہ عبارت گزر چکی ہے۔ جیسے قرآن عظیم میں علم کا اطلاق معلوم پر ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :-

وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ ۖ تَرْجُمُهُ ۚ وَهُوَ اللَّهُ الَّذِي يَعْلَمُ بِمَا فِي صُفُوفِهِمْ ۚ

ترجمہ :- وہ اللہ کے علم یعنی معلوم میں سے کسی کا احاطہ نہیں کر سکتے۔

جیسا کہ امام رازی کی تفسیر کبیر میں ہے۔ لہذا اس قسم کے درود شریف میں بھی کوئی گراہت نہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ ۖ تَرْجُمُهُ ۚ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ ۖ تَرْجُمُهُ ۚ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ ۖ تَرْجُمُهُ ۚ

ترجمہ :- الہی درود و سلام و برکت نازل و باریک علی سیدنا محمدؐ فرما ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل پر

وَعَلَىٰ آلِهِ عَدَدَ عِلْمِهِ ۖ اِن كَلَّمَكَ بَابُكَ ۖ

کیونکہ نص میں علم بمعنی معلوم آچکا ہے اور جائز ہونے کے لیے کسی خاص عبارت کا نص میں آنا شرط نہیں بلکہ اس نوع کے ثبوت کے لیے نص کا آنا کافی ہے اور اگر کسی لفظ کا معنی مجازی میں قرینہ کے ساتھ استعمال ہونا بھی ثبوت نص پر موقوف ہو، کہ خاص ہوگی تو لفظ بولنا صحیح ہوگا ورنہ نہیں، تو دین میں بہت تنگی پیدا ہو جائے گی اور معاملہ پیچیدہ ہو جائے گا۔ حالانکہ تنگی و پیچیدگی قرآن کی رُو سے، ہم سے دور کر دی گئی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :-

مَا جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ

ترجمہ :- اللہ نے دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں کی۔

حدیث شریف میں آیا ہے ”دین آسان ہے، اس میں تنگی نہیں“ اسی طرح فرمایا دین سے جو مقابلہ کرے گا، دین اس پر غالب رہے گا۔

اس سلسلہ میں یہ ہے کہ درود کمال وغیرہ کے حقیقی جواز میں کوئی شبہ نہیں۔  
**حاصل کلام** ابن کا استعمال ہوتا آیا ہے اور قوم کے وظائف میں متواتر نقل ہوتے رہے ہیں، جن کو قابل اعتماد لوگوں نے نقل کیا ہے اور جن پر پہلے پچھلے علماء و صلحا کا عمل رہا ہے۔ خواہ ہم یہ بھی بالفرض تسلیم کر لیں کہ یہ الفاظ متشابہ ہیں جن کا استعمال کرنا ثبوت شرعی پر موقوف ہے تو ہم قطعاً کہیں گے کہ ثبوت شرعی موجود ہے اور اس سلسلہ میں شک کرنا ہمیں اس بات کی طرف لے جائے گا کہ آئمہ نے جو احکام فقہیہ نقل کیے ہیں جن کے دلائل کا ہمیں کوئی علم نہیں، ہم ان پر اعتماد نہ کریں۔

علاوہ ازیں ہم یہ بھی نہیں مانتے کہ لفظ عدد کتالہ وغیرہ متشابہات میں سے ہیں جن کا استعمال کرنا ثبوت شرعی پر موقوف ہے۔ اولاً اس لیے کہ لفظ عدد کا مفہوم

ان تمام مراتب کو شامل ہے جن کی کوئی حد ہے نہ شمار نہ ثباتاً۔ ہم عدد کو مجازی طور پر غیر متناہی کثرت پر محمول کرتے ہیں، اور قرینہ لفظی اس کو ترجیح دے رہا ہے۔ یہ معنی مرجوح نہیں۔ سو میں نے جو تم کو دیا اُسے لو، اور اللہ پر بھروسہ کرو۔ اور اپنے دل سے پوچھو،

اگرچہ ققنہ پرور تجھے کچھ بتاتا رہے، بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی۔ اور الفاظ کمال سے نبی علیہ السلام پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام بھجوتے رہو، کیا عجب کہ کامل وصول پاؤ۔ اور در رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رب سبحانہ تعالیٰ کے حضور حاضری نصیب ہو۔ مکمل ہوئی وہ نقل جو رسالہ مذکورہ سے میں نے حاصل کی۔

جب کہ علامہ ابن عابدین شامی نے علامہ فاسی کی شرح دلائل (مطالع المسرات)

سے پوری عبارت نقل نہیں کی تو میں نے چاہا کہ وہ بھی اور اس مسئلہ سے متعلق ان کی باقی عبارات یہاں نقل کر دوں۔ علامہ فاسی نے صاحب دلائل الخیرات کے قول



وَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا تَرَجَّمَهُ رُودُودٌ بِمَجْزِئِ مُحَمَّدٍ جَوْتُوْنِي بِسِيْدَا  
 خَلَقْتَ وَمَا تَخْلُقُ وَعَدَدَ مَا كَيَا بِاَسِيْدَا كَرَّيْ كَا اَسْ كِي بَرَابَرَا اور  
 اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ وَاَضْعَافَ تِيْرِي مَعْلُوْمَاتِ اور اس سے كُئِي كُئَا  
 ذٰلِكَ قَالَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ زِيَادَهٗ - فرمَآيَا - جس كا احاطہ تيرے  
 مِمَّا خَلَقْتَهُ وَاَبْرَزْتَ لِلْوَجُوْهِ عِلْمُ نِي كَيَا جَوْتُوْنِي بِسِيْدَا كَيَا اور جسے  
 اَوْ مِنْ الْمَخْلُوْقَاتِ الْمَذْكُوْرَةِ تُوْنِي عَالَمِ وُجُوْدِيْنَ ظَاہِر كَيَا يعْنِي  
 اَوِ الْمُسْرَادُ مَا فِي الْلَوْحِ مَخْلُوْقَاتِ مَذْكُوْرَهٗ يَا اَللّٰهُ كا وَهٗ عِلْمُ  
 الْمَحْفُوْظِ مِنْ عِلْيَہٗ تَعَالٰی“ ہے جو لوح محفوظ ميں ہے -

ہو سکتا ہے طلب ميں مبالغہ پيدا کرنے کے ليے يہ اسلوب اختيار كيا گيا ہو، اس كو  
 خاص کرنے كي ضرورت اس ليے پيش آئي اور عبارت اپنے عموم پر اس ليے نہ رہ سكي  
 كہ عمومی معنی مُراد لینا بہت دشوار ہے۔ كيونكہ جو كچھ اللہ کے احاطہ علمی ميں ہے اس  
 کے ليے اعداد شمار ممكن نہيں۔ پس اس ميں تخصیص ضروري ہے تاكہ امكان عقلی کے  
 قاعدے پر ہے اور يہاں تخصیص کرنے والا عقل ہے جيسے اللہ تعالیٰ کے اس  
 فرمان ميں :-

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ - ترجمہ :- اللہ ہر شے كو پيدا کرنے والا ہے۔

بے شك عقل اس آيت كو خاص كر رہي ہے۔ كيونكہ ہم واضح طور جانتے ہيں كہ اللہ تعالیٰ  
 اپنی ذات يا صفات كا خالق نہيں۔ پس يہاں سے مُراد ان دو کے سوا ہے۔ علما كا اس  
 ميں اختلاف ہے كہ لفظ موہوم كو آيا وہ شخص استعمال كر سكتا ہے جس كو وہم نہيں اور  
 جس کے نزدیک ايسے لفظ كا صحيح معنی مُراد ہے يا آسانی سے اس كي صحيح تاويل ہو  
 سكتي ہے جس كا صحيح محل واضح ہے يا اس ميں تخصیص كر کے صحيح معنی ميں استعمال  
 كيا جاسكتا ہے۔ يہيں ہ علما كي ايک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود و سلام پہنچنے کے کئی راستے اختیار کئے ہیں، جو مصنف کے اس قول سے ملتے جلتے الفاظ پر مشتمل ہیں عَدَدٌ عَلَيْكَ وَعَدَدٌ مَا آحَاطَ بِهِ عِلْمُكَ۔ اور علمائے کہا ہے کہ یہ افضل کیفیات میں سے ہے۔ ان علماء میں شیخ عقیف الدین الیافعی الشرف الباززمی۔ بہا ابن العطار شامل ہیں یہ بات ان کے شاگرد المتقدسی رحمہ اللہ نے (العطار) سے نقل کی ہے: "انہ کی ان پر رحمت ہو اور اللہ ان سے راضی ہوگا" پھر علامہ فاسی نے ایک صفحہ بعد دلائل الخیرات کے قول عَلَيْهِمْ صَلَوةٌ تَفُوقُ وَتَفْضُلُ صَلَوةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ كَفَضْلِكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ۔ کے تحت فرمایا اللہ کے درود کا ان سب کے درود پر ایسا ہی مرتبہ ہوگا جیسے اللہ کا درجہ سب پر۔ کیونکہ دونوں فضلوں میں فضیلت کی نسبت وہی ہوگی جو دونوں فضلوں کی فضیلت میں ہے اور درحقیقت ان دو میں کوئی نسبت ہے ہی نہیں۔ پھر بندوں کا درود بھی دراصل اللہ سبحانہ کا ہی فعل اور اس کا پیدا کردہ ہے یہاں حقیقی تشبیہ مراد نہیں کیونکہ یہ تو ہے ہی محال کہ حادث کی حادث (مخلوق) پر ایسی فضیلت ہو۔ جیسے قدیم کو حادث پر ہے یہاں صرف فضیلت میں مبالغہ پیدا کرنا مراد ہے اور دونوں مراتب میں جو حد درجہ مکمل فرق ہے اس کا تصور سامنے لانا ہے، کہ کہا بھی ہے یا کچھ اور اس سے تقریباً ایک ورق پہلے مصنف کے قول صَلَّى اللہُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدٌ خَلْقٍ وَبِرَّ مَا نَفْسِهِ وَبِرَّ نَعْتِهِ عَرْشِهِ وَبِرَّ آدَ كَلِمَاتِهِ۔ کے تحت فرمایا۔ امام سیوطی نے اپنی کتاب الدرر النشیر فی تلخیص نہایت ابن الاثیر میں اس کا مطلب لکھا ہے: "مذکورہ چیزوں کی تعداد کے برابر" اور یہ بھی کہا گیا ہے: "کہ کثرت میں جو ان اشیاء کے برابر ہو خواہ ناپ میں خواہ وزن میں یا تعداد میں یا ان سے مشابہ ذرائع اندازہ و شمار اور ان مثالوں سے مقصد واضح

کرنا مقصود ہوتا ہے ورنہ کلام ناپ تول میں شامل نہیں بلکہ شمار سے تعلق رکھتا ہے۔  
 اور امداد ایسے ہی مصدر ہے جیسے مد یعنی جس سے زیادتی اور اضافہ کیا جائے۔  
 امام خطابی نے کہا یہ مد کی طرح مصدر ہے کہا جاتا ہے مَدَحْتُ الشَّيْءَ اَمْدًا  
 مَدَدًا وَمَدَادًا میں نے شے کو کھینچا اور لمبا کیا کھینچنا۔ سلمہ نے قرآن سے رُفَا  
 نقل کی ہے کہ الحارثی نے کہا یَجْمَعُونَ الْمَدَّ مَدَادًا بنا بریں اس کا معنی ہوگا ناپ کا  
 آلہ معیار۔ فرمایا کہ اللہ کے کلمات بے انتہا ہیں جن کو اعداد و شمار میں محدود نہیں  
 کیا جاسکتا لیکن مصنف نے ایسے مثال محض اظہار کثرت کے لیے بیان کر دی ہے۔  
 یہ بھی کہا گیا ہے کہ مراد ثواب واجر ہے اور کلمات اللہ سے مراد بھی ان کا اجر و  
 ثواب ہے کلمات اللہ کی وضاحت میں امام فخر الدین رازی نے فرمایا کہ ہمارے  
 اصحاب کے نزدیک ان سے مراد وہ الفاظ ہیں جو علم خداوندی کے متعلقات پر دلالت  
 کرتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا کہ یہی کلمات اللہ کے حکم اور عجائب پر دلالت کرتے ہیں۔  
 الفاسی رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔ اس کتاب کا جامع فقیر یوسف النہانی اللہ اس کو  
 معاف فرمائے، کتا ہے کہ جو کچھ

دونوں نظروں میں تطبیق | علامہ ابن عابدین نے فرمایا، کہ ائمہ مذہب  
 کے کلام کا مقتضی یہ ہے کہ جہاں جہاں نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم سے جو الفاظ منقول ہیں وہ جائز ہیں اور جو سرکار سے منقول نہیں۔  
 وہ منع ہیں، جیسا کہ فقہ شامی کا مذہب مختار ہے اور جو جائز قرار دیا گیا ہے، ان  
 دو میں تطبیق یہ ہے کہ جن الفاظ میں سخت فہمی پیدا ہونے کا امکان ہے وہ منع ہیں۔  
 مثلاً یہ کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقُدْرَةِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ  
 فِي كُلِّ وَقْتٍ وَحِينٍ، الہی ہمارے آقا محمد پر درود بھیج ہر ہر وقت میں اپنی  
 ذات کی عظمت کے برابر، اوریوں کہنا کہ ذات باری تعالیٰ کی عظمت کے برابر

اور یوں کہنا کہ اللہ کے کمال کے برابر۔ اور یوں کہنا کہ ایسا درود جو زائد ہو، اوپر ہو اور فاضل ہو، اس درود پر جو درود پڑھنے والی تمام مخلوق آپ پر پڑھتی ہے جس طرح سمجھے اپنی تمام مخلوق پر فضیلت ہے "یا اس سے ملتے جلتے الفاظ، جن سے سخت ترین ابہام پیدا ہو سکتا ہے اور جو اس کے علاوہ دوسری صورتوں میں ہے۔ جہاں اس قسم کا ابہام پیدا نہ ہو مثلاً یوں کہے الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد پر برابر اس کے جو اللہ کے علم میں ہے یا معلومات خداوندی کے برابر۔ اور اس کے کلمات کی سیاسی کے برابر۔ بے شک ان الفاظ کو مخلوق خداوندی پر محمول کیا جائے گا، اور مخلوق کتنی ہی زیادہ ہو اس کی حد ہے۔ علاوہ ازیں ایسے الفاظ سے مراد حقیقی محدود و تعدد نہیں ہوتی، کہ یہ کہا جائے کہ معلومات خداوندی تو غیر محدود ہیں۔ بلکہ محض کثرت مراد ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے علم کا تعلق قدیم و حادث دونوں سے ہوتا ہے۔ مزید برآں مَدَّ اَدِّکُمَا تَیْہ کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک میں بھی آئے ہیں تیسریج کے ان الفاظ میں جو آپ نے ام المؤمنین سیدہ جویریہ سلام اللہ علیہا کو تعلیم فرمائے تھے۔

وہ الفاظ یہ ہیں

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ ترجمہ: برباکی و تعریف اللہ کے لیے، اس کی  
عَدَدُ خَلْقِهِ وَبِصَانَتِهِ مخلوق کی تعداد کے برابر، اس کی ذات  
وَنِیْنَتَ عَرْشِهِ وَبِذَادِ کی رضا، اس کے عرش کے وزن اور  
اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

لہذا اس قسم کے الفاظ جو حضور علیہ السلام سے منقول ہیں، کو استعمال کرنا بالاتفاق جائز ہے۔  
خدا بہتر جانتا ہے کہ اس قسم کے الفاظ جن میں سخت ابہام پایا جاتا ہے، ان کے مطلقین  
سے غلبہ حال کے وقت نکلے ہیں، یہاں تک کہ ان کو اس بات کا احساس تک نہ ہو سکا۔ کہ  
اللہ تعالیٰ کی طرف شدید ابہام والے الفاظ ان کی طرف سے غسوب ہو رہے ہیں۔ ورنہ

وہ حضرات گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ادب کرنے والے تھے اور ان کو زیادہ پہچان تھی اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کن کن الفاظ و معانی کی نسبت کرنا جائز ہے اور کن کن کی نسبت کرنا منع ہے اور جو لفظ یا مفہوم اللہ کی شایان شان نہ ہو اس سے بہت پرہیز کرتے تھے۔ بایں ہمہ ان بزرگوں کے مقاصد صحیحہ کا اعتبار کیا جاتا ہے، ظاہری عبارات کا نہیں۔ (بشرطیکہ ظاہری عبارات صریحاً غلط نہ ہوں۔ مترجم)

**اسلاف کا مقصد** | ایسے الفاظ سے درود و سلام پڑھنے سے ان حضرات کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ درود شریف کامل ترین درجہ کا ہو۔

جس کی مقدار اور حد و غایت کا اندازہ نہ لگایا جاسکے۔ جب اس پر انہوں نے غور کیا۔ تو انہوں نے اللہ کی ذات و صفات کے سوا کوئی ذات یا صفت ایسی نظر نہ آئی جو غیر محدود ہوتی اور جس کے اوصاف و کمالات لامحدود ہوتے، یہ خدا ہی ہے جو تمام صفات کمال سے موصوف ہے، پس ان حضرات کا حضور علیہ السلام پر ان اوصاف سے متصف درود و سلام ان بلیغ کلمات سے بھیجنا، عظمت حق سبحانہ و تعالیٰ کو متضمن ہے۔ اب جو کوئی ان بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اس مقصد کی خاطر اس نیت سے ان الفاظ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے جو ان سے منقول ہیں تو بہت اچھا ہے۔ اور جس شخص کے خیال میں یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ و تقدیس میں خلل انداز ہوتے ہیں، تو اُسے ان سے بچنا چاہیے اور ایسے الفاظ سے درود و سلام بھیجنا چاہیے جن میں یہ احتمال نہ ہو۔ اللہ سبح فرماتا ہے اور صحیح رہنمائی فرماتا ہے۔ یہ ہے وہ تفصیل جو اللہ تعالیٰ نے میرے ناقص ذہن پر روشن فرمائی اور مجھے اس کے صحیح ہونے کی امید ہے بشکر و ثناء کا سزاوار اللہ تعالیٰ پروردگار عالمیان ہے۔

**دوسری تنبیہ** | (درود و سلام) کے جو الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان کا اور دوسروں کے ثواب پر کلام نہ کہ اجر و ثواب

کن الفاظ کا زیادہ ہے؟

جان لیجیے کہ جن درودوں کو میں نے اس باب میں ذکر کیا ہے، ان میں سے کچھ تو حضور علیہ السلام سے منقول ہیں اور کچھ سرکار سے منقول نہیں بلکہ کچھ وہ ہیں جو بعض صحابہ کرام یا بعد والے اولیاء کرام و علمائے عظام سے منقول ہیں۔ حافظ سخاوی نے "القول البدر" میں حافظ ابن مسددی سے نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام پر درود و سلام کی کیفیت سے متعلق بکثرت احادیث نقل کی گئی ہیں، صحابہ کرام اور بعد کے بزرگوں میں سے ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ اس مسئلہ میں الفاظ کا نص میں وارد ہونا کوئی ضروری نہیں، بلکہ جس کو اللہ نے قوت بیان عطا فرمائی ہے اور وہ فصیح و بلیغ الفاظ سے صاف سیدھا مفہوم ادا کرتا ہے، جس سے شرف و کمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی وضاحت ہوتی ہے تو اس کی گنجائش ہے ان بزرگوں کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے۔

أَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّكُمْ  
فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّ  
ذَلِكَ يُعْزِمُ عَلَيْكُمْ - پیش کیا جا ہو گا الخ

دلائل الخیرات کی شرح (مطالع المسرات) میں علامہ قاسمی نے فرمایا، الخطاب نے کہا قاضی ابوبکر ابن العربی نے عجیب و غریب معارضہ قائم فرمایا ہے، فرمایا کہ جس شخص کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :

مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
يَهْدِيهِ عَشْرًا - ترجمہ: جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ اس پر اس کے عوض دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

اس شخص کے لئے نہیں جس نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے" یہ اجر صرف اس شخص کے لئے ہے جو صریحاً آپ پر درود و سلام بھیجے جیسا کہ ہماری وضاحت سے معلوم

ہو گیا۔ الخ فرمایا کہ علامہ سخاوی نے خاتمہ میں کئی خواب ذکر کیے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ مذکور سے ثواب حاصل ہوتا ہے یہ بات اور دوسری بہت سی باتیں اس کتاب کے باب اللطائف میں گزری چکی ہیں۔ فرمایا شوح الوغلیسیۃ "مؤلفہ شیخ زروق میں ہے ابن العربی نے کہا درود و سلام کے جو الفاظ حضور علیہ السلام سے منقول ہیں وہی جائز ہیں۔ ابن العربی کی رائے کو شیخ تقی الدین سبکی نے اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بہترین درود شریف جو نبی علیہ السلام پر پڑھا جائے وہ ہے جو تشہد میں آپ سے مروی ہے، جس نے اسے پڑھ لیا، اس نے یقیناً حضور علیہ السلام پر درود پڑھ لیا اور اس کے لیے یقیناً وہ اجر و ثواب لکھ دیا گیا، جو درود شریف کے بارے میں احادیث میں آیا ہے۔ اور جو شخص دوسرے الفاظ سے درود شریف پڑھتا ہے اسے شک رہتا ہے کہ مطلوبہ درود شریف پڑھا گیا یا نہیں؛ کیونکہ صحابہ کرام نے کہا تھا: ہم آپ پر کس طرح درود بھیجیں؟ تو سرکار نے فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ الْخَوْدُوَانِ کی طرف سے اپنے اوپر اس کو آپ نے درود قرار دیا تھا۔ الخ۔ امام نووی وغیرہ نے دعاؤں اور اذکار میں ان الفاظ و کلمات کو لازم قرار دیا کہ جو حضور علیہ السلام سے منقول ہیں۔ نووی فرماتے ہیں اسی طرح حضور علیہ السلام پر درود شریف بھیجنے کا اولیٰ و افضل طریقہ یہی ہے۔ الخ۔ دوسرے علمائے کرام نے اس مسئلہ میں وسعت سے کام لیا ہے، کیونکہ جن صورتوں میں درود شریف پڑھنے کا حکم ہے ان کے متعلق روایتیں مختلف ہیں، اور الفاظ میں کمی بیشی ہے۔ نبوت۔ اُمتیت۔ عبودیت۔ رسالت اور حضور علیہ السلام کے دیگر اوصاف حمیدہ میں یونہی حضور علیہ السلام کے ہمراہ جن حضرات کا ذکر ہے ان میں بھی اختلاف ہے۔ کہیں آل۔ کہیں ذریت، کہیں اولاد۔ یونہی صحابہ کرام اور سلف نے حضور علیہ السلام سے درود و سلام کے جو الفاظ نقل کیے ہیں ان میں بھی اختلاف ہے۔ اسی طرح مجتہدین و فقہائے کرام اور محدثین وغیرہ بزرگوں نے اپنی تصانیف میں متفقہ طور پر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ

کے الفاظ استعمال کیے ہیں، یونہی مروجہ بہت سی کیفیات جو حد تو اتر تک پہنچی ہوئی ہیں۔ اس بات کی دلیل ہیں کہ اس مسئلہ میں کافی گنجائش ہے۔ علامہ نووی نے کہا اس میں اختلاف ہے کہ کن الفاظ مبارکہ سے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھنا افضل ہے؟ اس سلسلہ میں بہت سے اقوال ہیں، شیخ مجدد الدین شیرازی نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اس مسئلہ میں کافی گنجائش ہے یعنی لفظی کمی پیشی ہو سکتی ہے، رہا افضل و اکمل کا سوال، سو یہ بات ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی نہیں، ”شرح الدلائل کی عبارت ختم ہوئی کتاب نزول الابرار“ کے مصنف نے فرمایا ”بعض بزرگوں نے فرمایا اطاعت جذبہ محبت کے ساتھ اگرچہ کم ہو اس اطاعت سے افضل ہے جو بغیر جذبہ محبت کے ہو خواہ کتنی زیادہ ہو، کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے :-

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ  
فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

ترجمہ: تم فرماؤ، اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری علامی اختیار کرو، اللہ

تم سے محبت فرمائے گا۔

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب اللہ کا یہ حکم سنا کہ ایمان والو اس غیب کی خبریں دینے والے (نبی) پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام، کمال فصاحت و بلاغت کے باوجود اپنی طرف سے درود و سلام پڑھ لینے کو کافی نہ سمجھا، حالانکہ وہ اس مقام بلند و بالا پر فائز تھے کہ بعد میں آنے والا کوئی بزرگ ان کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ اور انہوں نے حضور علیہ السلام سے درود پڑھنے کا طریقہ پوچھا۔ اس سلسلہ میں تقریباً بیس روایات آئی ہیں پس اللہ سے محبت کرنے والا اور اپنے نبی کی سنت کا پیروکار اس سے کبھی جزوی یا کُلّی انحراف کر کے ان کلمات کی طرف کبھی رُنج نہیں کر سکتا جن کو تابعین کی جماعت اور بعد والوں نے گھڑا ہے، جو کسی صحابی کی شان کو نہیں پہنچ سکتے جنہوں نے درود شریف کا طریقہ خود نبی علیہ السلام سے سیکھا۔ ہاں درود شریف پڑھنے



والا جن الفاظ محبت و احترام سے درود پڑھے بلاشبہ عظیم اجر و ثواب سے بہرہ ور ہوگا۔ پھر فرمایا بعض لوگوں نے اس مسئلہ میں وسعت پیدا کی ہے۔ یہاں تک کہ روح البیان میں کہا درود شریف کی چار ہزار قسمیں ہیں اور ایک روایت میں بارہ ہزار بھی آیا ہے۔ جیسا کہ شیخ سعدی بن عموی سے نقل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر قسم مشرق و مغرب کی کسی جماعت کی پسندیدہ ہے۔ رابطہ مناسب کے لحاظ سے اور سب نے ان میں خواص و فوائد سمجھے ہیں۔ الخ۔ پھر کتاب فتح الربانی کی یہ عبارت نقل کی۔ جب کوئی شخص کہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ ترجمہ: اَللّٰہی درود و سلام تارل فرما محمد  
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَٰوةً يُّصَدِّقُ اور اَل مُحَمَّد پرا ایسا درود جس پر مطلق صحیح  
عَلَيْهَا مُطْلَقُ الْاَحَادِيْثِ الْمَقْبُوْلَةِ حدیثیں صادق آئیں جس کے پڑھنے والا  
يَسْتَحِقُّ فَاَعْلٰهَا مَا وَاَدَمِنَ اس ثواب کا حقدار ہو جائے جو مطلق  
الدِّيْنَانِ عَلٰی مُطْلَقِ الصَّلَاةِ۔ درود کے بارے میں آیا ہے۔

اس کے لیے یہ شرط نہیں کہ پڑھنے والا وہی درود پڑھے جو نبی کریم علیہ السلام سے ثابت ہو بلکہ اعتبار اس بات کا ہے کہ جس درود کے پڑھنے کا حکم ہے وہ اس پر صادق آئے۔ اگرچہ جس دعوہ کی تعلیم کی گئی ہے وہ کامل تر، مکمل تر اور افضل تر ہے۔ لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ باقی درود شریف اس اجر و ثواب میں شامل نہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود پڑھنے والے کے لیے بیان فرمایا ہے اور جس کی سرکار نے ترغیب دی ہے۔ حاصل کلام یہ کہ ترغیبات مطلقہ درود مطلق پر وارد ہیں اور مذکورہ درود اس کے افراد میں سے ایک فرد ہے اور صفات میں سے صفت ہے اور اس بات میں کوئی مانع نہیں کہ جو شخص ان درودوں میں سے کوئی ایک پڑھے جو حضور علیہ السلام نے بطور تعلیم بیان فرمائے۔ اللہ اس کے لیے زیادہ اجر و ثواب لکھ دے بہ نسبت اس کے جس نے غیر منقول درود پڑھا۔ لیکن یہ ناہ ثواب اس سے مانع تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ دوسرے درود پڑھنے والوں

کو اصل اجر و ثواب عطا فرمائے جس پر درود شریف کا نام صادق آتا ہے جیسے مثلاً صورت مسوٰلہ عنہا۔ نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے :-

مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ تَرَجَمَ بِهِ جَوْجٌ بِرَأْسِ رُودٍ بِحَسْبِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ مَلَكَاتٍ اس پر دس درود بھیجے گا۔

نسائی نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی جو روایت نقل کی ہے اس میں ہے اُس پر دس درود اور دس سلام بھیجے جاتے ہیں۔

امام ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے :-  
 اَوَّلَى النَّاسِ بِى اَكْثَرُهُمْ ترجمہ: تمام لوگوں میں سے میرے قریب تر  
 عَلَى صَلَاةٍ۔ وہ ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود  
 بھیجے گا۔

اور کچھ شک نہیں کہ جس درود شریف کا یہاں سوال درپیش ہے اس کو پڑھنے والے پر بھی یہ بات صادق آتی ہے کہ وہ درود پڑھنے والا ہے۔ لہذا وہ بھی اللہ تعالیٰ کے مذکورہ درود کا مستحق ہوگا۔ اس کی خطائیں معاف اور درجات بلند ہوں گے اور قیامت کے دن نبی علیہ السلام کے نزدیک تر ہوگا۔ کیونکہ نبی علیہ السلام نے ہم کو خبر دی ہے کہ ان فضائل کا مستحق وہ شخص ہے جو مطلق درود بھیجے اس میں یہ قید نہیں کہ درود وہی ہو جو حضور علیہ السلام نے خود ہمیں سکھایا ہے۔

سوال: کیت اور احادیث میں جو مطلق درود کا حکم آیا ہے وہ مجمل ہے لہذا بیان پر موقوف ہے۔ یونہی جو درود شریف نبی علیہ السلام سے منقول ہے اس کا اجر و ثواب مطلق درود شریف سے زیادہ ہے۔ لہذا غیر منقول درود شریف پڑھنا جائز نہیں۔ ؟

جواب: منقول درود شریف مجمل نہیں لہذا بیان کی ضرورت نہیں دس مذکور

دُرود شریف (منقول) کے اُوئی و افضل ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مطلق دُرود شریف اس کا مستحق، زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ منقول دُرود و سلام پڑھنے والا زیادہ ثواب پائے گا۔ دو وجہ سے۔ ایک تو یہ کہ وہ زیادہ جامع ہیں۔ دوسرے یہ کہ مصطفیٰ کریم علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات میں برکت زیادہ ہے۔  
مذکورہ عبارت کے بعد فرمایا :-

**جن کلمات سے دُرود شریف پڑھا جائے با اجر ہے** | مذکورہ بحث سے معلوم ہوا کہ نبی

علیہ السلام پر دُرود شریف جن الفاظ سے پڑھا جائے ماثورہ ہوں یا غیر ماثورہ، پڑھنے والا اس اجر و ثواب کا حقدار ہے، جس کا صحیح حدیثوں میں وعدہ کیا گیا ہے۔ سو جس شخص نے مثلاً کتاب ”دلائل الخیرات“ اور کتاب ”شفاء السقام“ وغیرہ کو پڑھا، جن میں آئمہ دین نے دُرود و سلام کے مختلف کلمات جمع فرمائے ہیں، وہ اس اجر کا مستحق ہوگا۔ ہاں ان بعض کلمات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ جو نصوص شرعیہ میں بھی نہیں اور جن سے ابہام پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً بعض لوگ کہہ دیتے ہیں قَسْدِیْلَ عَرْشِ اللّٰہِ۔ بہر حال وہ کتاب جس میں مؤلف ان کلمات کو دُرود شریف میں لائے جو کتاب اللہ یا صحیح یا حسن یا ضعیف حدیثوں میں آئے ہیں ہاں موضوع روایات میں نہ ہوں، تو ایسا دُرود شریف پڑھنا با عثِ اجر مذکور ہے۔ اس پر قطعاً کوئی طعن نہیں۔ بہر حال زیادہ ثواب اسی پر ہے جو صحیح حدیث سے ثابت ہو پھر حسن، ضعیف وغیرہ سے درجہ بدرجہ۔ اس کتاب کا مؤلف فقیر یوسف بہانی، اللہ اس کو معاف فرمائے، عرض کرتا ہے۔

**بعض علما کا اعتراض** | میں نے بعض علما سے دُرود شریف کے ان الفاظ پر اعتراض کیا ہے، جو ہمارے سادات صوفیہ کرام نے مرتب کیے ہیں، یہ کہہ کر کہ بھلا کوئی انسان دُرود و سلام کے ان الفاظ کو کیسے چھوڑ دے جو نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم سے ثابت ہیں، اور ان کلمات سے درود بھیجے جن کو دوسرے لوگوں نے مرتب کیا ہے؟ میں نے ان سے کہا، بلاشبہ وہ درود و سلام جن کے الفاظ

حضور علیہ السلام سے ثابت ہیں وہی دوسرے درودوں سے افضل

## اس کا جواب

ہے۔ لیکن یہ درود شریف جو بعض صحابہ کرام مثلاً سیدنا علی، وابن مسعود رضی اللہ عنہما یا بعض تابعین مثلاً حضرت زین العابدین یا بعد کے اولیاء عارفین یا علما عالمین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں اور ان میں کچھ نائد الفاظ بھی ہیں، جو حضور علیہ السلام سے منقول نہیں اور ان میں زیادہ تعظیم و تعریف و توقیر پائی جاتی ہے اور زیادہ اوصاف حمید پائے جاتے ہیں، جو حضور علیہ السلام سے منقولہ درود میں موجود نہیں، کیونکہ حضور علیہ السلام نے سخت حیا اور تواضع کی بنا پر ان کلمات میں اپنے اوصاف حمیدہ ذکر نہیں فرمائے بلکہ درود ابراہیمی میں بھی حضور علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود مشتبہ اور ابراہیم علیہ السلام پر پڑھا جانے والا درود مشتبہ بہ قرار دیا گیا ہے، (حالانکہ اکثر مشتبہ بہ افضل ہوتا ہے) اور یہ بھی اللہ بہتر جانتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی تواضع و انکساری اور اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے حسن سلوک ہے اور آنجناب کی دُعا کو حق ثابت کرنا ہے جو آپ نے مانگی تھی :

وَجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ تَرْجُمُهُ رَأْسُ مِرَّةٍ لِيَتَّبِعَ أَصْنَاءُ

فِي الْآخِرِينَ۔ میں سچی زبان بنا دے

وہ گئے صحابہ کرام یا ان کے بعد آنے والے بزرگ، تو ان حضرات نے جن الفاظ سے حضور علیہ السلام پر درود شریف پڑھا ہے ان کو حضور کی عظمت و ثناء سے خالی نہیں چھوڑا، جب وہ حضور علیہ السلام پر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے الفاظ سے درود بھیجتے ہیں تو اس سے بھی ان کا مقصود حضور کی تعظیم اور ساتھ ہی یہ ظاہر کرتا ہوتا ہے کہ سرکار اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کے محتاج ہیں جو حضور علیہ السلام کے مقام اعلیٰ کے لائق ہے۔

ورنہ حضور علیہ السلام ہمارے درود و سلام کے قطعاً محتاج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سرکار پر طرح طرح کے کمالات کا وہ فیضان کر دیا ہے جس کی کوئی حد نہیں اور اس میں لمحہ بہ لمحہ اضافہ و ترقی ہوتی جا رہی ہے اب جو لوگ اپنے درود شریف کے الفاظ میں جو صراحتاً حضور علیہ السلام کی صفت و ثناء کرتے ہیں۔ بے مقصد نہیں بلکہ اس سے حصول مقصد اور زیادہ یقینی ہو جاتا ہے۔ اب میں اس مقرض سے کہتا ہوں۔

**مقرض سے گزارش** کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ حضور علیہ السلام کی تعریف و تعظیم میں مزید ثواب ہے جو محض درود شریف پڑھنے میں نہیں۔

اب دیکھنا ہے کہ اس اضافی ثواب کے مقابلہ میں منقول درود میں بھی کوئی مزید ثواب ہے یا نہیں اس کا جواب قطعاً ناممکن ہے کیونکہ دونوں باتوں کا احتمال ہے۔ پس ہم حضور علیہ السلام پر ماثورہ درود و سلام بھی بھیجیں گے اور غیر ماثورہ بھی، کیونکہ ہر ایک میں وہ خوبی و فضیلت ہے جو دوسرے میں نہیں۔

**غیر ماثورہ کلمات سے درود شریف پڑھنے کے فوائد** علما و اولیاء سے منقول الفاظ سے حضور علیہ

السلام پر درود شریف پڑھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ درود پڑھنے والے کو حضور علیہ السلام کی صفت و ثناء سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ سرکار کے اوصافِ جلیلہ کا ذکر اور نئے نئے اسلوب سامنے آتے رہتے ہیں جن سے طبیعت اکتاتی نہیں اور یہ چیز اس کے لیے حضور علیہ السلام پر زیادہ درود شریف پڑھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے تو صیغہ و ثناء زیادہ ہوتی ہے۔ زیادہ تکرار کی وجہ سے نئے نئے مفہوم ذہن نشیں ہوتے رہتے ہیں جس سے حضور علیہ السلام کی محبت و شوق میں اضافہ ہوتا ہے، اور بڑے شرعی فوائد حاصل کرنے کے لیے پیش شرط ہے۔ علاوہ انہیں ان بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ ان الفاظ میں سے اکثر وہ ہیں جو حضور علیہ السلام نے ان کو بیداری میں بتائے مثلاً سیدی محمد ابکری کے

الفاظ سیدی احمد بن ادیس کے صیغے۔ سیدی احمد بیانی وغیرہم کے کلمات۔ اور بعض بزرگوں نے یہ کلمات غنید کے دوران حضور سے روایت کیے اور معلوم ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام کو غنید (خواب) میں دیکھا گویا بیداری میں دیکھا۔ اور بسا اوقات، بعض کلمات کے متعلق انہوں نے ثواب کی جو مقدار بیان کی ہے مثلاً ایک ہزار یا دس ہزار یا ایک لاکھ گنا، اسے انہوں نے حضور علیہ السلام سے، ان حالات میں بحالت خواب یا بیداری بھی بیان کیا ہے بلکہ بعض نے اس کی تصریح کی ہے اور بسا اوقات دوسرے ذرائع سے انہوں نے اس کی اطلاع پائی۔ جیسا کہ شیخ عبد اللہ ہاشمی نے کتاب کنوز الاسرار میں عارف شعرانی سے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں شیخ سیدی عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الطبقات الوسطیٰ میں اپنے شیخ نور الدین اللہان سے فائدہ دے، کے بارے میں لکھا ہے۔ میں نے انہیں وفات کے ساتھ دن بعد خواب میں دیکھا، مجھے فرماتے ہیں: مجھے شیخ سیدی عبد اللہ عبدوسی کا مرتب کیا ہوا درود بتاؤ۔ کیونکہ آخرت میں، میں نے اس ایک کا اجر دوسرے دس ہزار کے برابر پایا ہے، اور دنیا میں مجھ سے یہ رہ گیا ہے؛ میں سمجھ گیا کہ شیخ مجھے وہ درود پڑھنے کی تعلیم دے رہے ہیں۔ خود نہیں پڑھ سکے، شعرانی کی بات اور کنوز الاسرار کی عبارت ختم ہوئی، سیدی عبد اللہ عبدوسی کا درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَ اٰخِرًا بِسَوَايِكَ سَرْمَدًا۔ آخر تک۔ یہ درود میری کتاب "افضل الصلوات" میں تیسویں نمبر پر، غزالی یا جیلانی کی طرف منسوب کر کے ذکر کی گئی ہے، کیونکہ انہوں نے اپنے بڑے درود شریف میں اسے ذکر کیا ہے صحیح یہ ہے کہ یہ درود عبدوسی کا ہے۔ جیسا کہ شعرانی نے فرمایا اور شیخ صاوی کا قول جسے غزالی نے عبدوسی سے نقل کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے یہ بات ذکر کر دی ہے، تحریف ہے۔ اس درود شریف کا زیادہ ثواب والا ہونا میری اس بات کی تائید ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں یعنی بہت احترام سے حضور علیہ السلام کی تعظیم و ثنا۔ کیونکہ یہ کلمات حضور علیہ السلام کی ثنا میں بلند تر

اور خوب صورت تر ہیں۔ اور ان بزرگوں کے فضیلت والے کلمات میں سے وہ بھی ہیں جن میں اوصاف  
 بلیغہ، اور کثرتِ اولاد کو عمدہ، اعلیٰ اور نرائی عبارت سے مبالغہ سے بیان کیا جائے۔ جیسا اللہ  
 نے اس کے دل میں ڈالا ہے۔ اس بارے میں ان کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ  
 فرمان ہے جو اُمّ المؤمنین جویریہ رضی اللہ عنہ سے امام ترمذی وغیرہ نے نقل کیا ہے۔  
 سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ ترجمہ: پاکی اللہ کو، اس کی مخلوق کی تعداد  
 وِیْرَاضًا نَفْسِهِ وَنِزَانَةَ عَرْشِهِ اس کی ذات کی رضا۔ اس کے عرش  
 وِیْسادِ اَدَکَلَمَاتِهِ کے وزن اور اس کے کلمات کی

سیاہی کے برابر۔“

جب ہمیں یہ معلوم ہو گیا، تو اب یہ بھی معلوم ہو گا کہ ان بزرگوں کے کلمات سے حضور علیہ  
 السلام پر جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں کتنا اجر و ثواب اور کس قدر فوائد ہیں۔  
 کئی وجوہ سے۔ اور اگرچہ ان کلمات سے حضور علیہ السلام پر درود بھیجنا جو آپ سے منقول  
 ہیں زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے بہ نسبت دوسرے الفاظ کے جو غیر منقول ہیں۔ یہ  
 (تفصیل) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ناقص ذہن پر واضح فرمائی، اور سب تعریف  
 اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالمیان کے لیے ہے۔ جو کچھ میں نے ذکر کیا سب کا سب معتض کے  
 جواب میں نہیں، بلکہ اس کے جواب سے زیادہ میں نے کلام کو طول دیا ہے، تاکہ زیادہ  
 وضاحت ہو جائے، اللہ ہی احسان فرمانے والا ہے۔

## تیسری تنبیہ

اس بارے میں کہ اذکار و درود کے سلسلہ میں جو متعین تعداد آئی ہے کیا حصولِ  
 سؤل: ثواب کے لیے شرط ہے؟ یا نہیں؟ درود شریف کے کچھ کلمات کے  
 ساتھ ذکر ہوتا ہے کہ جو کوئی ان کلمات کو خاص تعداد میں پڑھے گا، اس کے لیے اتنا

اتنا ثواب ہے۔ یونہی بعض اوراد کے بارے میں آیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ مقررہ تعداد سے کم یا زیادہ پڑھنے والا اس اجر و ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں جس کا وعدہ متعین تعداد پر دیا گیا ہے۔ با اُسے کم اجر ملے گا یا زیادہ یا بالکل نہیں؟۔ کیونکہ اس نے تعداد مذکورہ میں غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔

اس کا جواب وہ ہے جو امام ابن حجر عسقلانی فی اپنی کتاب ”التحفة شرح جواب المسماة“ میں ”باب شروط الصلاة“ میں تنبیہ کے عنوان سے دیا ہے۔ فرمایا ”متاخرین میں اس بات پر بہت اختلاف پڑ گیا کہ جس آدمی نے روایات میں آنے والی تعداد میں اضافہ کر دیا مثلاً ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھ لیا، القرانی نے کہا مکروہ ہے کیونکہ یہ بے ادبی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دوا، جب مقدار میں اضافہ کر دیا تو بیماری بن جائے گی۔ نیز یہ چابی ہے جب اس کے دندانوں میں زیادتی ہوگی۔ تو تالا نہیں کھلے گا۔ دوسروں نے کہا کہ زیادتی کی صورت میں مخصوص اجر و ثواب حاصل ہوگا۔ زین عراقی کے کلام کا مقتضی بھی اسی قول کی ترجیح ہے۔ کیونکہ اصل پر عمل کرنے سے ثواب ملتا ہے، تو اپنی طرف سے زیادہ پڑھنے سے ثواب کیسے ضائع ہو جائے گا؟ ابن العماد نے بھی اسی پر اعتماد کیا ہے، بلکہ زور دیا ہے کہتے ہیں اس صورت میں ثواب ہونے کا عقیدہ رکھنا جائز نہیں، کیونکہ یہ کہنا بلا دلیل ہے۔ بلکہ دلیل اس کا رد کرتی ہے۔ اور وہ اللہ کا یہ قول: **مِنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ مِثَالِهَا۔** **عَشْرُ مِثَالِهَا۔** **یَسِّرُ اس کی دس گنا اجر ہے۔**

یہ عام ہے۔ القرآن فی کو اس مخصوص عدد کا راز معلوم نہیں ہو سکا یعنی ۳۳ بار سبحان اللہ کہنا۔ ۳۳ بار الحمد للہ پڑھنا اور ۳۳ بار اللہ اکبر کہنا یعنی ایک عدد بڑھا کر تاکہ تنوا پورے ہو جائیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کل نام ۹۹ ہیں۔ یہ یا تو ذاتی ہیں جیسے اللہ یا جلالی ہیں جیسے کبیر یا جمالی ہیں جیسے محسن۔ پس پہلے نام کے لیے



سبحان اللہ ہے جو تنزیہ ذات کے لیے ہے۔ دوسرے کے لیے اللہ اکبر ہے تیسرے کے لیے الحمد للہ ہے۔ کیونکہ یہ نعمتوں کا تقاضا کرتا ہے۔ تیسرے میں اللہ اکبر یا لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ۔ آخر تک، کا اضافہ کیا گیا، اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ سونام، اسم اعظم سے مکمل ہوتے ہیں، جو اسمائے جلالیہ میں داخل ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دوسری بات نقل کے لحاظ سے زیادہ صحیح ہے۔ پھر اس قول کے قائل نے ایسا اشکال پیش کر دیا جو حقیقت میں اشکال نہیں، بلکہ اس میں ثبوت مدعی کی دلیل ہے وہ اشکال یہ کہ روایات میں اس تعداد سے کم و بیش کا ذکر بھی ہے۔

پچیس، گیارہ، دس، تین، اکثر، نثر، تسبیح میں۔ اور پچیس۔

## اشکال

اور ایک سو پچیس۔ اور دس تہلیل میں، اور اس کا تقاضا ہے کہ تعداد کو تعبیدی نہ مانا جائے۔ ہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مذکورہ تعداد میں سے کسی ایک کو اپنا لینا امر تعبیدی ہے۔ کیونکہ ہر تعداد شریعت میں وارد ہے۔ جب کہ ہماری گفتگو ان کلمات کے بارے میں ہے، جو شریعت میں ثابت نہیں۔ پھر شریعت کی گفتگو سے یہ مفہوم ملتا ہے کہ جب دو روایتوں میں اختلاف ہو جائے تو ان میں تطبیق کرنی چاہیے۔ مثلاً نثر کو تکبیر یا لا الہ الا اللہ سے ختم کرنا، پس بہتر ہے کہ دونوں پر ختم کر لیا جائے۔ اس میں احتیاط بھی ہے اور ممکن حد تک منقول پر عمل بھی، اس کی مثال دعائے تشہد میں۔ فَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا کے الفاظ ہیں، ایک روایت میں لفظ کثیراً باموعدہ کے ساتھ آتا ہے اور ایک روایت میں کثیراً بئامثلہ کے ساتھ بہتر یہی ہے کہ دونوں کو جمع کر لیا جائے العز ابن جماعة نے اس کا رد کیا ہے جس کا رد میں نے اپنے حاشیہ الضیاح، بحث دعائے یوم عرفہ میں لکھا ہے۔ بعض علما نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ پڑھنے والا اگر یہ نیت کر لے کہ واقعہ میں جہاں تک حضور علیہ السلام سے منقول ہے اس کی تعمیل کر رہا ہوں اور اس کے بعد جو کچھ ہے اپنی طرف

سے اعناذہ کر رہا ہوں۔ تو دونوں کا ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ ویسے اس سے بہتر ایک اور تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر اضافہ کسی قسم کے شک کی وجہ سے کر رہا ہے

یا اضافے کو عبادت سمجھ رہا ہے تو جائز نہیں کیونکہ درحقیقت وہ شارع علیہ السلام کی غلطی کا ازالہ کر رہا ہے جو جائز نہیں؛ تحفہ کی عبارت ختم ہوئی۔

کتاب افضل الصلوات کا تریسٹھواں درود یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً

كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا“ آخر تک، اسے ہاروشی نے اپنی کتاب کنوز الاسرار میں ان الفاظ سے ذکر کیا ہے عَلٰی نَبِيِّ تَخْلُ بِهٖ الْعُقَدُ۔

نہ لفظ محمد ذکر کیا نہ یہ الفاظ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لِّلَّكَ۔ اور کہا کہ یہ درود شریف عارف باللہ سیدی ابراہیم ناری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔ اور

مغرب میں درود ناریہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کامل درودوں میں سے ہے۔ مشہور و معروف اور تمام لوگوں میں معمول و متداول ہے کہ جو شخص اسے چار ہزار مرتبہ پڑھ لے

اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے تو پوری ہوگی خواہ کوئی بھی حاجت ہو۔

اور اس کا تجربہ کیا جا چکا ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے جب بھی اسے پڑھا اس

کے پاس اللہ کے ہاں سے کشائش ضرور آئی۔ میں نے یہ درود شریف اپنی کتاب

افضل الصلوات میں خزینۃ الاسرار مؤلفہ شیخ محمد حقی نازلی کے حوالہ سے

نقل کیا ہے۔ انہوں نے درود ناریہ کے نام سے ذکر کیا ہے۔ یہ ناریہ کی جگہ

تحریف ہے۔ اور لفظ محمد کو انہوں نے لیا لفظ نبی کو نہیں لیا۔ میں نے وہاں جیسے

دیکھا نقل کر دیا۔ صحیح وہی ہے جو میں نے یہاں نقل کر دیا ہے۔ لیکن اپنا دل تو اس

طرف مائل ہے کہ لفظ محمد بھی ہو اور لفظ نبی بھی ہو یوں کہیے سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

النَّبِيِّ الَّذِي تَخْلُ بِهٖ الْعُقَدُ یا صرف یہ کہے۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الَّذِي تَخْلُ بِهٖ الْعُقَدُ۔

# تتم

صحیح احادیث میں درود شریف کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ کی شرح میں

پہلی بحث لفظ اَللّٰهُمَّ کے مفہوم کے بیان میں | یہ کلمہ دُعا میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے

اس کا معنی ہے یا اللہ اے اللہ، میم حرف ندا (یا) کے عوض ہے۔ پس یوں نہیں کہہ سکتے اَللّٰهُمَّ غَفُوْرٌ حَسِيْمٌ مثلاً ہاں یوں کہہ سکتے ہیں اَللّٰهُمَّ اَخْفِیْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اس پر حرف ندا نادری آتا ہے۔ ندا کے وقت خاص طور پر اس کی ہمزہ کو قطعی مانا گیا ہے اس کا لام پُر کر کے پڑھا جاتا ہے اور اس پر معرفہ (معرف باللام) ہونے کے باوجود حرف ندا داخل ہو جاتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ کے متعلق آیا ہے کہ وہ یوں کہا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ مُجْتَمِعُ السُّدُودِ اے اللہ دعاؤں کو جمع فرمانے والے! حضرت نصر بن شہیل سے منقول ہے کہ جس نے کہا اَللّٰهُمَّ تو اس نے اللہ سے، اس کے تمام ناموں کے ساتھ سوال کر لیا، ابو رجاء عطاروی سے مروی ہے کہ اَللّٰهُمَّ کی میم میں اللہ کے ناموں میں سے تنانوے نام موجود ہیں۔

دوسری بحث صلوٰۃ کا معنی | امام ماغیب نے کہا لغت میں صلوٰۃ کے معنی ہیں دُعا۔ تبریک۔ بڑائی بیان

کنا جب اللہ کی طرف منسوب ہو تو اس کا معنی ہے پاک کرنا (تزکیہ) فرشتوں کی طرف منسوب ہو تو استغفار۔ (سرخش چاہنا) لوگوں کی طرف سے صلوٰۃ کا معنی ہے

دُعَا: الماوردی نے کہا یہ لفظ کئی معنوں میں مشترک ہے۔ ظاہری ہے کہ اللہ کی طرف نسبت ہو تو رحمت۔ فرشتوں کی طرف سے استغفار۔ اہل ایمان کی طرف سے ہو تو دُعَا۔ امام زبیری نے فرمایا۔ صلاۃ کا معنی ہے رحمت و رافت۔ اسی سے ہے لوگوں کا قول صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ۔ کہ اللہ آپ پر رحمت و رافت فرمائے۔ حافظ سخاوی نے کہا تمام اقوال میں بہتر قول ابو العالیہ کا قول ہے جو پہلے گزر چکا ہے کہ اللہ کا اپنے نبی علیہ السلام پر درود کا معنی ہے سرکار کی عظمت و تعریف بیان کرنا۔ فرشتوں وغیرہ کے درود کا معنی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کو طلب کرنا اور طلب سے مراد اصل صلوٰۃ طلب کرنا نہیں بلکہ اس میں اضافہ طلب کرنا ہے۔ قاضی عیاض نے بقرہ شیری کا قول نقل کیا ہے کہ صلاۃ جب اللہ کی طرف سے نبی علیہ السلام پر ہو تو اس کا مطلب ہے زیادہ شرف و کرامت سے مشرف فرمانا، اور نبی علیہ السلام کے علاوہ دوسروں پر صلاۃ کا معنی ہے رحمت کرنا۔ اس تقریر سے نبی علیہ السلام اور باقی اہل اسلام میں فرق ظاہر ہو گا۔ اللہ فرماتا ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ  
يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ - ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے اس غیب کی خبریں دینے والے

(نبی) پر درود بھیجتے ہیں

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ  
وَمَلَائِكَتُهُ - ترجمہ: وہی تو ہے جو تم پر صلاۃ بھیجتا ہے۔

اور یہ بات معلوم ہے کہ جو درود حسن علیہ السلام کی شان کے لائق ہے اس کا درجہ دوسروں کی بہ نسبت بہت بلند و برتر ہے۔ اعلیٰ میں نے شعب الایمان میں کہا، عربی زبان میں صلاۃ کا معنی ہے تعظیم متعین و مشہور صلاۃ (نماز) کو صلاۃ کا نام اس لیے دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس میں نماز می جھکتا ہے یعنی کمر کو ٹیڑھا کرتا ہے، کیونکہ جب چھوٹا

بڑے کو دیکھ کر جھکتا ہے تو عادتاً اس کو تعظیم و تکریم ہی سمجھا جاتا ہے۔ پھر لوگوں نے نماز میں ہونے والی قرأت کو بھی صلاۃ کا نام دے دیا جب کہ عموماً قیام، قعود، سجود وغیرہ میں رب کی تعظیم ہے، پھر علما نے اس میں وسعت پیدا کر دی اور دُعا کو بھی صلاۃ کہنے لگے۔ کہ اس میں بھی جس سے دُعا کی جائے اس کی تعظیم ہوتی ہے اور اس کی طرف رغبت ہوتی ہے۔ اس میں اس چیز کی عظمت ثابت ہوتی ہے۔ جس کے حصول کی دُعا مانگی جائے۔ کیونکہ وہی چیز مانگی جاتی ہے، جس کی خواہش ہو مثلاً اللہ کا فضل اور اس کی نظرِ کرم۔ پس اللہ کے لیے صلوات کا معنی وہ اذکار ہیں، جن میں اس ذات کی تعظیم کا اظہار ہو، اور اس کی جلالتِ شان کا اعتراف ہو۔ اور بلند مرتبت ہونے کا اعلان ہو۔ ان تمام باتوں کا حقیقی حقدار اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا یہ استحقاق ذاتی کسی اور کو حاصل نہیں۔ پھر جب ہم کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اس سے ہماری مراد ہوتی ہے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بڑائی عطا فرما، ان کا ذکر بلند کر۔ ان کے دین کو غلبہ دے کر، اور ان کی شریعت کو محفوظ و نافذ فرما کر، اور آخرت میں اُمت (بلکہ تمام اُمت کے لیے) ان کی شفاعت قبول فرما کر، اور اجرِ عظیم عطا فرما کر، اور ثواب دے کر۔ اور مقامِ محمود پر فائز کر کے پہلوں سچیلوں سب پر ان کی فضیلت آشکارا کر کے۔ اور تمام متعزبین پر جو موجود ہوں گے ان کو مقدم فرما کر، فرمایا کہ یہ تمام کمالات اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو (ہماری دُعا کے بغیر ہی) عطا فرما دیئے ہیں، لیکن ان میں سے ہر کمال میں کئی درجات و مراتب ہیں، تو ممکن ہے کہ جب کوئی اُمتی سگوار پروردگار بھیجتا ہے اور اس کی یہ دُعا قبول ہو جاتی ہے تو نبی علیہ السلام کے ان تمام کمالات و فضائل میں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، ترقی و اضافہ کر دیا جائے۔ لہذا یہ درود شریف بھی ان اعمال میں شامل ہو گیا، جن سے مقصود، حضور علیہ السلام کا حق ادا کرنا ہے (جتنا ہو جائے) اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو گا۔ یہ دلیل ہو جائے

گی کہ جب ہم اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاةً مِّنْكَ عَلَیْهِ۔  
 الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی طرف سے درود بھیج، کتے میں تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے۔  
 ہم ایسی چیز نہیں پہنچا سکتے جس سے حضور کی شانِ عظیم اور مرتبہ بلند ہو جائے، یہ صرف اللہ  
 کے ہاتھ میں ہے۔ ہمارے حضور پر ”صلوٰۃ“ بس ان کے لیے دُعا مانگتا ہے کہ ایسا ہو جائے  
 اور اللہ سے طلب کرنا ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی  
 ایک اور وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ کہا جائے اَلصَّلٰوۃُ عَلٰی سَئُوْلِ اللّٰهِ، صَلَّی  
 اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ جیسے کہا جاتا ہے اَلسَّلَامُ عَلٰی سَئُوْلِ  
 اللّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اُولٰٓئِكَ عَلَیْہِمْ صَلٰوٰتٌ اِنْ پَر اللّٰہُ کی رحمتیں اور برکتیں  
 مِّنْ سَآئِبِہُمْ وَرَاحْمَۃٌ۔

اس کا معنی ہوگا آپ پر ہونی چاہیئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت ہے جیسے  
 کہا جاتا ہے ”صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ“ یعنی اللہ کی رحمت ہوئی، یا اللہ کی طرف سے ہونا  
 آپ پر رحمت ہونی چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ کے سامنے تمنا کا مطلب ہے سؤل  
 دیکھتے نہیں کہ کہا جاتا ہے غَفَرَ اللّٰہُ لَكَ وَرَاحِمَتُکَ۔ یہ دراصل اَللّٰہُمَّ  
 اَرْحَمْہِ (الہی اس پر رحم فرما) کے قائم مقام ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ الحلیسی کا کلام ختم ہوا۔  
 حافظ سخاوی نے اس کو نقل کرنے کے بعد فرمایا، ”اُن کا قول کہ حضور علیہ السلام پر درود دینے  
 کا مطلب حضور کی تعظیم بجا لانا ہے“ ہمارے شیخ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام  
 پر ”اِلَیْہِ وَاَنَا وَاجِبِہٖ وَذُوْیَہٖ“ کا عطف کرنا غلط نہیں۔ کیونکہ ان کی تعظیم  
 کی دُعا مانگنا منع نہیں کہ ہر ایک کی تعظیم اس کے مرتبے کے مطابق ہوتی ہے اور ابوالعالیہ  
 کا گزشتہ قول زیادہ واضح ہے کہ اس سے یہ مفہوم حاصل ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ

کواللہ، فرشتوں اور اہل ایمان جنہیں درود و سلام بھیجنے کا حکم ہوا ہے تینوں کے لیے ایک ہی معنی میں استعمال کرنا جائز ہے۔ صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہے لیکن اس بات میں علما نے اختلاف کیا ہے۔ کہ

**تنبیہ:** آیانبی علیہ السلام کے لیے لفظ رحمت سے دعائانگنا جائز ہے؟ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں، قاضی عیاض نے فرمایا: ان احادیث میں نبی علیہ السلام پر رحمت کا ذکر نہیں آیا، ہاں بعض غریب حدیثوں میں آتا ہے، فرمایا کہ ہمارے شیوخ نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ آیانبی علیہ السلام کے لیے رحمت کی دعائانگنا جائز ہے، بعض اس طرف گئے ہیں کہ نا جائز ہے یہی مذہب مختار ہے ابو عمر بن عبد البر کا، دوسروں نے اسے جائز قرار دیا ہے اور یہی مذہب ہے ابو محمد بن ابوزید کا۔ اکثریت (نا جائز کہنے والوں) کی دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے اوپر درود پڑھنے کی تعلیم دی ہے اس میں رحمت کا ذکر نہیں، اور مذہب مختار یہی ہے کہ رحمت کا ذکر نہ کیا جائے۔ ابن حجر نے الدر المنصود میں فرمایا۔ جان لیجے کہ حافظ ابن عبد البر اس طرف گئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے لیے رحمت کی دعائانگنا منع ہے۔ باقی علما نے ان کا رد کیا ہے، کیونکہ صحیح حدیثوں میں اس کا ثبوت ہے جن میں سے صحیح تر حدیث تشدد ہے۔ اَلَسَّكَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ایک دلیل اس اعرابی کا قول ہے اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِیْ وَاَرْحَمْ مُحَمَّدًا اَلِیُّ مَجْہُورٌ اور مُحَمَّدٌ بِرَحْمٍ فرما۔ اور حضور علیہ السلام نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔ یونہی حضور علیہ السلام کا فرمان اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ اَللّٰهُمَّ اَرْجُوْا حُسْنًا حَسَنًا یَا حَسْبُ یَا قَبُوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ، امام شافعی کے رسالہ کے خطبہ میں ہے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کَرَّمَ وَنَعَّسَ۔ امام شافعی کے کلام کا مقتضی ایسا ہی ہے جیسے حدیث تشہد کہ اس میں جائز ہے کہ لفظ صلاۃ و سلام کو ملایا جائے ورنہ تشہد جائز نہیں اس بات کو سب نے اختیار کیا ہے۔ بلکہ قاضی عیاض نے الاکمال میں جمہور کا مسلک یہی نقل کیا ہے۔ القرطبی نے کہا یہی صحیح ہے اور امام غزالی نے ایک کو ذکر کرنا جائز قرار دیا ہے، فرمایا محض رحمت بھجنا جائز نہیں۔ اللہ کا فرمان اس پر دلیل ہے۔

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ  
بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ  
بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔  
مت پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہے، مگر حضور علیہ السلام اس سلسلہ میں دوسرے نبیوں کی طرح خصوصی تعظیم و تکریم سے نوازے گئے ہیں، اور ان کا بلند مرتبہ دوسروں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ اللہ کی ان پر صلاۃ و سلام ہو، کہ صلاۃ ان کے حق میں محض رحمت کے معنی میں نہیں بلکہ خاص معنی مراد ہے۔ ہاں اعرابی کا ظاہری قول جو گزہ چکا کہ الہی مجھ پر اور محمد پر رحم فرما، اور حضور علیہ السلام کا تائید فرمانا، حضور علیہ السلام کے لیے رحمت کی دعائیں مانگنے کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ اگرچہ اس کے ساتھ درود و سلام کو نہ ملایا جائے یہ وجہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام کی تائید خاص ہے لہذا اس عام پر مقدم ہے۔ جو آیت کریمہ لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ الْفِیْہِیْ مِنْ سَبِّہِیْہِیْ ہے۔ مناسب یہ ہے کہ جن لوگوں نے حضور علیہ السلام کے لیے صرف رحمت کی دعا کو منع کیا ہے ان کا مطلب یہ لیا جائے کہ وہ رحمت جو باقی لوگوں کے لیے حاصل ہے ویسی ہی رحمت کا سوال حضور علیہ السلام کے لیے کرنا منع ہے۔ یا وہ رحمت جو بالا و برتر درجہ کی نہ ہو۔

حضور علیہ السلام کے لیے نزول رحمت کی دعا مانگی جاتی ہے حالانکہ آپ تو سوال خود سدا پا رحمت ہیں؟



وَمَا آتَاكَ سَلْطَنَكَ إِلَّا سَاحِمَةً لِلْعَالَمِينَ۔ کیونکہ حضور

**جواب** علیہ السلام کا احۃ للعالمین ہونا بھی تو اللہ کی ایک رحمت ہے اس کے علاوہ

اللہ کی سرکار پر اور بھی کئی رحمتیں ہیں لہذا جب اللہ سے حضور علیہ السلام کے لیے رحمت مانگی جاتی ہے تو دراصل دوسری قسم کی رحمتوں کا سوال ہوتا ہے۔

الدال المنصوٰۃ کی عبادت ختم ہوئی میں نے اس کے حاشیہ میں یہ عبارت لکھی دیکھی ہے۔

ہمارے شیخ مولف رحمہ اللہ نے شرح العباب میں فرمایا، الزرکشی نے الخادم میں کہا ہے کہ علامہ ابن عبد البر، ابوالقاسم انصاری شارح الارشاد اور قاضی عیاض نے جمہور کا جو مسلک نقل کیا ہے اس کے مطابق تنہا حضور علیہ السلام کے حق میں رحمت کی دعا مانگنا منع ہے۔ ان حضرات پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اعرابی کا یہ قول نقل کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمْنِيْ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا ترجمہ: الہی مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا۔ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی اور  
پر رحم نہ فرمانا۔

تو حضور علیہ السلام نے اس سے فرمایا :-

لَقَدْ حَجَرْتَ وَاَسِيعًا۔ ترجمہ: تو نے کسب کو تنگ و محدود

کر دیا ہے۔

لیکن حضور علیہ السلام نے اپنے متعلق اس کی دعائے رحمت پر انکار نہیں فرمایا پھر اس  
مذکورہ قول کا رد کیا کہ رَحِمْتَ عَلَیْهِ (میں نے حضور پر رحمت بھیجی) نہیں کہنا چاہیے۔

فرمایا کہ لفظ رحمت صلاۃ کے معنی کو متضمن ہے تو جس طرح لفظ صلاۃ متعدی ہو سکتا ہے

اسی طرح لفظ رحمت بھی متعدی ہو سکتا ہے اور اس سوال کا کہ تَرَحَّمْتَ میں تکلف کا

معنی پایا جاتا ہے یہ جواب دیا کہ اس میں یا اس جیسے دوسرے الفاظ میں جو آتا ہے

مثلاً تکبر یہ تصنع یا تکلف کے لیے نہیں آتا بلکہ تخصیص و تعین کے لیے آتا ہے یا یہ بالکل زائد ہے جیسے قَرَبًا لِّمَكَانٍ اور اسْتَقَرَّ بِالْمَكَانِ کہ دونوں کا معنی ہے مکان میں ٹھہرنا۔ جاگزین ہونا، التزمی کا قول ختم ہوا۔

العزیزی نے شرح جامع صغیر میں کہا اعلیٰ نے کہا ہمارے شیخ کا کہنا ہے کہ حافظ ابن عبد البر نے کہا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ جب نبی علیہ السلام کا ذکر کرے تو یہ کہے سَجَّهَ اللَّهُ اللَّهُ حضور پر رحم فرمائے کیونکہ حضور علیہ السلام نے یہ تو فرمایا ہے۔ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَمْشِي فَرَامَاً مَنْ تَرَحَّمْ يَأْمَنْ دَعَا لِي كَمَا جِيں نے میرے لیے رحم مانگا یا دعا مانگی، صلاۃ کا معنی اگرچہ رحمت ہوتا ہے مگر حضور علیہ السلام کی عظمت کے پیش نظر آپ کے لیے خصوصی طور پر یہ لفظ استعمال ہوا ہے (بخلاف دوسروں کے کہ ان کے لیے دعا کا لفظ آتا ہے) پس اس کو چھوڑ کر کسی اور لفظ کی طرف عدول نہیں کیا جاسکتا اس کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے۔

وَتَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ  
بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ  
بَعْضِكُمْ بَعْضًا۔  
ترجمہ: رسول کی دعا (بلانا) آپس میں  
ایسے مت کرو جیسے تمہاری ایک دوسرے  
کی دعا (بلانا)۔

الارشاد کے شارح ابوالقاسم انصاری نے کہا یہ دعا صلاۃ کی صورت میں تو جائز ہے تنہا جائز نہیں۔ احناف کی کتابوں میں سے ذخیرہ میں محمد بکر کے حوالہ سے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس میں نقص کا احتمال ہے کیونکہ عام طور پر رحمت کی دعا قابل ملامت کام کرے والے کے لیے مانگی جاتی ہے۔ رہا اعرابی کا قول اور صحیح میں اس کی حدیث :  
اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَارْحَمْ مُحَمَّدًا الْهِ مَجْدُہ اور محمد پر رحم فرما۔

سوا اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ اس میں حضور علیہ السلام کے لیے پہلے کے تابع کر کے دعا مانگی گئی ہے (براہ راست نہیں) رہا ابو داؤد

ازالہ شبہ

کی حدیث میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان جو دو سجدوں میں آپ فرمایا کرتے تھے :-  
 اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ۔ یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔

ہمارے شیخ نے فرمایا، حافظ ابن عبد البر پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کے لیے رحمت و مغفرت کی دعا سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ حدیث تو شریعت کی تشریح اور امت کی تعلیم کے لیے رانی گئی ہے۔ ایسے مقام پر وہ کس طرح دعائیں لگا کریں۔ نیز اس میں حضور علیہ السلام کی اپنے رب کے حضور کس نفیسی مہاجر جزی کا اظہار ہے۔ رد گئے ہم، تو ہم صرف اس دفعہ سدا سے ہی حضور کے لیے دعائیں گے جس کا بسم کو حکم دیا گیا ہے کہ اسی میں آپ کی شایان شان قصید و تکریم اور توحکات کا اظہار ہے اور یہی آپ کی بارگاہ عظمت پناہ کے لائق ہے۔ ابو بکر بن العزنی اور با۔ سے اصحاب میں سے انصید لانی نے اس مسئلہ میں حافظ ابن عبد البر کی موافقت کی ہے اسے الرفعی نے شرح میں نقل کیا ہے اور نووی نے الاذکار میں اس کی تائید کی۔ العزنی کی عبارت ختم ہوئی۔

## تیسرے بحث نبی پاک ﷺ کے اسم محمد کا معنی و اشتقاق

حضور علیہ السلام کے تمام ناموں میں سے مشہور ترین نام یہی ہے اور اصل میں اسم ہے جو احمد سے منقول ہے اور محبوب کی تعریف، محبت اور جلالت و عظمت پر مشتمل ہے یہی حمد کی حقیقت ہے۔ اس کی بنا مفعّل کے وزن پر ہے۔ یسے مَعْظَمٌ، مُحَبَّبٌ، مَوْدَدٌ، مُبَجَّلٌ وغیرہ۔ یہ وزن دراصل ازماہ کثرت کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اگر اس سے اسم فاعل مشتق ہو تو اس کا معنی ہوگا وہ ذات جس سے فعل کثرت سے صادر ہوا۔ یکے بعد دیگرے یعنی بار بار۔ یسے مَعْلَمٌ، مَفْہَمٌ، مُبَیِّنٌ، مُخْلِصٌ، مُفَرِّجٌ۔

(کثرت و تکرار) (۱) پر صاف والا - (۲) سمجھانے والا - (۳) بیان کرنے والا - (۴) چھٹکارا دینے والا یا نکھارنے والا - (۵) خوش کرنے والا -

اور اگر اس سے اسم مفعول مشتق ہو، تو معنی ہوگا جس پر بکثرت اور بار بار فعل واقع ہو۔ یا وہ ذات جو یکے بعد دیگرے حمد و ثناء کی مستحق ہو کہا جاتا ہے (محمدؐ) اس کی بار بار تعریف کی گئی۔ وہ (محمدؐ) یعنی بار بار تعریف کا مستحق ہے جیسے کہا جاتا ہے (فہو معلم) اسے سکھایا گیا وہ (معلم) یعنی سکھایا ہوا ہے۔ یہ علم بھی ہے اور صفت بھی۔ حضور علیہ السلام پر جب بولا جائے گا تو اس میں دونوں باتیں جمع ہوں گی اگرچہ بہترے دوسرے لوگوں کا بھی یہ نام رکھا جاتا ہے، مگر وہاں صرف علم ہوتا ہے یہی حال ہے اللہ تعالیٰ کے ناموں کا۔ اور اس کی کتاب اور اس کے نبی علیہ السلام کے ناموں کا۔ کہ یہ سب علم ہیں اور ایسے اوصاف پر دلالت کرتے ہیں جو ان معنوں کی ذات میں پائے جاتے ہیں اور ان میں وصف کے خلاف نہیں۔ بخلاف باقی مخلوق کے ناموں کے۔ پس وہ اللہ الخالق الباری المصور الغفار“ ہے۔ یہ نام جن معنوں پر دلالت کرتے ہیں وہ اللہ کی صفات ہیں۔ یونہی القرآن الفرقان الکتاب المبین“ قرآن کے نام بھی ہیں اور اس کی صفات پر دلالت بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کے نام ”محمد و احمد و الماحی“ جبر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث نبی علیہ السلام سے روایت کی ہے اس میں ہے،

قال ان لی اسماء انا محمد و انا  
احمد و انا الماحی الذین یخو  
محو کرنے والا ہوں جس کے ذریعے اللہ  
تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے۔

سوی کریم علیہ السلام نے یہ اسما ذکر فرمائے خواہ اس خصوصی فضیلت کو واضح کر رہے ہیں۔ جو اللہ نے حضور کو عطا فرمائی، اور ان الفاظ کے معانی کی طرف اشارہ فرمایا، وہ اگر بے معنی علم ہوتے تو حضور علیہ السلام کی مدح پر دلالت نہ کرتے۔ (تب ان کا ذکر فضول ہوتا۔ معاذ اللہ) اسی لیے تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا ہے :  
و شق له من اسمی لیجبلہ  
فذل العرش محمود و هذا محمد

ترجمہ: اللہ نے حضور علیہ السلام کا نام اپنے نام سے مشتق کیا، تاکہ اسے بزرگی بخشنے۔ اب عرش والا تو محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔“

جب یہ بات ثابت ہو گئی تو حضور علیہ السلام کا یہ نام (محمد) اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ نام مبارک اپنے مسمیٰ یعنی حمد پر مشتمل ہے۔ پس حضور علیہ السلام اللہ کے ہاں بھی محمود ہیں۔ فرشتوں کے ہاں بھی اپنے بھائیوں یعنی تمام رسولوں کے ہاں بھی محمود (قابل ستائش) ہیں اور تمام اہل زمین کے نزدیک بھی محمود ہیں۔ اگرچہ بعض زمین والوں نے سرکار کا انکار کیا ہے، کیونکہ حضور علیہ السلام کی ذات بابرکات میں جو صفات پائی جاتی ہیں، ہر عقل مند کے نزدیک قابل تعریف ہیں۔ اگرچہ کوئی شخص غرور، عناد یا جہالت کی بنا پر حضور علیہ السلام کے لیے ان کا انکار کرتے پھرے۔ اگر اسے معلوم ہو جائے کہ سگار ان اوصاف سے متصف ہیں تو مصروف تعریف و توصیف ہو جائے۔ کیونکہ وہ اس شخص کی تعریف تو کرتا ہے۔ جو ان صفات سے متصف ہے ہاں حضور علیہ السلام میں ان صفات کا ہونا اسے معلوم نہیں تو حقیقت میں وہ حضور علیہ السلام ہی کا ثنا گو ہوا۔ حضور علیہ السلام صفت حمد سے اس طرح مختص ہیں کہ کسی اور میں یہ مفہوم جمع نہیں، آپ محمد ہیں، احمد ہیں۔ آپ کی اُمت (الحق) جو رنج و راحت میں اللہ کی حمد کرتے ہیں۔ اُمت کی نماز (۹) حمد سے شروع ہوتی ہے۔ آپ کا خطبہ حمد سے شروع ہوتا ہے آپ کی کتاب حمد سے شروع ہوتی ہے۔ اللہ کے ہاں لوح محفوظ میں ایسا ہی ہے حضور علیہ السلام کے خلفاء اور صحابہ کرام نے قرآن مجید لکھا تو ابتدا حمد سے کی۔ حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں قیامت کے دن (لواء الحمد) (حمد کا پرچم) ہوگا اور جب شفاعت کے لیے اپنے رب کے حضور سجدہ کریں گے اور اس سلسلہ میں آپ کو اجازت ہوگی تو ایسے کلمات سے اللہ کی حمد و ثنا کریں گے جو اسی وقت اللہ آپ پر کھولے گا وہی مقام محمود کے مالک ہیں جس پر پہلے پچھلے سب حضور پر نیک کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :-

وَمِنَ اللَّيْلِ فَسُجِّدْ لَهُ فارِغَةً لَكَ  
عَلَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ  
مَقَامًا مَّحْسُودًا -

ترجمہ: اور رات کا کچھ وقت اس کی عبادت  
میں جاگ کر گزار دے یہ تمہارے لیے زائد  
نماز ہے۔ عنقریب تمہیں تمہارا پروردگار  
مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

جب آپ اس مقام پر فائز ہوں گے تو میدان محشر والے سب حضور کی حمد و ثناء کریں گے۔  
کیا مسلمان کیا کافر کیا پہلے کیا بچھے۔ پس حضور علیہ السلام محمود دلائق حمد میں، کہ انہی کے  
ذریعے زمین ہدایت، ایمان، علم مفید اور نیک عمل سے پُر ہوئی۔ انہی سے دل کھلے اور  
اہل زمین سے اندھیرے کا نور ہوئے۔ آپ ہی نے ان کو شیطان کے چنگل سے آزاد کیا  
یعنی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا۔ اس کا انکار کرنا۔ اس سے بے خبر ہونا۔ یہاں تک کہ اس  
سے آپ کے غلاموں نے دنیا و آخرت کا شرف پایا کہ آپ کی رسالت نے زمین والوں کو  
وہ سب کچھ دیا جس کی انہیں ضرورت تھی۔ کیونکہ وہ بت پرستوں، صلیب پرستوں، آتش  
پرستوں، ستارہ پرستوں اور خدا کے غضب زدہ لوگوں میں بٹھک رہے تھے جن پر بار بار  
اللہ کا غضب نازل ہوا۔ سرگردان تھے، نہ رب کو پہچانیں جس کی بندگی کر سکیں اور نہ آداب  
بندگی ہی جانیں۔ لوگ ایک دوسرے کو کھا رہے تھے۔ جسے کوئی چیز پسند آ جاتی اسی  
کی طرف بلاتا جو اس کی مخالفت کرتا اس سے لڑتا۔ زمین پر قدم بھر جگہ نور رسالت سے منور  
نہ تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اہل زمین عربوں اور عجمیوں کو دیکھا، تو دین صحیح کے چند بچے کھجے آثار کو  
چھوڑ کر بھی پرنا راض ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تمام ملکوں اور  
بندوں کو سیراب کیا، آپ سے اندھیروں کو ختم کیا اور مری ہوئی مخلوق کو زندگی بخشی۔ گمراہی  
سے ہدایت اور جہالت کی جگہ علم بخشا۔ ملت کو کثرت اور دولت کے بعد عزت عطا کی۔  
غرابت کی جگہ خوشحالی دی۔ حضور علیہ السلام کے ذریعے اندھی آنکھوں کو بینائی، بہرے کانوں  
اور غلاف چڑھے ہوؤں کو شنوائی نصیب ہوئی لوگوں کو ان کے رب اور معبود کی وہ پہچان کھلائی  
جو آخری درجہ کی معرفت وہ حاصل کر سکتے تھے۔ اس کی ذات، صفات اور افعال کے ذکر میں،  
ابتدا فرمائی۔ بار بار بات دہرائی۔ اختصار اور طوالت دونوں سے کام لیا۔ یہاں تک کہ ایماندار

بندوں کے دلوں میں رب سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت روشن تر ہو گئی اور اس سے شک و شبہ بادل چھٹ گیا۔  
 جیسے چودھویں کے چاند سے بادل چھٹ جاتا ہے، اور اس معرفت و پہچان میں اپنی اُمت کو  
 نہ اپنے سے پہلے کسی آنے والے کا محتاج رکھا اور نہ بعد میں آنے والے کا۔ بلکہ ان کی کافی  
 شافی رہنمائی فرمادی اور اس مسئلہ میں گفتگو کرنے والے ہر آدمی کو ان سے بے پرواہ کر دیا۔  
 اَوَلَمْ يَكْفِهُمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ  
 الْكِتَابَ دَتِيْلًا عَلَيْهِمْ اِنْ فِي  
 ذٰلِكَ لَرَحْمَةٌ وَّ ذِكْرٌ لِّقَوْمٍ  
 يُؤْمِنُوْنَ ۔  
 ترجمہ: کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم  
 پر کتاب نازل کی، جو پیر پر مضمون جاتی ہے  
 جسے شک اس میں رحمت اور نصیحت  
 ہے یقین والوں کے لیے۔“

ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں حضور علیہ السلام کی یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے  
 ایک صحابی کے ہاتھ میں تورات کا ایک ٹکڑا دیکھا تو فرمایا، کسی قوم کے گمراہ ہونے کے لیے  
 یہ کافی ہے جو کتاب ان کے نبی پر نازل ہوئی ہے اس کی جگہ کسی اور کی پیروی کریں اللہ تعالیٰ  
 نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

اَوَلَمْ يَكْفِهُمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ  
 الْكِتَابَ دَتِيْلًا عَلَيْهِمْ اِنْ فِي  
 ذٰلِكَ لَرَحْمَةٌ وَّ ذِكْرٌ لِّقَوْمٍ  
 يُؤْمِنُوْنَ ۔  
 ترجمہ: کیا ان کو یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم  
 پر کتاب نازل کی، جو ان پر پڑھی جاتی  
 ہے جسے شک اس میں رحمت اور  
 نصیحت ہے یقین والوں کے لیے۔

اور حضور علیہ السلام نے ان کو دو راستے بتائے جو ان کو ان کے رب اس کی رضا، اور اس کے  
 مقام عظمت تک پہنچائیں۔ پس کوئی نیکی حکم دیئے بغیر نہ چھوڑی اور کوئی بُرائی منع کیے بغیر نہ چھوڑی  
 جیسا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جو چیز تمہیں جنت کے قریب کرے میں نے اسی کا تمہیں حکم  
 دیا ہے اور جو چیز تمہیں آگ (جہنم) کے قریب کرے میں نے اسی سے تمہیں روکا ہے۔“  
 حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال میں فوت  
 ہوئے کہ آسمان میں کوئی پرندہ بھی اگر اپنے پر ملتا ہے تو ہمیں اس سے کسی چیز کا علم یاد آ جاتا  
 ہے اور حضور علیہ السلام نے ان کو ان کے رب کے حضور پیشی کا حال تک بتا دیا، اور مکمل

بتا دیا کہ بات کھول دی اور واضح کر دی۔ بندوں کو فائدہ دینے والا اور ان کو ان کے رب کے قریب کرنے والا جو بھی علم تھا اس کا دروازہ کھول دیا اور جو مشکل تھی۔ اسے وضاحت سے بیان کر دیا۔ یہاں تک کہ گمراہ دلوں کو ہدایت دی، اور بیمار دلوں کو اس سے شفا عطا کی، اور ان کے صدقے جاہلوں کی فریاد رسی فرمائی۔ تو پھر ان سے بڑھ کر کون سا انسان نام محمد سے موسوم ہونے کا زیادہ حقدار ہے؟۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللہ ان کو اُمت کی طرف سے بڑی سے بڑی جزا عطا فرمائے۔ دو قولوں میں سے صحیح تر قول یہ ہے کہ فرمان باری :

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً  
لِّلْعَالَمِينَ۔ ترجمہ: حبیب ہم نے تمہیں جہاں والوں کے لیے محض رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

اپنے عموم پر ہے۔ اس تقدیر پر اس میں دو وجہیں ہیں۔ اول رحمتہ للعالمین کا مفہوم یہ کہ تمام جہانوں کو عمومی طور پر حضور علیہ السلام کی رسالت سے فائدہ ہوا ہے۔ حضور کے غلاموں کو اس طرح کہ انہوں نے آپ کے صدقے دنیا و آخرت کی عزت پائی۔ آپ کے دشمنوں اور لڑنے والوں کو یوں کہ ان کو جلد قتل کروا دیا، اور ان کی موت ان کی زندگی سے ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ زندگی ان کے آخری عذاب میں شدت کا باعث ہے کہ بدبختی ان کا مقدر ہو چکی ہے پس کفر میں طویل زندگی بسر کرنے سے جلدی مر جانا ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ رہے آپ سے معاہدہ کرنے والے، تو وہ دنیا میں آپ کے زیر سایہ، آپ کے وعدے اور ذقے داری میں زندہ رہے اور حضور سے لڑنے والوں کی بہ نسبت کم تر جرائم میں ملوث ہوئے۔ رہے منافق، تو محض زبانی اظہار ایمان سے ان کو جان و مال اور عزت و ابرو کا تحفظ مل گیا اور میراث وغیرہ میں ان پر مسلمانوں کے احکام جاری ہوئے اور رہ گئے دور دراز بسنے والی قومیں، تو اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو بھیج کر عام عذاب سے اہل زمین کو بچا لیا۔ پس حضور علیہ السلام کی رسالت سے تمام جہانوں کو فائدہ پہنچا۔ دوسرے یہ کہ حضور علیہ السلام ہر ایک کے لیے رحمت ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اس رحمت کو قبول کیا اور دنیا و آخرت میں اس سے نفع مند ہوئے۔ رہے کافر تو ان کے رد کرنے سے ان کے حق میں رحمت ہونے سے یہ خارج تو نہیں ہو گئی لیکن انہوں نے خود ہی اسے قبول نہ کیا۔



جیسے کہا جائے کہ اس بیماری کی یہ دوا ہے۔ اب اگر مریض اس دوا کو استعمال ہی نہ کرے، تو یہ دوا ہونے سے خارج تو نہیں ہوگی اور جن وجوہات کی بنا پر حضور علیہ السلام کی تعریف کی جاتی ہے۔ ان میں سے ایک وجہ وہ اخلاقِ کریمانہ اور عاداتِ پسندیدہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو پیدا فرمایا کہ جس آدمی نے آپ کے اچھے اخلاق اور بہترین عادات کو دیکھا ہے یقین ہو گیا کہ آپ ہی مخلوق میں بہترین اخلاق اور حسین ترین عادات کے مالک ہیں، نبی علیہ السلام تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم، سب سے بڑے امانت دار، سب سے بڑے سچی بات کہنے والے، سب سے بڑے برداشت والے، سب سے زیادہ جود و سخا والے، سب سے بڑے بوجھ اٹھانے والے، بڑے معاف کرنے والے، اور بڑے بخشنے والے ہیں۔ سخت ترین جمالت کے مظاہرے پر بھی زیادہ برداشت کا ہی اظہار فرماتے۔ جیسا کہ امام بخاری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے کہ :

تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اس طرح تھی محمد میرے بندے اور رسول ہیں۔ میں نے ان کا نام (متوکل) رکھا ہے۔ نہ ترش رو، نہ سخت دل، نہ بازاروں میں شور مچانے والے۔ نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینے والے۔ بلکہ معاف فرماتے اور بخشش دیتے ہیں۔ اور جب تک میں ان کے ذریعے بگڑے دین کو صحیح حال میں قائم نہ کر لوں، اندھی آنکھوں کو بینا نہ کر دوں، بہرے کانوں کو سُننے والا اور پردوں میں لپٹے دلوں کو منور نہ کر دوں، ان کو موت نہ دوں گا یہاں تک کہ لوگ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (کا اقرار کریں۔ اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر مخلوق پر رحم و شفقت فرمانے والے ہیں اور دین و دنیا میں مخلوق کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے ہیں۔ اللہ کی مخلوق میں فصیح تر اور کثیر معانی کو مختصر ترین مدلل الفاظ سے تعبیر فرمانے والے ہیں مقاماتِ صبر میں سب سے بڑھ کر ڈٹ جانے والے، میدانِ جنگ میں سب سے بڑھ کر بیچ بولنے اور سب سے بڑھ کر عہد و ذمہ پورا کرنے والے ہیں نیکی کا بدلہ سب سے بڑھ کر چڑھ کر دینے والے، بہت انکساری کرنے والے، اپنی ذات پر دوسروں کو سب سے بڑھ کر ترجیح دینے والے، ساری مخلوق سے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کی حمایت کرنے والے اور بچانے والے جس چیز کا حکم ملا اس پر سب

مخلوق سے بڑھ کر قائم رہنے والے اور چیز سے منع کیا گیا اسے سب سے زیادہ چھوڑنے والے مخلوق میں سب سے زیادہ رحم کے رشتوں کو جوڑنے والے ہیں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی دل، سچی زبان، نرم لہجہ، بوند و باش میں سب سے بڑے کریم ہیں۔ جو اچانک دیکھ لیتا ڈرتا اور جو جان پہچان کر کے گھل مل جاتا محبت کرنے لگتا۔ سرکار کی صفت بیان کر لے والا کہتا میں نے ان جیسا نہ ان سے پہلے کوئی دیکھا نہ ان کے بعد (راجود دلتنا س) سے مراد ہے نیک دلی اور بہت نیکی اور یہ کہ سخاوت کا گویا چشمہ تھا جو سرکار کے سینہ سے پھوٹتا تھا اور ہر ایسی عادت اس میں موجود تھی اور ہر نیکی نہایت جیسا کہ بعض اہل علم نے کہا کہ دنیا بھر میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں سینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نیکی جمع ہو۔ اللہ نے تمام خیر و خوبی جمع کر کے سرکار کے سینہ مبارک میں ودیعت فرما دی، اور یہ جو فرمایا کہ سرکار تمام مخلوق سے بڑھ کر سچ بولنے والے تھے سو یہ وہ خوبی ہے۔ جس کا اقرار حضورؐ سے لڑنے والے دشمنوں نے بھی کیا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام دوستوں نے جو شہادت آپ کے حق میں دی اُسے تو چھوڑ دو، کسی دشمن کو بھی کسی ایک جھوٹ کا تجربہ کبھی نہ ہوا۔ روئے زمین کے اہل کتاب اور مشرکوں نے حضور علیہ السلام سے طرح طرح کی جنگیں لڑیں اور عمر بھر کبھی کسی نے چھوٹے بڑے ایک جھوٹ کا بھی آپ کو طعنہ نہیں دیا۔ حضرت مسوٰ بن مخزوم کہتے ہیں میں نے اپنے ماموں ابو جہل سے کہا ماموں جان! کیا آپ محمدؐ کے اس اعلان نبوت سے پہلے کبھی ان کو جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ اس نے کہا بخدا، میرے بھتیجے! محمدؐ ہمارے ہاں جوانی میں اس کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ اب بڑھاپے میں کب جھوٹ بول سکتے ہیں؟ میں نے کہا ماموں جان! پھر تم ان کی پیروی کیوں نہیں کرتے؟ اس نے کہا میرے بھائی! بنی ہاشم اور ہم میں بزرگی کا جھگڑا ہے۔ انہوں نے کھانا کھلایا اور ہم نے کھلایا انہوں نے پلایا اور ہم نے پلایا انہوں نے پناہ دی اور ہم نے پناہ دی جب ہم نے گھٹے ٹیک دیئے اور اس طرح ان کے گردی ہو گئے۔ جیسے میرا گھوڑا میرا گردی ہے۔ تو انہوں نے کہا بنی ہاشم میں سے ہیں اب ہم ان کے آگے یہ دعویٰ کیسے پیش کر سکتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تسلی و تشفی دیتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: ان کی باتیں آپ کو پریشان کرتی  
ہیں، دراصل وہ تمہیں نہیں جھٹلا رہے  
بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے  
ہیں اور یقیناً تم سے پہلے بھی رسولوں  
کو جھٹلایا گیا ہے تو انہوں نے جھٹلانے  
پر صبر کیا، یہاں تک کہ ہماری مدد ان  
کو ان پہنچی اور اللہ کی باتوں کو کوئی  
بدلنے والا نہیں اور تمہارے پاس  
تو نبیوں کی باتیں آچکی ہیں۔

اِنَّهٗ لَيَحْضُرُنَّكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ  
فَاَنْتُمْ لَا تَنْکِزُوْا نَفْسَکُمْ وَلَکِنَّ  
الظَّالِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَسْخَدُوْنَ  
وَلَقَدْ کَذَّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ  
فَصَبِرْ وَاَعْلِیٰ مَا کَذَّبُوْا وَاُوْذُوْ  
حَتّٰی اَتٰہُمْ نَصْرُنَا جَ وَ لَا  
مُبَدِّلَ لِمَکَلِمٰتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ  
جَآءَتْکَ مِنْ نَّبَآئِی  
الْمُرْسَلِیْنَ ۝

اور یہ جو فرمایا اللہم عریکے، اس کا مطلب ہے آپ نرم مزاج ہیں لوگوں سے  
قريب رہتے ہیں، جو دعوت دے اس کی دعوت قبول فرماتے ہیں۔ جو آپ سے اپنی حاجت  
مانگے اس کی حاجت پوری فرماتے ہیں۔ جو آپ کے ارادے سے آئے اس کی دل جوئی  
فرماتے ہیں۔ نہ محروم کرتے ہیں، نہ ہی نامراد کر کے واپس کرتے ہیں۔ جب صحابہ کرام آپ سے  
کسی بات کا اظہار کرتے ہیں تو آپ ان کی موافقت کرتے ہیں اور ان کے مشورے کے  
بغیر کسی بات پر اظہار نہیں جاتے بلکہ ان سے صلاح و مشورہ لیتے ہیں۔ آپ ان کے نیکو کاروں  
کی بات قبول فرماتے اور بدکاروں کو معاف فرماتے تھے یہ جو فرمایا مایا الومهم عشبہ  
اچھی بسر کرنے والے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے جس ساتھی کے ساتھ گزیر بسر فرماتے بہترین کریم  
بسر فرماتے چہرہ اقدس پر طلال نہیں لاتے تھے بات میں سختی نہیں فرماتے تھے اور اس سے  
چہرہ مبارک پھیر نہیں کرتے تھے۔ زبان کی لغزشوں پر گرفت نہیں فرماتے تھے۔ بدتمیزی سے  
کوئی بات ہو جاتی اس پر مواخذہ نہیں فرماتے تھے بلکہ ان کے خاندان والوں سے انتہائی احسان  
فرماتے اور ان کا بھاری بوجھ اٹھاتے۔ پس حضور کی گزیر بسر ان کی تمام تکالیف و مظالم برداشت  
کرنا تھا۔ ان میں سے کسی پر نہ غصہ ہوتے، نہ ملامت کرتے نہ اس سے کوئی ایسی بات فرماتے  
جو اس سے ناپسند ہو (بشرطیکہ شریعت کا تقاضا نہ ہو) جو آپ سے گھل مل جاتا وہ آپ

کی قربت و توجہ سے متاثر ہو کر کہتا ہوں آپ سب سے بڑھ کر محبوب ہوں کہ آپ اس کے مسئلہ کا اہتمام فرماتے۔ اس کی تیر خواہی کرتے۔ اس پر احسان فرماتے اور اس کی سختی کو برداشت فرماتے تو اس گزر بسر سے بڑھ کر کریمانہ کون سی زندگی ہے۔؟

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے اپنے ہم نشینوں کے ساتھ نبی علیہ السلام کے

**امام حسین رضی اللہ عنہ کا فرمان**  
اخلاق کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا، ہمیشہ ہنس مکھ، آسان عادت، نرم پہلو۔ نہ ترش و نہ عیب گو۔ سخت طبع، نہ شور مچانے والے، نہ فحش گو، نہ بے جا تعریف کرنے والے، جس کی خواہش نہ ہوتی اس سے بے توجہ آپ کا امیدوار کبھی مایوس ہوتا نہ نامراد۔ تین باتوں سے اجتناب فرماتے۔ نہ کسی کی بُرائی کرتے، نہ عیب لگاتے، نہ اس کی چھپی باتوں کی ٹوہ میں لگتے۔ وہی بات کرتے جس کے ثواب کی امید ہو۔ جب بات فرماتے ہم نشین اس طرح گردنیں جھکالیتے جیسے ان کے سروں پر پرندے ہوں جب آپ خاموش ہو جاتے تب وہ بات کرتے۔ باہمی گفتگو میں جلد بازی نہ کرتے کوئی آدمی آپ کے سامنے بات کرتا سب خاموش ہو جاتے یہاں تک کہ وہ بات سے فاسخ ہو جاتا (صحابہ کرام) کی گفتگو آپ کے حضور ایسے ہوتی جیسے پہلی بار گفتگو کرنے والے کی۔ آپ بھی اس بات پر ہنستے جس پر دوسرے ہنستے اور جس پر باقی لوگ خوش ہوتے آپ بھی خوش ہوتے۔ کوئی اجنبی شخص بدتمیزی سے بات کرتا یا کچھ مانگتا تو آپ کے ساتھ اسے ہٹانے کی کوشش کرتے فرمایا کرتے جب کسی حاجت مند کو دیکھو تو عطا کرو۔ صرف اس تعریف کو قبول فرماتے جو احسان کے بدلے میں کرے جب تک کوئی بات ختم نہ کر لے، بات نہ کاٹتے۔ پھر ٹوکنا ہوتا تو یا منع کر کے ٹوکتے یا اٹھ کھڑے ہوتے۔

یہ جو فرمایا کہ جو شخص آپ کو اچانک دیکھتا ڈر جاتا، مرعوب ہو جاتا اور جان پہچان کے بعد جو آپ سے گھل مل جاتا، پیار کرنے لگتا، یہ حضور علیہ السلام کے دو وصف ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ پیچھے اور پُر خلوص بندوں کو موصوف فرماتا ہے۔ یعنی رُعب اور مُجبت۔ آپ پر رُعب و مُجبت دونوں کا نزول ہوتا۔ لہذا جو دیکھتا مرعوب ہو جاتا اور آپ کی بُرائی سے ڈرنے لگتا، اور اس کا دل آپ کے جاہ و جلال سے بھر جاتا۔ خواہ وہ دشمن ہی کیوں نہ ہوتا، اور جب آپ سے گھل

مل جاتا، اور اٹھنے بیٹھنے لگتا، تو سب مخلوق سے بڑھ کر آپ سے محبت کرنے لگتا۔ یہ ہے آپ کا مرتبہ عظیم، پسندیدہ، اور قابل تعظیم و تکریم۔ یہی کمالِ محبت ہے کہ اس کا تعلق محبت و رعب دونوں سے ہوتا ہے۔ پس رعب کے بغیر محبت و عظمت ناقص، اور ہیبت و تعظیم بھی محبت کے بغیر، جیسے قادر و ظالم کے لیے نقص ہے۔ کمال یہ ہے کہ محبت و مودت اور جاہ و جلال جمع ہوں۔ اور یہ کمال صرف اس وقت حاصل ہوتا ہے۔ جب محبوب میں صفات کمال ہوں جن کی بنا پر وہ عظمت و محبت کا مستحق ہو۔ اور جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں یہ صفات کمال ہر ایک سے بڑھ کر موجود ہیں تو اس کا حق ہے کہ اس کی تعظیم و بڑائی بیان کی جائے اس سے ڈرا جائے اور اس سے محبت کی جائے۔ دل کے ایک ایک جز کے ساتھ اور اس میں کسی کو اس کا شریک نہ کیا جائے کہ یہی وہ شرک ہے جسے اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا کہ کوئی شخص اس خصوصی محبت میں اللہ اور اس کی مخلوق میں برابری کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
أُتْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ  
آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ

ترجمہ: لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ کو  
چھوڑ کر دوسرے شریک اختیار کر لیتے  
ہیں ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی  
اللہ سے اور جو ایمان والے ہیں وہ  
سب سے زیادہ اللہ سے محبت کریں۔

تو اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی اور سے ایسی محبت کرے جیسی اللہ سے کرنی  
چاہیے تو اس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرا لیا جہنمی لوگ جہنم میں اپنے معبودوں سے کہیں گے۔  
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِذْ نَسُوْبُكُمْ  
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ: خدا کی قسم ہم ہی کھلی گمراہی میں تھے،  
جب تمہیں پروردگار عالمیان کے برابر  
ٹھہراتے تھے۔“

ان کاتبوں کو اللہ کے برابر ٹھہرانا یہ نہ تھا کہ انہوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ یا ان کو  
اور ان کے باپ دادا کو پیدا کیا ہے بلکہ انہوں نے اللہ کے برابر اپنے معبودوں کو پروردگار عالمیاں  
کے ساتھ اس محبت میں برابر کر لیا تھا، جو اللہ سے کرتے تھے۔ کیونکہ حقیقت عبادت محبت و ذلت

ہی تو ہے۔ یہی وہ جاہ و عزت ہے جس سے اللہ نے اپنے اس قول سے اپنی ذات کو متصف فرمایا ہے۔

تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي  
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝

ترجمہ: تیرے پروردگار کا نام بڑی برکت  
والا ہے (جو پروردگار) جلال و عزت  
والا ہے۔

دو قولوں میں صحیح تر یہ ہے کہ جلال کا معنی ہے تعظیم اور اکرام کا معنی ہے محبت۔ یہی مفہوم ہند کے اس قول کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔

اسی لیے مسند امام احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

أَلْظُوبِيَاذِ الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ترجمہ: اس کو لازمی طور پر اپنا لو۔

مسند ابو یعلیٰ الموصلی میں بعض صحابہ کرام سے ہے کہ انہوں نے اللہ کا اسم اعظم معلوم کرنا چاہا تو خواب میں دیکھا کہ آسمان کے ستاروں میں لکھا ہے

انسان کی ہر محبت و تعظیم، اللہ کی محبت و تعظیم کے تابع کر کے ماننا ہی جائز ہے۔

جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت، کہ یہ دراصل بھیجنے والے کی تعظیم و محبت کی تکمیل ہے۔

بے شک حضور کی امت جو آپ سے محبت کرتی ہے، محض اس لیے کہ اللہ آپ سے محبت کرتا ہے اور امتی آپ کی تعظیم و تکریم اسی لیے کرتے ہیں کہ اللہ ان کی تعظیم و تکریم فرماتا ہے۔

چونکہ اللہ کی محبت کی وجہ سے ہے لہذا اللہ ہی کی محبت ہے یونہی علما کی عزت اہل ایمان اور صحابہ کرام کی عزت و تکریم، اللہ اور رسول کی محبت کے تابع ہے۔ مقصد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رعب و محبت کا فیضان کیا۔ اور ہر مخلص ایمان والے نے اس سے حصہ لیا۔

امام حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا۔ مومن مٹھا س اور رعب والا ہوتا ہے۔ یعنی محبت کرتا اور جلال و

امام حسن بصری رحمہ اللہ کا فرمان

در رعب ڈالتا ہے کہ اللہ نے اس کو ایمان کا لباس پہنایا ہے جس کا یہی تقاضا ہے۔ اسی لیے

صحابہ کرام کے دلوں میں جتنی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی، کسی کے دل میں اتنی محبت کسی کی نہیں ہو سکتی، نہ ہی ایسی ہیبت و عظمت حضرت عمرو بن العاص فرماتے ہیں اسلام لانے سے پہلے کوئی شخص مجھے حضور علیہ السلام سے زیادہ بُرا نہ لگتا تھا، پھر جب ایمان لایا تو میری نظر میں حضور علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی محبوب و مُعظَّم نہ رہا۔ فرمایا کہ اگر میں تمہارے سامنے حضور علیہ السلام کی صفت کرنا چاہوں تو نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں حضور علیہ السلام کے جاہ و جلال کی وجہ سے کبھی آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ ہی نہ سکا۔ عروہ بن مسعود (حدیبیہ میں کفار مکہ کے سفیر) نے قریش سے کہا تھا اے قوم! خدا کی قسم میں قیصر و کسریٰ اور دیگر بادشاہوں کے درباروں میں گیا ہوں، مگر میں نے نہیں دیکھا کہ کسی بادشاہ کے ساتھ اس کی اتنی تعظیم و تکریم کرتے ہوں جتنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی کرتے ہیں۔ خدا کی قسم تعظیم کے پیش نظر وہ نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھتے نہیں اور جب کوئی گھنگار بھی تھوکتا ہے تو ان میں سے کسی کے ہاتھ ہی پٹتا ہے۔ جسے وہ اپنے منہ اور سینے پر مل لیتا ہے، اور جب وہ زنی وضو کرتا ہے تو اس کے استعمال شدہ پانی پر لڑنے مرنے کو تیار ہو جاتے ہیں! پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اوصاف سے متصف ہیں جو بار بار اور بتکرار حمد و ثناء کے مقتضی ہیں، تو آپ کا نام محمد رکھا گیا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ ایسا نام ہے جو اپنے معنی، اور معنی کے مطابق ہے۔ اور لفظ حمد و محمد میں فرق دو طرح سے ہے۔ اول یہ کہ محمد کا مطلب ہے

جس کی یکے بعد دیگرے تعریف کی جائے، یہ دلالت کرتا ہے۔ کہ آپ کی حمد کرنے والوں کی حمد بہت زیادہ ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اسباب حمد و ثناء آپ کی ذات میں بہت زیادہ ہیں اور احمد، حمد سے اسم تفضیل ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے۔ کہ جس حمد و ثناء کے آپ حقدار ہیں، وہ اس سے افضل ہے، جس کے دوسرے مستحق ہیں پس محمد میں حمد زیادہ ہوتی ہے کیت (مقدار) کے لحاظ سے اور احمد میں حمد زیادہ ہوتی ہے کیفیت (مرتبہ) کے لحاظ سے۔ پس کسی انسان کی جو تعریف ہو سکتی ہے۔ آپ کی سب سے زیادہ اور سب سے اعلیٰ حمد و ثناء کی جاتی ہے۔ دوم یہ کہ محمد وہ ہے جو بتکرار تعریف کی جائے جیسا کہ گزر چکا ہے اور احمد وہ ہے جس نے اپنے رب کی تمام حمد و ثناء

کرنے والوں سے افضل حمد و ثنا کی ہو تو ایک نام پاک یعنی محمدؐ نے بتایا کہ آپ قابل صفت و ثنا ہیں اور دوسرے نام پاک یعنی احمدؐ نے بتایا کہ آپ سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔ یہی قیاس و قانون بھی ہے۔ کیونکہ بصریوں کی ایک جماعت کے نزدیک اسم تفضیل اور فاعل تعجب صرف فاعل کے فعل سے بنتے، مفعول کے فعل سے نہیں بنتے (یعنی فاعلیت کے معنی کے لیے آتے ہیں، مفعولیت کے لیے نہیں آتے) دوسروں نے ان سے اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اسم تفضیل و تعجب کو فاعل اور مفعول دونوں کے فعلوں سے بنتے ہیں۔ (یعنی فاعلیت اور مفعولیت، دونوں کے لیے آتے ہیں) مقصد یہ کہ حضور علیہ السلام کے نام محمدؐ اور احمدؐ اس لیے رکھے گئے ہیں کہ آپ کی حمد سب سے زیادہ اور سب سے افضل کی جاتی ہے۔ پس دونوں مبارک نام اسم مفعول کے معنی میں ہیں، اور یہی مذہب مختار ہے اور حضور کی مدح میں یہ بات بلیغ تر اور اس کا مفہوم کامل تر ہے۔ اور اگر اس سے فاعلیت کا معنیٰ مراد لیا جائے تو آپ کا اسم گرامی حماد ہوگا یعنی بہت تعریف کرنے والا۔ جیسے آپ کا اسم گرامی محمدؐ ہے یعنی جس کی بہت تعریف کی جائے۔ تو بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں۔ لہذا اگر آپ کا نام نامی فاعل کے معنی میں ہو تو بہتر ہوگا کہ نام نامی حماد ہو۔ جیسے آپ کی اُمت کا ہے۔ نیز یہ دونوں پاکیزہ نام سرکار کے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمید سے مشتق ہیں جن کی بنا پر ہی آپ اسم گرامی محمدؐ و احمدؐ سے موسوم ہونے کے مستحق ٹھہرے، کہ حضور ہی کی ذات گرامی ہے جس کی دنیا اور آخرت والے، آسمان والے اور زمین والے سبھی تعریف کرتے ہیں پس آپ اپنے کثیر اوصافِ محمودہ کہ جن کے شمار سے شمار کرنے والوں کے اسماء عدد ختم ہو جائیں، کی وجہ سے محمدؐ کے ایسے دو مشتقوں (محمدؐ و احمدؐ) سے موسوم ہوئے۔ جو عظمت و شوکت میں فضیلت و زیادتی کا تقاضا کرتے ہیں۔ "ابن القیم کا کلام ختم ہوا۔"

قاضی عیاض مالکی نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام سے پہلے ان دو ناموں سے کسی کو موسوم نہ ہونے دیا یعنی محمدؐ اور

احمد۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہاں وہ جو اسم گرامی احمدؐ پہلی کتابوں میں آیا ہے، اور جس کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی، تو اللہ نے اپنی حکمت سے نہ تو آپ سے پہلے کسی کو نہ نام رکھنے دیا۔



اور کسی دعویٰ کو آپ سے پہلے اس کا دعویٰ کرنے دیا۔ کہ کمزور دلوں میں شک و شبہ پیدا نہ ہو۔ رہ گیا اسم گرامی محمد، صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو یہ نام بھی کسی عربی یا غیر عربی نے آپ کی پیدائش سے کچھ عرصہ پہلے صرف اس وقت رکھنا شروع کیا۔ چونکہ یہ بات ہر طرف مشہور ہو گئی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے جس کا نام محمد ہے تو کچھ عربوں نے اپنے بیٹوں کا نام اس امید پر رکھنا شروع کر دیا کہ شاید انہی میں سے وہ محمد ہوں۔ اور اللہ بہتر جانتا کہ کہاں اپنی رسالت کی آیت کہاں رکھے گا، الخ۔ میں نے عارف باللہ عبد اللہ بن ابی حمزہ کی شرح مختصر بخاری میں حضور علیہ السلام کے اس فرمان کے تحت کہ۔

تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَسُوا ترجمہ میرے نام پر نام رکھو، اور میری  
بکنیت۔ کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

یہ عبارت دیکھی ہے حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو اپنے نام پر نام رکھنے کی اجازت اس لیے دی کہ اس میں خیر و برکت ہے۔ کہتے ہیں کہ جس گھر میں محمد نامی کوئی شخص رہتا ہو وہ خیر و برکت سے خالی نہیں ہوتا، یہ بھی مذکور ہے کہ قیامت کے دن جب اسے اس کے نام محمد سے پکارا جائے گا، ہر کوئی یہ نام سن کر سراٹھائے گا۔ کامیاب و کامران ہوگا۔ اس بارے میں اس سے ملنے بجلتے بکثرت آثار منقول ہیں۔ فرمایا کہ میں نے ایک بابرکت عالم کو دیکھا جس کی کافی اولاد تھی۔ انہوں نے ہر بچے کا نام محمد رکھا ہوا تھا۔ ان میں صرف کنیت سے امتیاز ہوتا تھا۔ کیونکہ وہ روایت انہوں نے سن رکھی تھی جس میں اس نام نامی کی خیر و برکت کا ذکر تھا اور جو کوئی اپنے بچے کا یہ نام رکھے اس کی فضیلت بیان ہوئی تھی، اسی لیے میں نے ان عالم صاحب اوصان کی اولاد کو ہمیشہ عظیم الشان خوشحالی میں ہی دیکھا ہے۔ نہ کسی سے طمع نہ خوف، نہ دین سے غفلت، عبارت ختم ہوئی۔

حافظ سیوطی نے اپنی کتاب "الریاض الدینقہ فی اسماء خیر المخلیقہ" میں اس اسم گرامی پر کلام کرتے ہوئے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اور فرمایا وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَّسُولٌ اور فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ۔ پوری آیت۔ اور احادیث میں حضور

کا ذکر چکا ہے۔ یہ نام اقدس حضور کے مشہور ترین اور بزرگ ترین ناموں میں سے ہے۔ اسی لیے اس میں چند خاص چیزیں رکھی گئیں ہیں۔

ایک یہ کہ کافر جب تک اس کو زبانی پر نہ لائے اس کا اسلام صحیح نہیں ہو سکتا۔ یوں کہے مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

## اسم محمد کی خصوصیات

مُحَمَّدُ اللّٰہ کے رسول ہیں، پس اس جگہ اُمّی بولنا کافی نہیں، البتہ الجلیسی نے اسے اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ اس کے ساتھ ابوالقاسم کا لفظ ملا دیا جائے۔ اور الاسنوی نے التہید میں اس کی توثیق کی ہے۔ دوسری یہ کہ تشہّد (شہادت) میں بھی اسی کو بولا جاتا ہے۔ اس کی جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور نام کو استعمال کرنا کافی نہیں۔ نہ ہی اسم احمد کافی ہے۔ جیسا کہ شرح المہذب اور تحقیق میں لکھا ہے۔ یہی کلمہ خطبہ کا ہے۔ تیسری کہ اس کو بیت الخلا میں لے جانا مکروہ ہے اور استنجاء کے وقت اس کو ہاتھ سے بدلنا ضروری ہے۔ اگر اپنا نام محمد تھا اور اسی نیت سے انگوٹھی پہنکھو الیا تو بھی پاس رکھنا محل نظر ہے۔ چوتھے یہ کہ اسم نام گرامی سے ضرب، کسر اور بسط سے رسولوں کی تعداد نکلتی ہے جو کہ تین سو تیرہ ہے یوں کہ اس میں پہلی میم اور دوسری مشدّد جو قائم مقام دو میموں کے ہے۔ کل تین میم ہوئے۔ اور میم کی جب کسر کی جائے تو م، می۔ م تین صرف بنتے ہیں اس حساب سے ہر میم کے ابجد کے حساب سے نوے عدد بنتے ہیں مثلاً میم کے عدد میں چالیس۔ یا دی کے عدد میں دس۔ (دو میموں اور ایک یا دی) کے عدد ہوئے نوے، پس تین میموں کے عدد ہوئے دو سو اتر۔ دال کے عدد ہیں تیس۔ یوں کہ دال (د) کے چار۔ الف (ل) کا ایک۔ لام (ل) کے تیس۔ (کل ۳۵)۔ حاکم کے آٹھ عدد اس میں کسر نہیں (کل ٹوٹل ۳۱۳)۔ پنجم۔ پھلکی یہ نام رکھنے کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے ایک مینڈا عقیقہ میں ذبح کیا اور آپ کا نام محمد رکھا جب ان سے کہا گیا کہ ابوالحارث! محمد نام رکھنے پر کس چیز نے آپ کو آمادہ کیا، اور آپ نے ان کا نام باپ دادا کے نام پر نہیں رکھا۔ تو انہوں نے فرمایا میرا مقصد یہ ہے کہ آسمان پر اللہ ان کی تعریف کرے اور زمین پر لوگ

بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ، ابن اسحاق کی یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور علیہ السلام کی والدہ ماجدہ آمنہ بنت وہب سلام اللہ علیہا فرمایا کرتیں کہ جب وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس آکر کہنے والے نے کہا، آپ اس امت کے آقا کی حاملہ ہیں۔ جب وہ زمین پر تشریف رکھیں تو کہنا میں ان کو خدائے واحد کی پناہ میں دیتی ہوں، ہر حاسد کی شر سے کیا کچھ دوسرے اشعار کے ساتھ، اور ان کا نام محمد رکھنا۔ تو رات میں ان کا نام احمد ہے۔ زمین و آسمان والے اس کی تعریف کریں گے۔ لیجیل میں بھی ان کا نام احمد ہے۔ زمین و آسمان والے ان کی تعریف کریں گے۔ اور قرآن میں ان کا نام محمد ہے، پس اسی لیے والدہ ماجدہ نے آپ کا نام محمد رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تکلاعی نے اپنی کتاب سیرت میں کہا ہے روایت ہے کہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ کا

## حضرت عبدالمطلب کا خواب

نام مبارک ایک خواب کی بنا پر محمد رکھا تھا۔ انہوں نے دیکھا گویا چاند کی زنجیر ان کی کمر سے نکلی۔ اس کا ایک سر آسمان پر اور دوسرا سر زمین پر ہے۔ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں۔ پھر وہ زنجیر ایک درخت سے بدل گیا جس کے ہر پتے پر روشنی ہے۔ مشرق و مغرب والے اس درخت سے ٹٹک رہے ہیں۔ انہوں نے یہ خواب بیان کیا تو اس کی یہ تعبیر کی گئی کہ ان کی پشت سے ایک فومو لود ہونے والا ہے اہل شرق و غرب اس کی غلامی کریں گے۔ زمین و آسمان والے اس کی تعریف کریں گے اسی لیے انہوں نے آپ کا نام محمد رکھا۔

اس روایت کے ساتھ جو حضور کی والدہ ماجدہ نے بیان فرمائی۔ حافظ سیوطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معراج کی رات میں جس آسمان سے گزرا وہیں اپنا نام اس طرح لکھا پایا محمد رسول اللہ۔ اس کو ابوہریرہ اور بزار نے روایت کیا اور طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدم علیہ السلام سے مجھول ہوتی تو انہوں نے عرش کی طرف سر اٹھا کر کہا کہ اللہ میں بسحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے معافی چاہتا ہوں۔ اللہ نے وحی فرمائی، محمد کون ہیں؟ صلی اللہ علیہ وسلم

کہا تیرا نام بڑا بابرکت ہے، جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں سر اٹھا کر تیرے عرش کی طرف دیکھتا اس میں لکھا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ تو میں سمجھ گیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام سے ملا کر لکھا ہے اس سے بڑھ کر کوئی تیرے حضور بلند مرتبت نہیں، اللہ نے وحی کی اسے آدم تیری اولاد میں سے وہ آخری نبی ہوں گے۔ اور اگر وہ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا، اس کو حاکم نے مستدرک میں ذکر کیا اور صحیح قرار دیا۔

اور امام بیہقی نے "دلائل النبوت" میں روایت کیا ابو نعیم نے المحلیۃ میں اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت کے ہر درخت کے ہر پتے پر لکھا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔ بزاز وغیرہ نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث نقل کی کہ وہ خزانہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے رَفِیْ کُنُوْنِیْ وَمَقَامِیْ کِدِیْمِیْ یہ ایک سنہری تختی ہے جس میں لکھا ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مجھے اس پر تعجب ہے جسے تقدیر پر یقین ہے۔ پھر مشقت میں جتا رہتا ہے۔ مجھے اس پر تعجب ہے جس کو جہنم یاد ہے، پھر بھی ہنستا ہے مجھے اس پر تعجب ہے، جسے موت یاد ہے پھر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ سے غافل ہے۔ السیوطی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نقش تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ۔

طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا، جو اللہ نے ان کو عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے اُسے اپنی انگوٹھی میں جڑ لیا۔ اس کا نقش تھا: "إِنَّا لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُیْ وَرَسُولِیْ" فرمایا کہ صحیح تر حدیث جو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے کی فضیلت میں آئی ہے وہ حضرت امامہ الباہلی کی حضور علیہ السلام سے یہ روایت ہے۔ "جس کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام مُحَمَّدٌ رکھا، میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی نیت سے، وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائے گا،" اس کی سند

میں کوئی ضعف نہیں ہے۔

ابن حجر مکی نے شرح شمائل میں فرمایا اسم محمد و احمد کی مزید خوبی یہ ہے کہ دونوں میں حروفِ جلالت برابر ہیں۔ ان دونوں مبارک ناموں کے فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ جو کوئی ان کو کسی ورق پر لکھ کر اپنے پاس رکھ لے اور ہمیشہ دیکھتا رہے اور حضور علیہ السلام پر درود و سلام بھیجتا رہے، تو اس کو نیند کی حالت میں سرکار کی زیارت کثرت سے ہوگی۔ میرے آقا سید مصطفیٰ البکری نے اپنی شرح شرح حزب الامام النودی کے آخر میں فرمایا حضور علیہ السلام کے تمام ناموں میں مشہور تو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور آپ سے پہلے کسی نے یہ نام نہیں رکھا۔ لیکن جب آپ کے نور و ظہور کا زمانہ قریب آگیا۔ اور آپ کا ذکر ہر طرف پھیلنے لگا تو اہل کتاب نے اپنے بیٹوں کا نام اس اُمید پر محمد رکھا کہ شاید ہمارا بیٹا نبی بن جائے۔ ایسے بچوں کی تعداد پندرہ تھی۔ حضور علیہ السلام کے پاکیزہ نام کھا گیا ہے کہ ایک ہزار ہیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ہزار بیس ہیں۔ لیکن ان سب میں سننے میں لذیذ تر، اور دل کو سب سے زیادہ تسکین دینے والا، چشمہ فرحت و سرور یہی بابرکت نام ہے۔ اگرچہ آپ کے تمام نام ایسے ہی معظم و معزز ہیں۔ شارح دلائل نے شروع میں فرمایا۔ سرکار کا یہ نام اقدس مشہور تر، مخصوص تر اور معروف تر ہے، اسی نام اقدس سے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں سرکار کو بلاتا ہے اور بلائے گا اور یہی نام پاک کلمہ توحید میں آیا ہے۔ اسی سے آدم علیہ السلام کی کنیت (ابو محمد) رکھی گئی، اور اسی نام اقدس سے انہوں نے شفاعت چاہی۔ اور اماں، حوا کے حق مہر کے طور پر اسی نام پاک پر انہوں نے درود پڑھا تھا، اور خود حضور علیہ السلام اپنا یہی نام بتاتے تھے۔ فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - وَالَّذِي نَفْسِي مُحَمَّدٌ بِسْمِهِ - ۶۔ فَاِطْمَئِنُّوا بِمُحَمَّدٍ كَيْسِي كَوْخَطٍ لِّمَنْ تَوَاسَّطُ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللَّهِ اسی نام سے فرشتے آپ پر درود بھیجتے ہیں، اور اسی نام سے قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام تمام انسانوں کو شفاعت کے لیے آپ کا دروازہ دکھائیں گے۔ حدیث معراج میں جبریل علیہ السلام نے اسی نام پاک سے سرکار کا تعارف کروایا۔ وغیرہ وغیرہ۔ حدیث معراج میں ابراہیم علیہ السلام نے بھی سرکار کا یہی نام مبارک لیا۔ آپ کی پیدائش پر آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب

نے بھی یہی نام رکھا۔ اسی نام مبارک سے قوم آپ کو پکارتی تھی پہاڑوں کے فرشتے نے بھی آپ کے اسی نام سے آواز دی۔ فرشتہ موت آپ کی روح قبض کر کے اپنے ہمراہ لے کر آسمان کی طرف یہی نام مبارک لے لے کر داتا جاتا تھا۔ وَالْحَمْدُ آگاہ جب سرکارِ جنت کا دروازہ کھلوایں گے اور نگرانِ فرشتہ نام پوچھے گا تو وہاں بھی آپ یہی نام لیں گے۔ یونہی دوسرے کئی مقامات پر اس وقت میرے ذہن میں حاضر نہیں۔ حضور علیہ السلام کے ناموں کی شرح کرتے ہوئے فرمایا: ”یہی نام مبارک آپ کی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مُحَمَّدٌ سَاسُ الْوَلَدِ“ یہ صفت سے منقول ہے۔ کیونکہ دراصل یہ حَمْدٌ مضاعف سے اسم مفعول ہے۔ پھر اس کو نقل کر کے حضور علیہ السلام کا علم مقرر کیا گیا۔ معنوی لحاظ سے یہ صیغہ مبالغہ میں کیونکہ ثلاثی مجرّح میں مبالغہ کا معنی پیدا کرنے کے لیے مضاعف کیا جاتا ہے۔ (لفظی اضافہ کیا جاتا ہے) اصل میں حَمْدٌ فعل مجہول سے محمّد (اسم مفعول) بنا پھر اس کو (لفظی اضافہ کر کے) حَمْدٌ اور اس سے اسم مفعول بھی مُحَمَّدٌ بنایا گیا۔ اور یہ مبالغہ کے لیے کیا گیا۔ کیونکہ اس میں حمد یکے بعد دیگرے تکرار کے ساتھ ہوتی ہے پس لغت میں محمد کا مطلب ہوگا الَّذِي يُحَمِّدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ۔ جس کی یکے بعد دیگرے ثنا کی جائے، اور مُفَعَّلٌ کا لفظ جیسے مُفَرَّبٌ اور مُمَدَّحٌ تو صرف اس ذات کے لیے آیا کرتا ہے، جس پر فعل یکے بعد دیگرے تکرار کے ساتھ آئے پس یہ نام حضور علیہ السلام کی ذات اور معنی کے مطابق ہے کیونکہ آپ کی ذات پاک تمام کائنات کی زبانوں پر ہر ہر پہلو سے ستودہ ہے حقیقت کے لحاظ سے۔ اوصاف کے لحاظ سے جسم اور عادات کے لحاظ سے تمام اعمال، احوال، علوم، اور احکام کے لحاظ سے۔ اور تمام ان چیزوں کے لحاظ سے جو آپ کے صدقے نازل ہوئیں اور ظاہر ہوئیں۔ پس وہ قابلِ ستائش ہیں زمین و آسمان میں۔ اور دنیا و آخرت میں۔ دنیا میں یوں کہ اللہ نے آپ کے ذریعے ہدایت دی۔ اور آپ کے صدقے سے علم و حکمت سے مالا مال فرمایا۔ اور آخرت میں شکایت کے ذریعے۔ تو جیسا لفظ کا تقاضا تھا معنی میں تکرار ہو گیا اس کے ساتھ آپ ہی حامد (اللہ کی حمد کرنے والے) ہیں۔ کیونکہ اللہ کی جس نے حمد و ثنا کی آپ کی تعلیم سے کی کہ وہ سب کے نبی ہیں۔ لہذا وہی حامد ہیں۔ چاہو تو یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی حامد وہی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی حمد و ثنا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی زبانوں پر آپ کی حمد کی پس آپ ہی الحامد اور آپ ہی المحمود ہیں۔ مگر یہ فرق یہ ہے کہ نزول حکم اور مبدأ فاعلیت کے اعتبار سے آپ کو احمدیت سے مخصوص کیا گیا ہے اور بلوغ حکم اور غنمائے مفعولیت کے لحاظ سے محمدیت کے لحاظ سے۔ پس آپ کا نام آسمان میں احمد اور زمین میں محمد مشہور ہو گیا۔ پس آل حضور صلی اللہ علیہ وسلم حمد و ثنا کرنے والوں میں بھی بہترین اور سزاواران حمد و ستائش میں بھی افضل ہیں اور حق تو یہ ہے کہ مخلوق میں سے آپ کے سوا نہ کسی نے آپ کی حمد و ثنا کی اور نہ ہی آپ کے علاوہ رب کی طرف سے کسی کی تعریف و توصیف کی گئی۔ ہو بھی کیسے؟ کہ لا الحمد تو آپ ہی کے ہاتھ میں ہو گا وہی مقام محمد کے مالک ہیں جہاں پہلے پچھلے سب آپ کی تعریف کریں گے الخ الفاسی نے شرع دلائل میں فرمایا۔ اس کلام کا اکثر حصہ شیخ عبد اللہ مکی کی کتاب شرح المحاجیہ سے ماخوذ ہے۔ پھر یہ کہ آپ اس وقت تک محمد نہیں ہوئے جب تک کہ احمد نہ ہوئے صلی اللہ علیہ وسلم۔ یوں کہ آپ نے رب تعالیٰ کی حمد و ثنا، تمام لوگوں سے پہلے کی۔ وجود میں بھی ایسا ہی ہوا۔ (کہ آپ وجود پہلے اور اور مخلوق کا بعد میں ہوا) بلاشبہ آپ کا اسم گرامی احمد پہلی کتابوں میں موجود ہے۔ اور اسم گرامی محمد (احمد کی طرح) قرآن میں ہے۔ اور اسم گرامی احمد صفت سے منقول ہے جس میں تفضیل کا معنی ہے۔ اس کا مفہوم ہے اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد و ثنا کرنے والا اور حقیقت میں ایسا ہی ہے کیونکہ مقام محمود میں آپ پر حمد و ثنا کے وہ جامع کلمات کھولے جائیں گے جو آپ سے پہلے کسی پر نہ کھولے گئے پھر آپ ان کلمات طیبات سے اپنے رب کی حمد و ثنا کریں گے اسی لیے حمد کا پرچم (لوا الحمد) آپ کے ہاتھ دیا جائے گا۔ پھر فرمایا، شیخ ابو عبد اللہ مکی نے کہا اس اسم گرامی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صوت مادہ کے لحاظ سے لطیف اشارات ہیں۔ یعنی حروف مادہ اور ہیئت صوتیہ کے لحاظ سے۔ پہلی صورت اس طرح کہ اولاً یہ اسم گرامی **اسم گرامی محمد میں سو کی وادی اشارات** ملکوتی اعلیٰ (بلند ترین سلطنت) کی میم پر مشتمل ہے۔ حاضرات اور حفظ پر دلالت کرتی ہے جو آپ کو حاصل ہے اور جسے قلم بال

نے لکھا ہے۔ اور مملکت بالا کی میم ہے جو مملکت ظاہری کی میم میں موجود ہے اور دوام و اتصال کی دال، جو انفصال و انقطاع کے وہموں کو ختم کرتی ہے۔

دوسری صورت یوں کہ اس اسم گرامی (محمد) کی صورت انسانی صورت سے ملتی جلتی ہے۔ پہلی میم سر۔ حا دونوں بازو۔ دوسری میم پیٹ۔ دال دونوں پاؤں۔ الخ (اسی لیے امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ سوتے وقت یوں لیٹتے کہ دایاں ہاتھ سر کے نیچے اور بایاں اوپر پاؤں اوپر کی طرف سکیڑ لیٹے اور قبضہ رُخ ہو جاتے جس سے جسم مبارک اسم گرامی محمد کی صورت میں ڈھل جاتا، سبحان اللہ مترجم)

شیخ عبدالرحمن بسطامی رحمہ اللہ، اپنی کتاب دستاویز الطنون فی رویۃ قدس العین کی فصل ثانی میں لکھتے ہیں پھر

## شیخ عبدالرحمن بسطامی کا فرمان

یہ اسم گرامی حقیقت میں نہ سرکار سے پہلے کسی کا رکھا گیا نہ بعد میں۔ لوگوں نے یہ نام رکھ کر مخلوق میں شرکت کر لی معنوی جہت سے کوئی آپ کا شریک و ہم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ کے علاوہ جو مخلوق، اس میں کچھ نہ کچھ کسی پہلو سے نقص ضرور ہے، اور نہیں تو یہ تو ہے کہ کوئی کمال کی انتہا تک نہیں پہنچ سکا، جو آپ کا ترہ ہے۔ پس محمد صلی الاطلاق یا محمد مطلق آپ کے سوا کوئی نہیں جو جس میں کسی قسم کا نقص نہ ہو، کیونکہ کسی وصف کمال میں انتہا تک نہ پہنچنا بھی ایک طرح کی بُرائی ہے۔ ذمہ اور جس سے ذمہ کا کسی طرح بھی تعلق ہو جائے حقیقتہً محمد نہیں ہو سکتا۔ پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی محمد نہیں۔ اسی لیے جب مشرکین نے، نظم اور کلام موزوں سرکار کی ہجو کرنا چاہی، تو اللہ نے اس کا رُخ آپ سے پھیر دیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کسی طرح بھی اسے نہیں چاہتی۔ پس وہ مذمم کی ہجو کرتے تھے اور وہ شیطان ہے کیونکہ شیطان کے تمام ناموں میں یہ جامع ترین نام ہے۔ کیونکہ یہ انتہائی درجہ کے ہر عیب پر مشتمل ہے۔ ان دونوں دُعاؤں (مذمم) میں اسی واضح تضاد اور دونوں صفتوں میں عدم اشتراک کی وجہ سے شیطان حضور علیہ السلام کی صورت نہیں بنا سکتا۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب اسم محمد اللہ کے نام محمود سے مشتق کیا جائے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ نہ

قَدْ وَالْعَدُوِّ مُحَمَّدٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِ اَبِيهِ



اللہ نے حضور کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اسے عظمت و بزرگی بخشے پس عرش والا محمود ہے، اور یہ محمد ہیں، صلی اللہ علیہ وسلم۔

تو پھر اس محمد میں تشدید سے مبالغہ کیوں فرمایا اور محمود میں کیوں نہ مبالغہ کیا گیا؟

جواب کا مالک نہیں ہو سکتا کہ تمام اوصاف میں کامل ہو اور آخری درجہ پر فائز ہو، لہذا

اسم گرامی مشدد کرنے کی ضرورت پڑی یہ بتانے کے لیے کہ اس وصف میں آپ دوسروں کی مثل نہیں۔ بلکہ آئینہ حق ہیں، جو اسکا وصفات کے تمام حقائق کو اپنے اندر منعکس کر رہے ہیں۔

یہ جو کہا گیا ہے کہ اسم اقدس محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک محمود سے مشتق ہے۔ اس میں کچھ ابہام

## مترجم کی طرف سے وضاحت

ساا گیا ہے۔ کیونکہ مادہ اشتقاق مصدر ہوتا ہے یہ تو دونوں اسم مفعول ہیں اور دونوں حمد

مصدر سے مشتق ہیں۔ پھر ایک کو دوسرے سے کیوں مشتق کیا گیا؟ اس کی مختصر توجہ یہ ہے کہ

چونکہ دونوں کا مادہ اشتقاق ایک ہی ہے، تو جب کہا محمد حمد سے مشتق ہے۔ محمود حمد سے مشتق

ہے۔ حد واسطہ حمد کو گرانے سے نتیجہ بآد ہوگا محمد محمود سے مشتق ہے۔ یوں ہی تقدیم و تاخیر

سے نتیجہ آئے گا محمود محمد سے مشتق ہے۔ چونکہ حد واسطہ حمد صغریٰ و کبریٰ دونوں میں

محمول ہے لہذا شکل ثانی ہوئی اس کے صحیح نتیجہ کے لیے دو شرطیں ہیں۔

(۱) کیفیت یعنی ایجاب و سلب میں صغریٰ و کبریٰ مختلف ہوں۔

(۲) کبریٰ کلیہ ہو اور صغریٰ دائمی ہو۔

یہاں پہلی شرط نہیں مانی گئی۔ لہذا نتیجہ کبھی صحیح اور کبھی غلط ہو سکتا ہے۔ یہاں صحیح صورت مراد

ہے۔ تفصیل کے لیے کتب معقول کی طرف رجوع کریں۔ مثلاً شرح تہذیب بحث قیاس وغیرہ۔

سیدی ابوالمواہب الشاذلی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب قوانین الاشراف میں

فرمایا، فرمان باری تعالیٰ ہے:-

وَاذْكُرْنَا لِمَلِيكَتِكَ اشْجُدُوا

ترجمہ: جب ہم نے فرشتوں سے کہا، آدم کو سجدہ کرو، تو انہوں نے سجدہ کیا۔

وَاذْكُرْنَا لِمَلِيكَتِكَ اشْجُدُوا

اگر تم اللہ کے سوا کسی دوسرے کو سجدہ کرنا تو حرام ہے تو یہ سجدہ کیسے جائز ہو گیا ؟  
 ہم کہتے ہیں اس سجدہ سے مقصود تھا چھوٹے کا بڑے کے آگے تواضع و انکساری  
**جواب** کرنا۔ یہ مربوط کا رب کو سجدہ نہ تھا کیونکہ آدم علیہ السلام بندے تھے، رب نہ تھے  
 لیکن ان کی انسانی شکل کی اس لیے تعظیم و تکریم کی گئی کہ اس میں محمدی آثار نمایاں تھے۔ یہی تو وہ حقیقت  
 ہے اے عقل و ذوق والو! جس نے محراب میں سجدہ واجب کیا۔

بقول امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ -

شکل بشر میں نور الہی نہ ہو اگر کیا قدر اس خمیرہ مادرِ مدر کی ہے

مزید تشریح کے لیے دیکھو تفسیر کبیر للرازی۔ تفسیر قرطبی۔ روح المعانی۔ برنا باس کی لیجیل و غیرہ مترجم  
 وہ یوں کہ آدم علیہ السلام کا سر میم (م) ان کا ہاتھ ح (ح) حاء ان کی ناف (م) میم اور باقی حصہ  
 (د) دال "خط قدیم میں یوں لکھا تھا" ابوالمواہب رحمہ اللہ نے فرمایا، ہماری بات کی تائید  
 ہمارے اساتذ یعنی سیدی علی و فارسی اللہ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے :-

لَوْ أَبْصَرَ الشَّيْطَانُ حُضُورَ عَلَيْهِ السَّلَامِ كَـ نُورِ كِی

فِي وَجْهِهِ آدَمُ كَانَ آوَّلُ مَنْ سَجَدَ جھلک آدم علیہ السلام کے چہرے میں دیکھ

لیتا تو سب سے پہلے سجدہ کرنے والا تھا

حضور علیہ السلام تمام رسولوں اور نبیوں اور تمام اہل خیر و تقویٰ کے نور ہیں جیسے کہ فرمایا :-

عِيسَىٰ وَآدَمُ وَالصُّدُودُ جَبَّعُهُمْ

هُمْ آغَيْنِ هُوَ نُورٌ هَالِكًا وَسَادُ

حضرت عیسیٰ، آدم اور تمام سردار (انبیاء) علیہم السلام ایسی آنکھیں ہیں جن میں روشنی

آپ ہیں کہ روایات میں یہی آیا ہے

یہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کے لیے تمام نبیوں کا نور اور رسولوں کی رہنمائی، اولیاء کی  
 ہدایت جمع کر کے آپ کو نور ختم نبوت سے منقش کر دیا۔

یہاں ایک لطیفہ ہے کہ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی میم جب پڑھو تو تین

**ایک علمی لطیفہ** حروف بنتے ہیں (میم - م - م) ثانی دو حرف ہیں (ح - ح) (۱۰)

ہمزہ شمار نہیں ہوتا، کہ یہ الف ہی ہے۔ دو میموں سے چھ حروف نکلے۔ دال میں تین حروف ہیں د۔ ل۔ ل۔ دال۔ الف۔ لام۔ پس جب شمار کریں۔ آپ کے نام کے ظاہری و باطنی حروف۔ تو تمہیں ابجد کے لحاظ سے ۲۱۴ حاصل ہوئے۔ ۲۱۳ تو رسولوں کی تعداد ہے جو نبوت کے جامع ہیں۔ باقی ایک سچا۔ یہ مقام ولایت ہے جو تمام نبیوں اور حضور علیہم السلام کے پیروکار و ولیوں پر تقسیم کیا گیا ہے یہاں ایک اور نقطہ ہے کہ ولیوں پر تقسیم ہونے کے لیے صرف ایک عدد افراد سچا ہے۔ کیونکہ ان ولیوں میں افراد بھی ہوتے ہیں جو حقیقتہً انفرادی شان سے مختص ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک فرد کو اللہ تعالیٰ اپنے زمانہ کے نور کا جامع کر دیتا ہے اور یہ دقیقہ

حقیقتِ محمدیہ سے ملا ہے جو تمام حقائق کی جامع ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے۔

وَلَيْسَ عَلَى اللَّهِ مُسْتَكْبِرٌ أَنْ يَجْمَعَ الْعَالَمَ فِي وَاحِدٍ

اللہ کے لیے کوئی مشکل نہیں کہ تمام دنیا کے اوصاف کسی ایک میں جمع کر دے۔

اور شیخ شہادۃ الدین احمد بن الحماذ افقسی نے اپنی کتاب کشف الاسرار عند خفسی عن الافکار میں لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام کے اسم مبارک کے دس خصائص ہیں۔ جو تمہی خصوصیت یہ ہے کہ :

**اسم اقدس کے اسرار** حضور علیہ السلام کا نام مبارک ساق عرش پر لکھا ہے۔ روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے عرش پیدا کیا تو جنبش کرنے لگا۔

اور جب اس پر اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا گیا تو اسے سکون آگیا۔ اس میں تنبیہ ہے کہ سب سے بڑی مخلوق حضور علیہ السلام ہی ہیں۔ نام مبارک کے حروف کے بارے میں کہا : بعض لوگوں نے کہامیم کا مطلب ہے کفر کو اسلام سے محو کرنا۔ یا پیروکاروں کے گناہ کو کرنا۔ یہ بھی کہا گیا ہے۔

کہامیم کا مطلب ہے، مَنْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (مسلمانوں پر مَن) (احسان) یہ بھی کہا گیا ہے کہامیم سے مراد آپ کی اُمت کا ملک (حکومت) یا مقام محمود۔ حاکم متعلق کہا گیا۔ مخلوق کے درمیان اللہ کے حکم سے آپ کا فیصلے کرنا۔ اللہ فرماتا ہے۔

فَلَا وَتَايَكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

ترجمہ : نہ تمہارے رب کی قسم ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتے جب تک تمہیں اپنے ہر

ثُمَّ لَا يَجِدُ دَاخِلِيَّ أَنْفُسِهِمْ  
حَرَاجَاتًا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا  
تسليماً۔  
تسلیم کر لیں۔

یہ بھی کہا گیا ہے حَا سے مراد آپ کی اُمت کی حیات ہے۔ رہی دوسری میم، تو یہ اللہ کا حضور کی اُمت کی مغفرت کی میم ہے۔ اور کہا گیا ہے اہل ایمان کی منادی۔ وال۔ داعی الی اللہ کی ہے اللہ کا فرمان ہے:-

دَاعِيَا إِلَى اللَّهِ بِآذِينِهِ وَيَسْرَاجًا  
مُنِيرًا۔  
ترجمہ: پس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں جنت کی طرف لوگوں کی دلیلیں۔

اس کو نیشاپوری نے ذکر کیا۔ الخ

امام بوصیری نے قصیدہ بردہ میں کیا خوب فرمایا۔

فَإِنَّ لِي ذِمَّةً مِنْهُ يَتَسَمَّيْتِي  
مُحَمَّدًا وَهُوَ آذُنِي الْخَلْقِ فِي الذِّمَمِ

ترجمہ: بے شک مجھے حضور کی ذمہ داری (ضمانت) حاصل ہے کیونکہ میں نے اپنا نام محمد رکھا ہے اور حضور علیہ السلام سب سے بڑھ کر ذمہ داریوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی رحمہ اللہ نے اپنی شرح قصیدہ بردہ میں فرمایا: ”ناظم کے کلام میں آپ کے نام پر نام رکھنے کی ترغیب ہے اس بارے میں کئی احادیث وارد ہوئی ہیں جن میں سے ایک یہاں انہوں نے اس کی سند ذکر کی ہے حمید الطویل عن انس۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بندے (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل ہونے کا حکم دے گا۔ وہ کہیں گے، پروردگار! ہم جنت کے مستحق کس طرح ہو گئے؟ ہم نے تو کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس کے عوض جنت جاسکیں۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، میرے بندو! جنت میں چلے جاؤ، کیونکہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ (بشریایاں) جس نے اپنا نام محمد یا احمد رکھا جہنم نہیں جائے گا۔“

بیہ بن شریط سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

نے فرمایا مجھے اپنی عزت و جلالت کی قسم کہ (جیسا کہ!) جس نئے تیرے نام پر نام رکھا میں اسے جہنم کی سزا نہیں دوں گا! اس کو ابو نعیم نے روایت کیا۔ ان سے ابو علی حداد اور ان سے ابو منصور دیلمی نے اپنی سند کے ساتھ مسند الفردوس میں مرفوعاً ذکر کیا اور فرمایا اس کی سند متصل ہے۔ اور جعفر بن محمد (الباق) سے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا، ایک پکارنے والا پکارے گا، سنو! جس کا نام محمد ہے وہ اُمّہ کر جنت میں داخل ہو جائے، یہ عزت و تکریم ہے سرکار کے نام کی! دوسرے لفظ میں ہے کہ قیامت کے دن آواز دی جائے گی یا مُحَمَّدُ! تو جس جس کا نام مُحَمَّد ہوگا میدانِ حشر میں سہاٹھا کر دیکھے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ جس نے (بشرطِ ایمان) میرے نبی کے نام پر مُحَمَّد نام رکھا اسے میں نے بخش دیا۔

حضرت امام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام برکت کے لیے مُحَمَّد رکھا، وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں ہوں گے اس کو صاحب مسند الفردوس اور اس کے بیٹے نے روایت کیا۔

انہی دو بندگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے: کہ جس دسترخوان پر مُحَمَّد یا احمد نام کا کوئی شخص حاضر ہوا، اللہ اس گھر کو ہر دن دو مرتبہ پاک فرماتا ہے: "قسطلانی فرماتے ہیں اللہ کا شکر ہے کہ مجھے بھی حضور علیہ السلام کی ضمانت حاصل ہے کہ سرکار کے اسم مبارک کی طرح میرا نام بھی احمد ہے اور میں اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرتا ہوں کہ جس طرح اس نے مجھ پر یہ احسان فرمایا ہے، مجھے حضور علیہ السلام سے محبت کرنے والوں اور وارثوں کی لڑھی میں پرو دے۔ ہمارے فضل و کرم اور رحمت سے"۔

سید مصطفیٰ ابکری فرماتے ہیں، الحمد للہ جس نے میرے نام پر اپنا نام مصطفیٰ رکھا وہ سجا طور پر سرکار کی ذمہ داری میں آجاتا ہے کیونکہ میرا نام آپ ہی کے نام پر ہے، اور مجھے اہل و فامیل سے ایک صاحب کشف نے بتایا، جس نے چشمہ صفا سے بھر بھر جام پئے تھے کہ بعض فقراء کی بہت حقیقتیں تھیں جن کے بڑے بڑے نام تھے، جن میں سے ایک حقیقت کا نام اسی نام پاک مصطفیٰ پر رکھا گیا تھا۔ لیکن فیصلہ کن نام پاک تو وہی ظاہر و واضح (مُحَمَّد و احمد) ہے اور موقع محل کے مطابق اسے سبقت حاصل ہے۔ انفقسی رحمہ اللہ کی شرح قصیدہ بردہ میں امام حسن

بصری کے مذکورہ بالا فرمان میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محمد یا احمد نام کے آدمی کو اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا، جبریل! میرے بندے کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دو۔ کہ جس کا نام میرے حبیب کے نام پر محمد یا احمد ہو۔ اُسے جہنم میں عذاب دیتے مجھے شرم آتی ہے۔

حضرت علی بن موسیٰ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، اللہ ان سب سے راضی ہو، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب محمد نام رکھو تو اس کی تعظیم و توقیر کرو، اس کی تذلیل نہ کرنا، نہ ہی دباؤ ڈالنا، نہ ایسے آدمی کی بات ماننا، تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو۔

حضرت وائل بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے کسی کا نام محمد نہ رکھا اس نے جہالت کا ثبوت دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس قوم نے کوئی مشورہ کیا اور محمد نامی کوئی شخص ہونے کے باوجود انہوں نے اسے مشورہ میں شریک نہ کیا، اس میں برکت نہ ہوگی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس گھر میں میرا نام ہو، اس میں غریبی داخل نہ ہوگی۔ الخ

سید مصطفیٰ البکری نے مذکورہ عبارت کے بعد فرمایا کہ اس اسم گرامی کے عد اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے باسٹ اور قدوڈ کے اعداد کے برابر ہیں پس جس کسی کا نام محمد ہو اس کے لیے مناسب ہے کہ ان دونوں کا ذکر کرتا رہے۔ ہمارے شیخ، شیخ محمد الخلیل العاطن نے ابھی ابھی بیت المقدس میں ہمیں بتایا کہ انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے اسم آمان حاصل کیا۔ یہ اللہ کا نام ہے جس کے اعداد اسم محمد کے موافق ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کا اللہ ان کا ہو اس مبارک اسم محمدی کے متعلق ایک رسالہ ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ اس کی شرح کرنا چاہتے ہیں تاکہ اجر جزیل پائیں۔ آپ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے مجھے اپنے مشائخ کی طرف سے اجازت دی۔ اللہ ان پر احسان کر کے جزائے خیر عطا فرمائے۔

ایا نفعی رحمۃ اللہ نے الدساتین فی خواص القرن العظیم میں فرمایا۔ ہمارے ایک شیخ نے

اپنے شیخ سے یہ حکایت مجھے سنائی کہ شیخ محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”جس شخص نے حضور علیہ السلام کے نام میں سے کچھ حروف لیے اور ان حروف کو اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے جس میں دیکھے مطابق ہوں گے۔ اگر ایک اسم میں نہ پائے تو دو میں تلاش کرے یا تین یا چار میں مثلاً مُحَمَّدٌ اس کے ۹۲ عدد ہیں۔ ہم نے اس کی موافقت اللہ کے ایک نام میں ڈھونڈ بھی تو نہ پائی۔ دو میں مل گئی اَوَّلٌ اور دَائِمٌ میں پھر تین میں موافقت نہ ملی مگر اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے چار کے مجموعہ میں مل گئی۔ یہ چار حَسْبُ - وَهَابٌ - وَاجِدٌ - وَیْلٌ ہیں۔ فرمایا کہ آدمی اسم مُحَمَّدٌ کے عدد کے برابر ۹۲ مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ پھر اتنی ہی مرتبہ آیہ الکرسی اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) اور اتنی ہی مرتبہ سورہ الہم شرح پھر ان چار اسمائے حسنیٰ کو اسی تعداد کے مطابق پڑھے، اس کو وظیفہ بنا لے جب، یہ وظیفہ مکمل تعداد میں پڑھ لے تو کہے یا حَسْبُ آجی ذِکْرِی وَاسْمُائِی یہاں جو پڑھا ہے اس کا نام لے اسی طرح یا وَهَابٌ هَبْ یہاں بھی مطلوبہ چیز کا نام لے۔ یا وَاجِدٌ آوِجِدْ یہ مطلوبہ چیز تاوِیْیَ تَوَلَّیْیَ اسی پر قیاس کرتے جاؤ۔ الخ۔ بعض مشائخ نے کہا کہ اللہ کا ایک نام سلام ہے جب اس کو اسم مبارک وَاجِدٌ سے ملا یا جائے تو اسم مُحَمَّدٌ کے اعداد سے ان کے اعداد موافق ہو جائیں گے۔ کیونکہ جب ہم نے کہا میم مشدد دو حرفوں کے برابر ہے تو اس کے عدد ۲۳۲ ہوں گے۔ اس اسم سَلَامٌ کو اسم مُحَمَّدٌ سے مناسبت حاصل ہے کیونکہ حضور علیہ السلام تمام دنیا کا قلب ہیں۔ یَسَّ قُرْآنَ کَآلِب ہے اور سَلَامٌ قَوْلًا قِنْ رَبِّ رَحِیْم۔ یَسَّ کَآلِب ہے۔ سلام کا مطلب ہے امان، سجاؤ۔ اور حضور علیہ السلام امان ہیں کیونکہ خود فراتے ہیں، اللہ نے میری اُمت کے لیے مجھ پر دو امانیں نازل فرمائیں، ایک تو

وَمَا كَانَ لِلَّهِ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ  
فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ  
وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ۔  
جب تک جیب تم ان میں ہو اللہ ان کو  
عذاب نہیں کرے گا اور جب تک بخشش  
مانگتے رہیں گے تب تک اللہ ان کو عذاب  
نہ کرے گا۔

فرمایا جب میں چلا گیا تو ان میں تاقیامت استغفار چھوڑ جاؤں گا۔ حضور علیہ السلام پر دُود و سلام کے

فضائل کے باب کے آخر میں قرآنی آیتوں کے مختلف فوائد اذکار نبویہ وغیرہ کا ذکر آئے گا۔ ان میں سے کچھ فوائد کا تعلق اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اور میں نے خصوصی طور پر اسم گرامی محمد احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں ایک کتاب دیکھی ہے، یہ مجموعہ ہے ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن عبد اللہ بن بکیر، حافظ کا جسے لکھا ہے عبد الرحمن بن محمد المعروف بہ ابن فریر دمشقی نے جو شیخ الاسلام قطب خیمزری کے بیٹے تھے۔ یہ کتاب انہوں نے ۹۸۹ھ میں دمشق شام میں لکھی۔ اس کی پشت پر کتاب کے نام کے نیچے ان کے اپنے ہاتھ سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے، خدا کے محمد کا شکر ہے میں اس کتاب مذکور کی روایت کر رہا ہوں جس کا بالائی حصہ ہمارے شیخ شیخ الاسلام شمس الدین محمد بن ابی اللطف المقدسی شافعی کی وہ خط و کتابت ہے جو انہوں نے بیت المقدس سے میری طرف کی۔ اپنے شیخ، شیخ الاسلام کمال بن ابی شریف المقدسی سے ان کے شیخ، شیخ مشائخ الاسلام قاضی القضاۃ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی حجر شافعی سے انہوں نے کہا ہم کو خبری المسند العابدین الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن احمد بن مبارک بن حماد الغزالی الشیرازی الشیخ رحمہ اللہ۔ کہا ہم کو اس کی خبر دی ابو العباس احمد بن یعقوب صابونی نے انہوں نے کہا ہم کو بتایا فخر ابو الحسن علی بن احمد بن عبد الواحد غنبلی نے جو ابن بخاری کے نام سے مشہور ہیں وہ کہتے ہیں ہم کو خبر دی ابو حفص عمر بن محمد بن طبرزد نے سن کر۔ اور عبد العزیز بن احمد بن عبد بن بکیر پھر انہوں نے مصنف مذکور کی یہ عبارت نقل کی ہے۔

”اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ ہم کو شیخ حافظ ابو محمد عبد الغنی بن محمود بن مبارک بن محمود خباندی نے خبر دی، جب کہ ان پر یہ عبارت پڑھی چارہ ہی تھی۔ اور میں سن رہا تھا۔ یہ واقعہ ہے ذی الحجہ ۵۵۵ھ کا بغداد میں۔ ان میں کہا گیا کہ تم کو ضروری شیخ ابو محمد یحییٰ بن علی بن محمد بن علی بن المطرح المہدی تھے، جمعہ کے دن اذان ثانی سے پہلے، ماہ رمضان ۵۵۵ھ انہوں نے اس کی توثیق کی۔ تم کو خبر دی قاضی شریف ابو الحسن محمد بن احمد بن عبد اللہ بن عبد الصمد المہدی نے، جبکہ تمہارے والد علی بن محمد، ان کے سامنے پڑھ رہے تھے ذوالحجہ ۵۶۳ھ کو تو انہوں نے اقرار کیا۔ ہم سے بیان کیا ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن عبد اللہ بن بکیر حافظ نے۔“



# جن لوگوں کا نام محمدؐ یاد ہے

## ان کی فضیلت میں مروی آثار

یہ وہ آثارِ پسندیدہ ہیں جن کی سند جلیل، قیمتی قابلِ اعتماد ہے اور ان لوگوں کی فضیلت کے بارے میں ہیں جن کا نام محمدؐ یا احمدؐ ہے۔ حدیثاً احمد بن عبد اللہ۔ حدیثاً جدی لابی العباس صدقہ بن موسیٰ بن تمیم بن ربیعہ بن ضمرۃ الغنومی مولیٰ علی بن ابی طالب۔ حدیثاً ابی عن حمید الطویل عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو بندے اللہ کے حضور کھڑے کیے جائیں گے، تو اللہ ان کو جنت کا حکم دے گا، وہ کہیں گے پروردگار ہم جنت کے مستحق کیسے ہو گئے؟ حالانکہ ہم نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی جزا جنت ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے بندو! جنت میں داخل ہو جاؤ میں نے عہد کر رکھا ہے کہ جس کا نام محمدؐ یا احمدؐ ہو گا۔ وہ آگ میں نہیں جائے گا۔“

حدیثی ابو الحسن حامد بن حماد بن المبارک عن عبد اللہ العسکری نصیبین، حدیثاً اسحاق بن سيار بن محمد ابو یعقوب النصیبی حدیثاً حجاج بن المنہال حدیثاً حماد بن سنان عن برد بن سنان عن مکحول عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ جس کا بیٹا ہوا اور اس نے اس کا نام محمدؐ رکھا، برکت حاصل کرنے کے لیے وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے۔“

حدیثاً محمد بن عبد اللہ الحضرمی حدیثاً حبیب بن نصر بن زیاد

ابن مہلبی حدثنا عبد الحمید بن مقاتل العبادانی بعبادان حدثنا منصور بن عکرمہ بعبادان فی سباطنا عن ابی العلاء برد بن سنان عن کحول عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ قال ۛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا بیٹا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا، میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی غرض سے وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائیں گے ۛ

حدثنی ابوالحسن احمد بن محمد بن یحییٰ بن علی بن الحسن بن الفرج ابوالفتح السکری المقرئ حدثنا القاسم بن علی بن ابان العلاف حدثنا علی بن میمون العطاس حدثنا عثمان بن عبد الرحمن الطائی عن عمار بن موسیٰ ابوجہی عن القاسم عن واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال ۛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوئے اور اس نے ان میں سے ایک کا نام بھی محمد نہ رکھا تو اس نے جہالت کی بات کی ۛ اس کے بعد یہی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ ذرہ لفظی اختلاف سے یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ پھر ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں فقد جفانی کے الفاظ ہیں کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ اس کے بعد سجدہ سند حضرت علی کی یہ روایت ہے۔ ۛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی بات پر مشورہ کرنے کے لیے جمع ہوں۔ اور محمد نامی شخص موجود ہو اور وہ اسے مشورہ میں شامل نہ کریں ان کے مشورہ میں ہرگز برکت نہ ہوگی ۛ

حضرت امام حسین اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا محمد یا احمد نامی کسی شخص کو مشورہ میں شامل کریں گے تو ان کے لیے بہتر ہی ہوگا۔ اس کے بعد دو سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قوم نے مشورہ کرنا ہو اور محمد یا احمد نامی شخص کو اس میں

شریک کر لیں تو یہ ان کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس کے بعد ایک طویل سند کے ساتھ، جسے میں حذف کر رہا ہوں (مترجم)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”محمد نام رکھ کر پھر اسے گالی دیتے ہیں“ یہ روایت تین مختلف سندوں سے مذکور ہے۔ (مترجم) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس کھانے کے دسترخوان پر محمد یا احمد نامی شخص حاضر ہو، وہ گھر بردن میں دو مرتبہ پاک کیا جاتا ہے“۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک روایت نقل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بپتے کا نام محمد (یا احمد) رکھو تو اس کی عزت، توقیر اور تعظیم کرو۔ اس کی تذلیل، تحقیر اور توہین نہ کرو“۔ عظمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بنا پر۔

میں نے علی بن بندار البردعی کی کتاب میں ان کی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت دیکھی۔ اس کے بعد سند مذکور ہے جسے اختصاراً ہم نے حذف کر دیا ہے (مترجم) حن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کا نام محمد یا احمد ہوگا اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا: ”محمد! میرے بندے ہیں کیا تمہیں شرم نہ آئی کہ میری نافرمانی کرتے رہے؟ حالانکہ تمہارا نام میرے حبیب کے نام پر محمد تھا بندہ اپنا سر جبکا لے گا اور کہے گا پروردگار مجھ سے قصور ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جبریل! میرے اس بندے کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دو۔ کہ مجھے شرم آتی ہے کہ جس نے میرے حبیب کے نام پر محمد نام رکھا اسے آگ کا عذاب دوں“۔ اس کے بعد دو طویل سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب بیٹے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ وسیع کرو اور اس کے سامنے منہ نہ مسوڑو“۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس گھرانے میں محمد نامی کوئی شخص ہو،

اللہ رات دن ان کو برکت دیتا رہتا ہے“

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں میرا نام ہو اس میں فقر داخل نہ ہوگا (یعنی احتیاج)  
حضرت علی کی ایک اور روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس گھر نے میں نبی کا نام ہو ایک فرشتہ صبح و شام ان کو پاک کرتا ہے۔

میں نے ابو محمد جعفر بن حسن بن منصور بغدادی الا شقر کی کتاب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت دیکھی ہے جس کا مفہوم بعینہ مذکورہ بالا روایت والا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حلال رزق میرا ہنہام شخص کھائے اس پر دُگنی برکت ہوگی۔

حضرت ابن عباس اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس کا لڑکا پیدا ہو اس کی تعلیم و تربیت بھی صحیح کرے اور نام بھی اچھا رکھے، جب بالغ ہو تو اس کی شادی کرے، اگر بالغ ہونے کے باوجود اس کی شادی نہ کی اور اس سے کوئی گناہ سرزد ہوا تو اس کا باپ بھی گنہگار ہوگا“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدیہ (سُخفہ) تین طرح کا ہوتا ہے۔

(۱) ہدیہ مکافات (جو بدلے میں دیا جائے)

(۲) بدگوئی سے بچنے کے لیے۔

(۳) ہدیہ اللہ کی رضا کے لیے۔

ختم ہوئی اس آدمی کے فضائل کی کتاب، جس کا نام احمد یا محمد ہے۔ اس کو جمع کیا ہے ابو عبد اللہ حسین بن احمد بن عبد اللہ بن بکیر حافظ نے۔ اور انہوں نے اپنے شیوخ سے اس کی روایت کی ہے سب تعریف خدا کے یکتا کے لیے اور اس کے درود

ہوں ہمارے آقا محمدؐ اور آپ کی آل و اصحاب اور پیروکاروں اور دوستوں پر۔  
کتاب مذکور کی عبارت ختم ہوئی۔ اللہ اس کے مؤلف پر رحم فرمائے۔

## پہلوئیں بحث نبی کے معنی میں

نَبِیُّ ہمزہ کے ساتھ کہا گیا ہے کہ یہ اَلْمُنْبِیُّ کے معنی میں ہے، اور نَبِیُّ سے مشتق ہے جس کا معنی ہے خبر تو نبی کو نبی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ اللہ کی خبر دیتا ہے پس یہ نَبِیُّ فَعِلٌ کے وزن پر اسم فاعل نَبِیُّ کے معنی میں ہے۔ یعنی خبر دینے والا۔ یہ بھی جائز ہے کہ اسم معقول مُنْبِیُّ کے معنی میں ہو یعنی جس کو اللہ کی طرف سے خبر دی گئی اور اوامر و نواہی کی۔ ان حضرات نے دلیل یہ پیش کی ہے کہ نبی کی جمع نَبِیَّاء ہے جسے ظریف کی جمع ظُرَفَاء۔

حضرت عباس بن مردس فرماتے ہیں :-

يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ إِنَّكَ مُرْسَلٌ بِالْحَقِّ بَلِّغْ هَذِهِ الْأَوَّلِ هُدًى  
إِنَّ الدَّلِيلَ آتَى عَلَيْكَ مُحَمَّدٌ فِي خَلْقِهِ وَمُحَمَّدٌ أَسْمًا

ترجمہ: اے نبیوں میں آخری نبی بے شک آپ حق کے ساتھ بھیجے گئے ہیں، بلکہ آپ کی ہدایت اللہ کی ہدایت ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں آپ کی محبت پیدا کی اور آپ کا نام محمد رکھا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یا یہ نَبِیُّ یَنْبِیُّ سے یعنی ظاہر ہونا اور بلند ہونا۔ اب یہ فعل بھی فاعل ہوگا یعنی ظاہر اور بلند مُرْسَلٌ اسم معقول کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے یعنی جس کو اللہ نے اپنی مخلوق پر بلند مرتبہ بخشا۔ یا یہ لفظ بنا سے ماخوذ ہے بمعنی راستہ۔ وہ اس طرح کہ نبی اللہ کی طرف مخلوق کو پہنچانے والا راستہ ہے جس کے ذریعے وہ اپنے خالق کی پہچان تک پہنچتے ہیں۔ نبی وہ انسان ہوتا ہے جس کی طرف احکام شرع کی وحی کی جائے۔

نہی کا اصطلاحی معنی | اور اس کو ان کی تبلیغ کا حکم دیا جائے۔ پھر اگر اس کو ان احکام شرع کی تبلیغ کا بھی حکم ہو تو وہ رسول بھی ہے۔ پس نبی عام ہے۔

**سوال** اگر تم یہ سوال کرو کہ ان میں سے افضل کون سی ہے نبوت یا رسالت؟  
**جواب** شیخ عزالدین بن عبد السلام نے اپنے قواعد میں اس کا جواب دیا ہے کہ نبوت افضل ہے۔ کیونکہ اس کا مضموم ہے ان امور کی خبر دینا، جن کا رب سبحانہ مستحق ہے مثلاً صفات جلال و کمال۔ اور ان کا تعلق دونوں طرف سے اللہ کے ساتھ ہے اور مقام رسالت اس سے کمتر ہے کیونکہ اس کا معنی ہے بندوں تک پہنچانے کا حکم لہذا اس کا ایک طرف سے اللہ کے ساتھ تعلق ہے اور دوسری جانب سے بندوں کے ساتھ۔ اور بے شک جس کا دونوں طرف سے اللہ کے ساتھ تعلق ہے وہ اس سے افضل ہے جس کا ایک طرف سے تعلق ہے اور نبوت رسالت سے پہلے ہے کہ موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کا یہ فرمان :-

إِنِّي أَنَا اللَّهُ سُبُّ الْعَالَمِينَ۔ ترجمہ: میں اللہ، پروردگار جہان ہوں۔

پہلے ہے اللہ کے اس فرمان سے :-

إِذْ هَبْ أَوْ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَى۔ ترجمہ: فرعون کے پاس جاؤ کہ وہ سرکش

ہو گیا ہے۔

پس فرعون کے جانے کے حکم سے پہلے جو کچھ فرمایا گیا وہ نبوت ہے اور اس کے بعد تبلیغ کے جو احکام آئے وہ رسالت ہے۔ خلاصہ یہ کہ نبوت کا رُوح معبود کی پہچان، اور اس سے متعلقہ امور کی شناخت کی طرف ہوتا ہے، اور رسالت کا رُوح اللہ کا رسول کی طرف، اس مقصد کے لیے ہوتا ہے کہ وہ اس کے احکام اس کے بندوں تک پہنچائے سب تک یا بعض تک۔ جو اللہ نے ان پر فرض کیے ہیں مثلاً اس کی پہچان، اس کی اطاعت،

# پانچویں بحث اُمّی کے مفہوم کی تحقیق میں

خلاصہ مسائل الخنفا سے اقوال البدیع میں فرمایا اُمّی تشدید کے ساتھ منسوب ہے۔  
 اُمّی کی طرف یعنی نہ لکھا ہوا پڑھے گویا جس طرح ماں سے پیدا ہوتے وقت تھا۔  
 اسی حالت پر برقرار ہے کہ نہ اس وقت لکھا پڑھتا تھا اب یہ منسوب ہے اُمّی کی طرف۔  
 کہ بچہ ماں کے حال پر ہے کیونکہ مورتوں کی اشریقی حالت ہوتی ہے کہ نہ لکھیں نہ پڑھیں۔ یہ  
 بھی کہا گیا ہے کہ یہ فظ اُمّی کی طرف منسوب ہے۔ (یعنی مکہ کی طرف بمعنی مکہ)  
 اور کہا گیا ہے کہ اس قوم عرب کی طرف منسوب ہے۔ بس کی اکثریت نہ پڑھتی تھی نہ لکھتی۔  
 تھی اور کہا گیا ہے کہ اُمّی امت کی طرف منسوب ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام اپنی امت کا بہت خیال  
 رکھتے اور یہ کہا گیا ہے کہ اُمّی کتاب کی طرف منسوب ہے کیونکہ یہ آپ پر نازل ہوئی ہے یا اس  
 لیے کہ آپ نے اس کی تصدیق فرمائی اور دوسروں کو اس کی تصدیق کی دعوت دی یہ بھی  
 کہا گیا ہے کہ یہ اُمّی کی طرف منسوب ہے جس کا معنی قد وقامت ہے یعنی حسین قد وقامت  
 والے۔ اور کہا گیا ہے کہ اُمّی الدماغ کی طرف منسوب ہے (یعنی وہ جھلی جس میں مغز  
 ہوتا ہے) مراد یہ ہے کہ جس مسند میں وحی نہ وارد ہوئی اسے دماغ سے سوچ کر حل فرماتا  
 والے۔ نہ لکھا ہمارے نبی کا معجزہ تھا۔ حالانکہ آپ کو تمام علوم عطا ہوئے اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا :۔

وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ يَتَاءٍ ۖ تَرْجِمُهُ : عَجِيبٌ تَمَّ اس سے پہلے نہ کوئی  
 وَلَا تَخْطُئُهُ بِمِثْلِكَ إِذْ أَلَمَّا ۚ كِتَابٌ پڑھتے تھے نہ باتم سے کہتے تھے  
 الْبَطِلُونَ ۔ اگر ایسا ہوتا تو باطل پرست نہ رہتے

رہتے

قرآن کریم میں یہ بھی ہے۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ  
النَّبِيَّ الَّذِي يَخْلُ

ترجمہ: وہ لوگ جو اس رسول، نبی اُمّی کی پیروی کرتے ہیں۔

اللہ کی رحمتیں اور سلام ہو آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر بہت بہت سلام۔

## پچھٹی بحث آل کا معنی میں

آل میں اختلاف ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کی اصل اہل ہے۔ ہمارے ہمزہ سے بدلا گیا اور ماقبل فتح ہونے کی وجہ سے الف بن گیا، اس میں بھی اختلاف ہے کہ یہاں آل محمد سے مراد کیا ہے۔ ترجیح اس کو ہے کہ آل محمد سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ امام شافعی نے اس کی تصریح کی ہے اور جمہور نے اس قول کو اختیار کیا ہے اور اس کی تائید کرتا ہے نبی علیہ السلام کا فرمان ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ سرکار نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا، ہم آل محمد کے لیے صدقہ جائز نہیں، اسی طرح ایک مرفوع حدیث میں فرمایا۔ یہ صدقہ لوگوں کی میل ہے، نہ محمد کے لیے حلال ہے نہ محمد کی آل کے لیے، امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں تشہد میں آل محمد سے مراد حضور علیہ السلام کے اہل بیت ہیں (ازواج، مطہرات، حسنین، علی، فاطمہ) اب سوال یہ ہے کہ آیا آل کی جگہ اہل کہنا جائز ہے؟ اس میں علماء کی دو روایتیں ہیں۔ اور کہا گیا ہے کہ آل محمد سے مراد آپ کی بیویاں اور اولاد ہے کیونکہ حدیث کے اکثر طرق میں آل محمد کے الفاظ آئے ہیں۔ اور حدیث ابو حمید میں اس کی جگہ وَأَزْوَاجُهُ وَذُرِّيَّتُهُ آیا ہے۔ یہ دلیل ہے کہ آل سے مراد سرکار کی بیویاں اور اولاد ہے۔ اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ تینوں (آل، ازواج، اولاد) کا مجموعہ بھی ثابت ہے۔ جیسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث۔ اس میں



۱۔ تطبیق اس طرح دی جائے گی کہ بعض راویوں کو ایک لفظ یا درہا اور دوسرا نہ رہا جو کسی کو یاد وہی اس نے بیان کر دیا تشہد میں آل سے مراد آپ کی بیویاں اور جن پر صدقہ حرام ہے۔ اس میں آپ کی تمام اولاد بھی شامل ہے اس طرح تمام حدیثوں میں مطابقت ہو جاتی ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں آل محمد کا لفظ حصہ علیہ السلام کی بیویوں پر بولا گیا ہے۔

مَا شَيْبَةَ آلِ مُحَمَّدٍ مِّنْ تَرْجَمَةٍ مُحَمَّدٌ كِي آلِ نَسْتَيْنِ دَلَّ سَلْسَلِ سَالِنِ  
خُبْرًا مَّا دُوْمِ ثَلَاثًا - روٹی سے پیٹ نہیں بھرا

حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں آتا ہے :-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ رِزْقًا بَقْدَرِ مَقْدَرِ مُحَمَّدٍ قُوَّتًا -  
مقرر فرمادے۔

گویا ازواج و اولاد کا الگ مرکز نہ ہوتا تو بات ادھو سی رہ جاتی۔

امام عبدالرزاق نے اپنی جامع میں سفیان ثوری کے متعلق لکھا ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا میں سن رہا تھا کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کون ہیں؟ انہوں نے کہا اس میں اختلاف ہے کچھ کہتے ہیں آل محمد سرکار کے گھروالے ہیں۔ اور کچھ کہتے ہیں آل محمد وہ تمام لوگ ہیں جنہوں نے آپ کی اطاعت کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آل سے مراد صرف فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد ہے۔ اس کو نووی نے شرح المہذب میں بیان کیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ تمام قریش مراد ہیں اس کو ابن الوفیع نے الکفایہ میں بیان کیا۔ اور کہا گیا ہے کہ آل سے مراد تمام امت اجابت ہے۔ ابن العربی نے کہا اسی کی طرف امام مالک کا میلان ہے۔ اسی کو زہری نے اختیار کیا۔ ابوالطیب طبری نے بعض شافعیہ سے یہی قول نقل کیا ہے۔ اسی کو نووی نے شرح مسلم میں ترجیح دی ہے۔ قاضی حسین اور الراغب نے پرہیزگاروں کی قید لگائی ہے جنہوں نے مطلقاً کہہ دیا ہے ان کا کلام بھی اسی پر محمول کیا جائے گا۔ اسی کی تائید کرتا ہے اللہ کا یہ قول :-

إِنَّ أَوْلِيَاءَهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ - ترجمہ: اس کے ولی صرف پرہیزگار لوگ ہو سکتے ہیں۔

نوادراہوا میں ہے کہ انہوں نے ایک ہاشمی سے نظر حرافی اس نے کہا، مجھ کو **دعوت** نظر حرافی ہو، حالانکہ ہر نمازیں مجھ پر درود بھیجتے ہو **وَاللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ**، انہوں نے کہا، میں ان پر درود بھیجتا ہوں جو پاک ہیں، تو ان سے نہیں۔ یہ بات ہمارے شیخ نے ہمیں بتائی۔

الخطیب نے بیان کیا کہ سخی بن معاذ بن یار سے کے علاقہ میں ایک علوی (سید) کی زیارت اور سلام کرنے کے لیے گئے۔

علوی نے سخی سے کہا، ہم اہل بیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا میں اس گارے کے بارے میں کیا کہوں جسے وحی کے پانی سے گوندھا گیا، اور اس میں نبوت کا پودا لگایا گیا، اور بہار کے پانی سے سینچا گیا اس سے ہدایت کی کستوری اور عمدہ عنبر جی نکل سکتا ہے۔ علوی نے سخی سے کہا، اگر تم ہماری زیارت کے لیے آؤ تو یہ بھی تمہاری مہربانی ہے اور اگر ہم تمہاری زیارت کے لیے آئیں تو بھی تمہاری فضیلت کی وجہ سے آئیں گے۔ فضیلت آپ ہی کی ہے زیارت کریں یا کروائیں، واللہ یہ سب مافظہ ناوی کی گفتگو ہے۔

پھر ہمارے شیخ نے کہا ممکن ہے کہ جن حضرات نے مطلقاً تمام آل پر درود بھیجنے کو جائز قرار دیا ہے ان کی مراد یہ ہو کہ درود سے مراد رحمت مطلقہ ہے پس اس کو نیکیوں سے مقید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے :-

آلُ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ تَقِيٌّ - ہر ایک مسلمان آلِ محمد ہے۔

اس کو طبرانی نے بیان کیا ہے۔ نیز اس کی سند بہت کمزور ہے بیہقی نے حضرت جابر سے ایسی ہی روایت نقل کی ہے اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ اس کی سند ضعیف ہے۔

لیکن حضور علیہ السلام کی اولاد پاک | جن پر بعض احادیث میں درود آیا ہے، سو وہ حضور علیہ السلام کی اولاد اور ان کی اولاد ہے۔

تایا مست، کیا آپ کی بیٹیوں کی تعداد بھی اس میں شامل ہے؟ تو امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت بھی یہی ہے کہ یہ حضرات اولاد میں شامل ہیں کیونکہ تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ فاطمہ کی اولاد نبی علیہ السلام کی اولاد میں شامل ہے، جن کے لیے اللہ سے درود بھیجنے کی دعا کی جاتی ہے۔ ابن الحاحب نے مالکیہ کا مذہب یہ نقل کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کی تمام بیٹیوں کی اولاد اس میں شامل ہے، فرمایا اسی طرح جس طرح عیسیٰ علیہ السلام ابرہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد مذہب یہ ہے کہ یہ حضرات حضور کی اولاد میں داخل نہیں، ہاں اس سے انہوں نے اولاد فاطمہ سلام اللہ علیہا وعلیہم کو مشتقی کیا ہے۔ اس عظیم المرتبت نسب کی عظمت کے پیش نظر تمام مسلمانوں کی مائیں، اللہ ان سے راضی ہو۔

لیکن آپ کی ازواج مطہرات | آپ کی پہلی بیوی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا میں پھر سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، پھر عائشہ صدیقہ

بنت ابوجر رضی اللہ عنہا۔ آپ کے علاوہ حضور علیہ السلام نے کسی کنواری سے شادی نہیں کی۔ پھر حضرت عمر کی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا۔ پھر زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ حضور علیہ السلام کی ظاہری زندگی میں صرف یہ فوت ہوئیں۔ پھر ام سلمہ بنت ابی امیہ رضی اللہ عنہا۔ پھر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔ پھر جویریہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا۔ پھر سیانہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا۔ پھر ام حبیبہ ملہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا۔ پھر صفیہ بنت حنی رضی اللہ عنہا۔ یہ مومنہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا۔ یہ تمام وہ ہیں جن سے آپ نے قربت و نکاح فرمایا۔ یہ کل بارہ ہیں ان کے علاوہ سات سے آپ نے نکاح کیا ہے مگر قربت نہیں کی۔ پس آپ کی تمام ازواج مطہرات پر آپ کی بیعتیں درود و سلام ہواں گئے احترام اور امت پرانے

کے حرام ہونے کی وجہ سے، اور یہ تمام خصوصیات علیہ السلام کی دنیا اور آخرت میں دیوایاں ہیں۔

## ساتویں بحث لفظ ابراہیم کے بارے میں

ابن القیم نے کہا سترنی میں ابراہیم کا معنی ہے آیتِ رحیم مہربان باپ۔ اللہ سبحانہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دنیا کا تیسرا باپ بنایا۔ ہمارے پہلے باپ آدم علیہ السلام دوسرے نوح علیہ السلام ہیں۔ تمام اہل زمین ان کی اولاد سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-  
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمْ الْبَاقِينَ۔ ترجمہ: ہم نے انہی کی اولاد کو باقی رکھا۔  
تیسرے باپ انبیوں کے باپ، کائنات کے ستون حَقِّقَاء (خدا کو ملتے والوں) کے امام۔ جن کو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے خلیل بنایا۔ نبوت اور کتاب ان کی اولاد میں رکھی، وہ اللہ کے خلیل، شیخ الانبیاء، جن کا نام اللہ نے امام اور فرمان بردار امت اور حنیف رکھا۔ اللہ فرماتا ہے:-

وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ سَابِقَةً  
بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّتْهُنَّ قَالَ إِنِّي  
جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا۔  
ترجمہ: اور یاد کرو جب ابراہیم کو ان کے رب نے آزمایا چند باتوں سے، پھر ان کو انہوں نے پورا کر دیا۔ فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کے لیے امام بنانے والا ہوں۔

اور اللہ نے فرمایا:-

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً  
قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا۔  
ترجمہ: بے شک ابراہیم اللہ کے فرمانبردار، یکسو ہونے والی جماعت تھی۔

(اگرچہ ایک لمحے مگر پوری جماعت کا کام کیا) اُمت کا مطلب ہے قابلِ تقلید، نیکی کی تعلیم دینے والا، قَانِتٌ کا مطلب ہے ہمیشہ اللہ کی اطاعت کرنے والا، حَنِيفٌ کا مطلب ہے

اللہ کی طرف رُخ کرنے والا، اور وہ سب سے منہ موڑنے والا اور جو کسی چیز کی طرف رُخ کرتا ہے، ماسوا سے منہ موڑتا ہی ہے۔ پس ابراہیم علیہ السلام ہمارے تیسرے باپ ہیں۔ وہی اہل توحید کے امام ہیں۔ اہل کتاب ان کو نعوٰی عالمِ ثستون کائنات کا نام دیتے ہیں۔ تمام اہل مذاہب ان کی عظمت و محبت پر متفق ہیں ان کے بہترین فرزند ارجمند اولادِ آدم کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تعظیم و تکریم فرماتے تھے اور تمام مخلوق سے بڑھ کر ان کے مشابہ تھے جیسا کہ حضور علیہ السلام کی صحیح حدیث میں آتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا وہ تمہارے صاحب یعنی حضور علیہ السلام کی ذاتِ پاک سے تمام لوگوں سے بڑھ کر مشابہ تھے، اور ابراہیم علیہ السلام پہلے انسان تھے جنہوں نے مہمان نوازی کی، اور پہلے ختنہ کرنے والے اور پہلے آدمی ہیں جنہوں نے سفید بال دیکھ کر عرض کیا اے پروردگار! یہ کیا ہے؟ فرمایا وقار عرض کیا پروردگار! میرے وقار میں اضافہ فرما اور آپ یعنی ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ کہا گیا آپ کا دل رحمن کے لیے تھا، اولادِ قربانی کے لیے، اور بدنِ آگ کے لیے اور مالِ مہمان کے لیے تھا۔ قَلْبُهُ لِلرَّحْمَنِ۔ وَلَدُهُ يُقْرَبَان۔ بَذَنَّهُ لِتَنْوِيزِ آتِ مَالِهِ لِلْضَيْفَانِ جب ان کے رب نے انہیں اپنا خلیل بنایا اور خلعتِ کمالِ محبت کو کتے میں اور یہ وہ مقام ہے جو شرکت و مزاحمت قبول نہیں کرتا۔ آپ نے اپنے رب سے نیک و صالح بیٹا عطا کرنے کا سوال کیا تو اللہ نے آپ کو اسماعیل علیہ السلام عطا فرمائے۔ اس بیٹے نے دل کے ایک حصہ پر قبضہ کر لیا، دوست کو دوست کی اس بات پر عزت آئی کہ اس کے دل میں کسی اور کا مکان ہو۔ پس اسی بیٹے کے ذبح کرنے کا حکم دے کر اپنے دوست کا امتحان لیا تاکہ محبت کا راز کھل جائے کہ اپنے دوست کی محبت بیٹے کی محبت پر فائق ہے پھر جب اپنے دوست کی محبت کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دیتے ہوئے حکمِ الہی کے سامنے تسلیمِ خم کر دیا اور اس اقدام پر پوری طرح سے آمادہ ہو گئے۔ اور محبت کی حکمرانی غالب آئی اور بیٹے کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا، اللہ نے اپنا حکم منسوخ

کر دیا اور ذبح عظیم سے اس کا فدیہ دے دیا۔ اور جب خدا کے دشمنوں نے ان کے لیے آگ جلائی اور ان کو جہنم میں بٹھا کر آگ میں ڈالنے لگے تو زمین و آسمان کے درمیان جبریل علیہ السلام ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کیا ابراہیم! میری ضرورت ہو تو حاضر ہوں فرمایا تیری کوئی ضرورت نہیں!

بقول اقبال مرحوم : سے

نہ کر تقلید اسے جبریل میرے جذب و مستی کی  
تن آساں فرشتیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اُولیٰ

پھر اللہ نے خود ہی ان پر آگ کو ٹھنڈا اور سلامتی کا محل بنا دیا۔

ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبِ معراج میں نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی، انہوں نے فرمایا یا محمد اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور ان کو بتا دینا کہ مٹی ستھری، پانی مٹھا اور سطح ہموار اور اس کے پورے شعبان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہیں۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔

مختصر یہی آل ابراہیم، تو وہ آپ کی اولاد ہے اسماعیل واسحق علیہما السلام سے جیسا کہ ایک جماعت نے اس پر اعتقاد کیا ہے اور اگر ثابت ہو جائے کہ حضرت سارہ و ہاجرہ سلام اللہ علیہما کے علاوہ بھی کسی بیوی سے آپ کی اولاد ہے تو لامحالہ وہ بھی اس میں شامل ہیں۔ پھر مراد ان میں سے وہ ہیں جو مسلمان بلکہ متقی ہیں پس ان میں انبیاء صدیقین، شہداء اور صالحین ہی شامل ہیں۔ دوسرے نہیں یہاں پر دو سوال ہیں۔ اول یہ کہ تمام نبیوں میں سے صرف ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت کیوں

سوال ہے باقی نبیوں سے کیوں نہیں؟

جواب اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو ان کی عزت افزائی کے لیے یا بدلتا ہے

کے لیے کہ انہوں نے اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دُعا مانگی تھی :  
 رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَ  
 لِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ  
 الْحِسَابُ ۔  
 ترجمہ: پروردگار مجھے، میرے ماں باپ  
 اور ایمان والوں کو بخش دینا اس دن جب  
 حساب قائم ہوگا۔

یا اس لیے کہ کوئی اور نبی اس بات میں ان کا شریک نہیں، اور درود شریف میں ابراہیم علیہ  
 السلام کا خصوصیت سے یا تو اس لیے ذکر آیا کہ وہ اللہ کے خلیل اور محمد صلی اللہ علیہ السلام اللہ  
 کے حبیب ہیں، یا اس لیے کہ ابراہیم علیہ السلام شریعت کا اعلان کرنے والے ہیں کہ اللہ  
 نے ان کو حکم

وَآذِنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ  
 يَأْتُوكَ يَبَاجِلَ وَ عَلَى كُلِّ  
 صَائِرٍ ۡ ۔  
 ترجمہ: لوگوں میں حج کا اعلان کرو لوگ  
 تمہارے پاس پیدل اور دُبی اونٹنیوں  
 پر آئیں گے۔

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین کا اعلان کرنے والے ہیں۔ فرمایا :  
 رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا  
 يَدْعُنَا إِلَى كُفْرٍ  
 تَرْجُمَةُ: ہمارے پروردگار! بیشک  
 ہم نے اعلان کرنے والے کو سنا جو  
 ایمان کا اعلان کرتا ہے۔

یا اس لیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے یہ سوال کیا تھا جب انہوں نے خواب  
 میں جنت دیکھی اور اس کے درختوں پر لادائے اِلَٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدًا رَّسُوْلًا ۔  
 لکھا دیکھا، جبریل علیہ السلام سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سرکار کی شان بتائی۔  
 آپ نے دعا مانگی اِلٰہی اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانوں پر میرا ذکر جاری کر رکھنا  
 اس وجہ سے کہ فرماتے ہیں :

وَاَجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ تَرْجُمُ نِجْمِیْ ۔  
 ترجمہ: پچھلوں میں میرے لیے سچی زبان رکھنا۔

یا اس لیے کہ باقی انبیائے کرام میں آپ ہی سب سے افضل ہیں۔

یہ ہے جو مشہور ہے کہ محل تشبیہ میں مقرر قاعدہ تو یہ ہے کہ مشبہ، مشبہ بہ سے

**دوسرا سوال** کتر ہوتا ہے کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم میں حضور علیہ

السلام پر اور آپ کی آل پر بھیجا جانے والا درود، شریف مشبہ ہے اور ابراہیم علیہ السلام اور آپ

کی اولاد پر بھیجا جانے والا درود مشبہ بہ ہے۔ حالانکہ معاملہ درحقیقت اس کے برعکس ہے کیونکہ

اکیلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم سے افضل ہیں، خصوصاً جب کہ آل محمد

حضور علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، اور افضل ہونے کا تقاضا تو یہ ہے کہ جس درود و رحمت

کو طلب کیا جا رہا ہے وہ ہر دوسرے درود و رحمت سے افضل ہو جو کسی اور کو حاصل ہو

گئی یا ہو گی۔ ؟

اس سوال کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں جن میں سے امام نووی نے امام

**اس کا جواب** شافعی کا جواب بہت پسند کیا ہے کہ تشبیہ کا تعلق آل سے (اور آل ابراہیم

میں خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں جب کہ آل محمد میں کوئی آپ کا ثانی یا آپ سے افضل

نہیں، لہذا تشبیہ صحیح ہے، یا تشبیہ کا تعلق جماعت کا جماعت سے ہے (حاصل وہی ہو گا

یا تشبیہ اصل صلاۃ کو اصل صلاۃ سے دی گئی ہے۔ درجہ و مرتبہ میں تشبیہ نہیں۔ یہ ایسے ہی جیسے

إِنَّمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا ترجمہ: بے شک ہم نے تمہاری طرف ایسے

إِلَى نُوحٍ - وحی کی جیسے نوح علیہ السلام کی طرف۔

اور فرمان باری تعالیٰ :-

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ترجمہ: تم پر اسی طرح روزے فرض کئے

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔ کئے جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے

قول مختار میں یہ ہے کہ مراد اصل روزوں میں تشبیہ ہے۔ نہ کہ وقت میں یا متعین روزوں

میں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کسے اپنے بیٹے سے بھی اسی طرح احسان کرے جیسے تو نے فلاں



سے احسان کیا ہے اور مراد اصل احسان ہونہ کہ مقدار۔ اسی قبیل سے اللہ کا یہ فرمان ہے:

اَحْسِنُ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ  
فرمایا احسان کر یہ جسے تیرے ساتھ اللہ

نے احسان فرمایا

القربی نے المفہم میں اس جواب کو ترجیح دی ہے۔

**امام شعرانی کا ارشاد** عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب المنن الکبریٰ کے چودہویں باب میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے نوریان اور رازقان سے میرے مشاہدے پر جو احسان کیے ان میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساری مخلوق سے علی الاطلاق افضل ہیں۔ پس اہل زمین و آسمان میں سے کوئی بھی آپ کے کسی مقام و مرتبہ میں آپ کا شریک نہیں، پھر یہ حقیقت کسی دلیل پر موقوف نہیں، ہاں جس کی بصیرت اللہ نے ختم کر دی اور جس کی نگاہ چمکا دڑ کی سی ہو گئی (اسے یہ حقیقت نظر نہیں آ سکتی) کیونکہ حضور علیہ السلام کی شریعت کا نور، دوپہر کے وقت سورج کے نور سے زیادہ روشن ہے، اس سلسلہ میں یہی دلیل کافی ہے کہ شرق و غرب میں تمام مخلوق پر آپ کی فضیلت پر اُمت کا اتفاق ہے اور یہ واضح تر ہے کسی دلیل پر موقوف نہیں۔ حالانکہ ان تمام لوگوں نے ان کو دیکھا نہیں صرف آپ کی شریعت کو دیکھا اور سنا ہے۔ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے:

لَا تَجْمَعُ أُمَّتِي عَلَى الضَّلَالَةِ۔ ترجمہ: میری اُمت گمراہی پر اتفاق نہیں کرے گی۔

۱۲۱ھ میں ایک شخص نے یہ دعویٰ کیا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں، دلیل یہ پیش کی کہ حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو نماز میں درود شریف پڑھنے کی جو تعلیم دی اور حدیث تشہد

**ایک اہم واقعہ**  
**ازالہ شبہ**

میں جو فرمایا کَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ تو علمائے معانی کا یہ قاعدہ ہے کہ مشبہ ہر مشبہ سے ہوتا ہے۔ اس شخص سے یہ نکتہ پوشیدہ رہا کہ یہ مسئلہ ایک سبب سے

پیش آیا وہ یہ کہ صحابہ کرام نے جب کہا یا رسول اللہ! آپ پر سلام پڑھنا تو ہمیں معلوم ہے۔ درود (صلوٰۃ) کس طرح پڑھیں؟ جب نماز ادا کریں۔ تو فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ اٰخِرَتِکَ، پس آپ کا فرمان کَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرٰہِیْمَ اٰخِرَتِکَ

یہ ہے کہ آپ سے درود شریف کی صورت و کیفیت کا سوال کیا گیا تھا۔ پس تشبیہ صرف کیفیت میں ہے۔ غور کیجیے جب آپ کسی ولی یا عالم کو کہتے ہیں۔ کہ مجھے آپ ادب سے سلام کرنا سکھائیں تاکہ ہم آپ کو ادب سے سلام کریں آپ کی تعظیم، مدح اور لوگوں میں آپ کی فضیلت بیان کریں۔ تو اس کے لیے سوائے خاموشی کے اور چارہ کار کیا ہوگا؟ یا پھر بولیں تو عاجزی و انکساری کے الفاظ بولیں۔ اسی لیے کعب بن عجر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آتا ہے کہ جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ تو آپ خاموش ہو گئے اور چہرہ اقدس کی رنگت سُرخ ہو گئی۔ یہاں تک کہ ہم نے اظہارِ افسوس کیا کہ ہم یہ سوال نہ پوچھتے تو بہتر ہوتا یہ کچھ شدت حیا کی بنا پر تھا اور آپ کا فرمان :-

اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا  
وَلَا فَخْرَ وَلَا ذُلٌّ مِّنْ تَنَشُّوْا سرشار ہوں گا (یعنی ظہور وہاں ہوگا) کوئی  
عَنْهُ اَلَا مُضْضٌ وَالْشَّافِعِ فخر نہیں اور پہلا شخص جس کی زمین شق  
وَاَوَّلُ مُشَفِّعٍ ہوگی اور (باہر آؤں گا) اور پہلا  
شفاعت کرنے والا اور پہلا مقبول

شفاعت :-

واضح طور پر آپ کی فضیلت ثابت کر رہا ہے یہاں تک کہ خود آدم علیہ السلام پر بھی۔  
اور فرمان باری تعالیٰ :-

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ - ترجمہ: محبوب اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ تو خالص وحی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

یہ محض آدم علیہ السلام کے ساتھ اظہار ادب ہے، کیونکہ بیٹے کے لیے مناسب نہیں کہ کے میں اپنے باپ سے افضل ہوں۔ اگرچہ افضل ہوں ہاں جہاں آذان الہی آگیا تو بیان واقعہ کر دیا ہے اس حدیث میں کہ :-

آدَمَ فَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ - ترجمہ: آدم اور دوسری مخلوق میرے پرچم کے نیچے ہوں گے۔

علمائے مصر نے اس شخص پر، بشرطیکہ اس کا یہ قول ثابت ہو جائے سخت احتجاج کیا ہے مثلاً سیدی محمد البسکری، سیدی محمد الرملی، شیخ ناصر الدین طبرلاوی، شیخ نور الدین طندتانی نے اور یہ کتابیں نام مجھوں میں پڑھی گئیں جہاں بے شمار لوگ تھے اس کو سمجھ لیجئے سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

امام شعرانی کی یہ حکایت اس منکر، ذلیل | امام شعرانی کی ایک اور حکایت

شخص کی حکایت سے ملتی جلتی ہے جسے

انہوں نے اپنی کتاب ”طبقات کبریٰ“ میں عارف باللہ سیدی ابوالموہب شاذلی کے حالات زندگی میں لکھا ہے اس میں لکھتے ہیں۔ ابوالموہب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ جامعہ الزہرہ میں، میرے اور ایک دوسرے شخص میں صاحب قسیدہ بردمکے اس قول میں جھگڑا ہو گیا۔

قَمِنَا الْعَيْنِمْ فِيهِ اِنَّهُ بَشَرٌ ذَرِئَةٌ خَيْرٌ خَلَقَ اللّٰهُ فَطَعِمَ

ترجمہ: محمد علیہ السلام کے متعلق ہمارے علم کی پہنچ میاں تک ہے آپ انسان ہیں۔ اور بے شک آپ اللہ کی تمام مخلوق سے افضل ہیں۔

اس شخص نے کہا، علیہ الرحمہ کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں، میں نے اس سے کہا اس پر اہمیت کا اجماع ہے لیکن اس نے اپنی بات سے رجوع نہ کیا تو میں نے حضور علیہ السلام کو

ابو صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ہمراہ خواب میں، جامعہ ازہر کے منبر کے پاس بیٹھے، اچھا بچہ لڑ رہا ہے، یہ مسحاً حبیبنا ہمارے دوست خوش آمدید پھر اپنے صحابہؓ — لڑنا، بات بوج کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! فرمایا فلاں نامراد کا عقیقہ ہے کہ فرشتے تجھ سے افضل ہیں۔ ان سب نے کہا یا رسول اللہ! روئے زمین پر آپ سے افضل کوئی نہیں، فرمایا تو اس نامراد کیا ہو گیا جو زندہ نہ رہے گا اگر زندہ رہا بھی تو ذلیل و خوار ہوگا، تنگ دست ہوگا، کمزور و دروغ و تناسل و یعنی حقیر دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ عقیقہ رکھتا ہے کہ میری فضیلت پر اجماع اُمت نہیں۔ اسے معلوم نہیں کہ معتبر کی اس مسئلہ میں اہل سنت سے مخالفت اجتماع میں رخنہ نہیں ڈال سکتی، امام شعرانی کا کلام ختم ہوا۔

علامہ قسطلانی نے اپنی شرح بحاری اور مواہب اللدنیہ میں عارف ربانی ابو محمد مرجانی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حنوف علیہ السلام نے جو یہ فرمایا کَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ يَا كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ اِبْرَاهِيْمَ اور یہ نہیں فرمایا کَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ مُوسٰی اس میں راز یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر جلالتی تجلی پڑی تھی اس لیے موسیٰ علیہ السلام بیوش ہو کر گر پڑے، اور خلیل علیہ السلام پر جمالی تجلی پڑی تھی کیونکہ محبت و خلعت تجلی جمال کی علامت ہیں اس لیے آپ نے مسلمانوں کو اس طرح درود بھیجنے کی دعا کا حکم دیا جیسے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا تاکہ وہ سرکار کے لیے اللہ سے تجلی جمال کی دعا مانگیں۔ یہ بات حضور اسلام اور خلیل علیہ السلام کی برابری کا تقاضا نہیں کرتی کیونکہ آپ نے مسلمانوں کو صرف یہ حکم دیا ہے کہ وہ سرکار کے لیے ایسی تجلی مانگیں جیسی ابراہیم علیہ السلام کو ملی تھی اس حدیث کا متقاضی صرف یہ ہے کہ وصف جمالی کی تجلی کے حصول کی دعا کی جائے۔ اس کا متقاضی ہرگز نہیں کہ دونوں مقامات کی تجلیات برابر ہیں اور دونوں کا مرتبہ برابر ہے۔ بے شک اللہ سبحانہ دونوں حضرات پر ان کے مرتبہ و مقام کے مطابق تجلی

فرمائے گا۔ اگرچہ دونوں وصفِ جمالی کی سبکی میں شریک ہیں۔ پس تحلیل علیہ السلام پران کے مرتبہ کے مطابق سبکی جمال کا نزول ہوا اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سبکی جمال کا نزول ان کی شایانِ شان ہے۔ اسی طرح حدیث کو سمجھا جاسکتا ہے "الخ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مقام سے بلند تر ہے۔ پس جس درود کا حضور علیہ السلام کے لیے مطالبہ کیا جاتا ہے وہ اس درود سے افضل ہے جو اللہ نے ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمایا" یہ تفصیل امام نووی کے اس قول کی تائید کرتی ہے امام نووی کا قول ہے کہ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کو ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ دینے سے اعترض وارد ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام حضور علیہ السلام سے افضل ہیں۔ اس کا بہترین جواب وہ ہے جو امام شافعی کی طرف منسوب ہے۔ کہ التَّشْبِيهُ لِأَحْسَنِ الصَّلَاةِ بِأَحْسَنِ الصَّلَاةِ كَوْنِهَا صَلَاةً سَعْدَةً

علامہ احمد بن حنبل نے اپنی کتاب "الجوہر المنظم فی زیادۃ القسبر الشریف النبوی المکرم" میں فرمایا، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل اہل ایمان کو درود شریف میں ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ نے رحمت و برکت صرف ان کے لیے جمع کی ہیں۔ سورہ ہود میں فرمایا :-

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ  
أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّكَ حَمِيدٌ  
مَجِيدٌ - افضل ہیں "الخ

تقی الدین سبکی کا ارشاد | جیسا کہ طبقات میں ہے امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا جب کوئی شخص اپنے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بھیجتا ہے تو اس نے اللہ سے سوال کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس طرح درود بھیجے جیسے ابراہیم اور ان کی آل پر اس نے درود بھیجا پھر جب

یہی کلمات دوسرے دعا کرنے والے نے کیے تو اس نے دوسرے درود کی دعا کی جو پہلے سے الگ ہے کیونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ دو مطلوب اگرچہ ملتے جلتے ہوں، جب ان کے مانگنے والے الگ الگ ہیں۔ تو وہ بھی جدا جدا ہوں گے اور دونوں دعائیں قبول ہیں کیونکہ نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کی دعا بہر صورت قبول ہوتی ہے، پس لازم ہے کہ جو اس نے مانگا وہ اور ہو اور جو اس نے مانگا وہ اور ہوتا کہ تحصیل حاصل لازم نہ آئے تو ان کے بیٹے تاج نے جو کہا اس کا خلاصہ یہ ہے: کہ بے شک اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام پر اس درود سے ملتا جلتا درود بھیجتا ہے جو اس نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بھیجا، جب بھی کوئی بندہ دعا مانگے۔ پس حضور علیہ السلام پر اپنے رب کے درودوں کی کوئی حد نہیں، اور ہر درود میں اتنی رحمت و برکت ہے۔ جو ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل پر پڑھے جاتے والے درود میں ہے کیونکہ یہ درود شریعت پڑھنے والے حد و شمار سے باہر ہیں۔ واللہ اعلم۔

## اسٹھویں بحث لفظ برکت میں

لُغَت میں اس کا مطلب ہے عزت و بجلائی کا بڑھنا اور ترقی کرنا۔ اور کہ لیا ہے کہ مراد ہے عیبوں سے پاک صاف ہونا، یہ بھی کہا گیا ہے اس کا ہمیشہ قائم دائم رہنا عربوں کے اس قول سے بَارِكْتَ الْاَيْلَ اُونٹ زمین پر ٹھہر گیا بَرَكَ الْمَاءُ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں پانی ٹھہرتا ہو۔ ابوالیمین بن عساکر نے اس معنی پر جزم کیا ہے وہ کہتے ہیں بَارِكٌ کا مطلب ہے جو شرف و عزت تو نے ان کو دی ہے اسے قائم دائم رکھنا، یہ عربوں کے اس قول سے ہے بَارِكَ الْبَعِيْنُ اُونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ بیٹھا رہا جہاں اُسے بٹھایا گیا الخ کبھی یہ لفظ نیک سختی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ نیک سخت آدمی کو مُبَارَك کہا جاتا ہے یعنی وہ محبوب و مرغوب ہے۔ حاصل یہ کہ اس لفظ کا مقصود ہے بہتری حاصل ہونا اور اس کا

قائم دائم رہنا جب ہم کہتے ہیں اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو اس کا مطلب ہوتا ہے، الہی  
 محمد کا ذکر دعوت اور شریعت کو دائمی کر دے اور حضور کے پیروکاروں اور غلاموں کی کثرت سطا  
 فرما اور حضور کی اُمت کو آپ کی برکت و سعادت کی پہچان کرادے کہ تو ان کے بارے میں سرکار  
 کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ اور ان کو پہلی جنتوں میں داخل فرمائے گا، اور ان کو اپنی رضامندی  
 کے گھر میں ٹھہرائے گا۔ پس اس میں برکت و سعادت، دوام اور اضافہ کے بیان میں  
 حافظ سخاوی نے کہی ہے اور کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق ابن حزم کے  
 سوا، کسی نے دَبَارِکُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کو واجب نہیں کہا۔ ابن حزم کے الفاظ سے کسی نہ  
 کسی صورت میں اس کا وجوب معلوم ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں آدمی پر لازم ہے کہ سرکار پر برکت  
 بھیجے، خواہ عمر میں ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ الخ

## نویل بحث عالمین کے بارے میں

القول السدید میں فرمایا جیسا کہ حدیث میں ابو مسعود وغیرہ کی روایت میں آتا ہے  
 عالمین سے مراد دنیا کی اقسام ہیں۔ اس میں اور اقوال بھی ہیں کہا گیا ہے فلت لا فوٹ کے پیٹ  
 میں جو کچھ ہے اور کہا گیا ہے جس میں روح ہے وہ کہا گیا ہے ہر حادثہ۔ اور کہا گیا ہے ۔  
 عقلمندوں کی قید کے ساتھ (عقل مند حادثہ) اور کہا گیا ہے صرف انسان اور جن، اور کہا  
 گیا ہے یہ دونوں اور فرشتے اور شیاطین۔ صحاح (جو بری) میں فرمایا عَالَمٌ خَلْقٌ (مخلوق)  
 اس کی جمع عَوَالِمٌ۔ عَالَمُونَ مختلف اقسام کی مخلوق۔ محکم میں کہا عالم تمام مخلوق۔ اس کا واحد  
 نہیں (؟) کیونکہ یہ مختلف چیزوں کا مجموعہ ہے اس کی جمع ہے عَالَمُونَ۔ فِی الْعَالَمِیْنَ۔  
 کہہ کر یہ اشارہ کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام پر رحمت و برکت کا ہونا ساری دنیا میں مشہور ہے  
 اور ان کا مرتبہ و مقام ہر طرف پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ کہ نبی علیہ السلام کے لیے وہ درود اور

برکت مطلوب ہے جو مخلوق میں مشہور و معروف ہونے میں اس رحمت و برکت سے مشابہ ہو۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَشَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ تَرْجَمُهُمْ نَعْنِي اِذَا سَمِعْتُمْ اِسْمَ مُحَمَّدٍ فَصَلُّوْا وَكُنُّوْا رَٰكِعِيْنَ  
سَلَامٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ - ان کا ذکر پیچھے آنے والوں میں باقی رکھا۔  
ابراہیم پر سلام ہو ۛ

خلاصہ ختم -

## دسویں بحث حمید مجید کے بارے میں

حَمِيْدٌ - فَعِيْلٌ کے وزن پر حمد مصدر سے صفت مشبہ محمود کے معنی میں ہے، یہ  
محمود سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ مَفْعُوْلٌ سے معدول کر کے فَعِيْلٌ کے وزن پر جب کسی اسم  
کو لیا جائے تو یہ دلیل ہوتی ہے اس بات کی کہ یہ صفت اس موصوف کی لازمی فطری طور  
پیدائشی اور دائمی صفت ہے۔ جیسے تم کہتے ہو فلاں شخص ظریف، شریف اور کریم ہے۔  
پس حمید وہ ذات ہے جس میں ایسی صفات اور اسباب ستائش ہوں جو اس کے مستحق  
تعمد و ثنا ہونے کا تقاضا کریں اور اس بات کا تقاضا کریں کہ دوسرے اس کی تعریف کریں۔  
پس وہ اپنی ذات کے لحاظ سے قابل تعریف ہے اور محمود وہ ہے جس کے ساتھ حمد کرنے  
والوں کی حمد کا تعلق ہو کہ وہ کہیں تو ہو ورنہ نہیں، یونہی مجید (بزرگ) اور  
مَجِيْدٌ - کَبِيْرٌ - مُكْتَبَرٌ - عَظِيْمٌ - مُعَظَّمٌ - تعریف اور بزرگی، انہی  
دو کی طرف تمام کمالات رجوع کرتے ہیں، کیونکہ تعریف، جس کی تعریف کی جائے اس  
کی خوبی اور محبت کو مستلزم ہے، کیونکہ جس سے تمہیں محبت ہو اور اس کی تعریف نہ کرو۔  
تو تم اس کی تعریف کرنے والے نہ ہو گئے۔ اسی طرح اگر تم نے اس کی تعریف کی، اور محبت



نہیں، بلکہ کسی غرض سے کی تو تم اس کی تعریف کرنے والے نہیں، تاوقتیکہ محبت سے اس کی تعریف نہ کرو، اور یہ تعریف اور محبت تابع ہے ان اسباب کے، جو محبت و ثنا کا تقاضا کرنے والے ہیں۔ اور وہ ہیں محمود کی صفاتِ کمال، اور دوسروں سے اس کے جلال و احسان کی خصلتیں۔ پس یہ ہیں محبت کے اسباب۔ جوں جوں یہ صفات جامع اور کامل تر ہوں گی، ثنا و محبت اور کامل تر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کے لیے کمال مطلق ہے، جس میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں۔ احسان تمام تر اسی کا ہے اور اسی کی طرف سے ہے۔ پس وہ ہر جہت سے مکمل محبت اور مکمل ثنا کا حقدار ہے۔ وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اس سے محبت کی جائے اس کی ذات کی وجہ سے، اس کی صفات کی وجہ سے، اس کے افعال و اسما کی وجہ سے اور اس کے احسان کی وجہ سے اور جو کچھ بھی اللہ سبحانہ سے صادر ہو اس کی وجہ سے۔

رہ گئی مجدد، تو یہ مستلزم ہے عظمت کو، وسعت کو اور جلال کو، اور حمد دلالت کرتی ہے صفاتِ عزت و عظمت پر، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ جلال و اکرام کا مالک ہے۔ اور یہی مفہوم ہے بندے کے اس قول کا لَدَالِیۃ اِلَآ اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کا۔ پس لَدَالِیۃ اِلَآ اللّٰهُ دلالت کرتا ہے اس کی الوہیت و انفرادیت پر۔ اور اس کی الوہیت محبت کامل کو مستلزم ہے۔ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ دلالت کرتا ہے اس کی بزرگی اور بڑائی پر۔ اور یہ مستلزم ہے اس کی تعظیم بزرگی اور بڑائی کو۔ اسی لیے اللہ سبحانہ قرآن میں ان دو قسموں کو کثرت سے جمع کر کے بیان فرماتا ہے قُلْ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْاَیۡتِ اِنَّ حَمِیْدَہٗ یَجۡئِذٌ بِحَمْدِہٖ پس نبی علیہ السلام اور آپ کی آل یہ درود کے بعد ان دو ناموں حمید مجید کو ذکر کرنا اس آیت کے مطابق ہے اور جب حضور علیہ السلام پر اللہ کے درود کا معنی ہے اللہ کا آپ کی ثنا کرنا اور آپ کی تعظیم اور شان و شوکت اور ذکر بلند کرنا، آپ سے زیادہ محبت کرنا اور مزید قُرب عطا کرنا۔ لہذا حمد و مجد پر مشتمل ہے۔ گویا

درود بھیجنے والا اللہ سے حضور کی شہادت و بزرگی مانگتا ہے۔ کیونکہ درود شریف بھی ایک طرح سے سرکار کی حمد و بزرگی ہی ہے۔ لہذا ان دونوں سے اس کو ختم کرنا مناسب تھا یعنی حمید مجید سے۔ کیونکہ دعا کرنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی دعا اللہ کے ناموں میں سے کسی ایسے نام سے ختم کرے جو اس کے مطلوب سے مناسبت رکھتا ہو، یا اس سے اپنی دعا شروع کرے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ الْأُمَمَاءُ الْخُشْيٰى ۝ تَرْجُمۃ: تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں  
فَاذْعُوْهُنَّ بِهَا۔ پس انہی سے اس سے دعا کرو۔

سیمان علیہ السلام فرماتے ہیں:

مَا بِيْ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ ۝ تَرْجُمۃ: الہی مجھے ایسی سلطنت بخش جو  
يَزِيْدُ مِنْ بَعْدِي اِنَّكَ ۝ میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو بیشک  
اَنْتَ الْوَكَابُ۔ تو بہت بخشنے والا ہے۔

اور حضور علیہ السلام نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اس وقت فرمایا جب انہوں نے آپ سے نماز میں مانگی جانے والی دعا سکھانے کا سوال کیا۔ کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ۝ تَرْجُمۃ: الہی میں نے اپنے اوپر بہت ظلم  
ظُلَمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّوْبَ ۝ کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کی مغفرت  
اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً ۝ نہیں کرتا۔ پس مجھے بھی اپنے ہاں سے  
مِنْ عِنْدِكَ وَاَسْحِنِيْ اِنَّكَ ۝ مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما  
اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔ شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اور یہ بہت ہے۔ اور جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اوپر اللہ کے درود سے مقصد تعریف و تعظیم تھا، لہذا یہ سوال حمید مجید، کے دونوں ناموں سے ختم کیا، جلا الافہام کا خلاصہ ختم ہوا۔

القول البسیرع میں فرمایا۔ حَمِيدٌ حمد سے فَعِيلٌ کے وزن پر مَحْمُود کے معنی میں ہے۔ اور اس سے زیادہ بلیغ ہے۔ کیونکہ حمید وہ ہے جس کو صفاتِ حمدِ کامل طور پر حاصل ہوں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ حمید حامد کے معنی میں ہے، یعنی بندوں کے اچھے افعال کی تعریف کرنے والا۔ اور مجید مجد سے ہے یہ بزرگی کی صفت ہے۔ اس دُعا کو ان عظیم دُناموں سے ختم کرنے کی مناسبت یہ ہے کہ معلوم ہو کہ اللہ اپنے نبی کی تعظیم و ثنا اور عزت کرتا ہے اور مزید قُرب عطا کرتا ہے اور حمد و بزرگی طلب کرنے کو یہ بات مستلزم ہے اسی میں اشارہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں مطلوب کے لیے مثلِ علت ہیں۔ یا اس کے ذیلی عنوان ہیں، اور معنی یہ ہے کہ وہ کام کرنے والا ہے جو سببِ حمد و ثنا ہیں۔ مثلاً مسلسل نعمتیں عطا فرمانا۔ بہت احسان کرنے والا کریم ہے اپنے تمام بندوں پر۔ سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

## ۹ نواں باب

# نبی علیہ السلام کا جاگتے اور سوتے میں دیدار حاصل ہونا

جان لیجیے کہ میں نے دسویں باب سے پہلے یہ باب اس لیے لکھا ہے کہ حضور علیہ السلام پر درود و سلام کا سب سے بڑا فائدہ خواب میں آپ کی زیارت کرنا ہے جن لوگوں کو یہ نعمت کثرت سے حاصل ہوگی وہ اس سے ترقی کر کے بیداری میں سرکار کی زیارت تک پہنچیں گے۔ اور جب کہ یہ سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کے اسباب کا علم، تمام علوم میں اہم ترین علم ہے، اس بات میں اس پر میں شرح و بسط سے کلام کیا ہے۔ اور اس میں میں نے حضرات اولیاء، ائمہ، علماء کے اس موضوع پر اتنے اقوال جمع کر دیئے ہیں جو اس سے پہلے کسی کتاب میں جمع نہیں کئے گئے۔ جیسے ان کی عبارات سے تمہیں معلوم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ابو عبد اللہ الرضا نے اپنی کتاب تحفۃ الاخیار میں فرمایا: جب اس اُمت کا مرتبہ اپنے رب کے ہاں مقرر ہو چکا اور نبی کی فضیلت سے اس کی فضیلت ثابت ہو گئی اور نبی اُمّی محترم کی سخت محبت کی وجہ سے یہ تمام اُمتوں کی سربراہ بن گئی، اور بہترین زمانہ ان لوگوں کا تھا جنہوں نے سرکار کو دیکھا اور آپ پر ایمان لائے اور وہ صحابہ کرام تھے، جو بڑے معزز سردار تھے جنہوں نے سبقت کے تمام نشان جمع کر لیے تھے اور جو سید الخلق اور حبیب حق کی صحبت سے فیضیاب اور حبیب خدا کے انوار کے مشاہدہ سے بہرور ہوئے ان کے بعد وہ باقی رہ گئے جن کے لیے آپ کی لائی ہوئی آیات پڑھی گئیں اور جن کے سامنے آپ کی صفات بیان کی گئیں۔ اور جن کے ہاں آپ کے معجزات ثابت ہوئے اور جن پر آپ کی خیر و برکت کی بارش مسلسل ہوتی رہی تو وہ بھی آپ پر ایمان لائے، آپ کی تصدیق کی۔

اور اس روشنی کی پیروی کی جو آپ کے ہمراہ نازل ہوئی تھی۔ پس انہوں نے حق یقین کی حد تک آپ کی تصدیق کی اور ان کے سامنے یہ بات ثابت ہو گئی کہ آپ صادق و مصدق اور امین تھے۔ تو انہوں نے اپنے دل و دماغ سے یہ تمنا کی کہ کاش وہ بھی اپنی زندگی میں اس نورِ مبین کو دیکھتے اور یقین کی آنکھ سے آپ کے دیدار سے مشرف ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے خواب میں سرکارِ دیدار کو واکراں کے زخمی دلوں پر مرہم رکھ دی اور ان کو یقین دلایا کہ وہ آپ کی جو صفات دیکھ رہے ہیں وہ برحق ہیں اور آپ کی ذات کا جو مشاہدہ کر رہے ہیں سچ ہے جو محبت کرنے والا مسلمان خواب میں آپ کو دیکھ لیتا ہے۔ اس کا سینہ کھل جاتا ہے اور اس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ اور ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ اور یقین پختہ ہو جاتا ہے۔

**زیارتِ رسول کا طریقہ** | پس جو کوئی نبی کریم علیہ السلام کے دیدار کا شوق رکھتا ہے اور جس کے دل پر آقائے دو جہاں کی محبت غالب ہے، اور اس کے دل میں دنیا کے مال و اسباب کی محبت نہیں، اس کا دل ایسا آئینہ ہو جاتا ہے جس میں علی صفات کے مالک صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں، آپ کا دیدار صحیح اور خواب میں آپ کا مشاہدہ قطعی ہے۔ پس تیرے اور اس مقام میں دل کی صفائی اور پختہ محبت کے سوا کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔

(بقول غالب)

واکر دیئے ہیں شوق نے بند قبا نے حسن  
عزاز نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا (مترجم)  
کیونکہ صادق و مصدق آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-  
مَنْ سَأَانِي فِي الْمَسَائِمِ فَقَدْ تَرَجَمَ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس  
سَأَانِي حَقًّا - نے یقیناً مجھے ہی دیکھا :-

پس جب بھی تمہیں اس ماہ تمام اور حبیبِ شہنشاہِ عظام کے دیدار کا شوق ہو، اپنی محبت کو

قوی کر لو، نفس کو صاف کر لو، اور حضور علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے میں عمر صرف کرو۔  
یہاں تک کہ تمہارے دل کا ایک ایک کونہ انوار سے پُر ہو جائے اور انخیار کے اندھیرے  
مٹ جائیں اور اس میں ہاشمی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت منتقل ہو جائے اللہ ان پر  
اور ان کے آل و اصحاب پر رحمتیں اور سلام ازل فرمائے جو بصارت و بصیرت والے تھے۔  
امام ترمذی نے اپنی کتاب شمائل کے آخر میں ایک باب باندھا ہے جس میں نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہونے کا بیان ہے اس میں انہوں نے  
چند حدیثیں نقل کی ہیں :-

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت  
پہلی حدیث کرتے ہیں کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان  
میری صورت نہیں بنا سکتا۔

ی بیٹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا  
دوسرے حد جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان نہ میری  
صورت اختیار کر سکتا ہے نہ میری مشابہت اختیار کر سکتا ہے۔

ی بیٹ طارق بن اشیم رضی اللہ عنہ کی روایت کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، جس نے  
مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا۔

تتمہ بیٹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
چوتھی حد جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کہ شیطان میری مثل نہیں

بن سکتا۔ کلیب جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے ہیں۔ میں نے یہ حدیث  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کی اور میں نے کہا، میں نے نبی علیہ السلام کو  
دیکھا ہے اور میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا کہ حضور علیہ السلام کی صورت مبارک  
ان سے ملتی جلتی تھی، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا واقعی ملتی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
**پانچویں حدیث** وسلم نے فرمایا شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، سو جس نے مجھے خواب  
 میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا۔ یزید فارسی جو قرآن کے نسخے لکھا کرتے تھے، کہتے ہیں  
 میں نے حضرت ابن عباس کے زمانہ میں، خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا تو ابن عباس سے  
 کہا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔  
 حضور علیہ السلام فرمایا کرتے تھے شیطان میرے مشابہ نہیں ہو سکتا، سو جس نے خواب میں  
 مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا۔ اچھا تم نے خواب میں جسے دیکھا اس کا حلیہ بیان کر سکتے ہو؟  
 کہا کہ ہاں میں تیرے سامنے اس کی صفت بیان کرتا ہوں دو آدمیوں میں سے درمیانہ شخص  
 جسم اور گوشت سفید گندم گوں (یعنی سُرخ رنگ، کیونکہ سمرقہ کا لفظ حمرة پر بھی بولا جاتا ہے)  
 آنکھیں سرگیں، ہنسی خوبصورت، چہرے کے دائرے خوبصورت۔ اس کان سے اس کان  
 تک گھنی دارٹھی، جس نے سینہ سے اوپر کا حصہ تر کر رکھا تھا۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما  
 نے فرمایا اگر تم بیداری میں بھی ہوتے تو اس سے بڑھ کر تعریف نہ کر سکتے۔

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

**چھٹی حدیث** وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حق کو دیکھا۔

**ساتویں حدیث** حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری خیالی

شکل میں بھی نہیں آ سکتا، فرمایا صاحب ایمان کا خواب نبوت کے چھالیس اجزائیں سے  
 ایک بجز ہوتا ہے۔ میرے مشائخ کے شیخ، شیخ ابراہیم باجوردی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حاشیہ  
 میں فرمایا، اس کی وجہ جیسا کہ کہا گیا یہ ہے کہ وحی کا زمانہ تیس سال ہے۔ اور سب سے پہلے  
 حضور علیہ السلام کو ایسے خواب آنے شروع ہوئے تھے اور ان کی مدت چھ ماہ تھی اور اس کی  
 نسبت ساری مدت سے کریں تو چھالیسواں حصہ بتا ہے پھر فرمایا کہ اس فرمان کا زیادہ واضح

مفہوم کہ اچھے خواب نبوت کا جزو ہیں، یہ ہے علم نبوت کے اجزائیں سے ایک جزو ہیں۔  
 کیونکہ ان سے آدمی بعض غیوب کو جان لے گا۔ اور بعض مغیبات پر ہادی کا معنی اطلاع  
 پالیتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ غیبات کا علم، علم موت کا حصہ ہے اس کی تائید وہ  
 حدیث بھی کرتی ہے جسے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مرثیہ کا ذکر کیا ہے کہ مبشرات کے سوا  
 نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا، صحابہ کرام نے پوچھا مبشرات کیا ہیں اچھے خواب جو مرد مومن  
 دیکھتا ہے یا اُسے دکھائے جاتے ہیں اس کو بخاری نے روایت کیا فرمایا مبشرات سے  
 تعبیر کرنا غالب کی بنا پر ہے ورنہ کبھی خواب منذرات (متنبہ کرنے والے) بھی ہوتے ہیں  
 عبارت مختصراً ختم ہوئی۔

دلیچسپ سوال و جواب | میں نے شہاب رملی کے فتاویٰ میں یہ سوال دیکھا ہے۔  
 کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے بارے  
 میں تو فرما دیا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے سچ پچ مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری مثل  
 نہیں بن سکتا، اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسا نہیں فرمایا، اگر کوئی جواب دینے والا یہ جواب دے  
 کہ جب نبی علیہ السلام کی صورت انسانی شکل کے مشابہ تھی تو ممکن تھا کہ شیطان سرکار کی  
 خیالی یا مثالی صورت اختیار کر لے لہذا مناسب تھا کہ سرکار اپنے بارے میں یہ وضاحت  
 فرما دیتے۔ رہا اللہ تعالیٰ تو اس کی مثل ہے ہی نہیں پس عقلاً بھی اس کو اس کے حق میں جائز  
 قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لہذا حضور علیہ السلام کو اس وضاحت و تنبیہ کی ضرورت نہ تھی۔  
 آیا یہ جواب درست ہے یا نہیں؟ تو شہاب رملی نے اس کا یہ جواب دیا کہ حضور علیہ السلام خصوصاً  
 طور پر اپنی ذات پاک کا جو ذکر کیا اس میں چند محبتیں ہیں۔ اول یہ کہ فرمایا، اس نے سچ پچ مجھے  
 ہی دیکھا۔ جب کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں ایسا نہیں۔ قاضی ابوبکر باقلانی نے فرمایا کہ خواب  
 میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا وہم اور دلی و سوسہ ہے ایسی مثالیں سامنے آجاتی ہیں جو اس کی شان  
 کے لائق نہیں۔ الغرض انہوں نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا اکثر کے نزدیک ذات باری کو دیکھنا



متصور بھی نہیں ہو سکتا اگر کوئی شخص جس کے خلاف وہم کرنا ہے تو ان کو یہ بات وضاحت سے بتا دی جائے گی۔ فرمایا کہ یہ اختلاف ”دیکھنے“ کا لفظ بولنے میں ہے۔ اس میں سب کا اتفاق ہے کہ معنی مراد لینا جائز ہے کیونکہ ذات باری تعالیٰ نظر نہیں آتی۔ کیونکہ جو نظر آتی ہے وہ مثال ہے اور اللہ اپنی ذات کے لیے مثالیں بیان تو کرتا ہے، لیکن مثل سے ہے۔ تو پاک۔ دوم یہ کہ ایک جماعت نے اللہ کا دیدار محال بتایا ہے کیونکہ خواب میں جو نظر آتا ہے وہ خیال و مثال ہے اور ذاتِ قدیم کے لیے یہ دونوں محال ہیں۔ سوم مذکورہ بالا جواب دینے والے نے جو جواب دیا ہے، وہ بالکل صحیح ہے، ”فتاویٰ کی عبارت ختم ہوئی۔ عارف باللہ عبد اللہ بن ابوجہرہ نے اپنی کتاب ”بہجۃ النفوس“ میں جو ان کی مختصر البخاری کی شرح ہے حضور علیہ السلام کے ارشاد:

تُسَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكُنُوْا  
بِكُنْيَتِيْ وَمَنْ رَّآنِيْ فِي السَّنَامِ  
كَنِيْتٍ بِرُكْنِيْتٍ نَدْرُكُوْهُ جَسَدِيْ  
فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا  
يَمَثَلُ صُوْرَتِيْ فَمَنْ كَذَبَ  
عَلَى مَعْمِدَةٍ فَلْيَتَّبِعُوْا  
مَتَعَدَّاهُ مِنَ النَّاسِ۔

ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

کے تحت لکھا ہے اس میں علما کا اختلاف ہے بعض نے کہا ہے جس صورت میں شیطان نہیں آ سکتا، وہ صورتِ پاک ہے جو حضور علیہ السلام کی وفات کے وقت تھی یہاں تک کہ صحابہ کرام نے، فرمایا اس وقت رگڑ کی ڈاڑھی مبارک میں چند سفید بال تھے کچھ لوگوں نے تو یہ بھی کہہ دیا ہے کہ شیطان اس وقت رگڑ کی صورت اختیار نہیں کر سکتا جب ”خیزران“ کے گھر میں زیارت ہو، یہ کہنا عام حدیث پر زبردستی اپنا فیصلہ ٹھوسنا ہے اور کسبِ رحمت کو تنگ کرنا ہے کچھ تے کہا کہ شیطان حضور علیہ السلام کی صورت

میں کسی صوت میں کہیں اور بھی نہیں آسکتا۔ سو جس نے سرکار کو اچھی صورت میں دیکھا، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے اور اگر سرکار کا کوئی عیب دار عضو دیکھتا ہے تو یہ عیب بھی دیکھنے والے میں ہے۔ کہ اس کے دین میں خرابی ہے۔ اور یہی بات حق ہے، اس کا تجربہ کیا گیا ہے، واقعی یہی اسلوب ہوتا ہے۔ برابر برابر۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس سے حضور علیہ السلام کے دیدار کے سلسلہ میں بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ دیدار کرنے والے کو اپنی دینی حالت معلوم ہو جاتی ہے۔

کیونکہ آپ نور ہیں اور آپ کی مثال ایک شفاف آئینہ کی ہے کہ دیکھنے والے کی خوبصورتی یا بدصورتی

اس میں منعکس ہو جاتی ہے۔ خود آئینہ بہترین حالت میں ہوتا ہے، اس میں عیب یا خرابی نہیں ہوتی۔ محققین نے یہی بات آپ کے کلام کے متعلق لکھی ہے کہ اگر خواب میں سرکار کی زبان مبارک سے سنت کے مطابق بات سنتا ہے تو یہ حق ہے اور اگر خلاف سنت سنتا ہے تو خرابی سننے والے کے سننے میں ہے۔ کہ وہ سرکار تو اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں، جو فرماتے ہیں وحی الہی ہوتی ہے اگر یہ کلام اللہ کے سوا کسی اور کا ہوتا تو لوگ اس میں بکثرت اختلاف پاتے پس ذات پاک کی زیارت حق ہے اور کبھی دیکھنے والے کے کان میں خرابی ہوتی ہے، یہ وہ حقیقت ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

(عارف باللہ علیہ السلام) رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ”دل والے بسا اوقات

ایک ہم سول حضور علیہ السلام کو بعض سچی یا اجتماعی محافل میں، اپنے طریقہ مبارک کے مطابق، اپنے دل اور باطن میں حاضر کرتے اور آپ کی صورت مبارک کا تصور کرتے ہیں جیسے خواب میں ہوتا ہے، پھر اسی کیفیت میں وہ سرکار سے ہمکلام ہوتے ہیں۔ آیا دل اس کیفیت کو برداشت کر سکتے ہیں؟ اور کیا ایسا حقیقت میں ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب | پس جان لیجیے اللہ ہم اور تم کو توفیق دے کہ اہل دل کی قلبی کیفیات

حق ہیں جیسا کہ شرعی دلائل سے ثابت ہے اور دوسروں کے مشاہدہ سے یہ زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ اللہ نے ان کو اپنے نور اور برکت سے نوازا ہے حضور علیہ السلام کی طرف سے اس بارے میں کوئی اشارہ نہیں ملتا۔ باقی اچھے یا بُرے کو آپ کا دیدار ہو جانا حق ہے۔ پھر جہاں یہ دونوں غلطیاں جمع ہو جائیں کہ بندہ اہل دل بھی ہو اور نیک بھی ہو تو کیا کہنا اس سے تو اس کی سچائی کی مزید تائید ہو جاتی ہے لوگوں کی قلبی کیفیات ہم نے کتاب کے کسی دوسرے مقام پر بیان کی ہیں۔ پھر جب ہماری مذکورہ دونوں باتیں جمع ہو جائیں یعنی آنکھوں میں صورتِ مبارکہ ہو اور کانوں میں آپ کی آواز رس کھول رہی ہو تو اس کیفیت کی تصدیق پر قرآن و سنت دونوں کے دلائل جمع ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کا یہ فرمان بھی کافی ہے :-

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ - ترجمہ: شیطان میرے جیسی صورت نہیں بنا سکتا۔

یہ لفظ عام ہے اور اپنے عموم پر محمول ہے اور حضور علیہ السلام نے طریقِ باطل کی جو نفی کر دی ہے جو شیطانِ راستہ تھا، اب صرف حق باقی رہ گیا، لیکن ایک شرط کے ساتھ، وہ یہ کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول پر پیش کرے موافق ہو تو بہتر ورنہ پھوڑ دے الخ اور اپنی شرح مذکور میں اس ارشادِ نبوی کے تحت :-

”کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عتقِ رب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔“

اور شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔“

فرمایا ظاہری حدیث و حکموں پر دلالت کرتی ہے۔ ایک یہ کہ جس شخص نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا وہ عتقِ رب بیداری میں بھی مجھے دیکھے گا۔ دوسرا یہ خبر دی کہ شیطان حضور علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اس پر کئی وجوہ سے کلام ہو سکتا ہے۔ اول کیا یہ بات سرکار کی زندگی میں، اور وفات کے بعد دونوں حالتوں

میں عام ہے یا حیات ظاہری سے خاص ہے۔۔ دوم۔ کیا دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کی شکل شیطان اختیار کر سکتا ہے۔ اور کیا خواب میں ان کی صورت میں آ سکتا ہے؟ اللہ کے درود و سلام سرکار پر بھی اور ان سب پر بھی۔ یا یہ حضور علیہ السلام کی خصوصیات میں سے ہے۔ سوم۔ یہ دیکھنے والے کے لیے ہے یا جس میں لیاقت ہو اور آپ کی سنت کی پیروی پائی جاتی ہو۔ ہمارا یہ سوال کہ کیا یہ حکم حیات ظاہری اور وفات کے بعد ہر حال میں عام ہے یا صرف حیات ظاہری سے مختص ہے؟ سولفظ تو عموم کا فائدہ دے رہا ہے جو خصوص کا دعویٰ کرے وہ سرکار کی طرف سے کوئی منحصر پیش نہیں کر سکتا۔

**عقل نارس** بعض لوگوں نے اس عموم کی تصدیق نہیں کی اور وہی کہا جو ان کی عقل کا فیصلہ تھا کہ دار البقا والا دار الفناء میں یکسے نظر آ سکتا ہے۔ حالانکہ اس قول میں دو بڑی خرابیاں ہیں۔ اول یہ کہ اس سچی سرکار (الصادق) صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو جھٹلانا لازم آتا ہے، جو اپنی خواہش نفس سے کبھی بولتے ہی نہیں۔ دوسری یہ کہ قدرت والے کی قدرت سے ناواقعی اور اس کی عاجزی ثابت کر رہا ہے۔ گویا اس شخص نے وہ بیان نہیں سنا جو سورہ البقرہ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ یکسے بیان فرماتا

نَقَلْنَا بِبَعْضِهَا كَذَلِكَ تَرْجُمَهُمْ نَعْمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ قَوْلٌ  
يَحْيَىٰ اللَّهُ الْمَوْتَىٰ ۚ

ترجمہ: ہم نے کہا گائے کے گوشت

کے ٹکڑے سے مردے کو مار دینا

اللہ مردے زندہ کرتا ہے“

پس مردے کی قبر یا اس کے جسم کو گائے کے ٹکڑے سے مارا گیا تو صحیح سالم اٹھ کھڑا ہوا۔ اور اپنا قاتل بتا دیا اور یہ واقعہ اہل علم کی تصریح کے مطابق قتل کے چالیس برس بعد ہوا۔ کیونکہ گائے کا حکم دیا گیا تھا اس کی تلاش میں بنی اسرائیل کو چالیس برس لگے تھے پھر کہیں جا کر ملی اسی طرح اسی سورہ بقرہ میں عزیز علیہ السلام کے واقعہ میں

اور اسی صورت بقرہ میں ابراہیم علیہ السلام اور چار پرندوں کے زندہ کرنے کا واقعہ موجود ہے اور اللہ نے ان کا حال کیسی وضاحت سے بیان فرمایا۔ پس جس ذات نے مُردے کو گائے کے ٹکڑے سے مارنا اس کی زندگی کا سبب بنایا، اور دعائے ابراہیم علیہ السلام کو پرندوں کی زندگی کا سبب بنایا اور عزیز علیہ السلام کے تعجب کو ان کی اور ان کی گدھے کی زندگی کا سبب بنایا، حالانکہ سو سال تک وفات پائے رہے۔ وہ ذات اس پر بھی قادر ہے کہ خواب میں سرگرمی کتاب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو، بیداری میں زیارت کا سبب بنا دے۔

**وفا کے بعد بیداری میں زیارت رسول** <sup>صلی اللہ علیہ وسلم</sup> بعض صحابہ کرام سے روایت کی جاتی ہے اور میرے خیال میں وہ حضرت

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ پھر یہ حدیث یاد آگئی اور سوچ میں ڈوب گئے۔ پھر حضور علیہ السلام کی بعض ازواج مطہرات کے پاس حاضر ہوئے میرا خیال ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا تھیں اور سب بات ان کو بتادی۔ وہ انھیں اور ان کے لیے ایک جُتہ اور آئینہ لائیں اور ان سے فرمایا، یہ حضور علیہ السلام کا جبہ (قمیض) اور یہ آپ کا آئینہ ہے فرمایا میں نے آئینے میں دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت نورانی نظر آئی، اور میری صورت نظر نہ آئی۔ سلف و خلف کی ایک جماعت کا ذکر ہمیشہ ملتا ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا وہ اس حدیث کو ظاہر پر محمول کرتی تھی، لہذا بعد میں بیداری میں بھی ان کو نہ کار کا دیدار نصیب ہوا، اور انہوں نے کچھ پریشانیوں کا آپ سے سوال کیا، تو آپ نے ان کے دُور ہونے کی خبر دی۔ اور ایسے کلمات بتائے جن سے وہ پریشانیاں ختم ہو جائیں اور بغیر کسی کمی بیشی کے ایسا ہی ہوا۔

اس کا انکار کرنے والا، دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو کراماتِ اولیا کی تصدیق منکر کا حکم کرتا ہے یا ان کو جھٹلاتا ہے اگر جھٹکے والوں میں سے ہے تو اس سے گفتگو ختم کر دو۔ کیونکہ وہ ایسی حقیقت کا ہے جس کو کتاب اور سنت واضح دلائل سے ثابت

کر رہے ہیں اور اس پر ہم نے ابتدائے کتاب میں کلام کیا ہے۔ اور اللہ کے فضل سے کافی کچھ بیان کر دیا ہے اور اگر کرامات اولیا کی تصدیق کرتا ہے تو یہ وہی چیز ہے جسے ہم ثابت کر رہے ہیں، کیونکہ اولیا کرام کے لیے خرق عادت کے طور پر کائنات بالا و پست میں ایسے متعدد حقائق منکشف ہوتے ہیں، پس کرامت کی تصدیق کر کے اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ رہی ہماری یہ بات کہ کیا تمام انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم کا ایسا ہی ہے جیسا حضور علیہ السلام کا، کہ شیطان ان کی شکل میں نہیں آ سکتا؟ یا یہ سرکار کا خاصہ ہے۔ سو یہ حدیث میں نہ عموم پر کوئی قطعی دلیل ہے اور نہ خصوص پر، اور نہ یہ باتیں عقل و قیاس سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

**ایک ضرورت** **حیاتی**

ہاں اللہ تعالیٰ کے حضور ان کی جو عظمت ہے وہ بتاتی ہے کہ یہ

عنایت سب کے لیے عام ہے۔ کیونکہ انبیائے کرام صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم شیطان اور اس کے گروہ کے اثرات زائل کرنے کے لیے تشریف لائے ہیں۔ پس بتایا گیا کہ شیطان ان کی بابرکت صورتیں اختیار نہیں کر سکتا جیسے حضور علیہ السلام نے اپنی اور دیگر انبیائے کرام کی یہ عزت و عظمت بیان فرمائی کہ زمین پر ان سب کے گوشت حرام ہیں، یہاں تک کہ جس طرح ان کو سپرد زمین کیا گیا اسی حالت میں وہ انہیں باہر نکالے گی۔ یونہی اس عزت و عظمت میں بھی وہ سرکار سے مساوی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اب ہم اس بات کو لیتے ہیں کیا یہ حکم عام ہے ہر اس شخص کے لیے جو آپ کو خواب میں دیکھے؟ جان لیجیے، قطعی خبر اور خصوصی بات جس کی طرف شرعی دلائل و قواعد سے اشارہ ملتا ہے کہ یہ حکم اہل توفیق کے لیے ہے۔ کے لیے اُمید کی جاسکتی ہے کیونکہ ان کا انجام کیونکہ ان کا انجام معلوم نہیں۔ ممکن ہے سعادت ان کے لیے مقدم ہو چکی ہے۔ ہم قطعی طور پر ان کی بہتری سے مایوس بھی نہیں، خصوصاً جب کہ نبی علیہ السلام کا یہ قول موجود ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جنتیوں کا ساعل کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جنت میں بالشت بھرے ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس کا لکھا آئے بڑھتا ہے بس وہ جنتیوں کا ساعل

اختیار کر لیتا ہے اور بے شک تم سے ایک آدمی جہنمیوں کا سا عمل کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور جہنم میں بالشت بھر یا ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر اس کا لکھا آگے بڑھتا ہے اور وہ جہنمیوں کا سا عمل اختیار کر لیتا ہے۔ ”بخاری و مسلم و عنہما“ لیکن جو شخص حضور علیہ السلام کے اس فرمان کو سچا تسلیم نہیں کرتا وہ کیسے آپ کی زیارت سے مشرف ہو سکتا ہے؟ دلائل کی روشنی میں تو یہ بہت دُور کی بات ہے۔

لیکن جس آدمی میں حضور علیہ السلام کی سنت کی مخالفت پائی ہے آیا وہ سرکار کا دیدار کر

## مخالفین سنت کا دعویٰ دیدار

سکتا ہے؟ اس میں علما کا اختلاف ہے کہ جب وہ دعوائے دیدار کرے تو یہ حق ہے یا نہیں؟ اس سے پہلے اس مسئلے پر بحث ہو چکی ہے کہ جس شخص کی خواب میں زیارت ناقابل یقین ہے اس کے لیے بیداری میں دیدار کیسے مانا جاسکتا ہے ویسے اس میں بحث کی کافی گنجائش ہے۔ اس حدیث میں یہ اشارہ بھی ہے کہ جب نبی علیہ السلام نے اس بات کی خبر دی کہ آپ کی اُمت میں آخری زمانہ میں ایسے آدمی بھی ہوں گے، جن کی تمنا ہوگی کہ وہ اپنے اہل و مال سے نکل کر سرکار کی زیارت حاصل کرے۔ تو کیا یہ ایسے لوگوں کے لیے بشارتِ عظمیٰ ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا۔ پس اسی اُمید پر ان سچے تصدیق کرنے والے اہل محبت نے دولتِ دیدار حاصل کر لی اور اس حدیث کے مطابق ان کو سرکار کا دیدار مل گیا لیکن شک والوں کے یہاں قدم ٹھہرتے ہی نہیں جن لوگوں کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے سرکار کی زیارت کی ہے جب تم ان کے حالات کی کُرید کرو گے تو تمہیں پتہ چلے گا کہ ایک تو وہ لوگ اس حدیث کی تصدیق کرتے تھے اور دوم وہ دوسروں کی بہ نسبت حضور علیہ السلام سے بڑھ چڑھ کر محبت کرنے والے تھے۔

میرے نزدیک بعض حضرات جن کا اس حدیث پر بحث کرنے سے پہلے میں نے ذکر کیا ہے کہ ان کے نزدیک بغیر کسی شبہ کے یہ بات صحیح تر ہے کہ انہوں نے اپنے ایک خواب میں

حضرت علیہ السلام کو اپنی طرف خصوصی طور پر متوجہ دیکھا، اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس عنایت خاص کا مستحق کیونکر ٹھہرا۔ تو سرکار نے فرمایا، مجھ سے محبت جو کرتے ہو، پس اس بلند مرتبہ کی محبت کے سوا آپ نے کوئی وجہ نہیں بتائی، اس اشارہ کو اگر منکر سمجھ لے تو انکار نہ کرے وہ یوں کہ محبت اپنے محبوب میں فانی ہوتا ہے۔ محبوب کی طرف مکمل توجہ اس کو اس دنیا اور جہان کے باشندوں سے دور کر دیتی ہے جب فانیوں میں اس کا شمار ہوتے لگتا ہے تو وہ دار البقا والوں سے جاملتا ہے۔ ان کو دیکھتا اور ان کے دیدار سے لذت اندوز ہوتا ہے یہاں اس کی جنت محض اس طرح ہوتی جسے قبر کا ظاہر تو دنیا میں ہوتا ہے اور اس کا باطن آخرت سے متعلق ہوتا ہے کیونکہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ اور بارہا قبر کے اوپر ایسے آثار نمودار ہوتے رہتے ہیں جو اندر کی ابھی یا بُری کیفیت کی خبر دیتے ہیں اور سلف و خلف میں یہ حقیقت شہرت کے اس درجہ تک پہنچ چکی ہے کہ کسی حکایت و خبر کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں اور اس میں اللہ کی قدرت کی دلیل ہے کہ اس نے شیطان کو کس طرح قدرت دی کہ جو صورت چاہے اختیار کر لے، اور جس سے چاہے مشابہت اختیار کر لے۔ یہ مفہوم حضور علیہ السلام کے اس فرمان سے حاصل ہوتا ہے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا، یہ دلیل ہے کہ دوسروں کی مثل بن سکتا ہے۔ ایسا ہی فرشتوں کے متعلق آتا ہے، ان پر اللہ کا سلام ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ طاقت دی ہے کہ جو صورت چاہیں اختیار کر لیں اب شیطان اور ملائکہ کا حال دیکھو، کہ دونوں یہ عجیب و غریب وصف ملا ہے اسی لیے اہل توفیق نے ان کرامات پر توجہ نہیں دی، جن میں خرق عادت امور ہوں انہوں نے احکام شرع پر عمل کی توفیق مانگی ہے اور دنیا و آخرت میں اپنے لیے اللہ کا لطف مانگا ہے۔

اس لیے کہ خرق عادت تو کبھی صدیق اور زندیق دونوں کو حاصل ہو  
**کرامت کا ظہور** جاتی ہے، زندیق کے لیے مہلت اور گمراہی کے لیے، دونوں میں یعنی  
 کرامت اور آزمائش و اغوا میں فرق صرف کتاب و سنت کی پیروی سے واضح ہو گا۔



کہ جہاں قرآن و سنت پر عمل ہوگا وہاں کرامت ہوگی ورنہ امتحان و اغواں

عارف باللہ عبد بن ابوجبرہ رحمۃ اللہ نے اپنی شرح مذکور میں فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا؛ کی ایک روایت میں لَا یَحِیْتُ لُ اور اس سے پہلی میں یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِی کے الفاظ آئے ہیں؛ تو ہم کہتے ہیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے بہتری کی، کہ دونوں حدیثوں کا مقصد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شیطان کی خواب دیکھنے والے کے ساتھ دو حالتیں ہیں۔ ایک یہ کہ جس صورت اور جس حالت میں وہ خواب دیکھنے والے کے سامنے آنا چاہے اسکتا ہے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں نہیں آسکتا۔ دوسری یہ کہ دیکھنے والے کو خیال گزرتا ہے کہ کوئی صورت اس کو نظر آ رہی، حالانکہ درحقیقت وہ شیطان کی اصل صورت ہوتی ہے، جس میں کوئی فرق نہیں ہوتا ایسے مشاہدات ان لوگوں کو زیادہ ہوتے ہیں جو اس دنیا میں جادو کا کاروبار کرتے ہیں کہ دیکھنے والے چیزوں کو اصل شکل سے مختلف دیکھتے ہیں لہذا حقیقتہً شے میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اس میں ان احادیث کی دلیل ہے جو ذرا پہلے ذکر کر رہے ہیں جہاں یہ سوال آیا تھا، کیا اسی سے ملایا جائے گا اس صورت کو جو اہل برکت اور اہل دل لوگوں کے خیالات میں حضور علیہ السلام کی صورت آتی ہے، یا نہیں؟ یہ دلیل ہے کہ جس طرح شیطان حضور علیہ السلام کی صورت میں نہیں آسکتا۔ اسی طرح کلام اور خیال میں بھی اور کسی اور صورت میں بھی سرکار کی شکل میں سامنے نہیں آسکتا۔ کیونکہ جب غور کرو تو وہی صورتیں بنتی ہیں کہ یا ذات کی شکل میں ہو یا ذات کے علاوہ کلام۔ اشارہ یا دل میں بات آئے۔ یا خیال آئے تو پہلی حدیث نے بتایا کہ شیطان حضور علیہ السلام کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ جب کہ دوسرے کی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ اس حدیث نے یہ بتایا کہ شیطان صورت کے علاوہ بھی کوئی ایسی حالت اختیار نہیں کر سکتا جو حضور علیہ السلام پر دلالت کرے۔ مثلاً سرکار کی کوئی خصوصی صفت، کوئی مخصوص لمحہ، کوئی خطرہ یا اشاروں میں سے کوئی اشارہ۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ

نے ان تمام احوال کے اختیار کرنے سے شیطان کو منع کر دیا ہے۔ اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب کے ساتھ جو چاہے رد یہ اختیار کرے اللہ تعالیٰ نے اسے یہ قدرت دے رکھی ہے۔ یہ بہت بڑی بشارت ہے۔ اس خیال میں ہمارے نبی علیہ السلام کے علاوہ باقی انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق جو بحث ہے گزشتہ بحث کی طرح ہے۔ اس سے پہلی حدیث کے ضمن میں۔ ان تمام باتوں میں وہ شرط ملحوظ ہوگی جو ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ ایسے مشاہدات میں جو امر نہی۔ زجر۔ مخاطبت وغیرہ ہوگی، اسے سرکار کی سنت پر پیش کیا جائے گا۔ دیکھنے والے نے جو سنا دیکھا اگر وہ سنت کے موافق ہے تو حق ہے اور جو سنت کے خلاف ہے۔ دیکھنے والے کا خلل ہے کہ سرکار تو اپنی خواہش نفسی سے بولتے ہی نہیں اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں بہت کچھ اختلاف محسوس کرتے۔ پس ذات مبارکہ کا دیدار حق ہے اور خرابی سننے والے کے کان میں ہے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس میں ذرہ بھر شک نہیں۔ یونہی جس بحث میں ہم پڑے ہیں کہ نیک لوگوں کے خیالات میں جو سرکار کی صورت مبارک آتی ہے اور حضور علیہ السلام کا بیداری میں دیدار، اور آپ سے ہمکلامی کا اور وہ مشاہدات جو آپ کی طرف سے لوگوں تک پہنچتے ہیں، اور جو لوگوں کے دلوں میں آتے رہتے ہیں ان سب کو اللہ کی کتاب اور سرکار علیہ السلام کی سنت پر پیش کیا جائے گا جسے گزر چکا ہے۔ اللہ ہی بہتری کی توفیق دینے والا ہے۔ اس میں قدرت والے کی قدرت کی واضح دلیل ہے جیسا کہ پہلے گزرا، اور اس میں سرکار سے نجات کرنے والوں اور آپ کی پیروی کرنے والوں کے لیے بشارت ہے کیونکہ جب آپ کی زیارت حق ہے تو جو آپ کی طرف سے اشارہ یا خطرہ سامنے آئے گا۔ سرکار اس میں خود موجود ہوں گے اور وہ آپ کی طرف سے ہوگا۔ پس مذکورہ شرط کے ساتھ وہ حق ہے۔ پس ان کی خوشی مزید خوشی میں بدل جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے احسان سے ہمیں دونوں جہاں میں ان میں شامل فرمادے بخیر و عافیت۔ اس کے سوا کوئی رب نہیں ہے۔

شرح ابن ابی جبرہ کی عبارتیں ختم۔ میں نے اسی سے یہ نقل کیں۔

علامہ ابن حجر نے اپنی شرح شامل ترمذی میں نبی علیہ السلام کے اس قول کے تحت :  
 مَنْ رَأَى فِي النَّامِ فَقَدْ رَأَى حَقًّا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثِّلُ بِيْ -

اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے :  
 لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَمَثِّلَ بِصُورَتِيْ -

بخاری کی ایک اور روایت میں ہے :  
 لَا يَتَكَوَّنُنِيْ -

ایک روایت میں ہے :  
 لَا يَتَدْرَأِيْ بِيْ -

کہ شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ اگرچہ اللہ نے اس کو طاقت دی ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے۔ مگر حضور علیہ السلام کی صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ ایک جماعت نے کہا، اس کا موقع محل یہ ہے کہ جب حضور علیہ السلام کو اس صورت میں دیکھے جو واقعہ میں آپ کی تھی اور بعض نے اس میں یہ مبالغہ کیا کہ اس صورت میں جو بوقت وفات آپ کی تھی، انہی میں سے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ یہ صحیح بات ہے کہ جب خواب دیکھنے والا ان کے سامنے اپنا خواب بیان کرتا تو وہ دیکھنے والے سے کہتے جو کچھ تم نے دیکھا ہے میرے سامنے اسے بیان کرو۔ اگر غیر معروف صفت بیان کرتا تو کہتے تو نے حضور علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ عاصم ابن کلیب کی حدیث بھی اس کی تائید کرتی ہے جسے عالم نے عمدہ سند سے بیان کیا ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا، میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ہے، انہوں نے کہا میرے سامنے بیان کرو۔ کہا کہ میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا اور سرکار کو ان کے مشابہ بتایا تو انہوں نے کہا تم نے یقیناً سرکار ہی کو دیکھا ہے۔ اس کے خلاف وہ حدیث نہیں کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، کہ میں ہر صورت میں نظر آ سکتا ہوں، کیونکہ یہ روایت ضعیف ہے۔ دوسروں نے کہا یہ کوئی شرط نہیں۔ ان میں ابن العربی رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ ان کے قول کا حاصل یہ ہے : حضور علیہ السلام کو مشہور صفت میں دیکھنا

ادراک حقیقت ہے، اور دوسری صفت میں دیکھنا ادراک مثال ہے، صحیح یہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو زمین بدل نہیں سکتی۔ اس ذاتِ کریمہ کا ادراک حقیقت ہے اور صفات کو دیکھنا ادراک مثالی ہے اور اس فرمان کا مطلب کہ عنقریب مجھے دیکھے گا تفسیر ہے مَن ثانی کی جس نے مجھے دیکھا کیونکہ یہ حق اور غیب ہے اور یہ فرمان کہ گویا اس نے مجھے دیکھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جاگتے ہوئے مجھے دیکھا تو وہ بھی مجھے دیکھ مطابق ہوتا جو اس نے خواب میں دیکھا پس پہلا حق اور حقیقت ہے اور دوسرا حق اور تمثیل۔ یہ اس وقت ہے جب آپ کو مشہور صفت میں دیکھے۔ ورنہ مثال ہے اگر دیکھنے والا آپ کو اپنی طرف رُخ کیے دیکھتا ہے تو یہ بہتر ہے دیکھنے والے کے لیے، اور نہیں تو معاملہ برعکس ہے۔ ان میں سے قاضی عیاض رحمۃ اللہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: فَقَدْ رَأَيْتُ الْحَقَّ، اس کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس نے سرکار کو اس مشہور صورت میں دیکھا جو ظاہری زندگی میں آپ کی تھی۔ اس کا خواب حق ہے اور جس نے مشہور شکل کے خلاف دیکھا اس کا دیکھنا تاویلی ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر اعتراض کیا ہے اور فرمایا یہ بات کمزور ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جس نے سرکار کو دیکھا اس نے آپ ہی کو دیکھا، تاہم اس سے کہ معروف صورت میں دیکھا یا غیر معروف میں۔ بعض حفاظ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ قاضی عیاض کا کلام اس کے خلاف نہیں۔ بلکہ ان کے کلام کا ظاہر مفہوم یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں انہوں نے حضور علیہ السلام کو ہی دیکھا ہے، لیکن پہلی صورت میں تعبیر و تاویل کی ضرورت نہیں اور دوسری صورت میں وہ خواب کی مناسب تعبیر کی محتاج ہو گی۔ ان میں سے الباقلائی وغیرہ ہیں۔ ان حضرات نے پہلے حضرات کو یہ الزام دیا ہے کہ جو شخص حضور علیہ السلام کو ان کی اصل صورت کے خلاف دیکھتا ہے، اس کا خواب حقیقی خواب نہیں بلکہ پریشان کن خیال ہے، اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ خواب میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ دنیا کی حالت بیداری کے مطابق ہے۔ اب اگر کسی عارض کی بنا پر شیطان حضور علیہ السلام کی شکل اختیار کر لیتا تو یہ بات سرکار کے اس فرمان سے ٹکرائے گی کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ پس ہر

یہی ہے کہ آپ کے دیدار کو یا آپ کی مناسب صفات کے مشاہدہ کو شیطانی دسترس سے محفوظ و  
 مامون مانا جائے۔ یہی بات آپ کی عزت و عصمت کے لائق تر ہے جسے آپ بیدار می میں  
 شیطان سے معصوم و محفوظ ہیں پس صحیح یہ ہے کہ سرکار کا دیدار کسی حال میں باطل و غلط نہیں۔  
 بلکہ اپنی ذات کے لحاظ سے حق ہے اگرچہ حضور کی اصل صفت کے خلاف دیکھے کیونکہ اس  
 صورت کا تصور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صحیح و درست بعض حضرات  
 کا وہی قول ہے کہ حضور علیہ السلام کا دیدار جس حال میں ہو حق ہے۔ پھر اگر آپ اصل صورت  
 میں ہیں خواہ وہ جوانی کی ہو، پختہ عمر کی ہو، بڑھاپے کی ہو یا آخری وقت کی ہو، تو کسی  
 تاویل کی ضرورت نہیں در نہ دیکھنے والے کی حالت کو دیکھ کر تعبیر کی صورت پڑے گی۔

بعض علمائے کما کہ اگر کوئی شخص حضور علیہ السلام کو خواب میں بڑھاپے  
**نظر نظر میں فرق** کی حالت میں دیکھتا ہے تو یہ انتہائی صلح کی نشانی ہے اور اگر جوانی  
 کی حالت میں دیکھتا ہے تو یہ انتہائی جنگ کی علامت ہے اور جس نے آپ کو مسکراتے دیکھا۔  
 تو یہ آپ کی سنت پر چلنے کی دلیل ہے اور بعض نے کہا جس کسی نے آپ کو اپنی اصل حالت و  
 ہیئت پر دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی اچھائی، کمال جاہ اور دشمن کے مقابلے میں کامرانی کی علامت  
 ہے اور جس نے آپ کو غیر حال میں دیکھا یعنی تیوڑمی چڑھی صورت میں دیکھا، یہ دیکھنے والے  
 کی بد حالی کی دلیل ہے (کہ آئینے میں اپنی شکل نظر آتی ہے) ابن ابی جبرہ نے کہا حضور علیہ السلام  
 کو اچھی صوت میں دیکھا، دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے، اور اگر آپ کے بدن مبارک  
 پر کوئی نقص و عیب دیکھتا ہے تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خرابی ہے۔ کیونکہ آپ شفاف  
 آئینے کی طرح ہیں کہ جو سامنے آتا ہے، اس میں منعکس ہو جاتا ہے اگرچہ آپ اپنی اصل کے لحاظ  
 سے حسین تر اور کامل تر ہیں۔ (بقول مولائے روم سے

گفت من آئینہ مصقول دوست

ترکی و ہندی بہ بینہ آنکہ دوست

اور سرکار کے دیدار کے مسکے میں یہ بہت بڑا فائدہ ہے کہ اسی سے دیکھنے والے کی پہچان ہوتی ہے۔ دوسروں نے کہا حضور علیہ السلام کی نسبت سے دیکھنے والوں کی حالت مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دیکھنا آنکھ کا نہیں دل کا ہوتا ہے اور دل کے دیکھنے میں آدمی محدود نہیں ہوتا۔ بلکہ شرق و غرب اور اوپینچ سب نظر آتا ہے۔ جیسے تم آئینے میں شکل دیکھتے ہو، جب آئینہ اپنی جگہ سے منتقل نہ ہو، مثلاً ایک آدمی سرکار کو بڑھا دیکھتا ہے اور دوسرا جوان۔ ایک وقت میں، یہ ایسا ہی ہے جیسے ایک صورت میں مختلف زاویوں سے دیکھا جائے اور مختلف آلات سے دیکھا جائے تو شکل، مقدار، چھوٹا، بڑا، لمبا، چھوٹا، ٹیڑھا، سیدھا، مختلف صورتیں نظر آئیں گی۔ آج کل ریجن کیمرا، بلیک اینڈ وائٹ کیمرا اور تصویر کے مختلف پوز، ٹی۔ وی وغیرہ پر دیکھے جاسکتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت میں، دو و داز کے مختلف مقامات پر، مختلف اوصاف میں آپ کا نظر آنا بالکل جائز ہے۔ اس سوال (کہ حضور کا دیدار مختلف رنگوں میں کیوں ہوتا ہے؟) کا جواب انز رکشی نے بھی دیا ہے۔

علامہ انز رکشی کا ایمان افروز واقعہ | حضور علیہ السلام چراغ اور نور ہیں سُنو  
میں سورج حضور علیہ السلام کے تمام عالمین میں نور ہونے کی مثال ہے تو جس طرح اہل شرق و غرب آں واحد میں مختلف صفات میں سورج کو دیکھتے ہیں، یوں حال حضور علیہ السلام کا ہے

اعلا و حماقت | اور جیسا کہ ابن العربی نے کہا علو اور حماقت، بعض لوگوں کی یہ بات ہے کہ خواب میں جو نظر آتا ہے یہ سر کی آنکھ سے نظر آتا ہے حالانکہ بعض مسکین نے اس دیکھنے کو دل کی دو آنکھوں سے مختص کیا ہے جو ایک قسم کا مجاز ہے  
حسن محبوب کی جلوہ بازی | ابن ابی حمزہ الباززی اور الیافعی وغیرہ نے بزرگوں کی ایک جماعت سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کو بیداری میں دیکھا تو انہی حضور علیہ السلام کا دیدار بڑے بڑے

علمائے متقول ہے۔ جیسے امام عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ، جیسا کہ عوارف المعارف میں ہے۔ اور امام ابوالحسن شاذلی جیسے ان کا بیان نقل کیا ہے تاج ابن عطاء اللہ نے اور ان کے ساتھ بھی ابو العباس المرسی، امام علی وفاقی، قطب قسطلانی، اور سید نور الدین ایسی، اسی مسلک پر ہیں امام غزالی، وہ اپنی کتاب النعمان من الضلال میں فرماتے ہیں: اہل دل بیداری میں فرشتوں اور ارواح انبیاء کو دیکھتے، آوازیں سنتے اور فوائد حاصل کرتے، غزالی کا کلام ختم ہوا۔ اہل نے جو دعویٰ کیا ہے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ حضور علیہ السلام قبر شریف سے باہر نکلیں غلط ہے۔ اس لیے کہ اولیاء کی کرامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے پردے چاک کر دیتا ہے پس عقلاً، شرعاً، عادتاً کوئی مانع نہیں کہ ولی انتہائی مشرق و مغرب میں ہو اور اللہ اس کی عزت افزائی فرماتے ہوئے اس ولی اور اپنی قبر اطہر میں تشریف فرما ہی علیہ السلام کے درمیان سے تمام پردے اور ستر اٹھا دے کہ وہ پردے شیشے کی طرح ہو جائیں۔ کہ پیچھے والی ہر چیز نظر آئے اب دیکھنے والے کی نظر سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑے گی اور ہمارے یقین ہے کہ حضور علیہ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں تو جب کسی انسان کی اس طرح عزت افزائی ہو سکتی ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کو دیکھے، تو پھر سرکار سے ہمکلامی کے شرف سے کیوں مشرف نہیں ہو سکتا۔ لہذا آپ سے کلام کرنے اور مسائل کا سوال کرنے اور سرکار سے جواب حاصل کرتے میں کوئی مانع نہیں۔ اس تمام پر نہ شرعاً انکار ہو سکتا ہے اور نہ عقلاً۔

فتح الباری کے مستنف (ابن حجر عسقلانی) نے کہا یہ بات بہت

## علامہ ابن حجر عسقلانی کا اشکال

مشکل ہے اور اس حدیث کو ظاہری معنی پر محمول کیا جائے تو یہ تمام خواب میں دیدار کرنے والے، صحابہ ہوں گے، اور مقام صحبت قیامت تک باقی رہے گا۔ حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں، اس کا رد اس طرح کیا جائے گا کہ ہم نے اس مسئلہ کی علمی بحث کر دی ہے اور

ہماری اس تقریر پر کسی قسم کا کوئی اشکال باقی نہیں رہا۔

رہا یہ دعوئی کہ دیدار ہونے سے صحابی ہونا لازم آتا ہے، بے محل ہے۔ بر  
اس کا حل محل ہو بھی کس طرح؟ کہ صحابی ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس نے سرکار کو  
 (دینیوی ظاہری) زندگی میں دیکھا ہو (یا بات کی ہو، صحبت کی ہو) یہاں تک کہ علمائے ان  
 لوگوں کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا ہے جنہوں نے وفات کے بعد تدفین سے پہلے آپ کو  
 دیکھا کہ انہیں صحابی کہا جائے یا نہیں؟ علاوہ انہیں یہ بات خارق حادث ہے، اور ایسے  
 امور کے لیے قواعد شرع بدلے نہیں جاتے۔

اس میں یہ تنازع بھی کیا گیا ہے کہ یہ بات کسی صحابی کی بیان نہیں  
ایک اور بحث کی جاتی۔ نہ بعد والوں کی اور یہ کہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو آپ کی وفات  
 پر آٹھ یا دس یا ستر سال بعد ان کی وفات ہو گئی۔ حالانکہ ان کا گھر سرکار کی قبر  
 شریف کے پاس تھا اور اس مدت میں سرکار کی زیارت نصیب ہونا منقول نہیں۔

اس کا رد یوں کیا جائے گا عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم نہیں، یعنی کسی  
اس کا رد بات کا منقول نہ ہونا، اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں۔ لہذا یہ کوئی دلیل نہیں  
 جیسے کہ یہ قاعدہ اپنی جگہ مقرر ہے۔ یونہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا شدت غم سے فوت ہونا۔  
 اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ اس مدت میں ان کو سرکار کا دیدار نہیں ہوا، کیونکہ کبھی کم درجے والے  
 کو ایسی نعمت سے نوازا جاتا ہے جس سے بڑے مرتبے والے بھی رہ جاتے، اور اولیاء اللہ کو  
 جو سرکار کا دیدار حاصل ہوتا رہا، اس میں اہل کی یہ تاویل کی کہ یہ دیدار ان کو درحقیقت غائبانہ  
 طور پر ہوا (محض خیالی) جس کو وہ بیدار ہی سمجھ بیٹھے۔ اس میں ان اکابر کے متعلق بدگمانی ہے کہ ان  
 کو خیالی اور بیدار ہی کے دیکھنے میں شبہ ہو گیا۔ حالانکہ ایسی بدگمانی تو کمتر عقل والوں کے متعلق  
 بھی نہیں کی جاسکتی چہ جائیکہ اکابر سے۔ اور اس کا عارف باللہ ابوالعباس المرسی کے اس قول  
 پر اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آٹھ چھپنے کے برابر بھی اوچھل ہوں تو اپنے آپ کو مسلمان



نہیں سمجھا“ یہ عجیب تاویل کی کہ یہاں مجازی معنی مُراد ہے یعنی اوجھل ہونے سے مراد غافل ہونا۔  
یہ مراد نہیں کہ حضور علیہ السلام کی ذات آنکھوں سے اوجھل ہو جائے، کہ نظروں سے اوجھل نہ ہو  
تو محال ہے۔ پس اس سے کہا جائے کہ تیری مراد اگر استحالة عقلی ہے تو یہ باطل ہے اور استحالة  
شرعی مُراد ہے تو کس دلیل یا قاعدہ سے تو نے یہ مفہوم اخذ کیا؟ نہیں ہرگز اس میں کوئی استحالة  
نہیں جیسے ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے۔ ابن حجر کا کلام شرح شمائل سے ختم ہوا۔

اور خاتمة الفتاویٰ میں انہی کی عبارت اس سوال کے جواب میں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں ہو سکتی ہے؟ جواب دیتے ہیں ایک جماعت نے اس کا انکار  
کیا ہے اور دوسروں نے اس کو جائز کہا ہے اور یہی حق ہے اس کی خبر ان نیک لوگوں نے  
دی ہے جنہیں جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ بلکہ حدیث بخاری سے استدلال کیا۔

”من رآنی فی المنام فسیروانی ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب

فی الیقظة“ بیداری میں دیکھے گا۔

یعنی سر کی آنکھوں سے اور کہا گیا ہے، دل کی آنکھوں سے اور قیامت کے دن کا احتمال کرنا  
بیدار سے دُور کی بات ہے علاوہ ازیں اس قید کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہاں تو سرکار کی ساری  
اہمیت زیارت سے بہرہ ور ہوگی۔ خواہ کسی نے خواب میں آپ کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اور صحیح  
بخاری کی منتخب احادیث کی جو شرح ابن ابوجبر نے کی ہے، اس میں بھی اس حدیث میں  
کلام کو ترجیح دی گئی ہے ظاہری زندگی میں ہو یا بعد وفات۔ سنت پر چلنے والا ہو یا نہ، اور  
حضور علیہ السلام کے قید لگائے بغیر جو قید لگائے غلط ہے۔ پھر اس کے منکر کو الزام دیتے ہوئے  
کہتے ہیں کہ ایک تو وہ پسماندہ (ذبی) کی سچی بات کی تصدیق نہیں کرتا اور دوسرے قادر (اللہ)  
کی قدرت سے جاہل ہے۔ تیسرے وہ کراماتِ اولیاء کا منکر ہے۔ حالانکہ وہ قرآن و سنت  
واضح سے ثابت ہیں۔ اور عموم سے مُراد یہ ہے کہ جس نے بھی خواب میں، خواہ ایک مرتبہ  
دیکھا، بیداری میں زیارت کرے گا، کہ حضور علیہ السلام کا وعدہ سچا ثابت ہو جس میں خلاف

نہیں ہو سکتا۔ اور عوام کو اکثر یہ سعادت مرنے سے پہلے، مرنے سے ذرا پہلے حاصل ہوتی ہے۔  
 پس جب تک سرکار کی ان کو زیارت نہ ہو جائے رُوح نہیں نکلتی۔ یہ ہے ایفائے وعدہ۔ باقی  
 دوسرے لوگ (جنہوں نے خواب میں زیارت نہیں کی) ان کو اس سے پہلے ان کی اہلیت،  
 عقل اور اتباع سنت کے مطابق کم یا زیادہ یہ سعادت حاصل ہو سکتی ہے کہ اس میں کوئی  
 بڑا مانع خلل انداز نہیں۔ صحیح مسلم میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور  
 علیہ السلام کو بواسیر کی تکلیف تھی اور آپ اس پر صبر کرتے تھے، اس کے صلہ میں فرشتے  
 آپ کو سلام کرنے حاضر ہوتے تھے جب آپ نے اس کو داغ دیا فرشتوں کا سلام ختم  
 ہو گیا۔ پھر جب داغ دینا ترک کر دیا یعنی ٹھیک ہو گئے، جیسا کہ صحیح روایت میں ہے۔  
 ان کا سلام پھر لوٹ آیا، "شدید ضرورت کے باوجود اپنی عادت شریفہ کے خلاف، داغنے  
 سے ان کا سلام ختم ہو گیا، کہ یہ توکل تسلیم، اور صبر کے خلاف تھا۔ یہی کی روایت میں ہے  
 کہ فرشتے آپ سے مصافحہ کرتے تھے، جب آپ نے داغ دیا تو وہ الگ ہو گئے۔ حجۃ الاسلام  
 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کتاب المنقذ من الضلال میں صوفیائے کرام کی تعریف کرتے اور ان کو  
 بہترین مخلوق قرار دینے کے بعد فرمایا، یہاں تک کہ وہ بیداری میں فرشتوں اور ارواح  
 انبیاء کو دیکھتے، ان کی آواز سنتے، اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ پھر صورتوں اور مثالوں  
 سے یہ حال ترقی کر کے اس مقام پر پہنچتا ہے جس کے بیان سے زبان قاصر ہے، ان کے  
 شاعر ابو بکر بن العربی مالکی نے فرمایا: "انبیاء اور ملائکہ کو دیکھنا اور ان کا کلام سُنا ممکن ہے مومن  
 کے لیے بطور کرامت اور کافر کے لیے بطور عقوبت (سزا)۔ ابن الحاج مالکی کی کتاب المدخل میں  
 ہے بیداری میں حضور علیہ السلام کا دیدار تنگ دروازہ ہے اور کم ہی کسی کو حاصل ہوتا ہے ہاں  
 جن کا وجود اس زمانہ میں تادریک معدوم ہو گیا ہے، حالانکہ ہم اس کے حصول کا ان اکابر کے  
 لیے انکار نہیں کرتے جن کے ظاہر و باطن کو اللہ نے محفوظ فرمایا ہے۔ فرمایا بعض علما ظواہر نے  
 اس کا اس بنا پر انکار کیا ہے کہ فانی آنکھ باقی ذات کو نہیں دیکھ سکتی حضور علیہ السلام عالم

بقائیں ہیں اور دیکھنے والا دارِ فنا میں۔ اس کا رد اس طرح کیا گیا ہے کہ جب ایماندار مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیتا ہے۔ حالانکہ اللہ سبحانہ مرتا نہیں، حالانکہ بیک وقت ستر آدمی مرتے ہیں وبلکہ ہزاروں بہیتی نے اس کے رد کی طرف یوں اشارہ کیا ہے کہ ہمارے نبی علیہ السلام نے معراج کی رات تمام نبیوں کو دیکھا۔ البارزی نے کہا، ہمارے زمانے اور ہم سے پہلے زمانے کے اولیاء کے متعلق سنا جاتا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو وفات کے بعد حالتِ بیداری میں دیکھا۔

ایما فی وغیرہ نے شیخ کبیر ابو عبد اللہ قرشی  
مصر میں مہنگائی اور مزارِ ابراہیم علیہ السلام

مہنگائی ہو گئی، آپ اپنے رفقاء کے ہمراہ مصروفِ دعا ہوئے۔ تو کہا گیا کہ دعا مت کرو، اس بارے میں تم میں سے کسی کی دعا نہیں سنی جائے گی فرمایا کہ میں شام کے سفر پر روانہ ہو گیا جب میں خلیل علیہ السلام کے مزارِ مبارک کے قریب پہنچا، ہمارے نبی اور آپ پر افضل درود و سلام ہو، تو آپ سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اپنے ہاں میری یہ مہمانی فرمائیں کہ اہل مصر کے لیے دعا فرمادیں آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی۔ اللہ نے مہنگائی ان سے دور فرمادی۔ ایما فی نے کہا، یہ جو فرمایا کہ خلیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہو گئی۔ یہ بات حق ہے۔ اس کا انکار صرف وہ کرے گا جن کو ان احوال کی خبر نہیں، جن سے یہ حضرات زمین و آسمان کی ہر چیز کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو مردہ حالت میں نہیں، زندہ دیکھتے ہیں، جیسے حضور علیہ السلام کی ایک جماعت آسمانوں میں دیکھی اور ان کی باتیں سنیں، اور یہ بات طے ہے کہ جو کچھ انبیاء کے لیے بطور معجزہ جائز ہے وہ اولیاء کے لیے بطور کرامت جائز ہے بشرطیکہ اس میں تسبیح نہ ہو۔ ابن الملقن نے طبقات الاولیاء میں یہ حکایت نقل کی ہے کہ۔

شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے

غوثِ اعظم اور زیارتِ مصطفیٰ

فرمایا میں نے نماز ظہر سے پہلے نبی علیہ السلام کو دیکھا، فرمایا بیٹا بولتے کیوں نہیں؟ میں نے عرض کیا ابا حنوفہ، میں عجی آدمی ہوں فصحاءے بغداد کے سامنے کیسے بولوں! فرمایا منہ کھولو، فرماتے ہیں میں نے منہ کھولا، تو آپ نے سات مرتبہ اس میں لعاب مبارک ڈالا اور فرمایا لوگوں سے خطاب کرو اور اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت سے بلاؤ، میں نماز ظہر پڑھ کر منبر پر بیٹھ گیا، مخلوق بے شمار تھی مجھ پر رعب طاری ہو گیا۔ اور میں کانپنے لگا۔ اتنے میں اپنے سامنے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مجلس میں کھڑے پایا۔ فرمایا بیٹا! بولتے کیوں نہیں؟ میں نے کہا ابا حنوفہ! مجھ پر کیچی طاری ہے فرمایا اپنا منہ کھولو میں نے منہ کھولا تو آپ نے چھ مرتبہ لعاب ڈالا۔ میں نے عرض کیا، سات بار پوری نہیں کرتے؟ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ہے۔ پھر وہ مجھ سے اوجھل ہو گئے اور میں نے بولنا شروع کر دیا، ان کے علاوہ صوفیا کی ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جن میں سے ہر ایک کو کثرت سے حضور علیہ السلام کی زیارت ہوتی تھی۔ بیداری میں بھی اور خواب میں بھی۔ ان میں سے ایک کمال ادوی کا ذکر فرمایا، جن سے ابن الدقیق وغیرہ نے یہ بات لی۔ تاج بن عطا اللہ نے اپنے شیخ کامل عارف ابوالعباس المرسی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ میں نے اپنے ان دو ہاتھوں سے حضور علیہ السلام سے مصافحہ کیا ہے۔ ابن فارس نے سیدی علی دفا سے یہ حکایت نقل کی ہے کہ فرمایا میں پانچ سال کی عمر میں ایک شخص سے قرآن مجید پڑھا کرتا تھا ایک دفعہ میں اس کے پاس آیا تو نبی علیہ السلام کو نیند میں نہیں، بیداری میں دیکھا، آپ پر سفید سوتی قمیص تھی۔ پھر میں نے وہی قمیص اپنے جسم پر دیکھی۔ مجھ سے فرمایا پڑھو میں نے آپ کے سامنے سورۃ الضحیٰ اور الم نشرح پڑھی پھر آنکھوں سے اوجھل ہو گئے، پھر جب میری عمر اکیس سال تھی میں مقام قراہ میں نے صبح کی نماز کی تکبیر تحریر کی تو اپنے سامنے نبی علیہ السلام کو دیکھا آپ نے مجھ سے معاف فرمایا اور فرمایا اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو، اسی وقت سے مجھے زبان ملی۔

اس سلسلہ میں اولیاء اللہ کی حکایات بہت زیادہ ہیں اور اس کا انکار کوئی ضدی یا بے نصیب ہی کر سکتا ہے۔ ابن العربی کے حوالہ سے جو بات گزری ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی اکثر زیارت دل سے ہوتی ہے پھر دل سے، لیکن یہ دیکھنا عام دیکھنا نہیں یہ اسعاد حالی اور حالت برزخی ہوتی ہے اور وجدانی کیفیت ہوتی ہے۔ پس اس کی حقیقت قال سے بیان نہیں حال سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ یونہی کہا گیا ہے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دیدار سے مراد وہی دیدار ہو جو عرف عام میں دیدار کہلاتا ہے۔ کہ دنیا میں ایک جماعت حضور علیہ السلام کو دیکھے یا دیکھنے والوں اور سرکار کے درمیان سے پردے اٹھ جائیں، سرکار اپنی قبر انور میں ہوں، پس دیکھنے والا حقیقتاً، زندہ حالت میں حضور کی زیارت کرے کہ اس میں کوئی استحالہ نہیں۔ لیکن عموماً صورت ذاتیہ نہیں مثال یہ نظر آتی ہے۔ امام غزالی کا قول بھی اسی پر ماحول کیا جائے گا۔ کہ مراد بدن اور جسم کا دیکھنا نہیں بلکہ اس کی مثال ہے۔ یہ مثال ایک آلہ بنتی ہے اس حقیقت تک پہنچنے کا جو سرکار کی ذات میں ہے آلہ یا حقیقی ہوتا ہے یا خیالی۔ اور نفس متخیل کا خیال نہیں ہوتا۔ پس جو شکل اس نے دیکھی ہے وہ نہ تو روح مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، نہ بعینہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ آپ کی مثال ہے فرمایا کہ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو آدمی کو خواب میں حاصل ہوتا ہے اب اللہ تعالیٰ کی ذات تو شکل و صورت سے پاک ہے۔ لیکن محققین قرآن سنت اور آثارِ عالم کو پیش نظر رکھ کر جو اللہ کی تعریف کرتے ہیں، وہ لوگوں تک کسی حتی مثال مثلاً نور وغیرہ کے واسطے سے پہنچتی ہے اور وہ مثال معرفت ذات کا واسطہ بننے کی حد تک صحیح ہوتی ہے۔ اب دیکھنے والا کہتا ہے میں نے خواب میں اللہ کو دیکھا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جس طرح باقی ذاتیں نظر آتی ہیں، ایسے ہی ذات باری کو دیکھا ہے۔

ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

فرمایا کہ پھر میں نے ابن العربی کو دیکھا کہ انہوں نے بھی میری بات کی تصریح کی ہے۔

کہ حضور علیہ السلام کی ذات جسم مع روح کا دیدار محال نہیں کیونکہ آپ اور دوسرے تمام انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔ ان کی روہیں قبض کے بعد دوبارہ لوٹائی گئی ہیں اور ان کو اجازت ہے کہ اپنی قبروں سے نکل کر عالم بالا و پست میں تصرفات کریں اس میں کوئی ٹکاؤ نہیں کہ بیک وقت ان کو کثیر تعداد میں لوگ دیکھیں کہ ان کی مثال سورج کی سی ہے اور جب قطب کائنات کو بھر دیتا ہے جب کہ تاج بن عطاء اللہ نے کہا ہے تو نبی علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اس سے دیکھنے والے کا صحابی ہونا لازم نہیں آتا۔ کیونکہ صحابی ہونے کی یہ شرط ہے کہ حضور علیہ السلام کو عالم ملک (دنیاوی زندگی) میں دیکھے۔ اور یہ دیکھنا عالم ملکوت سے تعلق رکھتا ہے، جو صحابی نہیں بناتا۔ ورنہ یہ راستہ تمام امت کے لیے کھل جانے گا کہ اس عالم میں سبھی آپ پر پیش کیے جاتے ہیں، وہ آپ کو اور آپ ان کو دیکھتے ہیں جیسا کہ احادیث میں آتا ہے فتاویٰ ابن حجر کی عبارت ختم ہوئی۔

امام بوصیری رحمہ اللہ کے قصیدہ ہمزہ کے اس شعر کی شرح میں بھی یہی بات لکھی ہے۔

لَيْتَهُ حَصْنِي بِرُؤْيَا وَجْهِهِ  
زَالَ عَنْ كُلِّ مَنْ سَأَاهُ الشِّفَاءُ

کاش مجھے اس چہرہ اقدس کی خصوصی زیارت نصیب ہو جس کے دیکھنے سے ہر دیکھنے والے کی بزدلانی جاتی رہی۔

اس مقام پر آخر میں فرماتے ہیں، میرے اور میرے والد کے شیخ محمد بن ابی الحائل کثرت سے بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے مہاں تک کہ جب کسی چیز کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے میں اسے حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر لوں پھر اپنا سر گریبان میں لے جاتے پھر فرماتے نبی علیہ السلام نے اس بارے میں یہ فرمایا ہے پھر ایسا ہی ہوتا جیسے فرماتے کبھی اس سے مختلف نہ ہوتا۔ پس اس کے انکار سے بچو، کہ یہ اشارہ غیبی کی علامت ہے۔“ آخر تک۔

علامہ مناوی نے اپنی شرح شمائل میں فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم من سانی فی المنام فقد سانی، اور مسلم کی روایت میں ہے فسیرانی فی القطة یہ لفظ بھی ہے فکانما لانی فی القطة یا یہ فقد سانی الحق۔ کی شرح میں فرمایا یعنی جس نے خواب میں مجھے جس حالت میں دیکھا، اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس نے سچا خواب دیکھا ہے یعنی یہ خواب باطل نہیں، حق ہے کیونکہ شرط و جزا کا اتحاد، غایت کمال کی دلیل ہے، اور مبالغہ کی حد ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا تو اس نے تمام کمال کے ساتھ میری حقیقت دیکھی۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ اس میں تنبیہ ہے کہ نظر کرنے والی ذات، نہ سرکار کی روح ہے نہ شخص بلکہ تحقیق یہ ہے کہ وہ مثال ہے اسے حجۃ الاسلام دغزالی، نے ذکر کیا ہے پھر اس کے بعد وہ لفظ لائے جو پہلی عبارت کی معنوی تاکید یا حکم کی تعلیل سمجھ لیجئے۔ فرمایا شیطان میری مثال نہیں بن سکتا، یعنی اس میں یہ طاقت ہے ہی نہیں، عام اس سے کہ دیکھنے والا سرکار کو مشہور وصف میں دیکھے یا غیر معروف وصف میں۔ جیسا کہ عقلمندوں کے نزدیک مقبول مفہوم ہے، کیونکہ حق سبحانہ نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ گمراہوں کے لیے ہادی، اور شیطان و وسوسوں سے محفوظ فرمایا ہے پس جب کہ کائنات آپ کے نور وجود سے منور، شیطان آپ کی میلاد کے ساتھ ہی دھنکارا اور ستاروں سے مارا جانے لگا اور کاہنوں کی بنیادیں اکھاڑ دی گئیں تو کیسے تصور کیا جائے کہ شیطان آپ کی مثال بن سکتا ہے اور اگر شیطان آپ کی مثال اختیار کر سکے تو خارج میں یونہی قتل ہو جائے پس خواب میں آپ کو دیکھنا حق ہے جس صورت میں بھی ہو۔

پھر ابن ابوجبرہ، ابن حجر اور صد الدین قونوی کی آنے والی عبارت کا کچھ حصہ ذکر فرمایا ملا علی قاری نے شرح شمائل میں فرمایا، المانہی نے اباقلائی سے حکایت بیان کی ہے کہ حضور علیہ السلام کے دیدار کی حدیث اپنے ظاہری مفہوم میں ہے اور مراد یہ ہے کہ جس نے سرکار کو دیکھا اس نے آپ کو پایا اور کوئی مانع اس سے منع نہیں کر سکتا عقل بھی اس کو محال قرار نہیں دیتی کہ ظاہری معنی سے کسی اور طرف نہ پھرنے کا حیلہ کیا جائے۔ پھر ملا علی قاری نے



حضور علیہ السلام کے فرمان من سانی فی المنام فقد سانی فان الشیطان لا یتمثل بی۔ اس کو احمد، بخاری اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ امام احمد اور شیخین نے ابوقحادہ رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ روایت کیے ہیں من سانی فقد رای الحق فان الشیطان لا یترانی یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے میری کامل حقیقت دیکھی جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اس پر حضور علیہ السلام کا یہ قول دلیل ہے فقد رای الحق یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے حقیقت میری ظاہری صورت دیکھی اور عنقریب آئنے سامنے بھی دیکھ لے گا کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ اس میں میری ہم شکل صورت اختیار کرنے کی طاقت ہی نہیں۔ ورنہ معنوی صورت اختیار کرنا تو ویسے ہی بعید تر ہے مرحوم فرماتے ہیں، پھر ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے جس طرح حالت بیداری میں فیضانی تسلط اور دوسوسہ سے اپنے نبی علیہ السلام کو محفوظ رکھا، اسی طرح دارال تکلیف (دنیا) سے نکلنے کے بعد بھی محفوظ فرما دیا۔ پس شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کر سکتا، کہ دیکھنے والے کو فرضی تسخیرات میں مبتلا کر دے۔ پس کسی شخص کا حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھنا، بیداری میں دیکھنا ہے۔ کہ یہ حقیقی دیکھنا ہے کسی اور ذات کو دیکھنا نہیں۔ کیونکہ شیطان سرکار کی صورت و شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ نہ یہ ہو سکتا ہے کہ شیطان اپنی صورت میں آئے اور دیکھنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت سمجھ بیٹھے۔ پس جو شخص سرکار کو خواب میں دیکھے خواہ کسی صورت میں دیکھے اسے ایسی تعبیریں کرنے کی ضرورت نہیں۔ نہ کوئی اور وہم و خیال کرنے کی۔ اگر حضور علیہ السلام کی دنیاوی صورت کے خلاف ہی دیکھے۔ جیسا کہ مبرک نے ذکر کیا۔

آخر یہ سوال کیا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیک وقت مختلف شکلوں

**ازالہ شبہ** میں بہت سے لوگوں نے دیکھا ہے (اس کا کیا حل ہے؟) ہم کہتے ہیں

اس کا تعلق دیکھنے والوں کے حال سے ہے، جسے دیکھ رہے ہیں اس کے حال سے نہیں، جیسا کہ آئینہ میں ہوتا ہے جس نے سرکار کو مسکراتے دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا آپ کی سنت



تبسم پر عمل کر رہا ہے اور حال غضب میں دیکھتا ہے تو معاملہ برعکس ہے جس نے آپ کو ناقص دیکھا یہ تو یہ دلیل ہے کہ اس نے آپ کی سنت کی ناقص اتباع کی ہے مثلاً سبز شیشے کے پیچھے سے سفید پرندے کو دیکھنے والا، سبز رنگ میں دیکھتا ہے اسی پر قیاس کر لیجیے۔ یہ بات صاحب الانوار نے ذکر کی ہے اور انتہائی تحقیقی اور دقیق۔ ہاں کبھی اس کا تعلق دیکھنے کی جگہ سے بھی ہوتا ہے جیسے حضور علیہ السلام کو مسجد کے ایک حصہ میں اس طرح دیکھا گیا جیسے آپ مردہ ہوں بعض عارفین نے اس کی یہ تعبیر کی تو اس قطعہ زمین کا مسجد میں شامل کیا جانا سنت کے مطابق نہیں ہوا جب اس کی تحقیق و تفتیش کی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ قطعہ غضب شدہ تھا، پھر نبی علیہ السلام کے فرمان فقد رای الحق کے تحت فرمایا یہ دیکھا حق و صحیح ہے اس میں کوئی دہم یا باطل خیالات کا دخل نہیں۔ یہ بات کرمانی نے ذکر کی۔ طیبی نے فرمایا الحق اس جگہ مصدر متوکد ہے یعنی جس نے مجھے دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، حقیقی دیکھا۔ اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ایک روایت میں ایسے ہی الفاظ آئے ہیں۔ زین العزب نے کہا حق باطل کی ضد ہے۔ پس یہ معقول مطلق ہے اصل عبارت اس طرح ہے فقد رای رُویۃ الحق، میرک نے کہا، کہا گیا ہے کہ الحق معقول ہے، مجھے اس میں تامل ہے۔ ختم۔ شاید تامل کی وجہ یہ ہو کہ حق سے مراد باطل کی ضد لیا ہو لہذا یہ معقول مطلق نہیں ہو سکتا ہاں یہ مراد لینا صحیح ہے کہ حق سبحانہ، مراد ہو مضاف مقدر مان کر۔ یعنی لَا يَنْظُرُ الْحَقُّ يَاطْهَرُ۔ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کا منظر دیکھا، یا یہ کہ جس نے مجھے دیکھا وہ عنقریب اللہ سبحانہ کو دیکھے گا۔ کیونکہ جس نے سرکار کو خواب میں دیکھا تو وہ آپ کو عنقریب جاگتے ہوئے سلامتی کے گھر (جنت) میں دیکھے گا۔ اس سے لازم آیا کہ وہاں وہ اللہ کو دیکھے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ اس کا مطلب ہو، جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب اللہ کو خواب میں دیکھے گا کہ میرا دیکھنا اس کے دیکھنے کا مقدمہ یا اس مقصد کے حصول کی بشارت ہے، الخ۔ عارف باللہ سیدی صدر الدین قونوی نے ان چالیس احادیث کی شرح میں، جو اہل حقیقت کی زبان پر جاری

ہیں، یہ شرح مکمل نہیں ہو سکی بلکہ ستائیس تک پہنچ کر ختم ہو گئی ہے۔ فرمایا بیسویں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے دیکھا کہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا، ایک روایت میں ہے: اس کے لیے مناسب نہیں کہ میری صورت اختیار کرے، ایک روایت میں ہے: شیطان میرا وجود نہیں بن سکتا، ایک اور روایت میں ہے: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا کہ شیطان میری شکل میں نظر نہیں آ سکتا، اس راز کی تشریح اور اس معنی کی توضیح یہ ہے کہ حضور علیہ السلام اگرچہ اس لیے حاضر ہوتے کہ حق تعالیٰ کے تمام اسماء و صفات کے جو احکام ہیں ان سے اپنے آپ کو متصف کریں اور اپنے اندر ان معانی کو منعکس کریں۔ کیونکہ مقام رسالت اور جن لوگوں کی طرف آپ کو بھیجا گیا تھا ان کی راہنمائی اور ان کو حق کی دعوت دینے ان سب کا تقاضا یہ تھا کہ آپ کی ذات میں حکم اور سلطنت کا ظہور ہوتا۔ اور اللہ کی صفات اور اسماء میں سے ایک صفت ہدایت اور اس کا ایک نام ہادی بھی ہے جیسا کہ خود اللہ نے اس کی خبر دی۔

إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
ترجمہ: آپ بے شک سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

پس حضور علیہ السلام اسم الہادی کی صورت میں صفت ہدایت کے مظہر ہیں۔ اور شیطان اسم المضل کا مظہر ہے اور صفت ضلالت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں متضاد ہیں۔ اور ہم نے اس مفہوم کی تائید کرنے والی حدیثیں بھی ذکر کی ہیں ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے (اللہ سے) ابلیس سے ملاقات کا سوال کیا تاکہ اس کی صفات کو قریب سے دیکھیں چنانچہ اسے آپ کے سامنے حاضر کیا گیا فرشتوں نے حفاظت کے لیے حضور علیہ السلام کو گھیرے میں لے لیا تاکہ ابلیس آپ کے خلاف کسی بُرائی کا ارادہ نہ کرے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابلیس! جو بات تیرے پاس ہے، کہہ ڈال۔ اس نے کہا اے محمد! بے شک اللہ نے آپ کو ہدایت کے لیے پیدا کیا ہے، حالانکہ تیرے ہاتھ میں کوئی ہدایت نہیں اور مجھے گمراہی کے

یہ پیدا کیا ہے حالانکہ گمراہی کا مجھے کوئی اختیار نہیں، پس اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ اس نے سچ کہا، حالانکہ بڑا جھوٹا ہے۔ (واللہ اعلم) اس سے معلوم ہوا کہ درحقیقت شیطان نبی علیہ السلام کی ضد ہے۔ اور دو ضدیں کبھی جمع نہیں ہوتیں۔ نہ ایک دوسرے کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہیں نیز نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے لیے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ اب اگر شیطان آپ کی صورت میں ظاہر ہو سکے تو وہ تمام وثوق و اعتماد ختم ہو جائے جس کو اللہ تعالیٰ ہر اس آدمی میں پیدا کرتا ہے جو حضور علیہ السلام کے معجزات کا مشاہدہ کرتا ہے اس حکمت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے صورتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شیطانی مشابہت سے محفوظ فرما دیا۔

**ایک مزید سوال** ابلیس حق سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت ہر عظیم کی عظمت سے بڑھ کر ہے کیا وجہ ہے کہ اللہ نے ابلیس کو حضور علیہ السلام کی صورت میں آنے پر پابندی لگا دی، اور خود حق تعالیٰ کئی لوگوں کو نظر آیا اور ان سے بات کی کہ میں حق ہوں، جو ان کی گمراہی کا سبب بنا، اور اس طرح کئی لوگ گمراہ ہوئے کہ انہوں نے دیدار الہی کا گمان کیا۔ اور یہ کہا کہ ہم حق تعالیٰ سے گفتگو کی ہے اور اس کی بات سنی ہے۔

**اس کا جواب** میں کہتا ہوں دونوں کے نظر آنے میں دو طرح کا فرق ہے۔ اول یہ کہ ہر عقلمند جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی متعین صورت نہیں جس سے شبہ پیدا نہ ہو سکے بخلاف نبی علیہ السلام کے کہ آپ کی معین معلوم اور نظر آنے والی صورت ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ کی وسعت کا تقاضا یہ ہے کہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے گمراہ کرے جیسا کہ اس گزشتہ حدیث کے ضمن میں تنبیہ گزشتہ چکی ہے جس میں ابلیس اور نبی علیہ السلام کا مکالمہ ہوا تھا۔ اور اللہ نے اس کی اس بات کی تصدیق فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ وہ بڑا جھوٹا ہے۔ رہے نبی علیہ السلام، تو آپ میں صرف ہدایت کی صفت ہے جو اپنی صورت میں ظاہر ہوتی ہے پس لازم ہے کہ آپ کی صورت کو شیطانی تمثیل سے بچایا جائے۔

تاکہ اعتماد باقی رہے اور ہدایت کا مقصد ظاہر ہو اس شخص میں جس میں اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کی ہدایت ظاہر ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو اس فرمان باری کا کیا مفہوم ہوگا۔

إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
ترجمہ: رب نے تم کو آپ سیدھے راستے کی راہنمائی فرماتے ہیں۔

پھر تو بخت کا کوئی فائدہ ہی نہ ہوا۔ اسے سمجھ لیجئے۔ ہاں یہاں ایک کسوٹی اور دلیل ہے، ان دونوں پر تنبیہ کرنا ضروری ہے۔

معیار صحت  
نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقی زیارت یہ ہے کہ دیکھنے والا آپ کو اس صورت میں دیکھے، جس کا حلیہ نقل صحیح سے ثابت ہو۔

اسی بات کی طرف بعض روایات حدیث میں اشارہ ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا، یہاں تک کہ اگر کسی نے سرکار کو حقیقی حسین و جمیل صورت کے خلاف دیکھا، اس نے آپ کو دیکھا ہی نہیں مثلاً بہت لمبا قد دیکھا یا بہت چھوٹا قد دیکھا یا زرد رنگ میں دیکھا یا بوڑھا۔ بہت گندم گوں وغیرہ اور دیکھنے والے کا یقین کہ میں نے آپ ہی کو دیکھا ہے کوئی دلیل نہیں بلکہ جو چیز اسے نظر آ رہی ہے وہ یا تو دیکھنے والے کے عقیدے کے مطابق صورت شرع ہے یا اس کا حال ہے یا اس کی صفت کا مظہر ہے یا کسی اسلامی حکم کی تصویر ہے یا اس وجہ کا اثر ہے جہاں دیکھنے والے نے خواب میں صورت دیکھی اور سمجھا یہ کہ حضور علیہ السلام کی صورت ہے ہم نے اس کا تجربہ خود بھی بہت کیا ہے اور دوسروں میں بھی۔ اور آپے شیوخ سے بھی بارہا ایسی باتیں سنی ہیں جو ہماری مؤید ہیں ان میں سے ایک یہ کہ ہمارے شیخ الاسلام۔ اکمل۔ محی الدین بن محمد علی بن العربی رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سلسلہ میں ایک حکایت سنائی۔ کہ

ابن العربی کی حکایت  
ایک مرتبہ پچیس میں شبیلیہ کی جامع مسجد میں، جو اندلس (اسپین) کے شہروں میں سے ہے، انہوں نے نبی علیہ

السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ وفات پا چکے ہیں اور ایک کونے میں چادر میں لپیٹے ہوئے ہیں۔ اس کے کئی سال بعد جب شیخ اللہ والوں کے راستے پر چل پڑے، حکومت اور جو کچھ دنیاوی مال پاس تھا سب کچھ ترک کر دیا اور مصروف آخرت ہو گئے، اور اللہ نے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو اتفاق سے اسی جامع مسجد میں اپنے شہر کے بعض اہل علم و فضل کے ہمراہ داخل ہوئے کسی کام سے وہ ایک دروازے داخل ہو کر دوسرے سے نکلنا چاہتے تھے، اور اس بات کو ناپسند کیا جاتا تھا کہ کوئی شخص گزرگاہ بنا کر مسجد سے یوں گزر جائے اور دو نفل ادا نہ کرے، اور جس دروازے سے چاہتے نکل جائے۔ ہم ساتھیوں کو بھی اس طرح کئی دروازوں والی مساجد کو گزرگاہ بنانے اور دو رکعت نفل بھی ادا نہ کرنے سے منع کرتے تھے۔ فرمایا جب میں اپنے مذکور ساتھی کے ہمراہ جامع مسجد میں داخل ہوا، میں نے کہا جب تک دو نفل ادا نہ کر لوں مسجد کو عبور نہیں کروں گا میرے ساتھی نے کہا آؤ اس کونے میں دو نفل ادا کر لو اور اشارہ اس کونے کی طرف کیا، جہاں میں نے نبی علیہ السلام کو اس کونے میں مردہ اور کپڑے میں لپیٹا ہوا دیکھا تھا، لہذا میں اس جگہ نماز پڑھنا اچھا نہیں سمجھتا انہوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا تم نے حق دیکھا ہے۔ اب میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاتا ہوں۔ جان لیجئے کہ وہ مقام میرا گھر تھا بلا دمغرب کے حاکم نے مسجد میں توسیع کا ارادہ کیا ایک دیوار کو گرایا اور اس کے نیچے جو مکان تھے انہیں مسجد میں شامل کرنے کے ارادے سے خرید لیا میرے مکان کے علاوہ کوئی مکان باقی نہ رہا۔ انہوں نے مجھ سے وہ خریدنا چاہا لیکن جتنی قیمت میں چاہتا تھا، اتنی انہوں نے نہ دی، میں نے بچنے سے انکار کر دیا۔ لیکن انہوں نے میری رضا مندی کے بغیر ہی جتنی قیمت میں چاہا وہ مکان لے لیا۔ پس میں نے جن کو دیکھا ہے وہ نبی علیہ السلام نہیں ان کی شریعت ہے۔ اس نسبت سے یہاں فوت ہوئے اور سودے کی صورت میں پردہ ڈالیا یہ سودا درست نہ تھا بلکہ یہ جگہ غصب شدہ تھی۔ ہاں اب میں تمہیں گواہ بنا کر اپنا حق

اہل اسلام کے لیے چھوڑتا ہوں پس آپ آئیں اور نماز پڑھیں ہم گئے اور اس مسجد میں نماز پڑھی۔ اور پھر اپنے کام کے لیے باہر نکل آئے۔ یونہی علاقہ شام میں مجھ سے بیان فرمایا کہ ایک نیک آدمی نے خواب میں نبی علیہ السلام کو تھپڑ مارا (نعوذ باللہ) پھر گھبرا کر بیدار ہوا اور آپ کی جلالت شان کے پیش نظر جو دیکھا تھا اس سے دہشت زدہ ہو گیا۔ بعض شیوخ کے پاس آکر اپنا خواب بیان کیا، شیخ نے اس سے کہا، تمہیں معلوم ہو کہ نبی علیہ السلام اس سے عظیم تر ہیں کہ تیرا یا کسی اور کا آپ پر ہاتھ اٹھ سکے جو تو نے دیکھا وہ نبی علیہ السلام نہ تھے یہ آپ کی شرع تھی، جس کے ایک حکم میں تو نے غلطی کی ہے، اور تیرے چہرے پر تھپڑ اس بات کی دلیل ہے کہ تو نے امر حرام اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس پر وہ شخص ہراسیمہ ہو کر سوچنے لگا اور یہ نہ بتایا کہ میں نے کوئی جرم کیا ہے۔ ویسے دیندار آدمی تھا۔ اس شخص نے شیخ کو اس تعبیر پر کوئی تہمت نہ لگائی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شیخ صحیح تعبیر کر رہے ہیں پس پریشان اور بوجھل دل کے ساتھ گھر لوٹا۔ بیوی نے اس پریشانی کا سبب پوچھا، تو اس نے اپنا خواب اور شیخ کی تعبیر اسے بتائی۔ بیوی بہت حیران ہوئی اور اس نے توبہ کی، اور کہنے لگی میں سمجھے بتاتی ہوں، تو نے قسم اٹھائی تھی کہ اگر میں تیرے فلاں جان پہچان والے کے گھر قدم رکھوں تو مجھے طلاق میں ان کے دروازے سے گزرنے لگی انہوں نے مجھے قسمیں دیں، مجھے ان کے اصرار پر شرم آئی اور میں اندر چلی گئی اور ڈر کے مارے یہ ماجرا میں نے سمجھ سے بیان نہ کیا اس لیے صورت حال چھپائے رکھی۔ اب اس شخص نے توبہ واستغفار کی اور حق تعالیٰ کی بارگاہ میں زاری کی۔ عورت نے عدت گزار کر از سر نو نکاح کیا۔

القونوی رضی اللہ عنہ نے مذکورہ واقعہ کے بعد فرمایا: ”میں سقوط بغداد کا خواب نے اس رات کو جس کی صبح میں بغداد پہنچا، سحری کے وقت نبی کریم علیہ السلام کو کفن میں لپیٹ لاش کی صورت میں دیکھا۔ کچھ لوگ اسے لے کر دوڑے جا رہے ہیں، سر مبارک کھلا تھا۔ اور زمین سے چھوڑے ہی تھیں۔ میں نے اُن لوگوں سے کہا کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا یہ فوت ہو گئے ہیں اور ہم دفن کرنا چاہتے ہیں۔ میرے دل

میں آیا کہ حضور علیہ السلام فوت نہیں ہوئے، میں نے ان لوگوں سے کہا، مجھے تو آپ کا چہرہ اقدس مرنے والوں کا سا نظر نہیں آتا۔ ذرا صبر کرو، بات کی تحقیق ہو جائے میں منہ مبارک کے قریب ہوا۔ تو مجھے ہلکا پھلکا سانس محسوس ہوا۔ میں ان پر چلا یا اور ان کو اس ارادے سے منع کیا۔ اب میں سخت گھبراہٹ میں بیدار ہو گیا تو مجھے چونکہ یہ مسئلہ معلوم تھا اور بارہا اس کا تجربہ ہو چکا تھا۔ لہذا میں سمجھ گیا کہ یہ عالم اسلام میں کسی بڑے حادثہ کی مثال ہے، جب یہ بات پھیلی کہ مغل دستگول، بغداد کی طرف بڑھ رہے ہیں تو مجھے محسوس ہوا کہ بغداد نرنے میں آ گیا ہے میں نے وہ تاریخ نوٹ کر لی۔ پس ایک سے زیادہ اخباری جنہوں نے اپنی آنکھوں سے واقعہ دیکھا تھا، آ موجود ہوئے، اور انہوں نے بتایا کہ اسی دن بغداد پر حملہ ہوا تھا۔ پس خواب کی تعبیر صحیح ہو گئی۔ میں نے ثقہ لوگوں سے اس بارے میں جو سنا ہے اور کئی بار مجھے خود جو تجربات ہوئے ہیں، یا دوسرے لوگوں کو، اگر یہ سب کچھ ذکر کروں تو بات طویل ہو جائے۔ میں نے محض نمونہ اور تنبیہ کے طور پر کچھ بیان کر دیا ہے۔

**وجہ اشتباہ** سالکین کی ایک جماعت پر اللہ کا طریقہ جن وجوہات سے مشتبہ ہو گیا ہے ہم ان اسباب کو ذکر کر آئے ہیں کہ انہوں نے اپنے خیال کے مطابق حضور علیہ السلام کو دیکھا اور آپ نے ان کو کئی باتوں کی خبر دی مگر خبر کے مطابق وہ امور وقوع پذیر نہ ہوئے۔ پھر حجب میں نے ان سے نظر آنے والی صورت کا حلیہ چھا اور انہوں نے مجھے بتایا تو معلوم ہوا کہ یہ حلیہ اصل صورت مبارکہ کے خلاف ہے میں نے ان کو اس کا سبب بتا دیا اور خبردار کر دیا تو وہ خوش ہو گئے اور قنہ ہو گئے جس طرح ہم نے اس قسم کا بہت تجربہ کیا ہے۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی تجربہ ہے کہ جس کسی نے سرکار کو اصل صورت میں دیکھا اور اس کو خبر دی جو بھی دی وہ خبر کبھی نہ غلط ہوئی نہ تبدیل۔ بلکہ ہم نے اسے ایک روشن نص یا یا، جسے ہم نے آپ سے روایت بھی کر دیا، خدائے یکتا کا شکر ہے۔

اس کے بعد قونوی نے طویل و دقیق کلام کیا ہے، عالم مثال کی حقیقت اور خوب



میں لوگوں کے ایک دوسرے کو دیکھنے کے متعلق۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ دیکھنا کئی قسم کا اور مناسبات کے مطابق الگ الگ نوعیت کا ہوتا ہے اور اس بیان میں ہمارے مقصود کی جو بات ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس دنیا میں لوگوں کا ایک دوسرے سے صورتوں میں جمع ہونا اور عالم بالا میں ارواح کے ساتھ جمع ہونا کبھی بیداری اور کبھی خواب میں۔ اس کا مضبوط تر سبب مناسبت اور کئی باتوں میں یکسانیت کا پایا جاتا ہے۔ کثرت اجتماع اور قلت اجتماع کا دار و مدار آثار مناسبت کی قوت و ضعف پر ہے۔ کیونکہ دو ذاتوں میں کبھی صفات، احوال اور افعال، تینوں میں مناسبت ہوتی ہے اور کبھی صرف افعال میں۔ اگر اس درجے میں کوئی دوسرا وصف بھی اس سے مل جائے تو نسبت اور قوی ہو جائے گی۔ اگر اس کے ساتھ مناسب ذاتی کو بھی فرض کر لیا جائے تو نسبت مکمل ہو گئی پس جس آدمی کی نسبت کا ملین یعنی انبیاء و اولیاء کی ارواح سے ثابت ہو گئی وہ جب چاہے ان سے مل جائے خواب میں خواہ بیداری میں۔ فرمایا یہ حال ہم نے اپنے شیخ، شیخ اکبر مٹی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ میں کئی سال تک دیکھا ہم نے ان میں سے بعض احوال دوسرے لوگوں میں بھی دیکھے ہیں۔ رہے شیخ رضی اللہ عنہ، سو وہ انبیاء و اولیاء اور گزرے ہوئے دیگر لوگوں کے ارواح سے جب چاہیں ملاقات کر لیتے تھے اس ملاقات کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) اگر چاہے تو اپنی روحانیت کو اس دنیا میں اتار لے اور اس کو مجسم کر کے

**ارواح سے ملاقات تین مراتب**

مثالی صورت میں محسوس کرے جو حسی و حقیقی صورت سے مشابہ ہو جو دنیا میں سے حاصل تھی۔ اس میں ذرہ بھر کمی نہ ہو۔

(۲) اگر چاہے تو اسے خواب میں حاضر کر لے۔

(۳) اور اگر چاہے تو اپنی شکل ختم کر کے اس سے مل جائے، بایں طور کہ اس کا ذاتی مقام

عالم بالا سے متعین ہو۔



اس مناسبت ثانیہ کے مطابق جو اس نظر آنے والی صورت اور بعض افلاک کے درمیان ہے اور اس مناسبت کے مطابق جو اس فلک کو دوسرے افلاک اور دوسری کائنات سے ہے اور یہ حال جو میں نے ذکر کیا ہے ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ کے تصرف سے ملا ہے۔ اور یہ درانت نبوی کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اسی کی طرف اللہ کے اس اشاد کی طرف اشارہ ہے جو رسول ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے پوچھ لو! آخر تک۔ اگر نبی علیہ السلام ان نبیوں سے ملاقات نہ کر سکتے تو اس فرمان کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ سو ایسی ملاقات کو بعید نہ سمجھ، کہ کسی کمزور تاویل کا سہارا ڈھونڈنا پھرے کہ تیرے علاوہ، بس خدا ایک سے زیادہ ان لوگوں نے یہ اور اس جیسی کئی ملاقاتیں کی ہیں، صدر قونوی کا کلام ختم ہوا۔

## شیخ اکبر سیدی محیی الدین ابن العربی کا اثر

شیخ اکبر سیدی محیی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ نے فتوحات مکیہ

کے باب نمبر ۳۶۲ میں فرمایا: میں نے تمام نبیوں اور رسولوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور ان میں سے صرف قوم عاد کی طرف بھیجے گئے نبی حضرت ہود علیہ السلام سے ہم کلام ہوا، اور کسی کلام نہیں کر سکا، اور میں نے تمام مسلمانوں کو بھی اپنی آنکھ سے دیکھا، جو ہو چکے یا قیامت تک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو میرے سامنے ایک میدان میں، دو مختلف وقتوں میں ظاہر فرمایا۔ میں سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے، ان سب کے ساتھ رہا، اور ان سے بہر مند ہوا۔ ان میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بھی شامل تھے جن کے سامنے میں نے قرآن پڑھا اور عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے سامنے موجود تھے اور موسیٰ علیہ السلام نے مجھے علم کشف علم الضیاح اور رات دن بدلنے کا علم عطا فرمایا، جب مجھے یہ حاصل ہوا تو رات ختم ہو گئی اور تمام وقت دن ہی رہا، سو میرے لیے نہ سورج غروب ہوا نہ طلوع۔ یہ کشف میرے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بات کی اطلاع تھی، کہ آخرت میں میرے لیے کوئی بدبختی نہیں، ہود علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا، جو انہوں نے مجھے سمجھا دیا مجھے

یوں لگا جیسے حضرت میرے اسی زمانہ میں موجود ہیں اور سمجھا رہے ہیں اور میں رسولوں میں سے  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ۔ ہود اور داؤد علیہم السلام کے ساتھ رہا۔ باقیوں کو  
 دیکھا تو ہے ان کے ساتھ نہیں رہا۔ الخ۔

عارف باللہ سیدی عبدالکریم الجبلی  
**سید کا عبد الکریم الجبلی کا ارشاد** | نے اپنی کتاب انسان الکامل کے

۶۰ ویں باب میں فرمایا جان لے اللہ تیری حفاظت فرمائے، کہ انسان کامل وہ قطب  
 رکیل، ہے جس پر افلاک وجود ابتدائے آفرینش سے آخر تک گردش کر رہے ہیں اور وہ  
 ابتدائے وجود سے ابد الابد تک ایک ہی ہے۔ پھر آگے اس کی متعلقہ شاخیں ہیں ایک  
 شاخ کے اعتبار سے اس کا ایک نام ہے اور دوسری شاخ کے اعتبار سے دوسرا۔  
 پس اس کا اصل نام محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم، اس کی کنیت ابوالقاسم اس کی  
 صفت عبد اللہ اور لقب شمس الدین ہے۔ پھر دوسرے متعلقات کے اعتبار سے  
 اس کے کئی اور نام ہیں، اور ہر زمانہ میں اس کا مناسب حال ایک نام ہوتا ہے۔ میں انسحور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ہوں، اس وقت سرکار، میرے شیخ، شیخ  
 شرف الدین اسماعیل الجبلی کی صورت میں تھے مجھے معلوم تھا کہ یہ نبی علیہ السلام ہیں اور یہ  
 بھی جانتا ہے کہ یہ شکل، شیخ دیں، ہیں۔ یہ ان مشاہدات میں سے ایک ہے جو میں نے  
 مقام زبید میں ۹۶ھ کو دیکھے۔

اس کا راز | اس کا راز یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ہر صورت اختیار کر سکتے ہیں۔  
 پس صاحب ادب جب حضور علیہ السلام کو اس صورت میں دیکھتا  
 ہے جو صورت محمدیہ ہے اور جو آپ کو حیات ظاہری میں حاصل تھی تو وہ اسے اسم  
 محمد سے موسوم کرتا ہے اور اگر کسی اور صورت میں دیکھتا ہے اور جان لیتا ہے کہ یہ  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تو پھر اسی نام سے موسوم کرتا ہے۔ پس وہ نام حقیقت

مُحَمَّدِہ پر ہی بولا جاتا ہے۔ تم دیکھتے نہیں کہ جب صَلَّوْ عَلَیْہِ السَّلَام تَشْبِلِی رُخِ اللہ عُنْہ کی صورت میں ظاہر ہوئے تو شبلی نے اپنے شاگرد سے کہا

أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

شاگرد بھی صاحب کشف تھا اس نے پہچان لیا اور کہا۔

أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ۔ ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

یہ کوئی غلط بات نہیں یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کسی کو خواب میں دیکھتا ہے اور کشف کا کمرہ درجہ یہ ہے کہ خواب میں جو کچھ دیکھا وہ بیداری میں بھی ممکن ہو، لیکن خواب اور کشف میں فرق ہے وہ یہ کہ خواب میں مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو شکل دیکھتا ہے، اس کو جاگتے ہوئے حقیقت مُحَمَّدِہ کا نام نہیں دے سکتا اس لیے کہ عالم مثال کی تعبیر تو ہو سکتی ہے کہ جس شخص کو خواب میں دیکھا، اسے بیداری کی صورت مُحَمَّدِہ سے تعبیر کر لیا۔ لیکن کشف میں ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کشف میں صورت مُحَمَّدِہ تمہارے سامنے کی اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہوگی تو تم پر لازم ہوگا کہ حقیقت مُحَمَّدِہ پر اس صورت کا نام چسپاں کرو، اور تم پر یہ بھی لازم ہوگا۔ کہ اس صورت والے کا اسی طرح ادب کرو، جس طرح مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب کرتے ہو۔ کیونکہ کشف نے تمہیں یہ بتایا کہ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں ظہور پذیر ہیں۔ لہذا جب مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے اس صورت میں ظاہر گئے تو اب تمہارے لیے یہ جائز نہیں کہ اس سے اب بھی وہی معاملہ کرو جو اس سے پہلے کرتے تھے پھر ہرگز ہرگز میری گفتگو سے مسئلہ ناسخ کا وہم نہ کر بیٹھنا۔

اللہ کی پناہ، رسول اللہ کی پناہ۔ صَلَّی اللہ علیہ وسلم۔  
کہ میری یہ مُراد ہو۔ بلکہ رسول اللہ صَلَّی اللہ علیہ وسلم

اسے ناسخ نہ سمجھ لینا

کی ہر صورت میں ظاہر ہونے کی طاقت ہے کہ آپ ان صورتوں میں ظاہر ہو سکتے ہیں اور حضور علیہ السلام کی سنت جاریہ یہی ہے کہ ہر زمانہ میں، جو جلیل القدر شخصیت ہوگی ہے۔ اس کی صورت میں ظہور پذیر ہوتے ہیں تاکہ ایسے لوگوں کی شان بلند اور میلان درست ہو۔ یہ حضرات ظاہر میں سرکار کے خلفاء ہیں اور حضور علیہ السلام باطن میں ان کی حقیقت ہیں۔“  
الجہلی کا کلام ختم ہوا۔

علامہ سیوطی کا ارشاد | شیخ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب ”تنویر الملتک فی امکان رؤیۃ النبی والملتک“ میں فرماتے

ہیں۔ یہ سوال بکثرت کیا جاتا ہے کہ باب احوال کو حضور علیہ السلام کا دیدار ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس زمانہ کے بعض لوگ جن کو کوئی علمی مقام حاصل نہیں، نہایت مبالغہ سے اس کا انکار کرتے ہیں اور اس کے محال ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لہذا میں نے اس سلسلہ میں یہ رسالہ لکھا ہے ہم اس کی ابتدا اس صحیح حدیث سے کرتے ہیں، جو اس موضوع پر، امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا :-

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب مجھے بیدار ہی میں دیکھے گا۔“  
اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔“

طبرانی نے ایسی ہی روایت حضرت مالک بن عبید اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ اور اسی کی مثل دارمی نے ابوقتاہ سے نقل کی ہے۔ علما فرماتے ہیں، حضور علیہ السلام کے فرمان فسیراتی یقفہ میں اختلاف کیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب ہے عنقریب قیامت کے دن مجھے دیکھ لے گا اس پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ پھر اس شخصیت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ قیامت کے دن آپ کی تمام اُمت آپ کا دیدار کرے گی وہ بھی جنہوں نے دنیا میں آپ کو خواب میں دیکھا اور وہ بھی جنہوں نے نہ دیکھا۔ یہ بھی کہا

گیا ہے کہ مراد وہ لوگ ہیں جو آپ کی ظاہری زندگی میں ایمان لائے لیکن دولت دیدار سے مشرف نہ ہو سکے۔ کہ آپ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ ایسے لوگوں کو بشارت دی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے مرنے سے پہلے ضرور سرکار کو دیکھیں گے۔ ایک قوم نے کہا یہ فرمان اپنے ظاہر پر ہے کہ جس نے آپ کو خواب میں دیکھا، وہ اپنے سر کی آنکھوں سے بیداری میں بھی آپ کی زیارت کرے گا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دل کی آنکھ سے۔ یہ دونوں باتیں قاضی ابوبکر بن العربی نے بیان کیں۔ سیوطی نے ابن ابی جبرہ المدخل لابن الحاج کے مذکورہ حوالہ جات کے بعد فرمایا۔ قاضی شرف الدین سبہ اللہ بن عبد الرحیم البازری نے کتاب عدی الایمان میں کہا، ابیہقی نے کتاب الاعتقاد میں فرمایا :-

الانبياء بعد ما قبضوا ترجمہ: انبیاء کرام کی رُوحیں قبض  
رُوت اليهم اذ واصلهم کرنے کے بعد پھر ان کی طرف لوٹا  
فهم احياء عند ربهم جاتی ہیں پس وہ اپنے رب کے ہاں  
كالشهداء وقد رأى النبي زندہ ہیں جیسے شہید، اور نبی علیہ السلام  
صلى الله تعالى عليه وسلم نے معراج کی رات ان کی ایک  
ليلة المعراج جماعة منهم جماعت کو دیکھا اور انہوں نے آپ کو  
واخبروا لا خبر صدق ان یہی خبر دی، بے شک ہمارا درود  
صلواتنا معروضة عليه وان آپ پر پیش کیا جاتا ہے اور بے شک  
سلامنا يبلغه وان الله تعالى ہمارا سلام آپ کو پہنچتا ہے اور بیشک  
حرم على الارض ان تاكل الله تعالى نے زمین پر نبیوں کے  
لحوم الانبياء۔ گوشت کھانے حرام کر دیئے ہیں۔

البازری نے کہا ہمارے زمانے اور پہلے زمانے کے اولیاء کی ایک جماعت  
سے سنا گیا ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو وفات کے بعد بیداری میں زندہ دیکھا۔ سیوطی

نے اپنے رسالہ میں شیخ صفی الدین بن ابی منصور، اور شیخ عقیف الدین الیافعی نے "روض  
الریاحین" میں شیخ کبیر، قدوة الشیوخ العارفین، برکت اہل زمانہ ابو عبد اللہ قرشی کے  
متعلق لکھا ہے کہ جب مصر کے علاقہ میں بہت بڑا قحط پڑا۔ اور آپ نے علاقہ شام  
کا سفر کیا اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کا استقبال کیا۔ "گذشتہ قصہ کے آخر تک"  
پھر فرمایا کہ یافعی نے کہا یہ کہنا کہ خلیل علیہ السلام میرے سامنے آ گئے، حق بات ہے  
اس کا انکار وہی کرے گا جو کالمین کے ان احوال سے ناواقف ہے جن میں وزین  
آسمان کی عظیم الشان کائنات کا مشاہدہ کرتے اور انبیاء کو مردہ حالت میں نہیں زندہ  
دیکھتے ہیں جیسے نبی علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو زمین میں دیکھا۔ پھر ان کو انبیاء کی  
ایک جماعت کو آسمانوں پر بھی دیکھا اور ان سے گفتگو کی اور سنی۔ یہ بھی ثابت ہے۔  
کہ انبیاء کے لیے جو کچھ بطور معجزہ جائز ہے اولیاء کے لیے وہی کچھ بطور کرامت جائز  
ہے بشرطیکہ تسبیح نہ ہو۔ فرمایا کہ شیخ سراج الدین بن الملقن نے طبقات الاولیاء میں  
شیخ خلیفہ بن موسیٰ النہرملکی کے حالات میں لکھا ہے۔ نہر ملک عراق میں ایک بستی ہے کہ  
وہ اکثر حضور علیہ السلام کے دیدار سے خواب و بیداری میں مشرف ہوتے تھے۔ کہا کرتے  
تھے کہ میرے اکثر افعال حضور علیہ السلام کے حکم سے متعلق ہیں کچھ خواب میں کچھ بیداری میں۔  
خواب کا ایک واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک رات میں سرکار ابد قرار کو سترہ مرتبہ دیکھا۔  
ایک مرتبہ فرمایا، خلیفہ! تجھے مبارک ہو کہ کئی اولیاء میری زیارت کی حسرت میں سر گئے۔  
خلیفہ! میں تجھے استغفار نہ بتاؤ جس سے تو دعا مانگا کرے؟ پھر یہ کلمات ان کو سکھائے۔

اللہم ان حسناتی من ترجمہ: الہی بے شک میری نیکیاں تیری  
عطائتک و مسیاتی من عطا سے ہیں اور میری برائیاں تیری  
قضائتک فجد بما انعمت قضا سے ہیں پس جن نعمتوں کا میرے  
علی ما قضیت و امح ذلک حق میں تو نے فیصلہ کر دیا ہے و محط

بذلك جلّيت ان تطاع فرما ان کو ان سے مٹا دے۔ تو اس سے  
 ا لا باذنك او تعصى الا برتر ہے کہ تیری اطاعت تیرے حکم کے  
 بعلمك اللهم ما عصيتك بغیر کی جائے یا تیری نافرمانی تیرے  
 حين عصيتك استخفافاً علم کے بغیر کی جائے۔ الہی جب بھی میں  
 بحقتك ولا استعانتہ نے تیری نافرمانی کی، تیرے حق کو  
 بعد ايك بكن لسابقة گھٹیا سمجھ کر اور تیرے عذاب کو معمولی  
 سبق بها علمك فالتوبة سمجھ کر نہیں کی بلکہ اس شدنی کی بنا  
 ايك والمغفرة لديك پر جس کا فیصلہ تیرے علم میں پہلے سے  
 ہو چکا تھا۔ پس توبہ تیری طرف اور  
 بخشش تیرے پاس ہے۔“

شیخ عبدالغفار بن نوح القومی نے کتاب التوحید میں شیخ ابویحییٰ ابو عبید اللہ اسوانی مقیم  
 انیم کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ نبی کریم علیہ السلام کو ہر وقت دیکھا کرتے تھے یہاں  
 تک کہ لمحہ بہ لمحہ سرکار کی خبریں بتایا کرتے تھے۔ کتاب التوحید میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ  
 شیخ ابوالعباس المرسی کو حضور علیہ السلام سے ملاپ اور قرب حاصل رہتا تھا، جب  
 سرکار سے ہم کلام ہوتے۔ شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ لطائف المنن میں کہا کہ ایک شخص  
 نے شیخ ابوالعباس المرسی سے کہا، میرے آقا، اپنی اس تھیلی سے میرے ساتھ مصافحہ  
 کیجیے تو انہوں نے کہا بخدا میں نے یہ ہاتھ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاپ  
 ہے۔ (یہ بات غیر شرعی اور مستکبرانہ ہے۔ مترجم) شیخ صفی الدین ابن ابومنفوع نے  
 اپنے رسالہ میں اور شیخ عبدالغفار نے التوحید میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن الوناعی نے  
 کہا ہمیں شیخ ابوالعباس طنجی نے خبر دی کہ میں سیدی احمد الرفاعی کے پاس گیا تو انہوں  
 نے فرمایا میں تمہارا شیخ نہیں، تمہارے شیخ عبدالرحیم ہیں، جو مقام قنا میں مقیم ہیں تم



ان کے پاس جاؤ۔ میں نے قنا کی راہ لی اور شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا، بیت المقدس کی طرف چلو تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانو۔ میں بیت المقدس کی طرف چل پڑا، میں نے جب قدم رکھا تو کیا دیکھا کہ آسمان، زمین اور عرش و کرسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرے ہوئے ہیں۔ میں شیخ کی خدمت میں واپس آیا۔ شیخ نے فرمایا، تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا اب تمہاری طریقت کامل ہوئی۔ قطاب قطاب نہیں بنتے اوتا دوتا نہیں بنتے اور اولیا اولیا نہیں بنتے، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل نہ کر لیں شیخ صفی الدین کہتے ہیں میں نے شیخ جلیل کبیر ابو عبد اللہ القربطی کو دیکھا جو شیخ قرشی کے جلیل القدر ساتھیوں میں سے تھے اکثر مدینہ منورہ میں رہتے تھے اور حضور علیہ السلام سے رابطہ رکھتے تھے۔ جواب لیتے سلام عرض کرتے۔ ان کو حضور علیہ السلام نے ملک کامل کے نام خط دے کر مصر روانہ کیا انہوں نے خط پہنچایا اور واپس مدینہ طیبہ آگئے۔ الیافعی نے "روض الریاحین" میں لکھا ہے کہ مجھے بعض حضرات نے بتایا کہ وہ خانہ کعبہ کے گرد فرشتوں اور نبیوں کو دیکھتے ہیں اور اکثر یہ منظر جمعرات پیر کی رات کو نظر آتا ہے۔ میرے سامنے بہت سے انبیائے کرام کا نام لیا، اور یہ بھی کہا کہ میں نے خانہ کعبہ کے گرد ہر نبی کو مخصوص مقام پر بیٹھے دیکھا ہے اور ان کے ہمراہ ان کے رشتہ دار، اہل و عیال اور صحابہ ہوتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ ہمارے نبی کریم علیہ السلام کے گرد اتنی تعداد میں اولیا اللہ جمع ہوتے ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ ہی ان کی تعداد جانے۔ اتنی تعداد باقی تمام نبیوں کے گرد جمع نہیں ہوتی۔

اور یہ بھی بتایا کہ ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل اولاد کعبۃ اللہ کے دروازے کے بالمقابل مقام ابراہیم پر بیٹھتے ہیں۔ موسیٰ اور نبیوں کی ایک جماعت علیہم السلام رکن یمانی و شامی کے درمیان اور عیسیٰ علیہ السلام اور ان

**محفل انبیاء**



کے اور ان کے پیروکاروں کی ایک جماعت حجر کی طرف بیٹھتے ہیں۔ ہمارے نبی علیہ السلام کو صحابہ کرام اہل بیت اور اولیائے اُمت کے ہمراہ رکن یمانی کے پاس بیٹھے دیکھا۔ ایک ولی کی حکایت ہے کہ وہ ایک فقیہ کی ایک حدیث بیان کی، ولی نے کہا یہ حدیث غلط ہے۔ فقیہ نے کہا تجھے کیا معلوم؟ اس نے کہا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے سر پر کھڑے فرما رہے ہیں میں نے یہ بات نہیں کہی۔ مذکورہ بالا بیان کے بعد سیوطی فرماتے ہیں بعض مجموعوں میں ہے کہ سیدی احمد رفاعی جب حجرہ نبوی (روضہ اقدس) کے سامنے کھڑے ہوئے تو یہ شعر پڑھا:

فِي حَالَةِ الْبُعْدِ كُنْتُ أَرْسَلَهَا  
تَقَبَّلُ الْأَرْضَ مِنْ عَيْنِي وَهِيَ نَائِبَتِي  
وَهَذِهِ نَوْبَةُ الْأَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ  
فَامْدُدْ يَمِينَكَ كَيْ تَحْظِيَ بِهَا شَفَاتِي

ترجمہ: دُور کی حالت میں میں اپنی رُوح کو بھیجتا تھا کہ میری طرف سے نائب بن کر زمین بوسی کرے اور یہ جسم کی باری ہے جو حاضر ہے۔ اپنا دستِ کرم بڑھائیے کہ میرے ہونٹ اپنا حصہ وصول کریں۔ پس دستِ اقدس روضہ نور سے باہر نکلا اور انہوں نے اسے بوسہ دیا۔“

فرمایا اس حکایت کو بیان کرنے والے بعض حضرات نے اس پر اتنا اور اضافہ کیا کہ تمام حاضرین نے اسے دیکھا اور حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس کو روح مع جسم کے دیکھنا ممتنع نہیں۔ اس لیے کہ حضور علیہ السلام اور دیگر انبیائے کرام علیہم السلام کی روہیں قبض ہونے کے بعد دوبارہ لوٹائی گئی ہیں اور ان کو قبروں سے نکل کر کائنات بالا و پست میں تصرف کی اجازت ہے۔

امام بیہقی نے ”حیۃ الانبیاء“ کے موضوع پر ایک جز کتاب تالیف کی ہے ولعل

نبوت میں فرمایا، انبیائے کرام اپنے رب کے حضور ایسے ہی زندہ ہیں جیسے شہداً“

استاذ ابو منصور عبد القادر بن طاہر بغدادی نے کہا: ہمارے محقق متکلمین اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارے نبی کریم علیہ السلام اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں۔ اور اپنی امت کی اطاقت سے خوش ہوتے ہیں اور گنہگاروں کے گناہوں سے غمزدہ ہوتے ہیں، اور جو امستی آپ پر سلام بھیجے وہ آپ کو پہنچتا ہے فرمایا کہ انبیائے کرام نہ بوسیدہ ہوتے ہیں نہ زمین ان کے جسم کا کوئی حصہ کھا سکتی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام اپنے زمانے میں فوت ہوئے حالانکہ ہمارے نبی علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے ان کو چوتھے (صحیح یہ ہے کہ چھٹے) آسمان پر دیکھا۔ یوحنا آپ نے آدم اور ابراہیم علیہما السلام کو دیکھا (بلکہ بیت المقدس میں سب کو دیکھا اور سب کی امامت فرمائی) جب ہمارے سامنے یہ صحیح اصل موجود ہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نبی علیہ السلام بھی اپنی وفات کے بعد زندہ ہو گئے اور وہ بدستور ہی ہیں“ الخ

**حقیقت موت** امام قرطبی نے تذکرہ میں حدیث صغریٰ کے بیان میں اپنے شیخ کا یہ قول نقل فرمایا: کہ موت عدم محض نہیں، یہ تو محض ایک حال سے دوسرے حال میں طرف منتقل ہونا ہے“ اس پر دلیل یہ ہے کہ شہداً اپنے قتل اور موت کے بعد بھی زندہ ہوتے اور رزق پاتے ہیں، خوش ہوتے اور مبارکباد حاصل کرتے ہیں اور یہ دنیا میں زندہ لوگوں کی صفت ہے۔ جب شہداً کے لیے یہ سب کچھ ہے تو انبیائے کرام تو اس کے بطریق اولیٰ مستحق ہوئے۔ یہ بات بھی صحیح ہے کہ زمین انبیائے کرام کے جسموں کو کھاتی نہیں اور یہ بھی کہ نبی علیہ السلام، معراج کی رات تمام نبیوں سے بیت المقدس میں اور آسمانوں پر ملے ہیں اور آپ نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ اور سرکار نے یہ خبر بھی دی ہے کہ جو مسلمان آپ پر سلام بھیجے آپ اس کا جواب دیتے ہیں۔ وغیرہ۔ ان تمام واقعات سے قطعی طور پر یہ حقیقت سامنے آگئی کہ انبیائے کرام کی موت کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ کہ ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

اگرچہ زندہ موجود ہیں۔ یہی حال ہے فرشتوں کی زندگی کا، کہ وہ زندہ موجود ہیں، مگر ان کو صرف یہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس شرف سے مشرف فرمایا الخ

ابو یعلیٰ نے اپنی مسند اور بیہقی نے کتاب حیاۃ الانبیاء میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا نبی علیہ السلام نے فرمایا: ”نبی زندہ ہوتے ہیں اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: انبیائے کرام چالیس دن کے بعد چھوڑے نہیں جاتے لیکن وہ اللہ کے حضور نمازیں پڑھتے ہیں اور صور چھونکے تک پڑھتے رہیں گے“ سفیان ثوری نے اپنی جامع میں فرمایا، ہمارے ایک شیخ نے حضرت سعید بن السیب سے روایت کیا کہ کوئی نبی اپنی قبر میں چالیس دن سے زیادہ نہیں چھوڑا جاتا۔ یہاں تک کہ اٹھایا جاتا ہے۔ بیہقی نے کہا اس بنا پر تمام نبیوں کا ایک حال ہو جاتا ہے، جہاں اللہ ان کو ٹھہرائے وہاں ٹھہرتے ہیں۔ امام عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں سفیان ثوری عن المقدم علی سعید السیب فرمایا: ”کوئی نبی زمین پر چالیس دن سے ناند و بعد وفات نہیں رہا۔ ابو مقدم کا نام ثابت بن ہریرہ کوئی تھا۔ یہ صالح کے استاد تھے۔ ابن حبان نے اپنی تاریخ، طبرانی نے البیہق اور ابو نعیم نے الحلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نبی وفات پاتا ہے وہ اپنی قبر میں صرف چالیس دن تک رہتا ہے۔ امام الحرمین نے النہایۃ میں اور الوافی نے شرح میں کہا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے رب کے حضور اس سے معزز تر ہوں کہ مجھے تین دن سے زیادہ قبر میں رکھے۔ امام الحرمین نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ دو دن سے زائد۔ ابو الحسن بن زاغونی حنبلی نے اپنی ایک تصنیف میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو آدھے دن سے زیادہ اس کی قبر میں نہیں چھوڑتا۔ امام بدرالدین بن الصاحب نے اپنے تذکرہ میں فصل نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد برزخ میں زندگی کے بارے میں اس کی دلیل مشائخ کی تصریح اور قرآن کریم کی اس آیت سے

اشارہ ہے : وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ۔ پس یہ حالت یعنی موت کے بعد حیات برزخی تو ہر شہید کو حاصل ہے، اور ان کی حالت دوسروں سے اعلیٰ ہوتی ہے خصوصاً برزخ میں۔ اور کسی اُمتی کا مرتبہ نبی علیہ السلام سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ ان کو بھی یہ مقام حاصل ہوتا ہے تو نبی کے نزدیک اور غلامی سے نیز وہ اس مقام کے مستحق ہوئے ہیں تو صرف شہادت کی بنا پر، اور شہادت سرکار علیہ السلام کو اعلیٰ مرتبہ کی حاصل ہے اور نبی علیہ السلام نے فرمایا : ”شب معراج میں سُرُخ ٹیلے کے پاس مُوسٰی علیہ السلام پر گزرا، تو وہ اپنی قبر سے کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ حیات مُوسٰی علیہ السلام کے ثبوت میں یہ صحیح حدیث ہے کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے تھے اور نماز پڑھ رہے تھے اور اس طرح کی صفات رُوح کے لیے ثابت نہیں ہوتیں۔ یہ جسم کی صفات ہیں۔ پھر قبر کی تخصیص بھی جسم کے لیے ہو سکتی ہے۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ نبیوں کی رُوحیں جسموں کے ہمراہ قبر میں مقید ہوتی ہیں اور اہل ایمان کی رُوحیں جنت میں ہوتی ہیں۔ حدیث ابن عباس میں آتا ہے کہ ہم مکہ و مدینہ کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چلے، ایک وادی سے گزرے، آپ نے فرمایا یہ کون سی وادی ہے؟ ہم نے کہا وادی ازرق، فرمایا گویا میں مُوسٰی علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں۔ کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے، اللہ کی پناہ لیتے، تلبیہ پڑھتے اس وادی میں سے گزر رہے ہیں پھر ہم چلتے چلتے ایک گھاٹی پر آئے، فرمایا گویا میں یونس علیہ السلام کو سُرُخ اونٹنی پر سوار دیکھ رہا ہوں، ان پر صوف کا جُبہ ہے۔ وہ بھی آہستہ آہستہ اس وادی میں چلے آ رہے ہیں۔

یہاں یہ سوال کیا گیا ہے کہ وہ توفیق ہو چکے ہیں، پھر حضور علیہ السلام نے ان کے حج و تلبیہ

**ایک اعتراض اور اس کا جواب**

کا ذکر کیسے فرمایا۔ وہ تو دوسرے جہان میں ہیں جو دارالعمل نہیں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے

کہ شہداء اپنے رب کے حضور زندہ اور رزق حاصل کرتے ہیں پس یہ کوئی بعید نہیں کہ حج کریں اور نماز پڑھیں اور جہاں تک ہو سکے اللہ کا قرب حاصل کریں اگرچہ وہ اس جہاں ابرزخ میں دیکھی ہیں۔ مگر اس دنیا میں بھی ہیں، جو دارالعمل ہے یہاں تک کہ جب یہ دنیا فنا ہوئی اور دوسری دنیا آگئی جو دارالجزا ہے، تو عمل بھی ختم ہے، یہ الفاظ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں تو جب قاضی عیاض کہتے ہیں کہ وہ اپنے اجسام کے ساتھ حج کرتے اور قبروں سے جدا ہوتے ہیں تو نبی علیہ السلام کے اپنی قبر سے جدا ہونے کا کیسے انکار کیا جاسکتا ہے؟ پس ان تمام منقولہ عبارات اور احادیث کے مجموعے سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ نبی علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں، تصرف فرماتے اور زمین و آسمان کے کونے کونے میں جہاں چاہیں تشریف لے جاتے ہیں بالکل اسی شکل و صورت میں جو وصال سے پہلے آپ کو حاصل تھی۔ اس ذرہ بھر تبدیلی نہیں ہوئی، اور آپ آنکھوں سے اسی طرح اُدھیل ہیں جیسے روح و جسم کے ساتھ زندہ فرشتے پس جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کرم نوازی کرتے ہوئے پردہ اٹھانا اور محبوب کا دیدار کروانا چاہتا ہے تو وہ بندہ سرکار کو حقیقی صورت میں دیکھتا ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈال سکتا۔ اور یہ کہنا کہ مثال دیکھی ہے اس کا نہ کوئی داعیہ ہے نہ سبب، سیوطی کی کتاب تنویر الحلیک کی عبارت ختم ہوئی۔ میں نے ایک ناقل سے یہ عبارت نقل کی۔

**امام قسطلانی کا ارشاد** | علامہ قسطلانی نے "الواہب لدنیہ" میں طویل کلام کے بعد جس کا اکثر حصہ سیوطی وغیرہ کے مذکور کلام کے ضمن میں گزر چکا ہے، فرمایا شیخ ابن ابی شیبہ نے اپنے رسالہ میں فرمایا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ شیخ ابوالعباس قسطلانی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا، احمد! اللہ نے تمہاری دستگیری فرمائی۔ شیخ ابوالسود



لائے اور فرمایا اٹھو، تمہارا ایسا سفارشی آگیا ہے جسے ٹالا نہیں جاسکتا؛ اور اس سے ملتی جلتی شیخ عبدالقادر جیلانی کی حکایت ہے جسے شیخ سہروردی نے عوارف المعارف میں نقل کیا ہے کہ میں نے اس وقت تک شادی نہیں کی جب تک نبی علیہ السلام نے شادی کا حکم نہیں دیا؛ امام شعرانی نے اپنی کتاب المدن الکبیر کے مقدمہ میں فرمایا، سیدی علی الخواص فرمایا کرتے تھے، کسی بندے کو عارفین کے رستے پر چلنا اس وقت تک صحیح نہیں جب تک دونوں جہاں کی نعمتوں سے بے پرواہ نہ ہو جائے اور سوائے اللہ کے اس کا کوئی محبوب نہ ہو، اور اس کا کامل وارث ہوگا۔ اور کہا کرتے تھے میں نے یہ طریقہ سیدی ابراہیم قبولی کے واسطے سے نبی علیہ السلام سے اختیار کیا اور کبھی فرماتے میں نے یہ طریقہ اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ کیونکہ نبی علیہ السلام کو محاسن اخلاق میں ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے، اور ابراہیم علیہ السلام کے اخلاق دراصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے اخلاق تھے کیونکہ حضور تمام نبیوں کے نبی ہیں۔

**فیض حاصل کرنے کی صورت** | اور اولیاء کے نبی علیہ السلام سے فیض حاصل کرنے کی صورت یہ ہے کہ ان کی رُوحیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالمشافہ ملاقات کرتی ہیں، یہ ملاقات جسمانی نہیں، رُوحانی ہوتی ہے پس ان کا اجتماع حضور علیہ السلام سے ویسا نہیں جیسا صحابہ کرام کا تھا۔ اسے سمجھو۔ سیدی ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے، فقیر کا مقام کامل نہیں ہوتا، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میل ملاپ اور ہر معاملہ میں سرکار کی طرف اسی طرح رجوع نہ ہو جس طرح شاگرد کا استاد کی طرف ہوتا ہے۔ فرمایا ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ سیدی محمد غمری نے جب مصر میں اپنا دارالعلوم اور مسجد تعمیر کی تو اس کی کسی واسطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی، سرکار نے فرمایا تعمیر کرو، اور اللہ پر



بھروسہ رکھو میں نہیں جانتا کہ یہ بالواسطہ اجازت حصول کمال سے پہلے تھی۔ یا حضور علیہ السلام سے شرم و حیا کی بنا پر تھی بالواسطہ اجازت چاہی۔ ویسے ان کے مرتبہ و مقام کے کے لائق یہی صورت تھی، بے شک وہ کمال میں مشہور تھے۔

سیدی یا قوت عرشی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ میں بالمشافہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم و ادب حاصل کیا ہے، اس سے تمام کیفیت پوچھو، اگر کہے میں نے ایسا نور دیکھا جس نے مشرق و مغرب کو نورانیت سے بھر دیا تھا۔ اور میں نے ایک کہنے والے کو اس نور میں سے یہ کہتے سنا، جو میرے ظاہر و باطن میں تھا کسی خاص جہت میں محدود نہ تھا۔ غور سے میرے رسول اور نبی کا حکم سن، ایسے آدمی کی تصدیق کرو، ورنہ مختری جھوٹا ہے الخ تو معلوم ہوا کہ بلا واسطہ حضور علیہ السلام سے حاصل کرنے کا مقام بہت معزز و مکرم مقام ہے، اسے ہر شخص نہیں پاسکتا۔ میں نے سیدی علی المرتضیٰ رحمۃ اللہ کو فرماتے سنا، فقیر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیض حاصل کرنے میں دو لاکھ چوبیس ہزار نو سو ننانوے مقام ہیں۔ ان کی اصل ایک لاکھ مقام۔ اور ان کے خاص ایک ہزار مقام ہیں۔ سو جو شخص ان تمام مقامات کو طے نہ کر لے۔ اس کا مذکورہ طریقہ سے فیضیاب ہونا درست نہیں۔ سیدی ابراہیم قبولی رحمۃ اللہ کہا کرتے تھے دنیا میں ہم پانچ آدمی وہ ہیں جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی شیخ نہیں۔

(۱) الجعیدی یعنی وہ خود۔ (۲) ابو بدین

(۳) شیخ عبد الرحیم القنادی۔ (۴) شیخ ابوالسعود بن العشائر۔

(۵) شیخ ابوالحسن الشاذلی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

اس کے بعد امام شعرانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ”میرے بھائی جان لو، کہ اب مصر میں ظاہری فقراء میں سے مجھے اپنے سوائے دوسرا کوئی فقیر ایسا معلوم نہیں جس کا واسطہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مجھ سے زیادہ قریب ہو، کہ میرے اور حضور علیہ السلام



کے درمیان صرف دو آدمیوں کا واسطہ ہے۔ اول سیدی علی الخواص، دوم۔ سیدی ابراہیم المتبولی۔ پس وہ تمام اخلاق کاملہ جو ان دو بزرگوں کے حوالہ سے اس کتاب میں مذکور ہیں، وہ سب یا تو صراحتہً حضور علیہ السلام سے حاصل کئے گئے ہیں یا اشارۃً۔ جیسا کہ مجھے سیدی علی الخواص رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا، اور مجھے شیخ ابو الفضل الاحمدی نے بتایا کہ سیدی علی اس وقت دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ فیضیاب نہیں ہوئے۔ پس اس طریق سے میرے اور حضور علیہ السلام کے درمیان صرف ایک آدمی کا واسطہ ہے یہ معاملہ میری بالمصافحہ سند سے مشابہ ہے کہ میں نے شیخ ابراہیم قیروانی سے مصافحہ کیا انہوں نے مکہ معظمہ میں تشریف سادگی سے مصافحہ کیا، انہوں نے ان بعض جنوں سے مصافحہ کیا تھا جنہوں نے حضور علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ پس میرے اور نبی علیہ السلام کے درمیان تین واسطے ہوئے۔ پھر اسی کتاب کے پانچویں باب میں شیخ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے جو انعام و اکرام فرمایا، اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید قرابت حاصل ہے اور اکثر اوقات میرے اور حضور علیہ السلام کی قبر اقدس کے درمیان والی مسافت پیٹ دی جاتی ہے یہاں تک کہ بسا اوقات میں مصر میں ہوتے ہوئے بھی سرکار کے روضہ اقدس پر ہاتھ رکھ کر اس طرح ہمکلام ہوتا ہوں جیسے انسان اپنے ساتھی سے باتیں کرتا ہے۔ یہ مقام چکھے بغیر سمجھ میں نہیں آتا، جو اس مقام سے نا آشنا ہے۔ اکثر انکار کر دیتا ہے۔

ذوقِ ایں می نشاسی بخشد اتنا نہ چشتی

ترجمہ : انسان اپنے دل کے تابع ہوتا ہے کہ دل جسم کے تابع ہے۔

فرمانِ حضرت مسیح علیہ السلام | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کلام میں ہے۔  
کہ انسان کا دل اس کے مال کے ساتھ ہوتا ہے۔

پس اپنے حال آسمان میں رکھو کہ تمہارے دل آسمان میں رہیں۔ یعنی مال صدقہ کر دو کہ آسمان کی طرف چڑھ جائے اور وہاں تم اس کا اجر و ثواب دیکھو۔“

سیدی شیخ ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے جنت الفردوس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، لمحہ بھر کے لیے بھی میری نظر سے اوجھل ہو جائیں یا ایک سال بھی مقام عرفات میں میرا قوف فوت ہو جائے (جج نہ کر سکوں) میں اپنے آپ کو مردوں میں شمار نہ کروں۔<sup>۱</sup> شعرائی فرماتے ہیں۔ بھائی! فقرا کے ایسے دعوے تسلیم کر لو، اور جب تک شریعت صراحتہً منع نہ کرے، انکار نہ کر۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص ان کے کسی مقام کا انکار کرے اس پر منزل تک پہنچنا حرام ہو جاتا ہے۔ اس کو سمجھ لو، اور سب تعریفین اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہیں۔ شعرائی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”المیزان الکبریٰ“ کے مقدمہ میں فرمایا۔ سیدی علی الخواص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اہل کشف کے نزدیک ائمہ مجتہدین کے اقوال میں سے کوئی قول کبھی قطعاً شریعت سے باہر نہیں نکل سکتا تو خود ان کا شریعت کے خلاف ہونا کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ جب کہ ان کو اپنے اقوال کے قرآن و سنت اور اقوال صحابہ سے دلائل معلوم ہیں۔ کشف صحیح بھی ہے اور ان کی ارواح، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک ملاقات کرتی ہیں، اور دلائل نہ ملیں تو سرکار سے سوال کر کے تسلی کر لیتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ یہ آپ کا قول ہے یا نہیں؟ جاگتے ہوئے بالمشافہ۔ ان شرائط کے ساتھ جوابل کشف میں مشہور ہیں۔ یونہی علمائے کرام قرآن و سنت سے جو مسائل استنباط فرماتے ان کو اپنی کتابوں میں لکھنے اور مرتب کرنے سے پہلے سرکار سے پوچھتے تاکہ اللہ کے ہاں سُرخ رو ہوں۔ یا رسول اللہ ہم نے فلاں آیت سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے اور فلاں حدیث سے یہ مفہوم لیا ہے۔ آپ کو یہ پسند ہے یا نہیں؟ پھر آپ کے فرمان یا اشارے کے مطابق عمل کرتے۔ ہم نے ائمہ مجتہدین کے کشف کا جو ذکر کیا ہے اور روحانی طور پر ان کا نبی علیہ السلام سے ملنے کا بیان کیا اگر اس میں

کوئی شخص توقف کرے تو ہم اس سے کہیں گے۔ یہ سب یقیناً کرامات اولیا ہیں۔ اب اگر ائمہ مجتہدین اولیا نہ تھے۔

## ہنکر سے سوال

تو پھر روئے زمین پر کبھی کوئی ولی ہو ہی نہیں سکتا۔ ائمہ مجتہدین سے یقیناً کتر درجے کے اولیا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بکثرت اولیا اللہ سے ملاقات کرتے تھے اور ان کے ہم زمانہ لوگ اس سلسلہ میں ان کی تصدیق کرتے تھے مثلاً سیدی شیخ عبدالرحیم قنادی، شیخ ابومدین مغربی، سیدی ابوالسعود ابن ابی العشاء، سیدی شیخ ابراہیم دسوتی، سیدی شیخ ابوالحسن شاذلی، سیدی ابوالعباس مرسی، سیدی شیخ ابراہیم قبولی، سیدی شیخ جلال سیوطی، سیدی شیخ احمد زوالوی بخیری اور ایک جماعت جن کو میں نے کتاب طبقات الاولیاء میں ذکر کیا ہے۔ میں نے علامہ جلال الدین سیوطی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک ورق ان کے ایک ساتھ شیخ عبدالعزیز شاذلی کے پاس دیکھا ہے جو انہوں نے ایک ایسے شخص کو لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس جا کر کسی کام کے سلسلہ میں سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔

علامہ سیوطی سے بادشاہ سفارش کرنے لے میرے بھائی اجمان لے کہ اب تک کی درخواست اور آپ کی معذرت لے مرتبہ بیداری میں بالمشافہ، شرف ملاقات حاصل کر چکا ہوں۔ اگر حاکموں کے درباروں میں حاضری سے مجھے حضور علیہ السلام کے حجاب میں ہونے کا خوف نہ ہوتا، تو میں ضرور شاہی قلعہ میں جاتا، اور بادشاہ کے پاس تیری سفارش کرتا۔ بے شک میں حضور علیہ السلام کی حدیث شریف کے خدگاروں میں سے ایک ہوں اور مجھے سرکار کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت پڑتی۔ ان احادیث کی تصحیح کے لیے جن کو محدثین نے اپنے طور پر ضعیف قرار دیا ہے اور بے شک فائدہ میرے بھائی تیرے فائدے سے زیادہ بہتر ہے۔“

فرمایا کہ شیخ جلال الدین سیوطی کی اس بات کی تائید وہ مشہور واقعہ بھی ہے کہ سید محمد بن زین۔ مداح رسول صلی اللہ علیہ وسلم، سرکار کی بیداری میں بالمشافہ زیارت کرتے تھے جب وہ حج کے لیے گئے تو سرکار نے قبر کے اندر سے ان سے بات کی۔ ان کو یہ مقام ہمیشہ حاصل رہا۔ یہاں تک کہ سحر اوپر کے ایک شخص نے حاکم شہر کے پاس جا کر سفارش کرنے کی اور ان سے درخواست کی۔ جب آپ حاکم کے پاس گئے تو اس نے آپ کو اپنے قالین پر بٹھایا۔ پھر دیدار نہیں ہوا۔ پھر عرصہ تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیدار کی درخواست کرتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکار کی شان میں شہر کے، تو دور سے زیارت ہوئی۔ سرکار نے فرمایا میری زیارت بھی چاہتے ہو اور ظالموں کے ہمراہ قالین پر بھی بیٹھتے ہو؟ تمہارے لیے اس کی کوئی سبیل نہیں۔ اس کے بعد ہمیں یہ اطلاع نہیں پہنچی کہ تا وقت وفات ان کو دیدار ہوا ہو۔ ہم کو شیخ ابوالحسن شاذلی اور ان کے شاگرد شیخ ابوالعباس المرسی وغیرہ کہ بات پہنچی ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر حضور علیہ السلام لمحہ بھر بھی ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں، تو ہم اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہیں کرتے۔ پس جب ایک عام ولی کا یہ کہنا ہے تو ائمہ مجتہدین کو اس مقام کے بطریق اولیٰ حقدار ہیں۔ میزان کی عبارت ختم ہوئی۔

اور شعرانی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب لواقح الانوار القدسیۃ فی بیان العہود المحمدیۃ کے مقدمہ العہود الکبریٰ میں فرمایا، میرے بھائی ابا! لو کہ جب حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام اُمت اجابت کے شیخ و مُرشد ہیں تو ہمارے لیے یہ کہنے کی گنجائش موجود ہے کہ کتاب و سنت میں جتنے وعدے مذکور ہیں، وہ آپ نے ہم سب افراد اُمت محمدیہ سے لیے ہیں۔ کیونکہ جب سرکار نے صحابہ کرام کو کسی امر نہی، ترغیب یا ترہیب سے خطاب فرمایا تو عمومی طور پر، قیامت تک وہ حکم تمام اُمت کو شامل ہے۔ پس ہمارے شیخ حقیقی ہم ہی ہیں۔

خواہ مشائخ کے واسطہ سے یا بغیر واسطہ مثلاً وہ اولیاء جنہوں نے بیداری میں ان شرائط کے ساتھ سرکار کی زیارت کی جو قوم کے نزدیک معتبر ہیں۔ اور الحمد للہ میں نے اس مقام پر فائز کئی حضرات سے شرف ملاقات حاصل کیا ہے مثلاً سید علی الحواص، شیخ محمد العدل، شیخ محمد بن عثمان، شیخ جلال الدین سیوطی اور ان جیسے اور حضرات۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔ پھر مرحوم کتاب مذکور کے عہد ثانی میں فرماتے ہیں حضور علیہ السلام کی طرف سے ہم یہ عہد لیا گیا ہے کہ ہم اپنے تمام اقوال، افعال اور عقائد میں سنتِ محمدیہ کی پیروی کریں۔ اور اگر کسی مسئلے کی کتاب سنتِ اجماع یا قیاس سے ہمیں دلیل نہ ملے اس پر عمل نہ کریں جب تک دیکھ نہ لیں۔ اگر اس بات کو بعض علمائے مستحسن قرار دیا ہے تو ہم نبی علیہ السلام سے اس بارے میں اجازت مانگیں گے پھر ہم اس عالم کا ادب کرتے ہوئے اس بات پر عمل کریں گے۔ یہ سب شریعتِ مطہرہ میں بدعت سے بچنے کے لیے ہے کہ کہیں یہ شخص بھی بدعتی اور گمراہ کن آئمہ میں سے نہ ہو۔ میں نے خود بعض لوگوں کے اس قول پر سرکار سے مشورہ لیا کہ نمازی کو سجدہ سہو میں یہ الفاظ پڑھنے چاہئیں۔ ”سُبْحَانَ مَنْ لَا نَبَاَ مُ وَلَا يَسْهُو“ (وہ پاک ہے جو نہ سوئے نہ بھولے) سو حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ اچھا ہے۔ پھر یہ بات پوشیدہ ہے کہ نبی علیہ السلام سے اجازت بھی آدمی کے حسبِ حال ہوتی ہے۔ جب وہ کام کرنا چاہتا ہے اگر ان لوگوں میں سے ہے جنہیں سرکار کا قرب بیداری میں اور بالمشافہ حاصل ہے، جیسا کہ اہل کشف کا مقام ہے تو اجازت بھی اسی حال میں ملے۔ ورنہ دل سے اجازت مانگے اور انتظار کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل میں اس کام کے اچھا یا بُرا ہونے کے متعلق کیا ڈالتا ہے؟ پھر اس عہد کے متعلق فرمایا میرے بھائی اپنے آئینہ دل کو میل و رنگ سے صاف کر کے اور تمام ذلیل کاموں سے

اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر کام کرتے جاؤ تاکہ کوئی ایسی فصلت تم میں نہ رہے جو بارگاہِ خداوندی یا بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رسائی سے تمہیں مانع ہو۔ اب اگر تم کثرت سے سرکارِ پرورد و سلام نہ سمجھتے رہو، تو امید کامل ہے کہ حضور علیہ السلام کے مقامِ مشاہدہ تک رسائی حاصل کر لو گے یہی طریقہ ہے شیخ نور الدین شونی، شیخ احمد زواوی، شیخ احمد بن داؤد منزلاوی، اور مشائخ یمن کی ایک جماعت کا کہ ان میں سے ہر ایک ہمیشہ نبی علیہ السلام پر بکثرت درود و سلام پڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور جس وقت چاہے سرکار سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتا ہے اور جس کو یہ ملاقات حاصل نہ ہو تو جان لے کہ اس نے مطلوبہ تعداد میں درود و سلام بکثرت نہ بھیجا۔ کہ یہ مقام حاصل کر سکے۔ مجھے شیخ زواوی نے بتایا کہ انہیں نبی علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات نہ ہوتی۔ یہاں تک سال بھر یا بندی سے درود و سلام پڑھتے رہے ہر روز تیس ہزار بار پڑھتے۔ میں نے سیدی علی الخواص کو فرماتے سنا کہ جن لوگوں کا ہمیں علم ہوا کہ وہ حضور علیہ السلام سے بیداری میں بالمشافہ ملاقات کرتے تھے، ان میں سے شیخ ابو مدین شیخ الجماعۃ، شیخ عبدالرحیم قناوی، شیخ موسیٰ رولی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شیخ ابوالعباس المرسی، شیخ ابوالسعود بن ابوالشامہ، سیدی ابراہیم المتبولی۔ اور شیخ جلال الدین سیوطی ہیں۔ فرمایا کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور بیداری میں کچھ اوپر ستر مرتبہ ملاقات کی۔ رہے سیدی ابراہیم متبولی تو ان کی حاضری کا تو شمار ہی نہیں۔ کیونکہ وہ ہر حال میں سرکار سے ملاقات کرتے تھے اور کہا کرتے کہ میرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی مُرشد ہے ہی نہیں۔ شیخ ابوالعباس المرسی کہا کرتے تھے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لمحہ بھی میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں مانتا۔

جان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کا مقام بہت بلند ہے۔

ایک شخص سیدی علی مرصفی کے پاس آیا۔ میں بھی حاضر تھا، کہنے لگا حضور میں ایسے مقام پر پہنچ گیا ہوں کہ جب چاہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار می میں دیکھ لوں، فرمایا بیٹے بندے اور اس مقام کے درمیان دولا کھ سینتالیس ہزار مقام ہیں۔ بیٹا تم بات کرتے ہو، ہماری مراد صرف ان میں سے دس مقام ہیں، پس اس مدعی کو پتہ نہ چلا کہ کیا کہے اور شرمندہ ہوا، اس کو جان لے! اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ پر چلائے۔

یونہی کتاب مذکور میں مسجد میں زیادہ بیٹھنے کے بیان

مکہ و مدینہ کا ادب و احترام اس فرمایا۔ سیدی محمد عثمان نے مجھے بتایا، سیدی

ابو عباس عمری کے معاصر اولیاء نے آپ کے ہمراہ حج کیا۔ اللہ ہمیں ان کی برکتوں سے بہرہ مند فرمائے۔ ان میں سے مصر کے پندرہ اولیاء اور قرآن بھی تھے۔ انہوں نے آپ سے کہا: آقا! آپ کا طریقہ کیا ہے؟ مکہ جائیں گے یا مدینہ؟ فرمایا تم میں سے جو مکہ یا مدینہ کا ادب کر سکتا ہے وہ جائے۔ انہوں نے کہا مکہ کا ادب کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ ان لوگوں کی سنات پر جو بارگاہ رب العزت میں باریابی پاتے ہیں، مثلاً انبیائے کرام۔ اولیاء۔ مدائک۔ ان کی خدمت قیام میں کوئی ایسی خصلت ظاہر نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے تو جب اللہ واپس نہ خصلت کا ارتکاب کیا، پھر کیا ادب رہا۔ انہوں نے کہا مدینہ کا ادب کیا ہے؟ فرمایا اس کا ادب بھی، ادب مکہ کی طرح ہے ذرا اس میں یہ اضافہ کر لے کہ کسی حال میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہ کی جائے۔ یہاں تک کہ عمامہ چھوٹا رکھے جو کچھ ہاتھ آئے صدقہ کر دے۔ مدینہ منورہ میں صرف اس بات کا درس دے جو صراحتہ شریعت سے ثابت ہو۔ قیاس اور رائے کا مسئلہ بیان نہ کرے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ہے، آپ کے حضور کسی اور کی بات بجز آپ کے مشورہ کے نہ کی جائے۔ اگر اہل صفا میں سے ہے تو برقیاسی اور رائے والے مسئلہ میں آپ سے مشورہ لے اور جو آپ کا اشارہ ہو وہ کرے۔ بشرطیکہ آپ کا کلام بیداری میں صراحتہ نہ ہو۔ جیسے شیخ محی الدین ابن العربی کا حال تھا۔ فرماتے



ہیں میں ایسی متعدد احادیث کی سرکار سے تصحیح کی ہے جن کو بعض حفاظ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ پس میں نے اس سلسلہ میں حصوٰ علیہ السلام کا قول لیا۔ اور میرے نزدیک سرکار کے فرمان میں کوئی شک نہ رہا۔ اور میرے نزدیک وہ صحیح شرعی مسئلہ ہو گیا جس پر میں عمل کرتا ہوں اگرچہ اس بات میں علمائے کرام اپنے قواعد کے پیش نظر میری نہ مانیں ان تمام مشائخ نے کہا ہم میں سے تو تمہارے بتائے ہوئے آداب پر کوئی بھی عمل نہیں کر سکتا اور اس وہ تمام سیدی ابوالعباس کے ہمراہ واپس ہو گئے۔ ان میں سیدی محمد بن داؤد، سیدی محمد العدل، سیدی محمد ابو بکر الحدیدی، شیخ علی بن الجہال اور شیخ عبدالقادر دشتوطی شامل تھے مجھے میرے شیخ، شیخ ابوالدین امام جامع مسجد الغمری نے جو ان کے ساتھ حج پر گئے تھے بتایا کہ سیدی عبدالقادر الاشطوطی حرم مدینہ میں داخل نہیں ہوئے جب سے حج کے دن شروع ہوئے، صرف باب السلام کی دہلیز پر زیارت کے لیے اپنا رخسار رکھا یہاں تک کہ سب چل پڑے اور ان کو حالت استغراق میں اٹھالائے۔ اور پھر اس وقت ہوش میں آئے جب بیر علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔

پھر حصوٰ علیہ السلام پر بکثرت درود و سلام پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک مرتبہ مجھ سے شیخ احمد الزواوی نے کہا ہمارا طریقہ یہ ہے کہ نبی علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں، یہاں تک کہ بیداری میں ہماری مجلسیں جمتی ہیں اور ہم صحابہ کرام کی طرف سرکار کی صحبت میں رہنے لگتے ہیں اور آپ سے دینی مسائل اور ان احادیث کے متعلق سوال کرتے ہیں جن کو ہمارے ہاں حفاظ حدیث نے ضعیف قرار دیا ہے۔ پس ہم آپ کے فرمان پر عمل کرتے ہیں، جب تک یہ مقام ہمیں حاصل نہ ہو جائے، ہم آپ پر بکثرت درود و سلام بھیجنے والے نہیں۔ پھر اس عہد میں فرماتے ہیں کہ ہم گزشتہ عہود کے شروع میں یہ بات ذکر کر گئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی برزخی زندگی کے لیے ہم بڑی پاکیزگی و صفائی کے محتاج ہیں تاکہ آدمی میں رسول اللہ علیہ وسلم کی ہم نشینی کی صورت پیدا ہو اگر کسی میں بڑی خصلت ہے جس کے ظاہر ہونے سے دنیا و آخرت میں شرمساری ہو وہ سرکار کی صحبت کا قائل نہیں۔ چاہے جن دنوں



کی عبادت اپنے اندر جمع کرے۔ جیسے منافقین کو صحبت نے کچھ فائدہ نہ دیا۔ یہی حال ہے کافروں کی تلاوت قرآن کا کہ اس سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا کہ وہ اس کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے۔ الخ

علامہ شیخ علی اجموری مالکی نے اپنی ضخیم کتاب التوسل الوہاب فی الکلام علی الاسرار والمعارج کے آخر میں فرماتے ہیں۔ مجھ سے پوچھا گیا ہے کہ کیا کوئی شخص بیدار میں نبی کریم علیہ السلام کو دیکھ سکتا ہے یا نہیں؟ تو نہی اگر دروازہ علاقوں کے رہنے والے مختلف لوگ بیک وقت حضور علیہ السلام کے دیکھنے کا دعویٰ کریں تو کیا ان کی تصدیق کی جائے گی یا نہیں؟ کیونکہ جب ایک خاص وقت میں انتہائی مشرق میں رہنے والا شخص سرکار کو دیکھتا ہے تو اسی وقت انتہائی مغرب میں رہنے والا شخص کیسے دیکھ سکتا ہے؟

یہ سوال بھی کیا گیا کہ آیا ایک ہی وقت میں، مختلف مقامات میں زیارت سے مشرف ہونے

## مختلف اشخاص کو آن واحد میں مختلف مقامات پر شرف دیدار

والے لوگ مختلف صفات میں آپ کو دیکھ سکتے ہیں؟ میں نے ان الفاظ میں اس کا جواب دیا۔ الحمد للہ رب العالمین حضور علیہ السلام کی بیداری میں زیارت سے مشرف ہونا، جسے اللہ نے اس سعادت کے لیے چننا، ایک حقیقت ہے جس میں شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ احوال صالحین سے باخبر لوگوں پر یا جن کو ان سے واسطہ رہا ہے یہ حقیقت روشن ہے۔ جیسے علم ضروری ہوتا ہے۔

پھر ابن حجر ہیتمی، المدخل لابن الحاج شعرائی اور سیوطی رحمہم اللہ کے مذکورہ بالا اقوال نقل کر کے فرماتے ہیں۔ الحمد للہ میں نے ایک جماعت ایسے لوگوں کی دیکھی ہے جن کو بیدار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا، اور میں نے یہ سب کچھ ان کی زبانوں سے سنا۔ ان میں سے ایک ہمارے شیخ عارف بانہ اپنے زمانہ میں شیخ الطائفہ المالکیہ شیخ محمد بنوفیر

ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کی ایک جماعت کا ذکر کیا۔ جن میں ہمارے شیخ عارف باللہ شیخ علی  
 خصانی المعروف خشیش ان کو یہ سعادت کئی مرتبہ حاصل ہوئی اس کی صداقت پر روشنی دلائل  
 ہیں، جو یقین کا فائدہ دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک ہمارے شیخ نور الدین قلمی اور ان کے شیخ  
 عارف باللہ تعالیٰ شیخ احمد احمدی ہیں۔ مجھے ان سے متعدد مرتبہ شرف ملاقات حاصل ہوا ہے۔  
 اور انہوں نے مجھے نیک دعائیں دیں اور سچے لوگوں میں سے بعض قابل وثوق لوگوں نے  
 مجھے بتایا کہ شیخ مذکور اکثر اوقات بیداری میں سرکار کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔  
 اور کہا کہ ان کے شاگردوں میں سے ایک نے ان کے سامنے ایک ایسے شخص کا سوال کیا۔  
 جو نبی علیہ السلام کی بکثرت بیداری میں زیارت کا مدعی تھا۔ شیخ نے اس کی تصدیق کی، اس  
 شخص نے کہا آپ ہمیں نہیں بتاتے کہ آپ کو نبی علیہ السلام کی بحالت بیداری زیارت ہوتی  
 ہے۔ فرمایا جو شخص ہمیشہ دھوپ میں رہے وہ سورج کی کیا بات کرے۔ اسے سمجھو جب  
 سچے اور نیک لوگوں کی ایک جماعت اس بات کا دعویٰ کرے کہ انہوں نے آن میں مختلف  
 دور دراز علاقوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کی ہے۔ تو وہ سچ  
 ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ عالم وجود میں سرکار سورج کی طرح ہیں تو جسے سورج کو مشرق و مغرب  
 والے آن واحد میں دیکھتے ہیں، سرکار کا بھی یہی حال ہے۔ اسی بات کی طرف محققین  
 کی جماعت گئی ہے جن میں ہمارے ائمہ میں سے شہاب القرائی بھی شامل ہیں، جنہوں نے  
 صوفیاء کے حوالہ سے ایک بحث نقل کی ہے اور اس پر اعتراض کیا ہے۔ بعض لوگوں نے  
 ان کے کلام کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔ فرمایا جب خواب میں نظر آنے والی سرکار کی مثال ہے۔  
 تو اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ حضور علیہ السلام بیک وقت بیداری میں دو یا زیادہ مقامات  
 پر کیسے نظر آ سکتے ہیں، کیونکہ نظر آنے والی دو یا زیادہ مثالیں ہیں، مشکل یہ ہے کہ ایک ذات  
 بیک وقت دو مکانوں میں موجود ہو۔

صوفیاء کی توجیہ صوفیاء نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ نبی علیہ السلام سورج کی طرح

میں جو ایک جگہ ہوتے ہوئے متعدد مقامات سے نظر آتا ہے کہ وہ کسی ایسے محدود مکان میں نہیں جو آسمانوں کے اندر ہو، بلکہ یہ ان سب سے بلند ہے اگر سوج مکان میں محدود ہوتا تو دوسرے مکان والے اُسے نہ دیکھ سکتے۔ جب کہ نبی علیہ السلام محدود مکان میں سے نظر آتے ہیں اور آپ کو دوسرے مکان والے دیکھتے ہیں۔ لہذا سرکار کا نظر آتا سوج کے نظر آنے کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جب تک یہ بات تسلیم نہ کی جائے ایک حد میں محدود سوج کو دوسری حد والے دیکھ سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ حضور علیہ السلام ایسے دو یا زیادہ مقامات سے دیکھے جاسکتے ہیں جو محدود ہوں، جب کہ کسی اور کے سامنے وہ مقامات حجاب بن جائیں گے۔ اور کوئی دوسرا نبی علیہ السلام کی حمایت کے بغیر ایک حد سے دوسری حد میں نظر نہیں آ سکتا۔ سوج میں یہ قاعدہ جاری نہیں ہوگا! الخ۔ اس پر انز رکشی نے اعتراض کیا ہے۔ الاجوبی کہتے ہیں، کبھی کہا جاتا ہے کہ صوفیا کی مراد حضور علیہ السلام سوج کی طرح ہیں۔ سے یہ ہے کہ ہر ایک سرکار کو دیکھ سکتا ہے۔ اس لحاظ سے سوج کی طرح نہیں۔ کہ سوج کے آگے جب کوئی شے حائل ہو جائے وہ نظر نہیں آتا بخلاف نبی علیہ السلام کے، کہ آپ کے سامنے کوئی پردہ حائل نہیں ہو سکتا۔ اور ہر ایک آپ کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ کمال آپ کے حرق عادت کے طور پر حاصل ہے اور اس میں آپ کی عزت افزائی ہے، پس آپ اس لحاظ سے سوج کی طرح نہیں۔ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے وجود سے دنیا کو اس طرح بھریا ہے جیسے سوج کی روشنی نے۔ اسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ عارف باللہ سیدی تاج الدین بن عطا اللہ اسکندری صاحب الحکم وغیرہ نے۔ جیسا کہ ان کے بعض تلامذہ نے لکھا ہے کہ میں حج پر گیا جب طواف کر رہا تھا تو شیخ کو دیکھا میں نے سوچا طواف سے فارغ ہو جائیں تو سلام کروں۔ جب فارغ ہوئے تو نظروں سے غائب ہو گئے، اور میں دیکھ نہ سکا۔ پھر میں نے عرفات میں اسی طرح دیکھا، وہاں بھی وہی صورت ہوئی باقی مقامات میں بھی ایسا ہی ہوا۔ میں واپس قاہرہ آیا تو شیخ کے بارے میں دریافت

کیا، مجھے بتایا گیا کہ وہ بالکل خیریت سے ہیں، میں نے پوچھا کہیں سفر پر گئے تھے لوگوں نے کہا نہیں، میں نے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور کہا جناب! میں نے آپ کو دیکھا تھا اور ساری بات بتائی۔ فرمایا، اے بھائی بڑا آدمی کائنات کو اپنے وجود سے بھر دیتا ہے۔ قطب اکبر پتھر کو بلائے تو وہ جواب دے: ”الٰہو۔ پھر جب بزرگ آدمی کا یہ حال ہے، تو سید المرسلین تو اس کے زیادہ مستحق ہیں۔“

## جماعت کا آن واحد میں دیدار سے مشرف ہونا | رہا ایک جماعت کا ایک وقت مختلف

صفات میں آپ کا دیدار کرنا، سویرہ ممکن، بلکہ واقعہ ہے اس میں کوئی اچنبہ نہیں۔ کیونکہ ہر ایک کے دیکھنے کا آلہ اس کے مرتبہ و مقام کے مطابق مختلف ہے۔ اس کی مثال آئینے کی سی ہے کبھی چھوٹا، کبھی بڑا، کبھی سیدھا، کبھی ٹیڑھا۔ کبھی بہت صاف کبھی اس کے علاوہ، اسی کے مطابق ایک ہی صورت آئینہ میں مختلف ہو جاتی ہے۔ سو وہ چھوٹے آئینے میں چھوٹی اور بڑے میں بڑی، ٹیڑھے میں ٹیڑھی اور سیدھے میں سیدھی، بہت شفاف میں بہت شفاف اور کم میں کم شفاف نظر آتی ہے اس پر غور کرو۔

یہ سوال نہ کیا جائے کہ بعض لوگ آپ کو اسی وقت سفید رنگ میں دیکھتے ہیں اور بعض سیاہ میں، یونہی بعض بوڑھی عمر میں دیکھتے ہیں بعض جوان حالت میں۔ حالانکہ حسی آئینے میں تو سفید کا لایا اس کے برعکس یونہی بوڑھا جوان یا اس کے برعکس نظر نہیں آتا (پھر یہ تشبیہ کیسی؟)

**جواب** اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو دیکھنے کا آئینہ، حسی آئینے سے اس بات میں قدرے مختلف ہے کیونکہ آپ کو دیکھنے والے آئینہ قلب کوئی ایسی صفت پیدا ہوتی ہے جو اس اختلاف کی متقاضی ہوتی ہے مثلاً ایمان و عبادات کا اجر و ثواب یا اس کے برعکس دُکھ و معصیت کا وبال، لہذا یہ ہر طرح سے، حسی آئینے کی طرح نہیں بلکہ

بعض صفات میں حسی آئینے کی طرح ہے کیونکہ آئینے میں سفید صورت سیاہ یا سیاہ صورت سفید، یا نوجوان کی بوڑھی یا بوڑھے کی جوان صورت تو نظر نہیں آتی۔ حالانکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار میں ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی آپ کو جوان دیکھتا ہے اور دوسرا بوڑھا۔ وغیرہ۔ معراجِ الجہوری کی عبارت ختم ہوئی۔

استاذ علامہ شیخ محمد خلیلی مد فون بیت المقدس

کے فتاویٰ میں اس سوال کے جواب میں

## فتاویٰ خلیلی کی تساندِ عبارت

کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کو بیداری یا خواب میں دیکھتا ہے کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا وہ حقیقت میں آپ ہی کی ذات یا برکات کو ہی دیکھتا ہے؟ اس کا کیا حکم ہے کہ دو شخص بیک وقت آپ کو دیکھتے ہیں حالانکہ ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں؟ فرمایا: حافظ رحمہم اللہ نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ نیند یا بیداری میں حضور علیہ السلام کا دیدار جائز ہے۔ لیکن اس میں ان کا اختلاف ہے کہ آیا دیکھنے والا آپ کی ذات شریفہ کو حقیقتہً دیکھتا ہے یا ایسی مثال دیکھتا ہے، جو ذات اقدس کی خبر دیتی ہے؟ پہلے قول کی طرف ایک جماعت گئی ہے اور دوسرے قول کی طرف امام غزالی، الیافعی اور دوسرے گئے ہیں۔ پہلی جماعت کی دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ السلام چراغِ ہدایت، ظلمتوں کی روشنی، اور معارف کے سورج ہیں تو جیسے چراغ اور سورج کی روشنی دور سے نظر آتی ہے اور سورج کی کجیہ اپنی خصوصیات و عوارض کے ساتھ نظر آتی ہے، یونہی سرکار کا جسم کریم اور بدن شریف ہے۔ پس روضۃ اقدس سے آپ کی جدائی اور احدانور کا سرکار سے خالی ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کے سامنے سے پردے چاک کر دیتا ہے اور رکاوٹ ہٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ آپ کو دیکھ لیتا ہے، حالانکہ سرکار اپنی جگہ پر تشریف فرما ہوتے ہیں اس بنا پر یہ بھی ممکن ہے کہ ان واحد اور ایک جگہ میں آپ کو دو ایسے آدمی دیکھیں جن میں سے ایک مشرق میں ہو، اور دوسرا مغرب میں۔ یا ان پردوں کو اتنا شفاف کر دیا جائے کہ ان

کے پس پردہ چیز چھپ نہ سکے۔

القرافی رحمہ اللہ نے فرمایا محفل نزاع اس وقت ہے جب ایک دیکھنے  
**محفل نزاع** والا آپ کو اپنے گھر میں مشرق میں اور دوسرا اسی وقت اپنے گھر میں  
 جو مغرب میں واقع ہے دیکھے کہ گھر میں صرف سورج کی ساعیں نظر آتی ہیں۔ رہی ٹکیہ سو وہ  
 اپنے مدار میں ہے اگر دیکھنے والا اس کا احاطہ کر لے تو پھر اسی وقت دوسری جگہ اس کا ہونا  
 محال ہے تو لازم ہے کہ دوسری ٹکیہ کو مثال کہا جائے۔

اکابر صوفیاء کی ایک جماعت نے عالم مثالی کا قول کہا ہے۔ برابر ہے کہ  
**اکابر صوفیہ** حضور علیہ السلام کی اصل صورت مبارکہ کے موافق ہو یا نہ۔ کیونکہ سرکار  
 کی حقیقی صورت کے خلاف جو کچھ نظر آتا ہے وہ دراصل دیکھنے والے کی اپنی صورت ہے۔  
 جو حضور علیہ السلام کی صورت مثالی میں منتقل ہو رہی ہے، جو دونوں صورتوں کے لیے  
 آئینہ کی طرح ہے۔ بعض لوگوں نے ایک درمیانی راہ اختیار کی ہے وہ کہتے ہیں کہ جب  
 خواب میں حضور علیہ السلام کو اصل صورت و صفت میں دیکھے تو کسی تعبیر کی ضرورت نہیں  
 رہتی۔ بصورت دیگر تعبیر کی ضرورت پڑتی ہے۔ دیدار دونوں صورتوں میں سرکار کا ہی  
 ہوتا ہے یہ بات عموماً اتفاقی ہے کہ شیطان یہاں وسوسہ انداز نہیں ہو سکتا۔ بلکہ یہ دیکھنا  
 حق ہے کہ ان صورتوں میں نظر آنا اللہ کی طرف سے ہے جس نے بڑھاپے کی حالت میں  
 سرکار کو دیکھا تو یہ اس کی انتہائی صلح جوئی ہے۔ جس نے آپ کو جوانی کی حالت میں دیکھا۔  
 تو یہ جنگجوئی کی علامت ہے۔ جس نے مسکراتے دیکھا یہ سنت پر کاربند ہونے کی دلیل ہے  
 جس نے آپ کو اصل شکل و شباہت میں دیکھا تو یہ دلیل ہے کہ دیکھنے والا نیک، اس کا  
 حال کامل۔ دشمنوں پر اس کا دبدبہ ور کامرانی ہے۔ جس نے سرکار کو غیر حالت میں دیکھا،  
 یہ دیکھنے والے کی بد حالی کی دلیل ہے یہاں تک کہ مسلمان آپ کو اچھا اور بیدین قبیح  
 دیکھتا ہے کیونکہ سرکار شفاف آئینے کی طرح ہیں۔ جو سامنے آتا ہے منتقل ہو جاتا ہے۔

بناتِ خود سرکار کامل ترقی میں تھیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ الخ۔

غوثِ زمانہ سیدی عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ  
**سید عبدالعزیز الدباغ کا فرمان** | اپنی کتاب ”الابرار“ کے فصل ثانی میں، جو ان سے

ان کے شاگرد علامہ سیدی احمد بن مبارک نے نقل کی ہے، میں لکھتے ہیں۔ میرے ہمراہ  
 سیدی عبدالعزیز البزماوی میری رہنمائی فرماتے رہے۔ اچھی باتیں بتاتے رہے، مجھے ہمت  
 دلاتے رہے اور میرے دل سے خوف و غیرت مٹاتے رہے جو کچھ دن ماہِ رجب۔ ماہِ رمضان  
 ماہِ رمضان۔ ماہِ شوال، ماہِ ذیقعدہ۔ اور دس ذوالحجۃ ۱۲۱۱ھ کے دوران مجھ پر طاری  
 رہا۔ جب عید کا تیسرا دن تھا، میں نے سیدالوجود صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو سیدی  
 عبداللہ البزماوی نے کہا میرے آقا عبدالعزیز، ایک دن پہلے مجھے تمہارا ڈر تھا اور  
 آج جب کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی رحمت سیدالوجود صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے  
 فیضیاب فرمایا میرا دل بے خوف اور مطمئن ہے۔ اب میں تمہیں سپردِ خدا کرتا ہوں، وہ  
 محض اس لیے میرے پاس اقامت پذیر تھے کہ دل پر تارِ نکیوں کے در آنے سے  
 میری حفاظت کریں۔ ان فتوحات کے دوران جو اللہ نے مجھے عطا فرمائیں۔ یہاں تک  
 کہ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح حاصل ہوئی۔ پہلے ان کو میری فتوحات کا ڈر  
 رہتا تھا، بعد میں جاتا رہا۔

پھر ابن المبارک نے کتاب مذکور کے باب اول میں فرمایا میں  
**سات قرأتیں** | نے شیخ عبدالعزیز الدباغ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور علیہ

السلام کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے۔؟

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَىٰ

سَبْعَةِ أَحْرَفٍ ۖ

ترجمہ: بے شک یہ قرآن سات حرفوں

رقراتوں میں نازل ہوا ہے۔

(بخاری، مسلم)



فرمایا علمائے اس میں سخت اختلاف کیا ہے۔ اس موضوع پر میں نے چار جلیل القدر علماء کا کلام دیکھا ہے۔ (۱) قاضی ابوالقلانی نے اپنی کتاب الانتصار۔ امام ابن الجزیری نے کتاب النشر۔ حافظ ابن حجر نے شرح بخاری کی کتاب فضائل القرآن اور حافظ سیوطی نے کتاب الاتقان فی علوم القرآن میں۔ میں نے شیخ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میں صرف آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ نبی علیہ السلام کی اس فرمان سے کیا مراد ہے؟ اس پر شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کا جواب میں کل تمہیں دوں گا۔ انشاء اللہ۔ اگلے دن شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ سچ فرمایا، کہ میں نے حضور علیہ السلام سے اس فرمان کا مطلب پوچھا تو سرکار نے مجھے اس کی مراد بتائی میں شیخ رضی اللہ عنہ سے تین دن تک اس سلسلہ میں بات کرتا رہا۔ اور انہوں نے جو کچھ اپنے شیخ سے سنا اس کا خلاصہ بتایا۔ پھر شیخ عبد العزیز الدبائح نے دوسرے باب میں فرمایا ان پر سخت مشکلات اور یقینی ہلاکت کے وقت فتوحات ہوئیں یہاں تک کہ آقا و مولیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو گئی۔ جو نہی زیارت ہوئی خوشی و مسرت حاصل ہو گئی کیونکہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی طاقت حاصل ہے جو ذات کریمہ کو ذات باری تعالیٰ سے ملائے رکھتی ہے مخلوق میں کسی اور کو یہ طاقت حاصل نہیں، اسی لیے آپ تمام مخلوق میں معزز تر اور افضل ترین ہیں۔ پھر جس آدمی پر فتوحات کھلتی ہیں، جب وہ ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ تو اس کی کشش اللہ تعالیٰ کی طرف زیادہ ہو جاتی ہے اور اسے قطع تعلقی کا خطرہ نہیں رہتا۔

پھر ابن المبارک پانچویں باب

میں فرماتے ہیں شیخ رضی اللہ

## عجیب و غریب سوال و جواب

عنہ سے بعض فقہائے اس بزرگ کے متعلق سوال کیا، جس کا دعویٰ تھا کہ وہ نبی علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتا ہے۔ عبارت یہ ہے جو آدمی یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی علیہ السلام کو بیداری میں دیکھتا ہے، اللہ کی معرفت رکھنے والے یہ کہتے ہیں کہ اس کا دعویٰ صرف دلیل کے



ساتھ مانا جائے گا وہ یہ کہ ایک کم تین ہزار مقام طے کرے۔ اس مدعی کو شمار کرنے اور بیان کرنے کی تکلیف دی جائے گی۔ آپ بزرگوں کی بزرگی کو اللہ ہمیشہ رکھے، ہماری آپسے استدعا ہے کہ ہم آپ کو یہ مقامات شمار کر کے بتائیں خواہ رمز و اختصار سے یا جیسے بھی آسان ہو، بات لمبی نہ ہو۔

**جواب** | شیخ رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ ہر ذات میں ۳۶۶ رگیں ہیں ہر رگ میں ایک خصوصیت پیدا کی گئی ہے۔ صاحب بصیرت ان رگوں کو اپنی خصوصیات میں چمکتا دیکھتا ہے۔ پس جھوٹ کی ایک رگ ہے جو اپنی خصوصیت میں مصروف ہے۔ حسد کی رگ اپنی خصوصیت میں چمک رہی ہے۔ ریا کی رگ اپنے معنی میں شعلہ زن ہے۔ دھوکہ بازی کی رگ اپنے معنی میں روشن ہے خود بینی کی رگ اپنا معنی چمکا رہی ہے تکبر کی رگ اپنا منہوم چمکا رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہر رگ اپنا اپنا کام کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ عارف جب کسی ذات پر نظر کرتا ہے۔ تو اس کو ہر ذات کسی نہ کسی منزل پر دکھائی دیتی ہے سو یہ ایک آگ ہے جس میں ۳۶۶ شمعیں ہیں ہر شمع کا رنگ دوسری سے مختلف ہے۔ پھر ان خواص میں سے ہر ایک کی تفصیل و اقسام ہیں مثلاً خصوصیت شہوت کی ان اشیاء کی بہ نسبت جن کی طرف یہ منسوب ہوتی ہے کئی قسمیں ہیں اگر اس کو شرمگاہ کی طرف منسوب کریں۔ دشرمگاہ کی شہوت، تو یہ ایک قسم ہے اور اسے جاہ و مرتبہ کی طرف منسوب کریں (جاہ کی شہوت)، تو یہ دوسری قسم ہے۔ مال کی طرف منسوب کریں (مال کی شہوت یا خواہش)، تو یہ ایک اور قسم ہو جاتی ہے۔ لمبی لمبی اُمیدوں کی شہوت یوں ہو جائے کالشی یوں ہو جائے، تو یہ ایک اور قسم ہو جاتی ہے۔ یوں ہی جھوٹ کی خصوصیت اس حیثیت سے کہ جھوٹ بولنے والا حق بات نہیں کرتا، ایک قسم شمار ہوگی۔ اور اس حیثیت سے کہ جھوٹ بولنے والا دوسرے کے بارے میں سچ نہ بولنے کا گمان رکھتا اور اس کی بات میں شک کرتا اور اس کی تصدیق نہیں کرتا، ایک اور قسم شمار ہوگی۔ اور ہندے پر

بندشیں اس وقت تک کھل نہیں سکتیں جب تک ان تمام مقامات کو طے نہ کر لے۔ جب اللہ کسی بندے سے مہلائی کا ارادہ کرتا اور اس میں اس کی اہلیت پیدا کرتا ہے کہ اس کی بندشیں کھل جائیں تو وہ بتدریج اس سے ان کو ختم کرتا ہے۔ پھر مثلاً جب اس سے جھوٹ کی خاصیت ختم ہوتی ہے، سچائی کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ پھر مقام تصدیق پر جب اس سے شہوتِ مال کی خاصیت ختم ہوتی ہے تو مقامِ زہد پر فائز ہو جاتا ہے۔ شہوتِ معاصی ختم ہوتی ہے تو مقامِ توبہ پر فائز ہوتا ہے۔ لمبی آرزوؤں کی خواہش ختم ہوتی ہے تو دارالغفور دنیا سے کنارہ کشی کا مقام حاصل کر لیتا ہے باقی کو اسی پر قیاس کر لو، پھر جب بندشیں ختم کھل جاتی ہیں اور تمام راز اس کی ذات میں رکھ دیئے جاتے ہیں اب اس کی رُوح کائنات کے مشاہدہ میں مصروف ہو جاتی ہے سب سے پہلے جس چیز کا مشاہدہ کرتی ہے وہ احرامِ تراویح دُستی کے اجسام ہیں۔ پھر ان میں سب سے پہلے اس زمین کا مشاہدہ کرتی ہے جس میں وہ رہتی ہے۔ پھر دوسری زمین کا اس طرح کہ دوسری زمین تک نگاہ پر دوں کو چاک کرتی چلی جاتی ہے۔ پھر تیسری اور نویں ساؤل تک پھر اس فضا کا مشاہدہ کرتی ہے جو اس کے اوپر پہلے آسمان کے درمیان ہے، پھر پہلے آسمان کا اور پھر باقیوں کا، اسی ترتیب سے جو زمینوں کے متعلق ذکر کی گئی ہے۔ پھر برزخِ اواس میں موجود ارواح کا مشاہدہ کرتی ہے۔ پھر عام فرشتوں اور حفاظتِ کُشت والوں کا اور اُمورِ آخرت کا۔ اور بندے پر ان مشاہدات میں سے ہر مشاہدے پر حقوقِ ربوبیت میں سے ایک حق اور آدابِ عبودیت میں سے کوئی ادب لازم آتا ہے اس سلسلے میں اس کے سامنے رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہوتی ہیں اور ایسے اُمور کا مشاہدہ ہوتا ہے جو ڈراؤنے اور مہلک قسم کے ہوتے ہیں۔ پس کمزور بندے کو اگر اللہ کی توفیق، فضل اور رحمت میسر نہ ہو تو سب سے کمتر درجے پر آجائے جس کے سبب سے اجمتوں میں لوٹ آئے۔ پھر بندے کا مقاماتِ مشاہدہ اور اس کی ہولناکیوں کا قطع کرنا، خاص

حضرات کے مقامات کو عبور کرنے سے مشکل تر ہوتا ہے۔ کیونکہ خواص  
 امر باطنی ہے، جن کا شعور قطع کرنے کے بعد ہی ہو سکتا ہے اور مقامات مشاہدہ کو طے  
 کرنا امر ظاہری ہے جو اسے سامنے نظر آتا ہے کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جسے آدمی کشائش  
 کے بعد عبور کرتا ہے جب اس کی نظر حد ف اور نور بصیرت مکمل ہو جاتا ہے اور  
 اللہ اس پر ایسی رحمت نازل فرما دیتا ہے جس کے بعد بدستختی نہیں تو اللہ سبحانہ تعالیٰ  
 اسے پہلوں، پچھلوں کے آقا کا دیدار عطا فرماتا ہے آپ پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام  
 ہو، پھر حضور علیہ السلام کو سامنے دیکھتا اور بیداری میں آپ کا مشاہدہ کرتا ہے اور اللہ  
 اس کی ایسی مدد فرماتا ہے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی آدمی کے  
 دل میں کھٹکی۔ اس وقت انسان پر خوشی و مسرت کا وقت آتا ہے، سوا سے یہ سعادت  
 مبارک ہو۔ اب جو اس تعداد کا حساب لگاؤ گے جو خواص اور ان میں شامل اقسام کے  
 ضمن میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ان مقامات کا حساب لگاؤ جو مذکورہ مشاہدات  
 کے ہمراہ حاصل ہوتے ہیں تو تمہیں معلوم ہو گا کہ مذکورہ تعداد سے یہ کہیں زائد ہے۔

**شامل نبوی** | پھر نبی علیہ السلام کے شامل مطہرہ آپ کی اُمت پر محقق نہیں۔ یقیناً  
 علمائے کرام رضی اللہ عنہم کی حضور علیہ السلام کے ان ظاہری و  
 باطنی خصائص کو جمل و مدون فرمایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائے ہیں۔ سرکار  
 پر افضل درود اور پاکیزہ تر سلام ہو اب جو آدمی حضور علیہ السلام کے دیدار کا دعویٰ کرے  
 تو اس سے آپ کے پاکیزہ احوال کے متعلق پوچھنا چاہیئے اور اس کا جواب سننا چاہیئے  
 کہ دیکھنے والے کا جواب چھپا نہیں رہتا، اور کبھی کسی غیر کا شبہ نہیں ہو سکتا۔ والسلام۔  
 اگر اس پر قناعت کریں تو بہت اچھا۔ اور مزید کلام چاہو، تو جان لیجئے کہ جب اللہ  
 تعالیٰ انوارِ حقانی میں سے کسی نور کو اپنے بندے پر ظاہر کرتا ہے۔

**مزید تفصیل** | تو وہ نور اس بندے میں ہر طرف سے داخل ہوتا ہے اور اسے جلا دیتا ہے

یہاں تک کہ اس کا گوشت ہڈی جل جاتا ہے۔ اس کی ٹھنڈک اور روح تک اس کے داخل ہونے کی مشقت آدمی کو سکرات موت کے قریب کر دیتی ہے۔ پھر اس نور کا حال یہ ہوتا ہے، کہ مخلوق کے ان اسرار کے ساتھ وہ پھیلتا جاتا ہے، جن کو اللہ تعالیٰ بندے پر ان مشاہدات کے دوران کھولنا چاہتا ہے پس نور اس کی ذات میں مخلوق کے مذکور مختلف رنگوں میں داخل ہوتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اس پر زمین پر بسنے والی مخلوق کے مشاہدات کھولنا چاہتا ہے تو وہی نور کبھی تو اس کے پاس اگر ان اسرار سے ڈراتا ہے جس سے اولادِ آدم بنی ہے اور کبھی اس کے پاس ان اسرار کے ساتھ آتا ہے۔ جن سے چوپائے بنے ہیں اور کبھی ان اسرار کے ساتھ آتا ہے جن سے جمادات بنے ہیں مثلاً سبزیاں، پھل وغیرہ۔ اس طور پر کہ اس پر کسی چیز کا مشاہدہ اس وقت تک نہیں کھلتا۔ جب تک وہ ان کے اسرار سے سیراب نہ ہو جائے۔ بایں ہمہ وہ ہر مرتبہ ان حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے جن کا پہلے کرتا رہا اور ان حقائق میں سے ایک بڑی حقیقت سید الوجود اور نشانِ شہود صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر آپ کی ذاتِ اقدس کے مشاہدے کا وعدہ فرماتا ہے تو اس وقت اسے مشاہدہ ذاتِ اقدس نہیں ہوتا جب تک آپ کے تمام اوصاف و اسرار اس پر منکشف نہ فرما دے۔ فرض کیجیے دیدار سے پہلے آپ کی ذاتِ اقدس کو کسی تاریک چیز کے مشابہ سمجھتا ہے حالانکہ آپ کی ذاتِ اقدس اس نور کی طرح ہے جس میں کئی قسم کی شعاعیں منعکس ہوتی ہیں جن کے رنگوں کی تعداد سو تک پہنچتی ہے یا اس سے بھی زائد۔ جب اللہ تعالیٰ اس تاریک ذات کے ذریعے کرم فرمانا چاہتا ہے تو وہی نور جو اس کی مدد کرتا اور اسے سیراب کرتا ہے، ایک بار آتا ہے اور ان شعبوں کو یکے بعد دیگرے جلا دیتا ہے مثلاً ہم اس نور کو صبر فرض کرتے ہیں پس اس سے اس کی ضد یعنی جزع و قلق (بے صبری) کی سیاہی زائل ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی شکل میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ رحمت فرض کرتے ہیں، پس اس سے اس کی ضد یعنی عدم صبر بے صبری کی سیاہی زائل ہوتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی صورت

میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ رحمت فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد یعنی عدم رحمت (ناقرسی) کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کسی اور شعبہ کی صورت میں آتا ہے، ہم اسے شعبہ حلم فرض کرتے ہیں، اس سے اس کی ضد کی تاریکی ختم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باقی یہاں تک کہ جتنی صفات ذات اقدس میں ہیں وہ سب باری باری جلوہ فگن ہو کر تاریکی ذات سے ایک ایک کر کے تمام سیاہ صفات کا خاتمہ کر دیتی ہیں، اب بندے میں ذات اقدس کے دیکھنے کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جب تک تاریکی ہے وہ اس کی ذات میں موجود تاریکی کی وجہ سے ہے اور ذات اقدس کا مشاہدہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک دیکھنے والے کی ذات سے مکمل طور پر تاریکی نکل نہ جائے ہماری مراد یہ نہیں کہ جب ذات اقدس کے اسرار و صفات کا جب اس پر پر تو بڑھے گا تو وہ کامل طور پر دیکھنے والے میں آجائیں گے بلکہ ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی طاقت و فطرت کے مطابق ان صفات کی تجلی اس پر ہوگی۔ ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ جب ان صفات میں سے کسی صفہ سے بندہ نوازا جائے تو سرکار کی ذات اقدس میں کوئی کمی آجائے گی، اور اتنی جگہ خالی رہے گی۔ کیونکہ انوار سے جتنا کچھ لیا جائے اپنے محل سے ختم نہیں ہوتے۔ اس بیان سے تم پر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ آدمی اس وقت تک بنی علیہ السلام کی زیارت نہیں کر سکتا جب تک اپنے تمام اوصاف (اذلیہ) ختم کر کے ان اسرار شریفہ و انوار لطیفہ کو حاصل نہ کر لے۔ اور اس سے لاتعداد مقامات ملے ہو جاتے ہیں۔

ۛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ حَدٌّ فَيَعُوبُ عَنْهُ فَاطِقٌ وَفَسْهُمٌ

”بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کی کوئی ایسی حد نہیں جسے بیان

کرنے والا اپنی زبان سے بیان کر سکے“ (بو صیری)

تو جن لوگوں نے ان مقامات کو دو ہزار یا اس سے زائد میں محدود بتایا ہے، انہوں نے دراصل اپنا حال اور اپنی فتوحات کا بیان کیا ہے، اور جو رہنما تھارہ گیا، اس سے پہلے جو کہا گیا ہے کہ جو شخص ان تمام مقامات کو طے نہ کر لے اُسے دیدار سے مشرف نہیں کیا جاتا، تو اس سے مراد یہ ہے کہ اُسے کامل تر مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اب جس آدمی میں کسی خصلت

کی کمی ہے اور وہ شرف دیدار سے مشرف ہوتا ہے تو کامل طور پر نہیں ہو سکتا۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

فرمایا، کہ بعض مذکورہ فقہاء کا ایک سوال یہ بھی ہے، جناب عالی! حضور علیہ السلام کی شکل و صورت جو ایک مسلمان کے ذہن میں آتی ہے اور جس کا وہ تصور کرتا ہے عالم ارواح سے آتی ہے یا عالم مثال سے یا عالم خیال سے اور ذہن میں جو صورت آتی ہے اور اس سے باتیں کرنے کا جو خیال کیا جاتا ہے کیا ایسا شخص شیطان سے محفوظ ہوتا ہے؟ جیسے خواب میں دیکھنا کہ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں ”جس نے مجھے دیکھا صحیح معجاس نے مجھے ہی دیکھا شیطان میری مثال نہیں بن سکتا“ یا جیسے بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ یا یہ دیکھنا اس جیسا نہیں؟ جواب دو کہ تمہیں اجر و ثواب ملے۔ آپ کو پاکیزہ تر سلام و رحمت۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ یہ حاضر کرنا۔

**جواب** | اس شخص کی روح اور عقل سے ہے۔ تو جس شخص نے اپنی فکر کو حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ کیا، اس کے ذہن میں آپ کی صورت آجاتی ہے۔ پھر اگر دیکھنے والا ان لوگوں میں سے ہے جن کو سرکار کی صورت معلوم ہے مثلاً صحابی ہے یا ان علماء میں سے ہے جنہوں نے اس موضوع پر بحث و تحقیق کی ہے پھر اس کو ذہن نشین کر لیا ہے تو اس کے فکر و شعور میں صورت مبارکہ اپنی اصل حالت میں آئیگی۔ اور جو شخص ان دو قسموں میں شامل نہیں اس کے ذہن میں صورت و اخلاق کے لحاظ سے انتہائی کامل انسان کی صورت حاضر ہوگی۔ پس کبھی تو ذہن میں آنیوالی صورت واقعے کے مطابق ہوگی اور کبھی غیر مطابق۔ اور ذہن میں آنیوالی صورت سرکار کی ذات کی ہوگی، نہ کہ روح کی۔ کیونکہ صحابہ کرام جس کو دیکھتے تھے اور علماء نے جس کی خبر دی ہے وہ سرکار کی ذات کی صورت ہے، روح کی نہیں، اور فکر و تصور انہی چیزوں کے گرد گھومتا ہے جن کا آدمی کو علم ہو۔ اور جن کو وہ پہچانتا ہو۔ اب تمہارا یہ سوال کہ کیا نظر

انیوالی صورت عالم ارواح سے ہے ؟ اگر اس سے مراد تمہاری یہ ہے کہ صورت کریمہ کو عالم ارواح سے حاضر کیا گیا ہے تو یہ ٹھیک ہے یعنی غور و فکر کی روح ۔ اور اگر حاضر سے مراد یہ ہے کہ سرکار کی روح ہمارے افکار میں حاضر ہے تو یہ بات گزر چکی ہے کہ یہاں یہ مفہوم مراد نہیں ۔ اب رہ گیا فکر میں آنے والی اس صورت میں ہم کلام ہونا ۔ سو اگر دیکھنے والے کی روح پاک ہے اور نظر انیوالی صورت سے محبت کرتی ہے اور اس کے اسرار اس سے پوشیدہ نہیں اور وہ اس کے ساتھ ایسی ہے ، جیسے دوست کے ساتھ دوست ۔ تو یہ گفتگو (شیطانی دراندازی سے) محفوظ و معصوم ہے ، اور حق ہے اگر ذات اس کے برعکس ہے تو معاملہ برعکس ہے ۔ اللہ تو فوق دینے والا ہے ۔ پھر چھٹے باب میں ، ان اشباح پر کلام کرتے ہوئے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے ان کو دیں ان کا بیان ہے ۔ میں نے شیخ رضی اللہ عنہ کو مشاہدے پر گفتگو کرتے سنا ہے ۔ وہ اسے بڑی اہمیت دیتے تھے ۔ اور اشارۃً بتاتے تھے کہ اکثر لوگ اس سے عاجز ہیں اور وہ ان کے عجز کے اسباب بھی بتاتے تھے یہاں تک کہ

**حکایت** انہوں نے ہمیں اپنی حکایت سنائی ۔ فرمایا کہ سلسلہ کے آخر میں ، میں ایک ولی اللہ سے ملا ۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے سرکار کی زیارت نصیب ہو جائے ، انہوں نے مجھے کہا ، اس بات کو چھوڑو ، اور اللہ سے مت مانگو ، یہاں تک کہ وہ خود تمہیں ، بغیر سوال کئے عطا فرمائے ۔ کیونکہ بغیر مانگے اگر وہ عطا فرمائے تو تمہاری اس سلسلہ میں مدد فرمائے گا ۔ اور یہ نعمت نازل ہونے سے پہلے تمہیں قوت عطا فرمائے گا اور جب تم اللہ سے اس کا سوال کرو گے اور کثرت سے کرو گے تو وہ تمہیں نامراد تو نہیں کرے گا لیکن ڈر ہے کہ تمہیں تمہارے نفس کے سپرد کرے ۔ پھر تم اس سے عاجز ہو جاؤ گے میں نے ان سے کہا آپ میرے لیے اس کی دعا کریں مجھ میں طاقت ہے ۔ فرمایا اچھا انسانوں کی دنیا پر نظر دوڑاؤ ، میں نے دیکھا ، فرمایا سب کو اپنی آنکھوں



کے آگے جمع کر لو یہاں تک کہ انگوٹھی کے حلقے کی طرح ہو جائے۔ میں نے کہا جمع کر لیا۔ فرمایا اب جنت کی دنیا پر نظر دوڑاؤ اور ان کو بھی اسی طرح اپنے سامنے کر لو۔ میں نے کہا کر لیا۔ فرمایا فرشتوں کی دنیا پر نظر دوڑاؤ، زمین، آسمان اور عرش کے فرشتے۔ ان سے بھی ایسا ہی کرو۔ میں نے کہا کر لیا۔ فرمایا کہ وہ ایک ایک عالم گنتے گئے یہاں تک کہ متعدد اقسام شمار کر لیے۔ جنت کی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے۔ جہنم کی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اور مجھے حکم دیا کہ سب کو اپنی نظروں کے سامنے لاؤ۔ میں جمع کرتا گیا اور کہتا گیا کہ کر لیا۔ پھر فرمایا اپنی آنکھوں کے سامنے جو مجموعہ ہے اسے بیک وقت غور سے دیکھو، اور پوری کوشش کرو کیا ایک نظر میں سب کو حاضر کر سکتے ہو؟ میں نے کوشش کی، مگر مجھ سے نہ ہو سکا، فرمایا تم اس تمام مخلوق کو نہیں دیکھ سکتے اور ایک نظر میں حاضر کرنے سے عاجز ہو، تو خالق سبحانہ و تعالیٰ کا مشاہدہ کیسے کر سکتے ہو؟ اب مجھے صحیح پتہ چلا اور میں خون کے آنسو رو بہ کہ مجھے اس شے کی حرص تھی جو میرے بس میں نہ تھی، فرمایا اس تمام مخلوق کو ایک نظر میں دیکھ لینا، انسان کے بس میں نہیں، فرمایا اسی طرح جو اولیاء اللہ نبی علیہ السلام کو جاگتے ہوئے دیکھتے ہیں، وہ اس وقت تک آپ کو نہیں دیکھ سکتے جب تک یہ سب جہان دیکھ نہ لیں۔ لیکن وہ بھی ایک نظر سے نہیں دیکھ سکتے۔ پھر نویں باب میں ایک طویل کلام کے بعد فرمایا، جب آدمی کو بیداری میں سرکار کا دیدار حاصل ہو جاتا ہے تو اسے شیطان کے کھیل سے امان مل جاتی ہے، کیونکہ وہ اللہ کی رحمت سے مل جاتا ہے اور وہ رحمت ہمارے آقا و مولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر اس کا ذات اقدس سے ملاقات کرنا، حق سبحانہ و تعالیٰ کی معرفت اور ذات ازل کی مشاہدہ کا سبب بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہ ذات اقدس ذات حق تعالیٰ میں غائب اور حق تعالیٰ کے مشاہدہ میں منہمک پاتا ہے، پس ولی بھی ہمیشہ نبی علیہ السلام کی ذات پاک کی برکت سے حق سبحانہ و تعالیٰ سے تعلق قائم کر لیتا ہے، اور آہستہ آہستہ اس کی معرفت میں ترقی کرتا جاتا ہے، یہاں تک



کہ اُسے ذات کا مشاہدہ اور اسرار معرفت والوار محبت سے نوازا جاتا ہے۔ پھر نویں باب میں بھی فرمایا، میں نے شیخ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ہر چیز کی علامت ہوتی ہے اور بندے کے بیداری میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فکر میں ہمیشہ لگن رہے کہ کبھی اس کے فکر سے آپ غائب نہ ہوں اور توجہ ہٹانے والی کو چیز اس کی توجہ کو نہ ہٹا سکے، نہ کسی اور میں مشغول کر سکے۔ ایسے دیکھے کہ کھانا کھا رہا ہے اور نظر رخ نور پر ہے، پی رہا ہے اور نظر وہیں ہے، جھگڑتا ہے اور نظر وہیں ہے، سو رہا ہے اور نگاہ وہیں جمی ہوتی ہے، میں نے کہا کیا ایسا بندے کے عمل اور حیلہ سے ہو سکتا ہے؟ فرمایا نہیں کیونکہ اگر ایسا بندے کے عمل اور حیلہ سے ہوتا، تو کبھی سرکار سے غفلت ہو جاتی، جب کوئی توجہ کو پھیرنے والی، یا غفلت طاری کر نیوالی شے اڑے آجاتی۔ بلکہ یہ خدائی معاملہ ہے جو بندے کو اس پر آمادہ کرتا اور اس کام میں لگاتا ہے اور بندہ اس سلسلہ میں اپنا اختیار محسوس نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اگر بندے کو اس کیفیت کے دور کرنے کی تکلیف دی جائے تو نہ کر سکے۔ اس لئے مصروفیات اور خیالات اسے دور نہیں کر سکے۔

سو بندے کا باطن تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہے اور ظاہر لوگوں کے ساتھ۔ ان سے بلا ارادہ باتیں کرتا اور کھاتا ہے اور ظاہری طور پر جو کچھ دیکھتا ہے اُسے بلا ارادہ کر ڈالتا ہے۔ کیونکہ اعتبار تو دل کا ہے اور وہ لوگوں کے علاوہ کسی اور سے ہوتا ہے، جب بندہ ایک مدت تک اس حال پر رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بیداری میں اپنے نبی کریم اور رسول عظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب کرتا ہے، مدت غور و فکر مختلف ہوتی ہے۔ کسی کے لیے ایک ماہ، کسی کے لیے اس سے کم اور کسی کے لیے اس سے زیادہ۔ فرمایا نبی علیہ السلام کی زیارت بہت بڑی سعادت اور اہم تر واقعہ ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ بندے کو طاقت نہ دے تو کبھی اس سے بہرہ ور

نہ ہو سکے۔ پس اگر ہم ایک ایسا آدمی فرض کریں جو بہت طاقت ور ہو اور اس میں ایسے چالیں شامزوروں کا زور جمع ہو، جن میں سے ہر ایک سماعت و بسالت کی بنا پر شیر کا کان پکڑ سکتا ہو، پھر ہم فرض کریں کہ اس شخص کے سامنے نبی علیہ السلام کسی محل سے نکل کر آگئے ہیں تو سرکار کے عظیم رعب و داب سے اس شخص کا جگر پھٹ جائے، جسم گھل جائے اور روح نکل جائے۔ اس عظیم سطوت کے باوجود اس دیدار پاک میں وہ لذت ہے اس کی کیفیت بیان و شمار سے باہر ہے۔ یہاں تک کہ دیدار سرکار سے مشرف ہونیوالوں کے نزدیک یہ دخول جنت سے افضل ہے، کیونکہ جنت میں داخل ہونیوالا اس کی ساری نعمتیں ربیک وقت نہیں پاتا۔ بلکہ ہر شخص کے لئے مخصوص نعمت ہوتی ہے۔ بخلاف دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہ جب کسی کو مشاہدہ مذکور حاصل ہوتا ہے تو اس کو اہل جنت کی تمام نعمتیں پلا دی جاتی ہیں۔ پس وہ ہر قسم کی لذت و مٹھاس اسی طرح محسوس کرتا ہے جیسے اہل جنت، جنت میں اور یہ لذتیں ان کی بہ نسبت قلیل ہیں، جن کے نور سے جنت بنائی گئی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان پر اللہ کی رحمت، کرم، بزرگی و عظمت کا نزول ہو۔ اور ان کی آل و اصحاب پر۔ فرمایا یہ سیرانی مشاہدے میں حاصل ہوتی ہے جس کا مشاہدہ دائمی ہوگا اس کی سیرانی بھی دائمی ہوگی۔ امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

**امام ابن المبارک کا ارشاد** ”میں کہتا ہوں میں شمائل ترمذی اور اس کی شروح کو دیکھ رہا تھا جب راویان حدیث سرکار کے رنگ مبارک، قد کے طول۔ یا بالوں کے طول یا رفتار وغیرہ میں اختلاف کرتے تو میں اپنے شیخ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتا اور ان سے اس بارے میں سوال کرتا تو آپ ایسا جواب دیتے جو دیکھنے اور مشاہدہ کرنیوالا دیا کرتا ہے، فرمایا کہ ہم نے ایسے بعض واقعات باب اول کے آخر میں لکھے ہیں۔ واللہ اعلم۔“

فرمایا کہ عجیب بات یہ تھی کہ میں نے یہ باتیں شیخ رضی اللہ عنہ سے اس وقت پوچھیں جب آپ درختوں کی کانٹ چھانٹ اور مضر پودوں کو تلف کرنے میں مصروف تھے۔ اور سوال کے وقت ان کا رخ اور توجہ بھی دوسری طرف تھی۔ میں نے مذکورۃ الصدر سوال ابھی ختم کرنے نہیں پاتا تھا کہ آپ بلا توقف مجھے جواب دیتے جاتے۔ اس سے مجھے مجوزہ بات صحیح ثابت ہو گئی کہ اعتبار باطن کا ہوتا ہے اور جو کچھ بظاہر کرتے ہیں، بلا ارادہ کرتے ہیں۔ پس آپ کا درختوں کی کانٹ چھانٹ کرنا بلا ارادہ تھا اور باطن کا تعلق بارگاہ عالی سے تھا۔ اسی لیے جواب میں غور نہیں کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی علامت کہ بندے کو اللہ کا دیدار حاصل ہو یہ ہے کہ دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے رب سے ایسا تعلق اس کے ذہن میں پیدا ہو جائے کہ اس کی سوچ اس میں ایسی غائب ہو جائے جیسے علیہ السلام کے بارے میں گزشتہ گفتگو میں بیان ہوا۔ پھر یہی حال رہے یہاں تک کہ حق تعالیٰ کے دیدار کے دروازے اس پر کھل جائیں کہ یہی اس کے دل کا پھل اور فکر کا نتیجہ ہو۔ جب مشاہدۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نتیجے میں اُسے جنت کی تمام نعمتوں کی لذت حاصل ہوتی ہے تو مشاہدۂ ذات باری تعالیٰ کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ جو نبی علیہ السلام، جنت اور ہر شے کا خالق ہے فرمایا کہ مشاہدۂ خداوندی کے بعد لوگوں کی دو قسمیں ہو جاتی ہیں۔

**لوگوں کی دو قسمیں** | ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو مشاہدۂ حق میں اس قدر

ہیں۔ دوسری قسم کامل تر ہے، ان کی ارواح تو حق تعالیٰ کے مشاہدہ میں منہمک ہوتی ہیں اور دوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ میں مستغرق رہتی ہیں۔

پس نہ تو ان کی ارواح کا مشاہدہ، ذوات کے مشاہدہ پر غالب آتا ہے اور نہ ان کی ذوات کا مشاہدہ ارواح کے مشاہدہ پر، فرمایا یہ قسم کامل تر ہے۔ کیونکہ ان کا مشاہدہ حق پہلے گروہ کے مشاہدہ حق سے کامل تر ہے۔ اور ان کا مشاہدہ حق تعالیٰ اس لیے کامل تر ہے، کیونکہ یہ لوگ مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ نہیں ہوتے، جو ارتقاء کے بعد مشاہدہ حق تعالیٰ کا سبب ہے۔ پس جس کو مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہوگا اُسے مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ بھی زیادہ ہوگا اور جس کا مشاہدہ کم ہوگا اس کا وہ مشاہدہ بھی کم ہوگا۔ فرمایا، اگر بندے کو اختیار ہوا اور اس کی عمر مثلاً نوے سال کی ہو تو وہ سوائے دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی بات کی تمنا نہ کرے۔ اور موت سے ایک دن پہلے اُسے دیدارِ خداوندی نصیب ہوگا۔ اس دن اس کے لئے دیدارِ بارئ تعالیٰ کے دروازے کھل جائیں گے۔ کیونکہ اس کا قدم مشاہدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مضبوطی سے جم چکا ہے۔ سب سے زیادہ فتوحات اس پر کھلتی ہیں جسے اس دنیا میں شروع سے آخر تک دونوں مشاہدے حاصل ہوتے ہیں پھر آپ نے ایک آئینہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا اور حروف کو دیکھنا شروع کیا۔ اور فرمایا کیا ایسا نہیں کہ حروف اور ان کی چمک جو نظر آ رہی ہے وہ آئینے کی صفائی اور تاب کے تابع ہے؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا نبی علیہ السلام کا مشاہدہ آئینہ کی طرح ہے اور حق سبحانہ کا مشاہدہ حروف کی طرح ہے۔ نبی علیہ السلام کا مشاہدہ جتنا صاف اور تابدار ہوگا، مشاہدہ ذات باری تعالیٰ میں اتنی ہی صفائی و تابانی ہوگی اور ذات ازیلی کے مشاہدہ میں تابانی ختم ہو جائے گی۔ میں نے آپ سے یہ کلام اس وقت سنا جب بعض بزرگ فقہار نے آپ سے یہ سوال کیا، کیا ولی نماز چھوڑ سکتا ہے؟ فرمایا ولی نماز نہیں چھوڑ سکتا۔ اور ایسا کیونکر ہو سکتا ہے؟ وہ تو ہمیشہ دو جلوہ گاہوں میں رہتا ہے۔ اس کی ذات تو مشاہدہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گاہ میں ہوتی ہے۔ اور روح

مشاہدہ حق کی جاوہ گاہ میں۔ اور دونوں مشاہدے اسے نماز اور باقی احکام شریعیہ کا حکم دیتے ہیں۔ ایک اور مرتبہ آپ نے فرمایا، ولی نماز کا تارک کیسے ہو سکتا ہے؟ حالانکہ جو بھلائی اسے دونوں مشاہدوں سے حاصل ہوتی ہے، وہ اسی وقت تو حاصل ہوتی ہے جب اس کی ذات کو ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسرار و رموز سے سیراب کیا گیا۔ اور ذات اقدس کے اسرار سے کسی ایسی ذات کو کیونکر سیراب کیا جاسکتا ہے؟ جو ذات اقدس کے سے کام نہ کرے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ الا بریز کی عبارت ختم ہوئی۔ اسی کتاب کے چوتھے باب میں، غار حراء کے دربار میں اولیاء کرام کے ہر رات جمع ہونے اور بعض اوقات نبی علیہ السلام کے حاضر ہونے اور سرکار کا تمام انبیائے کرام اور ان کے ہمراہ ازواج مطہرات، امہات، المؤمنین، فرشتوں اور اکابر صحابہ کرام، صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کے ساتھ لیلة القدر میں تشریف فرما ہونا۔ وغیرہ کی کیفیت بیان فرمائی۔ جو چاہے اس کی طرف رجوع کرے۔

عارف باللہ سیدی شیخ عبدالغنی نابلسی نے سیدی عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے مجموعہ صلوات کی شرح میں اس قول پر وَأَتَّخِفْنَا بِمُشَا هَدِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمیں سرکار کے دیدار کا تحفہ عنایت فرمائی۔ یعنی دنیا میں بحالت بیداری سرکار کا دیدار اور دیکھنا۔

اور شیخ جلال الدین سیوطی کا اس سلسلہ میں ایک رسالہ ہے جس کا نام ہے ”رؤية النبي والملك“ شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں، میں مدینہ منورہ میں جس سال حاضر تھا، ماہ رمضان المبارک ۱۰۵۰ھ کو شیخ امام، صہام، فاضل، کامل، عالم، عامل سید محمود کردی رحمۃ اللہ سے ملا۔ میں حجرہ نبوی (روضہ اقدس) کے دروازے کے پاس ان کے ہمراہ بیٹھا کرتا تھا۔ اس کے سکونت پذیر آقا پر بزرگ درود، کامل تر سلام و آداب۔ وہ مجھے بتایا کرتے کہ نبی علیہ السلام کی زیارت سے وہ بیداری میں مشرف ہوتے اور کلام کرتے

ہیں، کبھی وہ حجرۂ اقدس کی طرف آتے تو ان سے کہا جاتا، سرکار اپنے چچا محترم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے ہیں۔ وہ مجھے ایسے تمام واقعات سنایا کرتے تھے جو ان کے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان عالم بیداری میں ہوئے۔ میرا اس پر ایمان ہے اور اس بارے میں ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ وہ سچے علماء میں سے تھے۔ حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ جو مدینہ منورہ میں تھا اور میری مہمانی کی اور مجھے اپنی تفسیر قرآن نکال کر دکھائی جو آٹھ جلدوں میں تھی اور حضور علیہ السلام پر درود شریف کے موضوع پر میں نے ان کی ایک کتاب دیکھی جو مشہور و معروف دلائل الخیرات شریف کی طرز پر تھی اور حجم میں اس سے بڑی تھی۔ پھر قصیدہ ہمزہ کی شرح سے، علامہ ابن حجر عسقلانی کی عبارت نقل فرمائی اور فرمایا میں کہتا ہوں یہ کوئی عجیب معاملہ یا غریب صورت حال نہیں کیونکہ مرنیوالوں کی روہیں مطلقاً مری ہیں نہ کبھی مریں گی۔ بلکہ جب خاکی عنصری بدنوں سے جدا ہوتی ہیں، اپنی صورتیں اپنائیتیں ہیں۔ جیسے روح الامین جبریل علیہ السلام اعرابی دحبیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث میں آتا ہے۔ رب عام لوگوں کی روحوں کا یہ حال ہے، جنہوں نے کامل اتباع بھی نہیں کی اور وہ فرائض جو ان پر لازم تھے ان کو ادا بھی نہیں کیا۔ جیسے فرمان باری تعالیٰ ہے۔ کُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنَةٌ لَا اَسْخَابَ الْيَمِيْنُ ”وائیں جانب والوں کے سوا“ ہر آدمی اپنے اعمال سے بدلے گروی ہے۔“ البخاری نے تشریح خصوص الحکم میں کہا کہ شیخ اکبر قدس سرہ اپنی موت کے بعد اپنے گھر آتے اور اپنی ام ولدہ سے فرماتے، تمہارا کیا حال ہے، تو کیسی ہے؟ اس ام ولدہ نے انہیں یہ بات بتائی، اور وہ اس کی صداقت میں شک نہیں کرتے تھے تو پھر قرآنیوں اور رسولوں کی روحوں کے متعلق کیا خیال ہے۔ ان سب پر اللہ کی رحمتیں اور سلام ہوں۔ موت روحوں کے معدوم ہونے کا نام نہیں، خواہ جسم کتنے ہی پرانے ہو جائیں، سوال خبر حق ہے۔ یونہی قبر کی نعمتیں اور عذاب اہل سنت و جماعت

کے نزدیک حق ہے۔ اور سوال۔ نعمتیں۔ عذاب۔ عالم دنیا میں نہیں، عالم برزخ میں ہیں۔ اور عالم برزخ کا دروازہ قبر ہے اور قبروں میں تو مردوں کے جسم ہی ہوتے ہیں کہ قبریں اس دنیا میں ہیں اور مردیوں کی روہیں عالم برزخ میں بلاشبہ و شبہ زندہ ہیں۔ دنیا میں جسم روہوں کی وجہ سے زندہ ہیں۔ جب ان میں روہوں کا تصرف ختم ہو گیا تو جسم مر گئے۔ روہیں پہلے کی طرح زندہ باقی ہیں۔ موت تو ایک دنیا سے دوسری دنیا کی طرف منتقل ہونا ہے۔ پس وہ روہیں جو اپنی بد اعمالی میں گروی تھیں، آزاد ہیں، عالم برزخ میں چرتی چلتی ہیں۔ یہ اپنے جسموں کی شکل میں اور ان کے لباس میں ہوتی ہیں، جس کے لیے اللہ ان کو ظاہر فرمانا چاہیے۔ اس کے لیے دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے نبیوں، ولیوں اور اللہ کے نیک بندہ کی روہیں اور اس بات میں شک کرنا مومن کی شایان شان نہیں کیونکہ یہ اسلاف قواعد و احکام پر مبنی ہے اور اس میں صرف بدعتی گمراہ جو عقل و فہم کی پٹھوں پر منجمد ہیں، ہی شک کر سکتے اور جسے چاہے سیدھے راہ پر چلائے اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ الخ

شیخ عارف نابلسی ہی شیخ اکبر کی کتاب "الصلوات الحمدیہ" کی شرح کے آخر میں فرماتے ہیں "وَعَلَىٰ آلِهِمْ" اور آپ کا دیدار کرنیوالوں اور پیچپانے والوں پر درود و سلام، وَاَنْحَاہِ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ پر، اصحاب صاحب کی جمع ہے اور صاحب رسول ہر وہ مسلمان ہے جس نے آپ سے ملاقات کی اور آخر دم تک ایمان پر رہ کر انتقاں کیا۔ بیشک نبی علیہ السلام کا دیدار کامل اہل ایمان و الباقان کے لیے باقی ہے علمائے کامین میں سے ایک کے ساتھ میں رہا۔ وہ مجھے نبی علیہ السلام کے دیدار اور ملاقات بحالت بیداری کا بتایا کرتے تھے۔ میں رمضان ۱۰۵۰ھ میں جب کہ مدینہ طیبہ میں حاضر تھا، حرم نبوی میں ان سے ملا کرتا تھا اور ان کے ہمراہ حجرہ (روضہ) رسول کے دروازے کے پاس بیٹھا کرتا تھا وہ نبی علیہ السلام سے اپنے معاملات مجھے بتایا کرتے تھے اور میں دل سے ان سب کی تعریف کرتا تھا۔ وہ مجھ سے محبت کرتے اور میں ان سے مجھے



اپنے گھر دعوت دیتے اور میں ان کے ہمراہ روزہ افطار کرتا، ایک مرتبہ انہوں نے مجھے کئی جلدوں میں اپنی تفسیر قرآن دکھائی۔ وہ بڑے علماء میں سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ اسخ

میں کہتا ہوں میں شیخ محمود کروی مذکور، رضی اللہ عنہ کی تین کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوا۔ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے متعلق جو ”دلائل الخیرات“ کے حجم کی تھی۔ اس کا نام تھا ”أَدَلُّ الْخَيْرَاتِ“ دوسری کتاب بھی اسی حجم کی تھی جس کا نام تھا ”الباقیات الصالحات“ یہ بھی نبی علیہ السلام پر درود بھیجنے کی فضیلت اور دوسرے اذکار ہیں۔ تیسری کتاب کا نام تھا ”الکفایۃ“ جس میں انہوں نے وہ اذکار جمع کئے جن کا حدیث شریف میں صبح و شام پڑھنے کا حکم ہے۔

آپ ان علماء میں شامل ہیں جن کے حوالہ جات میں نے اس کتاب میں نقل کئے ہیں۔ الباقیات الصالحات میں ہے کہ آپ نے روضہ اقدس کے باہر سے سلام عرض کیا پس نبی علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا۔ یہ معاملہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ (صحابی نہیں) سے بھی ہوا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ نبی علیہ السلام نے ان کا نام ”کے ہاتھ والا“ (صاحب الید الطویل) رکھا تھا۔

اس کا ذکر نہیں کہ یہ بیداری میں تھا یا خواب میں اور یہ جو فرمایا (صاحب الید الطویل) جس نسخہ سے میں نے نقل کیا اس میں یہی الفاظ ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے اصل لفظ الطولی ہو اور غلطی سے الطویل لکھ دیا گیا ہو۔ کتاب اول الخیرات میں مذکور ہے کہ آپ کی ملاقات خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ عبارت یہ ہے ”اہل بصیرت کی ایک بڑی جماعت خضر علیہ السلام کی بقا رکھی قابل ہے اور اس کتاب کے مؤلف نے اپنی آنکھوں سے آپ کو مسجد نبوی میں دیکھا ہے۔ ان سے مصافحہ کیا اور ان سے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ کا شکر ہے منکر کو معافی ہے کہ مسئلہ اتقانی نہیں“ القطب محمد بن عبد الکریم السحان نے جیسا کہ ان سے



شیخ عمر قوٹی نے کتاب الرماح میں نقل کیا، فرمایا، نبی علیہ السلام کی بارگاہ اقدس سے تعلق دو طرح کا ہوتا ہے۔ اول یہ کہ حضور علیہ السلام کی حاضر کیا جائے، اور حاضری کے وقت آپ کے اجلال، تعظیم، ہیبت و وقار کے پیش نظر اس سے ادب کا برتاؤ کیا جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو وہ صورت ذہن میں حاضر کر جسے تو نے خواب میں دیکھا ہے۔ اور اگر خواب میں کبھی تم نے حضور علیہ السلام کو دیکھا ہی نہیں، تو جس وقت تم سرکار کا ذکر کرو، تو یہ تصور باندھو، گویا تم سرکار کی جلالت، تعظیم، ہیبت اور حیا کے پیش نظر، ادب سے کھڑے ہو۔ تم نے جب بھی ان کا ذکر کیا، وہ تمہیں دیکھتے اور سنتے ہیں۔ کیونکہ آپ اللہ کی صفات سے متصف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کرنے والے کا ہم نشین ہوتا ہے۔ دوم تعلق معنوی ہے کہ آپ کی صورت کا تصور اس طرح کرو کہ حقیقت کاملہ اوصاف۔ کمال سے موصوف، جلال و جمال کی جامع صفات خداوندی سے مزین جو نور ذات سے ہمیشہ منور رہتی ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے، تو جان لو، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روح کلی ہیں۔ جو وجود حقائق کے دونوں کناروں پر قائم ہے۔ ایک کنارہ قدیم و سر حادث۔ پس سرکا ذات و صفات میں دونوں کناروں کی حقیقت ہیں۔ کیونکہ آپ نور ذات سے پیدا ہوتے ہیں اور اس کے اوصاف افعال، آثار و موثرات کے، ذات و حکم کے لحاظ سے جامع ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کے حق میں فرمایا **ثُمَّ دَنَىٰ قُرْبَىٰ فَاَنقَضَ قُرْبَىٰ فَوَجَّهَ اِلَیْہِ وُجْہَہٗ** اُذْیٰ **یٰۤاَیُّہَا نَبِیُّ** پھر حضور قریب ہوئے، سو جلوہ حق تعالیٰ بھی قریب آگیا، پھر دو کمانوں کی مقدار یا قریب تر ہو گیا، نبی علیہ السلام دراصل حقیقت اور تمام مخلوق کے درمیان ایک اڑ ہیں کہ آپ ہی تمام حقائق کی حقیقت ہیں۔ اسی لیے شب معراج آپ کا مقام بالائے عرش رہا۔ اور تم جانتے ہو کہ عرش مخلوق کی آخری حد ہے کہ اس کے اوپر مخلوق نہیں۔ لہذا نبی علیہ السلام جب عرش پر متمکن ہوئے تو تمام تر مخلوق سرکار کے قدموں تلے، اور آپ کا رب آپ کے اوپر۔ پس آپ معنوی طور پر برزخ ہیں کہ آپ کا وجود نور حق سے ہے اور باقی مخلوق کا وجود آپ کے نور سے ہے۔ پس آپ دونوں چہتوں سے، ان دو وصفوں سے موصوف ہیں۔ سورۃ بھی اور معنا بھی۔

حکماً بھی اور ذاتاً بھی۔ فرمایا کہ میرا وجود اللہ سے ہے اور اہل ایمان کا وجود مجھ سے ہے۔  
اب جب تم میری بات سمجھ گئے تو اب تمہارے لیے یہ کمال محمدی حاضر کرنا آسان ہو جائے  
گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر جان لو، اللہ ہمیں اور تمہیں توفیق دے اور اللہ ہمیں یہ صاف شربت نصیب  
کے کہ حقیقت محمدیہ کا تمام دنیا میں ظہور ہے۔ پس عالم اجسام میں آپ کا ظہور اس  
طرح نہیں جس طرح عالم ارواح میں ہے۔ کیونکہ جسموں کی دنیا میں وہ وسعت نہیں جو  
روحوں کی دنیا میں ہے اور عالم ارواح میں آپ کا ظہور ایسا نہیں، جیسا عالم معنی میں ہے،  
کیونکہ عالم معنی، عالم ارواح سے لطیف تر اور وسیع تر ہے اور زمین میں آپ کا ظہور ایسا نہیں  
جیسا آسمان میں۔ اور آسمان میں آپ کا ظہور ایسا نہیں جیسا عرش کی دائیں طرف اور عرش کی  
دائیں طرف آپ کا ظہور ایسا نہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کہ جہاں نہ این دکھاں، ہے نہ  
کیف رکھے، پس ہر مقام جو پہلے کی نسبت بلند تر ہے اس میں آپ کا ظہور بھی پہلے کی نسبت  
کامل تر ہے اور ہر مقام پر وہ جلالت و ہمیت ہے جسے وہ قبول کرے۔ یہاں تک کہ آپ  
ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں، جہاں نہ آپ کو نہ کوئی نبی دیکھ سکے۔ نہ فرشتہ نہ ولی۔  
یہ مطلب ہے حضور علیہ السلام کے اس قول کا "لَا يَسْعَىٰ فِيهِ  
مَلَكٌ مُّقْرَّبٌ إِلَّا نَبِيٌّ مَّرْسَلٌ" (بخاری و مسلم) مجھے اللہ کے ساتھ ایک ایسا  
وقت میسر ہے جس میں نہ کوئی مقرب فرشتہ مجھ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے نہ نبی مرسل۔  
بس میرے بھائی! بلند ہمتی سے کام لے تاکہ سرکار کا وہ کہیں بھی ہوں بلند تر مظاہر میں،  
عظیم انسان دیدار کر سکے۔ اشارہ سمجھو۔ میرے مخلص دوست! میں نے تجھے وصیت کرتا  
ہوں کہ ہمیشہ سرکار کی صورت اور معنی کا تصور کئے رکھنا اگرچہ شروع شروع میں صورت  
کو حاضر کرنے میں تمہیں تکلیف ہوگی۔ لیکن عنقریب تمہاری روح اس سے مانوس ہو  
جائے گی۔ پس سرکار حقیقتہً تیرے سامنے حاضر ہونگے اور تو ان سے بات چیت کرینا

وہ تجھے جواب دیں گے اور بات چیت کریں گے، جس سے تو (ایک گونہ) درجہ صحابہ سے بہرہ ور ہوگا اور ان سے انشاء اللہ ملیگا۔ نبی علیہ السلام فرماتے ہیں: "الْإِزْمُ عَلَى صَلَاةِ أَثَرِ بَعْثِكُمْ قَسَمِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"، جو تم سے مجھ پر زیادہ درد بھیجے گا، وہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔ جب زبانی درد پڑھنے کا یہ نتیجہ ہے تو دل روح اور سر سے درد پڑھنے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ وہ یقیناً حضور علیہ السلام اور حق تعالیٰ کے ساتھ ہوگا۔ کیونکہ ظاہری عمل، جو کہ نبی علیہ السلام پر درد پڑھنا ہے، کا نتیجہ جتنی ہونا ہے اور باطن جو کہ تعلق، توجہ اور صورت و صفی کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے، کا نتیجہ بارگاہ خداوندی کا قریب حاصل ہونا ہے۔ تو سچائی کی مجلس میں پہنچنے کا جہاں، کہاں، نہ کیسے، انشاء سمجھو، بشارت پاؤ گے۔

## معرفتِ خدا و معرفتِ مصطفیٰ میں فرق | جان لو کہ دلی کامل کو جوں جوں معرفتِ خداوندی

زیادہ ہوتی جاتی ہے، اس میں سکون و ثبات آتا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے ذکر کے وقت موجود ہوتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو بھوتتا نہیں اور جوں جوں اس کو معرفتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ترقی ہوتی ہے، اس میں اضطراب و بے قراری آتی جاتی ہے اور ذکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت خاص آثار ظاہر ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ولی کو اللہ کی معرفت اپنی قابلیت اور محبت خداوندی کے مطابق ہوتی ہے اور نبی کی معرفت اللہ کی معرفت سے پیدا ہوتی ہے، جس قدر نبی کی قابلیت ہے اسی لیے اس میں اضطراب و آفتا نہیں ہوتے اور جوں جوں ولی کو نبی کی معرفت زیادہ ہوتی جاتی ہے، وہ دوسروں سے کامل تر اور بارگاہ خداوندی میں اس کی رسائی ممکن تر ہو جاتی ہے اور معرفتِ خداوندی میں ودیکتا ہو جاتا ہے۔

قیمتی خلعت | پھر جان لیجئے کہ اولیاء اللہ میں سے جن جن نے نبی علیہ السلام کو

تجلیات خداوندی میں سے کسی تجلی میں خلعت کمال میں ملبوس دیکھا، نبی علیہ السلام وہ خلعت دیکھتے والے پر صدقہ کر دیتے ہیں یہ اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تحقہ ہوتا ہے۔ اگر طاقور ہے تو دنیا میں اس کو فوری طور پر یہ لباس پہنا ممکن ہے۔ ورنہ یہ خلعت اللہ کے ہاں اس کی امانت ہے، جب طاقت ہوگی، پہن لے گا۔ خواہ دنیا میں، خواہ آخرت میں۔ اب جس کو یہ خلعت نصیب ہو گئی اور اس نے دنیا میں اسے پہن لیا تو قیامت کے دن یہ طاقت اسے نبی علیہ السلام سے ملے گی۔ اب جس نے اس ولی کو بھی، ان تجلیات میں سے کسی تجلی میں دیکھ لیا اور خلعت نبویہ میں ملبوس دیکھا تو وہ ولی اس دوسرے دیکھنے والے کو، نبی علیہ السلام کے نائب کی حیثیت سے وہ خلعت بخش دے گا اور صدقہ کر دے گا۔ اور بارگاہ محمدیہ سے اس ولی پر ایک اور خلعت اترتی ہے، یہ پہلی خلعت سے کامل تر ہوتی ہے اور یہ اس خلعت کے عوض اسے ملتی ہے، جو اس نے نبی علیہ السلام کی طرف سے اس پر صدقہ کی اور یوں یہ سلسلہ بے حد و حساب صورت میں بڑھتا رہتا ہے۔ ہمیشہ کے لیے آپ کی یہی بخشش اور عادت کریمانہ ہے ان اولیائے کرام کے لیے جو آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

**تعلق صوری کی ایک اور کیفیت** | تعلق صوری کی یہ ایک اور کیفیت ہے، وہ یوں کہ تمہیں نظر آئے کہ نبی علیہ السلام سے

کائنات پڑے بلکہ آپ عین کائنات ہیں اور یہ کہ آپ نور محض ہیں جس میں تم غوطہ زن ہو۔ سر کی آنکھیں بنو، دل کی کھلی۔ اس نور میں جب تم مستغرق ہو گئے، اپنی ہستی ختم کر دی تو تم فنا فی الرسول کی صفت سے موصوف ہو گئے اور جس کو مقام فنا حاصل ہو گیا۔ اس نے اس کی محبت کا مزا چکھا۔ تعلق صوری کی دو میں سے یہ ایک قسم ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کی پیروی کرو اور آپ کا شوق اور محبت لازم کر لو تاکہ تم آپ کی محبت کی لذت تمام وجود سے محسوس کرو۔ دل سے، روح سے، جسم سے، بال سے، چمڑے سے،

بالکل اس طرح جیسے سخت پیاس کے بعد ٹھنڈا پانی پیتے ہو تو وہ تمام جسم میں سرایت کرتا محسوس ہوتا ہے۔ اس بحث کو ذہن نشین کر لو۔

**محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم** | نبی علیہ السلام کی محبت ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”الَّتِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ“ (یہ غیب کی خبریں دینے والے) نبی مسلمانوں سے ان کی جانوں سے قریب تر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”لَنْ يُوَافِقَ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ الْكُونِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ“ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک، اس کے نفس، مال اور اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔ اگر تم اپنے تمام وجود میں یہ محبت اور اس کی یہ صفت محسوس نہیں کرتے، تو جان لیجئے کہ آپ کا ایمان ناقص ہے۔ سو اللہ سے استغفار کیجئے اور اس کے حضور گڑ گڑائیے۔ اور اپنے کناہوں کی معافی مانگیئے۔ اس میں جلدی کیجئے اور نبی علیہ السلام کے دائمی ذکر کا شوق مانگیئے۔ آپ کا ادب مانگیئے جس کا آپ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کرنے اور جس سے آپ نے منع فرمایا ہے اس سے بچنے کی توفیق مانگیئے۔ شاید اس سے مقصد حاصل ہو اور قیامت کو سرکار کے زیر سایہ پناہ نصیب ہو۔ کیونکہ سرکار خود فرماتے ہیں: ”الْمَسْرُوعُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ“ ”آدمی جس سے محبت کرے اسی کے ساتھ ہوگا۔“

جب فنا فی النبوة ثابت ہو گئی۔ اب تمہاری فنا ہو گئی (بقا مل گئی) یہی مقام مجود ہے۔ اب تم پر اس صورت کا فیضان ہوگا، جو نور سے نور پر منکشف ہونی اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب تم نبی علیہ السلام کو غور سے دیکھو، تو معلوم ہو کہ آپ اپنی ذات میں لگن نہیں۔ یہاں تک کہ تمہارا وجود ان کے سامنے معدوم ہو جائے اور تم گم ہو جاؤ، یونہی جب نبی علیہ السلام پر درود بھیجو، تو یہ خیال روکو کہ درود بھیجنے والے بھی وہی

ہیں، تم نہیں کیونکہ تمام اشیاء حضور علیہ السلام کے نور سے پیدا کی گئی ہیں اور ذرے ذرے میں ان کا نور جلوہ گر ہے اور ہر ذرے میں اس کے حان کے مطابق روشنی نظر آتی ہے اور تمام اشیاء میں تم خود بھی موجود ہو، اور تمہارے اندر بھی انہی کا نور ہے۔ پس تیری ذات میں موجود وہی نور دراصل سرکار کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو تیرے وجود میں پوشیدہ ہے۔ یونہی تم ایک مقام سے دوسرے کی طرف ترقی کرتے جاتے ہو، یہاں تک کہ اللہ تمہیں اس مقام پر فائز فرمادیتا جہاں تمہاری بقا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بقا کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

اب تم انسان کامل ہو، حقیقت کے وارت اور کمالاتِ مصطفویہ کے امین۔ اب اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہیں اس نعمت سے نوازا۔ اور مقامِ عبودیت (بندگی) کی طلب کرو اور احدیت کے سمندروں میں غوطہ زن ہو جاؤ۔ اور شانِ یکتائی کے واقف ہو جاؤ۔ قطبِ سمان کا کلام ختم ہوا۔ رضی اللہ عنہ۔

عارف باللہ، سیدی۔ شیخ عبدالرحمن العیدروس نے ابو الفتیان سیدنا احمد البدوی رضی اللہ عنہ کے لکھے ہوئے مجموعہ درود پر اپنی لکھی گئی شرح میں ان اولیاء اللہ کی جماعت کا ذکر کرنے کے بعد جنہوں نے نبی علیہ السلام کی بیداری میں زیارت کی اور جن کا اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ فرمایا، ہمارے پاس یہ بات منقول ہو کر پہنچی ہے کہ یہ سعادت ہمارے اسلاف کو بھی حاصل ہوئی ہے، بالکل اسی طرح جس طرح اب مجھے حاصل ہے۔ ان میں یہ حضرات شامل ہیں۔ میرے آقا جدا علی محمد بن علی جو فقیہہ مقدم کے نام سے مشہور تھے اور ان کے بیٹے علوی اور ان کے پوتے یعنی سیدی محمد بن علی بن علوی مذکور اور ان کے بیٹے سیدی عبدالرحمن بن محمد جو سقاف کے نام سے مشہور ہیں اور ان کے بیٹے سیدی ابوبکر بن عبدالرحمن جو سکران کے نام سے مشہور تھے اور ان کے بھائی سیدی عمر المحضار بن عبدالرحمن سقاف اور ان کے بیٹے عیدروس عبداللہ بن ابوبکر اور ان کے ساتھی

سیدی سعد اور سیدہ سلطانہ زبیدیہ اور سیدی ابوبکر بن سالم سقاف اور سیدی عبدہ بن حسین سقاف اور ان کے چچا زاد بھائی سیدی عبدالرحمن اور سید عبدالرحمن کی زوجہ سیدہ شریفہ علویہ سقاویہ جو مدینہ منورہ میں مقیم ہیں اور عیدروس سیدہ کے نام سے مشہور ہیں اور میں نے ان کے اس ہاتھ سے مصافحہ کیا ہے جس کے بارے میں انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس ہاتھ سے انہوں نے اپنے جدِ مجد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں مصافحہ کیا ہے۔ اللہ کا شکر ہے۔ ہمارا جدِ اعلیٰ، سیدی علی بن علوی جب نماز یا اس کے علاوہ کہتے: ”السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ“ تو اپنے جدِ کریم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے گویا یہ سنتے ”وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا وَلَدِی“ بیٹا تم پر سلام ہو۔ جان لیجئے کہ کبھی نبی علیہ السلام کو بہت بڑی جماعت، مختلف مقامات پر بیک وقت دیکھتی ہے اور یہ تمام صورتیں جو نظر آتی ہیں ان کی مدبر و منشظم روحِ محمدیہ ہے، جیسے تمہاری ایک روح تمام اجزائے جسم کا نظم و نسق چلاتی ہے۔ اسی لیے سرکارِ کاہنہ عیدروس دس ہزار صورتوں میں تقسیم ہوا۔

سیدی عارف باللہ احمد بن ادیس شیخ طریقہ ادریسیہ، جو طریقہ شاذلیہ کی فرخ ہے نے اپنے وظائف و اواراد، حالت بیداری میں نبی علیہ السلام سے حاصل کئے، سرکارِ جوتے جاتے تھے اور آپ لکھنے جاتے تھے جیسا کہ آپ کے مجموعہ احتساب و صلوات میں جن میں سے بعض کو میں نے اپنی کتاب ”افضل الصلوات علی سید السادات“ میں نقل کیا ہے جیسا کہ میں نے اس میں عارف باللہ سیدی محمد بن ابی الحسن البکری مصری کے مجموعہ صلوات کے نقل کرتے وقت میں لکھا ہے کہ ان میں سے پہلا درود انہوں نے نبی علیہ السلام سے سن کر لکھا ہے جیسا کہ عارف باللہ سیدی مصطفیٰ البکری نے اس کی شرح میں ذکر کیا ہے میں نے چھوٹے حجم کا ایک رسالہ بنام تعریف اہل الاسلام والایمان بان محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم لا ینخلو منہ مکان ولا زمان“ دیکھی جو شیخ نور الدین علی الحبیبی کی طرف منسوب ہے۔ اس میں انہوں نے



شیخ سیوطی کی کتاب ”تنویر الملک“ وغیرہ کی کچھ عبارت نقل کرنے کے بعد کہا ”انشاء اللہ جو بات واضح ہوگی وہ یہ کہ نبی علیہ السلام اپنی وفات کے بعد پاکیزہ تر رضا مندی فردوسِ جنت کے اعلیٰ ترین مقام اور مقام وسیلہ پر مقررہ ترتیب کے مطابق قائل ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر منور اور روشنہ و اطہر تک پہنچے، پھر بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس درجہ تک بلند فرمایا، جو اس کے ہاں بزرگ تر ہے یعنی مقام وسیلہ، جس پر اگلے پچھلے سب سرکار کی عظمت شان پر رشک کناں ہونگے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو قطعی اجازت دیدی کہ زمین و آسمان کے کوئے کوئے خشکی و تری، میدان و پہاڑ، جہاں چاہیں، جب چاہیں، سیر و سیاحت فرمائیں۔ بانی ہمد اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ قوت بخشی ہے اور وہ اہلیت عطا فرمائی ہے کہ آپ مقام وسیلہ پر قائل ہونے کے باوجود اگر کوئی نبی مرسل، یا مقرب فرشتہ سرکار کو آزاد دے تو آپ جواب دیتے ہیں۔ وقت وفات سے تا قیامت اور اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ جیسے کہ مقام وسیلہ میں ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا طالب، آپ کو بارگاہِ خداوندی میں پالیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجتے والا، قبر میں آپ کو پالیتا ہے۔ ہر طالب آپ کو اپنے مطلوب کے سامنے پاتا ہے مثلاً فکر کرنے والا اپنے فکر میں، عارف اپنے اسرار میں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام صلی اللہ علیہم وسلم کو اپنی بارگاہِ اقدس میں اٹھانے کے بعد اجازت دی ہے کہ ان کی ایک شبیہ ان کی قبروں میں رہے تاکہ زمین والوں سے انس رہے اور اشباح سے آزاد ہو کر بھی جہاں چاہیں چریں چلیں کہ ان پر کوئی پابندی نہیں۔ اور قبر میں جو شیخ (صورت) مقیم ہے، اس کے مقیم ہونے کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں کہ جب بھی طالب اس کو طلب کرے، پالے اور جب اس کے پاس حاضر ہو اس کی ذات کو دیکھے اور اس کی مزید توضیح عنقریب آرہی ہے

حافظ سیوطی نے کتاب مذکور میں اکثر احادیث اور اقوال علماء جو حالت

**زندہ نبی** | بیداری ہیں نبی علیہ السلام کی زیارت کے امکان پر وکالت کرتے ہیں، ذکر کرنے کے بعد فرمایا، ان تمام اقوال و احادیث سے یہ بات ثابت ہو گئی



گئی کہ نبی کریم علیہ السلام اپنے جسم اور رُوح کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ زمین و آسمان کے کونے کونے میں جہاں چاہیں تشریف فرماتے ہیں اسی طرح جس طرح حیات ظاہری میں فرمایا کرتے تھے اس میں ذرا برابر فرق نہیں پڑا۔ اور حضور علیہ السلام آنکھوں سے اسی طرح غائب نہیں، جن طرح فرشتے غائب ہیں، اس کے باوجود کہ اپنے جسموں کے ساتھ زندہ ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی کو سرکار کی زیارت سے مشرف کرنے کے ارادے سے پردہ اٹھانا چاہے، تو وہ اسی حال میں سرکار کی زیارت کرتا ہے، اس میں کوئی مانع نہیں اور بات کا کوئی اسرارعی نہیں کہ ہم تخصیص کر کے مثال کا دیکھنا قرار دیں۔ سیوطی کا کلام ختم ہوا۔

اس سے خاص کر میرے خیال میں یہ بات ہے کہ حضور علیہ السلام کے وجود مبارک سے نہ کوئی زمان و مکان خالی ہے، نہ محل و مکان، نہ عرش، نہ لوح، نہ کرسی، نہ قلم، نہ خشکی، نہ سمندر، نہ میدان، نہ پہاڑ، نہ برزخ، نہ قبر، جیسا کہ ہم نے اس طرف بھی اشارہ کر دیا ہے اور جس طرح سفلی کائنات آپ سے پُر ہے اسی طرح عالم بالا بھی آپ کے وجود سے پُر ہے۔ آپ کی قبر بھی آپ کے وجود سے پُر ہے پس تم سرکار کو قبر انور میں مقیم پاؤ گے، بیت اللہ کے گرد طواف کرتے، ادائے خدمت کے لیے اپنے رب کے حضور کھڑے اور مقام وسید پر مکمل خوشی کی حالت میں کھڑے پاؤ گے۔ دیکھتے نہیں کہ بیداری یا خواب میں جو لوگ انتہائے مغرب میں آپ کا دیدار کرتے ہیں، وہ ان لوگوں سے اتفاق کرتے ہیں جو اسی وقت انتہائے مشرق میں آپ کا دیدار کر رہے ہوتے ہیں۔ جب یہ صورت حال خواب میں ہوگی تو عالم خیال و مثال میں ہوگی اور جب بیداری میں ہوگی تو صفت جلال و جمال کا ظہور ہوگا اور انتہائی کمال کے ساتھ جیسا کسی کہنے والے نے کہا ہے:-

لَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِمُسْتَحْسِرٍ

أَنْ يَجْمَعَ الْعَالَمَ فِي حِلٍّ

ترجمہ: اللہ پر یہ بات دشواریاں ہونی نہیں کہ ساری دنیا کو ایک ذات میں جمع کر دے۔

اس حدیث میں بھی دلیل ہے جسے ہم بیان کر آئے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے معراج کی رات اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا، اور آپ بیت المقدس تشریف لائے تو وہاں بھی ان کو دیکھا اور تمام نبیوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ پر اور ان پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ پھر سرکار سے جدا ہوئے اور چھٹے آسمان پر چڑھ گئے اور وہاں سرکار نے ان کو اپنا نظریا یا یہی کچھ آدم، یسعی، یوسف، ادیس، ہارون اور ابراہیم صلی اللہ علیہم السلام کے ساتھ پیش آیا۔ کہ بیت المقدس میں حضور علیہ السلام نے ان کو نماز پڑھائی اور آسمانوں پر بھی ان کو موجود پایا۔ حالانکہ یہ حضرات فضیلت میں آپ سے کم ہیں۔ (فضیلت میں آپ زندہ ہیں) تو آپ اس قول کے زیادہ حقدار ہیں کہ ہر جگہ موجود بھی ہوں اور قبر شریف میں مقیم بھی۔ شب معراج تو سرکار کو ودعوٰی نصیب ہوا۔ جو نہ کسی مقرب فرشتے کو نصیب ہو۔ نہ نبی مرسل کو۔ فرمایا کہ اس پر نقلی دلائل میں سے ایک دلیل وہ بھی ہے جسے بخاری وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ ”و فرشتے قبر والے سے کہتے ہیں ما تقول فی هذا الرجل؟ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ یعنی نبی علیہ السلام، اور اسم اشارہ سے صرف حاضر کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب نبی علیہ السلام عالم بالا و زیریں کی رُوح میں تولدِ مسمیٰ ہے کہ اس کائنات کا کوئی جز آپ کے جسم پاک اور رُوح پاکیزہ سے خالی نہ ہو۔ سیوطی وغیرہ نے بہت سے اولیاء اللہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ خواب اور بیداری میں سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں۔ پس پردہ ہمارے گناہوں کی بنا پر ہماری طرف سے ہے، سرکار کی طرف سے نہیں، اسی لیے تم دیکھو گے کہ جب آدمی اپنے نفس سے جدا ہوتا ہے۔ اگر نیک کی وجہ سے ہو، اور آنکھیں بند کرتا ہے تو حضور علیہ السلام کو دیکھ لیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کے نصیب میں کر دے۔ جب آدمی گناہوں کا قلع قمع کر کے ختم کر دیتا ہے تو پھر اس کے اور نبی علیہ السلام کے درمیان نہ خواہ

میں کوئی پردہ نہ تھا۔ سب نے بیداری میں۔ اسی لیے ہمارے شیخ نور الدین اشوئی بیداری میں نبی علیہ السلام سے جامعہ الازہر میں ملاقات کرتے تھے، ان کے حضور علیہ السلام سے جمع ہونے کی علامت یہ تھی کہ آپ محل میں کھڑے ہو جاتے اور تمام لوگ بھی ان کے ہمراہ کھڑے ہو جاتے۔ کبھی آخر شب، کبھی شب اور کبھی نماز عشا کے بعد محفل درود و سلام کے شروع میں۔ پھر وہ صبح تک کھڑے رہتے۔ اور مقام شیوہ میں خلوت کی حالت میں باب نہ ہومہ کے پاس غالباً شب و روز زیارت ہوتی تھی۔ پھر فرمایا اس پر ایک دلیل ہے کہ اس آیت میں ابدن کا نام اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ اپنی جگہ پر کمر مسافر بن جاتا ہے۔ وہ سب سے پہلے اس جگہ کو اسی صورت میں چھوڑ دیتا ہے۔

**قضیب البان کا قصہ** | قضیب البان رضی اللہ عنہ کے خلف یہ دعویٰ کیا گیا کہ وہ نماز میں پہنتے۔ قضیب نے جب اس بار میں سے

سوان کیا تو ان کی سات صورتیں بن گئیں۔ شک کرنے و شک نہیں کر سکتا تھا کہ ہر صورت میں قضیب البان ہیں۔ ان میں سے ایک صورت نے قضیبی و مدعیوں سے کہا، دیکھ کر بتاؤ کس صورت پر ترک نماز کا دعویٰ ہے؟ جب ایک بڑا یہ حال ہے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہزاروں لاکھوں مثالیں ظاہر نہیں ہو سکتیں؟

**ابن عطاء اللہ سکندی کا حاجی مُرید** | ابن عطاء اللہ سکندی نے ایک مرتبہ حج کیا۔ وہ جہاں جاتا، انہیں دیکھ لیتا۔

اور جب ان سے بات کرنے کا ارادہ کرتا، نظر نہ آتے۔ پھر وہ اسکندریہ آیا اور ان کے متعلق دریافت کیا تو اسے بتایا گیا کہ وہ تو یہاں سے کہیں گئے ہی نہیں۔ جب ملاقات ہوئی تو تمام احوال بیان کیا۔ پھر فرمایا اس کے جائز ہونے کے دلائل میں سے ایک عقلی دلیل یہ ہے کہ جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم بالا و زیریں کو حضور علیہ السلام کے سامنے اس طرح کر دے جس طرح اس نے ساری دنیا سیدنا عزرائیل علیہ السلام کے سامنے کر دی ہے۔ سوال کیا گیا کہ ایک شخص انتہائے مشرق میں ہے۔ دوسرا انتہائے مغرب میں ہے، دونوں کا وقت وفات بیک وقت آگیا۔ ان کی روح بیک وقت

کیسے قبض ہو گئی ہو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمام زمین ان کے سامنے اس طرح کر دی جیسے کھانے والے کے سامنے پیالہ جو چاہے لے لے فرمایا اس پر اور دلائل کے علاوہ ایک دلیل یہ بھی ہے کہ برزخ کی بات کو کسی اور پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ بختِ نصیب کہ متجسباتِ حق ہر حال میں دو مرتبہ اتنے بڑے ہولناک جہنوں کے ساتھ تنگ ترین قبروں میں کہاں سے آتے اور کہاں سے جاتے ہیں اور ایک وقت دو ہی متعدد مرنے والوں سے کس طرح سوال کرتے ہیں، حالانکہ کوئی دُور مشرق میں ہوتا ہے اور کوئی دُور دراز مغرب میں۔ اور کس طرح انگلی کے اشارے سے ایک کھڑکی جنت کی طرف اور دوسری جہنم کی طرف کھول دیتے ہیں؟ حالانکہ جنتِ سدرۃ المنتہی کے پاس اور جہنمِ نمکینِ سمندر کے نیچے ہے۔ پس کوئی روکنے والا نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ طاقت دے دے، جو سوال کرنے والے فرشتے اور ملک الموت کو دی اور ان سے بڑھ کر کہ وہ دونوں مرتبہ میں آپ سے کم ہیں کہ وہ تو سگڑ کے بارے میں ہی سوال کرتے آتے ہیں۔ پھر فرمایا ہمیں ولی عارف سیدی عبدالعزیز دیرینی کی بات معلوم ہوئی ہے کہ جب دیرین میں ان کی طرف پیری کی نسبت ہونے لگی، اور بزرگوں کی ایک جماعت نے ان سے جمع کر لیا تو وہاں کے لوگوں نے طے کیا کہ نماز جمعہ کے بعد وہ مشائخ و ساداتِ کرام اپنے جدِ امجد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکاریں اور سیدی عبدالعزیز بھی رکار کو پکاریں گے۔ اور جس کو حضور علیہ السلام جواب دیں، وہ حق پر ہے۔ اس کے لیے تمام لوگ وقت مقررہ پر جمع ہوئے سیدی عبدالعزیز نے مشائخ سے کہا، آپ حضرات آگے تشریف لائیں اور پکاریں۔ ان میں سے یکے بعد دیگرے ہر ایک آتا رہا اور یہ پکارتا رہا یا جَدِّی یا رَسُوْلَ اللہ! اے میرے جدِ امجد! اے اللہ کے رسول! لیکن کسی کو جواب نہ ملا۔ اب سیدی عبدالعزیز آگے آئے اور پکارا یا سیدِ دی یا رَسُوْلَ اللہ! تو تمام لوگوں نے یہ آواز سنی کہ یا عبدالعزیز تو ایک جماعت نے کہا کہ جو صف سیدی عبدالعزیز کے قریب تھی اس نے آواز سنی ہے اور پچھلی صفوں نے نہیں سنی۔ آپ نے دوبارہ پکارا تو دوبارہ جواب ملا میں یہ سہہ، یہاں ہوں۔ پس نبی علیہ السلام کا دیرین

(مقام) سے تعلق دیکھیے۔ حالانکہ آپ کا جسم مبارک مدینہ طیبہ میں مقیم ہے اس سے تمہیں یہ دلیل ملے گی۔ کہ یقیناً نبی علیہ السلام سے کائنات کا ذرہ ذرہ پُر ہے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لیجیے کہ جن مشائخ، غارغین، رہنماؤں اور رہبروں سے میں نے آخر میں ملاقات کی۔ ان میں سے شیخ نور الدین الشونئی ہیں جو حال نبوی کے پر تو اور مدد مصطفوی کے مظہر تھے۔ رات دن جن کا وظیفہ نبی علیہ السلام پر دُرود و سلام پڑھنا تھا یہاں تک کہ یہی چیران کا وصف اور علامت بن گئی۔ یہی ان کا اور ٹھکانا بچھونا تھا۔ اور آپ خواب و بیداری میں کثرت سے حضور علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کی یہ بات ہر طرف پھیل گئی۔ زبانوں اور کانوں سے کسی اور سنی جانے لگی۔

امام بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے ابوبکر بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔

ایسی ہی روایت طبرانی نے مالک بن عبد اللہ ششمی اور ابوبکر بن عبد اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔ ایسی ہی روایت دارمی نے ابوقتاہدہ انس بن عبد اللہ عنہ سے نقل کی اس حدیث میں یہ خوشخبری ہے کہ آپ کا جو اُمّتی حالت خواب میں آپ کی زیارت سے مشرف ہوگا، وہ لازمی طور پر بیداری میں آپ کی زیارت سے سرفراز ہوگا۔ اگرچہ مرنے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ علاوہ ازیں سلف و خلف کے تمام صلحا حقیقتہ بیداری میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کسی مسائل سرکار سے پوچھے اور آپ نے ان کا جواب دیا۔ پس ان کے کہنے کے مطابق حرف بہ حرف ہر بات ظاہر ہو گئی۔

یہ بات بھی ثابت ہے کہ اہل ایمان کی ارواح کو اجازت ہے کہ وہ جنت اور آسمانوں میں چریں اور سیر کریں۔ اور بسا اوقات اپنی قبروں میں، اپنے جسموں کی زیارت کے لیے آتی ہیں۔ اور آسمان دنیا سے اپنی قبروں کے بالمقابل قریب ہو جاتی ہیں اور مسلمان اپنے زیارت

کرنے والے اور سلام کرنے والے کو پہچانتا ہے اور جب اس کی توجہ اسے اجازت اور قدرت  
 ہوتی ہے جواب دیتا ہے اور یہ پہچان جمعہ کے دن شام سے لے کر ہفتہ کی صبح تک بڑھتی رہتی  
 ہے، اور اس سلسلہ میں دلیا و استغیا عام لوگوں سے بڑھے ہوتے ہیں۔ اور بنے تک نیک عمل  
 کرنے والے علمائے شریعت، صحابہ کرام، اہل بیت اور حضور علیہ السلام کے اہل قرابت اس میں قوتی  
 ہیں۔ اور بنے تک انبیاء کرام علیہم السلام اپنے جسموں اور روعوں کے ساتھ کائنات میں یہ  
 کرنے ہیں، اور جب اللہ تعالیٰ کی اجازت ہو تو حج و عمرہ کرتے ہیں۔ جیسے (دنیوی) زندگی میں  
 کرتے تھے، اور نبی علیہ السلام کے نور و برکت سے کائنات پست و بالا بھری ہوئی ہے۔ کیونکہ  
 آپ اللہ کے تمام بندوں سے افضل ہیں۔

**فرشتہ سنا ہے یا خود سنا؟** فرمایا گریہ کیا بانی صحیح حدیثوں میں آتا ہے۔  
 کہ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کی قبر نور کے پاس  
 وہ فرشتہ منور فرمایا ہے جو درود و سلام پہنچنے والے کا درود و سلام آپ کی خدمت میں  
 پہنچاتا ہے اور آپ ہر جہت سے توفیق کو کیوں منہ رکھتا جاتا ہے؟

سیدہ ابوبکر

**قبر نور کے پاس فرشتہ کیوں مقرر ہے؟** کہ نبی علیہ السلام کے وجود مبارک  
 کی وجہ سے قبر نور کو دوسرے

منامات، نسبہ حاصل ہے۔ اس کی حیثیت تخت مملکت کی ہے۔ خدام یہاں مختلف  
 منامات پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سرکار کے اہل ام میں اس فرشتے کے ذمے آپ کی  
 خدمت میں سلام پیش کرے کی ذمہ داری لگا دی ہے۔ یہ سرکار کی تعظیم و توقیر ہے۔ یہی  
 صوت ہے امت کے اعمال کی طرف فرشتے سن و شام آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔  
 یہاں بے گناہ آپ سے وہ پوشیدہ ہیں، بلکہ یہ بھی خدام کی خدمت ہے جس پر ان کو مقرر  
 کیا گیا ہے

ہر وقت اور ہر جگہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنا، سرف ان لوگوں کو میسر ہے، جو اللہ کی طرف سے فضل و کرم کی خصوصیات سے بہرہ مند اور دین کے اعلیٰ مناصب اور بلند تر مراتب سے سرفراز ہیں۔ اور جنہوں نے ایسے نیک کام کیے جو اس مقام و مرتبہ کا وسیع بن سکیں۔ جیسا کہ یہ درجہ ہمارے شیخ نور الدین الشونی رحمہ اللہ کو حاصل تھا۔ کیونکہ آپ لازمی طور پر صبح و شام رات کے لمحات اور دن کے کناروں میں اور شب و روز نبی علیہ السلام پر درود سلام بھیجا کرتے تھے۔ اس طرح کہ اسے آپ نے اپنا اور دو خیفہ بنایا ہوا تھا۔ اسی راہ چلتے تھے۔ نہ خود و نوش کی فکر ہوئی، نہ سجاد کی نہ ملحقین کی۔

فرمایا کہ ہمارے مذکورہ دعوے پر ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے :-  
**يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ**  
**شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا** (نبی۔ بے شک ہم نے آپ کو بھیجا حاضر  
**وَنَذِيرًا** ناظر باکر، اور خوشخبری سننے والا اور ڈرنے

والا :-

گواہ کے لیے لازم ہے کہ جس چیز کی گواہی دے اس کے پاس حاضر ہو۔ ورنہ اسے دیکھتا ہو۔ پس معصوم سوانہ نبی علیہ السلام تمام دنیا کو پُر کرنے والے اور ہر جگہ حاضر ہیں۔ پھر فرمایا ایک دلیل اور روایت یہ ہے۔ اس بات پر کہ انبیا دنیا میں سیر فرماتے ہیں۔ جسے ہم نے امام سید ابن سیونہ کی تالیف ”الاعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام“ کے ذیل میں نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام ایک دفعہ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، تو آپ نے ہوا میں موجود ایک نبی علیہ السلام کو سلام کیا۔ جب اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا۔ میں نے اپنے بھائی، مریم کے فرزند عیسیٰ علیہ السلام کو طواف کعبہ کرتے دیکھا، انہوں نے مجھے سلام کیا۔ پھر میں نے انہیں سلام کا جواب دیا۔“

فرمایا کہ ان دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جس نے مجھے

خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری میں بھی دیکھے گا۔ کیونکہ آپ مشرق و مغرب وغیرہ میں نظر آتے ہیں۔ یہ صحیح نہیں کہ ان ارشادات میں دیکھنے سے صرف قیامت کا دیکھنا ہی مراد لیا جائے۔ کیونکہ وہاں تو تمام لوگ آپ کو دیکھیں گے خواہ کسی نے دنیا میں آپ کو دیکھا ہو یا نہ۔

خلاصہ اس تفصیل کا یہ ہے کہ نبی علیہ السلام ہمارے درمیان موجود ہیں

## حاصل بحث

حسی طور سے بھی اور معنوی طور سے بھی۔ جسم، روح، سر اور دلیل کے لحاظ سے بھی۔ رسالہ مذکور میں لکھی کا کلام ختم ہوا۔ اور ان لوگوں میں سے جو نبی علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات کرتے اور آپ سے اوراد و وظائف حاصل کرتے تھے، ایک سیدی

عارف باللہ سید احمد بن ادیس سلسلہ ادریسیہ کے بانی شیخ بھی ہیں۔ جیسا کہ ان کے مجموعہ اوراد میں ہے۔ اور سیدی عارف باللہ سید ابوالعباس تہجانی صاحب سلسلہ تہجانیہ۔ جیسا کہ شیخ علی حرازم کی کتاب جوابہ المعانی اور شیخ عمر بن سعید قوتی کی کتاب الرماح میں لکھا ہے اور اپنی کتاب افضل الصلوات میں ذکر کیا ہے کہ سیدی قطب محمد بن ابی الحسن البکری مصری رضی اللہ عنہما

اور ان کی آل و اولاد سے ہم نے کتاب افضل الصلوات سینا لیسواں درود شریف حاصل

کیا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِكَ الْاَوْسَنِ

آخر تک۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود لکھوایا تھا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بزرگ

حضور علیہ السلام سے بیداری میں ملاقات کرتے تھے اور میں نے سیدی محمد حنفی مصری، بانی

شیخ سلسلہ خلوتیہ کے مناقب میں جو ان کے شاگرد شیخ علی جن کا آبائی وطن الفدگاؤں تھا۔ مکہ معظمہ

میں پیدا بھی ہوئے اور یہیں عمر گزار دی، نے لکھے۔ میں لکھا دیکھا ہے کہ ان کے شیخ مذکور کے

درس میں نبی علیہ السلام رحوصہ افزائی اور برکت دینے کی خاطر بار بار دیکھتے جاتے تھے ان

کے شاگردوں میں سے ایک شیخ احمد الفسائی تھے، جو خواب و بیداری میں زیارت نبوی بکثرت

مشترف ہوتے تھے۔ ان میں سے ایک شیخ محمود کردی ہیں جو اکثر حضور علیہ السلام کا دیدار کرتے

تھے۔ اور جب نبی علیہ السلام کے دیدار سے مشترف ہوتا تھا،



سے ایک سید منصور حلبی ہیں کہ جن کی نگاہ سے نبی علیہ السلام نے بیداری میں پردہ پوش ہوتے نہ خواب میں۔ فرمایا میں نے اپنے استاذ محترم سے یہ فرماتے سنا کہ وہ نبی علیہ السلام کے نبوب ہیں نہ الخ باب الطائف میں سیدی احمد بن ثابت مغربی کے متعلق یہ بات گزر چکی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ السلام کی جو زیارتیں کیں، ان میں سے اٹھارہویں زیارت خواب میں نہیں، بیداری میں تھی۔ اولیٰ کو نبی علیہ السلام کی روحانی طور پر جو زیارتیں ہوئیں، ان میں سے ایک وہ ہے جسے سید عبدالرحمن عیدروس نے، سیدی احمد ابودی کے مجموعہ درود و سلام پر لکھی گئی اپنی شرح میں کتاب الزہر الباسم تالیف سید عبدالقادر عیدروس کے حوالہ سے ذکر کیا ہے (سید دوسم) اللہ ان سے نفع دے، نے فرمایا: شیخ کبیر عارف باللہ محمد بن احمد طبعی قدس سرہ کی روایت ہے کہ میں نے بلخ سے بغداد تک سفر کیا۔ یہ میری جوانی کا زمانہ تھا۔ مقصد سفر شیخ عبدالقادر کی زیارت کرنا تھا۔ میں پہنچا تو وہ اپنے مدرسہ میں نماز عصر ادا فرما رہے تھے۔ اس سے پہلے نہ میں نے آپ کو دیکھا تھا، نہ آپ نے مجھے۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو لوگ سامنے مرنے کے لیے ان کی طرف پکے۔ میں نے بھی گئے بڑھ کر ان سے مصافحہ کیا۔ آپ نے ہاتھ بکڑ لیا اور مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا، اور فرمایا: اے محمد! طبعی خوش آمدید! اللہ نے تیرا مرتبہ دیکھا، نیت کو جانا، کما۔ ان کی گفتگو زخمی کی دوا۔ اور بیمار کی شفا تھی۔ خوف خدا سے میری آنکھیں پُر نعم، ہیبت سے پھٹے تھے کئے اور شوق و محبت میں دل دھڑکنے لگا مجھے مخلوق سے وحشت اور دل میں ایک ایسی کیفیت محسوس ہونے لگی جسے میں صحیح طور پر تعبیر نہیں کر سکتا۔ پھر یہ کیفیت برابر بڑھتی اور طاقتور ہوتی گئی میں اس پر غالب آنے کی کوشش کرتا رہا ایک رات میں وظیفے کے لیے اٹھا۔ رات سنت اندھیری تھی میرے دل میں دو شخص ظاہر ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں جام اور دوسرے کے ہاتھ میں مہکتی (لباس) تھا۔ خلعت والے صاحب نے مجھے کہا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔ (رضی اللہ عنہ) اور یہ دوسرے صاحب مد کہ منقر میں سے ایک ہیں اور یہ جام، شرابِ محبت ہے۔ اور یہ خلعت (لباس) خلعتِ رزاق ہے۔

پھر انہوں نے مجھے وہ خلعت پہنائی، اور ان کے ساتھی نے مجھے جام عنایت کیا، جس کے نور سے مشرق و مغرب روشن ہو گئے۔ میں نے جو کچھ دیکھا پیالہ پیا تو میرے لیے عیسیٰ راز مقامات اولیاء اللہ اور دوسرے عجائب روشن ہو گئے میں نے جو کچھ دیکھا اس میں ایک ایسا مقام بھی تھا جس کے ادراک سے عقول کے قدم لرزتے، فکر و سوچ اس کے حال سے قاصر ادیا کی گردنیں اس کی ہیبت کے سامنے خمیدہ اور اس کے انوار کی شعاعوں کے آگے دل کی آنکھیں بے نور تھیں۔ اس مقام کی قدر و منزلت کا یہ عالم تھا کہ معصوم فرشتوں، روحانی اور مقربین کا جو گردہ وہاں سے گزرتا، اس کی عزت و عظمت کے پیش نظر رکوع کرنے والوں کی طرح اس کی کمر ٹھک جاتی۔ غور کرنے والے کے لیے یہ حقیقت ثابت ہو جاتی ہے کہ واصل کا ہر مقام اور محدث کا حال، ہر محبوب کا راز، ہر عارف کا علم، ہر ولی کا تصرف، اور ہر مقرب کی قوت کی ابتدا، مرجع، مجموعہ، تفصیل، کل بعض۔ اول و آخر کا قرار اسی میں ہے یہیں سے ابتدا اور یہیں سے نکلنا، اسی سے اس کی تکمیل ہے ایک مدت تک تو میں اسے دیکھنے کی ہمت نہیں پاتا تھا پھر مجھے دیکھنے کی طاقت ملی۔ اور ایک مدت تک میں اس حال میں رہا کہ مجھے معلوم نہ تھا اس میں کون ہے۔ تاگاہ جو دیکھتا تو اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ کے دائیں طرف حضرات آدم، ابراہیم اور جبریل علیہم السلام اور بائیں طرف حضرت نوح، موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام تھے۔ اللہ کی رحمتیں اور سلام ان سب پر ہوں آپ کے سامنے بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء قدس اللہ اسرارہم حلقے کی صورت میں کھڑے تھے۔ سرکار علیہم السلام کی ہیبت کے پیش اس طرح (مُؤدّب) گویا ان کے سروں پر پرندے ہوں۔ ان میں سے جن کو میں نے پہچانا حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، حمزہ، عباس، رضی اللہ عنہم جمعین تھے اور جن اولیاء کو میں نے پہچانا ان میں معروف کونھی، سری سقطی، جنید بغدادی، سہل تستری، تاج العارفین ابوبوفی، شیخ عبدالقادر اور شیخ عدی اور شیخ احمد الراعی رحمہم اللہ شامل ہیں صحابہ کرام حضور علیہ السلام سے قریب تر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

تھے۔ اور اولیاء میں آپ کے قریب تر شیخ عبدالقادر تھے۔ میں نے ایک کہنے والے کو کتے سنا۔ جب مقرب فرشتوں، مُرسل نبیوں اور محبوب اولیاء کو مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا شوق ہو، تو وہ اپنے رب کے حضور جس مقام بلند و بالا پر فائز ہے، جس کو دیکھنے کی کسی میں تائید نہیں، نیچے آجائے کہ حضور کے دیدار سے اس کے انوار و وچند ہو جائیں گے، آپ کے مشاہدے سے اس کے حالات پاکیزہ اور آپ کی برکت سے اس کا مقام بلند و بالا ہو جائے گا۔ پھر رفیقِ اعلیٰ کی طرف لوٹ جائے۔ فرمایا کہ میں نے تمام فرشتوں کو یہ کہتے سنا، الہی ہم نے سنا اور مانا، تیری بخشش چاہتے ہیں۔ اے پروردگار! اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے پھر میرے لیے بارگاہِ ربِ عظیم کی طرف سے ایک چمک ظاہر ہوئی۔ جس نے مجھے ہر مشہود سے غالب اور ہر موجود سے اچک لیا اور میں مختلف چیزوں میں امتیاز کرنے کے قابل نہ رہا۔ اس حال پر میں تین سال تک رہا مجھے کچھ پتہ نہ چلا، کہ اچانک شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خواب میں میرے سامنے آئے۔ انہوں نے ہاتھ میرے سینے پر رکھا، ان کا ایک پاؤں میرے پاس اور دوسرا بغداد میں تھا۔ میرے ہوش و حواس بجال ہو گئے اور میں نے طبیعت پر قابو پا لیا۔ مجھ سے فرمانے لگے۔ اے بلخی! مجھے حکم ملا ہے کہ تجھے تیرے وجود کی طرف لوٹا دوں۔ تجھے تیرے حال کا مالک بنا دوں، اور تجھ پر غلبہ پانے والے عوارض کو ختم کر دوں۔ پھر انہوں نے اول سے آخر تک میرے تمام حالات بیان کئے جو اس بات کی دلیل تھی کہ آپ کو میرے تمام احوال کی ہر وقت خبر تھی۔ اور فرمایا میں نے سات مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ یہاں تک کہ مجھے وہ مقام دیکھنے کی توفیق ہوئی۔ پھر سات مرتبہ سوال کیا تو مجھے وہاں تک رسائی ہوئی۔ اور سات مرتبہ سوال کیا تو مجھے اس میں موجود لوگوں کو جھانکنے کی توفیق ہوئی، پھر سات مرتبہ سوال کیا، مجھے وہاں کی آواز سنائی دی۔ اور میں نے تیرے لیے اللہ سے سات بار بھر سات بار پھر سات بار رسول کیا یہاں تک کہ تیرے سامنے وہ چمک ظاہر ہوئی۔ اور اس سے پہلے میں نے تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ سوال کیا یہاں تک کہ اللہ نے مجھے اپنی محبت کا جام پلایا۔ اور مجھے

اپنی رضا کا جوڑا پرستایا۔ بیٹا، جو فرائض رہ گئے ہیں ان کی قضا کرو، الخ۔

اور میں نے دس کاپی حجم ماہیادہ کی ایک کتاب دیکھی جو سیدی عارف باللہ روتہ بہان کی تصنیف ہے اس کا نام ہے ”المکاشفات“ جس میں انہوں نے اپنے مکاشفات اور ارواح انبیاء اولیاء کے ساتھ اپنا ملنا، فرشتوں کو دیکھنا اور اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ بغیر کیف و حصر بیان کیا ہے۔

پھر مذکورہ بالا تمام تفصیل نقل کرنے کے بعد میں نے عارف باللہ شیخ ابراہیم الرشید، خلیفہ سیدی احمد بن ادیس رضی اللہ عنہما کی ایک کتاب دیکھی، جو ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے پاس ۱۲ رمضان ۱۴۰۱ھ کو علامہ شیخ علی عبدالرزاق کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ علی عبدالرزاق پوچھتے ہیں: تم نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری اور اس کی کیفیت و افادہ ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے۔ کیا تمہارا برپیر و کار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری

میں آنکھ کی نظر سے یا نیند کی حالت میں اور دل کی بصیرت سے دیکھتا ہے یا

## علامہ علی عبدالرزاق کا سوال

مثال ہوتی ہے۔ اور کیا یہ مُصْطَفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح ہوتی ہے یا جسم پاک یا دونوں کا مجموعہ؟ ہمارے لیے اس کی وضاحت کریں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”دستوں مسئلہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے

## شیخ ابراہیم الرشید کا جواب

متعلق، اس کے تحت چند مسائل ہیں۔ پہلا مسئلہ حضور علیہ السلام کی حاضری کی کیفیت کا ہے۔ یہ بہ اتفاق حُفاظ جائز ہے (شرعاً بھی اور عقلاً بھی) جیسا کہ اکابر علما کی ایک بڑی جماعت نے اس کی راہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں سے ایک عبارت وُود ہے جو شیخ سیدی علامہ احمد نفراوی نے ابن ابی زید قیروانی رضی اللہ عنہما کے رسالہ پر لکھی گئی اپنی شرح کے آخر میں لکھی ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار جائز ہے۔ بیداری اور خواب میں۔ اس میں حفاظ کا اتفاق ہے۔ اختلاف صرف یہ ہے کہ دیکھنے والا حقیقتہً آپ کی ذات پاک کو دیکھتا ہے یا مثال جو حقیقت

کی خبر دیتی ہے؛ ایک جماعت پہلے قول کی طرف گئی ہے اور غزالی، القرانی، الرافعی اور دیگر دوسرے کی طرف۔ پہلے گرد و کی دلیل یہ ہے کہ چراغ ہدایت، نور ہدایت اور شمس المعارف صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھنا ایسے ہی ہے۔ جیسے نور، چراغ اور سورج دُور سے نظر آتے ہیں۔ اور نظر آنے والی، سورج کی ٹیکہ جمع اپنی صفات و عوارض ہوتی ہے یونہی بدن مبارک ہے۔ پس آپ کی ذات اقدس قبر نور سے جدا نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے سامنے سے پردے چاک کر دیتا ہے اور مانع ہٹا دیتا ہے یہاں تک کہ ہر دیکھنے والا آپ کو دیکھ لیتا، خواہ وہ مشرق میں ہو خواہ مغرب میں۔ یا پردے اتنے شفاف کر دیئے جائیں کہ ان کے پیچھے والی ہستی پوشیدہ نہ رہے۔

القرانی نے اس بات پر جزم کیا ہے کہ حضور کو خواب میں دیکھنا، دراصل معلوم کرنا اور پالینا ہے، ہم اسے جائز سمجھتے ہیں بشرطیکہ غینہ کی آفت دل میں حائل نہ ہو جائے۔ سو یہ دیکھنا سر کی آنکھ سے نہیں، دل کی آنکھ (بصیرت) سے ہوتا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دیدار اندھے کو بھی کبھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سیدی شیعہ ابراہیم الرشید نے حافظ سیوطی وغیرہ کے بعض مذکورہ حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ میرے خیال میں ان کو یہاں دوبارہ ذکر کرنا ضروری نہیں۔

## فصل خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کے بیانی

### علماء کی مذکورہ عبارات کے علاوہ

سیدی عبدالغنی نابلسی نے اپنی ”تعطیر الانام فی تعبیر المنام“ میں حدیث پاک مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَانِي فِي الْيَقَظَةِ فَانَ الشَّيْطَانُ لَا يَمُوتُ لِي فِي شَرْحِ مِثْلِ هَذَا مِنْ عِلْمِ ابْنِ حجر کی شرح شامل کی وہ عبارت نقل کرنے کے بعد، جس کا پہلے ذکر ہو چکا ہے فرمایا تمام

انبیائے کرام علیہم السلام کا یہی حال ہے کیونکہ شیطان نہ اللہ کی مثال بن سکتا ہے نہ اس کی آیتوں کی نہ انبیائے کرام اور نہ فرشتوں کی۔ سو جس نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس کی طبیعت ہمیشہ ہلکی پھلکی ہو جائے گی۔ مغموم ہے تو غم دور۔ قیدی ہے تو آزاد ہو جائے جب کسی بند جگہ دیدار ہو گا یا جہاں منگائی تھی اللہ پریشانی دور فرمائے گا۔ نرخ ارزاں ہوں گے۔ مظلوم ہوں گے تو مدد ہو گی۔ خوفزدہ ہوں گے تو امن ملے گا اور آپ کا دیدار مبارک جیسا کہ احادیث میں آپ کی صفات حسنہ آتی ہیں جن کو بیان کرنے والا صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتا۔ یہ دیکھنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی عافیت کی بشارت ہے۔ تمہاری ذات کے مطابق اور تمہارے شفاف آئینہ کے مناسب جواب میں تمہیں سرکار کی زیارت نصیب ہو گی پس حضور علیہ السلام کو جس نے اپنی طرف متوجہ دیکھا۔ یا تعلیم دیتے ہوئے، یا نماز میں اقتدا کرتے ہوئے، یا راستے میں رہنمائی کرتے یا یہ کہ سرکار نے اسے کوئی اچھی چیز کھلائی۔ یا کوئی اچھا لباس پہنایا۔ یا کوئی وعدہ فرمایا، یا اچھی دعا فرمائی۔ اب اگر دیکھنے والا حکومت کے لائق ہے تو حکومت کرے گا۔ اس کے دور میں عدل و انصاف ہو گا۔ فیصلے حق پر ہوں گے نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے گا۔ اگر عالم ہے تو اپنے علم پر عمل کرے گا۔ عابد ہے تو اہل کرامت کے مقامات پر فائز ہو گا۔ گنہگار ہے تو توبہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا۔ کافر ہے تو ہدایت پائے گا۔ اور بسا اوقات وہ اپنے مقصد، علم، قرأت یا بے پڑا ہونے کے باوجود باطن کی دنیا آباد کرنے میں کامیاب ہو گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

فَاصْبِرْ يَا دُؤَيْبُ وَتَوَلَّى سَؤْلَهُ تَرْجُمَةً سَوَاءً لَكَ مِنْهُ لَوْ أَنَّكَ كُنْتَ تَفْهَمُ

النَّبِيِّ الدُّعْوَى - اُمّی پر ایمان لاؤ گے

اگر دیکھنے والا کسی حکمران سے ڈرتا ہے تو کوئی ایسا سفارشی مل جائے گا جس کی شفاعت مقبول ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شفاعت ہیں۔ اگر دیکھنے والا گمراہ کُن بدعت پر عمل پیرا ہے تو دل میں اللہ سے ڈرے۔ خصوصاً صاحب سرکار کو اپنی طرف منہ موڑے دیکھے۔ کبھی دیکھنے

والے کو خوش کن بشارت ملتی ہے اور حضور علیہ السلام کا دیدار دلائل کے اظہار، بات کی سچائی اور وعدہ پورا ہونے کی دلیل ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ اپنے گھر اور خاندان والوں سے بڑھ کر وہ مقام حاصل کر لیتا، جسے کوئی دوسرا پانے سے قاصر ہوتا ہے اور کبھی اس کو ان کی طرف سے دشمنی، حسد اور بغض ملتا ہے اور کبھی وہ اپنوں سے جدا ہو کر بی وطن ہو جاتا ہے۔ اور کبھی اسے والدین کی طرف سے قسیمی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی حضور علیہ السلام کا دیدار اظہار کرامات کی دلیل بنتا ہے کیونکہ ہرن نے آپ کو سلام کیا۔ اونٹ نے آپ کے پیر چومے۔ آپ کو آسمان کی سیر کروائی گئی۔ (بجری کے بھٹنے ہوئے) بازو نے آپ سے کلام کیا۔ درخت آپ کی طرف دوڑ کر آئے اور اگر دیکھنے والا ان سُرمد فروشوں میں سے ہے۔ جو آنکھوں کا علاج کرتے ہیں تو وہ اپنے کام میں اس مقام پر پہنچے گا، جہاں کوئی دوسرا اس کو نہیں پہنچ سکے گا کیونکہ نبی علیہ السلام حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ دوبارہ ٹھیک کر دی تھی۔ اگر دیکھنے والا سفر میں ہے جہاں لوگ پیاس سے تہ تاب ہیں تو یہ کرم اور بارش ہونے کی دلیل ہے کیونکہ پانی نہ ہونے کی صورت میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹے ہیں۔ یونہی اگر لوگ سختی اور قحط کا شکار ہیں تو آپ کا دیدار سیر ہونے، خوشحالی اور برکت پر دلالت کرتا ہے۔ جہاں سے لوگ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اگر عورت آپ کو (خواب میں) دیکھے تو بڑے مرتبے اور شہرت تک پہنچے گی۔ نیک پاکباز اور اپنے لیے امانت و حفاظت پانے والی ہوگی۔ بسا اوقات سوکنوں کے ذریعے اس کا امتحان لیا جائے گا۔ اُسے نیک اولاد ملے گی۔ اگر مالدار ہے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرے گی۔ اور حضور علیہ السلام کا دیدار اس بات کی دلیل ہوگی کہ وہ ستانے پر صبر کرنے والی ہوگی، اگر یتیم نے حضور علیہ السلام کی زیارت کی تو بڑے مقام تک پہنچے گا یہی حال ہے غریب کا۔ اگر دیکھنے والا جسموں کا معالج ہے تو لوگوں کو اس کے طب سے فائدہ ہوگا۔ اور بسا اوقات نبی علیہ السلام کا دیدار مسلمانوں کی مدد اور کافروں کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔ خصوصاً



جب آپ کے ہمراہ آپ کے صحابہ کرام بھی ہوں۔ اگر مقروض آپ کی زیارت سے مشرف ہوا، تو اس کا قرض ادا ہو گا۔ بیمار دیکھے تو اُسے اللہ شفا دے گا۔ اگر حج نہ کرنے والے نے آپ کو دیکھا تو حج بیت اللہ کرے گا۔ اگر جہاد کرنے والے نے دیکھا تو اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اگر امتحان والے نے دیکھا اس کو کامیابی ہو گی۔ اگر سرکار علیہ السلام کو خشک زمین پر دیکھا۔ وہ سرسبز ہو گی۔ بشرطیکہ آپ اپنی اصل صورت پر ہوں۔ اگر دیکھنے والے نے نامناسب رنگ، کمزور اور ناقص دیکھا تو یہ دلیل ہو گی کہ اس جگہ دین کمزور ہے اور بدعات غائب ہیں تو جیسے اس وقت ہو گی جب آپ کو پچھٹے پرانے لباس میں دیکھے۔ اگر خواب میں دیکھے کہ نبی علیہ السلام کا چھپ کر خون پی رہا ہے، حالانکہ اس کے دل میں آپ کی محبت ہے۔ ایسا شخص جہاد میں شہید ہو گا اور اگر علانیہ خون پینا نظر آیا یہ اس کے نفاق کی دلیل ہے اور وہ آپ کے اہل بیت کے خون میں شریک ہو گا۔ اور اس نے آپ کے اہل بیت کے قتل میں مدد کی ہے۔ اگر آپ کو سواری پر دیکھا تو وہ آپ کی قبر کی زیارت کرے گا۔ اور اگر آپ کو پیدل دیکھا تو آپ کی زیارت کو پیدل جائے گا۔ اگر آپ کو کھڑے دیکھا تو اس کا اپنا کام صحیح ہو گا اور اس کے زمانے کے حکمران کا کام صحیح ہو گا۔ اگر آپ کو وفات پاتے دیکھا تو آپ کی نسل پاک میں سے کوئی شریف آدمی فوت ہو گا۔ اگر آپ کا جنازہ دیکھا تو اس علاقہ میں کوئی بڑی مصیبت آئے گی۔ اگر آپ کے جنازہ کے ہمراہ چلا یہاں تک کہ قبر میں آپ کو رکھا تو بدعت کی طرف مائل ہو گا۔ اگر خواب میں آپ کی قبر انور کی زیارت کی تو بڑا مال پائے گا۔ اگر یہ دیکھا کہ میں نبی علیہ السلام کا بیٹا ہوں حالانکہ آپ کی نسل میں سے نہیں تو یہ دیکھنا اس کے خلوص ایمان و یقین کی دلیل ہے ایک شخص کا خواب میں سرکار علیہ السلام کو دیکھنا صرف اسی لیے بابرکت نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے باعث برکت ہے۔ اور اگر نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اُسے کچھ سامان دینا یا کھانے پینے کی چیز عطا فرمائی تو وہ مال ہے جو سرکار کی عطا کے برابر پائے گا۔ جو کچھ سرکار نے اُسے عطا فرمایا ہے اگر وہ معمولی چیز ہے مثلاً تربوز وغیرہ تو یہ شخص کی بڑی مصیبت سے نجات پائے گا۔ ہاں اس سے اُسے کچھ تکلیف و دشواری پیش آئے گی اگر یہ دیکھا کہ حضور علیہ السلام



کے اعضا میں سے کوئی عضو خواب دیکھنے والے کے پاس محفوظ ہے تو یہ امور شریع میں کسی بدعت کا رواج پانا ہے جس شخص نے دیکھا کہ وہ نبی علیہ السلام کی شکل میں تشکل ہو گیا ہے۔ یا اس نے آپ کا کوئی کپڑا پہن رکھا ہے یا آپ نے اسے اپنی انگوٹھی یا تلوار عطا فرمائی ہے۔ اگر حکومت کا خواہش مند ہے تو ملے گی اور زمین اس کے قبضہ میں آئے گی اگر ذہب و پسماندگی میں ہے تو اللہ اس کو عزت بخشے گا۔ اگر طالب علم ہے تو اپنی مہادپائے کا محتاج ہے تو توفیق ہوگا شادی شدہ نہیں تو نکاح ہوگا۔ اگر حضور علیہ السلام کو کسی ویران جگہ دیکھا تو وہ جگہ آپ کی برکت سے آباد ہوگی اگر کسی مکان کے اندر بیٹھے ہوئے دیکھا تو اس مکان میں نشان و عبرت ظاہر ہوں گے۔ اگر آپ کو کسی جگہ اذان دیتے ہوئے دیکھا تو وہاں کی پیداوار آبادی اور مرد و زن جس نے آپ کو سُرمد لگاتے دیکھا، تو وہ شخص آپ کے دین کی دینی اور آپ کی حدیث کے حاصل کرنے کا حکم دے گا۔ اگر حاملہ عورت یا اس کے خاوند نے سرکار کو خواب میں دیکھا تو حمل ٹوٹا ہوگا جس نے آپ کو بہت حسین دیکھا، تو یہ دیکھنے والے کے دین کا حسن ہے۔ جس نے آپ کی سیاد ڈاڑھی دیکھی کہ سفیدی بالکل نہ تھی، وہ بہت خوشی اور بڑی خوشحالی دیکھے گا جس نے آپ کو پختہ عمر والوں کے حال میں دیکھا تو یہ اس کے حال کی قوت اور دشمنوں پر اس کی فتح کی دلیل ہے۔ جس نے آپ کو ایک بڑی ہستی کی صورت میں دیکھا، تو اس کی طاقت و حکومت جس سطح کی ہے، میں عظمت آئے گی۔ اگر آپ کی گردن مضبوط حال میں دیکھی تو سوچے کہ امام مسلمانوں کی امانت کا محافظ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا سینہ کشادہ، درحسین دیکھا تو بادشاہ اپنے فوجیوں کی عطایں سخاوت کرے گا اور آپ کا شکم مبارک خالی دیکھا تو اس کا مطلب قومی خزانہ خالی ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی مال نہیں۔ اگر آپ کے دائیں ہاتھ کی انگلیاں باہم پیوست دیکھیں تو معنی ہوگا کہ امام، حاکم، راشن وغیرہ نہیں دے رہا اور خواب دیکھنے والا نہ حج کرے گا نہ جہاد اور نہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے گا۔ گراپنا بایاں بارہ بندہ دیکھا تو امام (حکمران) اپنے فوجیوں کا رزق بند کرے گا۔ یوں جہاد کے اصول اور صفات اور خواب دیکھنے والا زکوٰۃ نہیں دیتا و رسائل کو منع کرتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کے ہاتھ



سائل کو کچھ نہیں بتایا۔ پس آپ اسے صدقے کا حکم دے رہے ہیں۔ اگر حضور علیہ السلام کو ننکے پاؤں دیکھا، تو یہ شخص باجماعت نماز نہیں پڑھتا۔ پس آپ اسے باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دے رہے ہیں جس نے آپ کو موزے پہنے دیکھا، تو سرکار اس شخص کو فی سبیل اللہ جہاد کا حکم دے رہے ہیں۔ جس نے نبی علیہ السلام سے مصافحہ کرتے دیکھا تو یہ آپ کی سنت کا پیروکار ہے۔ جس نے اپنا خون نبی علیہ السلام کے خون سے خلط ملط دیکھا تو وہ کسی شریف آدمی سے رشتہ داری کرے گا یا علماً سے نکاح کرے گا۔ اگر دیکھا کہ نبی علیہ السلام اسے کوئی سبزی عطا فرما رہے ہیں تو یہ شخص غم سے نجات پائے گا۔ اگر کوئی پسندیدہ چیز عطا فرمائی مثلاً کھجور، شہد، تو یہ شخص حافظ قرآن بنے گا اور اتنا علم حاصل کرے گا جتنی وہ چیز آپ نے اسے دی تھی جس نے نبی علیہ السلام کو خطبہ دیتے دیکھا، تو یہ شخص نبی کا حکم دے گا اور بُرائی سے منع کرے گا جس نے خواب دیکھا کہ نبی علیہ السلام نے اسے کوئی چیز دی ہے، وہ علم حاصل کرے گا اور حق کی پیروی کرے گا۔ اگر اس نے آپ کا عطیہ واپس کر دیا تو بدعت میں گرفتار ہو گا۔ جس نے نبی علیہ السلام کو دراز قد نو جوان کی صورت میں دیکھا تو اس کی وجہ سے لوگوں میں فتنہ قتل ہو گا۔ اگر سرکار کو بڑھا پے کی حالت میں دیکھا تو لوگ خیر و عافیت میں ہوں گے۔ اگر آپ کو گندم گوں رنگ میں دیکھا تو یہ شخص بے دینی چھوڑ کر دل میں توبہ کرنے کی باتیں کرے گا۔ اگر آپ کو سفید رنگ میں دیکھا تو یہ شخص اللہ کے حضور توبہ کر کے نیک عمل کرے گا اور سیدھی راہ چلے گا۔ جس نے دیکھا کہ وہ سرکار سے ناراض ہے جھگڑا کر رہا ہے یا آپ کی آواز پر اپنی آواز بند کر رہا ہے۔ تو یہ وہ بدعات ہیں جو اس نے دین میں پیدا کی ہیں۔ اگر خواب میں دیکھا کہ نبی علیہ السلام اسے بوسہ دے رہے ہیں، تو دیکھے اور غور کرے کہ وہ حضور علیہ السلام کی کون سی حدیث روایت کرتا ہے جس نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام کسی مقام پر وفات پا گئے ہیں تو اس جگہ سنت ختم ہوگی !

عارف نابلسی کا کلام ختم ہوا۔

اور میں نے کتاب السنن الفیس المجمع من کلام سیدی احمد بن ادریس میں یہ عبارت دیکھی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ جو شخص نبی علیہ السلام کو خواب میں اس صورت کے خلاف دیکھے، جو کتب حدیث میں بیان ہوئی ہے، اس کا خواب حق ہے یا نہیں؟ تو آپ نے جواب دیا کہ اس کا خواب سچا ہے کہ جس نے حضور علیہ السلام کو دیکھا اس نے سچ سچ آپ ہی کو دیکھا اگرچہ اصل صورت مبارکہ کے خلاف دیکھے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام سرکار رسالت مآب علیہ السلام کی خدمت میں وحیہ کلی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے۔ دراصل آپ کو دیکھنے والوں کا حال مختلف ہوتا ہے۔ تم آئینے میں اپنی صورت دیکھتے ہو۔ اگر خوبصورت ہیں تو خوبصورت دیکھتے ہیں۔ بد صورت ہیں تو بد صورت دیکھتے ہیں۔ یوں جو شخص نبی علیہ السلام کو دیکھتا ہے۔ وہ اپنے اس طرز عمل کے مطابق ہی دیکھے گا جو اس کا اللہ تعالیٰ سے ہے۔ مسلمان تو اپنے بھائی کا آئینہ ہے لیکن جب آپ اس کو کسی چیز کا حکم دیں یا کسی چیز سے منع فرمائیں۔ تو اگر سرکار اس صورت میں نظر آئیں جو بیان کی گئی ہے تو خواب میں آپ نے جو بھی حکم دیا وہ اسی طرح ہے جیسے بیداری میں۔ بے شک وہ شخص اس کی پیروی کرے گا۔ یونہی اگر آپ نے کسی بات سے منع فرمایا تو اس سے رک جائے۔ بشرطیکہ احکام شرع کے موافق ہو، ورنہ قابل عمل نہیں۔ کیونکہ خواب دیکھنے والے کو بات یاد نہیں رہتی۔ جیسا کہ علمائے فرمایا ہے، اور اگر سرکار اس صورت میں نظر نہ آئیں جو کتب میں مذکور ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ کتاب مذکور میں مولف مرحوم ایک اور مقام پر فرماتے ہیں، مجھے قابل وثوق شخص نے بتایا جس کی سچائی میں مجھے کچھ شک نہیں کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور عرض کی یا رسول اللہ! حلال ہے یا حرام۔ آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھ کر فرمایا، جو آپ کے پاس موجود تھیں، اگر یہ اسے پی لیں تو میں ان کے قریب نہ جاؤں۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی۔ خواب دیکھنے والا کہتا ہے، میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ میں پوچھوں، کہ سرکار آپ نے شریعت میں اسے حرام فرمایا ہے؟ اگر فرمایا ہے

تو حدیث میں کس مقام پر؟ لیکن میں سر دست پوچھنا مجھوں گیا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دیکھ  
یہیے اگر اسے اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بی لیتیں تو حضور علیہ السلام ان کے قریب  
نہ جاتے۔ تو اس کے پینے پر اس سے بڑی آفت کون سی ٹوٹ سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی اور مسلمانوں کے ماں کے قریب نہ آئیں۔ اس سے بڑھ کر اس کے  
حرام ہونے کا کیا اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس  
نے حقیقتہً آپ ہی کو دیکھا اور جس نے خواب میں آپ کی زیارت کی تو یہ ایسا ہی ہے  
جیسے بیداری میں کی۔ سلام ہو ہدایت کے پیر و کار پر۔ فرمایا کہ اس کی قیمت کا بھی یہی  
حکم ہے۔ ایسے موقع پر نبی علیہ السلام نے فرمایا یہودیوں پر خدا کی لعنت بے شک  
اللہ نے ان پر چربی حرام کی، تو انہوں نے اسے بیچ کر اس کی قیمت کھانا شروع کر دی۔  
اور جب اللہ نے کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کر دیا تو اس کی قیمت بھی حرام فرمائی۔  
اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ الخ۔

شیخ الاسلام زکریا کا ارشاد

شیخ الاسلام زکریا نے شرح رسالہ  
تفسیر میں فرمایا، نبی علیہ السلام کے  
صحیح دیدار کی علامت یہ ہے کہ دیکھنے والا آپ سے کوئی خلاف شرع بات نہ سنے  
یعنی ماہرین فن حدیث کے نزدیک اس کی صحیح تعبیر ہو سکے۔ الخ۔

امام ابو سعید واعظ نیشاپوری مہضنف  
کتاب شرف المصطفیٰ نے اپنی کتاب

ابو سعید نیشاپوری کا ارشاد

التعبیر میں اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اس نے بیداری  
میں دیکھا، شیطان میری مثل نہیں بن سکتا۔ ابو سلمہ کہتے ہیں ابوقتا دہ رضی اللہ عنہ نے  
نبی علیہ السلام کا یہ ارشاد نقل فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق کو دیکھا اور اپنی سند

کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سرکارِ کایہ ارشاد نقل کیا کہ جس نے مجھے دیکھ لیا۔  
ہرگز جہنم میں نہ جائے گا۔

اور اپنی سند کے ساتھ سعید بن قیس عن ربیعہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ ہرگز جہنم میں نہ جائے گا۔ اساذ ابو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔  
اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ سو وہ شخص بڑا  
سعادت مند ہے جس نے آپ کو حیاتِ ظاہری میں دیکھا اور آپ کی پیروی کی اور وہ بھی  
بڑا سعادت مند ہے۔ جس نے خواب میں آپ کی زیارت کی۔ اگر قرض دار کو زیارت ہوئی  
اللہ اس کا قرض ادا کرے گا۔ مریض کو ہوئی تو اللہ اس کو شفا بخشے گا۔ اگر مجاہد نے دیکھا  
تو اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اگر حج سے روکے گئے نے دیکھا تو حج نصیب ہوگا۔ اگر قحط زدہ  
زمین میں دیکھا تو اللہ خوشحالی لائے گا اگر اس زمین میں دیکھا جہاں ظلم کا دور دورہ تھا اس  
کی جگہ عدل و انصاف لائے گا۔ اگر ڈسآؤنی جگہ پر دیکھا تو اللہ وہاں امن و امان قائم فرمائے  
گا۔ کچھ مذکورہ تعبیریں عارف نابلسی سے منقول ہیں۔ پھر فرمایا میں نے ابوالحسن علی بن  
محمد بغدادی سے مشہور علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو فہم میں سنا۔ فرمایا ابن ابی طیب  
الفقیہ نے کہا میں دس سال بہرہ رہا، پس میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ منبر اور قبراؤں کے  
درمیان سو گیا خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ میں نے عرض کیا، یا  
رسول اللہ! آپ نے فرمایا، جو میرے لیے الوسیلۃ مانگے اس کے لیے میری شفاعت  
لازم ہوگی، نبی علیہ السلام نے فرمایا عَافَاكَ اللّٰهُ اللّٰهُ تجھے معاف فرمائے میں نے ایسے  
نہیں کہا میں نے کہا تھا ”جو کوئی اللہ کے حضور میرے لیے وسیلہ مانگے۔ اس کے لیے میری  
شفاعت لازم ہوگی“ کہتے ہیں نبی علیہ السلام کے فرمان عَافَاكَ اللّٰهُ کی برکت سے  
میرا بہرہ پن جاتا رہا۔

روضہ رسول کا مہمان | فرمایا، عبداللہ بن الجلاء نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ حاضر

ہوا۔ میں بھوکا تھا۔ قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا۔ میں نے حضور علیہ السلام اور آپ کے دونوں ساتھیوں (صدیق و عمر رضی اللہ عنہما) کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ پھر عرض کیا۔ کیا رسول اللہ ہیں بھوکا ہوں، اور آپ کا مکان ہوں۔ پھر ذرا ہٹ کر قبر انور کے سامنے سو گیا۔ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام میری طرف تشریف لارہے ہیں میں تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ آپ نے مجھے روٹی عطا فرمائی۔ میں نے روٹی کا کچھ حصہ کھایا ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی دیکھتا کیا ہوں کہ روٹی کا باقی حصہ میرے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا، قاری ابو الوفاء ہر وی کا بیان ہے کہ سلسلہ میں علاقہ فرغانہ میں، میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا۔ میں بادشاہ کے دربار میں تلاوت قرآن کیا کرتا تھا، جب کہ وہ لوگ سجائے قرآن سننے کے اپنی باتوں میں مشغول رہتے، میں غمزہ گھر لوٹ آیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی علیہ السلام کو دیکھا۔ چہرہ اقدس کا رنگ متغیر تھا۔ آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا، اللہ کا کلام قرآن کریم اور ان لوگوں کے سامنے پڑھتے ہو جو باتوں میں مصروف ہیں اور تمہاری قرأت سنتے ہی نہیں۔ اس کے بعد نہ پڑھنا، ہاں جتنا اللہ چاہے اس پر میں بیدار ہو گیا، اور چار مہینے تک میں نے زبان بند رکھی۔ جب مجھے ضرورت پڑی تو پرچوں پر لکھا۔ پس میرے پاس محدثین دفعہ جمع ہوئے۔ ان سب نے آخر کار یہ فتویٰ دیا۔ کہ میں کلام کر سکتا ہوں، کہ **إِنَّمَا شَاءَ اللَّهُ**۔ استثناء ہے۔ اب چار ماہ کے بعد میں اُسی جگہ سو گیا جہاں پہلے سویا کرتا تھا تو میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، آپ کا چہرہ مبارک جھک رہا تھا۔ مجھ سے فرمایا تم نے توبہ کر لی؟ میں نے عرض کی جی ہاں! یا رسول اللہ! فرمایا جو توبہ کرے اللہ اس پر متوجہ ہو جائے اپنی زبان باہر نکالو، پھر آپ نے انگشت شہادت سے یہی زبان کو چھوا۔ اور فرما۔ جب لوگوں میں موجود ہو اور اللہ کی کتاب پڑھو تو وقفے وقفے سے قرآن پڑھا کر دنا کہ وہ غور سے اللہ کا کلام سن سکیں۔ یہ توبہ سیدنا توبہ ہے افضل و احسان سے میری زبان کھل چکی تھی۔ فرمایا حکایت ہے کہ یہ توبہ آدمی بیاہ ہو گیا۔ ایک رات نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھا گویا فرما رہے ہیں اگر اپنی بیماری سے



شفایا جاتے ہو تو لَا وَلَا پر عمل کرو جب بیدار ہوا، تو حضرت  
غریبوں کی مدد کرو سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دس ہزار درہم

بھیجے اور کہا انہیں غریبوں میں تقسیم کر دیجیے، اور خواب کی تعبیر ان سے پوچھی۔ انہوں نے  
 فرمایا لَا وَلَا سے مراد زیتون ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں اس  
 کی تعریف میں فرمایا ہے :-

زَيْتُونَةٍ شَرْقِيَّةٍ تُولَا غَرْبِيَّةٍ - ترجمہ: نہ مشرقی - نہ مغربی۔

اور تیرے مال کا فائدہ یہ ہے کہ تیری وجہ سے غریبوں کی حالت سدھرے گی کہا کہ اس  
 شخص نے زیتون کا بطورِ دوا استعمال کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تعمیل اور خواب کی تعظیم کی برکت سے اسے شفا عطا فرمادی، کہا کہ ہمیں یہ بات بھی  
 پہنچی ہے کہ ایک شخص نے خواب میں سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 قدس میں اپنی تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ، اور اس  
 سے کہو کہ تمہاری حالت سدھارنے میں مدد کرے۔ اس شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ!  
 کس علامت سے؟ فرمایا اس نے ہمارا نشانہ یہ ہے کہ تو نے مجھے وادی بطن میں دیکھا ہے،  
 تو اس وقت ایک بلند ٹیلے پر تھا، پھر تو اتر کر میرے پاس آیا تو میں نے تجھے اپنی جگہ واپس  
 جانے کا حکم دیا۔ یہ علی بن عیسیٰ پہلے وزیر تھے جو معزول ہوئے پھر ان کو وزارت مل گئی۔  
 جب وہ شخص بیدار ہوا، علی بن عیسیٰ کے پاس پہنچا جو اس وقت وزیر تھا۔ جب اس نے  
 بس کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا تو اس نے کہا تو نے سچ کہا اس نے اسے چار ہزار دینار  
 دیئے اور کہا ان سے قرض ادا کیجیے۔ پھر اور چار ہزار دینار دے کر کہا یہ تمہارا جب خرچ  
 ہے جب خرچ کر لو، پھر میرے پاس آ جانا۔ کہا کہ مرادک نامی ایک بصری سبتر چا دیہ بن گیا  
 کرتا تھا۔ بس کا کہنا ہے کہ میں نے اہوز کے ایک امیر کے ہاتھ ہاتھی دانت فروخت کیا۔  
 میں اس کی قیمت وصول کرنے کے لیے اس کے پاس آتا جاتا رہا۔ اس نے ابو بکر صدیق ادا



مرفاروق رضی اللہ عنہما کو گالی دی۔ اس کی ہیبت مجھے جواب دینے سے مانع رہی۔ میں غم کے گھونٹ پی کر واپس آ گیا۔ رات کو اسی غم و الم کی حالت میں سو گیا۔ میں نے خواب میں نبی علیہ السلام

کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول! فلاں شخص نے ابو بکر و عمر

## اہوز کا گستاخ امیر اور اس کا انجام

رضی اللہ عنہما کو گالی دی ہے۔ فرمایا اُسے میرے پاس لاؤ میں سرکار کی خدمت میں اسے پکڑ لایا۔ فرمایا اسے میرے پاس لاؤ اسے لٹا دیا۔ فرمایا اس کو ذبح کرو۔ میری نگاہ میں اس کو ذبح کرنا بہت بڑا مسئلہ بن گیا میں نے کہا یا رسول اللہ! اسے ذبح کر دوں۔ فرمایا ذبح کر دو۔ یہاں تک کہ آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔ میں نے اس کی گردن پر چھری چلا دی اور اسے قتل کر دیا۔ صبح میں بیدار ہوا۔ تو دل میں سوچا کہ اس کے پاس جاؤں، اسے نصیحت کروں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کچھ میں نے دیکھا اسے بتا دوں۔ میں چل پڑا جب اس کے مکان کے پاس پہنچا تو شور و غل کی آواز سنی۔ بتایا گیا کہ وہ مَر گیا ہے۔

ایک پریشان حال ابن سیرین کی خدمت میں

ابن سیرین کے پاس کیا گیا پریشان شخص آیا۔ جس کے دین پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی۔ اس نے کہا میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا رات سوتے وقت تم نے موزے پہن رکھے تھے؟ اس نے کہا جی ہاں! فرمایا ان کو اتار! اس نے اتار دیئے۔ دیکھا کہ ایک پاؤں کے نیچے درہم ہے جس پر محمد رسول اللہ کا نقش ہے۔ ابو عبد واعظ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا۔

## فصل

# سیدی محی الدین ابن العربی رحمہ اللہ کا رسالہ مبشرات

اس فصل میں، میں سیدی شیخ انجری الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کے رسالہ مبشرات کا ذکر کروں گا۔ نبی علیہ السلام کی زیارات کے سلسلہ میں یہ ایک مفید تحریر ہے۔ شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، سب تعریفیں اللہ پروردگار عالمیان کے لیے ہیں۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ۔ اور اچھی آخرت پرہیزگاروں کے لیے ہے وَمَلَى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْإِطَاعَ۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ آل پر۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے ولیوں اور عام مسلمانوں کے لیے اچھے خواب دیکھنے کو اپنی وحی قرار دیا۔ اور اسے اجزائے نبوت میں سے ایک جز قرار دیا جیسا کہ ترمذی نے اپنی مسند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نبوت و رسالت ختم ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ نبی۔ کہا کہ اس سے لوگ کچھ گھبرا گئے۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا، لیکن مبشرات باقی ہیں۔ صحابہ کرام نے پوچھا، یا رسول اللہ! مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا مسلمان کا خواب، جو کوئی شخص دیکھتا ہے۔ یا اسے دکھایا جاتا ہے، اور یہ نبوت کے اجزائے ایک جز ہے“ ابو عیسیٰ (ترمذی) نے فرمایا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام مسلم نے یہی بات اپنی مسند صحیح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے وحی میں اچھے خواب نظر آتے تھے۔ پس نبی علیہ السلام جو بھی

جو بھی خواب دیکھتے وہ ظہورِ صبح کی طرح سچی نکلتی۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

إِنِّي سَأُيِّتُ أَحَدَ عَشَرَ كُوبًا تَرْجُمُ: بَنِي شَكَمٍ فِي نِجَارٍ سِتَارِوْنَ،  
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ رَأَيْتُهُمَا  
لِي سَبَاحِدَيْنِ - کرتے دیکھا ہے

پھر جب آپ کے بھائی اور ماں باپ آپ کے سامنے سجدے میں گرے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر۔ جسے میرے رب نے سچ کیا۔“

یوں ہی اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا ان کے بیٹے اسماعیلؑ سے مکالمہ نقل کیا ہے: ”بیٹا میں نے خواب میں تجھے ذبح کرتے دیکھا ہے، بتاؤ تمہاری رائے کیا ہے؟“ پھر جب خواب کے مطابق آپ نے فرزند کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی ابراہیم! بے شک تم نے خواب سچ کر دکھایا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ مُوسَىٰ أَن تَرْجُمْ: ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس کو دودھ پلاؤ۔

اور جب اس کے بارے خوف محسوس کرو، تو اسے دریا میں ڈال دینا: پورا قصہ۔ کہا گیا ہے۔ کہ یہ وہی تھا جو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ اس جزیرے وہ سب کچھ ذکر کر دوں، جو میں نے خواب میں دیکھا ہے جس سے دوسروں کو فائدہ ہو، خیر کے اسباب پیدا ہوں۔ اور جو کچھ میری ذات سے مختص ہے اسے ذکر کرنے کی مجھے ضرورت نہیں۔

خواب کی قسمیں | جان لیجیے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں۔

اولیٰ: وہ خواب جو اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ بشارات کہلاتے ہیں۔ یعنی خوشخبریاں۔

دوم: نفس کے خواب۔ یہ وہ خیالات ہوتے ہیں جن کو بیداری میں انسان اپنے دل

ہیں سوچنا رہتا ہے۔

مسوہہ: شیعانی خواب یعنی ڈراؤنے خواب جن کے ذریعے شیطان تمہیں پریشان کرتا ہے۔ پس جو کوئی پریشان کن خواب دیکھے وہ اس خواب کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور بائیں طرف تین بار تھوک دے اس سے وہ اس کی ضرر سے محفوظ رہے گا۔ اور اسے کسی کے آگے بیان نہ کرے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

اور نبی علیہ السلام کی یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے کہ آپ نے فرمایا: "خواب پرندے کے پاؤں میں لٹک رہی ہوتی ہے۔ پھر جب اسے بیان کر دیا جاتا ہے تو وہ فوراً ہی گر جاتا ہے۔ جان لیجیے کہ خواب میں اللہ تعالیٰ فرشتوں، نبیوں اور فاضل علماء کو دیکھنا، دو طرح کا ہوتا ہے۔ اچھی، کامل اور فضل و کمال کی صورت میں دیکھنا اور یا پھر قبیح اور ناقص صورت میں دیکھنا۔

پس اچھی صورت میں دیکھنا باطل۔ بُرائی اور اللہ کی ناپسندیدگی کی نشانی ہے۔ یہ حُسن و قبیح بھی دو اسباب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یا تو خود دیکھنے والے کی ذات کی طرف۔ یا اس جگہ کی طرف جہاں اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حق یا عام فاضل کی زیارت ہوئی ہے۔ بے شک دین اور حق کا اس مقام پر نظر آنا حسن و قبیح کی اس صورت کے مطابق ہے جسے تم نے خواب میں دیکھا ہے۔ جیسے عالم، زاہد، ابو عبد اللہ محمد بن العاص البابی کی مجلس میں، مجھے ایک نیک شخص نے بتایا کہ ہمارے ایک ساتھی نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، پس اس دیکھنے والے نے سرکار کے چہرہ انور پر تھپڑ مار دیا۔ رابعیاذ باللہ۔ مترجم یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ اقدس پر اس کے ہاتھ کا نشان پڑ گیا۔ اب وہ شخص گھبرا کر سید رہ گیا اور ہمارے ایک شیخ کے سامنے اس کا ذکر کیا انہوں نے فرمایا تو اپنی بیوی سے حرام کرتا ہے۔ اب دیکھنے والے شخص نے جی میں غور و خوض کیا۔ تو یاد آیا کہ اس نے اپنی بیوی سے طلاق والی قسم اٹھائی تھی اور پھر اسے توڑ دیا تھا۔ پھر مجھی اس سے

علیحدگی نہیں کی۔ اور اس سے تعلقات زن و شوہر ستور قائم رکھے۔

ایسا ہی واقعہ ایک اور نیک آدمی کے ساتھ پیش آیا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ جس شہر میں رہتا ہے وہاں نبی علیہ السلام کی وفات ہو گئی ہے اور اس شہر کے فقہاء نے نبی علیہ السلام کو دفن کر دیا ہے۔ وہ شخص بیدار ہوا تو پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہوا کہ حج کے متعلق کسی مسئلہ میں بحث ہو رہی ہے۔ اور ایک فریق واضح احادیث سامنے آنے کے باوجود ماننے سے انکار ہی ہے ایسی احادیث جن میں کسی طرح معین و اعتراض کی گنجائش نہیں، اور اپنی رائے سے فیصلہ کر رہے ہیں۔ کتے ہیں مذہب متعین ہو چکے ہیں اور جھگڑنے والے احادیث کے ذریعے ان کو رد کرنا چاہتے ہیں اور خوب خوب تعصب کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ پس ہم اس رسوائی سے نیکو پناہ مانگتے ہیں۔ میں نے خود نبی علیہ السلام کی میت کی صورت میں دیکھا، جن کو اشیائے دنیا کے لیے جمع مسجد کے ایک حصہ میں دفنایا گیا۔ میں نے سجدہ کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ جگہ مغتوبہ ہے تاکہ سے زبردستی بلا قیمت لی گئی ہے ایسی ہی وجوہات سے مذکورہ بالا لوگوں کے احوال کا تعلق ہے۔ جن کے خوابوں کا ذکر کیا گیا ہے ان حالات کا تعلق ان کی ذوات سے نہیں، دوسری وجوہات سے ہوتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں کہ صرف ان خوابوں کا ذکر کروں جن سے کوئی حکمت ثابت ہو اور جہنم میں یا علم حاصل ہو یا اطاعت کی ترغیب ہو۔ ان میں سے کچھ ذرا

## ملفوظات

### جو حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دیتی ہیں

میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور فرشتوں کو دیکھا یہ سن کر ان کے بارے میں جب ابراہیم بن ہمام اشجیلی نے حدیثوں کو مرتب کرنے اور ان پر عمل کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ ان سے پاس وہ فقہاء بھی تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام کو دفن کیا تھا جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم بن ہمام کو چوم رہے ہیں اور بھینس رہے ہیں۔

بیتنے سے لگا رہے ہیں اور اپنی محبت کا اظہار فرما رہے ہیں۔

ایسی ہی ایک اور بشارت ہے، میں نے نبی کریم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ امام محدث ابو محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الفارسی، مصنف المحلی سے معاف فرما رہے ہیں یہ علم حدیث میں امام۔ عالم اور اس پر عامل تھے۔ روشنی نے ذات اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ذات ابن حزم کو ڈھانپ رکھا تھا، اور اس طرح گھل مل گئے جیسے دو نہیں ایک ہی جسم پاک ہے۔ پس یہ برکت حدیث کی ہے۔

ایسی ہی ایک اور بشارت ہے حصول علم سے پہلے میرے تمام دوستوں نے مجھے کتب رائے (قیاس) پڑھنے کی ترغیب دی مجھے کچھ پتہ نہ تھا۔ نہ علم حدیث کا نہ قیاس کا۔ میں نے خواب میں دیکھا، گویا میں ایک کھلی فضا میں ہوں، اور کچھ مسیح لوگ میرے قتل کے درپے ہیں مجھے بچاؤ کے لیے کوئی پتا ہ گاہ نہیں مل رہی۔ میں نے سامنے ایک ٹیلے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے دیکھا۔ میں ان کی طرف پیکا، آپ نے مجھ پر اپنی چادر پھینکی اور مجھے اپنی مضبوط گرفت میں تعام لیا اور فرمایا میرے دوست میرا دامن تعام لے! کہہ سچ جائے میں نے ان دشمنوں کو دیکھا تو روئے زمین پر مجھے ان میں سے کوئی نظر نہ آیا۔ اسی وقت سے میں خدمت حدیث میں مشغول ہو گیا۔

## اسی مفہوم کی ایک اور بشارت

میں نے امام ابی بکر مالک بن انس اصبحی کو خواب میں دیکھا، سفید کپڑے میں ملبوس۔ بارہ ہاتھ کپڑا زمین پر گھسیٹے جا رہے ہیں باب الفتح نامی دروازے پر کھڑے ہیں۔ میں نے ان سے کہا، مالک! کیا پڑھوں؟ فرمانے لگے کتب رائے پڑھنا چاہتے ہو؟ مجھے ایک شخص نظر آ رہا تھا، جو کتب رائے میں مصروف رہا کرتا تھا۔ دیکھا کہ وہ شخص امام مالک سے منہ موڑ کر ادھر کی کو دیکھنے میں مصروف ہے میں نے کہا اے امام مالک مجھے ڈر لگتا ہے کہ کتب رائے مجھے

اس طرف نہ لے جائیں، جس طرف اس آدمی کو لے گئی ہیں۔ اس پر امام مالک رضی اللہ عنہ ہنس کر پڑے، اور فرمانے لگے سچ کہتے ہو۔ بیٹا! حدیث پاک کی نشر و اشاعت اور اسی پر عمل کرتے رہو۔

علم حدیث کا یہ بھی شرف ہے کہ عالم۔ ابوالعباس احمد بن احمد بن ابواؤد بن علی بن ثابت

بن منصور حریری حفاوی رحمہ اللہ نے، ٹیونس

شہر میں شیخ، صالح، عارف عبدالعزیز بن

## علم حدیث کی فضیلت

ابی بکر قرشی مہدی کے مکان پر مجھے بتایا کہ مجھے (ابوالعباس) کو امام کبیر ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

سے بڑی عقیدت تھی کیونکہ ان کی رائے اچھی اور ذہن پارساتھا۔ لہذا میں دوسرے آئمہ کی

بجائے ان کی طرف مائل تھا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، مگر

آپ نے مجھ سے کلام نہ فرمایا۔ مجھے وجہ پوچھنے کی ہمت نہ ہوئی۔ آپ کے پیچھے پیچھے ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا اے ابو بکر! آپ کے نزدیک آئمہ کے مراتب

کس طرح ہیں؟ انہوں نے فرمایا، ہمارے ساتھ ملے ہوئے احمد بن حنبل ہیں۔ پھر شافعی، پھر

مالک۔ پھر ابو حنیفہ۔ ابوالعباس کہتے ہیں مجھے حیرت ہوئی۔ اور معلوم ہوا کہ نجات حدیث کی

پیروی میں ہے۔ میں نے یہ بات قاضی عبدالوہاب ازدی، سکذرائی کو ۵۹۹ھ میں مکہ معظمہ

میں بتائی تو انہوں نے کہا یہی صحیح ہے اور میں تمہیں ایک حکایت بتاتا ہوں جو ابوالعباس

کے خواب کی تائید کرتی ہے میں نے کہا بتائیے اس وقت ہم رکن یمانی کے سامنے باب

حزودہ کے پاس تھے انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک نیک آدمی تھا جس کی ذات میں بھلائی

اور اچھے فضائل تھے وہ سُرگیا ہمارے ایک نیک آدمی نے اُسے خواب میں دیکھا تو دیکھنے

والے نے اس سے کہا، اے فلاں! جو فرشتے تیرے پاس آئے تو زمین کیسی تھی؟ کہا پانی

کی طرح نرم، کہ جتنی بار اُسے چیرتے رہو بندش نہیں ڈالتی۔ جیسے پانی پھٹ جاتا ہے اور کاٹ

نہیں ڈالتا۔ دیکھنے والا کتا ہے میں نے اسے کہا، تو نے کیا دیکھا؟ وہ بولا میں نے کچھ کتابیں

بند سی پر دیکھیں اور کچھ زمین کی پستی میں، جب میں نے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا۔

کہ بندی پر کتب حدیث میں اور پستی میں کتب رائے۔ اور یہ حالت اس وقت تک رہے گی جب تک دونوں طبقوں سے باز پرس نہیں ہو جاتی۔

## مسجد حرام کی معرفت کی بشارت

میں نے مکہ شریف میں ۱۳۹۹ھ کو خواب میں حضرت ابو بکر صدیق

رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو آپ نے سوال کیا کہ مسجد حرام کی حد کہاں سے کہاں تک ہے جس میں ایک نماز لاکھ کے برابر ہوتی ہے؟ کیا وہ تمام حرم شریف ہے یا مشہور مسجد حرام؟ آپ نے فرمایا نہ میں یہ کہتا ہوں کہ وہ تمام حرم شریف ہے اور نہ یہ کہ صرف مسجد شریف ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ حرم شریف کی حدیں جو مسجد ہے وہاں نماز پڑھی جاتی ہے وہی مسجد حرام ہی کا جز ہے اور اس میں ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے۔ ہمارے نزدیک یہ مسئلہ یونہی ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔

## نیکی کا حکم کرنے کی بشارت

میں نے خواب میں دیکھا کہ حرم مکہ میں ہوں۔ قیامت قائم ہو چکی ہے میں گناہوں کے بدلے عتاب و عذاب کے خوف سے سر جھکاٹے بارگاہ پروردگار میں کھڑا کانپ رہا ہوں تو یہ میرا پروردگار جلّ جلالہ مجھے فرما رہا ہے، میرے بندے مت ڈر! میں تجھ سے اس کے سوا کوئی عمل نہیں چاہتا کہ تو میرے بندوں کی خیر خواہی کرے۔ پس میرے بندوں کی خیر خواہی کر۔ میں تمام لوگوں سے بڑھ کر سیدھے راستے پر چلنے والا تھا۔ جب میں نے راہ خدا کی دشواریاں دیکھیں تو سست ہو گیا۔ میں نے اس رات لوگوں سے الگ تھلک رہ کر نفس کے آرام کا تہیہ کر لیا کہ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو، سو یہ خواب دیکھا۔ صبح بیدار ہوا تو لوگوں کی خاطر بیٹھ گیا ان کو کھلا راستہ دکھانے لگا اور وہ آفات بیان کرنے لگا، جو فقہاء، فتناء، صوفیاء اور عوام غرضیکہ ہر قسم کے لوگوں کے لیے مسلک ہیں اس پر وہ سب مجھے



ہلاک کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے سو اللہ نے ان کے مقابلہ میں میری مدد کی اور اپنے فضل و کرم سے مجھے بچا لیا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا اَلَّذِيْنَ النَّصِيْحَةُ مِنْ دِيْنِ خِيَرَةٍ هِيَ هِيَ هِيَ۔ اللہ، رسول، مسلمان حکمرانوں اور مسلمان عوام کے لیے، اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے۔

## ایمان کی ترغیب دینے والا خواب

مجھے کمال الدین ابو عمر و عثمان بن ابو عمر و ابہر سی شافعی نے جو حضرت برادر بن عازب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے مسجد اقصیٰ میں بتایا۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے سنا ہر نبی کی آل و جماعت ہوتی ہے اور میری آل و جماعت مومن ہے بار بار اس بات کو دہراتے۔ ہے انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو خواب میں یہ فرماتے سنا، انبیائے کرم اپنی امتوں کو یہ حکم دیتے رہے کہ سننام کی عبادت نہ کریں اور میں نے اپنی امت کو حکم دیا ہے کہ اذان کی عبادت نہ کریں۔

## حفظ قرآن کی ترغیب والا خواب

میں نے خواب دیکھا، گویا قیامت قائم ہے۔ لوگ جمع ہیں۔ میں علیین سے تلاوت قرآن کی آواز سنی۔ میں نے کہا ایسے وقت میں یہ قرآن پڑھنے والے کون لوگ ہیں۔ انہیں ذرہ خوف نہیں۔ مجھے بتا گیا کہ یہ قرآن کے حامل ہیں۔ میں نے کہا، میں بھی ان میں سے ہوں۔ میرے لیے ایک سیڑھی لٹکائی گئی جس کے ذریعے میں علیین کے ایک محل میں پہنچ گیا وہاں چھوٹے بڑے سب اللہ کے رسول ابوبکر و عقیل علیہ السلام سے قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ میں بھی ان کے سامنے بیٹھ گیا اور قرآن مجید پڑھنے لگا۔ بالکل امن سے۔ نہ خوف نہ گھبراہٹ، نہ حساب۔ لوگ میدانِ محشر کے جس رنج و غم

میں مبتلا تھے مجھے اس کا پتہ تک نہ تھا۔ نبی علیہ السلام نے فرمایا قرآن کے عامل ہی خاص اللہ والے ہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ وہ محلات میں امن سے ہوں گے۔

## قیام لیل کی ترغیب کا خواب

میں نے خواب میں دیکھا گویا مکہ مکرمہ میں ہوں اور نبی علیہ السلام کے ساتھ ایک گھر میں ہوں۔ میرے اور آپ کے درمیان سخت قُرب و ملاپ ہے گویا میں آپ، اور آپ میں۔ مجھے آپ کا چھوٹا بیٹا نظر آ رہا ہے۔ جب نبی علیہ السلام کے پاس کوئی شخص زیارت کرنے آتا آپ اس چھوٹے صاحبزادے کو باہر نکالتے تاکہ لوگ اس سے برکت حاصل کریں اور اس سے پہچانیں۔ اس چھوٹے صاحبزادے کی اللہ کے ہاں بڑی قدر و منزلت تھی اسی اثنا میں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس چھوٹے صاحبزادے کے ہمراہ باہر تشریف لائے۔ پھر میری طرف پلٹ کر فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے مدینہ منورہ چلنے اور اس کے دو مشرقی حصوں میں نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ میں نبی علیہ السلام سے جدا نہیں ہوتا ہے۔ اور میری نظریں برابر آپ پر لگی ہوئی تھیں۔ گویا میں سرکار کی ذات بن گیا۔ نہ میں آپ کا عین تھا نہ غیر اس اثنا میں کہ آپ مکہ مکرمہ کے درمیان تھے کہ آپ نے آسمان سے خیر عظیم (بڑی بھلائی) اترتی دیکھی۔ فرمایا جبریل یہ بڑی بھلائی کہا کہ اس جیسی میں نے کبھی نہیں دیکھی انہوں نے کہا یہ بڑی بھلائی عرش اعلیٰ سے تہجد گزاروں پر اترتی ہے (پھر جبریل نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا) تو اس قابل کہاں کہ ان میں شامل ہو سکے۔ پھر جبریل نے تہجد گزاروں کی تعریف شروع کر دی جو اللہ کی رضا جوئی کے لیے پڑھتے ہیں۔ میں نے ایسی تعریف کبھی نہیں سنی۔ اللہ کی قسم نبی علیہ السلام ان سب میں اعلیٰ و افضل تھے۔ میں سمجھ گیا کہ جبریل کا درج بالا قول میرے بارے میں تھا یعنی تو اس قابل کہاں کہ ان میں شامل ہو سکے۔ اور میں بیدار ہو گیا۔

## بشارت نیکیوں کی دعائیں حاصل کرنے کی ترغیب

میں اشبیلیہ شہر میں شیخ متقی بنیک ابو عمران موسیٰ بن عمران ماترلی کے پاس حاضر ہوئے۔  
میں نے ان کو ایک خوشی کی بات بتائی۔ انہوں نے مجھے مبارکباد دی، اور فرمایا اللہ نے تمہیں جنت  
کی بشارت دی ہے ٹھیک اسی طرح جیسے مجھے دی۔ چند ہی دن گزرے تھے کہ میں نے اپنے ایک  
فوت شدہ ساتھی کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے ایک طویل سلسلہ  
کلام میں اپنی بھلائی ذکر کی۔ پھر مجھے کہا کہ اللہ نے مجھے یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ توجنت میں  
میرا ساتھی ہوگا۔ میں نے کہا یہ تو خواب کی بات ہے اپنی بات پر کوئی دلیل لاؤ۔ کہنے لگا ٹھیک  
ہے۔ کل ظہر کے وقت بادشاہ تجھے قید کرنے کے لیے اپنے پاس بلا لے گا۔ پس اپنی فکر کر۔  
میں صبح بیدار ہوا، تو اس وقت تک کوئی ایسا سبب نہ تھا کہ میرا بلاوا ہوتا۔ جب نماز سے  
فارغ ہوا تو بادشاہ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ میں نے کہا خواب سچا ہو گیا۔ پندرہ دن تک میں  
دوپوش رہا۔ یہاں تک کہ بلاوا اٹل گیا۔ یہ سب نیکیوں کی دُعا سے ہے۔

## بشارت

میں نے خواب میں دیکھا گویا اللہ تعالیٰ مجھے بلا رہا ہے اور فرماتا ہے، اے میرے  
بندے! اگر تو میرا مقرب، معزز اور انعام یافتہ ہونا چاہتا ہے تو کثرت سے پڑھا کر  
رَبِّ اَرِنِي اَنْظُرُ الْيَدَ - ترجمہ: پروردگار مجھے اپنا دیدار عطا فرما!  
کہ میں تجھے دیکھوں۔

## یہ بات مجھے بار بار فرمائی۔ قرآن کے متعلق خواب

میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، عرض کیا، یا رسول اللہ!

کے فرمان :-

وَالْمُطَلَّقاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ تَرْجَمَةً طَلَّاقٍ دَالِيَاں اپنے آپ کو تین قرۃ  
ثَلَاثَةَ شُرُوءٍ ۔ تک رو کے رکھیں ۔

میں قرۃ سے کیا مراد ہے، حیض یا طہر؟ کیونکہ یہ لفظ دو مستفاد معنوں میں استعمال ہوتا ہے، اور  
علمائے اس میں اختلاف کیا ہے اور اللہ نے جو کچھ آپ کی طرف آمارا، اس کی مراد آپ بہتر  
جانتے ہیں تو نبی علیہ السلام نے فرمایا: ”جب اس کا جمع شدہ مواد ختم ہو جائے تو پھر اس پر پانی  
اندھیلو۔ اور اللہ کے دیئے رزق سے کھاؤ“ میرے دل میں یہ بات آئی کہ آپ کی مراد حیض  
ہے سو میں نے عرض کیا کہ پھر وہ حیض ہے! آپ نے پھر وہی بات نوٹائی جب اس کا جم  
شدہ مواد ختم ہو جائے تو پھر اس پر پانی اندھیلو، اور اللہ کے دیئے رزق سے کھاؤ“ جیسے  
پہلے فرمایا تھا۔ میں پھر پوچھتا اور آپ پھر وہی جواب دیتے تین مرتبہ ایسا ہی ہوا اور سرکار  
مٹکرائے اور مجھے یقین ہوتا گیا کہ آپ کی مراد حیض ہے۔

## بشارت

میں نے خواب دیدار می سے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے ہاتھ میں  
دھوپ تاپنے کا آلہ تھا آپ نے یہ فرما کر پھینک دیا کہ یہ ملعون بدعت ہے (۹) نماز اسی طرح  
پڑھو جیسے تمہارے بے شریعت میں مقرر کی گئی ہے۔

## بشارت

اس بشارت سے یہ معلوم ہو گا کہ جو شخص تین طلاقیں زبان سے دے وہ ایک ہو سکتی  
ہیں یا نہیں؟ میں نے مکہ مکرمہ میں نبی علیہ السلام کو خواب میں باب اجیاد اور باب جزوہ کے  
درمیان دیکھا۔ محمد بن مالک صدیقی تمسانی آپ کے سامنے صحیح بخاری پڑھ رہے ہیں۔ میں نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے سمجھے تین طلاقیں اور طلاق دینا نہیں  
 چاہتا۔ یا دی نہیں۔ کیا یہ اس کے کہنے کے مطابق تین ہوں گی یا ایک؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا  
 یہ جیسے اس نے کہاتین ہیں۔ میں نے عرض کیا بعض علما اُسے ایک قرار دیتے ہیں؟ فرمایا انہوں  
 نے وہ کہا جو ان تک پہنچا، اور انہوں نے اپنی دانست میں ٹھیک کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
 میں اس مسئلہ میں اللہ کے نزدیک آپ کا صحیح فیصلہ معلوم کرنا چاہتا ہوں میں یہ اس کے کہنے کے  
 مطابق تین طلاقیں ہیں، وہ عورت اس شخص کے لیے کسی اور شخص سے نکاح کرے، قربت کرے۔  
 پھر طلاق اور عدت کے بغیر حلال نہیں۔ گویا اس مجلس میں بار بار آپ کی بات رد کرنے والا ابلیس  
 تھا اور گویا میں نبی علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں اور گویا انار کا دھندہ سرکار کے رخساروں  
 پر سچوٹا گیا تھا۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور آپ کے فرمان کو رد کرنے والے سے مخاطب ہو  
 کر زوردار لہجہ میں فرمایا: ”شتر مگاہوں کو حلال کرنا چاہتے ہو؟ یہ جملہ کئی بار فرمایا۔ جیسا اس نے  
 کہا یہ تین ہیں جیسا اس نے کہا یہ تین ہیں۔ پھر پڑھنے والے نے کتاب صحیح بخاری پڑھی۔ جب  
 مجلس کی کاروائی مکمل ہو گئی تو حضور علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور رکن یمانی کی  
 طرف رخ کر کے یہ دعا مانگی: ”اللہ! ہمیں اچھی بات سنا۔ اور ہمیں اچھی بات کی اطلاع دے۔  
 اللہ! ہمیں عافیت عطا فرمائے اور اسے ہمارے لیے دائمی کر دے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے  
 دلوں کو پرہیزگاری پر جمع کر دے اور ہمیں اس بات کی توفیق۔ سننے جو اسے محبوب و پسند ہے  
 اور میرا خیال ہے کہ آپ نے سورہ بقرہ کی آخری آیتیں تلاوت فرمائیں۔“

## بشارت

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک تم قبروں  
 میں فتنہ دجال کی طرح یا قریب آزمائے جاؤ گے۔ پھر قبیلہ رُح ہو کر آپ نے اپنی آستینیں ہرٹھائیں  
 بازو مبارک غریاں ہوئے، مصلنے پچھا کر دو رکعت نماز پڑھی، میں بھی آپ کی دائیں طرف کھڑا

ہو گیا اور دوسری رکعت پالی۔

## بشارت طواف کے بعد دو رکعت

میں نے سنیہ کو مکہ مکرمہ میں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، فرماتے ہیں اے اس گھر کے مالک! یا ساکنو! اس طواف کرنے والے سے کہو۔ جب بھی طواف کریں بعد میں دو رکعت نماز ادا کر لیا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس نماز سے ایک فرشتہ قائم کرتا ہے جو قیامت تک اللہ کی بڑائی بولتا رہتا ہے۔ (اللہ اکبر) یا اس کی تسبیح (سُبْحَانَ اللَّهِ) کرتا رہے گا، شک مجھے ہو گیا ہے۔ (کہ دو میں کون سا لفظ آپ نے بتایا تھا)

## بشارت

یہ خواب اس درخت کی وضاحت کرتا ہے۔ جس کا ذکر قرآن کریم کی سورہ نور میں اس طرح آیا ہے۔

لَا شَرْقِيَّةَ وَلَا غَرْبِيَّةَ - ترجمہ: نہ مشرقی نہ مغربی

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ تو عرض کیا حضور! اللہ فرماتا ہے: ”وہ چراغ روشن کیا جاتا ہے ایک بابرکت درخت سے یعنی زیتوں سے“ ”آخر تک“ یہ درخت کیا ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو کنایتاً درخت فرمایا ہے۔ اسی لیے اس سے جنتوں کی نفی فرمائی ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ جہات سے مقید نہیں اور مشرق و مغرب کنایہ ہے اصل اور فرع سے۔ کہ اللہ تعالیٰ مادیوں اور اصل کا خالق ہے۔ اگر اللہ کی ذات نہ ہوتی تو مادہ واصل نہ ہوتے۔ یہ تمام تشریح ایک طویل سلسلہ کلام میں فرمائی۔ اس کلام سے پہلے مجھے فرمایا کرتے تھے۔ کہ تو اس درخت کی حقیقت جانتا ہے حالانکہ مجھے اس کا کوئی علم نہ تھا۔ جب آپ فرماتے تھے اس کا علم ہے تو میں عرض کرتا، جی ہاں مجھے علم ہے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک

سے سُنتا چاہتا ہوں۔ تو آپ مذکورہ بات فرماتے اور میں بیدار ہو گیا یہ میں کچھ مشاہدات، جو میں نے دیکھے جو اس وقت میں نے برسبیل مذکورہ بیان کر دیئے ہیں اور سب تعریف اللہ پروردگار جہان کے لیے اور درود و سلام اس کی مخلوق میں سے برگزیدہ ترین بہستی، ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی آل و اصحاب پر، ایسا سلام جو روز جزائک نازل ہوتا رہے۔ شیخ اکبر کا رسالہ ختم ہوا۔ میں نے سیدی ابوالموہب شاذلی کی ایک کتاب دیکھی ہے جو سب کی سب ان کی نبی علیہ السلام سے ہونے والی ملاقاتوں سے متعلق ہے اور میں نے ایک رسالہ دیکھا ہے جس میں ان پچاس مشاہدات نبویہ کا ذکر ہے جو سید محمد محفوظ مغربی بن بابا بس رضى اللہ عنہما سیدی محی الدین اور باقی اولیاء عارفین کو حاصل ہوئے۔

## فصل چند مشاہدات نبویہ اور خواب جو مولف کتاب کو حاصل ہوئے

اس فقیر حقیر یوسف نبہانی، مولف کتاب ہذا کو چند مشاہدات، اس نبی کریم کی خدمت کے طفیل حاصل ہوئے ان پر فاضل تردد و سلام ہو و اللہ کے فضل و احسان سے مزید کا خواہستگاہوں۔

### پہلا مشاہدہ

میں جب لا ذقیر میں وزیر انصاف تھا، یہ ۱۳۰۳ھ کا واقعہ ہے میں نے ان الفاظ سے درود شریف پڑھا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَاحِبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْاَمِّ وَالْاَحْ وَ عَلٰی  
جَسَدِهِ فِي الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہِ فِي الْقُبُورِ وَ عَلٰی  
آلِہِ وَ صَحْبِہِ وَسَلِّمْ

ترجمہ: الہی روحوں میں سے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر اور جسموں میں سے آپ کے جسم پر اور قبروں میں سے آپ کی قبر پر درود و سلام بھیج اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

میں اس وقت بستہ پڑ بیٹا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ میں اسی وقت سو گیا۔ میں نے کامل جو دہریوں چاند زمین کے قریب دیکھا، میرے اور اس کے درمیان قریباً بیس ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ اس میں میں نے ایک اتھائی خوب صورت چہرہ دیکھا تمام اعضا بالکل صاف صریح۔ بومیری طرف خوشی خوشی دیکھ رہا تھا اور میں اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور مجھے قطعی معلوم ہو گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ ملاقات کا یہ وقت نہایت مختصر ہے۔ میں نے سوچا کوئی عزیز تر چیز آپ سے مانگوں۔ پھر میرے سامنے یہ کھٹک ہوئی کہ اچھا خاتمہ ہی عزیز تر چیز ہے۔ چنانچہ میں نے آغاز گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ سے ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں۔ یہ بات میں نے کئی بار دہرائی۔ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، صرف یہ بات (اطمینان بخش) تھی کہ میری طرف آپ نظر کرم سے دیکھ رہے تھے۔ پھر چاند کی روشنی ذات اقدس کے چہرہ مبارک پر آہستہ آہستہ غالب آگئی۔ یہاں تک کہ ذات اقدس بالکل غائب ہو گئی۔ اور حسب عادت بالکل چاند رہ گیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا، سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہے۔

## دوسرا خواب

میں نے ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۶ھ کو خواب دیکھا گویا میں حیات غامبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہوں۔ میں اس جگہ داخل ہوا جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ میں اس جگہ کو پہچانتا نہیں۔ شاید مدینہ منورہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ نبی علیہ السلام سوتے ہوئے ہیں اور آپ کا چہرہ اقدس ننگا ہے۔ میں نے قریب ہی بیٹھ کر آپ کی



طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اور آپ کے بیدار ہونے کا انتظار کرتے لگا۔ میرے پیچھے دو یا تین آدمی اور بھی۔ اسی نیت سے بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر بعد نبی علیہ السلام اٹھ کر ایک کرسی نما بلند جگہ پر جا کر بیٹھ گئے۔ جو اس مکان کے درمیان تھی۔ دیگر لوگوں سے پہلے میں حاضر خدمت اقدس ہوا۔ میں نے آپ کے دایاں ہاتھ مبارک پکڑا اور ظاہری و باطنی طرف اسے بار بار بو سے دینے پھر میں سرکار کے مقدس پاؤں کی طرف بگڑ گیا اور کئی بار ان کے بھی بو سے لیے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا، تم جنت میں جاؤ گے۔ اور اس بات کو آپ نے کسی چیز سے مشروط فرمایا پس میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور اپنے دعاگوؤں کے لیے راحت و عاقبت مانگتا ہوں پھر نبی علیہ السلام نے مجھے ایک شخص کی وجہ سے عتاب فرمایا جس نے مجھ سے کچھ رقم مانگی تھی۔ پس میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معذرت کی کہ اس وقت میرے پاس اسے دینے کے لیے کچھ نہیں تھا۔ مجھ سے فرمایا۔ اللہ کے دوستوں نے اس بات یعنی اس شخص کو کچھ نہ دینے کو ناپسند کیا ہے۔ میں نے عرض کیا، سرکار! آپ تو نبیوں، ولیوں بلکہ تمام کائنات کے سرکار ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ تمام حضرات آپ کے صدقے مجھ سے راضی ہو جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی راضی نہ ہو اور پھر راضی ہو جائے اور میں نیند سے بیدار ہو گیا، اور میں اس قدر خوش و خرم تھا کہ کیفیت بیان سے باہر ہے اور یہ نیند سحری کے وقت بیداری کے قریب تھی اور میں نے نبی علیہ السلام کو خالص سفید رنگ میں دیکھا جس میں سُرخ نہ تھی (۹) اور بعض روایات کے مطابق آپ ایسے ہی تھے۔ سو ظاہر یہ ہے کہ سرکارِ نرم و نازک جسم کی وجہ سے کبھی تو خالص سفید رنگ میں ظاہر ہوتے تھے اور کبھی عوارضات کی بنا پر اس میں سُرخ نظر آتی تھی۔ مثلاً کبھی راحت و سکون ہے، کبھی تھکاوٹ، کبھی کبھی ٹھنڈک کبھی گرمی۔ جیسا کہ بہت سے لوگوں میں یہ احوال نظر آتے ہیں۔ اور باقی اوصاف جو میں نے دیکھے ہیں۔ وہ وہی ہیں جو باب شامک میں آپ کے صحابہ کرام سے مروی ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین سب تعریف اللہ پروردگارِ عالمیان کے لیے۔

## تیسرا مشاہدہ

دوسرے مشاہدے سے تقریباً پانچ ماہ بعد میں نے ایک اور مشاہدہ دیکھا۔ یہ بھی نمازِ فجر سے ذرا پہلے تھا۔ پہلے مشاہدے کی طرح خالص سفید رنگ، اور اس مشاہدے میں میں نے نبی علیہ السلام کے سامنے دو قلمیں دیکھیں۔ ایک صحیح و مکمل اور دوسری کچھ ٹوٹی ہوئی۔ جس کا اکثر حصہ بیکار تھا اور صرف پانچ قراط کے برابر صحیح۔ سیدھی بھی نہ تھی۔ ٹیڑھی تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ ٹوٹا ہوا قلم آپ کے کس کام کا؟ لہذا میں حاصل کر لوں تاکہ مرتے وقت اپنی قبر میں اسے رکھنے کی وصیت کر جاؤں اور میری نجات کا سامان ہو جائے۔ مگر شرم کے مارے میں کھل کر مانگ نہ سکا۔ میں نے تمہید گفتگو شروع کر دی تاکہ مناسب مواقع پر اسے حاصل کر سکوں تو میں نے عرض کیا، حضور! کیا یہی آپ کی حیاتِ ظاہری میں آپ کا قلم تھا۔ جو اس زمانہ سے بچا چلا آ رہا ہے۔ میرے دل میں یہ کھٹکتی تھی کہ یہ زمانہ وہ نہیں۔ اگرچہ آپ آج بھی زندہ ہیں۔ مرنے نہیں۔ سرکار نے فرمایا ہاں! اس سے تمہارا مقصد کیا؟ میں نے عرض کیا حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنا قلم مجھے عطا فرمادیں تاکہ قبر میں میرے ہمراہ دفن کیا جائے۔ آپ نے اس انداز سے مجھے فرمایا گویا قلم مجھے عنایت فرما دیا ہے کہ تم تو شیخ سعید میں دفن کئے جاؤ گے! پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ واللہ رب العالمین۔ خواب میں ہی میرے دل میں یہ بات آئی کہ ایک قبرستان ہے جسے شیخ سعید کا قبرستان کہتے ہیں۔ میں نے یہ قصہ اپنے ایک پچھ دوست سے بیان کیا تو اس نے محمد سے کہا شیخ سعید تم خود ہو اور نبی علیہ السلام کی طرف سے یہ اشارہ ہے۔ تمہارے اس شعر کی طرف جو نعلین شریف کی مدحیہ نظم کے آخر میں ہے۔

سَعِيدُ ابْنُ مَسْعُودٍ يَخْدُمُنِي مَتَى تَعْلِيهِ

وَ اَنَا السَّعِيدُ يَخْدُمُنِي يَمِثَالِهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود تو حضور کے جوتے مبارک کی خدمت کر کے سعادت مند

ہو گئے، اور میں اس (نعل مبارک) کے نقشے کی خدمت کر کے سعادت مند ہوں۔  
میں اس تعبیر سے بہت خوش ہوا، اللہ اس کو سچ کر دے۔

## چوتھا مشاہدہ

میں کچھ دنیوی امور کی خاطر کچھ غیر متقی اور غیر صالح بڑے لوگوں کے پاس آیا جایا کرتا تھا، اس بنا پر مجھے کچھ پریشانی رہتی تھی۔ اور میں ڈرتا تھا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔ میں دل میں اس کے جائز ہونے کی اپنے طور پر یہ دلیل پکرتا۔ کہ جب نبی علیہ السلام طائف سے واپس آئے۔ تو مکہ شہر میں مطعم بن عدی کے پاس ٹھہرتے تھے۔ یہ واقعہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور جناب ابوطالب کی وفات کے بعد پیش آیا تھا۔ آپ کے خاندان والوں نے آپ سے نامناسب سلوک کیا اور آپ غمزدہ واپس ہوئے۔ اب آپ کے لیے مکہ معظمہ میں کسی بڑے شخص کی پناہ و حمایت کے بغیر داخل ہونا ممکن نہ تھا۔ سو آپ نے مطعم بن عدی کی طرف پیغام بھیجا، جنہوں نے حامی بھری۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ذمہ داری پر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے اور طواف کعبہ کے بعد ان کے گھر تشریف لے گئے، اس سفر میں آپ کے غلام زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ میں نے جب اس واقعہ پر غور کیا تو بات آسان ہو گئی۔ سو اللہ میں مجھے اس خواب کا کچھ مشاہدہ حاصل ہوا۔ تو میں نے اسے غنیمت جانا، اور سو گیا دیکھا کیا ہوں گویا میں مکہ معظمہ کے نواح میں ایک بلند جگہ پر ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بلند جگہ سے پایادہ شہر میں داخل ہو رہے ہیں۔ آگے آگے آپ اور آپ کے پیچھے ایک اور شخص چلا آ رہا ہے۔ آپ کے اور میرے درمیان تقریباً دو سو قدم کا فاصلہ ہے۔ میں پیچھے سے آپ کو اور آپ کے پیچھے چلنے والے شخص کو دیکھ رہا ہوں اور طواف کعبہ کے لیے مسجد حرام کی طرف جا رہے ہیں۔ مجھے نبی علیہ السلام کی اس جرأت پر تعجب ہو رہا تھا کہ اہل مکہ آپ کے شدید ترین مخالف ہیں اور آپ دیدہ دلیری سے جا رہے ہیں

پھر میں بیدار ہو گیا، اور یہ بات یاد آئی کہ یہ حالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زید کے بھراؤ مکتہ میں داخلے کی ہے اور طائف سے آپ اسی حال میں مکہ کی طرف لوٹے تھے۔ اس سے مجھے بڑا اعتماد و اعتبار حاصل ہوا۔ واللہ رب العالمین۔

## پانچواں مشاہدہ

میری بیوی صفیہ بنت محمدؐ بیک سبحان الیروتیہ، سچی عورتوں میں سے ہے۔ آج تک میں نے اس سے جھوٹ نہیں سنا۔ اس نے مجھے گذشتہ رمضان ۱۳۱۷ھ میں مجھے بتایا کہ وہ بروز بدھ ۲۳ رمضان، مکمل طہارت کی حالت میں سو گئی۔ سحری سے ذرا پہلے اس نے مجھے اس حالت میں دیکھا جہاں ہم سویا کرتے تھے۔ ایک ایسی مجلس میں جو ہمارے ہاں منعقد ہوا کرتی تھی۔ ہمارے پاس دو عمدہ جدید ترین چراغ تھے جن میں زیرتون کا تیل استعمال ہوتا تھا۔ ان میں سے ایک تو میرے اس کمرے میں جہاں میں سویا کرتا اور دوسرا اس کمرے میں جس میں اس نے مجھے خواب میں بیٹھا ہوا دیکھا تھا۔ میں نے یہ چراغ جو حجرے میں تھا لے کر اس (بیوی) کو دے دیا۔ اس چراغ میں روشنی نہ تھی۔ میں نے اس سے کہا یہ لے لیجئے، اس (بیوی) نے وہ چراغ لے لیا۔ اور مجھے کہنے لگی۔ میں اسے روشن کروں؟ آپ کے حجرے والا تو روشن ہے۔ یعنی اس کو بھی روشن کرنا ضروری نہیں۔ میں نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر میں نے جواب سنا، ہاں! آواز میری آواز کی طرح بہت خوبصورت تھی۔ اس پر میں نے باریک نظر سے اپنے آپ کو دیکھا تو محسوس ہوا کہ میں، میں نہیں اور میری بیوی نے میری جگہ ایک اور انسان دیکھا۔ جس کے سر پر کڑھائی شدہ ٹوپی ہے جسے صوفیا پہنتے ہیں۔ بڑی خوب صورت، خوشبودار، سرخ ریشم سے کڑھائی کی ہٹوئی۔ اس پر شال۔ ٹوپی نے پیشانی اور آنکھوں کو چھپا رکھا ہے۔ اس نے باقی سرخ رنگ کا چہرہ دیکھا، سیاہ داڑھی، جس میں تمھوڑے سے بال سیاہ۔ اچانک کوئی کہنے والا کہتا ہے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس نے حجرہ مبارکہ نور سے پُر دیکھا جو چھت تک روشنی سے بھرا ہوا تھا۔ (میری بیوی نے)

یہ معلوم کرنا چاہا کیا یہ روشنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے۔ یا جگرے میں موجود دوسری چراغ کی ہے جو میں نے اسے نہیں دیا تھا! اس نے اس چراغ کو دیکھا، تو وہ روشن نہیں تھا، اب اسے یقین ہو گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے۔ اب اس پر نبی علیہ السلام کی رحمت کی بنا پر عاجزی و انکساری کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اور اسی حال میں بیدار ہو گئی۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللہ پروردگار عالمیان کا شکر ہے۔

## بچھا مشاہدہ ادیب آفندی ابن محمد الحفاشامی مقیم بیت کا

اس شخص (ادیب آفندی) نے متعدد لوگوں کو تین سال ہوئے یہ بات بتائی کہ اس نے اس دھان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ کے ارد گرد لوگ جمع تھے۔ فرمایا شیخ یوسف بہانی جنت میں موسیٰ بن عمران صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں میں سے ہیں۔ پھر بیدار ہو گیا۔ مجھے یہ بات کسی اور کے ذریعے پہنچی ہے۔ پھر اس نے مجھے دیکھا اور لفظ بلفظ یہی بات میرے سامنے کہی۔ یہاں تک کہ میں نے لفظ شیخ کے بارے میں دوبارہ پوچھا تو اس نے تاکید سے کہا کہ یہی الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں سنے ہیں۔ اللہ پروردگار عالمیان کا شکر ہے۔

## ساتواں مشاہدہ

### داؤد سنف کی راہ غزالہ نابلسی کا

یہ ایک نیک، پارسا بزرگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکثرت دیکھنے کیلئے مشہور ہیں۔ انہوں نے مجھے تقریباً ایک سال پہلے بتایا کہ انہوں نے جامع اموی دمشق، شام میں نبی علیہ السلام کو دیکھا۔ آپ کے آس پاس بہت سے لوگ تھے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تر مجھے دیکھا۔ واللہ رب العالمین۔

## آنکھوں کا مشاہدہ

تقریباً سات سال ہوئے میں نے خواب میں دیکھا کہ بیٹھا ہوا ہوں، اور میرے ارد گرد لوگ ہیں۔ میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ تمام لوگ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے اور آپ کی مدح و ثناء میں مصروف ہیں۔ وہ تمام اس سلسلہ میں سرگراہی سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ پس درحقیقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی اپنی حمد و ثناء کرتے ہیں اور وہی اپنے احوال و اوصاف پر کتابیں مرتب فرمانے والے ہیں۔ لگتا تھا کہ بعض لوگوں کو میری اس بات پر تعجب ہو رہا تھا لہذا میں نے اس کو پوری طاقت سے دہرانا شروع کر دیا یہاں تک کہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ واللہ رب العالمین۔

## نواں مشاہدہ

جب میں نے نعلین شریفین کا نقشہ شائع کیا تو خواب میں دیکھا گیا ہوں کہ منگل کے دن گیارہ شعبان ۱۳۱۵ھ بعد نماز فجر، بری راستے سے سفر حج پر چل پڑا ہوں پھر میں نے پتھروں سے تعمیر شدہ ایک مزار دیکھا۔ اس کے اندر ایک پتھر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان قدّم تھا۔ جسے اسی لیے وہاں نصب کیا گیا تھا کہ لوگ اس کی زیارت کریں اور اس سے برکت حاصل کریں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ مزار تو میں نے ہی تعمیر کیا ہے۔ پس میں اس کے سامنے کھڑا ہو گیا، اور عرض کیا: ”الہی! میں تیری بارگاہ میں اس نشان والے (آقا) صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتا ہوں کہ مجھے حج مقبول نصیب فرما۔ پھر میں خواب سے بیدار ہو گیا۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی ہے کہ نعلین شریفین کا یہ نقشہ صحیح ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلی نعلین شریفین کے مطابق ہے۔  
واللہ رب العالمین۔

## دسواں مشاہدہ

میں نے ۱۳۱ھ کو خواب میں دیکھا کہ ایک جماعت کے سامنے میں یہ مسئلہ بیان کر رہا ہوں۔ کہ ساری کائنات نبی علیہ السلام سے کس طرح تمام نیکیوں میں مدد حاصل کرتی ہے؟ میں اس کی مثال اس بڑے حوض سے دے رہا ہوں جو بیروت شہر کے باہر ہے جس میں نہر کا پانی جمع کیا جاتا ہے، اور اس سے لوہے کے چھوٹے بڑے بے شمار مکانوں وغیرہ کو پانیوں کے ذریعے شہر کے مختلف علاقوں میں سپلائی کیا جاتا ہے۔ میں نے ان سے کہا، بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل و کرم ہی وہ بڑا حوض ہے جس میں نہر کا پانی جمع ہوتا ہے اور وہاں سے لوگوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ اور مخلوق کے درمیان ہر نعمت کا واسطہ ہیں۔ کہ پہلے اللہ تعالیٰ اس کا فیضان آپ پر کرتا ہے اور پھر آپ کی طرف سے مخلوق کو حاصل ہوتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین کہ ان سب نے ان کی تصریح و تائید کی۔ میں نے اپنے قصیدہ ہمزید میں یہی مضمون بیان کیا ہے۔

مَصْدَرُ الْمَكْرَمَاتِ مُوَيِّدُهَا الْعَدُّ كِتَابُ الْوَرَى بِهِ كَرَّمَاءُ

آپ تمام خوبیوں کے منبع ہیں جن کا گھاٹ (پانی) میٹھا ہے۔ کائنات کے کریم آپ ہی کی وجہ سے کریم ہیں۔

أَفْرَغَ اللَّهُ فِيهِ كُلَّ الْعَطَايَا وَالْبَرَايَا مِنْهُ لَهَا اسْتِعْطَاءُ

اللہ نے آپ کی ذات میں تمام عطائیں جمع فرمادیں اور ساری کائنات اپنے لیے سترہ سے عطائیں حاصل کرتی ہے۔

احیاء العلوم اور القاموس کے شارح۔ متوفی ۱۲۵۱ھ۔ میرے گھر واقع بیروت میں بطور مہمان ہیں۔ اس رات میرے گھر میں شیخ عبد اللہ بن ادیس سنوسی بالفاسی محدث رحمہم اللہ اجمعین مہمان تھے۔ اللہ مجھے اور ان کو باعمل علما کے گردہ میں، رسولوں کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے قیامت کے دن اٹھائے۔ یہ حضرات توحیدیت باعمل علما اور ائمہ دین تھے۔ رہ گیا میں تو اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے آپ کو خوب جانتا ہوں کہ میں ویسا تو کیا اس کے قریب بھی نہیں۔ میرے اور ان کے درمیان کوئی مناسبت نہیں، ہاں مجھے ان سے محبت ہے اور ان جیسے باعمل علما اور ائمہ اہل اسلام سے پیار۔ اسی نسبت محبت سے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور ان حضرات کی زیارت خواب میں کر لیتا ہوں۔ اس سے مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے انہی کی جماعت سے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے اٹھائے گا۔ کیونکہ امام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں یہ صحیح حدیث نقل کی ہے۔

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ - ترجمہ: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے

محبت کرے

نیرام بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں اور دوسرے محدثین نے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ گشت لگانے والے (سیاحین) فرشتے ہیں۔ جو ذکر کی مجلسیں ڈھونڈتے رہتے ہیں جو ان مجالس میں آتے ہیں تو آسمان تک ان کو اپنے پیروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب لوگ اٹھ کر ادھر ادھر چل پڑتے ہیں تو فرشتے اپنے رب کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے، تم کہاں سے آئے؟ وہ کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے ہاں سے ہو کر آئے ہیں جو تیری پاکی (تسبیح) بولتے حمد و ثنا کرتے (تحمید) اور بڑائی بولتے (تکبیر) اور لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے تیرے جنت کا



سوال کرتے اور تیری آگ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جنت و آگ دیکھی ہے؟ کہتے ہیں نہیں، فرماتا ہے اگر دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہو؟ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو بخش دیا اور جو انہوں نے مانگا میں نے دیا۔ پھر کہا جاتا ہے ان میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہو گیا جو ان میں سے نہیں تھا وہ کسی کام کے لیے آگیا تھا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کی وجہ سے ان کے پاس بیٹھنے والا بد بخت نہیں رہتا ۱۱ الخ

تو دیکھو کہ اللہ کی رحمت اس شخص کے کس طرح شامل حال ہو گئی۔ حالانکہ وہ ان لوگوں میں شامل نہ تھا۔ صرف وقتی طور پر ان کی مجلس میں شریک ہو گیا۔ یونہی اللہ کی رحمت میرے شامل حال ہو گئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باعمل علما اور ان اولیا عارفین سے محبت رکھتا ہوں، جو راہنما اور راہ شناس ہیں۔ یونہی تمام نیک اہل ایمان اور مسلم عوام سے بھی مجھے محبت ہے۔ سب تعریفیں اللہ پروردگار عالمیان کے لیے ہیں۔

## ان مشاہدات کے بیان کرنے کی غرض

میں نے یہ خوبصورت مشاہدات محض اس لیے بیان کئے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مجھ پر بہت بڑی عنایات میں سے ایک ہیں۔ مجھے ان سے بہت خوشی اور لازوال مسرت حاصل ہوئی ہے۔ میں بہت بڑا گناہ گار ہوں ایسے گناہ جن کے ہوتے ہوئے ان کرم گستریوں کا مستحق نہیں ہو سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ ہی مستحق حمد و ثناء ہے اور اسی کا احسان ہے، مخلوق میں مطلق تصرف اسی کے اختیار میں ہے۔ سو جس پر جو چاہے کرم فرمائے اس کی عطا کو کوئی روکنے والا نہیں اور وہ نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں۔ وہ پاک و پیر ہے۔ ”تم فرماؤ اللہ کے فضل و رحمت ہی ایسی نعمت ہے جس پر انہیں خوشیاں منانی چاہئیں۔ یہ ان کے جمع کردہ مال و دولت

سے بہتر ہے: "میں اللہ برتر، معزز، عرش کے مالک سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف فرمادے۔ اور اپنے فضل و رحمت سے مجھے اپنے اور اپنے حبیب محمدؐ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب ترین دوستوں میں سے کر دے۔ اور یونہی ہر اس شخص کو یہ مقام عطا فرمائے جو کسی بھی وقت میرے لیے یہ دُعا مانگے۔ زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ اپنے حبیبِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و جاہ کا صدقہ۔"

مستمرہ

## ان فوائد کے بیان میں جن سے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہوتا ہے

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام کے فوائد و ثمرات کے باب میں عنقریب یہ بات آرہی ہے کہ جن کلمات کے ساتھ ہو، بکثرت درود و سلام پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت حاصل ہوتی ہے اور جب اس کثرت میں شدت و مبالغہ آجائے تو درود و سلام پڑھنے والے کو کبھی بیداری میں بھی دیدارِ اقدس نصیب ہو جاتا ہے جیسا کہ یہ بات اسی باب میں پہلے بھی بیان ہو چکی ہے۔ اس تہمہ میں، صرف ان فوائد کا ذکر کروں گا۔ جن سے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہو سکے۔ یہ کچھ کلمات، سورتیں، دعائیں اور مخصوص درود ہیں۔ یہ چالیس فوائد ہیں اور جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اس کتاب کے علاوہ یہ مجموعہ کسی اور کتاب میں نہیں۔

## پہلا فائدہ

ابو القاسم سبکی نے اپنی کتاب الدرر المنظم فی المولد العظیم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

جس نے ارواح میں سے روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جسموں میں سے آپ نے  
جسم اور قبروں میں سے آپ کی قبر انور پر درود بھیجا مجھے خواب میں دیکھے گا۔  
اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے  
قیامت کے دن دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں نے  
شفاعت کی وہ میرے حوض سے پئے گا۔ اور اللہ نے اس کا جسم آگ پر  
حرام کیا۔“

شیخ شمس الدین عابدی سے روایت کیا گیا ہے جس نے نماز عشا کے بعد اپنی  
خواب گاہ میں یہ درود پڑھا۔ اور قل هو اللہ احد اور معوذتین تین بار پڑھیں۔  
اس کے بعد کوئی بات نہ کی (اور سو گیا) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا۔ درود شریف  
یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ اَبَدًا وَاَثْمِيْ بَرَكَاتِكَ سُرْمَدًا  
وَاَذْكُرْ لِيْ تَحِيَّاتِكَ فَضْلًا وَّعَدًّا عَلٰى اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقِيْنَ اَللّٰهُمَّ  
وَالْجَانِبِيَّةِ وَتَجَسَّعِ الْحَقَائِقِ الْاِيْمَانِيَّةِ وَمُظْهِرِ السَّجِيَّاتِ الْاَوْحَاثِيَّةِ  
وَمَهْبِطِ الْاِسْرَارِ الْاَوْحَانِيَّةِ، وَاسِطَةِ عَقْدِ النَّبِيِّيْنَ  
وَمَقَدِّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ وَقَائِدِ رُكْبِ الْاَنْبِيَاءِ الْمَكْرَمِيْنَ  
اَفْضَلِ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ. حَامِلِ يَوَاءِ الْعِزِّ الْاَعْلٰى - وَمَالِكِ  
اَزِمَةِ الْحَبْدِ الْاَسْنٰى، شَهِدِ اسْرَارِ الْاَزَلِ وَمُشَاهِدِ  
اَنْوَاِ السَّوَابِقِ الْاَوَّلِ. وَتَرْجُمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ  
وَالْحِلْمِ وَالْحِكْمِ مَظْهَرِ سِرِّ الْجُودِ الْبُذْنِيِّ وَالْكَلَمِ وَالنَّاسِ عَنِ  
الْجُودِ الْعَلَوِيِّ وَالسَّفَلِيِّ، رُوحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ وَعَيْنِ حَيَاةِ  
الدَّارَيْنِ الْمُتَحَقِّقِ بِالْعُلُوِّ رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ وَالْمُتَحَقِّقِ بِاخْلَاقِ

الْمَقَامَاتِ الْوُضُفَانِيَّةِ - الْخَيْلِ الْعَظِيمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ -  
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَعَلَى  
 آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ مَعْلُومَاتِكَ وَمِثْلَ إِذْ كَلِمَاتِكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ  
 الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُونَ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا  
 وَرَضَى اللَّهُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ - الخ -

ترجمہ: ہر الٰہی ہمیشہ اپنا افضل تردد و داء اور دائمی طور پر اپنی روز افزوں برکتیں  
 اور فضیلت و تعداد میں اپنے پاکیزہ تر تحائف ان پر نازل فرما جو جنوں  
 اور انسانوں کی مخلوق میں بزرگ تر ہیں۔ ایمانی حقائق کا مجمع اور احسانی  
 تجلیات کا مظہر ہیں۔ روحانی رازوں کی جائے نزول ہیں۔ سلسلہ انبیاء  
 کا واسطہ۔ اور رسولوں کے لشکر کے مقدمہ ہیں۔ معزز نبیوں کے سالار  
 کارواں اور تمام مخلوق میں افضل ہیں۔ بلند تر عزت کے پرچم بردار، اور  
 بلند تر بزرگیوں کی لگاموں کے مالک ہیں۔ ازلہ رازوں کے گواہ، او  
 آگے جانے والی پہلی روشنیوں کا مشاہدہ فرمانے والے۔ زبان قدیم کے  
 ترجمان اور علم۔ بردباری اور حکمتوں کے منبع۔ عطاے جزوی و کلی کے راز  
 کے مظہر، اور موجودات بالا و پست کی آنکھ کی پتلی۔ دو جہاں کے جسم کی  
 روح اور دو جہاں کی زندگی کا چشمہ۔ بلند تر مقامات بندگی سے متصف۔  
 اور مقامات برگزیدہ کے اخلاق سے موصوف۔ بڑے دوست، معتز و  
 تر محبوب۔ ہمارے آقا حضرت عبدالمطلب کے صاحبزادے حضرت عبد  
 رمنی اللہ عنہما کے فرزند، محمد اور آپ کی آل اور اصحاب پر اپنی معلومات  
 کے برابر۔ اور اپنے کلمات کی سیاہی (کے قطرات) کے برابر۔ جب تک  
 ذکر کرنے والے تیرا ذکر کرتے رہیں اور جب تک غافل تیرے ذکر سے

غافل رہیں۔ اور بہت بہت سلام نازل فرما۔ اور اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام سے راضی ہو، مسالک۔

میں کہتا ہوں میں نے یہ درود شریف اپنی کتاب "افضل الصلوٰۃ" میں تیسویں نمبر پر درج کیا ہے جیسے کہ یہی درود شریف سیدنا عبدالقادر کے مجموعہ اوراد میں سترویں نمبر پر مذکور ہے میں نے وہاں سیدی احمد صاوی کی یہ روایت بھی نقل کی ہے۔ کہ حجۃ الاسلام الغزالیؒ نے اسے قطب عیدروسی سے نقل کیا ہے۔ اس لفظ میں غلطی کی گئی ہے اصل لفظ عیدروسی ہے جیسا کہ مسالک الحنفیہ وغیرہ میں ہے صاوی نے کہا اس کا نام شمس الکندز الاعظم دہرے خزانے کا سورج) بھی ہے۔ جس نے اسے پڑھا اس کا دل شیطان و وسوسوں سے محفوظ ہو گیا۔ بعض نے کہا یہ درود شریف قطب ربانی سیدی عبدالقادر جیلانی کا ہے۔ جس نے نماز عشاء کے بعد سورہ اخلاص اور معوذتین، تین تین مرتبہ اور یہ درود شریف پڑھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ پھر میں نے یہ درود شریف کتاب کنوز الاسرار میں کچھ اضافوں کے ساتھ لکھا دیکھا ہے اس میں مسالک الحنفیہ کی عبارت بھی مذکور ہے۔

سیدی شیخ عبدالوہاب شعرائی کتاب "الطبقات الوسطی" میں اپنے شیخ، شیخ نور الدین الشونی الشافعی سے فائدہ دے کے حالات میں لکھتے ہیں کہ میں نے ان کو وفات کے کئی سال بعد خواب میں دیکھا مجھے کہنے لگے مجھے شیخ سیدی عبداللہ عیدروسی کا درود سکھا دے۔ میں نے آخرت میں دیکھا ہے کہ اس ایک کا ثواب دوسروں سے دس گنا زائد ہے۔ دنیا میں مجھے یہ حاصل نہ ہو سکا، میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ شیخ دراصل مجھے اس درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم دے رہے تھے۔ خود ان کے بڑھنے کا کوئی مطلب نہیں۔ کیونکہ برزخ دار العمل نہیں م، الخ پھر فرمایا امام سیدی یحییٰ المقدسی نے اس کا نام الکندز الاعظم رکھا ہے۔

## تیسرا فائدہ

جو کوئی خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا چاہے وہ یہ پڑھے۔  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نَّصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ  
 صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا  
 تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ "۔

ترجمہ: الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج، جیسے تُو نے ہمیں ان پر درود  
 بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج، جیسے وہ  
 اس کے قابل ہیں۔ الہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جیسے تو ان  
 کے لیے چاہتا اور پسند فرماتا ہے۔

جو کوئی طاق مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ خواب میں آپ کو دیکھے گا۔ اور  
 اس کے ساتھ ان کلمات کا اضا ف کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَزْوَاجِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ  
 فِي الْقُبُوْرِ "۔

الہی روحوں میں، رُوح محمد پر درود بھیج۔ اے اللہ! جسموں میں جسم محمد  
 پر درود بھیج۔ اے اللہ! قبروں میں، قبر محمد پر درود بھیج۔

## چوتھا فائدہ

قسط لانی نے کہا، میں نے ایک مجموعہ میں دیکھا ہے کہ جو شخص ہمیشہ سورۃ منزل  
 اور سورۃ کوثر پڑھے، وہ آپ کی زیارت کرے گا۔

## پانچواں فائدہ

۱ ایسا فعلی نے کہا: جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار چاہے، وہ ہر مہینے کے پہلے جمعہ کی رات کو غسل کر کے نماز عشا ادا کرے۔ پھر بارہ رکعت نوافل اس طرح ادا کرے۔ کہ فائدہ کے بعد ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ منزل پڑھے۔ پھر سلام کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھے اور سو جائے۔ نبی علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوگی۔ ایک نسخہ میں ہے کہ غسل کر کے وضو کرے۔ ہر مہینے کی پہلی جمعرات کے بعد لکھا ہے سفید شمشیرے کپڑے پہنے اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے۔ "ہزار بار درود شریف" کے بعد لکھا ہے ایک ہزار بار اللہ سے استغفار کرے۔ (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ) پھر بارہ سو جائے۔ وہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرے گا، اور اس کا سحر یہ کیا گیا ہے۔ ایک نسخہ میں یہ بھی ہے کہ اس میں جو بھلائی حاصل ہو اسے بیان کر دے؛ "اللہ کنوز الاسرار" میں صاحب کتاب الحدائق بحوالہ صاحب احکام القرآن: بغیر اضافہ نقل کیا گیا ہے۔

## بچھٹا فائدہ

بعض حضرات سے منقول ہے کہ جمعہ کی رات چار نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور تین بار سورہ القدر۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ و تین بار سورۃ الزلزلة تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ الکافرون تین بار چوتھی رکعت میں ایک بار سورۃ فاتحہ اور تین بار سورہ اخلاص، اور اس میں ایک ایک بار معوذتین کا اضافہ کرے۔ پھر سلام پھیر دے۔ قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے اور ایک ہزار بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ سے درود شریف پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ مُحَمَّدٍ -

"اَللّٰہی درود بھیج نبی اُمّی محمد پر"

ایسا شخص خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے انشاء اللہ مشرف ہو گا پہلے جمعہ کو یا دوسرے یا تیسرے کو۔ قسطلانی نے فرمایا، یہ آخری درود شریف میں نے شیخ بہاؤ الدین حنفی امام سلسلہ عینیہ کے خط سے نقل کیا ہے۔ اللہ ان پر اپنی عنایت کی نظر فرمائے۔

## ساتواں فائدہ

قسطلانی نے فرمایا اور میں نے ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی سورۃ الفیل کی خصوصیات میں یہ لکھا دیکھا کہ جو کوئی مذکورہ بالا درود شریف کسی بھی رات کو ایک ہزار بار پڑھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف بھیجے اور سو جائے، اسے آپ کی زیارت خواب میں ہوگی اور جوہانی اسے لکھ کر لٹکا لے (گلے میں یا بازو وغیرہ پر) تو یہ دشمن کے مقابلہ میں ایک بڑی حفاظت ہوگی۔ اور اللہ ان کے مقابلہ میں اس کی مدد فرمائے گا۔ دیشرطیکہ ظلم نہ کرے، مہمہ جم۔ اور اسے کوئی پریشانی نہ ہوگی۔

## آٹھواں فائدہ

تفسیر قرآن سے متعلق امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے فوائد میں سے ایک یہ ہے جو شخص جمعہ کی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز تہجد وغیرہ کے بعد ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے، وہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے گا۔ الخ۔ میں کہتا ہوں، صاحب کنوز الاسرار نے یہ فائدہ ان الفاظ میں ذکر کیا ہے، جو کوئی جمعرات بعد نماز عشاء ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے اور اس کے بعد کوئی سادہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے اور اللہ سے نبی علیہ السلام کے دیدار کا سوال کرے، اللہ اسے دیدار نصیب کر دے گا۔ القسطلانی نے یہی فائدہ اتمیمی کے حوالہ سے اس اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے جو کنوز الاسرار سے میں نے نقل کیا ہے۔



## نواں فائدہ

بعض اکابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نماز مغرب کے بعد، دو نفل ادا کرے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سات بار سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیر کر، سرسجدے میں رکھ کر سات بار یہ پڑھے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ۔ اور سات بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ درود شریف بھیجے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الَّذِیْ مُحَمَّدٌ قَالِیْهِ وَسَلِّحْ۔ پھر سات بار کہے یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ یا رَحْمٰنُ یا رَحِیْمُ۔ ہر دو رکعت میں یہی کرے یہاں تک کہ عشا کا وقت آجائے پس نماز عشا پڑھ کر کہے صَلِّ اللّٰهُ عَلَیْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الَّذِیْ۔ ایک ہزار بار۔ پھر دائیں پہلو پر لیٹ جائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے، یقیناً نبی علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

## دسواں فائدہ

الحسن کہتے ہیں جو کوئی خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہے۔ وہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ اور چار سو تیس (۱۳۰) الفتحی (۲۳۰) الم تشریح (۳) اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ سِدْرًا اِذَا زُلْزِلَتْ الْاَرْضُ مِنْ مِیْمِیْ عَمَلِ ہر رکعت میں دُہرائے۔ آخری قعدہ میں تشہد کے بعد نبی علیہ السلام پر ستر بار درود شریف پڑھے۔ پھر سلام پھیرے۔ بات نہ کرے یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ہو جائے۔ بے شک ایسا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا۔

## گیارہواں فائدہ

دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد دُستو بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ پوری سورہ اخلاص پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر تین بار کہے یا اللّٰهُ یا رَحْمٰنُ

یا مُحْسِنُ - یا مُجِیْلُ - یا مُنِیْمُ - یا مُتَفَضِّلُ - اے اللہ! اے رحم فرمانے والے  
 اے احسان کرنے والے - اے خوبصورتی بخشنے والے - اے انعام کرنے والے - اے فضیلت  
 کے مالک - ان کلمات کو کاغذ پر لکھ کر سوتے وقت سرمانے کے نیچے رکھے - نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی زیارت نصیب ہوگی! الخ - میں کہتا ہوں السنوسی نے اپنے تجربات میں اور الماروشی  
 نے کنوز الاسرار میں اور البکری نے شرح حزب النوی میں یہ بات ذکر کی ہے کہ قُلْ هُوَ  
 اللَّهُ أَحَدٌ ستو مرتبہ پڑھے اور یا مُتَفَضِّلُ کے بعد یہ الفاظ زائد کرے - آسِنِیْ وَجْهَ نَبِیِّکَ  
 مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم - الہی! مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ  
 مبارک دکھا دے -

## بارہواں فائدہ

نماز مغرب پڑھ کر کھڑا ہو جا اور کسی سے بات کیے بغیر، عشا کی نماز تک دو دو  
 کر کے نفل پڑھ - ہر دو رکعت پر سلام پھیر - ہر رکعت میں تین بار فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ  
 اللَّهُ أَحَدٌ پوری سورۃ اخلاص تین بار پڑھ - نماز عشا ادا کر کے واپس گھر لوٹ آ - کسی سے  
 بات نہ کرنا - سونے لگو تو دو رکعت نفل اس طرح ادا کرو کہ سورۃ فاتحہ کے بعد ہر رکعت میں  
 سات مرتبہ سورۃ اخلاص سلام پھیر کر سجدے میں گر جاؤ اور سجدے میں سات مرتبہ اَسْتَغْفِرُ  
 اللہ (استغفار کرو - اور سات بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اور سات بار یہ  
 کلمات پڑھو - سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللّٰہُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - پھر سجدے سے سر اٹھاؤ - سیدھے بیٹھ کر ہاتھ اٹھاؤ -  
 اور کہو - یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ یا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْبَامِ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا رَحْمٰنَ  
 الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ سَجِّدْ لَہُما یا اللہُ یا اِلٰہَ الدَّوْلَیْنِ وَالْاٰخِرَیْنِ یا رَبُّ  
 یا رَبُّ یا اللہُ یا اللہُ یا اللہُ - پھر کھڑے ہو جاؤ اور ہاتھ اٹھا کر ایک بار وہی کہو جو بیٹھ

کر کھاتا تھا۔ اللہ بزرگ و برتر سے معافی مانگو اور جتنا چاہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، پھر بستر پر آکر دائیں پہلو سو جائیں۔ انشاء اللہ تم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوگا۔

## تیرہواں فائدہ

بعض بزرگوں نے فرمایا جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال نبوت دیکھنا چاہے سوتے وقت غسل کر کے صاف ستھرے بستر پر بیٹھ کر سورۃ الشمس، سورۃ الليل اور الشہین پڑھے۔ سورۃ یسیم اللہ الذین الرحیم۔ سے شروع کرے۔ سات راتیں اس پر عمل کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام بھیجے اور یہ دعا پابندی سے پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْحَبَلِ وَالْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ اِقْدَا عَلٰی رُوحِ مُحَمَّدٍ مِّثْلًا سَلَامًا۔ اے اللہ! حرمت والے شہر حلال اور حرام، رکن اور مقام (مقام ابراہیم) کے مالک! ہماری طرف سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح کو سلام کہہ دیجیو!

## بچودہواں فائدہ

بعض اہل نے فرمایا کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کیا کرتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سولہ ہزار بار یہ درود شریف پڑھتا تھا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ حَقَّ قَدْسِہٖ وَمِقْدَاسِہٖ۔

## پندرہواں فائدہ

نماز جمعہ کا سلام پھیر کر ستوا بار یہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ اور اسی دن نماز عصر کے بعد ایک ہزار بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّؐ سے شیخ شہاب الدین امام عینی نے سیدی شیخ محمد زیتون مغربی فاسی سے روایت کیا جو ہمارے شیخ، شیخ احمد

شہاب الدین زروق کے شیخ تھے اور بنے شک سیدی احمد الترحمان المغربی نے مدینہ شریف میں اس کا تجربہ کیا اور صحیح پایا۔ الخ

میں نے یہ پندرہ فائدے کتاب "مسالك الحنفيا الى مشارب الصلاة على النبي المصطفى" تالیف امام علامہ شہاب الدین احمد القسطلانی سے بعض اضافوں کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ ان اضافوں پر مجھے (دوران مطالعہ) آگاہی ہوئی۔

## سولہواں فائدہ

ہمارے شیخ، شیخ حسن العدوی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح دلائل الخیرات میں بعض عارفین کے حوالہ سے عارف المرسی رضی اللہ عنہ کے قول نقل کیا ہے کہ جو کوئی دن رات میں پانچ سو بار یہ درود شریف پڑھے وہ مرنے سے پہلے بیداری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ الخ۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ  
النَّبِيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اے الہی! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد پر، جو تیرے بندے نبی اور رسول  
نبی امتی ہیں اور ان کے آل و اصحاب پر۔

جب بیداری میں نبی علیہ السلام کی زیارت حاصل ہو سکتی ہے تو خواب میں تو بطریق  
اولیٰ حاصل ہو سکتی ہے۔

## سترہواں فائدہ

ہمارے شیخ نے اپنی شرح مذکور میں، امام یافعی کی کتاب بستان الفقہاء کے حوالہ سے  
یہ بات نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن مجھ پر ایک ہزار بار یہ

دُرود شریف پڑھا :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ :

وہ اس رات کو اپنے رب یا اپنے نبی یا جنت میں اپنا ٹھکانہ ضرور دیکھے گا، اگر نہ دیکھ سکے تو دو تین یا پانچ جمعے عمل کرے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے۔ وَ عَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ پھر میں نے کتاب کنوز الاسرار۔ مولفہ شیخ عبداللہ النخیاظ۔ ابن محمد الہاروشی المغربی الفاسی، مقیم ٹونس، میں مذکورہ بیان کے بعد ان کا اپنا مشاہدہ لکھا دیکھا، جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے ان مذکورہ کلمات اسی نیت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا لیکن نظر کچھ نہ آیا۔ پھر اپنی طرف توجہ کی اور سخت محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ پھر خواب میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیا۔ اور اس پر انہیں مبارک باد دی گئی۔ پھر انہوں نے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ فرمایا کہ اب میں کسی تعداد کی پابندی نہیں کرتا۔ جو بھائی اس پر التزام کرے اور سرکار کے دیدار سے بہرہ ور ہو۔ اللہ کا شکر کرے۔ جو پروردگارِ عالمین ہے۔ فرمایا ہمارے ایک بھائی نے اس پر عمل کیا تو اس کو خواب میں سرکار کی زیارت بھی نصیب ہوئی اور دعا بھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔

جَعَلَكَ اللهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔ ترجمہ برا اللہ تجھے راہ پانے والوں میں

سے کر دے۔

پھر جلد ہی ہدایت کے آثار اس پر ظاہر ہونے لگے۔ ایک اور بھائی نے بھی اس پر عمل کیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا۔ اور آپ نے اسے دعائے خیر دی۔

## اٹھارہواں فائدہ

قطب ربانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب غیب الطالین میں من الاعجاز ص ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ مَنْ صَلَّى لَيْلَةً

الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ مَرَّةً وَخَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ جو کوئی جمعہ کی رات دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک بار، اور پندرہ بار قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ پوری سورۃ اخلاص پڑھے۔ (نماز سے فارغ ہو کر) آخر میں ایک ہزار بار یہ دُرود شریف پڑھے۔  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الَّذِيْ سَأَلَكَ مِنْهُ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَّهْدِيْكَ  
 لَكَ۔ اور جس نے مجھے دیکھا، اس کے لیے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف۔

## انیسواں فائدہ

ابو موسیٰ المدینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ جو مسلمان جمعہ کی رات دو نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ الخ پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ صَلِّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الَّذِيْ سَأَلَكَ مِنْهُ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَّهْدِيْكَ لَكَ۔ اور جس نے مجھے دیکھا، اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔

## بیسواں فائدہ

شیخ محمد حقی آفندی نازلی نے اپنی کتاب خزینۃ الاسرار میں کہا مجھے میرے شیخ و سند، شیخ مصطفیٰ آفندی نے مدینہ منورہ۔ مدینہ محمودیہ میں اس کتاب کی اجازت ۱۲۶۱ھ میں عطا فرمائی۔ میں نے ان سے علم کی تشریح اللہ کی قربت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی کے لیے بعض مخصوص اذکار پوچھے تھے۔ سوانہوں نے مجھے آیت الکرسی اور یہ دُرود شریف بتایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ وَ نَفْسٍ يَّعْبُدُكَ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ اور فرمایا اگر تم ہمیشہ اس پر

عمل کرتے رہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے علوم و اسرار حاصل کر دے گی یہاں تک کہ روحانی طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں آجاؤ گے اور فرمایا یہ مجرب ہے۔ اسے فلاں فلاں فلاں نے آزمایا ہے۔ بہت سے بھائیوں کا نام لیا۔ پس نے پہلی رات اسے ستوا بار پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تیرے لیے بھی تیرے ماں باپ کے لیے بھی اور تیرے بھائیوں کے لیے بھی شفاعت ہے۔ پھر میں نے اللہ کے فضل و کرم سے شیخ کے فرمان کے مطابق پایا۔ سو میں نے بہت سے بھائیوں کو یہ درود شریف بتایا تو میں نے دیکھا کہ جتنوں نے اس پر ہمیشہ عمل کیا انہوں نے ایسے عجیب اسرار حاصل کیے جو مجھے بھی حاصل نہ ہوئے۔ اس میں بڑے اسرار ہیں۔ تیرے لیے یہی اشارہ کافی ہے۔

## اکیسواں فائدہ

سید احمد دحلان مفتی مکہ معظمہ رحمہ اللہ نے مجموعہ درود شریف میں، جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے جانے والے تمام درود شریف اور زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مجرب کلمات جمع فرمائے ہیں یہ درود شریف بھی لکھا ہے۔  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَسَلَّمَ  
 ترجمہ: اے اللہ! ہمارے آقا محمد پر درود و سلام بھیج جو تیرے اسرار و رموز کے جامع اور سمجھ پر دلالت کرنے والے ہیں، اور ان کی آل و اصحاب پر۔  
 ہر دن ایک ہزار بار۔ الخ۔

## بائیسواں فائدہ

سید احمد دحلان نے مجموعہ مذکورہ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ ان فضیلت والے

کلمات میں سے، جن کے بارے بہت سے عارفین نے ذکر کیا ہے کہ جو شخص جمعہ کی رات خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو، ہمیشہ پڑھتا رہے اس کی رُوح پر رُوح محمدی کی مثال ظاہر ہو گی۔ سرتے وقت بھی، اور قبر میں داخل ہونے کے وقت بھی۔ یہاں تک کہ آدمی محسوس کرے گا کہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسے قبر میں اتار رہے ہیں فرمایا کہ بعض عارفین کا کہنا ہے کہ جو کوئی اسے ہمیشہ پڑھنا چاہے اسے ہر رات دس بار اور جمعہ کی رات ستوا بار پڑھنا چاہیے۔ انشاء اللہ اس عظیم فضیلت اور جسم بھلائی کو حاصل کر لے گا۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَبَّارِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ ؕ الخ۔ اسی طرح شیخ صاوی۔ اور شیخ امیر نے امام سیوطی سے نقل کیا ہے۔

## تیسواں فائدہ

شیخ صاوی نے شرح ورد الورد دیر کہا، بعض نے کہا، ایک ہزار بار درود ابڑھنی پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ ہمارے شیخ عدوی کی عبارت شرح دلائل الخیرات میں یہ ہے: ”بعض عارفین سے مروی ہے تشہد میں درود شریف کے جو الفاظ امام بخاری نے نقل کئے ہیں، پیر کی رات یا جمعہ کی رات ایک ہزار بار پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔“

## چوبیسواں فائدہ

شیخ صاوی نے اپنی شرح مذکور میں سیدی محمد بن ابوالحسن البکری کے درود موسویہ صلوٰۃ الفاتحہ “

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْفَاتِحِ



لِمَا أُعْلِقَ وَالْمُنَاجَاةِ حَرِيْمًا سَبَقَ وَالنَّاسِ سِرَ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْبَهَادِي  
إِلَى صِدَاقِكَ الْمُسْتَقِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآصْحَابِهِ  
حَقَّ قَدْسِيهِ وَمِقْدَاسِيهِ الْعَظِيمِ ۝

ترجمہ: اے الہی درود و سلام و برکت نازل فرما! ہمارے آقا محمد پر جو بندشوں کو  
کھولنے والے، گزرے ہوؤں کے خاتم۔ حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے  
والے اور تیرے سیدھے راستے کی راہنمائی فرمانے والے ہیں۔ اللہ آپ  
پر اور آپ کی آل و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے۔ ان کے مرتبہ اور  
شان بزرگ کے مطابق ۝

کہ جس کسی نے جمعرات کی رات، یا جمعہ کی رات یا پیر کی رات، ایک ہزار بار یہ درود  
شریف پڑھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے گا۔ یہ درود شریف چار نفل اس  
طرح پڑھنے کے بعد پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ القدر۔ دوسری رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتْ  
الْأَرْضُ ضُحًى تَبْسُرُ مِیْن قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور چوتھی میں موزنین پڑھتے وقت اگر  
نبی کا جلد لے۔ اگر چاہے تو بحیرہ کر لے ۝ انتہی۔ یہ آخری نوافل ہے میں نے اپنی کتاب  
افضل الصلوات علی سید السادات سے نقل کئے ہیں۔

## پچیسوں فائدہ

شیخ سنوسی نے اپنے تجربات میں فرمایا، جو شخص سفید ریشمی کپڑے پر اللہ تعالیٰ  
کا نام آؤدود لکھے اور اس کے ساتھ محمد رسول اللہ ۲۵ بار لکھے۔ اور الحمد للہ  
۲۵ بار، اور یہ عمل نماز جمعہ کے بعد کرے، اللہ تعالیٰ اس کو طاعت و نیکی کی توفیق  
دے گا۔ اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ کرے گا اور جو اس کو اپنے پاس رکھے اللہ  
تعالیٰ مخلوق کے دلوں میں اس کی بیست پیدا کرے گا۔ اور اگر روزانہ طلوع آفتاب کے

وقت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے ہوئے اسے دیکھے اسے کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اور اللہ اس دن کے اسباب اس کے لیے مہیا فرمائے گا۔

## بہت سوں کا فائدہ

شیخ سنوسی نے بھی فرمایا کہ جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرنا چاہے، وہ سونے سے پہلے غسل کرے۔ دو رکعت نفل پڑھے۔ سلام پھیر کر یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی  
عَظَمَتِكَ وَعَلٰی مُلْكِكَ وَمُنْتَهٰی الرَّحْمَةِ مِنْ رِضْوَانِكَ  
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِكَرِیْمٍ وَجْهِكَ وَعِزِّ جَلَالِكَ  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِالقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ  
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مُدَاوَمَةِ اِحْسَانِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ  
الَّذِیْ اَشْرَفْتَ بِهٖ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاسْأَلُكَ  
بِاسْمِكَ الَّذِیْ تَنْزِلُ بِهٖ الطُّرُقَ وَالرَّحْمَةَ عَلٰی مَنْ تَشَاءُ  
مِنْ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْهٰنَا وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِیْرٌ  
اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُكَ بِهٖ اَنْ تُرِیْنِیْ فِیْ مَنَاوِیْ  
هٰذَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی  
اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِیْنَةِ  
عَرْشِهِ وَمِیْدَادِ كَلِمَاتِهِ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع۔ الٰہی تیرے لیے ہی سب تعریف، تیری عظمت اور ملک اور حد رحمت اور تیری رضا سے، الٰہی تیری ہی

حمد و ثناء، جیسی تیری ذات کے کرم اور تیرے جلال کی بعزت کے لائق ہے۔ الہی اتیرے دائمی احسان پر تیرا شکر اور تیرے حسن عبادت پر۔ الہی میں قرآن عظیم اور تیری ذات کریم کے نور، جس سے تو نے زمین و آسمان کو بزرگی بخشا، کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اور میں تیرے اسم گرامی کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس سے پادشاه اور رحمت نازل ہوتی ہے جس پر توجہ ہے، اپنے بندوں میں سے۔ الہی تو ہی ہمارا معبود ہے اور تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ الہی میں اپنی ان دُعاؤں کے صدقے تجھ سے سوال کرتا ہوں جو میں نے تجھ سے کیں کہ مجھے اس خواب میں ہمارے آقا و مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب فرما۔

ان تشرینی فی منامی هذا سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ وسلم عدد خلقہ و رضائفہ و ذنہ عدد مشہو و مداد کلماتہ۔

## ستائیسواں فائدہ

یہ درود شریف سیدی ابوالعباس تیجانی کا ہے جو کہ ”جوہرۃ الکمال“ کہلاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

اللحم صل وسلم علی عین الرحمة الربانیة انعم

اس درود شریف کو میں اس کتاب کے آٹھویں باب میں پہلے لاچکا ہوں اور یہ تعداد درود کے لحاظ سے ۱۰۲ نمبر پر ہے اور میں نے وہاں بڑے اہم فائدے ذکر کئے ہیں۔ منجملہ ایک وہ فائدہ ہے جو شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شخص نے سوتے وقت با وضو ستھرے بستر پر سات دن تک ہمیشگی کی تو اسے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی ۔

## اٹھائیسواں فائدہ

سیدنا احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کا درود شریف ہے جن کا ذکر پہلے باب میں ہو چکا ہے ۔ اور یہ ستر ہواں درود شریف ہے اور وہ یہ ہے ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ الْقُرَشِيِّ بَحْرِ الْوَارِثِ  
وَمَعْدِنِ السَّرَارِكِ الْحَمْدِ

”جس نے یہ درود شریف ہزار بار پڑھا وہ اپنی نیند میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔“ پہلے جہاں اس کا ذکر گزر چکا ہے وہاں اس پر گفتگو ہو چکی ہے ۔

## انتیسواں فائدہ

یہ درود شریف سیدی محمد ابو شعر شامی ”جن کا ذکر اس سے پہلے باپ میں ہو چکا ہے“ کا ہے ۔ اور یہ ایک سو گیارہواں درود شریف ہے وہ یہ ہے ۔

اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْمَكْتُوبِ مِنْ نُوْرٍ وَجْهَتِ  
الْاَعْلٰی الْمَوْجِدَ الْاَلَا تُحْمِ الْبَاقِی الْمَخْلُوْدَ فِیْ قَلْبِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلَکَ  
مُحَمَّدٍ الْحَمْدُ

یہ درود شریف بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا مقید ہے ۔  
جیسا کہ پہلے اس کے فوائد میں ذکر آچکا ہے ۔

## تیسواں فائدہ

سیدی ابوالموہب شاذلی کے ترجمہ میں امام شعرانی نے ”طبقات“ میں فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نیند میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ سوتے وقت پانچ دفعہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنے کے بعد پھر یوں کہا کہ ”اللھم بحق محمد و آلہ و جنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حالاً و آلاً“ پس جب تو یہ سوتے وقت کہے گا تو میں تیرے پاس آتا رہوں گا اور اس معاملہ میں تجھ سے اصلاً خلف نہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو آپ پر ایمان لایا اسے آپ سے ملاقات کا کیا ہی عمدہ طریقہ ہے۔ یہ بعینہ (اپنی زبان سے) آپ کے لفظ سے منقول ہے۔

## اکتیسواں فائدہ

نیز امام شعرانی قدس سرف نے ”طبقات“ میں آپ ہی کے ترجمہ میں فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کا ہو تو اسے چاہیے کہ شب و روز محبت کے ساتھ اللہ کے برگزیدہ اولیاء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کثرت سے کرتا رہے۔ ورنہ یہ رویت کا باب اس سے مسدود ہے گا۔ کیونکہ یہ لوگ جس طرح اولیاء کے سادات ہیں اسی طرح عام لوگوں کے بھی سادات ہیں۔ اور (ان کی ناراضگی سے) ہمارا پروردگار (جس طرح) ناراض ہوتا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہوتے ہیں۔

## تیسواں فائدہ

صلوٰۃ یا قوتیہ ہے۔ یہ ہمارے استاذ عارف باللہ سیدی شیخ محمد فاسی قدس سرہ جن کا ذکر سابقہ باب میں پہلے ہو چکا ہے اور درود میں یہ ایک سو ستر ہزاں درود ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قطب عالم نے فرمایا کہ جس نے صبح و شام تین مرتبہ ہمیشہ درود میں رکھا تو اسے اکثر سوتے جاگتے، ظاہراً باطنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوتی رہے گی۔

## تیسواں فائدہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت۔ کرنیکی کی بابت میں تے ایسے۔ بڑے عمدہ میں دکھا ہوا) دیکھا جس کی صورت یوں ہے کہ جو آدمی ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ در رکعت نماز اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورہ الفتحی اور پچیس مرتبہ ائمہ شرح پڑھے پھر سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہے۔ الخ

## چوتیسواں فائدہ

الدیرری نے "حیۃ المہیون" میں شیخ شہاب الدین احمد البونی کی کتاب سوال و جواب کے حوالہ سے انسان پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کوئی جمعہ کے دن، نماز جمعہ کے بعد مکمل طہارت کے ساتھ ۲۵ بار کاغذ پر مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ - اَمَّا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر اپنے پاس رکھ لے، اللہ اس کو عبادت کی طاقت اور برکت دے گا اور شیطانی وسوسہ اندازیوں سے محفوظ رکھے گا اور اگر ہمیشہ کے لیے سورج نکلنے وقت، مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے ہوئے اس کاغذ کو دیکھے تو اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کثرت

سے دیدار ہوگا۔ یہ ایک لطیف راز ہے جسے آزمایا جا چکا ہے۔ الخ۔

## پنتیسواں فائدہ

ایک سو اکیسواں درود شریف ایک ہزار بار پڑھنا جو اس کتاب میں گزر چکا ہے، یعنی  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ قَدَرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ - آخر تک خواب میں نبی علیہ السلام  
 کے دیدار کے لیے مفید ہے اس کے اور بھی فوائد ہیں جو وہیں ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

## چھتیسواں فائدہ

عارف باللہ سیدی شیخ مصطفیٰ البکری نے حزب النووی پر لکھی گئی شرح کے آخر میں فرمایا۔  
 کہ اسم مبارک محمد کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی ہر رات بائیس بار اس کا ورد کرے۔  
 اسے کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوگا۔

## سینتیسواں فائدہ

اس کتاب کے آٹھویں باب میں ساتویں نمبر پر مذکور درود شریف جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے:  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ .....  
 شیخ دیربی نے اپنے مجربات میں فرمایا۔ بعض نے کہا جو کوئی دس رات اس کو بلا ناغہ پڑھے اور ہر رات  
 سوتے وقت تنویر پڑھے اور کامل طہارت کے ساتھ قبلہ رخ دائیں پہلو پر لیٹ جائے۔ وہ نبی کریم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرے گا۔

## اڑتیسواں فائدہ

جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چاہے بلکہ اس سے بڑھ کر بیداری میں

دیکھنا چاہیے جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے معلوم ہوتا ہے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرے اور جن امور سے آنجناب نے منع فرمایا ہے۔ ان سے پرہیز کرے اور محبت، شوق اور کثرتِ ذکر کے ساتھ ساتھ ہمیشہ آپ کی سنت پر کاربند رہے اور کثرت سے آپ پر درود و سلام بھیجے اور ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن کا ذکر کرتا رہے۔ اور اگر پہلے کبھی خواب میں آپ کی زیارت نصیب ہوئی ہے تو آپ کی صورت مبارک کو ذہن میں حاضر رکھے اور اگر زیارت نصیب نہیں ہوئی تو اس شکل و شبہت کو ذہن میں حاضر رکھے جو شامل نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں کتب حدیث و سیرت میں مذکور ہیں اور اگر پہلے دیدار مبارک ہو چکا ہے تو آپ کے حجرے مبارک کو ذہن میں حاضر کرے۔ گویا یہ سرکار کے حضور کھڑا ہے۔ یہ بیان عنقریب سیدی عبدالکریم جلی کی کتاب الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے آئے گی یا تم ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اقدس اور شان برتر کا تصور سامنے رکھ کر درود شریف پڑھو۔ اگر تمہیں اس حضوری سے تکلیف ہوتی ہے پھر بھی کچھ ہی عرصہ تک تمہاری روح اس سے مانوس ہو جائے گی پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے ہوں گے۔ تم ان سے کلام و خطاب کرو گے۔ سرکار تمہیں جواب دیں گے اور تم سے گفتگو و خطاب فرمائیں گے تمہیں ایک طرح سے صحابہ کا درجہ حاصل ہوگا۔ اور اللہ نے چاہا تو ان سے مل جاؤ گے۔

## انسالیسواں فائدہ

خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے ستر مرتباً اللہ الصمد پڑھو اور سونے سے پہلے یہ دعا مانگو :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ الَّذِیْ هُوَ عِندَکَ لَا غَیْرَکَ  
اَنْ تُرِیْنِیْ وَجْهَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
کَمَا هُوَ عِنْدَکَ ۔



ترجمہ: ہر الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں نوروں کے اس نور کے وسیلہ سے، جو تیرا عین ہے، غیر نہیں کہ مجھے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اس صوفت میں دکھائے، یہ جیسے وہ تیرے حضور ہیں۔ الہی ایسا ہی کر دے۔

جو سونے سے پہلے اسے پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ جیسا کہ یہ بات مجھے گزشتہ سال ۱۳۱۷ھ میں شیخ عبدالکریم القاوی۔ قادری۔ دمشقی نے، بیروت میں اس وقت بتائی۔ جب وہ حج بیت اللہ کے لیے جا رہے تھے۔ یہ نیک خاندان کے ایک نیک نوجوان ہیں۔ اللہ ان سے اور ان کے آبا و اجداد سے مجھے بہرہ مند فرمائے۔ آمین۔

## چالیسواں فائدہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقش ہمیشہ اپنے پاس رکھنا بھی خواب میں زیارت نبوی کے لیے مفید ہے۔ جیسا کہ اس کو شباب احمد المقری نے اپنی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال میں ذکر کیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے: "نقش نعلین شریفین کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے۔ جیسا کہ بعض آثار نے فرمایا، اور جس کی برکت کا تجربہ کیا گیا ہے کہ جو شخص اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے وہ مخلوق میں کامل طور پر مقبول ہوگا اور لازمی طور پر یا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری میں کرے گا یا خواب میں۔" الخ میں کتابوں کتاب مذکور سے میں نے نقش نعلین مبارک نکال کر چھپوایا ہے۔ اور میں نے اس کے خواص و فوائد کا خلاصہ نکال کر اس نقش کے ارد گرد شائع کروا دیئے ہیں۔ اس قطعہ کا طول و عرض تقریباً تین ہاتھ ہے۔ یہ بہت نفیس طبع ہوا ہے اور لوگ برکت حاصل کرنے کے لیے اسے گھروں میں آویزاں کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان فوائد کو اس کتاب میں بھی مختصراً ذکر کر دوں تاکہ محفوظ ہو جائیں۔ اس نقش کے اوپر یہ عبارت ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ بات صحیح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین چمڑے کے تلوے پر چمڑے کے تسمے لگے تھے جن پر بال نہ تھے تسمے دو تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تسمہ

پاؤں کے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان رکھتے تھے اور دوسرا تسمہ درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی دچھنگلی کے ساتھ والی اور پاؤں کی پشت پر اگر یہ تسمے مل جاتے تھے یہی شراک کہلاتے تھے۔ اور یہ تسمے دوہرے تھے اور گائے کے چمڑے کے تھے۔ کسی قدر ٹیڑھے، زبان کی طرح پچھلی طرف بھی باندھنے کے لیے تسمہ ہوتا تھا۔ کچھ حفاظ نے کہا زرد رنگ کے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موز بھی پہنتے ہیں۔ ان پر مسح کیا کرتے تھے اور بعض نے تصریح کی ہے کہ نقش مبارک دائیں نعل مبارک کا ہے۔

---

## تنبیہ

قدیمی کتابوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام مبارک تھا "حسب النعلین" کیونکہ جوتے پہننا عربوں کی عادت تھی۔ آپ کے دو نعلین اور آٹھ موزے تھے۔ آپ جوتوں میں بھی چلے ہیں اور واضع و انکساری کے طور پر ننگے پاؤں بھی خصوصاً عبادات کے لیے آپ نے جوتوں سمیت (اکثر) نماز ادا فرمائی ہے وہ دونوں پاک ہوتے تھے۔ کئی بار ان کو بایں ہاتھ کی انگشت شہادت سے اٹھا لیتے۔ بسا اوقات آپ کے خادم ابن مسعود اتارنے کے وقت آپ کے نعلین شریفین اپنے ہاتھوں سے اٹھا لیتے۔ اور پہنتے وقت سامنے رکھ دیتے۔ پہنتے وقت دایاں جوتا مبارک پہلے پہنتے اور اتارتے وقت بایاں پہلے اتارتے۔ ابن الجوزی نے کہا جو ہمیشہ دایں ہاتھ سے شروع کرے وہ سے محفوظ رہے گا۔ ایک اور بزرگ نے کہا جو سورۃ المتحنہ لکھ کر اس شخص کو پانی میں حل کر کے پلائی جائے۔ اللہ کے حکم سے صحت یاب ہوگا۔

## مسئلہ

درختوں اور دیگر اشیاء کی تصویر بنانا، مثلاً نقش نعل شریف جائز ہے۔ رہ گئی انسان یا حیوان کی تصویر۔ جب کہ اس کی اہانت نہ ہو حرام ہے۔ (البتہ ضروری اور مفید تصویر بنانا، جس سے انسان و شرعی خرابی لازم نہ آتی ہو، نیک مقاصد کے لیے جائز ہے۔ خلاصہ یہ کہ نیک و بد مقاصد کے لحاظ سے جائز و ناجائز کا حکم معلوم ہوگا۔ مترجم)

## فوائد

قسطلانی نے المواہب اللذیہ اور المقری نے فتح المتعال، میں علما کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس نقشہ نعلین مبارک کا جو تجزیہ کیا گیا ہے، اس میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی اسے برکت کے لیے اپنے

پاس رکھے اسے باغیوں کی بغاوت، دشمنوں کے غلبہ، ہر سرکش شیطان اور ہر حاسد کی نظر سے حفاظت ملے گی۔ اگر حاملہ عورت اسے اپنے دائیں بازو سے باندھے، چلنے میں تکلیف بھی تو اللہ کی قدرت و قہر سے آسانی ہوگی۔ یہ نظر بد اور جادو سے امان ہے جو اس پر ہمیشہ کاربند رہے۔ اسے مخلوق میں مکمل قبولیت حاصل ہوگی۔ اسے ضروری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور کی زیارت نصیب ہوگی اور خواب میں سرکار کی زیارت سے بہرہ ور ہوگا۔ جس شکر میں یہ ہو، اسے شکست نہ ہوگی۔ جس قافلہ میں ہو لوٹنا نہ جائے۔ جس کشتی میں ہو غرق نہ ہو۔ جس گھر میں ہو جل نہ سکے جس سامان میں ہو چوری نہ ہو۔ اس نعلین والے (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جس حاجت میں توسل کیا جائے پوری ہو۔ تنگی دور ہو۔ بیمار سے شفا ہو۔ بشرطیکہ ایمان مضبوط ہو۔

نقش نعلین کے نیچے لکھی ہوئی عبارت یہ ہے: ”مرتب کا کہنا ہے کہ یہ نقشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش نعلین میں سے صحیح تر ہے جو کمرے کی مدد سے لیا گیا ہے، اور یہ صحیح تر نقش اس نقش کے مطابق ہے، جسے میں نے علامہ احمد المقرئ کی کتاب فتح المتعال فی مدح النعال سے لیا ہے جو کافی ضخیم جلد میں ہے اگرچہ یہ کتاب نایاب ہے مگر مجھے اللہ تعالیٰ نے اس کے تین صحیح ترین نسخے عطا فرمائے ہیں۔ ایک اس نسخے سے نقل کیا گیا ہے جس پر مصنف کے دستخط ہیں۔ میں نے یہ نقشہ تینوں میں ملتا جلتا دیکھا ہے۔ اور یہی وہ نقشہ ہے جسے چھ نقوشوں میں سے منتخب کیا گیا ہے۔ فرمایا اسی پر اعتماد ہے۔“

ابن العزلی۔ ابن عساکر۔ ابن مرزوق۔ الفاروقی۔ سیوطی۔ بخاری۔ شتائی اور ایک سے زائد سے المقرئ نے ان سب کے ثبوت و اسناد بھی ذکر کیے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نعل مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا، پھر وہ برابر ایک سے دوسری نسل تک پہنچتا رہا۔ پھر اسی کی نقول تیار ہوئی رہیں یہاں تک کہ مشائخ نے اسے کتابوں کے اوراق پر منتقل کر دیا اور اس کے ثبوت میں سندیں ذکر کیں یہاں تک کہ اس سلسلہ میں بعض حضرات نے کتابیں لکھیں۔ ان میں سے ابوالہیمن بن عساکر ہیں جنہوں نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا۔ پھر ان کی کتاب سندوں کے ساتھ روایت کی گئی اور حفظ کی جانے لگی یہاں تک کہ المقرئ تک پہنچی، انہوں نے ابن عساکر کے معتمد علیہ نسخہ سے اپنی کتاب فتح المتعال میں اسے

کیا۔ اس نسخہ پر علماء و حفاظ مثلاً السیوطی - السخاوی اور الدیلمی رحمہم اللہ کی دستی تحریریں  
میں نے اسے فتح المتعال سے تمام فوائد کے ساتھ نقل کیا ہے۔

## خاتمہ

الناوی اور القاری نے شرح شمائل میں ابن العزلی کا یہ قول نقل کیا ہے: جو تین نبیوں کا لباس  
ہے۔ لوگوں نے دوسری قسم کے جوتے صرف اس لیے استعمال کرنے شروع کر دیئے کہ ان کے علاقوں  
میں کچر مچر تھا۔ میں نے یہ گفتگو اپنے اس قول پر ختم کر دی۔

إِنِّي خَدَمْتُ مِثَالَ نَعْلِ الْمُصْطَفَى

لَا عِيشَ فِي الدَّارَيْنِ تَحْتَ ظِلَالِيهَا

سَعْدَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَخْدُمُ نَعْلَهُ وَأَنَا السَّعِيدُ يَخْدُمُ مِثْلَ يَثَالِيهَا

مدرس نے نعل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال (نقشہ) کی خدمت کی تاکہ دونوں جہانوں میں  
اس کے زیر سایہ زندہ رہوں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے (مبارک)  
کی خدمت سے خوش قسمت ہو گئے اور میں اس کے نقشہ کی خدمت سے خوش بخت ہوئی۔  
میں نے مثال نعلین کی شان میں اور اشعار بھی کہے ہیں جس کو میں اس میں شامل کرنا چاہتا  
تھا۔ پھر میں نے اسے اس اضافہ سے الگ رکھنے کو ترجیح دی۔

مِثَالَ حَكِي نَعْلًا لَا فَضْلَ مُرْسَلٍ تَمَّتْ مَقَامَ التُّرْبِ مِنْهُ الْفَوَائِدُ

صَرَائِئُهَا التَّبَعُ كُلُّهَا غَيَّارِي وَتَبَّحَانُ الْمُلُوكُ وَحَوَاسِدُ

معجز نقشہ نے، افضل المرسل (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جوتے کا بیان کیا۔ اس کی وجہ سے ناقص  
زمین کی مٹی مکمل ہو گئی۔ تمام ساتویں آسمان اس کی غیرت مند سوکنیں ہیں۔ اور بادشاہوں کے تاج  
اس پر رشک کرتے ہیں۔

میں نے یہ بھی عرض کیا ہے۔

عَلَى نَاسٍ هَذَا اَلْكَوْنُ نَعْلُ مُحَمَّدٍ عَلَتْ فَجَمِيعُ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِهِ

اس کائنات کے سب پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نعل (جو مبارک) بلند ہوا پس

تمام مخلوق اس کے زیر سایہ ہے۔

لَدَى الطَّوْرِ مُوسَى تُودِي إِخْلَعُ وَجَدُ عَلَى الْعَرْشِ لَمْ يُؤْذَنْ بِخَلْعِ نِعَالِهِ

”رکھ، طور کے پاس موسیٰ کو آواز دی گئی کہ (جو تا)، اتار دے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کو عرش پر اپنے جوتے اتارنے کا حکم نہ دیا گیا۔

میں نے یہ بھی عرض کیا ہے۔

مِثَالُ يَنْعَلِ الْمُصْطَفَى مَا لَهُ مِثْلُ

لِوُفِجِي بِهِ رَاحٌ، يَعْنِي بِهِ كُحْلُ

”یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کا نقش ہے، جس کی کوئی مثل نہیں میری

روح کو اسی سے راحت اور میری آنکھ کے لیے یہی سرمہ ہے۔“

فَاَكْرِمَ بِهِ تِمْنَالُ نَعْلٍ كَرِيمَةٍ نَهَا كُلُّ رَأْسٍ وَدَلَّ لَوْرَتَهُ رِجْلُ

”سو یہ قابل تعظیم جوتے کا، کتنا قابل احترام نقش ہے، کہ ہر سر کی تمنا ہے، کاش وہ

اس جوتے کا پاؤں ہوتا۔“

میں نے یہ بھی عرض کیا ہے۔

وَلَمَّا رَأَيْتُ الدَّهْرَ قَدْ حَاطَ لَوْدُ جَعَلْتُ لِنَفْسِي نَعْلَ سَيِّدَةٍ حِصْنًا

”اور جب میں نے زمانے کو ساری دنیا سے لڑتے دیکھا، تو اپنے لیے سیدہ کائنات

کے جوتے کو بچاؤ کا قلعہ بنالیا۔“

تَحَصَّنْتُ مِنْهُ فِي بَدْيِ مِثَالِهَا بِسُورٍ مَنِيعٍ نِلْتُ فِي ظِلِّهِ لَدَمْنَا

”میں اس عجیب و غریب نقشِ نعلین کے ذریعے ایک ایسی مضبوط دیوار کی اوٹ

میں قلعہ بند ہو گیا جس کے سائے تلے میں امن حاصل کر لیا۔“

## دسواں باب

# نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو دوسلام کے فوائد و ثمرات کے بیان میں

میرا خیال تھا کہ اس باب کو ان فوائد کے ذکر سے شروع کروں، جنہیں علامہ شمس الدین ابن القیم نے اپنی کتاب ”جلاء الافہام فی فضل الصلۃ والسلام علی محمد خیر الانام“ میں بیان کیا ہے۔ اور جو سب کے سب یا ان میں سے بڑے بڑے ان احادیث میں آچکے ہیں جن کو مختصر طور پر باب دوم میں ذکر کر آیا ہوں لہذا یہاں ان کے تکرار کی ضرورت نہیں۔ ان کا ذکر اس کتاب کے علاوہ مسالک الحنفیۃ اور الدر المنضود وغیر میں بھی ہوا ہے۔ میں نے جلاء الافہام کے فوائد ذکر کرتے وقت، ان پر کچھ اضافہ بھی کیا ہے۔

ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: (دُرود و سلام کا)

**پہلا فائدہ** اللہ کے حکم پر عمل۔

**دوسرا فائدہ** اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلوٰۃ میں موافقت اگرچہ دونوں کے مفہوم میں فرق ہے۔ ہماری

صلوٰۃ آپ پر دُعا اور سوال ہے اور اللہ کی آپ پر صلوٰۃ، ثناء و تشریف ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔

**تیسرا فائدہ** اس میں اللہ کے فرشتوں کی موافقت۔

**چوتھا فائدہ** دُرود شریف پڑھنے والے کے لیے اللہ کے دس دُرودوں کا حاصل ہونا۔

**پانچواں فائدہ** اس کے دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

**چھٹا فائدہ** اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

**ساتواں فائدہ** اس کی دس برائیاں مٹادی جاتی ہیں۔

**آٹھواں فائدہ** جب دُعا سے پہلے دُرود شریف پڑھے تو قبول دُعا کی اُمید ہوتی ہے۔ پس دُرود

شریف، پروردگارِ عالم کے حضور دعا کو پہنچانے والا ہے۔

**نوال** جب اس کو سوال وسیلہ کے ساتھ ملائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

کے حصول کا سبب ہے۔ یا سوال وسیلہ سے الگ بھی پڑھے۔ جیسا کہ اس بارے میں کی روایت گزر چکی ہے۔

**دسواں** گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے جیسا کہ گذرا۔

**گیارہواں** یہ اللہ کے بندے کے لیے ہر نعمت کنایت ہے۔

الدرا المنصود میں فرمایا: ترمذی نے ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ جب دو تہائی رات گزر جاتی تو آپ اٹھ کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو! اللہ کا ذکر کرو۔ اللہ کا ذکر کرو۔ کچکپانے والی آگئی۔ اس کے پیچھے پیچھے آنے والی آگئی۔ موت اپنی تمام سختیوں کے ساتھ آگئی۔ موت اپنی سختیوں کے ساتھ آگئی۔ اپنی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں آپ پر بہت درود شریف پڑھتا ہوں، پس درافرض و ضروریات بشریہ کی ادائیگی کے بعد کتنا وقت آپ پر درود بھیجا کروں؟ فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے کہا چوتھا مسئلہ؟ فرمایا جو تمہاری مرضی، اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا وقت؟ فرمایا جو چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی؟ فرمایا جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا، میں تمام وقت درود و سلام کے لیے وقف کرتا ہوں۔ فرمایا تو یہ تیرے غم دور کرنے کے لیے کافی ہے، اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ حاکم نے مستدرک میں کہا اس کی سند صحیح ہے۔ ایک روایت میں ہے، جب چوتھا فی رات گزر جائے۔ دوسری میں ہے وہ رات کے تیسرے حصے میں نکلا کرتے تھے۔ ایک روایت میں بہت درود پڑھتا ہوں کی جگہ میں آپ پر درود پڑھتا ہوں کے الفاظ آئے ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں اپنے دور میں، درود شریف کے لیے اتنا وقت مقرر کرتا ہوں۔ پوری حدیث امام احمد۔ ابن ابی عاصم اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ ایک



شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ فرمائیں کہ اگر میں تمام وقت آپ پر درود و سلام پڑھنے میں صرف کر دوں؛ فرمایا تو پھر اللہ تبارک تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کے غم و الم سے بچائے گا۔ یہی سنی روایت

عہد سند کے ساتھ روایت کی ہے مگر اس میں ارسال (راوی چھوٹ گیا) ہے۔ ایک اور روایت میں ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے وظیفہ کے وقت کا تیسرا حصہ آپ پر درود شریف بھیجوں گا۔ فرمایا ہاں اگر چاہو۔ عرض کیا دو تہائی وقت۔ فرمایا ہاں۔ عرض کیا تمام وقت درود شریف کے لیے۔ فرمایا اللہ تمہارے دنیا و آخرت کے غم دور فرمائے گا۔ اس روایت کے دوراوی ایسے ہیں جن کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے لیکن بستی نے مندرجہ کی طرح اسے حسن قرار دیا ہے کیونکہ اس کے شواہد موجود ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے، میں اپنا آدھا درود آپ کی دہندگی درجات دعا کے لیے مقرر کرتا ہوں۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ کہا، حضور! میں تمام وظیفہ آپ کے لیے دعا قرار دیتا ہوں۔ فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ تمہارے دنیا و آخرت کے تفکرات کے ازالہ کا اسے سبب بنائے گا۔

ایک اور روایت میں ہے میرے رب کے ہاں سے ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ اس نے کہا جو بند آپ پر ایک بار درود بھیجے گا، اللہ اس پر اس کے بدلے دس بار رحمت نازل فرمائے گا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! میں آدھی دعا آپ کے لیے مانگوں گا۔ فرمایا جیسے چاہو۔ اس نے کہا دو تہائی، فرمایا جیسے چاہو۔ اس نے کہا میں تمام دعا آپ کے لیے مانگوں گا۔ فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے صدقے تیرے دنیا و آخرت کے غم دور فرمائے گا۔ اس روایت سے خواہ مسل قرار دی جائے یا مفصل۔ یہ بات صراحتہ معلوم ہو گئی کہ گذشتہ احادیث میں لفظ صلۃ کا معنی دعا ہے۔ لہذا کسی اور تاویل کی ضرورت نہیں مطلب یہ کہ میں بہت دعا مانگتا ہوں، پس اس میں آپ کے درود شریف کے لیے کتنا وقت صرف کروں؟ یعنی مجھے جو وقت بقیہ ہے میں اس میں اپنے لیے دعا مانگتا ہوں، پس اس میں سے آپ پر صلوٰۃ بھیجنے کے لیے کتنا وقت صرف کروں؟

سویں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے وقت مقرر کرنا مناسب نہ سمجھا۔ تاکہ اس پر اضافہ کا دروازہ بند نہ ہو جائے۔ پس آپ برابر اسے اختیار دیتے رہے اور ساتھ ہی ساتھ اضافہ کی ترغیب بھی

دیتے رہے۔ یہاں تک کہ اس نے کہا۔ میں تمام وقت آپ پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ یعنی جتنا وقت میں اپنے لیے دعائیں مانگتا ہوں، وہ تمام وقت بھی آپ کے لیے دعائیں مانگتا رہوں گا۔ تو آپ نے فرمایا یہ تیرے غم کے ازالہ کے لیے کافی رہے گا۔ یعنی دنیا و آخرت کی ہر فکر سے تمہیں نجات مل جائے گی۔ کیونکہ یہ اللہ کے ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کو شامل ہے۔ یہ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے دعا کرنے کا اشارہ ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے۔ کہ ”میرے ذکر نے جس کو مانگے سے بے خبر رکھا، میں اسے مانگے والوں سے زیادہ دیتا ہوں“ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کو اپنی سب سے بڑی عبادت سمجھتا ہے، اللہ اسے دنیا و آخرت کے تفکرات سے آزاد کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔ فرمایا گیا ہے کہ حقیقی صلاۃ مراد ہے۔ یعنی اس کا ثواب۔ یا اس کے ثواب جیسا ثواب۔ لیکن مذکورہ بالا روایت اس کا رد کرتی ہے۔

## قرأت کے بعد دعا

کہا گیا ہے کہ یہ حدیث بہت بڑی دلیل ہے ان لوگوں کے لیے جو قرآن پڑھ کر یہ کہتے ہیں کہ میں اس کا ثواب اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایصال کرتا ہوں، کیونکہ صحابی نے کہا تھا، میں اپنا تمام درود و وظیفہ آپ کے لیے وقف کرتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: پھر یہ تیرے غم کے ازالہ کے لیے کافی ہوگا، رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ و مقام کی ترقی کے لیے دعا مانگنا، سو بعض متاخرین نے اس کا انکار کیا ہے۔ میں نے اپنے فتاویٰ میں اس کے طویل و مختصر، دو خوب خوب رد کیے ہیں۔ اور میں نے واضح کیا ہے کہ محققین نے اس کی مخالفت کی ہے۔ بلکہ امام مذہب النووی نے اسے اپنی کتابوں کے خطبوں میں استعمال کیا ہے۔ مثلاً الروضہ۔ المنہاج۔ شرح مسلم۔ نبی علیہ السلام کی بزرگی اگرچہ کامل تھی لیکن وہ زیادہ کمال قبول کرتی ہے کیونکہ آپ قریب بارگاہ میں ہمیشہ ترقی کرتے رہتے ہیں۔ پس آپ کی ترقی کی کوئی حد نہیں۔ اور جو چیز زیادتی قبول کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس کے حصول کی دعا کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں۔ اور میں اس کے ثواب کی

مثل سرکار کی خدمت پیش کرتا ہوں، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف میں انصاف ہوتا ہے۔  
 کہ اس ثواب کے مثل کے حصول کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دعا مانگی جا رہی ہے اور اس کے  
 حصول سے آپ کا شرف بڑھے گا۔ اس لیے کہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ اس کا حصول کمال ہے۔  
 پس جب یہ شرف سرکار کے اصل شرف سے ملے گا۔ تو اس میں مزید کمال پیدا کرے گا اور وہ  
 ترقی آنے کی جو پہلے حاصل نہ تھی۔ یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے بارے  
 میں بھی ہم کہیں گے کہ اس سے سرکار کو وہ زائد کمال و ترقی حاصل ہوتی ہے جو اس سے پہلے آپ کو  
 حاصل نہ تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ گفتگو حضرت اہل بیت کے علاوہ اور بزرگوں سے بھی ہوئی ہے اور وہ بزرگ  
 ہیں ایوب بن بشیر کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں نے یہ تمہیہ کر لیا ہے کہ اپنا تمام  
 تر و تیفہ آپ کے لیے دعا مانگتا ہی رکھوں گا: ”الحديث۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو ان دونوں کا آپ  
 کے لیے مانگنا صحیح ہے اس میں کوئی مانع نہیں“ الخ۔ ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

**بارہواں۔** درود شریف، قیامت کے دن بندے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہونے

کا سبب ہے۔ اس بارے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث گزرتی ہے۔

**تیسرہواں۔** غریب آدمی کے لیے درود شریف صدقہ دینے کے قائم مقام ہے۔

**چودہواں۔** درود شریف حاجت روائی کا سبب ہے۔

**پندرہواں۔** درود شریف پڑھنا پڑھنے والے کے لیے اللہ اور اس کے فرشتوں کے درود

کے حصول کا سبب ہے۔

**سولہواں۔** درود شریف پڑھنے والے کی صفائی و پاکیزگی کا سبب ہے۔

**سترہواں۔** درود شریف۔ بندے کے لیے مرنے سے پہلے جنت کی خوشخبری کا سبب ہے۔

یہ بات حافظ ابو موسیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے اور اس سلسلہ میں ایک حدیث نقل کی ہے۔

**اٹھارہواں۔** یہ قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب ہے یہ بات ابو موسیٰ نے ذکر کی۔

اور اس پر ایک حدیث بھی نقل کی۔

**انیسواں** اس کے سبب نبی صلی اللہ علیہ وسلم، درود و سلام پڑھنے والے پر، جواباً درود و سلام بھیجتے ہیں۔

**بیسواں** اس کے سبب آدمی بھولی بسری باتیں یاد کر لیتا ہے جیسا کہ گزرا۔  
**اکیسواں** یہ مجلس کی خوشی کا سبب ہے۔ اور یہ کہ اہل مجلس پر قیامت تک حسرت و افسوس کا اثر نہ ہوگا۔

**یائیسواں** یہ غریبی و مفلسی کے ازالہ کا سبب ہے۔ جیسا کہ گزرا۔  
**تیسواں** جب درود شریف پڑھنے والا، سرکار کے ذکر کے ساتھ درود پڑھتا ہے۔ بخیل کا نام اس سے ختم ہو جاتا ہے۔

**چوبیسواں** درود شریف اپنے پڑھنے والے کو جنت کی راہ پر ڈال دیتا ہے اور نہ پڑھنے والے کو جنت کی راہ سے ہٹا دیتا ہے۔

**پچیسواں** درود شریف مجلس کو اس بدبو اور نحوست سے بچا لیتا ہے۔ جو اللہ و رسول کے ذکر نہ کرنے، اللہ کی حمد و ثنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نہ بھیجنے کی وجہ سے کسی مجلس پر آتی ہے۔

**چھبیسواں** یہ اس کلام کے خاتمے کا سبب ہے جس کی ابتدا اللہ کی حمد و ثنا اور اس کے رسول پر درود و سلام سے کی گئی۔

**ستائیسواں** یہ پطراط پر بندے کی روشنی میں اضافے کا سبب ہے۔ اس سلسلہ میں ایک حدیث ہے جسے ابو موسیٰ نے ذکر کیا۔

**اٹھائیسواں** اس سے انسان درستی و جفا سے نکل جاتا ہے۔

**اتیسواں** اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ درود و سلام پڑھنے والے کا ذکر خیر اہل زمین و

آسمان میں پھیلا دیتا ہے۔ اس لیے کہ درود پڑھنے والا، اللہ تعالیٰ سے اس بات کا سوال کرتا ہے کہ وہ اپنے رسول مقدس کی ثنا کرے۔ آپ کو شرف و جزا سے نوازے۔ اور جزا بھی عمل کی جنس سے

ہے، پس لامحالہ درود شریف پڑھنے والے کو اس کا حصہ ملے گا۔

## تیسواں

یہ درود شریف پڑھنے والے کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائی کے اسباب،

میں برکت کا سبب ہے۔ کیونکہ درود پڑھنے والا اپنے رب سے یہ دعا کرتا ہے کہ وہ سرکار پر اور آپ

کی آل پر برکت نازل فرمائے۔ اور یہ دعا قبول ہے اور اس کی جزا بھی ایسی ہی ہے۔

## اکیسواں

یہ اللہ کی رحمت کے رسول کا سبب ہے۔ کیونکہ یا تو رحمت بھی درود ہے جیسا

کہ ایک جماعت نے کہا یا اس کے لوازم میں سے ہے جیسا قول صحیح ہے۔ پس ضروری ہے کہ درود

پڑھنے والا بھی اسے پائے۔

## بیسواں

یہ سبب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دائمی محبت اور اس میں دو

چند اضافے کا۔

اور یہ ایمان کے اصولوں میں سے ایک اصول ہے جس کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ آدمی جوں جوں محبوب کا کثرت سے ذکر کرتا ہے اور دل میں اس کی ذات محاسن اور محبت پیدا کرنے والی خوبیوں کو حاضر کرتا ہے، اس کی محبت بڑھتی ہے۔ شوق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس کے تمام دل پر اس کا تسلط ہو جاتا ہے، اور جب اس کے ذکر سے منہ موڑ لیتا ہے اور اس کی ذات اور اس کے محاسن کو دل سے نکال دیتا ہے، اس کے دل میں محبوب کی محبت کم ہو جاتی ہے اور محب کی آنکھ میں محبوب کے دیدار سے بڑھ کر کوئی شے لذیذ اور اس کے دل کے لیے یاد محبوب اور اس کے محاسن کے ذکر سے بڑھ کر کوئی باعث قرار نہیں جب یہ چیز اس کے دل میں جم جائے گی تو زبان پر محبوب کی مدح و ثناء اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ جاری رہے گا۔ اور اس کی کمی و بیشی اس کے دل میں محبت کی کمی و بیشی سے ہوتی رہے گی جو اس اس کے گواہ ہیں۔ اسی لیے کسی شاعر نے کہا ہے۔

حُبُّنَ لَسَنُ يَقُولُ ذَكَرْتُ حُبِّي

وَهَلْ أَلْسَنِي فَأَذْكُرُ مَا لَيْسَتْ

”مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ میں نے اپنے محبوب کا ذکر کیا۔ کیا میں بھول جاتا ہوں کہ بھولی بات کو یاد کرتا ہوں“

پس اس آدمی نے اس آدمی پر تعجب کیا جو کہتا ہے، میں نے اپنے محبوب کو یاد کیا کیونکہ یاد تو بھولنے کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر اس کی محبت کامل ہوتی تو ہرگز اپنے محبوب کو بھولتا۔  
ایک اور شاعر کہتا ہے۔

أُرِيدُ لِذَنبِي ذِكْرَهَا فَكَأَنَّمَا تَمَثَّلُ لِي لَيْلِي لَيْكِلِ سَيِّدِ  
میں محبوبہ کی یاد بھولنا چاہتا ہوں تو گویا لیلیٰ کی صورت ہر راستے میں میرے سامنے ظاہر ہوتی ہے۔

سو اس شاعر نے اپنی حالت بتائی، کہ محبوبہ سے اس کی محبت، اسے بھولنے میں کاؤتے۔  
ایک اور شاعر نے کہا ہے۔

يُرَادُّ عَيْنَ الْقَلْبِ نِسْيَانُكُمْ وَتَأْتِي الطَّبَاعُ عَلَى النَّاقِلِ  
ترجمہ: دل سے تمہارے بھلا دینے کے ارادے کیے جاتے ہیں۔ لیکن طبیعت نقل کرنے والے کی بات نہیں مانتی“

شاعر نے بتایا کہ دوستوں کی محبت اور یاد اس کی طبیعت بن چکی ہے۔ اب جو اس کے خلاف ارادہ کرے طبیعت اس سے انکاری ہے اور مثل مشہور ہے جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ اس کا ذکر بکثرت سے کرتا ہے، اور اس بارگاہِ معظم میں حق تو یہ ہے۔

جو شاعر حضرت حسانؓ نے فرمایا۔

لَوْ شِئْتُ حَنَّ قَلْبِي يُرَى ضَمْنَهُ ذِكْرُكَ وَالتَّوْحِيدُ فِي سَطْرٍ  
اگر میرا دل چیرا جائے تو اس کے اندر تیری یاد اور، اللہ کی توحید، ایک ہی سطر میں نظر آئے گی“

سو یہ ہے مومن کا دل جس میں اللہ کی توحید اور اس کے رسول کا ذکر لکھے ہوئے ہیں۔

جو نہ میٹ سکیں نہ زائل ہو سکیں جب کسی چیز کا کثرت سے ذکر کرنا اس کی دائمی محبت کا سبب ہے۔ اور ذکر نہ کرنا محبت کے خاتمہ یا کمزوری کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کا ہی حق ہے کہ بندے اس سے انتہائی محبت کریں اور اس کی عبادت و تعظیم کریں بلکہ وہ شرک جو بخشا نہیں جائے گا وہ بھی یہی ہے کہ تو محبت و تعظیم میں کسی اور کو شریک کرے اور کسی مخلوق کی اس طرح تعظیم و محبت کرے جسے اللہ کو تعظیم و محبت کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ  
دُونِ اللَّهِ آندَادًا يُحِبُّونَهُمْ  
كَحُبِّ اللَّهِ -  
ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ کی محبت

اور مومن کو ہر چیز سے بڑھ کر اللہ کی محبت ہوتی ہے جتنی جہنم میں کہیں گے۔  
تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِي ضَلٰلٍ  
مُّبِينٍ اذْ نُسَوِّدُكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ - تمہیں پروردگار جہاں کے ساتھ برابر  
کرتے تھے

اور معلوم ہے کہ مشرکین نے معبودان باطلہ کو اللہ کے ساتھ محبت، الوہیت و عبادت میں ہی برابر کر رکھا تھا۔ ورنہ ان میں سے کسی نے کبھی یہ تو نہیں کہا تھا کہ بت یا باقی شریک اللہ بھی رب العالمین کے ساتھ، صفات و افعال، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے بندوں کے پیدا کرنے میں برابر ہیں ان کا برابر ٹھہرانا تو صرف محبت و عبادت میں تھا۔ مقصد یہ کہ جب دائمی ذکر، دائمی محبت کا سبب ہے۔ اور اللہ جلّٰی سُبْحَانَهُ کَامِلِ محبت، عبودیت، اور تعظیم و اجلال کا سب سے بڑھ کر مستحق ہے تو اس کا ذکر بندے کے لیے سب سے زائد نفع بخش ہوگا۔ اور اس کا حقیقی دشمن وہ ہوگا جو اسے رب کے ذکر اور اس کی بندگی سے منع کرے۔ اور اسی لیے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور اس کو سبب فلاح قرار دیا ہے۔ فرمایا :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ  
 أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ  
 اللَّهِ وَمَنْ يَعْصِلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ  
 هُمُ الْخَاسِرُونَ۔

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہاری مال تمہاری  
 اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل کر دے،  
 اور جو ایسا کریں وہی نقصان اٹھانے  
 والے ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جن کو غذا دی گئی وہ آگے نکل گئے، صحابہ نے عرض کیا، یا  
 رسول اللہ! غذا کن کو دی گئی؟ وہ اللہ کا بہت ذکر کرنے والے اور والیاں۔“

ترمذی میں حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا: ”کیا میں تم کو سب سے بہتر اور تمہارے بادشاہ (اللہ) کے ہاں پاکیزہ تر اور تمہارے دیے  
 بلند تر کرنے والا اور سونا چاندی خرچ کرنے سے نیک تر۔ اور اس سے بہتر کہ تم اس سے لڑو۔  
 تم ان کی اور وہ تمہاری گردنیں ماریں، صحابہ کرام نے کہا ہاں یا رسول اللہ! بتلائیں۔ فرمایا، اللہ  
 کا ذکر“ موطا میں یہ حدیث ابو دردا پر موقوف ہے۔

اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آدمی نے اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی  
 ایسا عمل نہیں کیا، جس سے عذاب خداوندی سے بچنے کی اُمید کی جاسکے۔ اور ذکر رسول، ذکر  
 خدا کے تابع ہے مقصد یہ کہ دائمی ذکر، دائمی محبت کا سبب ہے۔ پس ذکر کرنا دل کے لیے ایسے  
 ہے جیسے کھیتی کے لیے پانی۔ اور جیسے مچھلی کے لیے پانی۔ کہ اس کی زندگی اس کے بغیر نہیں۔ اس  
 کی کسی قسم میں ہیں۔ اللہ کا ذکر کرنا اس کے ناموں سے، اس کی صفات سے، اس کی تعریف کرنا، دہم  
 اس کی تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر۔ تہلیل اور تمجید کرنا، متاخرین کے نزدیک زیادہ تر لفظ ذکر کا استعمال  
 انہی تین معنوں میں ہوتا ہے۔ اس کے احکام کا ذکر۔ اس کے اقامہ و نواہی کا ذکر۔ یہ عالم کا ذکر  
 ہے۔ اور اس افضل ترین ذکر اس کے کلام کا ذکر ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ أَعْوَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ  
 لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ

ترجمہ: جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا  
 اس کی روزی تنگ ہو جائے گی اور اس



یَوْمَ الْقِيَمَةِ آغَشَى۔ کو قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔  
 یہاں اللہ نے اپنا وہ کلام ذکر فرمایا ہے جو اس نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 اور فرمایا ہر

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِحُجَّتِهِ أَوْحَانِ لِّلَّهِ  
 بِذِكْرِ اللَّهِ الْكَافِي لِلْإِنْسَانِ لِيَسْخَرُوا لَآلِهَتِهِمْ  
 تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ۔ ذکر سے ہی دل مطمئن ہو سکتے ہیں۔  
 اور اس کے ذکر میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے دُعا۔ استغفار اور اس کی طرف گڑ گڑائے۔ یہ اس  
 کے ذکر کی پانچ قسمیں ہیں۔

تینیسول فائدہ  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اُمتی کا اپنے نبی سے محبت کا سبب ہے۔  
 اور جب درود پڑھنے والے کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا سبب ہے  
 تو اسی طرح یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی درود پڑھنے والے سے محبت کا سبب ہوگا۔ کہ سچی محبت  
 کے بدلے محبت ہی ہوتی ہے۔

چوتیسول فائدہ  
 یہ بندے کی ہدایت اور اس کے دل کی زندگی کا سبب ہے کیونکہ جو  
 جو بندہ کثرت سے آپ کا ذکر کرتا اور آپ پر درود و سلام بھیجتا ہے۔  
 آپ کی محبت اس کے دل پر قبضہ کر لیتی ہے اور اس کے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام  
 کے خلاف کوئی چیز نہیں رہتی اور جو کچھ آپ لائے اس میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ بلکہ آپ  
 کی لائی ہوئی ہدایت اس کے دل پر نقش ہو جاتی ہے۔ احوال کے بدلنے بدلنے سے وہ اس تحریر  
 کو پڑھتا رہتا ہے۔ ہدایت، کامیابی اور طرح طرح کے علوم اس سے حاصل کرتا ہے۔ جو جو  
 اس میں بصیرت، قوت اور معرفت بڑھتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا درود و سلام بھی  
 بڑھتا جاتا ہے۔ اسی اہل علم، جو آپ کی سنت و ہدایت کے عارف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے پیروکار ہیں، ان کا درود و سلام ان عوام کے درود و سلام سے مختلف ہوتا ہے، جنہوں

نے درود و سلام میں محض اپنے اعنا کو استعمال کیا اور آوازیں بلند کیں۔ رہ گئے آپ کے پیروکار جو آپ کی سنت کو پہچانتے والے اور آپ کی لائی ہوئی تعلیمات کو جاننے والے ہیں۔ سو آپ پر ان کا درود و سلام کچھ اور ہی نوعیت کا ہے تو جوں جوں آپ کی لائی ہوئی تعلیمات کا ان کو زیادہ علم ہوتا جاتا ہے۔ ان کی آپ سے محبت بڑھتی جاتی ہے اور آپ پر جو اللہ کی طرف سے درود و سلام مطلوب و مقصود ہے اس کی حقیقت بھی ان کی سمجھ میں آ جاتی ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ جوں جوں بندے کو اس کی زیادہ سے زیادہ حقیقی معرفت حاصل ہوتی ہے وہ اس کا زیادہ تابع فرمان اور اس سے زیادہ محبت کرتا ہے، اس کا ذکر غفلوں کے ذکر سے مختلف ہوتا ہے۔ جو کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں۔ جو شخص اپنے اس محبوب کا ذکر کرتا ہے۔ جس کی محبت اس کے تمام دل پر مسلط ہے۔ وہ اس کی مدح و ثنا کرتا ہے اس میں اور اس شخص میں بڑا فرق ہے۔ جو اشارہ یا لفظ سے محبوب کا ذکر کرتا ہے لفظ بھی ایسا جس کا مفہوم جانتا ہی نہیں، ظاہر ہے کہ اس کی زبان و دل میں موافقت و مطابقت نہیں۔ جیسے مین کرنے والی اور دکھیا ری کے رونے میں فرق ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کا ذکر اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اس انعام و اکرام پر جو اس نے ہم پر فرمایا ہے اور رسول بھیج کر فرمایا ہے یہ وجود کی زندگی اور رُوح ہے۔ جیسا کہا گیا ہے۔

رُوحُ النَّجَّالِیِّ ذِکْرُهُ وَحَدِيثُهُ  
وَهُدًى تَكَلِّیْ مُلَدِّیْ حَیَوَانِ

مخلوں کی رُوح اس کا ذکر اور اس کی گفتگو ہے۔ اور ہر گم کردہ را کے لیے ہدایت ہے۔

وَإِذَا أُخِلَّ بِذِكْرِہِ فِیْ مَجْلِسٍ  
فَأُولَٰئِكَ الْأَمْوَآتُ فِی الْحَیَاتِ

جب کسی محل میں اس کے ذکر سے رُوح گردانی کی جائے۔ تو وہ لوگ زندوں میں

مُردہ ہیں۔

اس کے سبب سے درود شریف پڑھنے والے کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پیشکش

پر پیش کیا جاتا ہے کیونکہ آپ کا فرمان ہے۔

إِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ ترجمہ: بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا  
 علیؑ۔ جاتا ہے۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ يَقْبِضِي مَلَائِكَتَهُ ترجمہ: بے شک اللہ نے میری قبر پر فرشتے  
 يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ۔ مقرر کر دیتے ہیں جو میری امت کا سلام  
 مجھے پہنچاتے ہیں۔

اور آدمی کی یہ بڑی سعادت ہے کہ اس کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نبی کے ساتھ لیا  
 جائے اسی مضمون میں کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خَطَرَتْ مِنْهُ بِبَالِكَ خَطَرَةٌ حَقِيقٌ يَأْنُ يَسْمُو وَآنُ يَتَقَدَّمَا  
 محبوب تیرے دل میں جس کا ایک مرتبہ خیال آگیا۔ وہ اس قابل ہے کہ بلند  
 مرتبہ کھلائے۔ اور سب سے آگے رہے۔  
 کسی اور نے کہا۔

أَهْلًا بِمَا لَمْ أَكُنْ أَهْلًا لِتَوْفِيقِهِ قَوْلُ الْمُبَشِّرِ بَعْدَ الْيَأْسِ بِالْفَرْجِ  
 اس سے آشنائی کے بعد میرے اندر وہ اطمینان آگئی جو پہلے نہ تھی (یہ تو گویا)  
 مایوسی کے بعد خوشخبری دینے والے کی یہ بات ہو گئی۔

لَكَ الْإِشْأَانَةُ فَأَخْلَعُ مَا عَلَيْكَ فَقَدْ ذُكِرْتَ ثُمَّ عَلَى مَا فِيكَ مِنْ عَوَجٍ  
 کہ تجھے مبارک ہو اب تو اپنے اوپر سے مایوسی وہ بوجھ اتار دے کیونکہ وہاں  
 محبوب کی محفل میں تیرا ذکر ہوا ہے، باوجودیکہ تیرے نصیب کا اندازہ میں

یڑھا بن ہے۔

**سینیسوال** رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے جو انہوں نے سعید بن مسیب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کے متعلق بیان کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ میں نے اپنا ایک اُمتی پکھڑا پر گرتا پڑتا، گھسٹتا دیکھا جو کبھی ٹھککتا ہے کبھی چپٹتا ہے پھر اس کے پاس دو درود شریف آیا۔ جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا اس نے اس کو اس کے پاؤں پر سیدھا کھڑا کر دیا اور اس کو جہنم میں گرنے سے بچا لیا۔ اس کو ابو موسیٰ مدینی نے روایت کیا۔ اور ترمذی و تہذیب کے موصووع پر لکھی جانے والی اپنی کتاب کی اس پر بنیاد رکھی، اور کہا کہ یہ حدیث بہت اچھی ہے۔

**اُرتیسوال** نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا آپ کے حق کا بہت ہی کم احسان ادا کرنا ہے اور آپ کے انعام و اکرام کا ادنیٰ شکر ہے۔ کہ اللہ نے آپ کے بخت کے سبب ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا ہے، حالانکہ جس شکر یہ کے آپ مستحق ہیں۔ نہ ہم اسے جان سکیں اور نہ شمار کر سکیں، نہ اس کی طاقت رکھیں، نہ ادا کر سکیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بندوں کے تھوڑے سے شکر اور معمولی ادائے حق سے راضی ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کے ذکر، اس کے شکر، اور بندوں پر اس کے احسانِ عظیم کی معرفت کا ذریعہ ہے۔ جو بندوں میں اپنا محبوب رسول بھیج کر اس نے کیا ہے، پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف، اللہ کے ذکر، ذکر رسول، اور اس دُعا پر مشتمل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس درود شریف کے عوض ان کو وہ جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس کے آپ مستحق ہیں۔ جیسے ہمارے پروردگار نے ہم کو اپنے اسماء و صفات کی معرفت عطا فرمائی اور اپنی رضا مند کا کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی اور ہمیں یہ بتایا کہ اس کے وصول اور اس کی طرف قدم اٹھانے میں ہمیں کیا فوائد حاصل ہوں گے۔ پس یہ درود شریف تمام دین پر مشتمل ہے بلکہ یہ اس پروردگار کے دُعا کو اقرار پر مشتمل ہے جس سے دُعا کی جاتی ہے اور اس کے سمع و قدرت۔ ارادہ۔ حیات۔

کلام کی بعثت، نبی کی خبروں کو سچا کرنا، یہ سب کمال محبت ہے، اور کچھ شک نہیں کہ یہی ایمان کے اصول ہیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے انسان کو ان تمام چیزوں کا علم ہوتا ہے۔ ان کی تصدیق ہوتی ہے اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو جاتی ہے۔ پس یہ تمام اعمال میں افضل ہوا۔

**انتالیسواں** بندے کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا، دعا ہے، اور بندے کی اللہ سے دعا و سوال دو قسم کا ہے۔ ایک تو اپنی حاجات مشکلات اور شب و روز پیش آنے والے مسائل کے حل کے لیے۔ سو یہ دعا و سوال اور ایشا رہے۔ بندے کے محبوب و مطلوب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ بندہ اللہ سے سوال کرے کہ وہ اپنے حبیب و خلیل کی مدح و ثنا کرے۔ ان کی عزت و تکریم میں اضافہ فرمائے۔ ان کا ذکر پھیلانے اور بلند کرے۔ اور کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے پسند فرماتے ہیں۔ سو جو شخص اپنی حاجات و ضروریات پر اس کو ترجیح دے اور یہ اس کا محبوب تر مقصد بن جائے اور وہ اسے ہر چیز پر ترجیح دے، سو اس نے یقیناً اللہ اور رسول کی محبوب چیز کو اپنی پسند پر ترجیح دی۔ اور جزا عمل کے مطابق ہوتی ہے، سو جو اللہ کو غیر پر ترجیح دے، اللہ بھی اس کو غیر پر ترجیح دیتا ہے۔ اس بات کو اس طرح سمجھو، کہ جن لوگوں کو اپنے بادشاہوں اور رئیسوں کے دربار میں اعتماد حاصل ہوتا ہے جب وہ ان کے حضور مزید قرب و منزلت چاہتے ہیں، تو وہ اپنے محسن سے ان لوگوں پر انعام و اکرام کی درخواست کرتے ہیں جو ان کی نظر میں بادشاہوں اور رئیسوں کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ وہ جو ان پر انعام و اکرام کا سوال کرتے ہیں، بادشاہوں کی نگاہ میں اس کی قدر و منزلت اور انعام و اکرام میں اضافہ ہوتا رہتا ہے کیونکہ ان لوگوں سے اپنے دوست کے لیے صلہ و ستائش کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سو ان بڑے لوگوں سے وہی سوال کرتا ہے۔ جو زیادہ محبت کرتا ہے تاکہ اس پر مکمل انعام و اکرام و احسان ہوتا رہے۔ یہ عام مشاہدے کی بات ہے۔ پس بادشاہ کی نگاہ میں ان لوگوں کا مقام اور ان کا مقام جو ہمیشہ اپنی ضروریات و حاجات کا سوال کریں۔ ایک سا

نہیں، پھر کیسے خیال کیا جاسکتا ہے۔ سب سے بڑے اور جلیل القدر محبت کرنے والے (خدا) کا معاملہ اس کے کریم تر اور محبوب تر محبوب کے ساتھ۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے میں اس کے علاوہ کوئی اور فائدہ نہ بھی ہو، تو بندہ مومن کی اسی میں کافی عزت و عظمت موجود ہے۔ ابن القیم کی عبارت کتاب مذکور سے ختم ہوئی۔ میں نے وہیں سے نقل کی ہے۔

### الفاسی کا ارشاد "دلائل الخیرات" کے شارح الفاسی نے، مصنف کے قول

هِيَ مِنْ أَهَمِّ الْمَهَمَّاتِ لِمَنْ يُرِيدُ ترجمہ درود شریف ان لوگوں کے لیے الْقُرْبَ مِنْ رَبِّ الدُّنْيَا۔ اہم ترین ذریعہ ہے جو رب الارباب کا قُرْب چاہتے ہیں۔

کی تشریح میں فرمایا: جو کوئی اپنے پروردگار کا قُرْب چاہے اس کے لیے درود شریف چند وجوہ سے بہت اہم ہے۔ ایک یہ کہ اس میں اللہ کی بارگاہ میں اس کے حبیب و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ حاصل ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:-

وَابْتَغُوا إِلَيَّ الْوَسِيلَةَ۔ ترجمہ: اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بڑا اور قریب تر کوئی وسیلہ نہیں، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کا حکم دیا اور ترغیب دی۔ محض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، شرف اور فضیلت ظاہر کرنے کے لیے، اور اس پر عمل کرنے والے کو اچھے خاتمے اور ثواب جزیل کا وعدہ دیا۔ لہذا یہ تمام اعمال میں کامیاب تر، تمام اقوال میں لائق تر، تمام احوال میں پاکیزہ تر، تمام عبادات میں بابرکت تر، اور تمام برکتوں میں عام تر ہے۔ اسی سے رب رحمن کی رضا حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی سے نیک بختی و رضامندی مل سکتی ہے۔ اسی سے برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ اسی سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بلند ترین درجوں پر فائز ہو سکتا ہے۔ اسی سے دلوں کے زخم مندمل ہوئے اور بڑے گناہوں سے دل صاف ہوتے ہیں، ایک فائدہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے محبوب اور اس کی بارگاہ میں عظیم المرتبت ہیں۔ اللہ اور

اس کے تمام فرشتے اس پر درود و سلام بھیجتے ہیں اور اس نے اہل ایمان کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ پس اس محبوب سے محبت کرنا، اور آپ کی محبت، تعظیم اور آپ پر درود و سلام اور اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی صلاۃ کی پیروی کرنا، واجب ہوا۔ ان میں سے ایک فائدہ یہ کہ درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور اس پر جزائے جزیل ملنے کا وعدہ۔ اپنا ذکر بلند ہونا، عمل کرنے والے کا اللہ کی رضا اور اپنی حاجات دنیا و آخرت کے حصول میں کامیاب ہونا۔ ایک یہ کہ اس سے اس واسطے کا شکر ہے جو اللہ کی نعمتوں میں حصول میں ہمیں حاصل ہے۔ جس کے شکر کا حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کوئی دنیا و آخرت کی پہلی سچلی نعمت مثلاً ہمارا وجود اور اس کو ملنے والی ہر مدد ایسی نہیں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطہ نہ ہوں۔ پس ہم ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمتیں، اللہ کی نعمتوں کے تابع ہیں اور اللہ کی نعمتوں کو اعداد و شمار میں نہیں لایا جاسکتا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے :-

وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا - لَکُمْ تَوْنٌ کَرِهُوْا ؟

پس ہم ہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حق لازم ہوا۔ اور آپ کے شکر کے واجب ہونے کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ہم آپ پر درود و سلام بھیجنے میں ذرہ کوتاہی نہ کریں سانس آئے یا جائے کہ اس میں رسم عبودیت کا قیام یعنی حکم باری تعالیٰ کی تعمیل ہے۔ ان میں سے ایک دو فائدے ہیں جن کا تجربہ کیا جا چکا ہے۔ جن کا اثر اور نفع دیکھا گیا ہے۔ جیسے نورانیت، سرخ و الم کا ازالہ۔ یہاں تک کہا گیا ہے کہ درود شریف، شیخ طریقت کی جگہ کافی ہے اور اس کا قائم مقام ہے ان میں سے ایک یہ کہ اس میں کامل اعتدال پایا جاتا ہے جس سے بندے کا کمال تکمیل پذیر ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کا ذکر آ جاتا ہے، جب کہ اللہ کے ذکر میں یہ بات نہیں:

پھر الغاسی فرماتے ہیں: ﴿فرحون القربی کی کتاب میں ہے:﴾ جان لو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود شریف بھیجنے میں دس فضیلتیں ہیں۔ اول۔ جبار بادشاہ (اللہ) کا درود۔ دوم۔ نبی مختار کی شفاعت۔ سوم۔ نیک بخت فرشتوں کی اقتداء۔ چہارم۔ منافقین و کفار کی مخالفت۔ پنجم۔ گناہوں اور خطاؤں کی بخشش۔ ششم۔ ضروریات و حاجات کا پورا ہونا۔ ہفتم۔ ظاہر و باطن کی روشنی۔ ہشتم۔ جہنم سے نجات۔ نہم۔ جنت میں داخل ہونا۔ دہم۔ خدائے رحیم و غفار کا سلام۔

پھر مختصر طور پر ابن القیم الجوزی کا درج بالا کلام کتاب حدائق الانوار فی الصلوة والسلام علی النبی المختار کے حوالہ سے ذکر کیا۔ شرح الدلائل میں بھی فرمایا کہ امام ابن السبع نے اپنی شفاء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے۔ دین۔ دنیا و آخرت میں ہونے والے تین سو تک فوائد بیان کیے ہیں۔ امام الساعلی نے اپنی کتاب بغیۃ السائلک میں لکھا ہے کہ میں نے درود و سلام کے فوائد شمار کرنے کا ارادہ کیا تو سو سے اوپر تک تعداد جا پہنچی۔ پھر مجھ پر فوائد کا ایسا دروازہ کھولا گیا کہ اعداد و شمار سے باہر ہے۔ صاحب کنوز الاسرار اس بات کو نقل کر کے فرمایا ہیں۔ میں کتابوں اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ احسان فرمایا، اس بحر محیط کا ایک چھینٹا ڈالا جس کی موجیں بیان سے باہر ہیں سو مجھے وہ الفاظ نہیں ملتے جس سے تعبیر کر سکوں مگر میں کتابوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں اس دنیا میں اور آخرت میں وہ فوائد، اسرار، معارف اور انوار ہیں، جو کسی اکھ نے نہ دیکھے۔ نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی انسان کے دل میں کھٹکے۔ اگر ہمیں قاصر نہ ہوں اور اولیاء اللہ کے معارف کو سمجھنے سے دلوں کی روشنی بجھ نہ گئی ہوتی تو میں اس پر تفصیل سے گفتگو کرتا۔ ان حقائق کی رعایت کیسے نہ کروں جب کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ادب سکھایا، اپنے اس فرمان سے

خَاطِبُوا النَّاسَ بِقَدْرِ مَا تَرَجَمَ بِهِ لُغُوں سے ان کی سمجھ کے مطابق

يَفْهَمُونَ۔ کہو الناس علی قدر عقولہم بات کرو کہ اوکما قال۔ مترجم۔

سوپاک ہے وہ ذات جس نے چنا، جس کو چاہا اور اسے وسیع علم عطا فرمایا، یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور جاننے کے لیے اللہ کافی ہے۔



## حافظ سخاوی کا ارشاد

حافظ سخاوی نے فرمایا جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

مرتبہ و جاہ کے وسیلہ سے شفاعت مانگی اور درود و سلام کا

وسیلہ پکڑا، وہ اپنی مراد کو پہنچا۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوا۔ علما نے اس موضوع پر الگ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے ایک عثمان بن حنیف بھی ہے جس کا ذکر ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی ہیں۔ یہ درود و سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان معجزات میں ہے، جو طویل عرصہ سال و صدیاں گزرنے کے باوجود باقی ہے۔ پس اگر یوں کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و سطوت کا وسیلہ پکڑنے والے اور ان کی قبولیتیں بہت سے وسیلوں معجزات اور بہت سی قبولیتوں کو شامل ہے تو یہ بہت اچھی بات ہوگی کہ اب سرکار کے معجزات کو شمار کرنے کی اُمید نہ رہے گی۔ شمار کرنے والا، جس عدد تک پہنچے حقیقی حد تک پہنچنے سے قاصر رہے گا۔ بعض بڑے علما نے یہ کام شروع بھی کیا، لیکن صرف ہزار تک پہنچ سکے اور خدا کی قسم اگر دل کی نگاہ حاصل ہو تو اس پر ہزاروں کا اضافہ ہو سکتا ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً۔ اور تیرے لیے اس مہاجر عودت کا قصہ کافی ہے جس کا بیٹا مر گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا۔ جب اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑا۔ یہاں ابی بن کعب کی وہ حدیث پیش نظر رہے جو ذکر ہو چکی ہے۔ کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ۔ پھر تو یہ تیرے غم کے ازالہ اور گناہ کی بخشش کے لیے کافی ہے۔ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے۔ کہ درود و سلام پڑھنے والا غدالوں سے نجات پاتا۔ اور ان برائیوں سے محفوظ رہتا ہے، جو درود و سلام کے تارک کے لیے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ کے درود شریف نہ بھیجے، بدبخت ہے۔ اس کی ناک گرد آلود ہوگی۔ (ذلیل ہوگا) دوزخ میں داخل ہونے کا مستحق ہوگا۔ اللہ اور اس کے رسول سے دور۔ اس پر جبریل علیہ السلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدعا پڑے گی اور رحمت سے دور ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس آدمی کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود و سلام نہ بھیجے یقیناً وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ بھیجے، اس نے یقیناً آپ پر ظلم کیا۔

ان میں سے ایک یہ کہ سب سے بڑا بخیل وہ ہے جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود شریف نہ پڑھے۔

ان میں سے ایک یہ کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرس کر درود شریف نہ پڑھے وہ لعنتی ہے۔  
ان میں سے ایک یہ کہ جس کے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے وہ سب سے بڑا پاچی ہے۔

اور ان میں سے ایک یہ کہ جو مجلس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے خالی ہے وہ اہل مجلس کے لیے قیامت کے دن باعثِ حسرت و افسوس ہوگی۔ اور ان میں سے مردار کی سی بو آئے گی۔  
ان میں سے ایک یہ کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بھیجا وہ آپ کا چہرہ اقدس نہیں دیکھے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا اس کا کوئی دین نہیں۔  
ان میں سے ایک یہ کہ تارکِ درود و سلام ان بے حد و شمار فوائد سے محروم رہتا ہے۔  
جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے والوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ یہ تمام باتیں اس سلسلہ میں وارد ہونے والی احادیث سے ثابت ہیں۔ یہ تمام اقوال البیہودہ و غیر کتب میں مذکور ہیں۔ سب سے اہم فائدہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو آپ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

”الدر المنصور“ میں ہے: ”جان لیجئے کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے مسئلہ شفاعت اور اس کے سبب پر بڑا نفیس کلام فرمایا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شفاعت ایک نور ہے جو بارگاہِ الہی سے

جو ہر نبوت پر چمکتا ہے اور اس سے ہر ایسے جوہر کی طرف منتقل ہوتا ہے جس کی ہر نبوت سے سخت مناسبت ہو، شدید محبت۔ سنتوں پر مداومت اور درود و سلام کی صورت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کثیر کی صورت میں۔ اس سے تمہیں یہ بھی معلوم ہوگا کہ اس مناسبت سے نور نبوت کا منعکس ہونا اور شفاعت کا حقدار بنانے کے بارے میں جس قدر روایات وارد ہیں، وہ سب مشروط ہیں ان شرائط سے جو روایات میں مذکور ہیں، مثلاً سرکار پر بکثرت درود شریف پڑھنا۔ یا آپ کی قبر مبارک کی زیارت کرنا۔ یا اذان موذن کا جواب دینا، اور اذان کے بعد سرکار کے لیے دُعا مانگنا، اور ایسے ہی دوسرے امور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعلق پر دلالت کریں، خلاصہ عبارت ختم۔

**ابن عطاء کا کلام** | ابن عطاء اللہ نے کتاب مفتاح الفلاح میں کہا، انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے حکم میں یہ راز پنہاں ہے کہ انسانی رُوح کمزور ہے۔ انوار الہیہ کو قبول نہیں کر سکتی جب درود و سلام پڑھنے والے کی رُوح کا رشتہ ارواح انبیاء کے ساتھ مضبوطی سے قائم ہو جاتا ہے، تو وہ انوار جو عالم غیب سے ارواح انبیاء پر فائض ہوتے ہیں، درود و سلام پڑھنے والوں پر ان کا عکس پڑتا ہے۔ کنوز الاسرار میں فرمایا، مواق نے کتاب سنن المہتدین میں علما کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ ذکر مذکور کی محبت کو سچتہ کرتا ہے اور محبت محبوب کی پیروی کو سچتہ کرتی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سرکار کی محبت کا سبب ہے اور آپ کی محبت آپ کی غلامی کا سبب ہے۔ اور آپ کی غلامی فرض ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا حکم تاکید ہی ہوا۔

## ثمرات درود و سلام

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے جسے کتاب مسائل المختار میں امام قسطلانی نے بیان کیا ہے۔ کہ ہمارے شیخ ابوالمواسس الوفا فی نے اپنی کتاب اخبار الاذکیا یا اخبار

الدولیات میں فرمایا، کہ جن چیزوں سے اخلاص اور خاص لوگوں کے بلند مقامات حاصل ہو سکتے ہیں ان میں سے ایک اہل علم کی کتابوں کا مطالعہ ہے مثلاً - احیاء العلوم - القوت - الرعاۃ المحلیہ - عوارف المعارف - التوسید - ورد وظائف پر مشکی - اور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا۔ اور اس کے ثمرات میں سے ایک وہ ہے جس کا امام قسطلانی نے بھی قول کیا ہے۔ امام عارف سیدی محمد بن عمر غفری واسطی نے اپنی کتاب "منہج المنۃ فی تلبس بالسنة" میں فرمایا۔ جان لو کہ شب و روز پابندی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا سالک پر ابتدا میں ہی لازم ہے۔ اس سے اسے اس راستے پر چلنے اور رب الارباب کے قُرب طلب کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ دوسرے اذکار کی یہ بات نہیں، اس سے اللہ کی طرف جانے والا راستہ کھل جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ و وسیلہ ہیں۔ اور ہمارے لیے آپ ہی اللہ کی ذات پر دلیل اور اس کی پہچان ہیں۔ اور ذمی واسطہ سے پہلے واسطہ سے تعلق ہوتا ہے کہ واسطہ ہی بادشاہِ معظم کی بارگاہ میں داخل ہونے اور مقامِ قُرب حاصل کرنے کا سبب ہوتا ہے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق اور ان کے رب تبارک و تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہے۔

تمام نبیوں اور ولیوں کو حضور ہی سے مدد ملتی ہے | جان لو کہ نبیوں و ولیوں اور تمام مخلوق کو نبی

صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے مدد ملتی ہے۔ اور ان کے تمام اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں اور ہر اجر و ثواب کے حصول میں آپ ہی واسطہ ہیں سو آپ پر درود و سلام قُربِ خدا و رسول کے لیے سب سے بڑی مدد ہے۔ اسی سے نور حاصل ہوتا ہے، اور ظلمت نور ہی سے زائل ہو سکتی ہے۔ ظلمت سے مراد ہے نفس کا میل، دل کا زنگ۔ جب نفس میل اور دل زنگ سے پاک ہو جاتا ہے، نیکی سے روکنے والی تمام بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ سب آنحضرت کی برکت اور آپ پر کثرت درود و سلام پڑھنے اور دل میں آپ کی محبت جاگزیں ہونے کی وجہ سے ہوا۔ اور

جب ہمیں معلوم ہے کہ آپ کے افعال و اخلاق کی پیروی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک آپ کی طرف کامل توجہ مبذول نہ کی جائے اور مکمل توجہ اس وقت تک ہو نہیں سکتی جب تک آپ کی محبت میں مبالغہ نہ کیا جائے اور محبت میں مبالغہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے، اور جو کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ اسی لیے سالک (راہ حق پر چلنے والا) آپ پر درود و سلام سے ابتداء کرتا ہے۔ کہ اس سے باطن میں ایسی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور تزکیہ نفس کے سلسلہ میں ایسے امور عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں، جن سے سالک ایسے اسرار و رموز فوائد اور لطف و لذت حاصل کرتا ہے جو گنتی و شمار میں نہیں آسکتے۔ اب سالک سمجھ جاتا ہے کہ خالص اللہ کی رضا جوئی کی طرف اس کے نبی پر درود و سلام کے ذریعے ہی متوجہ ہوا جاسکتا ہے یہاں تک کہ اس کا پھل جتنا ہے اس کی برکت جتنی ہے۔ اور یہی تو اس منزل و راہ کا چراغ ہے جس سے راہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے اور یہی وہ نور ہے جس سے روشنی مل سکتی ہے۔ سو جس نے اپنے دل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھ کر آباد کر لیا، وہ اس کے انوار سے توحید کے چھپے رازوں پر اطلاع پاتا ہے۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک امام عارف سیدی محمد غفری، کے قول کے مطابق یہ بھی ہے کہ نفس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت کو یکہ پختہ صورت میں منقش ہو جاتی ہے یوں کہ خلوص قلب اور تمام شرائط و آداب کے ساتھ ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے رہتا اور معنی پر غور کرنا، یہاں تک کہ باطن میں آپ کی محبت خالص طور پر پختہ ہو جائے، جو درود شریف پڑھنے والے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کے درمیان مقام قرب و صفائے الفت و اتصال پیدا کر دے۔ ایسا اتصال جس سے نفس و روح میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم جاگزیں ہو جائے۔ اور جس سے کسی کو محبت ہو، وہ اسی کے ساتھ ہوتا ہے اور محبت، محبوب کی پیروی کو جنم دیتی ہے۔ سالک المحنفا“

پھر میں نے یہی عبارت شرح دلائل الخیرات میں شیخ عبداللہ الساہلی رضی اللہ عنہ کی کتاب بغیۃ السالک کے حوالہ سے لکھی دیکھی۔ جہاں مصنف فرماتے ہیں: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا سب سے بڑا فائدہ اور عمدہ ثمرہ جو حاصل کیا جاسکتا ہے وہ آپ کی صورت کریمہ کا منتقش ہونا ہے۔“ الخ۔ اور اپنے قول: ”مُحِبَّت، محبوب کی پیروی پیدا کرتی ہے۔ کے بعد مزید فرمایا اور پیروی وصال کا اعلان کرتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ تَرْجُوهُمُ اللَّهُ وَأَرْحَمُ الرَّحِمِينَ  
مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ يُرَىٰ كَرَمَ وَهَانِ كَسَاةٍ  
مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ ۖ وَالْأَنْعَامُ فَرَمَايَا ۖ  
وَالشُّهَدَاءُ وَالصَّالِحِينَ ۖ شُهُدَاءُ وَصَالِحِينَ ۖ  
وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ۖ سَاتَمِي هِي

اور رُوحِ تَوَاضَعِ شُكْرِ هِي“ سو جن میں سچاں ہو گئی ان سے مُحِبَّت ہو گئی اور جن کو نہ پہچانا اس سے اختلاف کر دیا۔ الخ

عارف باللہ سیدی ابراہیم الرشید خلیفہ سیدی احمد بن ادیس نے علامہ شیخ علی عبدالرزاق کے پیش کردہ سوالات میں سے دسویں مسئلہ کے جواب میں فرمایا: ”یہ بات معلوم ہے کہ جس نے وصالِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لذت چکھ لی۔ کیونکہ دونوں کا بارگاہ ایک ہی ہے۔ جو وسیع تک پہنچا وہ مقصد تک پہنچ گیا۔ جس نے دو وصالوں میں فرق کیا اس نے معرفت کا ذائقہ نہ چکھا۔ عارفوں نے اللہ اور رسول کی مُحِبَّت میں باہمی تشکک کیا ہے۔ کسی نے غزل کے وسیلہ سے وصال طلب کیا، جیسے برعی اور بوسیری۔ کسی نے غزل کے ذریعے مقصد طلب کیا۔ جیسے ابن الفارض اور ان جیسے دوسرے۔ کچھ وہ ہیں جنہوں نے دونوں مقامات پر غزل سے کام لیا ہے جیسے سیدی علی وفا۔ مقصد سب کا ایک ہے۔ جب کہ سب سے بڑا ذریعہ وصال، صفات حبیب سے تعلق پیدا کرنا اور آپ پر بکثرت درود و سلام بھیجنا ہے یہاں تک کہ رکار

کا خیال اس کی آنکھوں میں رہے، جیسے صاحب ”دلائل الخیرات“ کا طریقہ کہ روضہ اقدس کی تصویر سامنے رکھ کر، دور والا شخص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھتے وقت اُسے دیکھے اس سے تصویر اس محبوب کی طرف منتقل ہو جو اس روضہ کے اندر تشریف فرما ہے۔ جب بار بار درود شریف پڑھتا اور اسے دیکھتا جائے گا تو جن کا خیال و تصور باندھا تھا وہ محسوس ہونے لگے اور یہی اصل مقصود ہے۔ اسی کی طرف کسی شاعر نے اشارہ کیا ہے:

فَرَوْضَتُكَ الْحَسَنِي مَنَائِي وَبُعَيْتِي وَفِيهَا شِفَا قَلْبِي وَرَوْحِي وَرَاحَتِي

آپ کا خوبصورت روضہ پاک، میرا تمنا اور مقصود ہے، اور اسی میں میرے دل و

روح کی شفا اور آرام ہے۔

فَإِنْ بَعُدَتْ عَنِّي وَسَطَ مَنَازِلِهَا فَيَمْنًا لَهَا عِنْدِي بِأَحْسَنِ مَوَاقِلِهَا

پھر اگر وہ مجھ سے دور ہے اور اس کی زیارت مشکل ہے، تو چلو اس کی

شبہیہ تو بہترین صورت میں میرے پاس موجود ہے۔

وَمَا أَنَا بِأَخِيذِ النَّبِيِّينَ كُلِّهِمْ أَقْبَلَهَا شَوْقًا لِإِدْخَالِي غَلَّتِي

اور ہاں، اے تمام نبیوں سے بہتر نبی، میں اسے شوق سے، اپنی آگ بھانے

کے لیے چوم رہا ہوں۔

اسی مفہوم کو کسی دوسرے شاعر نے یوں بیان کیا ہے۔

فَلَمَّا الشَّوْقُ أَقْلَعَنِي إِلَيْهَا وَلَمْ أَظْفُرْ بِمَطْلُوبِي لَدَيْهَا

جب شوق نے مجھے اس کی طرف بے تاب کیا۔ اور میں اس کے پاس اپنے

مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔

نَقَشْتُ مِثَالَهَا فِي الْكَفِّ نَقْشًا وَقُلْتُ لَنَا ظِلْدِي قَصْرًا عَلَيْهَا

(تو، میں نے ہتھیلی میں اس کی تصویر نقش کر لی اور اپنے دیکھنے والے کو کہا اس

پر کم نظر ڈالو کہ محبوب کی تصویر پر نظر کرنا عاشق کو ناگوار گزرتا ہے۔)

عارفین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کثرت سے درود و سلام بھیجتے ہیں تو اس سے ان کا مقصود حصول ثواب یا اس سے نفع اندوزی نہیں ہوتا۔ اگرچہ یہ حقیقت میں یہ چیز بھی ان کو حاصل ہوتی ہے۔ بقول اقبال مرحوم۔

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

عارف باللہ الدرداءش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لَيْسَ قَصْدِي مِنَ الْجَنَّةِ نَيْمًا غِيَايَتِي أَسِيدُهَا لِرَاكَا  
جنتوں میں میرا مقصد نعمتیں (حاصل کرنا) نہیں۔ میرا مقصد صرف محبوب تیرا  
دیدار ہے۔ (جو جنت میں ہوگا۔)

بقول عارف رومی علیہ الرحمہ۔

بے تو جنت دوزخ ست اے دلبریا

باتو دوزخ جنت ست اے جانفزا

(محبوب تیرے بغیر جنت، جہنم اور تیرے ہمراہ جہنم ہے۔ مترجم)

سیدی عمر بن الفارض نے، اللہ ان کے وجود سے ہمیں نفع دے، جنت اور اس

میں تیار نعمتیں، عالم کشف میں دیکھیں تو فرمایا۔

إِنْ كَانَ مَثْلِيَّتِي فِي الْحُبِّ عِنْدَكَ

مَا قَدْ سَأَيْتُ فَقَدْ ضَيَّعْتُ آيَاتِي

اگر محبت میں تمہارے نزدیک میرا وہی مقام ہے، جو میں دیکھ چکا ہوں، تو یقیناً

میں نے اپنی عمر ضائع کر دی

عارف باللہ سیدی محمد عثمان المبرغنی، خلیفہ سیدی احمد بن ادیس نے بھی اپنے اوراد میں

بہ باب الفيض والحمد من حضرة الرسول السند میں اپنے قول اَللّٰهُمَّ صَلِّ

وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيَّ مِنْ اَتْبَاعِهِ وَتَحِيَّاتِهِ وَاسْتِغْثَايِهِ الصَّوْبِي



وَالْمَعْنَوِيَّ - الخ - الہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، مجھ پر، آپ کی پیروی، محبت اور آپ کا صوری و معنوی مشاہدہ .... کے بعد فرمایا، درود شریف عبارت ہے اسی سے ترقی

کی اُمید، بڑا سلوک اور آپ سے تعلق حاصل ہوتا ہے اور اے بادشاہوں کے بادشاہ! یہی تیری طرف جانے والا قریب ترین راستہ ہے الہی یہ نعمت ہمیشہ عطا فرماتا۔ اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے جنہیں اس کا وافر حصہ ملا ہے۔ یہاں ایک لطیف نکتہ اور قیمتی موتی ہے۔

ایک لطیف نکتہ | میں یہاں اس کے بیان میں راستے کے راز اور مقاصد واضح کرنا چاہتا ہوں جو اللہ کے قریب تر و رس کی نگاہ میں بزرگ تر

ہے۔ میں نے اس آخری دور میں اس کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔ اس کا سبب یہ ہوا کہ اتوار کی رات میں دیکھتا کیا ہوں کہ ایک عالیشان مکان میں حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں، آپ نے مجھے اس رات فرمایا، تم میرے محبوب ہو۔ تم میرے مطلوب ہو۔ تم میرے مرغوب ہو۔ تو اے لوگوں یہ کیا قسمت اور کتنا وافر حصہ ہے۔ اور آپ نے اشارۃً بتلایا کہ میرے پیروکار ہزاروں سے بڑھ کر ہوں گے، اور ہوں گے بھی بڑے بڑے مکرّم و مقرب۔ اور میرے ان کے درمیان مُریدین کا واسطہ نہ ہوگا۔ پھر شیخ نے فرمایا، جان لے! کہ قریب ترین اور بزرگ ترین راستہ یہی درود شریف ہے۔ بلکہ اس جیسا اور اس سے قریب تر کوئی اور راستہ ہے ہی نہیں۔ اس کے لیے جو اس کے مفہوم کو سمجھتا ہو۔ یہی ہمارے طریقہ بلکہ ہر طریقہ کا راز ہے جو ہمیں اپنا آقا جل جلالہ تک پہنچائے۔ اسی لیے اس نے تمام اذکار میں ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور اس کو کہ یہ جاری رہے یہ وہ ہے جو ہماری تمام کتابوں میں موجود ہے بلکہ اللہ اور رسول پر دلالت کرنے والی تمام کتابوں میں ہے۔ یہ ہونی خوشبو ہے۔ پس اس کے حاصل کرنے میں محنت کیجیے۔ جان لیجیے کہ کسی شیخ عارف کا ہونا ضروری ہے۔ (جاہل، شہوت پرست کا، بے عمل کا نہیں۔ مترجم) اگر مل جائے تو یہی مقصود ہے۔ پھر تو تمام وقت ذکر میں اور نفس کے مجاہدے میں صرف کر۔ اللہ سے

مشغول اور ماسوا سے الگ ہو جا کر کسی سے مانوس رہے۔ جا سے تمام مخلوق، بارگاہ حبیب میں ہے۔ اور اے عقلمند! یہ مقصد بھی وہیں سے ملے گا، اور مقصد ہے آپ سے صوری یا معنوی تعلق پیدا کرنا۔ صوری کی دو قسمیں ہیں۔ اول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام حکموں کی پیروی کرنا۔ اور آپ کی منع کی ہوئی تمام باتوں سے پرہیز کرنا، اور یہ مقام آپ کی سنت و آثار پر ہمیشہ عمل پیرا ہونے اور آپ کے پیش کیے ہوئے احکام پر کاربند ہونے سے ملتا ہے تاکہ اسے آپ کے اسرار حاصل ہوں اور عزائم پر عمل کیا جائے تاکہ غنائم میسر آئیں۔

دوم۔ آپ کی محبت میں فنا ہونا، شدت شوق۔ اور آپ کی الفت میں سختی، کثرت سے آپ کا ذکر کرنا۔ آپ پر درود بھیجنا اور ہمیشہ ان خوبیوں پر غور کرتے رہنا، جو آپ کی محبت کی محرک ہے۔ تعلق معنوی کی بھی دو قسمیں ہیں۔

اول۔ آپ کی صورت مبارکہ ذات حقیقی، اور ہستی بابرکت کو ذہن میں حاضر کرنا۔ اس کا طریقہ یا تویہ ہے کہ اس سے پہلے آپ کو خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو چکی ہے ہو اس مکمل صورت مبارکہ کو حاضر کر لیں۔ اور کامل محبت کے ساتھ فنا ہو جائیں۔ اگر یہ میسر نہیں تو آپ کے مذکورہ اوصاف کا تصور کر لیجیے، اور تصور کریں کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں۔ ادب و انکسار اس تمام مرحلے پر لازم ہے تاکہ لذت محسوس ہو۔ اگر پہلے آپ کی زیارت کر چکے ہو، تو آپ کے روضہ اقدس اور حجرہ مبارکہ کا تصور جھاؤ۔ اور یہ کہ تم سرکار کے سامنے کھڑے ہو۔ اگر یہ منظر سامنے نہ آئے تو مسجد نبوی، حجرہ اقدس اور قابل قبر منور کا تصور کرو، جس پر مسلسل انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ یہ اسباب ذات طیب و طاہر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے قریب کرنے والے ہیں۔ خیال کرو کہ تم مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری سُننے اور تمہیں دیکھتے ہیں گو تم دور ہو کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی تائید سے دیکھتے اور سُننے ہیں۔ پس آپ پر نہ قریب والا پوشیدہ ہے نہ دور والا۔

دوم۔ آپ کی عظیم حقیقت کو ذہن میں حاضر کرنا اور یہ اچھے اعمال والوں کا مشاہدہ ہے۔

اور تمام دنیا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا حق و ثابت ہے۔ خود ہمارے سامنے یہ حقیقت متکشف ہوئی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کی اور کائناتوں میں۔ انہی سے کائنات قائم ہے۔ سنو آئیے میں آپ کو فاضل تر اور مختصر تر راستہ بتاؤں۔

**قریب تر راستہ** | سیدی عبدالکریم الجیلی نے کتاب الناموس الا عظمیٰ فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ میں سمجھے تاکہ کتنا

ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت اور آپ کا مرتبہ ہمیشہ پیش نظر رکھو۔ اگرچہ ابتدا میں تکلف ہوگا۔ مگر عنقریب تیری رُوح مانوس ہو جائے گی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واضح طور پر تیرے سامنے ہوں گے، تو ان سے بات و خطاب کرے گا، حضور سمجھے جواب دیں گے، سمجھ سے بات کریں گے، خطاب فرمائیں گے۔ اور سمجھے (ایک گونہ) صی بہ کا درجہ ملے گا اور انشاء اللہ ان سے ملے گا۔ جان لے! کہ عارفین خواہ کیسے ہی اعلیٰ مقام پر فائز ہو جائیں، مراتب میں آقاؤں کے آفاقیہ اللہ علیہ وسلم کو حاضر کرتے ہیں، یہاں تک کہ عین تجلی حق کے وقت بھی ان کی توجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رہتی ہے۔ اپنی قابلیت کے مطابق آپ سے سنتے اور طاقت سے کئی گنا زیادہ پاتے ہیں جو کوئی جس صورت میں آپ کا دیدار کرتا ہے ایسی ہی خلعت حاصل کرتا ہے اور عظمت و ترقی پاتا ہے۔ نبی علیہ السلام کی عادت مبارکہ ہے کہ ہر دیکھنے والے پر ایسا ہی کرم محمدی اور خلق احمدی فرماتے ہیں۔ جان لے! کہ ایسے مقامات پر ان کلمات کو اس اُمید سے ذکر کرتا ہوں کہ توجب یہ درود شریف پڑھے تو سوچے، عمل کرے اور کامیاب ہو۔ ہر کامل عقل والے کو سلام۔

سید محمد عثمان میر غنی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ختم ہوئی۔ اللہ ان کی برکتوں سے ہمیں نفع مند فرمائے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ یہ ہے کہ یہ (درود شریف) صدقہ کے قائم مقام ہے جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ جس مسلمان

کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ اپنی دعائیں یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلٰی الْمُؤْمِنِيْنَ  
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

ترجمہ: اے الہی درود بھیج اپنے بندے اور اپنے رسول محمد پر اور درود بھیج ایمان والے

مردوں اور ایمان والی عورتوں پر، مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔

یہی اس کی زکوٰۃ ہے، اس کو امام بخاری نے ادب المفرد میں ذکر کیا ہے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ یہ ہے کہ یہ حصول مقاصد و مطالب کا سبب ہے اور

زندگی میں اور مرنے کے بعد حاجات پوری کرنے کا ذریعہ ہے۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے روزانہ مجھ پر ستوا بار درود شریف

بھیجا، اللہ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا۔ جن میں سے ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی، اس کو

ابن مسننہ نے روایت کیا۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ امام قسطلانی

نے مسالک الخلفاء میں کہا جب کسی بات میں تمہیں مشکل پیش آئے تو اس ذات پاک پر کثرت

سے درود و سلام بھیجو، جن پر بادل ساٹبان ہوتا تھا۔

ان کے ثمرات میں سے ایک یہ کہ جب دعا کی ابتدا و انتہا درود شریف سے

کی جائے دعا قبول ہوتی ہے۔ ابوسلیمان دارانی نے کہا، اللہ تعالیٰ دونوں درود قبول فرماتا

ہے وہ کریم ایسا نہیں کہ ان کے درمیان حصہ (دعا) کو رد کر دے۔ اور حدیث میں ہے

کہ دو درودوں کے درمیان والی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ ہر دعا

زمین و آسمان کے درمیان رکی رہتی ہے، جب مجھ پر پڑھا ہو اور داتا ہے دعا اوپر چڑھ

جاتی ہے (قبول ہوتی ہے)

اس کے ثمرات میں سے ایک ہے حسن خاتمہ۔ سید محمود کر دی البقات الصالحات

میں فرمایا۔ علمائے کرام پر اتفاق ہے کہ کثرت سے درود و سلام پڑھنا، حسن خاتمہ کی علامت میں سے ایک ہے۔

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ، تربیت کرنے والا شیخ بیسرنہ ہو تو یہ اس کے قائم مقام ہے۔ کنور الاسرار میں فرمایا۔ عارف باللہ سیدی یوسف القاضی نے اپنے بعض ساتھیوں سے فرمایا، اس کی عبارت یہ ہے۔ الحمد للہ۔ جان لے کہ ہمیشہ پابندی سے، ذکر و وظائف پڑھنے سے ایسی نورانیت حاصل ہوتی ہے، جو صفات کو جلا دیتی ہے اور طبیعتوں کو تازگی بخشتی ہے جس سے وہ سداً اعتدال سے انحراف کی طرف تہا و زکر جاتی ہیں۔ پھر اگر وہ عقیدہ سے مل جائے اور اس پر غالب آجائے تو خیر محض ہے۔ اور مالات سے مل جائے تو سرف ایک مجموعہ ہے اور اعمال سے مل جائے تو ان کی حقیقت کو ترجیح دیتی ہے اور غم و کراہت دیتی ہے۔ یا قوال سے ملتی ہے تو بہترین وسعت پیدا کر دیتی ہے۔ اسی لئے مسلمانوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے کہ یہ پانی کی طرح نفوس کو قوت دیتا، اور طبیعتوں کی کمورت کو ختم کر دیتا ہے۔ اسی لیے بعض مشائخ نے کہا، جس کو تربیت دینے والا شیخ نہ ملے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجے، اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں اعتدال کا رزق پوشیدہ ہے جو بندے کی تکمیل و کمال کا جامع ہے۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے میں، ذکر خدا و ذکر مصطفیٰ، دونوں موجود ہیں۔ اس کے برعکس نہیں، اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے بغیر اللہ کے ذکر سے گمراہی حاصل ہوتی ہے۔ اور عجیب راز ہے۔“

سیدی ابوالعباس التیجانی نے فرمایا جیسا کہ جوابہ المعانی میں نقل ہے کہ شیخ سے ملنے سے پہلے مُرید پر لازم ہے کہ سخت حضورِ قلب کے ساتھ ذکر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام لازمی پڑھتا رہے۔ توفیق کے مطابق معانی پر غور کرے۔ یہ عقیدہ رکھے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہے اور جہاں تک ہو سکے خواہشات و اغراضِ نفس سے منہ پھیر لے اور جو

اعمال اسے اللہ کا محبوب بنائیں ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرے۔ اور یہ نوافل مختلف اوقات میں مشہور ہیں۔ مثلاً چاشت کے وقت، ظہر سے پہلے اور بعد، عصر سے پہلے مغرب کے بعد، عشا کے بعد، سونے سے بیدار ہونے کے بعد، رات کے پچھلے پہر، ان میں کسی کرے اور اس کی جگہ نوافل کی جگہ ذکرِ خدا کرے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام اہتمام و کثرت سے بھیجتا رہے۔ اس لیے کہ اللہ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام، ہر نیکی کی کنجی ہے۔ ذکر تنہائی میں ہو؟ کھانا پینا کم کر دے۔ کچھ روزے رکھے اور ان چیزوں سے پرہیز کرے جو اہل طریقت نے لکھی ہیں: الخ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے شیخ و مُرشد کے اوصاف بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ اس دور میں جو کوئی شیخ تک رسائی حاصل کرنا چاہے، اور اس کی پہچان نہ کر سکے اور جھوٹے دعویداروں کے دام فریب میں پھنس جانے کا ڈر ہو، اسے لازمی سچائی اور دل کی گہرائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہو جانا چاہیئے۔ کامل عاجزی و انکساری کرنی چاہیئے۔ تاکہ مُرشد کامل کا پتہ چل سکے۔ جو اس پستی سے اسے نکالے اور خدا کی راہ بتائے اور حکم الہی کی تعمیل میں اس کی مدد کرے یہاں تک کہ اس کے سمندر کی گہرائی میں ڈوب جائے۔ اس کا یہی چارہ کار ہے اس سے بڑا، اس سے اعلیٰ، زیادہ مفید، مُراد تک زیادہ پہنچانے والا، بلند تر، اس آدمی کے لیے جو شیخ کامل کے حصول میں کامیاب نہ ہو سکے، انتہائی ادب و احترام، دلجمعی و توجہ سے بکثرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے۔ اس یقین کے ساتھ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھا ہے۔ اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہے۔ کیونکہ جو کوئی اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہے، اور اس کا اللہ تک رسائی کا پکا ارادہ ہو جیسے پیا سا پانی حاصل کرنا چاہے۔ اللہ اس کا ہاتھ پکڑے کہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے، یا تو ایسا شیخ کامل و اصل عطا کرتا ہے جو اس کی دستگیری کرے۔ یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رُوبرو کر دیتا ہے اور یا پر دے اُٹھا کر باب و صول اس کے لیے کھول دیتا ہے کیونکہ وہ ہمیشہ اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا رہے۔

کہ اللہ تک پہنچنے میں یہی سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ اور جس کسی نے بھی کسی یہ وسیلہ پکڑا،  
 "اُمُر اذ نہ پھرا" الخ۔

ہمارے شیخ حسن البدوی نے اپنی شرح "دلائل الخیرات" میں فرمایا۔ بعض اہل  
 حقیقت نے کہا ہے کہ وہ بغیر کسی شیخ و مرشد کے وسیلہ کے اللہ تک پہنچے ہیں لیکن قطب  
 علوی نے کہا، یہ اس لیے کہ درود شریف کی دلوں کی روشنی میں عجیب تاثیر ہے۔ ورنہ  
 اللہ تک پہنچنے کے لیے وسیلہ ضروری ہے، سید احمد دحلان نے اپنی کتاب "تقریب  
 الاصول لتسهيل الوصول" میں کہا، مُریدان وظائف کو اپنا مئے جن کا شیخ نے اسے  
 حکم دیا ہے۔ اگر شیخ و مرشد نہ ملے تو وہ اذکار جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اور  
 آپ کا معمول رہے ہیں، دوسرے اوراد و وظائف سے افضل ہیں۔ ان میں قطب الحداد مرحوم  
 کا رسالہ "الود الطیف" کافی ہے کیونکہ جو اوراد اس میں منقول ہیں، دراصل وہی اوراد کا ثورہ  
 ہیں۔ یونہی اس کے لیے تلاوت قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا  
 ہی کافی ہے۔

علامہ سیدی عبدالرحمن بن مصطفیٰ العیدروس مقيم مصر نے سیدی احمد البدوی کے  
 وظائف کی شرح میں اور اپنی کتاب "مزاۃ الشمس فی مناقب الہدوس" میں  
 یہ بات ذکر کی ہے کہ آخری زمانہ میں تربیت کرنے والے ختم ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تک  
 پہنچانے کا ذریعہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام رہ جائے گا۔ حالت خواب  
 میں بھی اور بیداری میں بھی "عبارت ختم۔

سید احمد دحلان نے بھی اپنی کتاب مذکور میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کی تربیت بلا واسطہ نبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم خود فرماتے ہیں کیونکہ وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارے درود و سلام بھیجتے  
 ہیں۔ "مسائل المختار" میں شیخ شمس الدین البرہنشی کی کتاب "مفتاح الفلاح و

و مصباح الادوار کے حوالہ سے فرمایا۔ سلوک میں کئی راستے ہیں، جن میں سمجھ کچی نظر نہیں آئے گی اب تو اس طریقے سے ابتدا کر۔ یہ طریقت امام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ میں نے بعض اہل تحقیق سے حاصل کیا ہے۔ وہ یہ کہ سالک دیگر اذکار کو چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام سے ابتدا کرے۔ کیونکہ ہمارے اور خدا کے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی واسطہ ہیں۔ آپ ہی ہمارے لیے اللہ کی ذات پر دلیل ہیں۔ آپ ہی ہمارے لیے معرفت خدا کا ذریعہ ہیں۔ اور واسطہ و وسیلہ سے تعلق پہلے ہوتا ہے اور مقصود سے بعد میں۔ نیز مقام اخلاص دل ہے۔ اور کبھی وہ غیر خدا کی طرف متوجہ کرتا ہے، اور نفس، مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے، بُرائی کا بہت حکم دینے والا، خواہشاتِ نفسانیہ کی ترغیب دینے والا، اور غلط باتوں کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ یہ تمام گندگیاں ہیں جو دل کو اخلاص سے محروم اور صحیح طور پر اللہ کی طرف متوجہ ہونے سے روکتی ہے۔ اور یہی شیطانی حکموں کو قبول کرتی ہیں۔ اگر یہ قبول نہ کرتیں۔ تو شیطان کو دل کی راہ نہ ملتی۔ ان کا قبول کرنا ان کی غفلت اور اللہ سے دوری کی دلیل ہے۔ اور اللہ سے غیبت و دوری بھاری پردہ ہے اور پردہ اندھیرا ہے۔ پس سالک اس اندھیرے کو دور کرنے اور اس گندگی کو ختم کرنے کا محتاج ہوا۔ اور اندھیرا روشنی سے دور ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھ پر درود پڑھنا روشنی پر روشنی ہے، اور گندگی صفائی سے زائل ہوتی ہے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اہل ایمان کے دلوں کی پاکی اور میل سے دھونا مجھ پر درود بھیجنا ہے۔ اسی لیے سالک کو ابتدا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ اخلاص کا مقام پاک ہو جائے۔ کیونکہ جب تک بیماری باقی ہے اخلاص پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور خرابی صیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے ختم ہوتی ہے اور آپ پر کثرت سے درود بھیجنے کا پھل آپ کی محبت کا دل میں سچتہ ہونا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پختہ ہونے کا پھل آپ کی طرف اور آپ کی خصوصی صفات اور اخلاص کی طرف سخت متوجہ ہونا ہے جب ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کے افعال و اخلاق



کی پیروی صرف اس وقت نصیب ہو سکتی ہے کہ جب میرے نزدیک آپ کی از حد اہمیت ہو اور اس مقام پر صرف اس وقت پہنچا جاسکتا ہے، جب حد درجہ کی آپ سے محبت ہو اور آپ کی حد درجہ محبت حاصل کرنے کا صرف یہ طریقہ ہے کہ آپ پر کثرت سے درود و سلام بھیجا جائے۔ اور جس کو کسی سے محبت ہو، کثرت سے اس کا ذکر کرتا ہے۔ اسی لیے سالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے سے ابتدا کرتا ہے اور یہ ذکر خدا ذکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کرنے والا ہے۔ روایت ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ کا فرمان ہے: ”اے محمد! میں نے تجھے اپنے ذکر میں سے ذکر بتایا ہے، جس نے تیرا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا، جس نے تجھ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی، سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرا ذکر کیا، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی۔ اور درود بھیجنے اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ پھر فرمایا، خبردار لفظ سیادت (سیدنا) نہ چھوڑنا۔ اس میں راز ہے جو اس عبادت پر ہمیشہ عمل کرنے والے پر ظاہر ہو جاتا ہے۔“

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی نے

## عارف شعرانی کا ارشاد

”العہود الکبریٰ مستحی بہ لوالہم الانوار القدسیہ“

میں محمدی وعدوں کے عنوان کے تحت فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کا وعدہ: ”اے بھائی جان لے! کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنے کا قریب تر راستہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی خدمت نہیں کرتا اور بارگاہ رب العزت میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ اسے محال کا ارادہ کرتا ہے۔ اس بارگاہ کے آگے جو پردے حائل ہیں وہ اسے داخل نہیں ہونے دیں گے۔ یہ سب اس لیے ہے کہ اسے بارگاہ خداوندی کے آداب کا پتہ نہیں۔ اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے حصول مقصد کے لیے بغیر کسی واسطہ کے بادشاہ کے حضور حاضر ہونے

کی خواہش۔ اس بات کو سوچو! سو، اے میرے بھائی! نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنا اپنے اوپر لازم کر لے۔ اگر تو خطاؤں سے محفوظ ہو۔ کیونکہ بادشاہ کا نوکر یا غلام نشے میں ہو تو اسے کوئی پوچھتا تک نہیں، بخلاف اس کے جو بادشاہ کا غلام نہ ہو اور اپنے آپ کو بادشاہ کے خدام اور غلاموں وغیرہ سے برتر سمجھے اور کسی وسائط و وسائل کے دائرہ میں داخل نہ ہو تو بلاشبہ دربار کے متعلقین اسے ماریں گے اور سزا دیں گے۔ سو وسائل کی حمایت کو دیکھو۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ آقا و والی کا غلام نشے میں ہو۔ اور کوئی اس سے باز پرس کر سکے۔ یہ سب آقا کی عزت ہے۔ یونہی قیامت کے دن فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خادموں کو باز پرس نہیں کر سکیں گے۔ یہ سب عزت و تحکیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ اس کو تاہی کے باوجود حمایت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے وہ فائدہ دے گی۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خصوصی طور پر منسوب نہ ہونے والی کثیر نیکیاں نہ دے سکیں گے۔

ہمارے شیخ، شیخ نور الدین الشونی کے زمانے میں ایسے لوگ بھی تھے جو علم و عمل میں ان سے بڑھ کر تھے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کثرت سے درود نہیں بھیجتے تھے جیسے شیخ۔ تو ان کے علم و عمل نے ان کو وہ قبول عام اور مقام بلند نہ دیا جس پر شیخ نور الدین متمکن تھے۔ ان کی حاجات پوری ہوتیں۔ ان کے راستے پر چلا جاتا اور تمام علما اور مجذوب ان سے محبت کرتے تھے۔ خدا کی قسم، اللہ کے سچے ذکر کرنے والوں کا مقصد صرف اللہ کی محبت و رضا ہوتی ہے۔ یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پر جمع ہونے والوں کا مقصد محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔ اس کو سمجھ لیجئے فرمایا، میں یہاں ہوں۔ میرے بھائی! کہ تیرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے کے تمام فوائد ذکر کر دوں۔ تاکہ تیرے اندر شوق پیدا ہو۔ شائد اللہ تعالیٰ تجھے سرکار کی خالص محبت نصیب کر دے۔ اور اکثر اوقات سرکار پر درود و سلام بھیجتے رہنا ہی

براشغل ہو جائے۔ اور تیرے ہر نیک کام کا اجر و ثواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال نامے میں  
 منج ہو جائے۔ جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی طرف اشارہ کرتی  
 ہے۔ کہ یا رسول اللہ! میں اپنا تمام وقت آپ پر درود و سلام پڑھنے میں وقف کرتا ہوں۔  
 یعنی اپنے تمام اعمال کا ثواب آپ کے لیے وقف کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
 پھر تو اللہ تعالیٰ اسی کو تیرے دنیا و آخرت کے غم و الم کا کافی مدد و اکردے گا۔ اس سے بڑھ  
 کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے والے پر اللہ اس کے فرشتوں اور اس کے  
 رسولوں کا درود و سلام نازل ہوتا ہے۔

ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ خطائیں معاف ہوتی ہیں۔ اعمال پاکیزہ ہوتے ہیں۔  
 در درجات بلند ہوتے ہیں۔

ان میں سے ایک گناہوں کی بخشش اور خود درود شریف کا پڑھنے والے کے لیے  
 استغفار کرنا۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود شریف پڑھنے والے کے لیے دو قیڑا اجر لکھا  
 جاتا ہے۔ ہر قیڑا کوہ احد کے برابر۔ اور اس کو ناپ کر پورا پورا صلہ ملے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جو کوئی درود و سلام کو ہی اپنا کل وظیفہ بنا لے، اس  
 کے لیے دنیا و آخرت میں یہی کافی ہوگا، جیسا کہ گزرا۔

ان میں سے ایک یہ کہ خطائیں مٹ جاتی ہیں اور غلاموں کی گردنیں آزاد کرنے  
 سے یہ عمل افضل ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ تمام پریشانیوں سے نجات اور قیامت کے دن اس کے  
 حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی اور لازمی شفاعت۔

ان میں سے ایک یہ کہ اللہ کی رضا و رحمت اور اس کے غضب سے امان و اس  
 کے عرش کے سایہ میں قیامت کے دن پناہ ملے گی۔

ان میں سے ایک یہ کہ آخرت میں نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔ حوض کوثر پر پانی ملے گا۔  
اور پیاس سے بچے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ جہنم سے آزادی۔ پطراط سے تیز بجلی کی طرح گزرنا اور جہنم کے نزدیک، مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھنا ہے۔

ان میں سے ایک جہنم میں بہت بیویاں نصیب ہوں گے اور عزت کا ٹھکانہ ملے گا۔

ان میں سے ایک یہ کہ ایک بار کا درود شریف پڑھنا دس غزوات کی شمولیت سے افضل ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ درود و سلام زکوٰۃ ہے، جس کی برکت سے مال بڑھتا ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ ہر درود کے بدلے ستوا سے زائد حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔  
ان میں سے ایک یہ کہ یہ عبادت ہے اور اللہ کو تمام اعمال میں سے محبوبتر۔  
ان میں سے ایک یہ کہ درود و سلام سے معلوم ہوتا ہے کہ پڑھنے والا اہل سنت ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ جب تک درود شریف پڑھنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

ان میں سے یہ کہ درود و سلام مخلوق کی زینت ہے۔ غریب تنگدستی دور کرتا ہے۔  
ان میں سے ایک یہ کہ اس سے نیک نامی حاصل ہوتی ہے۔  
ان میں سے ایک یہ کہ اس کا عامل قیامت کے دن، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر ہوگا۔

ان میں سے ایک یہ کہ، عامل اور اس کی اولاد اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہی

جس کو اس کی توفیق ہوئی۔

ان میں سے ایک یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قُرب کا ذریعہ ہے۔

ان میں سے ایک یہ کہ پڑھنے والے کے لیے یہ قبر، حشر اور پُل صراط پر نُوک گا۔  
ان میں سے ایک یہ کہ پڑھنے کی دشمن کے مقابلہ میں مدد ہوگی۔ دل نفاق اور میل یکمیل سے پاک ہوگا۔

ایک یہ کہ اس سے اہل ایمان سے محبت ہوتی ہے۔ لہذا درود و سلام پڑھنے والے کو صرف وہ منافق ناپسند کرے گا۔ جس کا نفاق ظاہر ہو۔

ان میں سے ایک یہ کہ خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ اور اگر اور کثرت کرے تو بیداری میں۔

ان میں سے ایک یہ کہ، درود و سلام اپنے عامل کی گمراہی میں کمی کرتا ہے۔ یہ تمام اعمال میں مبارک ترین، افضل ترین اور دنیا و آخرت میں مفید ترین عمل ہے۔

اس کے علاوہ اور اجر و ثواب ہیں جو اعداد و شمار سے باہر ہیں، میں نے اس کے کچھ اجر و فضائل بیان کر کے سمجھے شوق دلایا ہے۔ سو میرے بھائی اس پر لازمی عمل کر۔ کہ یہ تمام اعمال میں افضل ترین ذخیرہ ہے۔ مجھے بھی ابوالعباس خضہ علیہ السلام نے اسی کا حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ ہر روز نماز فجر سے طلوع آفتاب تک اس کو لازم کر لے۔ پچھ اس کے بعد کچھ دیر تک اللہ کا ذکر کر۔ میں نے عرض کیا سنوں گا اور مانوں گا۔ اس سے مجھے اور میرے احباب کو دنیا و آخرت کی بڑی بھلائیاں حاصل ہوتیں۔ اور اس طرح رزق ملا کہ تمام اہل مصر میرے اہل و عیال ہوں، روزی کا غم نہیں۔ قالہم مدتہ رت العالمین۔ (اللہ پروردگار جہان کا شکر ہے) الخ۔

## ایک شمرہ

اس کے ثمرات میں سے ایک جیسا کہ سیدی ابوالعباس الیقجانی نے فرمایا اور یہ بات ان کے شاگرد ابن حرازم نے اپنی کتاب "جواہر المعانی" میں نقل کی ہے کہ جو مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر دس درود بھیجنے کا نعام ہے۔ اس میں دو راز ہیں۔ ایک یہ کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا بدلہ دینا لازم ہو جاتا ہے۔ اس قاعدے کی رو سے کہ کریم کرم کرتا ہی ہے۔ جب کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر متوجہ ہوتا ہے، تو اپنے نبی کو جگہ حق سبحانہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیج کر توجہ فرماتا ہے۔ ایک کے بدلے دس۔ دوسرا راز یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت اور عقائد ہے پس جس کو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ اس کے محبوب پر درود و سلام بھیج کر اس کی طرف متوجہ ہوا ہے۔ اللہ اس کی رعایت اور اس سے محبت فرماتا ہے کیونکہ وہ ہم پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہے۔ یہ مثبت و عنایت اس درجہ ہو جاتی ہے کہ اگر شمس روز اول سے روز آخر تک تمام اہل زمین کے گناہوں و نادرہ گناہوں کا ارتکاب بھی کر لے، پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و عفو کے سمندر میں داخل فرمائے گا اور قیامت کے دن اس کو سامنے لا کر اتنا کچھ عطا فرمائے گا۔ جتنے کی اسے توقع ہو۔ کیونکہ اللہ نے اس کو اپنی رضا مندی کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچا دیا ہے۔ اور غائبانہ اس کا یہ حال ہے کہ جب بھی فرشتے اس کا گناہوں سے پُر نامہ اعمال لے کر اُپر جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عنایت ہے، سو اس کی خطائیں دوسروں کی طرح نہیں۔ اور دوسرے خطاواروں کی طرح اس کی خطاؤں پر گرفت نہیں ہوگی۔ جب تمہیں یہ حدیث معلوم ہو گئی تو یہ بھی معلوم ہوگا

کہ اس زمانے کے لوگوں کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا تلاوت قرآن سے اس وجہ اور صرف اسی حیثیت سے افضل ہے۔ جیسا کہ تم سن چکے۔ یہ بات نہیں کہ درود شریف قرآن کریم سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ کے قرب کے لیے قرآن ہی افضل ہے۔ لیکن اس کے لیے جس کے اعمال و احوال اللہ کے ساتھ صاف ہوں، اس صورت میں قرآن کی تلاوت کرنے والا سب سے آگے اور سب سے بڑھ کر اللہ کی رضا حاصل کرنے والا ہوگا۔ اس وقت خاص میں کامیاب ہونے والوں کا اس کے برابر مرتبہ نہیں۔ تلاوت قرآن کو مطلقاً کم سمجھنے والوں پر اللہ کی وہ ناراضگی ہوگی جو عقل و خرد سے وری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی کتاب پر غیرت آتی ہے۔ کیونکہ یہ بارگاہِ قرب ہے جو کوئی اس کی کتاب میں خلط ملط کرے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بے ادبی کرے اللہ اس کو دھتکار دیتا ہے اور اس پر ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے اس بارگاہِ کا حق ادا نہیں کیا جس نے اسے سمجھ لیا تو قرآن اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی نسبت سمجھ لی۔

**مسئلہ کا مفہوم** | ہمارے شیخ، شیخ حسن العدوی نے شرح ”دلائل الخیرت“ میں فرمایا۔ قاضی ابوعبید اسکاکی نے کہا جان لے کہ اللہ کی طرف سے صلاۃ کا مطلب رحمت ہے اور جس پر اللہ نے ایک بار رحمت کی، وہ اس کے لیے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، سے بہتر ہے۔ تو دس رحمتوں کے بارے میں کیا خیال ہے۔ ان سے اللہ تعالیٰ کتنی تکلیفیں اور مصیبتیں دور فرمائے گا اور اس کی برکتوں سے کیسی کیسی برکتیں حاصل ہوں گی۔ شیخ ابن عطاء اللہ نے کہا۔ جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود شریف بھیجتا ہے۔ وہی اس کے دنیا و آخرت کے غم و الم کے لیے کافی ہے۔ پھر اس کا کیا کہنا جو دس بار آپ پر درود بھیجے ابن شافع نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ کتنا بلند ہے۔ اور آپ کی خوشنودی کتنی بڑی نعمت ہے کہ درود شریف پڑھنے والا اس بڑے مقام پر فائدہ ہو جاتا ہے ورنہ سمجھے یہ مقام کب ملتا کہ اللہ تعالیٰ سمجھ پر صلاۃ بھیجے۔ اگر تو تمام عمر اللہ تعالیٰ

کی تمام عبادات کرے پھر اللہ تعالیٰ سمجھ پر ایک صلاۃ بھیج دے تو وہ ایک صلاۃ تیرے تمام عمر کی عبادات پر افضل و برتر ہے۔ کیونکہ تو اپنی توفیق کے مطابق درود بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت کے مطابق رحمت نازل کرتا ہے۔ یہ تو اس وقت ہے جب ایک صلاۃ ہو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ تیرے ایک درود کے بدلے تجھ پر پندرہ صلاۃ نازل فرمائے تو کیا کہنا۔ الخ اس کے ثمرات میں سے ایک، بہترین خوشبخت ہے۔ الفاسی نے شرح دلائل میں مصنف کے اس قول پر کہ بعض عارفین رضوان اللہ اجمعین، سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا، جس مجلس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا جائے۔ اس سے عکس خوشبودار ہوا اٹھتی ہے۔ یہاں تک کہ آسمان تک پہنچ جاتی ہے، پھر فرشتے کہتے ہیں یہ وہ مجلس ہے جس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا گیا ہے۔

شیخ ابو جعفر بن وداعہ رحمہ اللہ نے کہا، حدیث میں بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ جس جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یا آپ پر درود و سلام بھیجا جائے۔ وہاں سے ایسی خوشبو پھوٹتی ہے جو سات آسمانوں کو چیر کر عرش معلیٰ تک جا پہنچتی ہے۔ جنوں اور انسانوں کے سوا، اس خوشبو کو زمین میں اللہ کی ساری مخلوق محسوس کرتی ہے اگر یہ بھی اس کی خوشبو محسوس کرنے لگیں تو اس کی لذت میں مشغول ہو کر کاروبار زندگی سے غافل ہو جائیں اور اس خوشبو کو جو فرشتہ یا اللہ کی دیگر مخلوق محسوس کرتی ہے وہ اہل مجلس کے لیے استغفار کرتے ہیں اور ان کے لیے اس تمام تعداد کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس کے برابر ان کے درجے بلند ہوتے ہیں، برابر ہے کہ مجلس میں ایک ہو یا ایک لاکھ۔ ہر ایک کو یہ اجر بھی ملے گا۔ اور دیگر بھی بہت کچھ۔

ایک اور حدیث میں ہے جس مجلس میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجا جائے اس سے خوشبو اٹھتی ہے اور آسمان تک جاتی ہے اور فرشتے کہتے ہیں یہ خوشبو اس مجلس کی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ فرمایا اس کے ساتھ ملتی



جلتی وہ حکایت ہے۔

## امام ابن ہشام کی حکایت

جسے ابن ہشام یعنی استاذ ابو محمد جبر نے محمد بن سعید

بن مطرف سے نقل کیا ہے جو ایک مرد صالح تھے۔

کتے ہیں میں نے اپنے اوپر لازم کر رکھا تھا کہ جب بھی رات کو سونے کے لیے بستر پر آتا، ایک مُعِیّن

تعداد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا۔ ایک رات میں نے جو نہی یہ تعداد پوری کی۔

میری آنکھ لگ گئی میں ایک بالا خانے میں مقیم تھا۔ دیکھا کیا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانے

کے دروازے سے اندر داخل ہوئے جس سے تمام کمرہ جھگک کرنے لگا۔ پھر میری طرف رُخ

کر کے فرمایا، یہ منہ آگے کر جو مجھ پر کثرت سے درود و سلام پڑھتا ہے کہ میں اس پر بوسہ دوں۔

میں سرکار کی طرف اپنا منہ کرتے شرماسا گیا، سو میں نے اپنا چہرہ کسی قدر پھیر لیا، پھر آپ نے

میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ میں اسی وقت گھبرا کر بیدار ہو گیا، میں نے پاس لیٹی ہوئی اپنی بیوی

کو جگایا۔ سامان مکان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور میرے رخسار پر تقریباً آٹھ

دن تک کستوری کی خوشبو باقی رہی۔ جسے میری بیوی رات دن میرے رخسار پر محسوس کرتی رہی۔“

ایسی ہی ایک حکایت استاذ جبر نے بغیر سند کے ذکر کی ہے۔ ابن مندیل نے کہا کہ

اسے ابن بشکوال نے ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہم سے محمد بن سعید خیاط نے بیان کیا جو مرد صالح تھے۔

پھر ابن وداعہ نے کہا، جب تم اس بات کی حقیقت معلوم کرنا چاہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اس فرمان پر نظر کرو: جو لوگ کسی محفل میں بیٹھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے

بغیر منتشر ہو جائیں۔ وہ مُردار سے زیادہ بدبو پر منتشر ہوئے۔“ تیرے لیے ظاہر ہو جائیں گا کہ

جن مجالس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا جائے یا آپ پر درود شریف بھیجا جائے اُن

میں عطر کی خوشبوئیں آئیں گی۔ اور کستوری کی مہک آئے گی۔ اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سب سے بڑھ کر پاک اور سب سے بڑھ کر ستھرے ہیں اور جلد ہی آپ کو اہل جنت کی

خصوصیات سے نوازا گیا تھا تو آپ جس ماہ سے گزرتے، جس مجلس میں بیٹھتے اور جس چیز

کو اپنے دست مبارک یا کسی عضو سے چھو لیتے، اس میں کستوری جیسی خوشبو باقی رہتی۔ یہاں تک کہ آپ کا صحابہ کرام اسی خوشبو سے معلوم کرتے تھے کہ سرکار اس راہ سے گزرے ہیں۔ اللہ نے آپ کی یہ کرامت باقی رکھی ہے۔ سونبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر جس محفل میں کیا جائے، یا آپ پر درود و سلام پڑھا جائے، وہ جگہ آپ کے ذکر پاک سے معطر ہو جاتی ہے۔ اور وہاں سے مکمل خوشبو دار ہوا نہیں چلتی رہتی ہیں۔ سو اللہ تعالیٰ آپ پر اور آپ کی آل پر ایسا درود بھیجے، جس سے ذکر کی مجالس معطر ہوں اور بڑے سے بڑے گناہ بخشتے جائیں۔ فرمایا جس چیز کا ذکر کرنا یہاں مناسب ہے، وہ بات ہے جسے شیخ عبد اللہ الساعی رضی اللہ عنہ نے بغیۃ السالک میں ذکر کیا ہے کہما کہ مجھ سے میرے والد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، کہ ہم سے شیخ ابوالقاسم المرید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب شیخ ابو عمران البردعی مقام مالقہ تشریف لائے وہاں ان کی ملاقات شیخ ابو علی الحر ازہ سے ہوئی۔ ایک دن میرے گھر کھانے کی دعوت پر ہم تینوں جمع ہو گئے، کھانا میں نے تیار کیا تھا۔ ابوالقاسم نے کہا جو میرے والد کے پاس موجود تھے، اور زکام کی بیماری ان سے جدا نہیں ہوئی تھی۔ یہاں تک کہ اس نے جس شامہ کو معطل کر رکھا تھا، پس شیخ ابو عمران نے شیخ ابو علی سے کہا اے ابو علی! تمہیں آٹھ سال ہو گئے، حرارت نے تمہارے اندر اثر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا آقا اس سے بھی زیادہ مدت گزر چکی ہے۔ شیخ ابو عمران نے کہا، یہ چیز تو بچوں میں ظاہر ہوتی ہے۔ اس طرح تونبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا جاسکتا۔ پھر فرمایا شیخ ابوالقاسم کے والد کے ہاتھ میں سانس لو۔ فرمایا، ابو علی نے میرے والد کے ہاتھ میں سانس لیا، ان کے سانس سے کستوری کی خوشبو آنے لگی۔ لیکن تھوڑی تھوڑی۔ پھر شیخ ابو عمران نے میرے والد ابوالقاسم کے ہاتھ میں سانس لیا دیکھو تک ماری، تو اللہ کی قسم، کستوری کی خوشبو نے میرے والد کے ہاتھوں کو چیر کر رکھ دیا یہاں تک کہ فوراً ریشہ باہر نکلا۔ اور ناک سے خون بہنے لگا۔ میرے مکان میں خوشبو پھیل گئی۔ یہاں تک کہ کستوری کی خوشبو کے ٹھکے پڑوسیوں تک جا پہنچے۔ کہا کہ پھر شیخ ابو عمران نے کہا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ہی سرکار سے

فیض حاصل کیا ہے، ہم نے نہیں کیا، بخدا، اس بات پر ہم ان سے مزاحم ہوں گے، یہاں تک کہ انھیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ اپنے پیچھے ایسے لوگ چھوڑ گئے ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، الخ۔

## قبر سے خوشبو

فرمایا اس کتاب کے مولف شیخ ابو عبد اللہ الجزولی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ بات گزری ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام بھیجنے کی وجہ سے، ان کی قبر سے کستوری کی خوشبو آتی ہے، شرح دلائل کی عبارت ختم۔

اور اس کے ثمرات میں سے جیسا کہ ہمارے شیخ العدوی نے شرح دلائل میں بعض عارفین کے حوالہ سے لکھا ہے کہ جس آدمی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام پڑھنے کی عادت ہو۔ اسے بہت بزرگی حاصل ہوتی ہے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سکرات موت کے وقت اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں، اور اسے ان نعمتوں کی زیارت نصیب ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے تیار کی ہیں۔ مثلاً حوریں۔ محلات۔ ولدان۔ کثیر التعداد ازواج۔ اور غالب بخشے والے خدا کی طرف سے سلام کا تحفہ۔ جیسے اللہ جل شانہ فرماتا ہے:-

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ  
طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ  
اِذْ خُلُوْا۟ الْجَنَّةَ يَمَّا كُنْتُمْ  
تَعْمَلُوْنَ - ترجمہ: جن کو فرشتے وفات دیتے ہیں۔  
جب کہ وہ لوگ پاک ہوں تو فرشتے کہتے  
میں تم پر سلام ہو، جنت میں داخل ہو  
جاؤ، اپنے اعمال کے سبب، الخ۔

اس کے ثمرات میں سے ایک یہ ہے کہ گرمی وغیرہ میں جب سخت پیاس لگی ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ عارف باللہ سیدی عبدالغنی زبیدی نے قصیدہ مضر یہ پر اپنی لکھی گئی شرح میں فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بار بار درود و سلام پڑھنے سے ہمیں ایک تجربہ یہ ہوا کہ گرمی وغیرہ کے موسم میں جب انسان کو سخت پیاس لگی ہو۔

تو اس سے دور ہو جاتی ہے۔ بلاشبہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے اور اپنے بعض بھائیوں کو بتایا ہے۔ جنہوں نے سفر حج میں پانی نہ ملنے کی صورت میں اسے آزمایا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے کلمات سے درود و سلام بھیجا جائے جن میں لفظ اللہ نہ ہو کیونکہ وہ گرم پیاس بجھانے کے لیے اس قسم کے الفاظ استعمال کرے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرُ الدَّائِمِ۔  
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُبْعُوثِ إِلَيْنَا  
بِالْحَقِّ الْمُبِينِ، الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
الدُّمِيِّ الدُّمِيِّينِ اور أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَأَشْرَفُ السَّلَامَاتِ  
عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُولِ الْمُؤَيَّدِ بِأَسْمَاءِ الْحَقَائِقِ - وغیرہ۔  
اور اس کے ثمرات میں سے ایک یہ کہ رزق آسانی سے ملتا ہے۔ سید احمد دحلان نے  
اپنی کتاب "تقریت الاصول فی تسہیل الوصول" میں فرمایا، آسانی سے رزق حاصل کرنے  
کے مجرب نسخوں میں سے، کثرت استغفار اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود و سلام  
بھیجنا ہے۔ الخ۔

اور اس کے ثمرات میں سے ایک طاعون کا خاتمہ ہے۔ شیخ الاسلام، شیخ ذکریا الضائی  
نے اپنی کتاب "تحفة الراغبین فی بیان المسائل العین" کی فصل ششم کے آخر  
میں فرمایا، بعض عارفین سے مروی ہے کہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ ان کا سید باب نبی  
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہے۔



## فصل

### وہ احادیث و آثار جو دشریف اور مخصوص دعاؤں کے بیان میں اور قضاے حاجات کے لیے مفید ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص پیر کی رات چار رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں الحمد للہ ایک بار۔ پہلی رکعت میں گیارہ بار قل اللہ اللہ اَحدٌ دوسری رکعت میں اکیس بار تیسری میں تیس بار۔ اور چوتھی رکعت میں چالیس بار۔ پھر سلام پھیر کر پچتر بار پڑھے۔ اپنے اور والدین کے لیے پچتر بار استغفار کرے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پچتر بار درود و سلام بھیجے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے وہ اس بات کا حقدار ہے کہ اللہ اسے جو مانگے عطا فرمائے۔ اس کو صلوٰۃ حاجت بھی کہتے ہیں، اس کو ابو موسیٰ المدینی نے کتاب وظائف الیالی والایام اور امام غزالی نے احیاء العلوم میں، دونوں حضرات نے اعمش سے بلا سند ذکر کیا ہے۔ یونہی القول البدیع میں لکھا ہے۔ میں نے آدل الخیوات مولفہ عارف باللہ جمال الدین ابو عمر سید محمود بن سید علی قادری کردی۔ شیعانی۔ شافعی۔ مدنی کے حواشی میں لکھا دیکھا، یہ بزرگ عارف نابلسی کے ہم عصر ہیں، انہی سے نقل کرتے ہیں جس کی عبارت یہ ہے۔

ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے  
حضور حاجت ہو، کسی ایسی جگہ کھڑا ہو، جہاں اسے کوئی دیکھتا

یہ عظیم فائدہ ہے

نہ ہو، اچھی طرح وضو کرے۔ پھر چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ ایک بار  
قل هو اللہ اَحدٌ آخر تک، پہلی رکعت میں دس بار، دوسری رکعت میں بیس بار تیسری  
رکعت میں تیس بار اور چوتھی میں چالیس بار، جب نماز سے فارغ ہو، سچا س بار قل هو اللہ

احد پڑھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ستر بار درود شریف بھیجے اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ستر بار۔ اگر اس پر قرض ہے تو اللہ ادا کرے گا۔ اگر مسافر ہے اللہ اسے وطن لوٹائے گا۔ اگر آسمان کے کناروں یعنی بادلوں تک گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے پھر اپنے رب سے معافی مانگے، اللہ اسے بخش دے گا۔ اگر اس کی اولاد نہیں، اللہ اسے اولاد دے گا۔ اگر اس سے دعا مانگے قبول فرمائے گا۔ اگر بدعائد مانگے تو اس پر ناراض ہوگا۔ اللہ کی پناہ، اور اس کے نیچے یہ عبارت لکھی تھی: ہم نے قبولیت دعا کی مناسبت سے یہ لکھ دیا ہے تاکہ اسے دیکھنے والا اور اس سے واقفیت رکھنے والا اس سے فائدہ اٹھائے۔ اسے فائدہ اٹھانے والے! میں تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے آسمان بلند کیے اور زمینوں کا فرش بچھایا اور وہ سب سے بڑھ کر رحم و کرم فرمانے والا ہے، کہ تو یہ چیز صرف مستحق کو بتانا۔ بشرطیکہ وہ اس کے حصول میں لاچار ہو۔ کیونکہ یہ عظیم کام ہے، اور میں فقیر نے اسے ادائے قرض وغیرہ کے سلسلہ میں بارہا آزمایا ہے۔ میں نے جب بھی درود شریف ختم کیا، ابھی اس جگہ سے باہر نہیں نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری حاجت اور مراد پوری فرمادی۔ اللہ ہی کے لیے شکر و شکر ہے۔ عبارت ختم ہوئی۔

پھر میں نے معمولی لفظی اختلاف کے ساتھ یہی فائدہ شیخ ابو بکر کنامی کی کتاب "المنہج الخفیف فی تعریف اسمہ تعالیٰ" میں دیکھا، اس کی عبارت یہ ہے۔ کتاب فضائل الاعمال میں بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس آدمی کی کوئی حاجت ہو، وہ عمدہ وضو کرے، پھر ایسی جگہ کھڑا ہو، جہاں اسے کوئی دیکھتا نہ ہو۔ پھر چار رکعت نقل پڑھے۔ پہلی رکعت میں ایک بار فاتحہ، سورۃ اخلاص دس بار۔ دوسری رکعت میں فاتحہ ایک بار، اخلاص بیس بار۔ تیسری رکعت میں فاتحہ ایک بار، اخلاص تیس بار۔ چوتھی میں فاتحہ ایک بار، اخلاص چالیس بار۔ سلام پھیر کر سورۃ اخلاص پچاس بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ پچاس بار۔ پھر اللہ سے شکر و استغفار

کرے گا۔ اگر اس پر قرص ہے تو اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ اگر غریب ہے تو اس کو غنی کر دے گا۔ اگر مسافر ہے تو اللہ اس کو اپنے گھر لوٹائے گا۔ اگر اس پر دنیا بھر کے گناہ ہوں۔ اللہ بخش دے گا۔ اگر بے اولاد ہے۔ اللہ سے اولاد مانگے، اللہ اولاد عطا فرمائے گا۔ حضرت عائشہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ جس کی اللہ سے یا کسی انسان سے جنت ہو وہ اچھی طرح وضو کرے، دو رکعت نفل ادا کرے۔ پھر اللہ کی ثنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر یہ پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ  
مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيَمَةَ  
مِنْ كُلِّ بَيْدٍ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا  
إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا حَاجَةً هِيَ  
لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، جو بڑا بار کریم ہے۔ پاکی اللہ کے لیے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب، تیری بخشش کے غنائم۔ ہر نیکی کی غنیمت اور ہر گناہ سے حفاظت کا سوال کرتا ہوں۔ میرا کوئی گناہ بخشنے بغیر، کوئی غم دور کیے بغیر، اور کوئی حاجت، جس میں تیری رضا ہو، پوری کئے بغیر نہ چھوڑے۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا۔

اور محمد جبر نے کتاب "الملاذ والاغتصام" میں عبد الملک بن حبیب، عن ابی

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ انہوں نے کہا جو رات کو اٹھے اچھی طرح وضو کرے، پھر دس بار اللہ اکبر کہے دس بار سبحان اللہ اور لاحول ولا قوۃ الاہی ہی بار پڑھے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اچھی طرح درود و سلام بھیجے، دنیا و آخرت کی جو نعمت اللہ سے مانگے گا۔ عطا فرمائے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی اللہ سے حاجت ہو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو نفل اس طرح ادا کرے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے، دوسری میں فاتحہ اور امن الرسول بما انزل الیہ من ربه والمؤمنون پڑھے۔ پھر تشهد اور درود شریف پڑھے۔ کمر سلام پھیرے پھر یہ دُعا مانگے۔ اے اللہ! اے ہر اکیلے کی جائے امن! ہر تنہا کے ساتھی! اے قریب! نہ بعید۔ اے حاضر! نہ غائب۔ اے غالب! نہ مغلوب۔ اے زندہ! اے قائم رہنے والے! اے جلال و عزت والے! اے زمین و آسمان کو نو پیدا کرنے والے! میں تجھ سے تیرے اسمِ رحمن، رحیم، حی، قیوم، جس کے آگے چہرے جھکے، آوازیں پست اور جس کی صحبت کے سامنے دل لرزیدہ ہیں کے طفیل سوال کرتا ہوں کہ محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما! اور میرے ساتھ یہ برتاؤ فرما۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ اس کو دینی نے مسند الفردوس میں ذکر کیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ امین رضی اللہ عنہا سے فرمایا جب تکھے کوئی حاجت ہو اور تو اسے پورا کرنا چاہے تو دو رکعت نفل اس طرح پڑھ کہ فاتحہ کے بعد سبحان اللہ دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر دس بار۔ جب بھی تو ایک کلمہ ادا کرے گی۔ اللہ فرمائے گا میں نے قبول کیا۔ جب اس سے فارغ ہو تو تشهد پڑھ کے سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ کر اور سجدے میں کہہ، اے اللہ! تو اللہ ہے۔ تیرا غیر نہیں۔ اے زندہ! اے قائم رہنے والے! اے جلال و عزت والے! درود بھیج آپ پر اور آپ کی نیک و پاکیزہ آل پر اور میری یہ حاجت



پوری فرما! اے رحمن! اور اس میں بھلائی پیدا فرما۔ بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔  
اے اُمّ ایمن! جب بندہ تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور مصیبت زدہ ہو تو فرشتے کہتے ہیں  
آواز مانوس ہے جانی پہچانی ہے اللہ عزوجل کے حضور اس کی شفاعت کرو! اور اس کی دعا  
پر آمین کہو! پھر اللہ اس کی تکلیف دور اور حاجت پوری کر دیتا ہے۔ اس کو عبد اللہ بن  
طہسی نے روایت کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور غریبی و تنگدستی کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ جب گھر جایا کرو تو سلام کہا کرو خواہ اندر کوئی ہو یا نہ۔ پھر  
مجھ پر سلام بھیجا کرو۔ پھر ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھا کرو۔ اس نے اس پر عمل کیا۔  
اللہ نے اس پر رزق کا دروازہ کھول دیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے پڑوسیوں اور  
رشتہ داروں پر فیضان کیا۔ اس کو موسیٰ مدینی نے روایت کیا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ رات یا دن میں بارہ نفل پڑھ۔ ہر دو رکعت میں تہجد پڑھ، آخر میں اللہ  
کی ثناء اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وُروء بھیج، پھر بکیر کہہ کر سجدہ کرو اور سجدے میں سات  
بار فاتحہ شریف۔ آیۃ الکرسی سات بار اور لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ  
لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کلّ شئی قدید۔ دس بار۔ پھر کہ اے  
اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تیرے عرش کے معزز پائیوں کا صدقہ۔ تیری کتاب  
رحمت کی آخری حد کا صدقہ، تیرے بڑے نام بلند شان اور مکمل کلمات کا صدقہ، پھر اپنی  
حاجت کا سوال کرو اور سر اٹھا لے۔ پھر دائیں بائیں سلام پھیر۔ یہ بات بیوقوفوں  
کو نہ بتانا کہ وہ اس کے ذریعے رکوئی غلط، دُعا مانگیں گے۔ اور وہ قبول ہو جائے گی۔  
اس کو بہتی وغیرہ نے روایت کیا۔

میں نے یہ فائدہ ذرہ لفظی اختلاف کے ساتھ المنہج الحنیف فی تعریف اسمہ تعالیٰ لطیف میں لکھا دیکھا ہے۔ عبارت یہ ہے ابن صلاح نے اپنی سند کے ساتھ واحد سے ان کی سند کے ساتھ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے رات یا دن کو بارہ رکعت نقل ادا کیے اس طرح کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام آخر میں پھیرے۔ پھر سبز سجود ہو کر سات بار فاتحہ اور دس بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَسْبُ يُحْيِي وَيُمِيتُ دَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھے۔ پھر کہے الہی! میں تجھ سے تیرے عرش کی بندیوں اور تیری کتاب میں تیری رحمت کی حد کا اور تیرے بڑے نام، تیری بڑی شان اور تیرے مکمل کلمات کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد اور آل محمد پر۔ اور اپنی حاجت کا سوال کر۔ یوقوفوں کو اس کی تعلیم نہ کرنا۔ اس حدیث کے راوی احمد بن حنبل نے کہا مجھے سنا ہے زائد ایسے لوگوں نے بتایا جنہوں نے اس پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی امور دنیا و آخرت کی دعا قبول فرمائی۔

ابو ذکریا البغری نے کہا میں نے اس کو آزمایا اور ایسا ہی پایا ہے۔ ابو بکر کتانی نے کہا عمل نہ کرو۔ سے فارغ ہو کر قبلہ رو ہو کر عاجز بندے کی طرح بیٹھ جائے۔ سر جھکائے دل حاضر کیے، قبولیت کا یقین کیے اللہ تعالیٰ کی حمد و ذکر کرتے۔ اس کی شایان شان ثنا کرتے اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارش بناتے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ سے نیکی حاصل کرتے اور تعوذ و تسمیہ پڑھتے رَاعُوذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اپنے لیے جو نیکی آگے بھیجے گئے اسے اللہ کے ہاں بہتر اور بڑے اجر والی پاؤ گے۔ اور اللہ سے بخشش مانگتے رہو، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اپنی زبان سے پکارے اے میرے آقا میں حاضر ہوں اور تیری سعادت میں شریک ہوں، تمام بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور تیرا کمزور، ذلیل، بیگس بندہ ظاہر و باطن

تیری طرف متوجہ ہے۔ تیری توفیق سے بولتا اور تیرے حکم کی تعمیل کرتا ہے سمجھ سے مڑ جاتا ہے۔ الہی! تو ہی میرا پالنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ اور تیرے عہد و پیمان پر جہاں تک ہو سکے قائم ہوں۔ میں تیری مخلوق کے بشر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ مجھ پر تیرے احسان کی بنا پر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں اپنا گناہ دلا یا ہوں تو مجھے بخش دے۔ کہ تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ کیونکہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ یہی سید الاستغفار ہے دُش باریہی کہے۔ پھر کہے سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے، ایسی حمد جو اس کی نعمتوں کے برابر ہو اور اس کے احسان کے شایان ہو۔ میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے پس تیرے لیے تعریف، یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے۔ اور راضی ہونے پر تیری حمد اور جب تو راضی ہو، تیرے لیے حمد و ثناء دُش باریہی کہے اللہ! درود و سلام بھیج ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، جیسے تو نے درود بھیجا۔ ہمارے آقا ابراہیم اور ہمارے آقا ابراہیم کی آل پر۔ اور برکت نازل فرما ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، جیسے تو نے برکت نازل کی ہمارے آقا ابراہیم اور ہمارے آقا ابراہیم کی آل پر، جہانوں میں، بے شک تو ہی ستودہ، بزرگ ہے۔ اپنی مخلوق کی تعداد کے برابر۔ اپنی رضا کے برابر، اپنے عرش کے وزن کے برابر، اپنے کلمات کی سیاحت کے برابر۔ جب بھی ذکر کرنے والے تیرا ذکر کریں اور غافل تیرے ذکر سے غفلت برتیں دُش باریہی کہے۔ ادب و خشوع سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارکہ حاضر کر کے۔ گویا تو سرکار کے سامنے ہے۔ آپ کی عزت کو حاضر کر کے، اس لیے کہ آپ اللہ کا بڑا دروازہ ہیں۔ کہ دنیا و آخرت کی تمام مہلاتی صف آپ کی وابستگی سے مل سکتی ہے۔ بے شک آپ مخلوق کی خالق کی طرف دلیل ہیں اور اس لیے کہ ابوسلیمان دارانی سے مروی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت مانگتا چاہے اسے چاہیے کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے۔ پھر اپنی حاجت مانگے۔ پھر نبی صلی

اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پر ختم کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دونوں درود شریف قبول فرمائے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ کریم درمیانی دُعا چھوڑ دے۔ پھر کئے میرے آقا میں حاضر ہوں، تمام نیک سختی تیرے ہاتھ ہے، میں تیرا فقیر ہوں، میں تیری جناب کی حمایت حاصل کرتا ہوں۔ تیری طرف تیرے محبوب ترین دوست کا وسیلہ لایا ہوں۔ تقدیر میں بہاؤ میں تیرے لطف و کرم کا خواہش گزار ہوں اور اپنے تمام معاملات میں تجھ سے مدد مانگتے ہوئے عرض گزار ہوں، اے لطف و کرم فرمانے والے! اس کو بار بار پڑھے مشہور یہ ہے کہ اسے سوا ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھے، جب یہ تعداد پوری ہو جائے۔ پھر کوئی ایک دُعا سولہ بار پڑھے۔ پھر جیسا کہ گزرا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اپنی دُعا آمین اور والحمد للہ رب العالمین پر ختم کرے۔ پھر دو رکعت نفل ادا کرے۔ یہ طریقہ سب سے بہتر اور مکمل ہے وہیب بن الورد کے الفاظ جن کے متعلق ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ان الفاظ نے جو دُعا مانگی جائے۔ رد نہیں ہوتی وہ یہ کہ بارہ رکعت نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں ایک بار فاتحہ، آیۃ الکرسی، اور قل ھو اللہ احد پڑھے۔ جب فارغ ہو تو سجدے میں گر جائے اور کہے: پاکی اس خُدا کو جو عزت کا مالک ہے اور کہے پاکی اس کو جو احسان و فضل والا ہے۔ پاکی اس کو جو عزت و کرم والا ہے۔ پاکی اس کو جو طاقت والا ہے۔ میرے تجھ سے تیرے عرش کی عزت کے صدقے سوال کرتا ہوں۔ اور تیری کتاب کی حد درجہ رحمت اور تیرے بزرگ نام اور بلند تر شان، اور تیرے تمام مکمل کلمات، جن سے کوئی نیک و بد آگے بڑھ نہیں سکتا۔ ان سب کے صدقے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما۔ پھر اللہ سے ایسی چیز مانگے جو گناہ نہ ہو، وہیب کہا کرتے تھے ہمیں یہ ہدایت پہنچی ہے کہ یہ دُعا اپنے بیوقوفوں کو نہ سکھانا کہ وہ اللہ کی نافرمانی میں پڑھیں گے۔ اس کو نیمیری اور ابن بشکوال نے روایت کیا ہے۔ الطیبی نے مقاتل بن حیان سے روایت کی کہ جو کوئی چاہے کہ اللہ اس کی مشکل حل کرے، غم دور کرے اور اسے بیوی بچوں تک

پہنچائے اس کی حاجت پوری کرے اور اس کا قرض اُتار دے۔ سینہ کھول دے، آنکھ  
 مٹھنسی کرے۔ وہ جب چاہے (اوقات مکروہہ کے علاوہ) چار نفل ادا کرے، اگر آدھی  
 رات یا چاشت کے وقت پڑھے تو افضل ہے۔ ہر رکعت میں فاتحہ اور اس کے ساتھ پہلی  
 رکعت میں سورہ یٰس۔ دوسری میں اَلْحَمْدُ السَّجْدۃ۔ تیسری میں الدُّخَانُ چوتھی میں  
 تَبَارَكَ (ملک) جب فارغ ہو سلام پھیر کر قبلہ رو ہو کر ستوا بار یہ دُعا مانگے۔ بیچ میں  
 کلام نہ کرے۔ جب فارغ ہو ایک سجدہ کرے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل  
 بیت پر بار بار درود بھیجے، پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگے، اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب  
 ہی اُسے اپنی حاجت نظر آ جائے گی۔ پھر وہی دُعا بیان کی جو وہیب کے حوالہ سے گزرجی  
 ہے۔ زبیدی نے کہا یہ مشہور دُعا، دُعائے مقاتل بن حیان کے نام سے مشہور ہے اور کہا  
 جاتا ہے کہ اس میں اسمِ اعظم ہے۔

اس کتاب کا جامع  
 یوسف بن اسماعیل

## علامہ یوسف نہبانی کا مشاہدہ و تجربہ

نہبانی کہتا ہے میں خود اتنا سخت بیمار ہو گیا تھا کہ زندگی سے مایوس ہو چلا تھا، پھر میں نے  
 وہ سب کچھ کہا جو اس حدیث میں مذکور ہے، اسی طرح سے سوا اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دی  
 اسی کا شکر اور احسان ہے اور اللہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام نازل فرما۔  
 اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

احیاء العلوم میں امام غزالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔

## امام غزالی کا ارشاد

جب اللہ سے کوئی حاجت مانگو تو مجھ پر درود و سلام سے ابتدا کرو، اللہ کی شان کریں گے  
 خلاف ہے کہ اس سے دو دعائیں کی جائیں ایک منظور کی جائے اور دوسری رد کر دے۔  
 علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مجھے یہ روایت نہیں ملی۔ دراصل ابو درود، اور عبد اللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس کو اللہ سے کوئی حاجت ہو، وہ بُدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھے۔ جمعہ کے دن خوب صاف ستھرا ہو کر مسجد میں جائے، پھر تھوڑا بہت صدقہ کرے جمعہ پڑھ کر یہ دعا مانگے۔ "اللہ! میں تجھ سے تیرے نام کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو رحمن و رحیم ہے۔ جس کے بغیر کوئی پچھلا معبود نہیں، غیب و شہادت کو جاننے والا ہے۔ رحمن و رحیم ہے۔ میں تجھ سے تیرے نام کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو رحمن و رحیم ہے جس کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں۔ ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والا۔ نہ اسے اُونکھ آئے نہ ٹپند۔ جس کی زمیں سے زمین و آسمان بھرے پڑے ہیں۔ اور میں تجھ سے تیرے نام کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام سے شروع جو رحمن و رحیم ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس کے آگے چہرے ٹھکے، نگاہیں نیچی اور اس کے ڈر سے دل کانپ رہے ہیں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود و سلام بھیج، اور مجھے میرا سوال عطا فرما، اور میری فلاں فلاں حاجت پوری فرما، انشاء اللہ اس کی دعا قبول ہوگی۔ فرمایا کرتے اپنے نادانوں کو نہ سکھانا۔ کہیں گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ مانگا کریں! اس کو ابو موسیٰ مدینی نے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ یونہی نمیری نے بھی موقوفاً بیان کی۔ جیسا کہ القول البدیع میں لکھا ہے۔ یہ فائدہ الدمیری نے حیاۃ الحیون میں ابوتی کی کتاب سرائس کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ اور آخر میں کہا یہ ایک لطیف راز ہے اور عجیب ہے۔

ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ ایک شخص کسی کام کی غرض سے حضرت عثمان بن عفان کی خدمت میں آیا رہا مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (بوجہ) اس کی طرف توجہ نہ فرماتے اور نہ اس کی حاجت کی طرف نظر کرتے۔ اس نے حضرت عثمان بن حنیف سے ملاقات کی اور ان سے اس بات کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا پانی لو اور وضو کر و پھر

مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا کرے۔ پھر یہ کہے: ”اللہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں، جو نبی رحمت ہیں۔ یا محمد بنے شک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ آپ میری حاجت پوری کریں۔ یہاں اپنی حاجت کا نام لے۔ پھر جاؤ، کہ میں بھی جاؤں۔ وہ شخص پیدا گیا اور ایسا ہی کیا، پھر حضرت عثمان بن عفان کے دروازے پر آیا۔ دربان آیا اور ہاتھ پکڑ کر اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا اور مسند پر ان کے پاس بٹھا دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری حاجت؟ اس نے بتائی: آپ نے پوری کر دی۔ پھر فرمایا: آج تک میں تیری حاجت سمجھ ہی نہیں سکا۔ جب بھی کوئی حاجت ہو مانگ لیا کرو۔ وہاں سے نکل کر وہ شخص حضرت عثمان بن حنیف سے ملا، اور کہا: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا اللّٰهُ تمہیں جزائے خیر دے۔ جب تک میں نے ان سے بیان نہیں کیا، نہ وہ میری حاجت کی طرف دیکھتے تھے نہ توجہ فرماتے۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہ میں نے ان سے بات کی نہ انہوں نے مجھ سے لیکن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ آپ کی خدمت میں ایک نابینا آیا۔ اس نے حضور سے بینائی چلے جانے کی شکایت کی: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جاؤ لوٹا لے کر وضو کرو، پھر مسجد میں جا کر دو نفل پڑھو، پھر کہو اللہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، تیری نبی، نبی رحمت کے وسیلہ سے، اے محمد بنے شک میں آپ کے ذریعے متوجہ ہوتا ہوں اپنے رب کی طرف کہ وہ میری نگاہ روشن کر دے۔ اللہی ان کی شفاعت مجھے نصیب کر۔ اور میرے متعلق ان کی شفاعت قبول فرما۔ عثمان کہتے ہیں خدا کی قسم ہم وہاں سے الگ نہ ہوئے نہ زیادہ باتیں کیں کہ وہ شخص آیا گویا کبھی نابینا تھا ہی نہیں۔ اس کو بہتی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ حافظ سخاوی نے کہا بعض کے نزدیک یہ الفاظ ہیں: کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا، اللہ سے دعا کرو کہ مجھے شفا یاب فرما۔ فرمایا اگر چاہو تو اس کے بدلے آخرت میں کچھ درجہ مل جائے یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر چاہو

سے محفوظ فرمائے گا۔ اور اس کے عاقل کا رعب اللہ تعالیٰ بندوں کے دل میں پیدا کرے گا۔ اور جو کوئی سورج نکلنے وقت ہر روز اس پر نظر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بار بار حاصل ہوتا رہے گا۔ اور اس کے اسباب اسی دن سے میسر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اس کتاب میں فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی بیوی کے ہاں بیٹا پیدا ہو، جب اس کی بیوی سو رہی ہو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سینہ پر رکھے اور حمل کے ابتدائی دنوں میں اس کی ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے۔

### بیٹا پیدا ہونے کے لیے عمل

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ خَلَقْتَ خَلْقًا فِيْ بَطْنِ هٰذَا الْمَرْءِ فَكُوْنُوْهُ  
 ذَكَرًا وَّ اِسْمُهُ اَحْمَدُ يَحْيٰى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ

(ترجمہ) الہی اگر تو نے اس عورت کے پیٹ میں کوئی شے پیدا فرمائی ہے، تو اسے بیٹا کیجیو! اور اس کا نام احمد ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برحق ہونے کا صدقہ، پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

الد میری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے۔ اس کی روح صرف اللہ تعالیٰ ہی قبض فرمائے گا۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا، کہ فرمان باری تعالیٰ اُدْعُوا اللّٰهَ اِذَا دُعُوا التَّحْمِيْنَ پوری آیت، چوری سے محفوظ رہنے کی ضمانت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے سوتے وقت اسے پڑھا چوراند رگھو



اور گھر کا تمام سامان سیٹ کر اٹھا لیا وہ صاحب جاگ رہے تھے، چور دروازے پر پہنچا تو اُسے بند پایا۔ گٹھڑی زمین پر رکھی تو دروازہ کھل گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ گٹھڑی اٹھاتا تو دروازہ بند ہو جاتا نیچے رکھتا تو کھل جاتا، صاحب خانہ کی ہسنی نکل گئی اور کہا میں نے مکان کا قلعہ مضبوط بنایا ہے۔

الدارمی نے مغیر بن سبیح سے روایت کی جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے کہ جو کوئی سوتے وقت سورہ بقرہ کی دس آیتیں پڑھے، قرآن کریم نہیں بھولے گا۔ چار پہلی۔ دو آیہ الکرسی، دو آیتیں اس کے بعد والی اور تین آخری۔ اور الدارمی وغیرہ نے عبد اللہ بن ابی امامہ سے زہرا بن جیس کی یہ روایت نقل کی کہ جو کوئی رات کے کسی خاص حصے میں اٹھنے کے لیے سورہ الکہف کا آخری حصہ پڑھے۔ بیدار ہو گا۔ ایک ساتھی کا کہنا ہے کہ ہم چند ساتھیوں نے اس کا سحر بہ کیا۔ جیسا سنا، ویسا پایا، یہ بات سیوطی نے الخصائص الکبریٰ میں ذکر کی ہے۔

سید الغرینہ الدبائع کا ارشاد

کتاب الابدیز میں سیدی عبدالغفر نے الدبائع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ

جو کوئی یہ آیت کریمہ پڑھے، وہ صبح صادق سے ذرہ پہلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت بیدار ہو جائے گا۔

امام یافعی نے اپنی کتاب "الدائر النظیم فی خواص القرن العظیم" میں لکھا ہے۔ کہ جو کوئی سورۃ محمدؐ لکھ کر زمزم کے پانی سے دھو کر پی لے، لوگوں میں محبوب ہو گا۔ اس کی بات سنی جائے گی۔ جو سنے گا یاد رکھے گا۔ لکھ کر پانی میں گول لے اور جو بیماری ہو اس پانی سے دھوئے اللہ کے حکم سے دور ہوگی۔

"الدائر النظیم" ہی میں ہے کہ جو کوئی فرمان باری تعالیٰ محمد رسول اللہ آخر سورۃ تک، اللہ کی توفیق سے لکھ کر اپنے پاس رکھے وہ عجیب قبولیت وغلبہ دیکھے گا۔

تو اللہ سے دُعا کروں۔ کہنے لگا دعا فرمادیں۔ آپ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا دو رکعت نفل پڑھ کر یہ دُعا پڑھو، الہی! میں تجھ سے سوال کرتا اور تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمد! بے شک میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں، کہ وہ میرے لیے اسے پوری فرمادے۔ الہی ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما، اور میرے حق میں میری شفاعت قبول فرما! ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ یہ بات ذکر کی ہے کہ ایک شخص عبد الملک بن سعید بن حیان بن ابجر کے پاس آیا۔ اس کو پیٹ کی تکلیف ہو گئی عبد الملک نے کہا تجھے ایسی بیماری لگی ہے جو ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اس نے کہا دنیا ہی بیماری ہے کہا اس شخص نے منہ پھیر لیا اور کہا الہی! تو میرا رب ہے میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ اے اللہ! میں تیری طرف تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں۔ جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمد! میں آپ کے وسیلہ سے آپ کے اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ جو بیماری مجھے ہے اس کے تعلق بخیر پر رحم فرمائے۔ ایسی رحمت جس سے میں تیرے غیروں کی رحمت سے بے نیاز ہو جاؤں تین بار۔ پھر وہ شخص ابن ابجر کے پاس آیا اس نے اس کا پیٹ ملاحظہ کر کے کہا، تم ٹھیک ہو، تمہیں کوئی بیماری نہیں اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے۔ کہنے لگے میرے ماں باپ آپؐ قرآن! یا رسول اللہ! یہ قرآن میرے سینے سے نکلا جا رہا ہے، میرے قابو نہیں آ رہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں، جن سے اللہ تمہیں بھی فائدہ دے اور جن کو تم سکھاؤ ان کو بھی، اور جو سیکھو تمہارے دل میں محفوظ ہو جائے۔ عرض کیا، جی ہاں یا رسول اللہ! سکھائیں۔ فرمایا جمعہ کی رات ایک تہائی حصہ باقی ہو تو قیام

کرو۔ اگر ہو سکے۔ وہ عاضری کا وقت ہے اس میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ میرے بھائی حضرت  
 یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے فرمایا تھا: "سَوْفَ اَسْتَغْفِرُكُمْ رَبِّي" "میں عنقریب  
 تمہارے لیے اللہ سے معافی مانگوں گا" یعنی جمعہ کی رات آجائے تو، نہیں ہو سکتا تو درمیا  
 حستہ میں اٹھو، یہ بھی نہیں تو رات کے پہلے پھراٹھو، چار رکعت نفل اس طرح ادا کرو کہ پہلی  
 رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ یس، دوسری میں فاتحہ کے بعد سورہ احم الدخان۔ تیسری  
 رکعت میں فاتحہ اور اتم تنزیل السجد اور چوتھی رکعت میں فاتحہ اور سورہ الملک  
 تشہد سے فارغ ہو کر اللہ کی بہترین حمد و ثنا کرو اور مجھ پر بہترین درود و سلام بھیجو۔ اور  
 تمام انبیوں پر بہترین درود و سلام بھیجو مسلمانوں مردوں، عورتوں اور اپنے ان بھائیوں  
 کے لیے دُعا مغفرت کرو جو ایمان کے ساتھ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ آخر میں یوں دُعا  
 مانگو۔ انہی مجھ پر ضرور رحم فرما کہ جب تک مجھے باقی رکھے میں گناہوں سے کنارہ کش رہوں۔  
 اور مجھ پر ضرور رحم فرما کہ میں فضول کاموں میں مصروف نہ ہوں اور جن امور میں تیری رضا ہے۔  
 ان میں حسن نفع نصیب فرما۔ اے اللہ! زمین و آسمان کو نوپیدا کرنے والے، جلال و عزت  
 احرام والے جس کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا۔ اے اللہ! اے رحمن! میں تجھ سے تیرے جلال  
 اور تیرے ذاتی نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں، کہ جیسے تو نے مجھے اپنی کتاب کا علم  
 عنایت فرمایا ہے۔ ویسے ہی میرے دل کو اپنی کتاب کا حصہ عطا فرما۔ اور مجھے اس طرح  
 تلاوت نصیب فرما کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے اللہ! زمین و آسمان کے نوپیدا  
 کرنے والے۔ اس جلال، عظمت اور عزت کے مالک، جس کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا، اے  
 اللہ! اے رحمن! میں تیرے جلال اور تیری نورانی ذات کے واسطہ سے، تجھ سے سوال  
 کرتا ہوں کہ اپنی کتاب سے میری بینائی روشن، زبان چالو اور دل سے رنج و غم دور فرما  
 دے۔ سینہ کھول دے اور میرا بدن دھو دے۔ بنے شک تیرے بغیر راہ حق میں کوئی میرا  
 نہ لگا رہے گا۔ اور تیرے سوا کوئی دینا نہیں۔ بدی سے پھرنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ

ہی سے ملتی ہے، جو بلند و برتر ہے؛ اے ابوالحسن! اس پر تین، پانچ یا سات جیسے عمل کرو، اللہ کے حکم سے دعا قبول ہوگی۔ اس اللہ کی قسم، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے، مومن کو کبھی مایوس نہیں کرے گی“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ خدا کی قسم حضرت علی رضی اللہ عنہ پر پانچ سات دن گزرے ہوں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی قسم کی مجلس میں تشریف لائے، انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! پہلے مجھے صرف چار آیتیں یاد تھیں جب ان کی تلاوت کرتا تو تھک جاتا، آج میں چالیس آیتیں یاد کر چکا ہوں، جب اپنے طور پر ان کی تلاوت کرتا ہوں تو گویا اللہ تعالیٰ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے اور میں حدیثیں سنا کرتا تھا۔ جب میں ان کو دہرانا چاہتا تو زبان سے اتر جاتیں اور اب حدیثیں سنتا ہوں، جب ان کو بیان کرتا ہوں ایک حرف بھی چھوٹتا نہیں۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ”ربّ کعبہ کی قسم ابوالحسن تم مومن ہو“ اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں اور طبرانی وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ المنذری نے کہا، اس حدیث کے طرق یعنی سندیں عمدہ ہیں اور متن بہت غریب ہے۔ ایسا ہی عماد ابن کثیر نے کہا۔ حافظ سخاوی نے کہا، حق یہ ہے کہ اس میں صرف کمزوری یہ ہے کہ اس کو ابن جریر نے عطا سے عنعنہ کے ساتھ نقل کیا ہے۔ یہ فائدہ ہمارے شیخ ابن حجر کا ہے۔ لہا کہ مجھے ایک سے زائد حضرات نے بتایا کہ انہوں نے اس دعا کو آزمایا اور حق پایا ہے۔ سید مرتضیٰ زبیدی نے احیاء العلوم کی شرح میں فرمایا۔ ابوالعباس شرجی نے اپنی کتاب ”الفوائد“ میں ہمارے متاخرین علمائے حنفیہ میں سے بعض کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت ہو۔ وہ چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دس بار سورۃ اخلاص، دوسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۃ اخلاص، تیسری میں سورۃ فاتحہ کے بعد بیس مرتبہ سورۃ اخلاص۔ چوتھی میں سورۃ فاتحہ کے بعد چالیس بار سورۃ اخلاص۔ فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ! تیری ذات پر نور اور جلال کا واسطہ اور اس اسم اعظم

اور تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ، میرا سمجھ سے سوال ہے کہ میری حاجت پوری ہو، اور میری مراد و اُمید تک پہنچا دے اور یہ دُعا مانگے قبول ہوگی۔ دُعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اللّٰهُ - اللّٰهُ - اللّٰهُ ! لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهْدُ، اللّٰهُ اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ  
بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ -

ترجمہ: ”اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ایک ہے۔ بے نیاز۔ اللہ ہے۔ اللہ ہے۔ اللہ ہے اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، زمین و آسمان کو نوپیدا کرنے والا۔ جلال و عزت

کا مالک“

میں سمجھ سے تیرے پاکیزہ، مشہور، معزز، بابرکت، پاک ناموں کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں، ایسے نام جو نور پر نور وہ نور جو نور کے اوپر ہے۔ ایسا نور جو نور پر ہے۔ ایسا نور جو نور کے نیچے ہے۔ آسمانوں و زمین کا نور، عرشِ عظیم کا نور، تیری پُر نور ذات کا سوال ہے، اور تیری کھلی سلطنت اور مضبوط طاقت و قوت کا سوال ہے۔ سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، زمین و آسمانوں کا نوپیدا کرنے والا۔ جلال و عزت والا، اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! اے پروردگار! اے پروردگار! اے پروردگار! یارب! یارب! یارب! میرے گناہ بخش دے، میرے دشمن کے مقابلہ میں میری مدد فرما، میری حاجت پوری فرما، دنیا و آخرت میں اور اللہ درود و سلام نازل فرمائے ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر۔

الشرعی نے کہا محمد بن دستوریہ سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی نماز حاجت دیکھی ہے، جو ہزار حاجت کے لیے ہے، جو حضرت خضر علیہ السلام نے ان کو بعض بندوں کے لیے سکھائی۔ دو رکعت نفل اس

طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورہ کافرون، دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص، پھر سلام کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں دس بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور دس بار سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھے، اور دس بار رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھے۔ پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگے انشاء اللہ پوری ہوگی۔

شیخ ابوالقاسم حکیم نے کہا میں نے ایک عبادت گزار کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ یہ وظیفہ مجھے بتا دے۔ پھر اس نے مجھے اس کی تعلیم دی، میں نے اس پر عمل کیا اور اللہ سے حکمت کا سوال کیا۔ اس نے مجھے عطا فرمائی اور میری ایک ہزار حاجت پوری فرمائی۔ حکم کہتے ہیں جو کوئی اس پر عمل کرنا چاہے وہ جمعرات کو غسل کر کے صاف کپڑے پہنے۔ اور سحری کے وقت اس پر عمل کرے اور قصائے حاجت کی نیت کرے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ طبرانی نے باب الدعائیں محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن ابوطالب رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ میرے والد کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی، وضو کر کے دو نفل ادا کرتے۔ نماز کے بعد کہتے، الہی اہر مصیبت میں تو میرا سہارا ہے، اور ہر سختی میں تو میری اُمید ہے اور ہر مشکل میں جو مجھ پر پڑے تو ہی میرا آسرا و بھروسہ ہے۔ کتنی ہی مصیبتیں ہیں جن سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ چارہ نہیں چلتا۔ دوست منہ موڑ لیتا ہے۔ دشمن خوش ہوتا ہے میں نے اسے تیری بارگاہ میں پیش کیا اور تجھ سے اس کا شکوہ کیا تو نے اسے ختم کیا اور مشکل حل فرمادی۔ تو ہی ہر حاجت پوری کرنے والا ہے۔ ہر نعمت عطا فرمانے والا ہے۔ تو نے ہی لڑکے کو اس کے والدین کی نیکی کے صدقے بچایا۔ مجھے بھی اسی طرح بچالے، جس طرح تو نے اسے بچایا۔ اور مجھے ظالم لوگوں کے لیے آزمائش نہ بنا۔ الہی! میں تیرے ہر نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا۔ یا اپنی کسی مخلوق کو سکھایا۔

یا تیرے علم خیب میں وہ محفوظ ہے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہے۔ تیرے بزرگ بزرگ نام کا صدقہ جس کے وسیلہ سے جب بھی تجھ سے سوال کیا جائے تو لازمی طور پر اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر درود و سلام نازل فرما۔ اور میرے تجھ سے سوال ہے کہ میری حاجت پوری فرما۔ اور جو حاجت ہے مانگے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جو کوئی قرآن کریم کی تسوایتیں پڑھ کر ہاتھ اٹھائے اور کہے۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ وہ اپنی زمین اور آسمانوں میں پاک ہے، نیچے والی زمینوں میں اسی کی پاکی بولی جاتی ہے۔ عرش عظیم پر اسی کی پاکی بولی جاتی ہے۔ وہ پاک ہے، اسی کے لیے حمد و ثنا ہے۔ ایسی جو ختم نہ ہو۔ بوسیدہ نہ ہو۔ ایسی حمد جو اس کی رضا تک پہنچے۔ اس کی انتہا تک نہ پہنچے۔ ایسی حمد و ثنا جو لا محدود ہو۔ بے انتہا ہو جس کا بیان معلوم نہ ہو سکے۔ اسے پاکی، اس کے قلم کے شمار کے برابر، اور اس کے کلمات کی سیما ہی کے برابر۔ اللہ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ انصاف قائم فرمانے والا۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی غالب حکمت والا ہے۔ ایک تنہا۔ بے نیاز۔ نہ کسی کو جنا، نہ خود جنا گیا۔ نہ اس کے برابر کوئی۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ بہت بڑا۔ جلیل القدر۔ عظیم علم والا۔ جرات والا۔ کبریائی والا۔ بلند کا والا۔ نعمتوں والا۔ اور سب تعریف اللہ پروردگار جہان کے لیے۔ الہی! تو نے مجھے پیدا کیا، جب کہ میں کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ سو تیرا شکریہ۔ تو نے مجھے صحیح مرد بنایا، سو تیرا شکر ہے۔ تو نے مجھے ایسا بنایا کہ میں تیری جلدی میں تاخیر اور تیری تاخیر میں جلدی نہیں چاہتا۔ میں تجھ سے تمام بھلائی مانگتا ہوں، فوری بھی اور میعاد دی بھی جسے جانتا ہوں اور جسے نہیں جانتا۔ الہی! مجھے کان و آنکھ سے فائدہ نصیب فرما، اور ان دونوں کو میرا وارث بنادے۔ الہی! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے بندے کا بیٹا ہوں۔ تیرے حکم پر چلنے والا ہوں۔ مجھ پر انصاف سے اپنا حکم چلا۔ میں تجھ سے تیرے ان ناموں کا صدقہ

مانگتا ہوں جو تو نے خود مقرر کیے ہیں اور اپنی کسی کتاب میں نازل کیے ہیں یا اپنی کسی مخلوق کو سکھائے ہیں، یا اپنے پاس اپنے غیبی علم میں مخصوص کر رکھے ہیں۔ کہ محمد اور آل محمد پر درود بھیج اور قرآن کو میرے سینے کا نور کر دے۔ دل کی بہار، غم کا ازالہ، اور رنج کا خاتمہ کر دے۔ پھر جو چاہے دعا مانگے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، اس کو النعمری نے روایت کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو پھول جانے کا ڈر ہو، وہ کثرت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اس کو ابن بشکوال نے منقطع سند کے ساتھ روایت کیا۔

حضرت حسن بصری نے کہا غم دالم دور کرنے کی دعا یہ ہے: اے ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ روکنے والے، بیٹے کے ذبح کرنے سے، اے ویرانے اور اندھے کنویں میں یوسف صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قافلہ بھیجنے والے! اور ان کو غلامی کے بعد بادشاہی نہی بنانے والے! اے ذوالنون (یونس علیہ السلام) کی دعائیں اندھیروں میں سننے والے! ایک گہرے سمندر کا اندھیرا، دوسرے رات اور تیسرا پچھلی کا پیٹ کا اندھیرا۔ اے یعقوب کا غم ختم کرنے والے! اور اے داؤد کے آنسوؤں پر ترس کھانے والے! اور اے ایوب کی تکلیف دور فرمانے والے! اے سبوں کی دعائیں سننے والے! اے عمروں کے غم دور کرنے والے! محمد اور آل محمد پر درود بھیج! اور تجھ سے میرا سوال ہے کہ میرے ساتھ ایسا ایسا کر! اس کو الدینوری نے "المجالسۃ" میں بیان کیا۔

علامہ زمخشری نے اپنی کتاب "ربیع الدبر" میں بیان کیا کہ ایک شخص عبد الملک مڑان

## علامہ زمخشری کا قصہ

سے کسی وجہ سے ڈر گیا۔ یہاں تک کہ کسی جگہ ٹھہرنا نہ تھا۔ اثنائے سفر میں ایک وادی میں اسے ہاتھ غیبی نے آواز دی، درندوں سے بچ کر کہاں جاؤ گے؟ اس نے کہا، کون سے درندے؟ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اس نے یہ کلمات پڑھے: پاکی اس بچکا کو جس



کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس دائم کو پاکی جو ختم نہ ہوگا۔ اس قدیم کو پاکی جس کی ابتدا نہیں۔ پاکی اس کو جو زندہ کرے اور مارے، پاکی اُسے جو ہر دن کی نئی شان میں ہوتا ہے۔ پاکی اسے جو نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی اشیا کو پیدا کرتا ہے۔ پاکی اسے جو ہر شے کو بغیر تعلیم سکھایا۔ الہی ان کلمات اور ان کی حرمت کے صدقے میرا سچ سے سوال ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج! اور میرے ساتھ یہ سلوک کرو۔ اس نے یہ کلمات کہے تو اللہ نے اس کے دل میں اطمینان پیدا کر دیا۔ وہ فوراً باہر نکلا اور عبدالملک سے جا ملا۔ اس نے اسے امن و صلہ عطا کیا۔

ابن الطحان نے احمد بن الطبرانی سے روایت کی کہ میرے

## مقتول یا محفوظ؟

باپ نے مجھے یہ بات بتائی کہ میں احمد بن طولون کے

پاس ایک دن بیٹھا تھا۔ اس نے ایک شخص کو مناظرہ کرنے کے لیے مسکرایا۔ اس نے مناظرہ کیا اور اپنے حاجب کو اسے قتل کرنے کا حکم دیا، اور کہا کہ اس کا سر کاٹ کر میرے پاس لاؤ۔ اس نے اسے پکڑا اور لے گیا۔ کافی وقت گزرا اور واپس خالی ہاتھ آگیا۔ اس نے پوچھا کہ ملزم کے ساتھ کیا کیا گیا ہے؟ حاجب نے کہا اے امیر! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں، امیر نے امان دے دی۔ کہا میں اس شخص کو آپ کے حکم کے مطابق قتل کرنے کے لیے لے جا رہا تھا، ایک خالی مکان میں لے کر گیا۔ اس نے مکان کے اندر جا کر مجھ سے دو نفل ادا کرنے کی اجازت مانگی۔ مجھے اللہ سے شرم آئی کہ اُسے اس سے منع کروں۔ لہذا میں نے اجازت دے دی۔ وہ مکان کے اندر چلا گیا۔ جب زیادہ وقت گزر گیا، تو میں مکان میں داخل ہو گیا۔ لیکن مجھے وہاں کوئی انسان نہ ملا۔ اس میں کوئی کھڑکی وغیرہ نہ تھی۔ امیر نے پوچھا تم نے اس سے کوئی بات سنی تھی۔ کہا کہ ہاں، ہاتھ اٹھائے انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا، اے لطیف! جو تو چاہے۔ اے جو چاہے کر گزرنے والے! محمد اور ان کی آل پر درود بھیج اور اسی وقت مجھ پر نطف فرما۔ اور اس کے ہاتھوں سے مجھے چھڑا لے، احمد نے اس سے

کہا، تو نے سچ کہا، یہ دعا مقبول ہے۔

**امام قرطبی کا ارشاد** | امام قرطبی نے اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن - المعرف

اس کے لیے مستحب ہے کہ اَقْرَأَیْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ اَآَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَ اَمْ تَحْنُ  
الْزَارِعُونَ ————— آیت کے بعد کہے بلکہ اللہ ہی کھیتی اگانے اور کمال

تک پہنچانے والا ہے۔ الہی! محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج اور اس کا پھل  
ہم کو نصیب کر، اور اس کے ضرر سے ہم کو بچا اور ہم کو ان کی نعمتوں کا شکر گزار کر دے۔  
فرمایا کہا گیا ہے کہ یہ بات اس کھیتی کے لیے تمام آفات سے امان ہے۔ مثلاً کھیرا مری  
وغیرہ سے یہ بات ہم نے قابل اعتماد لوگوں سے سنی ہے۔ تجربہ کیا گیا اور ویسا ہی پایا گیا ہے۔  
یہ بات قسطلانی نے کسی اور ابن بشکوال نے عبدالقدوس رازی سے نقل کیا، کہ وہ ایک شخص  
کی تعریف کرتے تھے کہ وہ بہت کم سوتا تھا، فرمایا جب سونا چاہو تو پڑھو۔ اِنَّ اللّٰهَ  
وَمَلَائِكَتَهُ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوا  
عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا۔ بیگن پر کھا جائے اور دھوکہ پر پیا جائے۔ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ فَهِمْنِیْ عِلْمَ الشَّرِیْعَةِ وَالطَّرِیْقَةِ  
وَالْحَقِیْقَةِ وَاسْتَعِیْلْنِیْ بِهَا بِحَقِّ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ؕ اَلُو

ترجمہ: ”اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ الہی! مجھے علم  
شریعت، علم طریقت اور علم حقیقت سکھا، سمجھا دے اور اس پر عمل  
پیرا کر دے۔ صدقہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی آل و  
اصحاب، سب کا“

علامہ نور الدین علی سمودی نے اپنی کتاب ”جواہر العقیدین فی فضل الشرفین“

میں حافظ ابو عبد اللہ محمد مظفر الزمذی المدنی کی کتاب ”نظم در السطین“ کے حوالہ سے  
 امام جعفر بن محمد الباقر عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ سرکار نے حضرت علی کرم  
 اللہ وجہہ سے فرمایا، جب کسی ہولناک واقعہ سے دوچار ہو تو کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، الٰہی محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما۔  
 الٰہی محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہونے کے وسیلہ سے سوال ہے کہ جس  
 چیز سے میں ڈرتا ہوں اور بچنا چاہتا ہوں، اس میں میری مدد فرما۔ کہ تو ہی میری مشکل  
 حل کر سکتا ہے! الخ میں نے بعض مجموعوں میں یہ عبارت لکھی دیکھی ہے، کہ شیخ ابو العباس  
 احمد بن محمد بن حسن اللواتی نے ہمیں خبر دی، کہا کہ ہمیں الواح بن یحییٰ بن محمد المعروف بہ ابن  
 الصائغ خبر دی۔ کہا خبر دی ہم کو ابو القاسم بن خلف بن عبد الملک بن مسعود بن بشکوال نے  
 کہا ہمیں خبر دی ابو الحسن بن عبد الرحمن ہمارے ساتھی نے، تھریس نے ان کے سامنے پڑھی  
 کہ خبر دی ہم کو ابو القاسم بن صواب نے سُن کر، خبر دی ہم کو ابو مردان عبد الملک بن زیادۃ اللہ  
 الطینی نے، ہم کو خبر دی ابو القاسم بن ہزار نے، ہم کو خبر دی محمد بن علی بن محمد بن ضحار زوی  
 ابو الحسن نے، بیان کیا ہم سے ابو الحسن نے، بیان کیا ہم سے ابو عیاض احمد بن محمد ابن  
 الحسین بن احمد القطان المحتسب بلخی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں۔ و بہت  
 سچا تھا۔ ہم کو خبر دی محمد بن ہارون ہاشمی نے ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ المازنی نے، ہمیں  
 بتایا موسیٰ بن سہل نے ربیع سے روایت کیا کہ۔

جب ابو جعفر منصور تخت خلافت پر متمکن  
 ہوا، مجھے کہا ربیع! جعفر بن محمد کو میرے

امام جعفر صادق اور منصور

پاس لاؤ۔ کہا میں اس کے سامنے سے اُٹھ گیا۔ میں نے دل میں، کہا اسے کس مصیبت  
 میں ڈانا چاہتا ہے؟ ویسے میں نے اس کے سامنے ظاہر یہی کیا کہ اس کے حکم پر عمل کر  
 رہا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد میں حاضر ہوا (ابو جعفر نے) کہا میں نے تجھے کہا تھا، کہ جعفر

بن محمد کو میرے پاس لاؤ، یا اسے لاؤ، یا میں تمہیں بُری طرح قتل کر دوں گا۔ کہا میں اس کے پاس گیا، اور کہا اے ابو عبد اللہ! امیر المومنین کے پاس تشریف لائیے۔ وہ میرے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر جب ہم دروازے کے قریب پہنچے۔ کھڑے ہو گئے اور ہونٹوں کو حرکت دی۔ پھر اندر داخل ہوئے اور (منصور) کو سلام کیا۔ لیکن اس نے جواب نہیں دیا۔ آپ کھڑے رہے اس نے بٹھایا نہیں، پھر سر اٹھا کر کہنے لگا، جعفر! تم جو جنہوں نے افراتفری انتشار پھیلارکھا ہے حالانکہ مجھے میرے باپ نے اپنے باپ اور انہوں نے دادے سے یہ روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن غدار کے لیے جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ جس سے وہ پہچانا جائے گا۔ جعفر نے کہا میرے باپ نے اپنے باپ اور انہوں نے دادے سے یہ روایت نقل کی۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن عرش کے اندر سے منادی اعلان کرے گا، خبردار جس کا اجر اللہ کے ہاتھ ہے وہ کھڑا ہو جائے، سوائے کے بندوں میں سے صرف وہ کھڑے ہوں گے جو فضل و کرم کرنے والے ہوں گے۔ برابر یہی کلام دہراتے رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، اور نرم ہو گیا کہنے لگا ابو عبد اللہ! بیٹھے۔ ابو عبد اللہ! اُپچی جگہ پر بیٹھیے۔ پھر اس نے تیل کی ایک قیمتی شیشی منگوائی، اور اپنے ہاتھ سے ان کو تیل لگانا شروع کیا۔ تیل کے قطرے امیر المومنین کے آگے گرتے تھے۔ پھر کہا ابو عبد اللہ! اللہ کی حفاظت میں تشریف لیجائیے۔ اور مجھے کہا ربیع! ابو عبد اللہ کے پیچھے جاؤ اور ان کو دونا دونا انعام دو۔ کہا میں باہر نکلا اور عرض کیا، ابو عبد اللہ! آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ کتنی محبت ہے۔ فرمایا تم تو میرے ہو۔ مجھ سے میرے والد نے انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت بیان کی۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قوم کا مولیٰ انہی میں سے ہوتا ہے۔ میں نے کہا اے ابو عبد اللہ! میں وہاں حاضر تھا جہاں آپ نہیں تھے اور میں نے وہ کچھ سنا جو آپ نہیں سنا۔ جب آپ آئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہونٹ حرکت کر

رہے تھے۔ فرمایا ہاں میں دعا کر رہا تھا، کہا آپ نے منصور کے پاس آتے وقت اپنی طرف سے کوئی دعا پڑھی، یا اپنے پاکیزہ آبا سے حاصل کی؟ فرمایا نہیں بلکہ مجھ سے میرے والد ان سے ان کے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے یہ روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی مشکل وقت آتا تو یہ دعا کرتے اور فرماتے، یہ دعا مشکل کشا ہے۔ دعا یہ ہے: ”یا اللہ میری حفاظت فرما، اپنی اس آنکھ سے جو سوتی نہیں۔ اور مجھے اپنی اس پناہ میں رکھنا، جس کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور اپنی قدرت سے مجھ پر رحم فرما۔ تو ہی میری پناہ و اُمید۔ کتنی ہی نعمتیں تو نے مجھ پر کیں جن کے عوض میں نے تیرا کلمہ شکر کیا۔ اور کتنی آزمائشوں میں تو نے مجھے ڈالا، جن پر میں نے کم صبر کیا۔ سوائے وہ ذات، جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر کم ہے پھر بھی مجھے محروم نہ رکھا۔ اور اے وہ ذات! جس کے امتحان کے آگے میرا صبر کم ہے پھر بھی مجھے بے آسرا نہ چھوڑا۔ اور اے وہ کہ مجھے خطا وار دیکھ کر بھی رسوا نہ کیا۔ میرا سمجھ سے سوال ہے کہ محمد و آل محمد پر درود بھیج جیسے تو نے درود و رحمت برکت نازل فرمائی ابراہیم پر، بے شک تو ستودہ بزرگ ہے۔ الہی! دنیا کے بدلے میرے دین میں میری مدد فرما! اور تقویٰ سے میری آخرت کی مدد فرما اور جو کچھ مجھ سے غائب ہے اس سے میری حفاظت فرما۔ اور جو کچھ میرے سامنے ہے اس کے بارے میں مجھے میرے نفس کے سپرد نہ فرما۔ اے وہ کہ گناہ جس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں اور بخشش جس کا نقصان نہ کر سکے مجھے وہ کچھ بخش دے جو تیرا نقصان نہ کرے۔ اور میرے وہ گناہ بخش دے جو تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں۔ الہی! کہ لوگوں سے مجھے بے پرواہ کر دے۔ نیکی کرنے اور بُرائی سے بچنے کی توفیق صرف اللہ بزرگ و برتر کی مدد و حمایت سے ہے۔“

ربیع نے کہا میں نے اسے جعفر بن محمد سے لکھا ہے اور وہ تحریر میرے جیب میں موجود ہے۔ موسیٰ بن سہل نے کہا میں نے اسے ربیع سے لکھا ہے اور تحریر میرے جیب میں ہے، محمد بن یحییٰ نے کہا میں نے اسے موسیٰ سے نقل کیا ہے اور وہ میرے جیب میں ہے۔

ابوالحسن علی بن حسین نے کہا میں نے اسے محمد بن بارون سے لکھا ہے جو میرے جیب میں ہے۔ احمد بن منصور نے کہا میں نے اسے علی بن حسین سے لکھا جو میرے جیب میں ہے۔ ابو عیاض نے کہا میں نے اسے احمد بن منصور سے لکھا ہے جو میرے جیب میں ہے۔ محمد بن علی بن صخر نے کہا میں نے اسے ابو عیاض سے لکھا، اور اس کا نسخہ میں نے اپنے جیب میں رکھا ہے۔ ابوالقاسم بن بندار نے کہا قاضی بن صخر ابوالحسن کے ہاتھ سے لکھا ہوا نسخہ میرے پاس ہے۔ ابوسروان نے کہا مجھے دے دیں، پھر میں نے اسے ابن بندر ابوالقاسم سے نقل کیا، اور وہ میرے پاس موجود ہے۔ ابوالقاسم بن صواب نے کہا، میں نے اسے ابوسروان عبدالملک الطینی سے لکھا ہے۔ اور وہ میرے پاس ہے۔ ابوالحسن محمد بن عبدالرحمن نے کہا میں نے اسے ابوالقاسم بن صواب سے لکھا اور اب میرے پاس ہے۔ ابوالقاسم بن بشکوال نے کہا میں نے اسے ابوالحسن محمد بن عبدالرحمن سے لکھا جو میرے پاس موجود ہے۔ شیخ ابوالحسن بن الصائغ نے کہا میں نے اسے ابوالقاسم بن بشکوال سے لکھا جو میرے پاس ہے۔ اور ہمیں وہ نسخہ دکھایا۔

ہمارے شیخ ابوالعباس الشہان کی مدد فرمائے، نے فرمایا میں نے اسے ابوالحسن سے لکھا، اور وہ میرے پاس ہے اور ہمیں وہ نسخہ دکھایا۔ وَصَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

مذکورہ تحریرات سے یہ تمام دُعا پڑھے اور اس کو جیسا کہ اس میں تصریح ہے۔ علی بن ابراہیم بن سوار بوسیری سے ملائے اور اس کو ابن نعمان المزالی نے مذکورہ دُجوہ سے پڑھا ہے۔ اور تمام سلسلہ بیان کیا ہے۔ اور ہمارے شیخ الاسلام برکت الانام محمد مہبائی خادم سنت سے علاقہ دمیاط کی حد پر متصل سند ذکر کی۔ ان کو شیخ ابراہیم کورانی مدنی سے اجازت تھی۔ ان کو شیخ احمد قشاشی مدنی سے، ان کو شمس محمد علی سے، ان کو شیخ الاسلام زکریا انصاری سے ان کو حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر عسقلانی سے

ان کو ابن النعمان کے اصحاب سے۔

پھر میں نے اس کو علامہ شیخ محمد عابد بن احمد علی انصاری خزرجی سندھ پھر مدنی کے رسالہ مُسَمَّی بِ"حَصْرِ الشَّارِدِ مِنْ اَسَانِيدِ مُحْتَدِ عَابِدٍ" میں ایک اور سند کے ساتھ لکھا دیکھا۔ جو پہلی سند کے ساتھ ابوالحسن محمد بن علی ازدمی پر جا کر مل جاتی ہے۔ شیخ محمد عابد مذکور جنہوں نے یہ تمام سلسلہ ذکر کیا ہے، نے کہا میں نے جتنے راویوں کے نام لکھے ہیں، سب میرے جیب میں محفوظ ہیں۔ میں اسے سید عبدالرحمن بن سلمان بن یحییٰ بن عمر مقبول الابدال عن سید ابی بکر بن علی البطاح عن سید یوسف بن محمد البطاح الابدال عن السید طاہر بن حسین الابدال عن الحافظ عبدالرحمن ابن الدینغ عن الشمس محمد بن عبدالرحمن السخاوی، کہا ہم کو خبر دی دو شیخوں ابوالسحاق ابراہیم بن علی البضاوی اور کاتبہ مریم بنت علی بن عبدالرحمن نے۔ دوسرے نے کہا ہمیں خبر دی محب محمد بن احمد الطبری نے سن کر۔ اور عبداللہ بن سلیمان مکی نے اجازت دے کر اگرچہ سن کر نہیں دی۔ پہلی نے کہا ہم کو خبر دی ابوالسادة عبداللہ بن اسعد الیافعی نے اس نے اور مکی نے کہا ہم کو خبر دی الرضی ابوالسحاق طبری نے کہا، ہم کو بتایا محب احمد بن عبداللہ الطبری نے۔ ہم کو خبر دی تقی ابوالحسن علی بن بکر طبری نے، کہا ہم کو خبر دی تقی ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابی الصیف نقیہ نے، ہم کو خبر دی حافظ ابوالحسن علی بن مفضل مقدسی نے۔ میرے پہلے شیخ جو سب سے زیادہ عالم ہیں، نے کہا ہم کو خبر دی امام محمد ابو طاہر فیروز آبادی نے، اوپر چل کر عبدالرحمن بن عمر نے بھی کہا۔ ہم کو خبر دی شریف ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمن دیباہی نے، ہم کو بتایا ابو عبد اللہ محمد بن حسین بن صدوق بن سلیمان اسکندری نے ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن ابراہیم عاقولی شافعی نے، ہم سے بیان کیا قاضی ابوالحسن محمد بن علی بن صحرارذی نے۔ پہلی سند کے آخر تک۔ ان تمام راویوں نے کہا میں نے اسے فلاں سے لکھا اور اب وہ میرے جیب میں ہے۔ یہاں تک کہ محمد

عابد صاحب ثبت مذکور نے کہا میں نے اسے اپنے شیخ سید عبدالرحمن بن سلیمان سے لکھا اور انہوں نے مجھے اس کی اجازت دی۔ کہا اس حدیث کو دینی نے الفردوس میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے۔ اے علی! جب کوئی مسئلہ پیش آجائے تو کہنا اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی اس آنکھ سے جو سوتی نہیں آخر تک۔ اس کو ابن ابی الدنیا نے کتاب "الفرج بعد الشدة" میں بھی ذکر کیا ہے ۱۱۰

ابن الحاج نے کتاب "المدخل" میں فرمایا کچھ  
**علامہ ابن الحاج کا ارشاد** | لوگ ایک بڑی مصیبت میں پڑ گئے آپ

داہن الحاج، نے اس کی شکایت اپنے شیخ عارف باللہ ابن ابی حجر مولف مختصر البخاری سے کی۔ انہوں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ توبار سبحان اللہ، توبار الحمد للہ۔ اور توبار اللہ اکبر۔ پڑھیں۔ اور کہیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ توبار۔ اور توبار پڑھیں لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ۔ پھر بار و رکعت نفل پڑھے اور جو چاہے دُعا مانگے۔ پھر دو رکعت نفل ادا کرے پھر آخر میں پچاس آیتیں اور سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھے۔ پھر چوبیس رکعت نفل ادا کر کے یہ دُعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ اِذَا كُنَّا تُرَابًا فَاِنتِ اَرْسُلْنَا نَحْنُ وَتُرَابُنَا اَنْ تَقْبَلَ عَلَيْنَا دُعَاؤَنَا فَيَقْبَلَهُ۔ اے وہ کہ جس کے ہاتھ میں کھولنے کی کنجیاں ہیں۔ اور جو حق و انسان ہمیں بُرائی پہنچاتا چاہے اس کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما اور اپنے مضبوط دستِ قدرت و اذن سے، اس کو ہم سے دُور فرما دے۔ بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے ۱۱ اس نے اس پر عمل کیا تو اس شخص کی مشکل جاتی رہی، اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مذکورہ خواب میں جس میں آپ نے مذکورہ تسبیح و نماز و دعا کا فرمایا، یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی صدق دل سے اس پر عمل کرے گا۔ اللہ اسی دن اس کی کوئی اور کیسی ہی مشکل کیوں نہ ہو دُور فرمائے گا ۱۲



## فصل

دین و آخرت کی حاجات طلب کرنے کے لیے رُود  
وغیرہ کے ذریعے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرنا

### اور مدد مانگنا

عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شمرانی نے اَلْیَمِّنُ الْکُبْرٰی میں فرمایا۔ میں نے  
سیدہ می علی الخواص رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، خجہ دار وفات یافتہ اولیاء اللہ سے اپنی  
حاجتیں نہ مانگنا۔ ان میں اکثر قبروں میں تصرف نہیں کر سکتے۔ رہے کچھ دوسرے مشائخ  
امام شافعی رضی اللہ عنہ یا ان جیسے، سولہ اوقات زائرین کے صدق و خلوص کے  
مطابق ان کو اللہ تعالیٰ تصرفات کی قدرت عطا فرماتا ہے۔ علی الخواص رضی اللہ عنہ  
نے فرمایا، تمام اولیاء کے دروازے ان پر بند ہیں۔ اب صرف رسولوں کے آقا صلی  
اللہ علیہ وسلم کا دروازہ کھلا ہے۔ جو اللہ کے ہاں بہت عزت و شرف والا ہے۔ اب  
کسی کوئی حاجت ہو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل توجہ سے ایک ہزار بار رُود  
شمرائیں یہ مجھے پچھراپ سے اپنی حاجت مانگنے، انشاء اللہ ضرور پوری ہوگی۔  
آپ رضی اللہ عنہ (شمرانی) نے اپنی کتاب "العہد الابدی" میں فرمایا۔ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہم سے سام و عہد لیا گیا ہے کہ ہم اس وقت تک  
اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال نہ کریں جب تک اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم پر درود و سلام پہنچ لیں۔ یہ گویا حاجت مانگنے سے پہلے بدیہ پیش کرنا ہے۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "قضا نے حاجت کی کنجی، اس سے پہلے بدیہ پیش  
کرنا ہے۔ جب ہم اللہ تعالیٰ سے حمد و ثناء کرتے ہیں وہ ہم سے راضی ہو جاتا ہے اور جب

ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں تو آپ اس قصائے حاجت میں ہمارے لیے اللہ کے ہاتھ شفاعت فرماتے ہیں اور اللہ فرماتا ہے، اللہ کی طرف وسیلہ طلب کرو! اور حکمرانوں کے آستانے دیکھ، محسوس ہوگا کہ تمہیں کسی ایسے واسطے کی ضرورت ہے جسے حاکم کا قرب و نیاز مندی حاصل ہو، تاکہ وہ تیری حاجت برداری کے لیے تیرے ہمراہ چلے، اور اگر بلا واسطہ ان کے دربار تک پہنچنا چاہو نہ پہنچ سکو گے۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ جو بادشاہ کا قریبی  
**وسیلہ کی وضاحت** ہو وہ ان الفاظ کو بہتر جانتا ہے، جن سے بادشاہ

کو مخاطب کیا جائے۔ اور حاجات برداری کے اوقات بھی بہتر جانتا ہے۔ سو ہمارا وسائل طلب کرنا، اس کے ساتھ راہِ ادب اختیار کرنا ہے اور اس سے ہماری حاجات جلد پوری ہو جاتی ہیں۔ ہم جیسے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ادب کیا جانیں؟ میں نے سیدی علی الخواص کو یہ فرماتے سنا، جب تم اللہ سے حاجت مانگو، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مانگو۔ اور کہو الہی! میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق ہونے کے صدقہ تبھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے فلاں فلاں کام کر دے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو اس دعا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتا ہے اور آپ سے عرض کرتا ہے۔ کہ فلاں شخص نے آپ کے حق کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے فلاں حاجت مانگی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حاجت کو پورا فرمانے کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں سو وہ قبول ہو جاتی ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا رد نہیں ہوتی۔ فرمایا یہی حال ہے جب تم اولیاء اللہ کے وسیلہ سے دعا مانگتے ہو کہ فرشتہ ان کو پہنچاتا ہے۔ اور وہ اس قضائے حاجت کے لیے شفاعت کرتے ہیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔“

علامہ ابن حجر ہیتمی کا ارشاد  
**علامہ ابن حجر ہیتمی** نے امام نووی کی کتاب  
 اُناسک پر لکھے گئے اپنے حاشیہ کے چھٹے

باب میں ایک فائدہ کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اس بات کی دلیل کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا، سلف صالحین، انبیاء اولیاء وغیرہ کا طریقہ ہے، وہ حدیث ہے جس کو حاکم نے نقل کیا اور اسے صحیح بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، عرض کی، پروردگار! میں تجھ سے محمد کا صدقہ سوال کرتا ہوں کہ میری بخشش فرما، فرمایا آدم تو نے مجھ کو کیسے پہچان لیا۔ حالانکہ ابھی میں نے ان کو پیدا اظہار نہیں کیا۔ عرض کی پروردگار! جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے سراٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا دیکھا۔ میں سمجھ گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ اسی کو ملایا ہے جو ساری مخلوق میں تیرا محبوب تر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، آدم تو نے سچ کہا، بے شک وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر میرے پیارے ہیں اور جب تو نے ان کے وسیلہ سے دعا مانگی تو میں نے تجھے معاف کر دیا۔ اگر محمد نہ ہوتے میں تجھے پیدا نہ کرتا۔ نسائی اور ترمذی نے حدیث نقل کی اور اسے صحیح قرار دیا۔ کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور عرض کی اللہ سے میری بینائی بحال ہونے کی دعا کریں۔ فرمایا چاہو تو دعا کروں اور چاہو تو صبر کرو۔ کہ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ عرض کی دعا فرمائیں آپ نے اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ دعا پڑھو۔

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي لِتَقْضِيَ لِي أَلْتَقِئَهُ شَفَعَهُ فِيَّ“

الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں، تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں۔ اے محمد بیشک

میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اپنی حاجت میں، کہ آپ اسے پوری فرمائیں۔ الہی! حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“

امام بیہقی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اتنا اضافہ فرمایا ہے کہ وہ صاحب دُٹھے تو بینائی بحال تھی۔

بیہقی نے سند جید سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں یہ کلمات بھی فرمائے تھے۔

”يَبِّتُكَ وَالْاَنْبِيَاءَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِيْ“ ترجمہ: ہر اپنے نبی کا صدقہ اور مجھ سے پہلے نبیوں کا صدقہ۔

امام سبکی کے نزدیک توسل - استغاثہ - تشفع - اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور باقی انبیاء و اولیاء سے توجہ کے سوال کرنے میں کوئی فرق نہیں۔ اگرچہ عبد السلام نے اسے منع کیا ہے۔

اس لیے کہ تو اعمال کو وسیلہ بنانا ثابت ہے۔ و ذوات قدسیہ کو بنانا بھی دلائل سے ثابت ہے۔ مترجم،

## توسل کی دلیل

حالانکہ وہ اعراض ہیں (جو ذوات سے قائم ہوتے ہیں) پس فضیلت والی ذاتیں بطریق اولیٰ وسیلہ ہو سکتی ہیں۔ اور اس لیے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارش کی دعا میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا تھا اور اس پر انکار نہیں کیا گیا۔ اور کبھی حضور کے وسیلہ بنانے کا مطلب ہوتا ہے آپ سے دعا کرنا کیونکہ آپ زندہ ہیں۔ سو ان کرنے والے کے سوال کو حائے ہیں۔ ایک طویل صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ قمرہ سالی میں مبتلا ہو گئے ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر آیا اور کہ آیا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے پانی مانگیں۔ خواب میں اسے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، آپ نے اسے بتایا کہ بارش ہوگی۔ ایسا ہی ہوا۔ ابن حجر کا کلام ختم ہوا۔

ایک لطیف واقعہ وہ ہے جسے شہاب مرقی نے اپنی کتاب ”نفتح الطیب“ میں اندلس کے ادیب ابوبکر صفوان بن ادیس کے حوالہ سے نقل کی ہے کہ وہ یعنی صفوان بن ادیس اپنی بیٹی کے نکاح کی تیاری کے لیے عازم مراکش ہوئے۔ جو بالغ ہو گئی تھی اور حکمران کی مدح و ستائش کے قصیدے لے کر دار الخلافہ پہنچے۔ مگر مقصد میں کوئی کامیابی نہ ہوئی۔ اپنی ناکام مقصد پر غور کیا اور کہا اگر اللہ سبحانہ سے امید رکھتا اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سرکار کے پاکیزہ گھر والوں کی مدح و ثنا کرتا تو اپنے اس نیک عمل کے طفیل حصول مقصد میں کامیاب ہوتا۔ پھر اپنے پہلے اعتماد و بھروسہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اور یقین ہو گیا کہ کسی دوسرے پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ پس اتنی سی بات کہ ارادہ درست کیا۔ اور عزم مضتم سے اس طرف منہمک ہو گیا۔ معلوم ہوا کہ اس کی طرف توجہ ہونے لگی ہے۔ اسے خلیفہ کے پاس حاضر کیا گیا۔ خلیفہ نے مقصد پوچھا، انہوں نے تفصیل سے اپنا مدعا کہہ سنایا۔ خلیفہ نے نقدی اور سامان سے اس کی مدد کی، اور یہ بھی بتایا کہ یہ سب اس خواب کی تعمیل میں ہو رہا ہے، جس میں اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، اور سرکار نے اسے ان کی حاجت برداری کا حکم دیا، اپنا دامن مقصود بھڑکھڑا پس ہوا، اور ہمیشہ سرکار اور آپ کے اہل بیت کی مدح و ثنا میں مصروف رہا یہاں تک کہ اس سلسلہ میں خوب شہرت پائی۔

اور امام ابو عبید اللہ بن نعمان کی کتاب ہے جس کا نام ہے: ”مصابح الظلم“ فی المستغیثین بخیر الانام فی القنطرة والنام۔ اس میں انہوں نے کثرت سے ایسے واقعات لکھے ہیں، جن میں لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی اور ان کی حاجتیں پوری ہوئیں۔ اس موضوع سے متعلق تمام واقعات میں نے اپنی کتاب حجتہ اللہ

علی العالمین فی معجزات سید المرسلین۔ صلی اللہ علیہ وسلم میں مکررات اور اسناد کو حذف کر کے صرف بڑے بڑے واقعات مختصراً ذکر کر دیئے ہیں۔ حالانکہ ایسے واقعات سرکار کے زمانہ میں کثرت سے واقع ہوئے ہیں اور اس دور سے آج تک کے ہر زمانے میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کو جمع کیا جائے تو ضخامت کئی جلدوں پر پھیل جائے۔ الحمد للہ مجھے ایسے واقعات پیش آئے جو صبح صادق کی طرح صاف اور سچے ہیں۔ بلکہ اس سے واضح و صریح تر۔ ان میں سے ایک یہ کہ گذشتہ سال ۱۳۱۵ھ، ایک فدان ترس شخص نے مجھ پر افترا کیا، جس کے نتیجہ میں بادشاہ نے میری دُور دراز علاقے میں جلا وطنی کا حکم دیا۔ مجھے جب اس کا پتہ چلا تو بہت متفکر ہوا۔ جمعرات کا دن تھا۔ میں نے جمعہ کی رات ایک ہزار بار استغفار کیا اور ساڑھے تین سو بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ان الفاظ سے درود و سلام عرض کیا۔

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ قَدْ صَاقَتْ حَيَاتِيْ اَذْرِكْنِيْ  
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ“

”اَلّٰہی! درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ہمارے آقا محمد کی آل پر، میرا جلد تنگ ہو گیا ہے، یا رسول اللہ! مجھے سنبھالا دیجیے۔“

مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا، پھر تھک چکے پہر بیدار ہو گیا اور ان الفاظ سے میں نے ایک ہزار بار درود شریف پڑھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی۔ اسی جمعہ کے دن شام کے وقت ٹیلیگرام کے ذریعے بادشاہ کی طرف سے میری بحالی کا حکم آگیا اللہ اس کی مدد فرمائے اور افترا باندھنے والے کو ذلیل کرے۔ اور سب تعریف اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بہترین استغاثے جو پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک قصیدہ سید محمد بن ابوالحسن البکری مصری رضی اللہ عنہ کا ہے جو یہ ہے۔

مَا أَرْسَلَ الرَّحْمَنُ أَوْ يُرْسِلُ مِنْ رَحْمَةٍ تَصْعَدُ أَوْ تَنْزِلُ

۱۔ اللہ رحمن نے جو رحمت بھیجی یا بھیجے گا، اوپر جاتی ہے یا نیچے آتی ہے۔

۲۔ اللہ کے بڑے اور چھوٹے ملک میں ہر قسم کی خاص و عام۔

۳۔ مگر طے، بزرگزیدہ، اس کا بندہ، اس کا نبی، اس کا مختار بھیجا ہوا۔

۴۔ اس میں واسطہ اور اس کی اصل ہے اس عبارت کو ہر عقلمند جانتا ہے۔

۵۔ سو جس چیز کا ڈر ہو ان کی پناہ لے کہ وہی مرجع اور اُمید گاہ ہیں۔

۶۔ اُمید کے بوجھ ان کے پاس اتار دے۔ وہی ہمیشہ شفاعت کرنے والا

جو قبول ہوتی ہے۔

۷۔ اور ہر کھٹک میں انہی کی پناہ حاصل کر کہ وہی امن و عقل کی جا ہیں۔

۸۔ اور ان کو آواز دے کہ مصائب نے اپنے ناخن گاڑ دیئے ہیں اور مشکل

شدید ہو گئی۔

۹۔ اے اپنے رب کے حضور بزرگ ترین خلق، اور جن میں رہتے ہیں ان پر

بہترین، جن کے وسیلہ سے سوال ہوتا ہے۔

۱۰۔ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور کئی بار۔ آپ نے ایسی تکلیف دور فرمائیں،

جن میں سے بعض مہلک ہوتی ہیں۔

۱۱۔ سو اس خدا کی قسم جس نے آپ کو مخلوق میں اس مقام مخصوص پر فائز کیا۔

جس سے تمام بندیاں نیچے آتی ہیں۔

۱۲۔ میری تکلیف جلد دور فرمائیے اگر آپ نے توجہ نہ فرمائی، میں کس سے

سوال کروں گا۔

۱۳۔ سو میرا حیدر تنگ اور صبر ختم ہو چکا، سمجھ میں نہیں آتا میں کیا کروں۔

۱۴۔ مجھ سے زیادہ عاجز آپ کو نظر نہیں آئے گا نہ تکلیف برداشت کرنے

کی طاقت نہ اٹھانے کی ۔

۱۵۔ سو آپ ہی اللہ (کی رحمت) کا دروازہ ہیں جو اس کی بارگاہ میں آپ کے بغیر آیا، داخل نہ ہوا۔

۱۶۔ اللہ آپ پر درود بھیجے، جب تک، کھلتی کلیوں سے بادِ صبا اٹھکیلیاں کرے۔

میں نے ایک مجروحہ میں دیکھا کہ جس کی کوئی حاجت ہو وہ رات کے تیسرے پہراٹھ کھڑا ہو، پھر جس قدر اللہ چاہے نماز پڑھے، پھر یہ استغاثہ پڑھے اور اس مصرعہ کو ستر بار دھرائے۔ يَحْلِيَا ذَهَابِ الْذِي اِشْتَكِي۔ اللہ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہوگی، اور سیدی محمد ابکر نے بھی فرمایا ہے جسے میں نے ان کے دیوان سے نقل کیا ہے۔

۱۔ اے پروردگار! اے رازوں کے جاننے والے۔ اے کہ تو ہے تیرے

سوا کوئی نہیں۔ باریک بین، لطف فرمانے والا۔

۲۔ سنبھالا دے سنبھالا دے، ذلیل و حقیر غلام کو جو پناہ مانگتا ہے اور

تیرے سوا کوئی پناہ دینے والا نہیں۔

۳۔ پروردگار! جیسے تو دیکھ رہا ہے، میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوں تو ہی میری

تلافی کرنے والا اور تو ہی بہترین مددگار ہے۔

۴۔ خدا کی پناہ کہ میں نامراد رہوں، جب کہ جس چیز کا ڈر ہو اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۔ الہی! میں آہ و زاری کرتا ہوں، مجھے تو کافی ہے۔ تو میری پناہ، تیرے

سوا میرا مددگار کون ہے؟

۶۔ اگر تو نے گناہ کی وجہ سے مجھ پر گرفت کی (تو تعجب ہوگا۔) میرے کتنے ہی گناہ



ہوں تو توبہ غفور ہے۔

۷۔ میں مشکل میں ہوں، حل فرما، حل فرما۔ میں اس مشکل میں ذلیل و اسیر ہوں۔

۸۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پڑ لیا ہے اور وہی مجھے کافی ہے۔

بے شک وہ مصطفیٰ بشارت دینے والے اور ڈر سنانے والے ہیں۔

۹۔ پروردگار! ان پر درود و سلام نازل فرما جس سے اندھیرا اور پردے

ختم ہو جائیں گے۔

شہاب الخفاجی نے اپنے رسالہ الریحانہ میں اپنے والد ابوالمواہب کے استغاثوں

میں سے، ایک منتخب استغاثہ نقل کیا ہے جس میں یہ اشعار بھی ہیں۔

۱۔ ہم پیاس میں کہاں جائیں جب کہ یہ چشمہ شیوس موجود ہے۔

۲۔ یہ عام چشمہ ہے شیریں تر۔ اور یہ شکرے پانی کا گھاٹ ہے۔

۳۔ یہ ہمارے آقا کا دروازہ ہے اور یہ ان کا پیارا گھر ہے۔

۴۔ یہ ان کا بلند مرتبہ رُوح ہے اور یہ اس کا قریب تر کھنا ہے۔

۵۔ یہی سوال، اُمید گاہ، مقصود اور مدعا ہے۔

۶۔ حبیب خدا، نور الانوار۔ راز و مطلب کا خزانہ۔

۷۔ یہ وہ ہیں جن کے رُوحانی کی لوح محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

۸۔ یہ وہ ہیں جن کے بلند تر مرتبہ میں، عقل سرگردان، بول رہی ہے۔

۹۔ قابل احترام رسولوں کا جمال، سنہرے جانے والے۔

۱۰۔ اے بہترین مبعوث ہونے والے آقا، جسے اس کے آقا نے اپنا قریب بنایا۔

۱۱۔ اے وہ، جن کو آنکھ سے دیکھتا، سوان سے کبھی پردہ نہیں ہوتا۔

۱۲۔ اے وہ کہ جن کی پوری تعریف کوئی نہیں کر سکتا خواہ کتنی طویل ہو۔

۱۳۔ میری بڑی نغزش معاف کر دیں کہ میرے لیے چلنا دشوار ہو گیا ہے۔

۱۳۔ مجھے ایسا خالص کر دیجیے، مجھے ایسا مخصوص کر دیجیے، ان کی رُوحانیت سے، جو سلب نہ ہو۔

۱۵۔ آقا! مشکل میں میری فریاد رسی کیجیے، ورنہ کس کے پاس جاؤں؟

۱۶۔ اور مجھے فرمادیں تو میری پناہ میں ہے، سونہ ڈر، نہ ٹھک۔

۱۷۔ میں نے آپ کے مدد مانگی ہے، سو میری مدد فرمائیے کہ جس کی آپ مدد فرمائیں۔  
کبھی مغلوب نہ ہوگا۔

۱۸۔ میں نے آپ کی شفاعت طلب کی ہے سو آپ میری شفاعت فرمائیے، کہ  
میرے گناہ کے بجائے کی جگہ آپ ہیں۔

اور کسی فاضل نے کہا ہے۔

۱۔ جب میں نے دیکھا کہ تمام حکم ایک اللہ کے لیے ہے، اور یہ کہ رسول اللہ  
تمام مخلوق میں بہترین ہیں۔

۲۔ تو میں نے اپنے کام اور مشکل حل کرانے کے لیے وسید پڑا۔ معزز ترین  
مخلوق کا، معزز ترین خالق کے حضور۔

امام ابن الورادی نے اپنی تاریخ میں ۴۲۲ھ کے حالات و حوادث میں لکھا ہے کہ  
سب میں، لشکر طرابلس کے امیر صلاح الدین یوسف دواتدار نے امام شافعی علیہ الرحمہ  
کے یہ دو شعر سنائے۔ جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حفظ بصارت کے لیے مفید ہیں۔

۱۔ اے میری آنکھو! میں تمہیں یعقوب علیہ السلام کی حفاظت میں دیتا ہوں۔ یعنی جب  
نظر نے ان سے بیوفائی کی تو انہوں نے اسے پناہ میں دے دیا۔

۲۔ قمیص یوسف کی۔ جسے یوسف علیہ السلام کے خوشخبری سننے والے قاصد

نے میری آنکھ پر ڈالا ہے۔ سوائے تکلیف چلی جا!

فرمایا کہ میں نے بھی دو شعر کہے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ حفظ نفس، حفظ دین، و حفظ

مال و اہل کے لیے مفید ہیں۔ شعر یہ ہیں۔

۱۔ میں نے اس ہتھیلی کو گزار لیا ہے۔ جس میں کھجوروں نے تسبیح پڑھی، اور شکر کو تیز پانی سے سیراب کیا۔

۲۔ اپنی روزی، اپنی آخرت، اپنی اولاد، اپنے ظاہر و باطن پر۔

ابن الوردی کے کلام میں سے یہ بھی ہے۔

۱۔ اے رب! اس عبادی، بشیر محمد کا صدقہ، اور ان کے اُس دین کا جو تمام دینوں سے برتر ہے۔

۲۔ کہ میرے دل کو اسلام پر ثابت رکھ۔ اور مجھے حق کی راہنمائی فرما، اور شیطان کے مقابل میری مدد فرما۔

المحب الطبری نے خلاصۃ الاثر فی اعیان العترة المحادی عشر میں امام علامہ شیخ ابراہیم تقانی کے حالات زندگی میں لکھا ہے کہ انہوں نے الجودھتہ میں لکھی گئی اپنی شرح میں فرمایا۔ شدید رنج و الم میں گرفتار آدمی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ جس قدر مجرب ہے کوئی اور چیز اس جیسی نہیں۔ اللقانی نے کہا، اس سلسلہ میں جن چیزوں کو آزمایا گیا ہے ان میں میرا قصیدہ بھی ہے۔ جس کا نام ہے کشف الکروب بملاحات الحبیب والتوسل بالمحبوب۔ یہ جو شدید مصیبت کے وقت قدرتی طور پر میرے دل میں پیدا اور زبان پر جاری ہو گیا جس کے صدقے وہ تمام تکالیف اس خالق ارض و سما کے حکم سے ختم ہو گئی جو تکالیف کو دور فرماتا ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور جس کی بھلائی کے بغیر کوئی بھلائی نہیں۔ قصیدہ یہ ہے۔

۱۔ اے تمام مخلوق میں بزرگ تر! میرے راستے تنگ ہو گئے۔ بڑھی ٹوٹ گئی

اور چیلے وسیلے غائب ہو گئے۔

۲۔ کوئی ایسا طاقت ور نہیں جس کی پناہ لوں۔ اس رحیم کے سوا جس کی سفارش

رسول ڈھونڈتے ہیں۔

۳۔ جوان کی پناہ لے وہ اس کی مدد پر کم بستہ ہو جاتے ہیں۔ مصیبت کے دن جب کوئی سہارا نہ ہوگا۔

۴۔ جب لوگوں پر مشکل آپڑے تو وہی محتاجوں کے فریاد رس ہیں۔ جب کمزوروں پر خوف مُسلط ہو تو وہی ان کی پناہ گاہ ہیں۔

۵۔ جس بیچارے کی مدد سے سب ہاتھ کھینچ لیں، آپ ہی اس کی اُمید گاہ ہیں۔ اور جب اس کی ذات پر ندامت مُسلط ہو، اس وقت عزت پاتا ہے۔

۶۔ فقیر کا خزانہ۔ سخاوت کی عزت۔ جن کے آگے بادشاہ جھکیں اور اُمّتیں دوڑتی آئیں۔

۷۔ جوتیمیوں کی بے بسی کے دن، ان کا سہارا بنیں، اور بیواؤں کی عزت و عظمت کا پردہ۔

۸۔ جب میدان کارزار گرم ہو، تمام لشکروں میں شیر نر اتیز تلوار اور نیزہ۔

۹۔ وہ مشکل وقت میں، جن کی مدد کی اُمید ہوتی ہے اور جن کی وجہ سے اندھا پن اور بیماریاں دور ہوتی ہیں۔

۱۰۔ ہمارا ٹھکانہ محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس طویل دن میں جب عام پریشانی ہوگی

۱۱۔ (سلسلہ کائنات کی) ابتدا کرنے والے سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے خوش بخت عطا کا سمنہ۔ اور ایسا خزانہ جس کا فیضان عام ہے۔

۱۲۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ مدد دہی اور ہمارے غم جاتے۔ بے تنگی و مشکل کے مددگار۔

۱۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح چلے عزیمت و ہمت سے بڑے ہوشیار

بہادر شکست کھا گئے۔

۱۴۔ فریاد کو پہنچے! اے سردار دو جہاں! ہم پر مشکلات آپریں۔ اور دوستی یا رہی غائب ہو گئی۔

۱۵۔ میرا بڑھا پا ظاہر ہو گیا اور گناہ کے لشکر کے مقابلہ میں عمر شکست کھا کر پیٹھ دے گئی۔ کہ مڑ کر نہیں دیکھتی جلدی۔ بھجیے۔

۱۶۔ تنہائی میں مصیبت زدہ کی فریاد رسی۔ کبھیے اور قدم لرزیں۔ اس کی شفاعت کیجیے۔  
۱۷۔ خلاصہ کلام یہ کہ میں ڈرتا ہوں۔ اور جس کے ذرائع محدود ہوں آپ اس کے فریاد رس ہیں۔

۱۸۔ میرا رب آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے۔ جب تک گردش شب و روز جاری۔  
۱۹۔ اور آپ کی نورانی آل اور معزز صحابہ پر جو روشن فضیلت والے ہیں اور عمدہ سنتہ اسلام۔

## شرح مصطفیٰ البابی الحلبی کا عجیب استغاثہ

۱۔ نعم و ۱۰۰ ایک، تیری کبریا کی منزلوں میں نہ ہیں۔

۲۔ اے زندہ! اے ہمیشہ قائم! تیری ذات کی تسبیح میں عقلیں سرگردان ہیں۔

۳۔ بنیادی تیری ہی حمد و ثنا کر سکتا ہوں، جو بابت ہوں۔ کہاں میرا علم کہاں تیری ثنا۔

۴۔ تیرے سخت غیب سے پردے میں ہوں۔ تیرے ربوں سے محروم۔

۵۔ تو آثار اور امیڈوں اور اپنی بزرگیوں میں ظاہر ہے۔

۶۔ تعجب ہے کہ تیری پوشیدگی تیرے ظہور سے بے بات یہ ظہور تیری پوشیدگی۔

۷۔ کائنات کیا ہے؟ اندھیرا جس نے تیری روشنی سے حاصل کیا۔

۸۔ دنیا میں جو ہے وفائی ہے تیری بقا سے مدد لینے والا۔

۹۔ بلکہ اس میں ہر شے محتاج اور تیری عطا کی اس لگائے ہے۔

۱۰۔ تمام دنیا میں، زمین و آسمان کے کونے کونے میں جو کچھ ہے۔

۱۱۔ محتاجی سے سب کا رُخ تیری غنا کی طرف ہے۔

۱۲۔ میں نے تجھ سے سوال کیا، ان کے وسیلہ سے، جنہوں نے دلوں کو تیری

محبت پر جمع کیا۔

۱۳۔ نورِ کائنات، دو جہاں کا خلاصہ تیرے نبیوں میں برگزیدہ۔

۱۴۔ تو نے اس فریادی کی نہ سنی، جو تیری آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہے۔

۱۵۔ امتحان و آزمائش کے ہاتھوں نے اسے بلند چوٹی سے پھینکا۔

۱۶۔ اور اسے عناصر و طبائع کے اندھیروں میں ڈالا۔

۱۷۔ پھر اس کے آگے لوازمِ دنیا آڑے آئے اور تیری شأ سے ہٹا دیا۔

۱۸۔ پھر جب ہوش آیا یا آنے لگا بیڑیاں اسے تسبیح سے دُور لے گئیں۔

۱۹۔ تیرے فیصلے سے جو گزری سو گزری۔ اب لطف و کرم فرما دے۔

ان میں سے وہ نظم ہے جسے امام سیوطی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الفلک المشعون"

میں ایک فاضل کی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ واقعہ ۵۳ھ کا ہے جب انہیں سیدنا و مولانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

۱۔ اے نفس! تجھے مبارک ہو یہ رسولوں کے سردار ہیں۔ تو ان کی حمایت میں

آگیا، سو پکار طلب کر اور سوال کر۔

۲۔ تجھے مبارک ہو، مبارک ہو۔ سختی ختم ہو گئی۔ سو صاف، خالص شیریں چشمہ

پر آجا۔

۳۔ ادب و انکساری سے دروازے پر آجا ان کی دہلیز پر آنسو بہا کر کہہ !

۴۔ اے رسولوں کے سردار! پاکیزہ تر، افضل تر، اے مخلوق میں مُعَزَّز تر، ننگے پاؤں والی مخلوق ہو یا جوتے والی۔

۵۔ اے اللہ کے برگزیدہ! اے سخی تر ہاتھ والے! اے بیچارے غمزدہ خوفزدہ کی مایوسی میں پناہ گاہ۔

۶۔ اے مرتبہ والے! حدیثیں گواہ ہیں کہ مخلوق میں سے جس کسی نے آپ کو پایا، وہ قابلِ مبارک ہے۔

۷۔ اے وہ کہ جب عارفوں نے آپ کی بارگاہ کا قصد کیا۔

۸۔ غنی کیا ہر نعمت خرچ کی عطا کی یہاں تک کہ ہر آنے والا خوشحال ہو گیا۔

۹۔ اے وہ کہ جن کی حمایت میں، میں حاضر ہوا اور فریاد کی، اللہ کے لیے ہر دُکھ درد کا ازالہ کیجیے۔

۱۰۔ آپ کریم ہیں اور جس محتاج نے آپ سے رابطہ کیا۔ نیک سخت ہے کہ اس نے اپنا سوال و اُمید پایے۔

۱۱۔ بخدا، آپ نے، اپنے مانگنے والے کو کبھی نہیں ”نہیں“ فرمایا، اللہ آپ کو رد کرنے اور بخل کرنے سے بچائے۔

۱۲۔ میں آپ سے ان قرضوں کی شکایت کرتا ہوں جن بے تلافی ہوں۔ اللہ سے سفارش کیجیے کہ جلد ادا فرمائے۔

۱۳۔ آقا! اس سے سوال فرمائیں کہ مجھے رزقِ حلال وسیع عطا فرمائیں جس میں مشکوک کی آمیزش نہ ہو۔

۱۴۔ آقا! میرے لیے اس سے پناہ گاہ مانگیے، جہاں رات بسر کر سکوں۔ اپنے دشمنوں کے شر سے مشکلات سے بچاؤ۔

۱۵۔ اور اس سے میرے لیے دل کا آرام مانگیے کہ دل میں ایسا درد ہے کہ رات

بھڑا آنکھ کھلی رہتی ہے۔

اور بہترین استغاثہ ایک وہ ہے جو کسی نے کہا، اور جس کے تکرار سے دکھ دور  
ہونے کا سحر بہ کیا گیا ہے۔

۱۔ اے منزل تک پہنچانے والے نبی! دنیا میں میرا حال تنگ ہے اور آپ اس

قابل ہیں کہ آپ سے اُمید بٹائے۔ میرے خالق سے میرا درد دور کرنے کا

سوال کیجیے۔ کہ بے شک مخلوق نہیں، وہی میرا درد دور کرنے پر قادر ہے۔

بعض افاضل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کرتے ہوئے کہا۔

۲۔ میں صرف آپ کے آگے حالِ دل سناؤں گا اور بلند مرتبہ نگہبان کے رسول۔

۳۔ میں نے جب بھی آپ کے دروازے کا رخ کیا آرام پایا، بخدا اپنے سوال

میں کامیاب ہوا۔

۴۔ اور جب آپ کے دروازے کی پناہ نہ لوں، تو حال و استقبال میں تنگدستی

میں یہ کون ہے؟

۵۔ اے آپ کی پناہ لی اور اپنے رب ذوالجلال سے چند کلمے سکھے۔

۶۔ یہ طرح گزشتہ ادوار میں جتنے نبی و رسول آئے۔

۷۔ بات میں وہ آپ سے مدد مانگتے تھے۔ حالتِ جلال میں اور حالتِ جلال میں۔

۸۔ اگر ان کے پاس وہ غم آیا جو تمام دنیا پر عام ہے تو مجھ جیسے پرکھے محدث

ہوگا۔

۹۔ بارِ رسول! میں آپ کا دلی مددگار ہوں۔ میں نے اپنے بڑے گناہوں میں

سب سے بڑا گناہ کیا ہے۔

پس آپ ایک نظرِ نرم سے میری فریاد رسی فرمائیں۔ میرے مقصد اور

تمام حوالہ دیا مجھے حق کافی ہے۔



میں آپ پر اس وقت تک دُرو بھیجتا رہوں گا۔ جب تک قافلے آپ کا رُخ کریں۔  
اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے لبیک کہیں۔

اور آپ کی تمام آل اور صحابہ کرام پر، جو بندوں کی بڑی چوٹی پر چڑھ گئے۔  
پھر میں بدیہ سلام پیش کرتا ہوں، جب تک دعا مانگنے والا، صبح و شام ہاتھ پھیلائے  
رکھے۔ عارف باللہ ابن العریف نے اپنی کتاب ”مطالعہ الانوار“ میں فرمایا، جیسا کہ ”نفع  
الطیب“ میں ہے۔

اے میری طلب کے سلسلہ میں، طعنہ دینے والے! مجھے طعنہ زنی سے چھوڑ،  
مجھے چھوڑ دے۔

میں شوق سے سفر کروں گا پورے عزم کے ساتھ، سُستی سے نہیں۔  
رسول اللہ کے روئے کی طرف، اپنے حُسنِ ظن کی تصدیق کرتے ہوئے۔  
ہر راستے میں دوڑوں گا۔ جب کبوتر گاتا ہوگا۔  
اے پاکیزہ ترین خلق، میں ذلیل بھاگا ہوا انسان ہوں۔  
آج میری غلامی ختم کر دیجیے، اور محبت سے میری طرف دیکھ۔  
سو آپ اور صرف آپ ہی میری پناہ گاہ ہیں۔ میری مُراد آپ ہی آپ ہیں۔  
اگر آپ میری جسمانی آنکھ سے غائب بھی ہوں (پر وہ نہیں)، میری ذہنی آنکھ  
سے پوشیدہ نہیں۔

اگر آپ نہ ہوتے تو ہم لوگ شیطانوں سے بتر ہوتے۔  
جب آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تو یہ بہترین فضل و احسان ہے۔  
آپ میری شفاعت فرمائیں کہ میری تکلیف دُور ہو۔  
میں بُرا بند ہوں۔ میں نے دُھال کی پیٹھ پھیر دی ہے۔  
ابو عبید بن حیان اندلسی نے فرمایا جیسا کہ ”نفع الطیب“ میں ہے۔

ۛ اگر محمد نبی نہ ہوتے، تو مخلوق بدترین حال میں تباہ ہو جاتی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
 ۛ ساری مخلوق میں اعلیٰ مرتبے والے، کریم تر اور ظاہر ترین راہنمائی فرمانے والے۔  
 ۛ ان پر اللہ نے نبوت، بشارت، اور رسالت ختم فرمادی۔  
 ۛ مخلوق میں ان کو مرتبہ و جلال میں مخصوص فرمایا۔  
 ۛ آپ رسالت کے چاند اور صحابہ کرام اس کے گرد ہالے ہیں۔  
 ۛ کافروں کی آنکھوں میں کنسکر پھینکے، جو بجائے مقابلہ کرنے کے گردشِ پکرد  
 کر رہ گئے۔

ۛ آپ کی شجاعت کے ظاہر ہونے پر انہوں پر تھکاوٹ و تکلیف کی قمیص پہن لی۔  
 ۛ ان کی خبروں کی طرف کان لگا معلوم ہو گا کہ انجام کار ان کا ہے۔  
 ۛ جب تم نے وسیلہ و صونڈ لیا اس کی تعریف کی اور خدا کی تعریف کی۔  
 ۛ تو یقین جانو کہ تم قیامت کے دن یقیناً محفوظ ہوں گے۔  
 ۛ یہ بھی ابن حیان نے کہا ہے :-  
 ۛ جمع ہونے اور ندامت اٹھانے کے دن مخلوق پر سب سے زیادہ رحم  
 فرمانے والے۔

ۛ اپنے کم ترین غلام پر رحم فرما، اے طاقت و نعمتوں والے۔  
 ۛ بے شک میں نے اپنے آقا، برگزیدہ، پاک اور تمام قوموں میں سے منتخب  
 وسیلہ پکڑا ہے۔

ۛ تیری طرف اپنے بڑی خطاؤں سے اتنے تنہا، جو ہمیشہ ایک رہے گا۔ اور  
 نہ سوئے گا۔

ۛ تیری طرف سے ان پر درود ہو۔ جب کبھی سورج طلوع ہو اور جب تک  
 اوراق میں قلم سے لکھا جائے۔

وہی شفاعت کرنے والے ہیں جن کے ذریعے مجھے نجات کی اُمید ہے۔ دوزخ سے جب کفار کو نکلنے کی طرح ہوں گے۔

یہ بھی ابن حیان نے کہا ہے۔

۱۔ دل اس کی بات پر لبیک کہتے ہیں، جو مخلوق میں قابلِ اعتماد ہے۔ ابوالقاسم۔ نبی، شفاعت کرنے والا۔

۲۔ میں نے اپنے گناہوں کے لیے شفیع بنایا، اس کی بارگاہ میں جو لکھنے والے فرشتوں کا مالک۔ ایک بلند مرتبہ بننے والا ہے۔

۳۔ سو شفاعت کیجیے۔ شفاعت کیجیے قیامت کے دن۔ اے خاتم الرسل۔ جو بڑی شہادت گاہ اور ڈراؤنا منظر ہوگا۔

۴۔ اس کی جو اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہے۔ جو خطاؤں اور سرِ غلط کام میں حد درجہ بڑھا ہوا ہے۔

۵۔ جب گناہ یاد کرتا ہے، آنکھیں بسنے لگتی ہیں اور ندامت سے چہرہ چمکنے لگتا ہے۔

۶۔ اس کی اُمید نامراد نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ اپنے رب سے ڈرتا اور عاجزی کرتا ہے۔

۷۔ آپ پر ازل و آخر و رُود ہو جب تک طلوع کے وقت روشنی ہو۔

کئی دیوانوں کا مُصنّف شہاب محمود حلّی ملک شام میں عرض گزار ہے۔

۱۔ اے وہ جس کی عزت کے صدقے میں شفاعت کا طلب گار ہوں۔ اور اپنی ذلت کے سبب شرماتا و انکسار می کرتا ہوں۔

۲۔ اے ڈوبتوں کو ترانے والے اور وہ جس کا بندہ اُسے گھپ اندھیروں میں پکارتا ہے تو وہ سُنتا ہے۔

۳۔ اے ان تکلیفوں کو دور کرنے والے! جن کی تدبیریں عاجز ہو جائیں تو اسی کی طرف ان کے حل میں رجوع کیا جاتا ہے۔

۴۔ اے پوشیدہ لطف فرمانے والے! جن کی قدریں نظر نہیں آتیں اور اچھا کام ہوتا رہتا ہے۔

۵۔ اے بڑی تکلیف دور کرنے والے، اور ان مصائب کا ازالہ کرنے والے جنہیں کوئی نہ کر سکے۔

۶۔ اے میری تنگی کے سہارے! اے میری تنہائیوں کی عزت۔ جس کے غیر کی طرف میں زاری نہ کروں۔

۷۔ اے ہر خوف سے بچانے والے۔ کسی اور سے فضول پکانے کے سوا مجھے کوئی توقع نہیں۔

۸۔ تیرے سوا میرا کوئی نہیں، تو ہی میری رغبت کی جگہ، تو ہی شکایت کی جہاں ڈروں یا اُمید رکھوں۔

۹۔ کیا تیرے سوا کسی سے ڈروں یا اُمید رکھوں، حالانکہ کائنات میں نہ کوئی نفع دے نہ نقصان۔ (تیری اجازت کے بغیر)

۱۰۔ تو معنی ہے باقی تمام مخلوق محتاج، تیرے فضل کی طرف پکے ہیں۔

۱۱۔ اے کریم! تیرے سوا کوئی کامل نہیں سو مجھے غنی کر دے اور بچالے کہ نہ اُمید رکھوں نہ ڈروں۔

۱۲۔ اے وہ کہ جسے میں اپنی تکلیف میں پکارتا ہوں۔ بے صبری سے۔ پھر جس تکلیف کا شکوہ کرتا ہوں ختم ہو جاتی اور لوٹ جاتی ہے۔

۱۳۔ اے وہ کہ خیر کی اُمید جسے پکارتا ہوں اور قبولیت کا قطعی یقین کرتا ہوں۔

۱۴۔ تو وہ ہے جس کے دروازے کے سوا کوئی دروازہ نہیں۔ اگر بڑے چیلے تنگ

ہو جائیں، تو دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔

۱۵۔ تو ہی وہ ہے جس کی حفاظت کے سوا کوئی قلعہ نہیں، اس کے سوا کمزور طاقت ور عاجز نہیں۔

۱۶۔ تو وہ ہے جس کے سوا میرا کوئی مددگار نہیں۔ خواہ میرے خلاف تمام دشمن جمع کیے جائیں اور جمع ہو جائیں۔

۱۷۔ اے وہ کہ زمانہ اپنی دانست میں خواہ اپنی معرفتیں ختم کر دے۔ تیری معرفتیں ختم نہ ہوں گی۔

۱۸۔ اے میری وحشت کے دوست جب میرا غنچوارہ دور ہو اور روئے زمین تو ایک دیرانہ ہے۔

۱۹۔ اے میرے اس وقت کے ساتھی، جب کوئی میرا ساتھ ہی نہ ہو جسے پکاروں تو وہ ٹٹے، یا اس کا امدادہ کروں تو وہ میری طرف آئے۔

۲۰۔ یہ میرا ہاتھ اندھیروں میں سمجھ سے دعا کر رہا ہے۔ اور ساری مخلوق میں کون ہے جو تیرے در پہ ہجوم نہیں کرتا۔

۲۱۔ میں تجھ سے اس پناہ گیر کی دعا مانگتا ہوں، جس کی تیرے در پر نظر کیے عمر گزر گئی۔

۲۲۔ تیرے سوا تمام ذرائع ختم ہو گئے۔ اور تجھ سے ملانے کے لیے اسے یہی کافی ہے۔ کہ تیرے سوا سب کٹ جائیں گے۔

۲۳۔ شرمندگی سے زمین پر سر رکھے ہوئے۔ کیونکہ گناہوں کی شرمندگی کی بنا پر اس کا سدا ٹھہ نہیں سکتا۔

۲۴۔ اس مصطفیٰ بادی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پیش کرتا ہے۔ جن کی قیامت کے دن گنہگاروں کے حق میں شفاعت قبول ہوگی۔

۲۵۔ مخلوق میں بہترین، جلیل ترین مبعوث ہونے والے جن کی ہدایت سے گمراہی کی بیڑیاں کٹ گئیں۔

۲۶۔ اللہ کا سایہ رحمت، اس کی رحمت کا راز، جسے دنیا میں شفاعت کے لیے ودیعت رکھا گیا ہے۔

۲۷۔ وہ گنہگاروں کو میدانِ حشر میں صرف ان کا جاہ و جلال قیامت کی ہولناکی سے نجات دے گا۔

۲۸۔ وہی ایسے شفیع ہیں جن سے اُمیدیں وابستہ ہیں کیونکہ بلا اجازت وہاں کوئی شفاعت کر سکے گا۔

۲۹۔ میدانِ حشر میں انہی کا وسیلہ اور انہی کا جھنڈا ہوگا۔ ان کے علاوہ سب ڈر رہے ہوں گے۔

۳۰۔ جسے چاہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے جب کہ پیاس و خوف سے زبانیں باہر نکلی ہوں گی۔

۳۱۔ تمام لوگوں پر شدت و تکلیف کا دور دورہ ہوگا۔ وہاں یہ نظر نہیں آئے گا کہ مال و اولاد کسی کو فائدہ دے۔

۳۲۔ تمام مخلوق کو پیاس و تکلیف کا سامنا ہوگا۔ ہر ایک ان کے گرد گھومتا ہوگا۔

۳۳۔ آپ اکرا اپنے رب کے آگے سجدہ ریز ہوں گے۔ اور ایسی حمد و ثنا کریں گے، جو پہلے کسی نے نہ سنی ہوگی۔

۳۴۔ پھر کہا جائے گا مانگ جو مانگے گا ملے گا۔ دنیا کی شفاعت کو قبول ہوگی۔ سر اٹھا۔ میں اٹھاؤں گا۔

۳۵۔ فرمائیں گے میری اُمت، جنہیں میں نے تیار راستہ بنایا اور انہوں نے اختیار کیا۔ کہا جائے گا وہ سب تیرے۔

۳۶۔ میرے خالق ان کے حق ہونے کا صدقہ تو میرا ہو جا، جب جان گلے میں اٹکے اور ہول طاری ہو۔

۳۷۔ اور قیامت کے دن ان کو میرا شفیع بنا دے تاکہ جنت میں تھوڑی سی جگہ مجھے بھی مل جائے۔

۳۸۔ انہی کی ذات میں تیری طرف میرا وسیلہ اور پہنچ ہے۔ اور میری خطا سے تیری عطا بڑی وسیع ہے۔

۳۹۔ اگر مجھے گناہ کی معافی کا یقین نہ ہو، تو غرور کے میدان میں نہ ڈروں اور بیٹھ جاؤں۔

۴۰۔ لیکن میری اُمید اور حسن ظن نے خوف کم دیا جس نے میری کہ توڑ دی تھی۔  
۴۱۔ میں تجھے پکارنے سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ میں نے ان کا دامن مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے۔ کہ گناہوں سے ڈروں اور بے صبری کروں۔

۴۲۔ میں صرف تیری پناہ میں آیا ہوں۔ اور تمام رُوئے زمین والوں کو اگر تو جوڑے تو ٹوٹ نہیں سکتے۔

۴۳۔ ایسے اسباب پیدا نہ فرما کہ میں تیرے غیر سے ڈروں، یا اللہ کے سوا کسی سے دہوں۔

۴۴۔ رزق تو تیرا ہے لوگ وسیلہ ہیں۔ سو میں کس کے آگے آہ و زاری کروں۔  
۴۵۔ میں نے قسم کھالی ہے کہ تیرے سوا کسی امیر سے اُمید نہ رکھوں گا۔  
خواہ وہ اپنے مال خرچ کریں یا نہ کریں۔

## اور شیخ فتح اللہ الخامس حلبی نے کہا

اے وہ ذات جو پکارنے والے کی سنتی ہے اور اس کا حکم اس سے انہی کی

طرف لوٹتا ہے۔

- ۛ پروردگار! میری پیشانی تیری مٹی ہے۔ تو نے جو لکھ دیا وہی ہوگا۔
- ۛ پروردگار! تیرا بندہ یا تیری مٹی۔ وسیع معافی میں اُمیدوار ہے۔
- ۛ اپنی مٹی پر رحم فرما، اے معافی دینے والے، تیرے آگے نالہ و کناں ہے۔
- ۛ میں تیرا بوڑھا بندہ، گنہگار تیری معافی کے دروازے کو کھٹکھٹانے آ رہا ہوں۔
- ۛ میرے ہاتھ میں اور میرے پاس وسائل و ذرائع نہیں۔
- ۛ سوائے کرمیوں کے پڑوس کے جو اپنے والے حاجت مندوں کے فریاد سنیں۔
- ۛ پروردگار، روشن چہروں کا اور تیری بارگاہ میں چمکتے تاروں کا صدقہ۔
- ۛ اس نور کے طلوع کا صدقہ، جس کے طلوع سے تمام مطالع روشن ہوئے۔
- ۛ بڑی رحمت۔ جس کی آمد سے اندھیرے کا فور ہوئے۔
- ۛ سچا بھیجا گیا۔ آیات (معجزات)، اور جامع کلمات کے ساتھ۔
- ۛ جن کی شمشیر دعوت، رگ شرک کو ہمیشہ کاٹتی رہے گی۔
- ۛ اخلاق میں تمام مخلوق سے بہتر، پرہیزگار، کریم تر فطرت والے۔
- ۛ تمام نبیوں میں بہتر و افضل جن کی شریعت نے تمام شریعتیں منسوخ کر دیں۔
- ۛ اور ان کے دو ساتھیوں کا صدقہ جو ان کے ساتھ چلے ہیں، یہ کتنی اچھی خواہش۔
- ۛ میری بد اعمالیوں کی بنا پر، نظر کرم کر دے، کہ خاتمہ بخیر ہو۔
- ۛ میرے نامہ اعمال نے میرا چہرہ سیاہ کر دیا۔ بوڑھا، سن رسیدہ کھوسٹ۔
- ۛ یہاں تک کہ چبھتی صبح کے باوجود میرے راستے مجھ پر پوشیدہ رہے۔
- ۛ میں بہت ڈرتا ہوں اور اس خوف کو تیرے سوا کوئی دُور نہیں کر سکتا۔ اے
- معاف فرمانے والے۔
- ۛ افسوس، جب اپنے یکے پر غور کرتا ہوں، شرمندگی ہوتی ہے۔



- ۛ نہ گزرے فعل سے خوشی ہوتی ہے، نہ اپنے حال سے، نہ مستقبل سے۔
- ۛ میرے گناہوں کی وجہ سے جب آنسو گریں تو مجھ پر رحم فرماتا۔
- ۛ اور اپنی معافی سے میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا فرما دے اور میرا تھک چکا چلا۔
- ۛ تیری خالص زندگی کی قسم، جس کے آگے قبر میں رہنے والا رکوع وسجود کرتا ہے۔
- ۛ میری زندگی اس قبر پر قربان جس پر ہمیشہ نورِ نبوت چمکتا رہتا ہے۔
- ۛ الہی! ان کا ذر تیرا در ہے، میری تسبیح سے اُمید اور ان سے طمع ہے۔
- ۛ کبھی میں رب، رب پکارتا ہوں، اور کبھی، اے بہترین شفاعت فرمانے والے۔
- ۛ میرا حادثہ دیکھیے اور سہارا دیجیے کہ میں گھبرایا ہوا آیا ہوں۔
- ۛ اے جو دوسخا کے منبع! جس کی تہیلیوں سے پانی اُبلتا ہے۔
- ۛ یہ عید کی راتیں ہیں، جن میں کریم عطائیں کرتے ہیں۔
- ۛ گناہِ بدبختی جاتے ہیں، خطائیں دھل جاتی ہیں اور احسان ہوتا ہے۔
- ۛ میں آپ کی حمایت میں ہوں، اور آپ اللہ کا وہ دروازہ ہیں، جس پر دھتکار نہیں جاتا۔
- ۛ آپ پر وہ اللہ درود و سلام بھیجے، جس نے شریعتیں مقرر فرمائیں۔
- ۛ اس آل و اصحاب پر، جنہوں نے کروٹیں بستروں سے دُور رکھیں۔
- ۛ جب تک سُوج چمکتا اور چاند افق پر طلوع ہوتا رہے۔

## شیخ عرسی مغربی رحمۃ اللہ نے فرمایا

- ۛ میرے پاس تکلیف دُور کرنے کا بجز اس کے کوئی ذریعہ نہیں، کہ سُفنے قبول کرنے والے (رب) سے شکوہ کروں۔
- ۛ جو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا، کائنات کا مالک، تکلیف دُور کرنے

والا، عیوب کو چھپانے والا ہے۔

۷ وہ جس نے ایوب علیہ السلام کو اس وقت بچایا، جب ان پر مصیبتیں نازل ہوئیں۔

۸ اور یعقوب علیہ السلام کی نگاہ زائل ہونے کے بعد پھیر دی جب کہ سخت صدمے اٹھا چکے تھے۔

۹ اسی کی طرف ہاتھ اٹھائے غائبانہ دعا کرتا ہوں، کیسے پشیمان آنسو بہاتے۔

۱۰ عنقریب اس کا پوشیدہ لطف آکر، مصیبت زدہ پریشان حال کا درد دور کرے گا۔

۱۱ آج ان کی خدمت میں، گناہوں سے بھاگ کر، ہاتھ پھیلائے حاضر ہو گیا ہوں۔

۱۲ جو دیویں کے رات بہتوں مخلوق، ظہ کے پاس، اپنا دکھ دود کرنے کی شفقت کروانے آیا ہوں۔

۱۳ احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، میرا سارا، میرا ذخیرہ، حوض والے، جھنڈے

والے، ٹہنیوں والے (جن کے ہاتھ لگتے سے ٹہنیاں روشن ہو گئیں)

۱۴ اے میری دلہن، خوشی مناکہ میں مقام بلند پر آپہنچا۔ ان کی تعریف کے

صدقے جو دلوں کی غذا ہیں۔

۱۵ رسولوں کے سردار، تمام مخلوق میں عظیم المرتبت، قصد کی انتہا، مقصود و مطلوب

کی آخری حد۔

۱۶ جن کے لیے چاند شق ہوا، اور سورج واپس آیا۔ بغیر کسی تردد کے مغروب

ہونے کے بعد۔

۱۷ سوکھاتن ان کے فراق میں رویا، اور بغیر قدموں کے درخت ان کی خدمت

میں، قریب آکر سلامی ہوئے۔

۱۸ ایسے لامٹھی ان کے ہاتھوں میں برگ بار ہوئی اور شاخ کی طرح دوبارہ ہری

بھری ہو گئی۔

۷۔ بحری کی دستی نے عجیب راز کھول دیا (کہ میرے اندر زہر ملا گیا ہے) اور

پتھروں نے حجرے کو سلام کیا۔

۸۔ اے اہل ایمان کے لیے شفیق و رحیم۔ اور بڑے بڑے گناہوں کے ازالہ کرنے

والے شفیق و شفاعت کرنے والے۔

۹۔ میں اپنے پروردگار کے حضور آپ کے وسیلہ سے فریاد کناں آیا ہوں۔ اے

سخت پریشانی کے دن کے ٹھکانے !

”کتا سب سعادۃ الدارین کا خاتمہ“

## اسمائے الہیہ آیات قرآنیہ اور اذکار نبویہ وغیرہ کی

### خصوصیات کے بیان میں

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے، اس کتاب کا ”سواں باب“ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے ان فوائد پر مشتمل ہے کہ اتنے عمدہ اور زیادہ فوائد اس سے پہلے کسی کتاب میں درج نہیں کیے گئے۔ سو میں نے اسی مناسبت سے، اس کے ساتھ کچھ آیات قرآنیہ، اسمائے الہیہ اور اذکار نبویہ کے فوائد و خواص بیان کرنے کا ارادہ کیا۔ یہ فوائد و خواص ”علمائے عارفین اور آئمہ دین نے بیان کیے ہیں، سو اس خاتمہ میں، میں نے وہ کچھ نقل کیا جس سے عقل مندوں کی آنکھیں ٹھنڈی، اور اس کتاب کا خاتمہ سعادت پر ہوا اور جب کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ بہت خواص و فوائد والے ہیں، بڑے نفع بخش ہیں۔ سو میری رائے میں پہلے ان ناموں کی شرح اور ان سے مناسبت پیدا کرنے کو بیان کروں گا۔ اور اس کے مفید خواص لکھوں گا۔ پھر ان فوائد کو ذکر کروں گا، جن کا وعدہ شریعت میں کیا گیا ہے، مگر زیادہ مفید ہو، اور تہذیب

رہنشی پھیلی جلی جائے۔ اور یہ ایک عظیم المرتبت کتاب کی بڑی بڑی کتابوں سے مستغنی کر دے، یہ مطلب اور مناسبت میں نے امام غزالی سے نقل کی ہے، بجز ان باتوں کے جو انہوں نے ذکر نہیں کیں۔ وہ میں نے دوسروں سے لے لیں۔ اگرچہ ان کی تعداد کم ہے، اور خواص میں نے عارف باللہ شیخ احمد زروق کی شرح سے نقل کیے ہیں۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ مبارک نام ”اسما حسنی“ امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اپنی کتاب سنن ترمذی میں ذکر کیے ہیں۔ ان پر علماء کرام نے کئی شرحیں لکھی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنے تک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ جس نے ان کو یاد کر لیا، جنت میں جائے گا۔ جو یہ ہیں۔

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ  
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ، الْمُهِمِّنُ الْعَزِيزُ، الْحَبَّارُ  
الْمُتَكَبِّرُ - الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - الْمُصَوِّرُ - الْغَفَّارُ - الْقَهَّارُ -  
الْوَهَّابُ - الرَّزَّاقُ - الْفَتَّاحُ - الْعَلِيمُ - الْقَابِضُ - الْبَاسِطُ -  
الْمُخَافِضُ - الْبَازِغُ - الْمُعِزُّ - الْمُذِلُّ - السَّمِيعُ الْبَصِيرُ -  
الْحَكَمُ - الْعَدَلُ - الْبَاطِنُ - الْغَيْبُ - الْعَلِيمُ - الْعَظِيمُ -  
الْغَفُورُ - الشَّكُورُ - الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ - الْخَفِيفُ - الْغَيْبُ -  
الْحَسِيبُ - الْبَاسِطُ - الْكَرِيمُ - الرَّحِيمُ - الْغَيْبُ - الْوَاسِعُ -  
الْحَكِيمُ - الْوَدُودُ - الْبَاسِطُ - الْبَاسِطُ - الشَّهِيدُ - الْحَقُّ -  
الْوَكِيلُ - الْقَوِيُّ - الْمَتِينُ - الْوَلِيُّ - الْغَيْبُ - الْحَمِيدُ -  
الْمُبْدِيُ - السَّعِيدُ - السَّخِيُّ - الْمُسَبِّتُ - الْحَيُّ - الْقَيُّومُ -  
الْوَاحِدُ - السَّاجِدُ - الْوَاحِدُ - الْوَاحِدُ - الْقَادِرُ -  
الْمُقْتَدِرُ - الْمَقْدِمُ - الْمُوَخِّرُ - الْأَوَّلُ - الْآخِرُ - الظَّاهِرُ -

الْبَاطِنُ - الْوَالِي - الْمُتَعَالِي - الْبَرُّ - الْكَوَّابُ - السُّنْقِمُ -  
 الْعَفْوُ - التَّوْفُ - مَا يَكُ الْمُلْكُ - ذُو الْجَلَدِ - وَالْإِكْرَامُ -  
 الْعَسِيطُ - الْجَامِعُ - الْغَنِيُّ - الْمُغْنِي - الْمَتَاعُ - النَّاسُ -  
 النَّافِعُ - الشُّورُ - الْهَدْيُ - الْبَدِيعُ - الْبَاقِي - الْوَارِثُ -  
 الرَّشِيدُ - الصَّبُورُ

ترجمہ :- وہ اللہ ہے جس کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں۔ رحم کرنے والا۔ مہربان۔  
 بادشاہ۔ بہت پاک، سلامتی دینے والا۔ امن دینے والا۔ نگہبان۔  
 غالب۔ قابو کرنے والا۔ بڑائی کا اظہار کرنے والا۔ پیدا کرنے والا۔  
 بنانے والا۔ صورتیں بنانے والا۔ بہت بخشنے والا۔ قہر والا۔ بہت بخشنے  
 والا۔ بہت رزق دینے والا۔ بہت کھولنے والا۔ علم والا۔ تنگی کرنے  
 والا۔ فراخی کرنے والا۔ پست کرنے والا۔ بلند کرنے والا۔ عزت دینے  
 والا۔ ذلیل کرنے والا۔ سننے والا۔ دیکھنے والا۔ فیصلہ کرنے والا۔ انصاف  
 کرنے والا۔ لطف کرنے والا۔ خبردار کرنے والا۔ برداشت کرنے والا۔  
 عظمت والا۔ بخشنے والا۔ قدردان۔ بلند مرتبت۔ بڑا۔ حفاظت کرنے۔  
 والا۔ بدلہ لینے والا۔ حساب لینے والا۔ جلالت والا۔ کرم کرنے والا۔  
 نگران۔ قبول کرنے والا۔ فراخی والا۔ حکمت والا۔ محبت والا۔ بزرگ۔  
 اٹھانے والا۔ گواہ۔ حق۔ کارساز۔ طاقت والا۔ مضبوط۔ قرب والا۔  
 تعریف کیا ہوا۔ شمار کرنے والا۔ ابتدا کرنے والا۔ دوبارہ لوٹانے  
 والا۔ زندہ کرنے والا، مارنے والا۔ ہمیشہ زندہ۔ قائم رہنے والا۔  
 پالنے والا۔ بزرگی والا۔ تنہا۔ بے نیاز۔ قدرت والا۔ اقتدار والا۔  
 پہلے لانے والا۔ پیچھے لانے والا۔ اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ والی۔

بلندیوں والا - نیکو کار - بہت توبہ قبول کرنے والا - بدلہ لینے والا - بہت معافی  
 دینے والا - شفقت کرنے والا - ملک کا مالک - جلال و عزت والا - انصاف پر  
 جمع کرنے والا - بے پرواہ - بے پرواہ کرنے والا - روکنے والا - نقصان دینے  
 والا - نفع دینے والا - نور - راہنما - نوپیدا کرنے والا - باقی - وارث - سید  
 راہ والا - حوصلے والا -

## ان اسمائے گرامی کے معانی و توضیحات

**اللہ** یہ نام ہے موجود حق کا۔ جو تمام خدائی صفات کا جامع ہے صفات ربوبیت  
 سے جسے موصوف مانا جاتا ہے۔ جو وجود حقیقی سے مخصوص ہے اس کے علاوہ  
 کوئی مخلوق وجود ذاتی کی مستحق نہیں، اسی سے وجود حاصل کرتی ہے۔ سو اپنی ذات کے لحاظ  
 سے معدوم اور اللہ سے قریب ہونے کی وجہ سے موجود۔ اور اس کی ذات کے سوا ہر موجود کے  
 لیے ہلاکت ہے۔ صحیح تر یہ ہے کہ یہ لفظ اس معنی پر اسی لیے دلالت کرتا ہے، جس طرح علم  
 اس کے مشتق ہونے میں، اور اس کے مادوں کے سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے تکلف و تصنع  
 ہے۔ یہ تنانوں ناموں میں سب سے بڑا ہے۔ کیونکہ یہ اس ذات پر دلالت کرتا ہے۔  
 جو تمام صفات خداوندی کو جامع ہے۔ یہاں تک کہ کوئی صفت باہر نہیں رہتی۔ اور اس لیے  
 کہ یہ تمام ناموں میں مخصوص تر ہے، کیونکہ کوئی اس کو اللہ کے سوا کسی کے لیے نہ حقیقی معنی میں  
 بولتا ہے۔ نہ مجازی میں۔ اور بندے کا اس معنی سے متصف ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا  
 بخلاف دوسرے اسماء کے، کہ ہر نام کسی ایک معنی پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسروں کو بھی  
 اس سے موسوم کیا جاسکتا ہے مثلاً قادر - علیم - رحیم - کہ بندہ ان سے موصوف ہو سکتا ہے  
 بندے کا اس میں یہ جھٹ ہے کہ وہ اس سے متخلق ہو، جس  
 سے میری مراد یہ ہے کہ وہ اپنے ارادے اور دل سے

اس سے متخلق ہونا

اللہ کی ذات میں مستغرق ہو جائے۔ اس کے سوا نہ کسی کو دیکھے نہ کسی کی طرف توجہ دے۔ صرف ہی سے اُسید رکھے اور اُسی سے ڈرے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ وہ اس اسم مبارک سے سمجھ گیا ہے کہ موجود حقیقی حق وہی ہے۔ اس کے سوا سب فانی۔ ہلاکت والا اور باطل ہے زمینوں سے مُرد ایک ہی ہے یعنی فانی، بقا ہے تو اُس کے ساتھ۔ سو اپنے آپ کو ہلاک، باطل اور فانی سمجھے۔ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”سب سے سچی بات جو عربوں نے کہی ہے۔ وہ بسید شاعر کا یہ قول ہے۔ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَدَ اَللّٰهُ بَا طِلٌ“۔ ”سُنو اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے“

اس کی خاصیت یہ ہے کہ یقین مضبوط ہوتا ہے۔ ذات و صفات اور  
**خصوصیات** افعال میں اچھے مقاصد بآسانی حاصل ہوتے ہیں۔ علما نے کہا ہے کہ جو شخص روزانہ اس کو ایک ہزار بار اس طرح پڑھے۔ ”یا اللہ یا اللہ“ اللہ اس کو کامل یقین نصیب فرمائے گا۔ ”اربعین اور لیسہ“ میں لکھا ہے کہ ”یا اللہ اَلْحَمْدُ فِي كُلِّ بِحَالٍ“ کے متعلق سہروردی نے کہا، جو کوئی جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے غسل کر کے صاف لباس پہن کر تنہائی میں، دو سو بار اسے پڑھے اس کے لیے حُصُولِ مقصد آسان ہو جائے گا۔ خواہ کچھ بھی ہو۔ اور اگر ایسا مریض اسے پڑھے جس سے طبیب مایوس ہو چکے ہوں، اگر اس کا وقت پورا نہیں ہوا تو صحت یاب ہوگا۔

## اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّحِيْمُ

یہ دونوں اسمِ رحمت سے مشتق ہیں۔ اور رحمت کسی مرحوم کو چاہتی ہے، اور جو مرحوم ہے محتاج ہے۔ کامل رحمت یہ ہے کہ محتاجوں پر خیر و برکت کی بارش ہو۔ ان کے لیے اس کا ارادہ کرنا عنایت ہے۔ اور کامل رحمت وہ ہے جو مستحق و غیر مستحق سب کے لیے ہو۔ اور اللہ کی رحمت کامل و عام ہے۔

فائدہ

الرحمن  
الرحیم

سے خاص ہے، اسی لیے اللہ کے سوا کسی اور کا یہ نام نہیں رکھا جاسکتا۔ جب کہ الرحیم کا نام دوسروں کے لیے ہو سکتا

ہے۔ اس لحاظ سے الرحمن، اسم علم کا قائم مقام ہے۔ اگرچہ یہ بات یقینی ہے کہ رحمت سے مشتق ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو جمع کیا ہے فرمایا :-

قُلْ اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ ۔ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کو پکارو یا رحمن کو۔

پس جو رحمت لفظ رحمن سے مفہوم ہوتی ہے اس کا تصور بندوں کے ذہن سے بلند تر ہے۔ اس کا تعلق آخرت کی سعادت ہے۔ پس رحمن وہ ہے جس نے وجود عطا فرما کر بندوں پر پہلی مہربانی فرمائی۔ ایمان کی راہنمائی اور سعادت کے اسباب عطا فرما کر دوسری مہربانی فرمائی، اور آخرت میں کرم فرما کر تیسری مہربانی فرمائی۔ اور اپنی ذات کریم کا دیدار نصیب فرما کر چوتھی مہربانی فرمائی۔

اس کے ساتھ متصف اور متخلق ہونے کا مطلب اسم پاک الرحمن میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

کے غافل بندوں پر ترس کھائے۔ سوان کو سختی سے نہیں نرمی کے ساتھ وعظ و نصیحت کے ذریعے غفلت کے راستے سے ہٹا کر، اللہ کی طرف پھیر دے۔ اور گنہگاروں کی طرف نظر حقارت نہیں، رحم و کرم کی نظر سے دیکھے۔

اور اسم پاک الرحیم میں اس کا حصہ یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو بھوکے کی بھوک ختم کیے بغیر نہ رہے۔ اور اپنے گمراہ و پیش اور شہر میں جو فقیر نظر آئے اس پر نظر رکھے اور اس کا فقر و فاقہ ختم کرے۔ یا تو اپنے مال و جاہ کے ذریعے یا کسی اور سے اس کی حقاری کی سفارش کر کے۔ اگر ان تمام صورتوں سے عاجز ہے تو اس کے لیے دُعا اور اظہارِ غم کر کے اس کی مدد کرے۔

الرحمن کی معنی کے لحاظ سے یہ خاصیت

خصائص سے



ہے کہ جو کوئی اس کا ورد کرے اور اس پر عمل کرے اس سے پریشانی دور ہو جاتی ہے۔  
 تنہائی میں نماز کے بعد دلجمعی کے ساتھ ستوا بار اس کا ذکر کرے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس  
 کے دل سے غفلت و نسیان دھجولنا نکل جائیں گے۔ ”اربعین ادیسیت“ میں لکھا ہے یا  
 رَحْمَنَ كُلِّ شَيْءٍ وَرَاحِمَةً شَرِّ رَدِي كَمَا اتَّزَعُفْرَانٍ اَوْ مُشْكٍ كَمَا اتَّزَعُفْرَانٍ  
 کہ اس آدمی کے گھر و فن کیا جائے جو بد اخلاق اور تنگ دل ہے۔ اس کی طبیعت بدل  
 جائے گی۔ اور اس میں حیا، رحمت مہربانی اور مسکینی جیسی صفات پیدا ہوں گی۔ اللہ بہتر  
 جانتا ہے۔

الترحیم کی خاصیت ہے نرم دلی۔ اور مخلوق پر ترس کھانا۔ جو ہر روز  
 سو بار اسے پڑھے، اس میں یہ صفت پیدا ہو جائے گی۔ جسے کسی بُرائی کا خوف ہو، اس کو  
 پہلے والے الرحمن سے ملا کر پڑھے اور اسے معمول بنائے۔ ”اربعین ادیسیت“ میں ہے۔ یَا تَرَحِّمَ  
 كُلِّ صَرِيحٍ وَ مَكْرُوبٍ وَ غَايَةِ وَ مَعَاذَا سَهْرُ رَدِي نَعْمَا، جب لکھ کر  
 اسے پانی میں حل کر کے درخت کی جڑوں میں ڈال دے تو اس کے پھل میں برکت ہوگی۔  
 اور جو اسے پئے، لکھنے والے سے محبت کرے گا۔ یونہی اگر اس کے ہمراہ طالب ہطلب  
 اور اس کی ماں کا نام لکھے، تو وہ اس سے محبت کرے گا اور ایسی محبت و ولولہ حاصل  
 ہوگا، جس سے محبوب ٹھہرنے سکے گا۔ بشرطیکہ محبت جائز صورت میں ہو۔ ورنہ الٹا اثر ہوگا۔  
 واللہ اعلم۔

## الْمَلِكُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو ذات و صفات میں تمام مخلوق سے بے پرواہ ہو، اور  
 تمام مخلوق اپنی ذات و صفات، وجود اور بقا میں اس کی محتاج ہو، ہر چیز اپنی ذات و  
 صفات میں اس کی مملوک ہو۔ اور وہ ہر چیز سے مستغنی ہو۔ یہی مطلق بادشاہ ہوتا ہے۔

## التخلق

بندے کا بادشاہ مطلق ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن جب یہ تصور کیا جائے کہ وہ بعض چیزوں سے مستغنی ہے اور بعض چیزیں

اس سے مستغنی نہیں (محتاج ہیں) تو اس کے لیے ایک طرح کی بادشاہی حاصل ہے۔ سو وہ اپنی مملکت کا بادشاہ ہوتا ہے۔ کہ اس ملک کی رعایا اور فوج اس کی اطاعت کرتی ہے، انسان کی خاص مملکت اس کا دل اور جسم ہے۔ اس کا شکر اس کی شہوت و غضب و خواہش ہے، اس کی رعایا اس کی زبان، آنکھیں، دونوں ہاتھ، اور باقی اعضا ہیں۔

## خصائص

اس کی خاصیت دل کی صفائی۔ حصولِ غنا و جرات وغیرہ ہے۔ جو کوئی روزانہ زوال کے وقت سو بار پڑھے اس کا دل صاف اور کدورت ختم ہو جائے گی۔ اور جو کوئی فجر کے بعد ایک سو اکیس بار پڑھے اللہ اپنے فضل سے اسے غنی کرے گا۔ اسباب سے یاد و زوال سے یا اپنی خصوصی عطا سے۔ کتاب ”ربعین اور لیسہ“ میں ہے: ”اے کامل ذات، جس کے کامل جلال و ملک کو زبانیں بیان نہ کر سکیں“۔ يٰ اَکْبَرُ فَلَا تَصِفُ اِلَّا لُحْنُ كُلِّ جَلَالٍ مُّكَيِّدٍ وَ عِزَّتِهِ۔ جو شخص روزانہ پچیس بار اسے پڑھے اور بارہ دن تک عمل کرے۔ دل کی صفائی اور شکوک و شبہات سے بچتے ہوئے، اس کے اعمال اس کے پاس آئیں گے۔ مناصب میں ترقی ہوگی۔ اور اس کا حال بہتر ہوگا، جو کوئی روزانہ ننانوے بار اسے پڑھے، اسے علم معرفت نصیب ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

## الْقُدُّوسُ

اس کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام اوصاف کمال سے پاک ہے جنہیں اکثر لوگ اوصاف کمال سمجھتے ہیں۔ مثلاً ان کا علم۔ ان کی قدرت ان کے سمع و بصر (دیکھنا، ان کا کلام، ان کا ارادہ، سو اللہ تعالیٰ ان کے اوصاف کمال سے پاک ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ان کے اوصاف نقص سے پاک ہے۔ بلکہ ہر وہ صفت جس کا تصور مخلوق کے لیے

کیا جاسکتا ہے۔ اللہ اس سے پاک ہے، یونہی اس کے مشابہ و مماثل سے۔

**التخلق** | انسان کی پاکی یہ ہے کہ اس کا ارادہ و علم پاک ہو۔ علم کو تخیلات، محسوس اور واہمیات اور ہر اس صفت سے پاک کرے۔ جس میں حیوان اس کے شریک ہوں۔ جیسے ادراکات بلکہ اس کی نظر اور علم امور ازلیہ، الہیہ پر جمی رہے۔ رہا اردو سو اس کی پاکی یہ ہے کہ وہ انسانی ضروریات اور وہ لذتیں جن تک صرف حواس و جسم کے واسطے سے پہنچا جاسکتا ہے، ان سے صرف نظر کرے بلکہ اس کی مراد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہو اور اُسے صرف اس میں لذت حاصل ہو۔

**النحواصل** | اس کی خاصیت یہ ہے کہ نماز جمعہ کے بعد روٹی کے ٹکڑے پر کچے مٹی کے قُذُوسِ رَبِّ اَمَلًا تَلْكَةِ وَالرَّوْحِ۔ جو کوئی اس ٹکڑے کو کھائے گا۔ اللہ عبادت میں اس کا شوق پیدا کرے گا۔ آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ اثر تب ہوگا جب مذکورہ تعداد مکمل ہوگی۔ واللہ اعلم۔ اربعین اور یسیرہ میں ہے۔ يٰۤاَقْذُوسُ اُمَطَّاهِزْمِي كُلِّ اَفْسَةٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهُ مِنْ خَلْقِهِ سَهْرُ دِي نِي كَمَا جَوْتَنَاهِي فِي جَالِسِي دُنْ اِيَكْ هَزَارْ اَرْدُو نِي كِي حَسَابِ سِي پُڑھے، اس کی مراد پوری ہوگی اور دنیا میں اس کی قوت تاثیر ظاہر ہوگی۔ واللہ اعلم۔

## السَّلام

اس کا معنی ہے جس کی ذات عیبوں سے پاک جس کی صفات نقص سے اور افعال

شر سے مُبرا ہوں۔

**تسخلق** | جس بندے کا دل کھوٹ، کینہ، حسد، اور بُرے، رادے سے بچ گیا، گناہوں اور ممنوعات سے اعضا بچ گئے۔ بدی و خرابی سے صفات بچ گئیں۔ یہی اپنے رب کے پاس قلب سلیم لے کر آیا۔

**الخواص** | اس کی خاصیت ہے رنج و کلیف کا رنج موڑ دینا۔ یہاں تک کہ اگر مریض پر اس کو ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کیا جائے۔ ان شاء اللہ شفا یاب ہوگا،

بشرطیکہ وقت پورا نہیں ہوا۔ آرام پائے گا۔ کتاب اربعین اور لیسیۃ میں ہے: اے وہ ذات جو ہر عیب سے پاک ہے اور جس کے افعال سے ناپسندیدگی ملی نہیں۔ جب ظلم و مصیبت وغیرہ میں مبتلا شخص اسے کثرت سے پڑھے گا۔ اللہ کے فضل و کرم سے نجات پائے گا۔

## الْمُؤْمِنُ

وہ ذات جس کی طرف امن و امان کی نسبت ہو کہ وہ ایسے اسباب کرتا اور خوف کے دروازے بند کرتا ہے۔ مؤمن مطلق وہ ہے جس کے بغیر امن و امان حاصل نہ ہو سکے اور اللہ تعالیٰ ہے۔

**تخلُّق** | اس وصف سے بندے کا حصہ یہ ہے کہ تمام مخلوق اس سے پاس محفوظ و مامون ہے۔ بلکہ ہر خوف زدہ شخص دنیا و دین کی بربادی سے بچنے کی اس طرح اُمید رکھے۔

**خواص** | اس کی خاصیت ہے امن و امان، صدق و تصدیق کا حاصل ہونا۔ اور ذکر کے لیے عموماً قوتِ ایمانی کا حصول۔ لہذا ڈرنے والا چلتی ۳ بار اے برہے اس کو جان و مال کی امان ملے گی۔ اس میں قوت و صنعت کے مطابق کسی بیشی آسکتی ہے۔ اللہ ہی فرماتا اور سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

## الْمُهَيِّمُ

اللہ کے بارے میں اس کا معنی ہے جو بندوں کے اعمال، رزق اور اجل کی نگرانی کو سے۔ نگرانی کا مطلب ہے، بانجہر ہے محافظ ہے جو ذات ان تین معانی کی جامع ہو اُسے

مہیمن کہتے ہیں اور کامل و مطلق طور پر اللہ کے بغیر کسی اور کے لیے یہ تینوں اوصاف ثابت نہیں ہو سکتے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ قدیمی کتابوں میں بھی اللہ کا یہ نام موجود ہے۔

**تخلُّق** جو آدمی اپنے دل کی نگرانی کرتا رہا یہاں تک کہ اس کی گہرائی اور رازوں پر جھانک لیا اور ساتھ ساتھ اپنے تمام اعمال و اوصاف پر اسے مقدم جاتا اور ہمیشہ اس کی حفاظت صحیح طور پر کرتا رہا وہ اپنے دل کے لیے مہیمن ہے۔

**خواص** اس کی خاصیت ہے باطنی شرف کا حصول، اور بلند مہبتی سے عزت حاصل کرنا۔ غسل کر کے تنہائی میں نماز کے بعد سوا بار پڑھے۔ پوری دل جمعی سے حصولِ مُرد کی دُعا مانگے۔ واللہ اعلم۔ غور کریں تو اس کی نسبتِ معنوی ہے۔ عِلَّامُ الْغُیُوبِ اُیُّبِین اور یسینہ میں لکھا ہے کہ یَا عِلَّامُ الْغُیُوبِ فَلَا یَعْلَمُ شَیْءٌ مِنْ عِلِّیْهِ وَلَا یَسْؤُدُّہ۔ رُائے مخلوق سے چھپے حقائق کو جاننے والے! جس علم سے کوئی شے باہر نہیں۔ اسے تھکانی ہے۔ سہروردی نے کہا، جو کوئی اس پر ہمشگی کر لے اس کا حافظہ قوتی اور نسیان جاتا رہے گا۔ واللہ اعلم۔ الخ۔

## الْعَزِیزُ

اس کا معنی ہے وہ عظیم ذات جس کی مثال کم ہو اور جس کی طرف سخت حاجت ہو اور جس کی طرف پہنچنا مشکل ہو، جس میں یہ تین معانی نہ پائے جائیں، اس پر اسمِ عزیز کا اطلاق نہیں کیا جاتا۔ اور ان اوصاف سے کامل طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات متصف ہے۔

**تخلُّق** بندوں میں عزیز وہ ہوتے ہیں، جن کی طرف بندگانِ خدا اہم امور میں محتاج ہوں۔ اور یہ ہیں حیاتِ اخروی۔ ابدی سعادت اس کا وجود بہر حال کمر اور اس تک پہنچ مشکل تر ہے۔

**اس کے خواص** غنی و عزت کا صورتِ حقیقت اور معنی تینوں لحاظ

سے حاصل ہونا۔ جو کوئی چالیس دن تک، چالیس بار روزانہ کے حساب سے اس کا ذکر کرے  
 اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ اور اسے عزت دے گا۔ سو اسے مخلوق میں کسی کا محتاج نہیں کرے  
 گا۔ ”اربعین اور یسئہ میں لکھا ہے ”يَا حَزِينُ، الْمَالِغُ، الْغَالِبُ عَلَى أَمْرِهِ فَلَا  
 شَيْءَ يُعَادِلُهُ“ ”اے غالب! بچانے والے اپنے حکم پر غالب، کہ کوئی چیز جس کے برابر  
 نہیں“ ”سہروردی نے کہا، جو اسے متواتر سات دن ایک ہزار بار یومیہ کے حساب سے پڑھے۔  
 اس نے اپنا دشمن ہلاک کر دیا۔ اور اگر شکر کے سامنے اشارہ کر کے ستر بار پڑھے، دشمن  
 شکست کھائے گا۔“

## الْحَبَّاسُ

بس کا مفہوم ہے وہ ذات جس کا ارادہ ہر ایک کو اپنی گرفت میں لے لے، اور  
 اس میں کسی کا بس نہ چلے۔ پس حبّاس مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

تخلُّق بندوں میں حبّاس وہ ہیں جو درجہ اطاعت سے بلند ہو کر درجہ طاع پر  
 فائز ہو جائیں اور اپنے مقام میں ایسی بیکتائی کے حامل ہوں کہ اپنی  
 شکل و ہیئت سے مخلوق کو اپنی اقتدا پر مجبور کر دیں۔ اپنی عادات و اطوار کی پیروی  
 کرائیں کہ مخلوق کو فائدہ ہو اور اس پر اثر ہو۔ فائدہ حاصل نہ کریں نہ متاثر ہوں، اپنی  
 اتباع کروائیں۔ کسی کے پیچھے نہ چلیں۔

خواص اس کی خاصیت یہ ہے سفر و حضر میں جابروں کے ظلم سے حفاظت، سائے  
 دس آیتوں والی سورۃ پڑھنے کے بعد صبح و شام اکیس بار اسے پڑھے۔  
 واللہ اعلم۔

## الْمُتَكَبِّرُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو اپنے سامنے تمام مخلوق کو حقیر سمجھے، عظمت و کبرائی

عرف اپنے لیے مانے۔ دوسروں کو اس طرح دیکھے جیسے بادشاہ اپنے غلاموں کو، مطلق و کامل طور پر اس کا تصور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کیا جاسکتا ہے۔

**تخلُّق** بندوں میں متکبر وہ ہے جو زاہد و عارف ہو، عارف کے زاہد ہوتے کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز اس کی توجہ اللہ سے ہٹائے، اس سے پاک ہو جائے۔ اور حق تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے تکبر آئے۔ دنیا و آخرت اس کے سامنے ہوں گے۔ غیر عارف کا زہد ہے معاملہ و معاوضہ۔

**خواص** اس کی خاصیت ہے جلالت اور خیر و خوبی و برکت کا ظہور، یہاں تک کہ جو کوئی رات کو بیوی کی قرابت سے پہلے دستل بار اسے پڑھے، اس کو ذکر کرنے والا بیٹا ملے گا۔ واللہ اعلم۔

”اربعین ادریہ میں ہے۔ یَا جَلِيلُ، اَلْتَكْبَرُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ فَاَعَدُّ اَمْرًا وَ الصِّدْقُ وَعُدُّهُ۔“ اے جلیل القدر! ہر چیز پر بڑائی کا اظہار فرمانے والے اعدل و مساوات اس کا حکم، اور سچائی اس کا وعدہ۔ شہروردی نے کہا جو شخص بلا ناغہ اس پر عمل کرتا رہا، اس کا رتبہ بلند ہوگا۔ عزت ملے گی۔ کوئی کسی حال میں کسی طرح اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

## الْخَالِقُ - الْبَارِئُ - الْمَصَوِّرُ

معنی کبھی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اسمائے مترادفہ ہیں اور سب معنی خلق و اختراع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ خیال صحیح نہیں بلکہ جو عدم سے وجود کی طرف آتا ہے وہ پہلے تقدیر (مناسب اندازہ) کا محتاج ہوتا ہے۔ دوسرے اس تقدیر کے مطابق ایجاد کا۔ تیسرے ایجاد کے بعد تصویر کا۔ اللہ تعالیٰ تقدیر کے لحاظ سے خالق۔ ایجاد کے لحاظ سے باری۔ اور اس لحاظ سے کہ موجودات کی بہترین صورتیں بناتا ہے۔

مُصَوِّر ہے۔ سوا اللہ تعالیٰ کے لیے مُصَوِّر کا نام اس وجہ سے ہے کہ اس نے مخلوق کی بہترین صورتیں مرتب فرمائیں۔ یہ فعل کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ اس کی حقیقت صرف وہ ہی جانتا ہے۔ جو کائنات کی تمام صورتوں کو جانتا ہو۔ اجمالاً بھی تفصیلاً بھی۔ کیونکہ تمام کائنات ایک شخص کی طرح ہے۔ جو مختلف اجزاء و اعضاء سے مرکب ہے، جن کے اپنے اپنے اغراض و مقاصد ہیں۔ کائنات کے اجزاء آسمان، ستارے، زمینیں و اور جو کچھ ان میں ہے۔ مثلاً پانی، ہوا، وغیرہ ہیں۔ جن کو اس نے ایک مضبوط ترتیب پر مرتب فرمایا ہے کہ وہ ترتیب بدل جائے تو نظام کائنات تباہ ہو جائے اور اجزائے کائنات خواہ کتنے ہی چھوٹے ہوں ان کی تصویر موجود ہے۔ یہاں تک کہ چیونٹی اور ذرہ میں بھی بلکہ کائنات کے ہر سبب و جز میں۔ یہی بات ہر حیوان و نباتات کی ہے۔ بلکہ ہر حیوان و نباتات کے ایک ایک جز کی۔ کہ جن کی شرح و تفسیر کسی کتاب میں نہیں کی جاسکتی۔

## تخلیق

بندے کا اس اسم مُصَوِّر سے اتنا جھٹہ ہے کہ اس کے ذہن میں تمام کائنات کا وجود اپنی اصلی ہیئت و ترتیب کے ساتھ موجود ہو۔ یہاں تک کہ تمام کائنات کی تصویر اس کے سامنے اس طرح آجائے گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ پھر کل سے تفصیل کی طرف آئے۔ پس انسانی صورت پر اس کے بدن و اعضا کے اعتبار سے غور کرے۔ پھر اس کی قسموں، تعداد، ترتیب اور اس کی تخلیق و ترتیب کی حکمت معلوم کرے۔ پھر اس کی صفات معنویہ اور ان معانی شریف پر غور کرے جن سے اس کے معلومات و ارادہ کا تعلق ہے۔ یونہی جہاں تک ہو سکے ظاہری و باطنی طور پر حیوانات و نباتات کی صورتیں پہچانے۔ یہاں تک کہ تمام صورتیں اس کے دل میں حاصل ہو جائیں۔ یہ تمام معلومات اس کی صورت جسمانیہ کے معلوم کرنے کا ذریعہ بنیں گی جو ترکیب روحانی سے مختصر ہے اور اس میں فرشتوں کی معرفت، ان کے مراتب، آسمانوں اور ستاروں میں جو کام ان کے سپرد ہیں اور جو راہیں ان کے لیے مقرر ہیں۔ ان کی معرفت



پھر انسانی دلوں میں ہدایت و ارشاد کا تصرف، پھر حیوانات میں ان امور کی رہنمائی کا تصرف، جو ان کی حاجت براری کا وسیلہ بن سکیں۔ یہ ہے اس اسم مقدس میں بندے کا حصہ۔ اس سے بندہ اسم موصوٰر کا علم حاصل کر سکتا ہے۔ اگرچہ بطور مجاز ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ علمی صوتیں، تحقیق یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ ربّ الْخَلْقِ اس کے سوا اس اسم مقدس میں بھی بندے کا محض دُور کا مجاز ہی تعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلق و ایجاد کا دار و مدار علم کے مطابق قدرت کے استعمال پر ہے۔ اور بندے کے لیے اللہ نے علم و قدرت پیدا کیے ہیں۔ اور وہ اپنی مقدرات حاصل کر سکتا ہے مثلاً صنعتیں۔ سیاسیات، عبادات، مجاہدات، لہذا ان امور میں بندہ مُوجد کی طرح ہے جن کا بے وجود نہ تھا کیونکہ سب سے پہلے شطرنج کی ایجاد کرنے والے کو یہی کہا جائے گا کہ وہ موجد ہے۔ یہی حال ریاضتوں اور مجاہدوں کا ہے۔ یہاں تک کہ یہ نام وضع کرنے والے پر مجازاً بولا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے کچھ نام وہ ہیں جو بندے کی طرف مجازاً منقول ہیں۔ ان کی کافی تعداد ہے۔ کچھ نام ایسے ہیں جو بندے کے لیے حقیقی اور اللہ کے حق میں مجازاً بولے جاتے ہیں۔ مثلاً۔ صِبْوٰث۔ شَکُوْر۔ وغیرہ۔ یہ مناسب نہیں کہ نام کی مشارکت دیکھ کر اس بڑے فرق کو غلط انداز کر دیا جائے۔

**خواص** | اس (خالق) کی خاصیت یہ ہے کہ آدھی رات کو کچھ وقت اس کا ذکر کیا جائے تو ذکر کا دل اور چہرہ نورانی ہو جائے گا۔ اربعین اور یسین میں ہے یَلْخَلِقُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَكُلُّ إِلَهِ مَعَادُهُمْ سُرُورِی نے کہا گمشدہ اور عرصہ دراز تک غائب رہنے والے کو واپس لانے کے لیے پانچ ہزار بار اس کا ذکر کیا جائے۔

## الْبَارِئُ

اس کی خاصیت یہ ہے کہ آفات سے بچنے کے لیے روزانہ سو بار سات دن مسلسل

پڑھے۔ یہاں تک کہ قبر میں مٹی کے اثرات سے بھی محفوظ رہے۔ "واللہ اعلم۔"

اربعین ادریسہ میں ہے۔ یا باری النّفوسِ یلّا میثاقِ خَلَدٍ مِنْ غَیْبِہ۔

سُہروردی نے کہا، اس کے ذکر سے امیری، عزّت اور آفات سے بچاؤ کے دروازے کھُل جاتے ہیں اور اگر سختی مرکبہ کر پاگل کے اوپر لٹکایا جائے اسے فائدہ دے۔ اسی طرح خطر ناک بیماریوں کے لیے بھی۔

## الْمَصَوْر

اس کی خاصیت ہے اُمور عجیبہ میں مدد دینا اور پھل ظاہر ہونا وغیرہ فصل کی اچھی انگوری ظاہر ہونا، یہاں تک کہ بانسج عورت اگر سات دن روزہ رکھے اور غروبِ آفتاب کے بعد روزہ افطار کرنے سے پہلے اکیس بار پڑھے، بانسج پن جاتا رہے گا اور اللہ کے حکم سے اس کے رحم میں بچے کی تصویر بننا شروع ہو جائے گی۔

## الْغَفَّارُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو اچھائی کو ظاہر کرے اور بُرائی کو چھپائے، مثلاً گناہ وغیرہ۔ بندے کی پہلی ستر پوشی یہ ہے کہ اس کے ان اعضا کو، جن کا نظر آنا بُرا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ نے اس کے باطن میں چھپا دیا جو ظاہری حُسن میں بچھے ہوئے ہیں، سوچے کہ بندے کی ظاہری نفاست اور اندر کی کثافت میں خوبصورتی و بدصورتی میں کتنا فرق ہے۔ اب ظاہر کو بھی دیکھو اور باطن کو بھی۔ دوسری یہ کہ اگر بُری اور تبیغ باتیں دل میں ہیں تو ان کو پوشیدہ کر دیا۔ تاکہ کوئی اس کے قلبی رجحانات کو نہ دیکھے۔ اس کے دل میں جو بُرے و سو سے، دھوکہ بازی، خیانت اور خیالات باطلہ آتے ہیں، اگر وہ لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو لوگ اس کے دشمن بن جائیں بلکہ اس کی جان کے ذریعے ہو جائیں اور ہلاک کر ڈالیں۔ تیسری پردہ پوشی یہ کہ اس

کے وہ گناہ بخش دیئے، جن کی بنا پر وہ لوگوں کے سامنے ذلیل ہو سکتا تھا۔

اس اسم مقدس کا بندے کے لیے یہ ہتھ ہے کہ

قابلِ ستر چیزوں کو دوسرے سے چھپائے۔ نبی

**تخلّق - متصف ہونا**

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو کسی مومن کی ستر پوشی کرے اللہ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا“ غیبت کرنے والا۔ دوسروں کے حالات کی ٹوہ میں رہنے والا اور بُرائی سے بد رہ لینے والا، اس میں شامل نہیں۔

غفار کی خاصیت بنے بخشش کرنا۔ جو کوئی نماز جمعہ کے بعد ستوا بار اس

**خاصیت** کا ذکر کرے اس کے لیے بخشش کی علامتیں ظاہر ہوں گی۔

## الْقَهَّارُ

اس کا مطلب ہے جو اپنے ظالم و جابر دشمنوں کا غلبہ توڑے۔ ان کو ذلیل کرے، بلکہ

وہ جس کے قہر و غضب اور قدرت کے سامنے ہر موجود ڈبے بس ہو، اس کے قبضہ میں عاجز ہو۔

بندوں میں قہار وہ ہے، جو اپنے دشمنوں کو دبا کر رکھے اور انسان

کے دشمن سے دشمنی کرے یعنی وہ نفس جو اس کے دو پہلوؤں میں موجو

**تخلّق**

ہے جو اس شیطان سے بڑھ کر اس کا دشمن ہے۔ جس کی دشمنی سے وہ ڈرتا ہے۔ کیونکہ شیطان

نفس کا تابع ہے جوں جوں خواہشاتِ نفس کو دبا ئے گا۔ یقیناً شیطان کو گرفت میں کر لے گا۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ دل سے دنیا کی محبت، غیر اللہ کی عظمت اور

تعلقاتِ نفس کی کمزوری ختم ہو جاتی ہے۔ جو کثرت سے اس کا ذکر کرے

**خواص**

گا۔ اس سے یہ چیز ملے گی اور دشمن پر اس کے غلبے کا اثر ظاہر ہوگا۔ سورج کے طلوع کے

وقت اور آدھی رات کو ظالم کی بزدلی کے لیے ستوا بار یہ پڑھے۔ یا قَهَّارُ۔ یا جَبَّارُ۔

يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ۔ پھر کہے۔ نَحْذُ حَقِّيْ يَمَنْ ظَلَمَنِيْ وَعَدَا

حَسْبِيَ ۝ اے سخت گرفت کرنے والے! میرا حق اس سے لے جس نے مجھ پر ظلم و زیادتی کی ہے ۝ اربعین اور یسوع میں ہے۔ یَا قَاهِرُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيدِ اَنْتَ الَّذِي لَا يُطَاۤءُ اُتْفَاۤءُ ۝ اے سخت گرفت کرنے والے! تو وہ ہے جس کے انتقام کی کسی کو طاقت نہیں ۝ حل مشکلات کے لیے اسے چینی کی پیالی پر اور دشمن کے دباؤ سے بچنے کے لیے جنگی کپڑے (وردی) وغیرہ پر لکھ لے۔ واللہ اعلم۔

## الْوَهَّابُ

معنی ہبہ، عطیہ جو عوض و غرض سے خالی ہو۔ جب کوئی کثرت سے ایسی عطا کرے، وہ جواد و و تباب کہلاتا ہے۔ اور حقیقی جوڈ، ہبہ اور عطا کا تصور اللہ تعالیٰ ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

بندے سے جوڈ و ہبہ کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ وہ جب تک کام کرنا نہ کرنے سے بہتر نہ ہو، نہیں کرتا۔ لہذا اس کا یہ اقدام غرض نفس کے لیے ہے۔ ہاں جو کوئی اپنی تمام ملکیت یہاں تک کہ جان بھی اللہ کی رضا جوئی میں خرچ کر دے۔ جنت کی نعمتیں حاصل کرنے یا جہنم میں عذاب سے بچنے کے لیے نہیں، دنیا و آخرت میں انسان جو حصے وصول کرنا چاہتا ہے، ان کے لیے بھی نہیں۔ وہی جواد و و تباب کہلانے کا حقدار ہے۔

جو کوئی نمازِ چاشت کے بعد ہمیشہ سبجود ہو کر اس کا ورد کرے اللہ اسے غنا عطا فرمائے گا اور دلوں میں اس کا رعب پیدا فرمائے گا۔ اور اللہ عالم الغیوب کے حق قبولیت حاصل ہوگی۔ پہلی بات حصول غنا کی ایک دلیل وہ ہے جو شبلی سے منقول ہے کہ انہوں نے ابو علی ثقفی کے ایک دوست سے اللہ تعالیٰ کا کوئی ایسا اسم مقدس دریافت کیا، جو ہمیشہ ورد زبان رکھ سکیں۔ اس دوست نے

کہا۔ اَلْوَهَّابُ شبلی نے کہا اسی لیے وہ بہت مالدار ہو گیا۔ اور جس کا تجربہ کیا گیا ہے وہ یہ کہ بندہ چھ بار کہے۔ اَللّٰهُمَّ هَبْ لِيْ مِنْ رِّحْتِكَ مَا لَا يُنْسِيْكَ اَحَدٌ غَيْرُكَ ”اللہ! اپنی رحمت سے وہ عطا فرما جسے کوئی دوسرا روک نہ سکے“ ایمان کی حفاظت کے لیے اس آیت کریمہ کی ہر نماز کے بعد سات بار تلاوت کرے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ تَرْجِيْهِ اِلَيْهِمْ اَرْسِلْ دُكَّارًا وَّ دُكَّارًا  
 اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ كَرَمِكَ دُلُوْبًا وَّ دُلُوْبًا  
 لَدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

فرما، بے شک تو بہت بخشنے والا ہے۔

## الرِّزْقُ

معنی۔ وہ ذات جس نے رزق اور مرزوق (جس کو رزق دیا جائے) دونوں کو پیدا کیا۔ ان تک رزق پہنچایا، اور استفادہ کے اسباب پیدا فرمائے۔ رزق، طرح کا ہے، ظاہری، جو ظاہری بدنوں کی نشرو نما کے لیے ہے جیسے کھانے پینے وغیرہ۔ باطنی۔ جو دلوں اور ذہنوں کے لیے ہے۔ جیسے معارف، مکاشفات وغیرہ۔ دوسری سے یہ قسم افضل ہے۔ اللہ جس کے لیے چاہتے تنگ کر دے۔

تسخر | اس چیز سے انسان جو انتہائی حسد وصول کر سکتا ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں۔ اول یہ کہ اس کی حقیقت کو سمجھے۔ اور یہ کہ اس کا حقیقی موصوف صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا رزق اسی کی طرف سے جانے۔ اور اس بارے میں صرف اسی پر بھروسہ رکھے۔

دوسرا یہ کہ اللہ اسے رہنمائی کرنے والا علم۔ راہ دکھانے والی زبان اور نفع بخش عقل عطا فرماتا ہے۔ اس سبب سے وہ اپنے اقوال و افعال کے ذریعے دلوں کے بہترین

رزق حاصل کر سکتا ہے۔

**خواص** فراخی رزق کے لیے اس کی خاصیت یہ ہے کہ نماز فجر سے پہلے، گھر کے ہر کونے میں، اس کو دس بار پڑھے قبلہ رخ ہو کر دائیں کونے سے شروع کرے اور ہو سکے تو قبلہ رخ ہی رہے۔ ”اربعین اور یسیہ“ میں ہے۔ ”سُبْحَانَكَ يَا رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَدِيرٌ قَدِيرٌ“ سرور دی نے کہا، اس پر ہمیشگی سے بادشاہی و دوسرے احکام سے کام نکلیں گے۔ جب اس کا ارادہ ہو۔ مطلوب کا قصد کر کے کھڑا ہو جائے اور سترہ بار اسے پڑھے، اور ذہنی کمزوری دور کرنے کے لیے بیس مرتبہ پڑھے ایسا ذہن نصیب ہوگا، جس سے باریکیاں سمجھنے لگے گا۔ اور جو کوئی نماز جمعہ کے بعد سو بار پڑھے اس کا سینہ کھل جائے گا۔ بیمار شفا یاب ہوگا، یونہی تنگ دست کی تنگ دستی دور ہوگی۔

## الْفَتْحُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جس کی مہربانی سے ہر بندش کھل جاتی ہے، جس کی رہنمائی سے ہر مشکل حل ہو جاتی ہے کبھی تو ممالک کو دشمنوں کے ہاتھ سے آزاد فرماتا ہے اور کبھی عارفوں کے دلوں سے پردے ہٹا کر زمین و آسمان اور غیب کی کنجیاں ان کے سامنے رکھ دیتا ہے۔

**مشغلوں** بندے کو محنت کر کے ایسا ہو جانا چاہیے کہ اس کی زبان سے خدا سے متعلق مشکل مسائل حل ہوں اور دین و دنیا کے جو مسائل دوسروں کے لیے مشکل ہوں اللہ کی مدد سے اس کے لیے آسان ہو جائیں تاکہ اسم فتح کا فیض اسے بھی حاصل ہو۔

**خواص** اس کی خاصیت یہ ہے کہ کام آسان ہوتے ہیں، دل روشن ہوتے

ہیں۔ فتح کے اسباب میسر ہوتے ہیں۔ جو کوئی نماز فجر کے بعد سینے پر ہاتھ رکھ کر اکثر بار پڑھے، اس کا دل پاک، باطن روشن اور کام آسان ہو جائے گا۔ رزق وغیرہ کی کشائش ہوگی۔

## الْعَلِيمُ

اس کا معنی ہے ظاہر اور اس کا کمال یہ ہے کہ ہر شے اس کے احاطہ علم میں ہو۔ یہ بات کثرت معلومات سے ہوتی ہے، جس کی کوئی حد نہ ہو۔ علم کی صفت اس ذات میں اس طرح واضح ہو کہ اس سے بڑھ کر کسی مشاہدہ و کشف کا تصور نہ ہو سکے۔ وہ معلومات سے حاصل نہ ہو بلکہ معلومات اس سے حاصل ہو۔

بندے کو وصفِ علیم سے حصہ ملتا ہے، جو پوشیدہ نہیں۔ لیکن اس کے علم **تخلّق** اور اللہ کے علم میں تین طرح کا فرق ہے۔

اس سے علم و معرفت حاصل ہوتے ہیں جو اس پر لازمی عمل پیرا ہو وہ اللہ **خاصیت** کی صحیح معرفت حاصل کرے گا۔ جیسے اس کا حق ہے۔ کتاب ”کشف الغم“

میں ہے جس پر اللہ کے اسرار میں سے کوئی سرِ مبہم ہو اس پر ہمیشہ عمل کرے جو مانگے گا پتہ ہو گا۔ جس چیز کی حکمت چاہے گا معلوم کر لے گا اگر صفت خداوندی کا دروازہ کھولنا چاہے۔

اس پر علم و عمل کا دروازہ کھل جائے گا۔ اور اللہ کے ناموں میں ”عَلَّامُ الْغُیُوبِ“ بھی مذکور ہے جو کوئی صیغہ نہ اے اس کا ذکر اس طرح کرے۔ ”یَا عَلَّامُ الْغُیُوبِ“ یہاں تک

کہ اس پر اس کا اثر غالب آجائے، وہ عینی باتیں بتائے گا۔ اس پر دلوں کے راز ظاہر ہوں گے۔ اور اس کی رُوح عالم بالا کی طرف ترقی کرے گی۔ کائنات کے معاملات و حوادث

بیان کرے گا۔ الحاقی کی کتاب ”کیمیائے سعادت“ میں لکھا ہے۔ ”یَا عَالِمُ الْغُیُوبِ“

الشَّہَادۃُ پر جو کوئی ہمیشگی کرے اور ہر نماز کے بعد توبہ پڑھے۔ صاحب کشف ہو جائے گا۔

اربعین اور یسین میں لکھا ہے۔ ”یَا عَلَّامُ الْغُیُوبِ“ قَدْ شَتَّى يَفُوتُهُ مِنْ عَلَيْهِ

وَلَا يَوَدُّ - ہمیشہ قوت عافہ برقرار رہے گی نسیان دور ہوگا۔ واللہ اعلم۔

## الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ

معنی وہ ذات جو موت کے وقت جسموں سے رُوحوں کو قبض کرے۔ اور زندگی دیتے وقت رُوحوں کو جسموں میں چھوڑ دے۔ امیروں سے صدقات وصول کرے اور کمزوروں کا رزق فراخ کرے، امیروں پر اتنا رزق فراخ کرے کہ فقر و فاقہ نہ رہے۔ اور غریبوں پر اتنا تنگ کرے کہ ان میں طاقت نہ رہے۔ دلوں سے اپنی نظر کرم ہٹا کر انہیں سکیڑے اور اپنے لطف و کرم سے ان کو نیکی کی طاقت و توفیق دے کر وسیع کر دے۔

**مشق** بندوں میں قابض و باسط وہ ہیں جن کو عجیب و غریب حکمتیں اور جامع کلمات عطا ہوں۔ سو کبھی تو بندوں کے دل ایسے کھل جاتے ہیں کہ انہیں اس کی نعمتیں و عطائیں یاد دلاتے ہیں اور کبھی ان کو سکیڑ دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے جلا کبریائی اور طرح طرح کے امتحان و عذاب سے ڈرنے لگتے ہیں۔

**خواص** قابض کی خاصیت ہے نفوس، ارواح اور اجسام کو سکیڑنا۔ یہاں تک کہ جس آدمی کے لیے چالیس دن کے چالیس لقمے غذا لکھ دے اور وہ ہر دن ایک لقمہ کھائے اسے بھوک کی تکلیف محسوس نہ ہوگی۔

اس کی خاصیت ہے ہر چیز فراخی۔ خصوصاً رزق میں جو کوئی چاشت **الْبَاسِطُ** کی نماز ادا کر کے دس بار اس کا ورد کرے، اسے فراخی حاصل ہوگی۔ اور جو کوئی آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دس بار پڑھے اور چہرے پر ہاتھ پھیر لے، اس کے لیے غنا کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ واللہ اعلم۔

## الْخَافِضُ الرَّافِعُ

ان کا مطلب ہے وہ ذات جو کفار کو بزدلتی کے ذریعے پست اور مسلمانوں کو سعادت



کے ذریعے بلند فرمائے۔ اولیاء کو قربت کے ذریعے بلند اور اپنے دشمنوں کو دوری کے ذریعے پست فرمائے۔

اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ حق کو بلند اور باطل کو پست کرے۔ اس طرح کہ اہل حق کا مدد اور اہل باطل کی سرزنش فرمائے۔

**تخلیق**

خافض کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی اسے پانچ سو بار پڑھے اس کی حاجت پوری اور غم دور ہوگا۔

**خواص**

کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی اسے ستر بار پڑھے ظالموں، سرکشوں سے محفوظ ہو۔

**رافع**

## الْمُعِزُّ الْمَذِلُّ

معنی: وہ ذات جو جسے چاہے ملک دے دے اور جس سے چاہے چھین لے حقیقی

ملک محتاجی کی ذلت، غلبہ شہوت اور جہالت کے داغ سے نجات پاتا اور محفوظ ہونا ہے۔

جس آدمی کے دست اختیار سے اسباب عزت مہیا کر دیئے جائیں وہ

**تخلیق**

اس وصف میں جتنے دار ہے۔ بعض عارفوں نے کہا، بندے کا اس

وصف میں یہ حصہ ہے کہ وہ حق اور اہل حق کی عزت کرے۔ فرماں بردار رہے، نافرمانی سے

بچے۔ اس لیے کہ یہ اطاعت کے ہمراہ عزت اور ہر معصیت کے ساتھ ذلت ہے۔ تو اس

کی نافرمانی کرے اور وہ تیری عزت کرے، ہرگز نہیں۔ عزت اطاعت سے مربوط ہے

میں فرمانبرداری ہے۔ نور ہے۔ عزت ہے۔ کشف حجاب ہے۔ ذلت نافرمانی سے مراد

ہے۔ یہی نافرمانی ہے۔ ذلت ہے، اندھیرا ہے۔ تیرے اور اس کے درمیان پردہ ہے۔

اللہ نے کسی انسان کی اس سے بڑھ کر عزت نہیں کی کہ اسے اپنے نفس کی ذلت بنائے۔

اور کسی کی اس سے بڑھ کر تذلیل نہیں کی کہ اسے عزت نفس کے غرور سے ذلت نفس سے

غافل کر دے۔ بندے کا حصہ، اللہ کے اسمِ گرامی اَلْمُذِلُّ میں یہ ہے کہ وہ باطل اور اہل باطل کو ذیل کرے۔

**خواص** اَلْمُعِزُّ کی خاصیت یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں عزت و ہیبت پیدا ہوتی ہے۔ جو کوئی پیر یا جمہرات کو نماز مغرب کے بعد چالیس بار اے اے اللہ تعالیٰ مخلوق کے دل میں اس کی ہیبت پیدا فرما دیتا ہے۔ اَلْمُذِلُّ کی خاصیت ہے تمام وحاشہ سے محفوظ رہنا اسے پچتر بار پڑھے پھر سر بسجود ہو کر دعا مانگے، اسی وقت نجات پائے گا۔ اربعین ادریسیہ میں ہے۔ یَا مُذِلَّ كُلِّ حَبَسٍ یَقْهَرُ عَزِيزٍ سُلْطَانٍ۔ "سہروردی نے کہا ہتھیار پر لکھے اور لڑنے والا اس کا ورد کرے۔ غالب آئے گا۔ جو ہزار بار روزانہ سات دن مسلسل اس پر عمل کرے، وہ دشمن سے محفوظ جس نے مالی امور میں کسی سے شرکت کی، وہ اس کا حق مارتا ہے، اس وظیفہ کو کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ انصاف کرے گا۔"

## اَلْسَمِیْعُ

معنی ہے وہ ذات جس کے علم سے کوئی سُنی جانے والی خبر پوشیدہ نہ رہے۔ خواہ کیسی ہی پوشیدہ کیوں نہ ہو۔ کانوں سے یا کسی ذریعہ، آلہ کی مدد سے سُننے سے پاک ہے۔ (بغیر اسباب کے سُنتا ہے)

**تخلیق** آدمی کے لیے بذریعہ جس، وصفِ سمیع کا حصہ ہے۔ لیکن وہ قاصر ہے تمام سُننے کی چیزیں سن نہیں سکتا۔ پھر اعضا و آلات سے اس کی قوتِ سماعت آفات کا شکار ہوتی رہتی ہے اس میں دینی حصہ یہ ہے کہ یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ سُننے والا ہے، اپنی زبان کی حفاظت کرے، اُسے قوتِ سماع محض اس لیے دی گئی ہے کہ اللہ کا کلام اور اس کی کتاب سُنے۔

اس کی خاصیت دُعا کی قبولیت ہے، جو کوئی جمعرات کے دن، نمازِ چاشت  
**خواص** کے بعد اسے پانچ سو بار پڑھے۔ مقبول دُعا ہو جائے گا۔

## الْبَصِيرُ

معنی: وہ جو مشاہد کرے اور دیکھے، زمین کے نیچے بھی کوئی چیز اس سے اوجھل نہ  
 رہ سکے۔ اس کا دیکھنا بھی آلہ اسباب کے ذریعے منتقل ہونے سے منزہ ہے۔

آنکھوں سے دیکھنا اور محسوس کرنا، بندے کے لیے یہ حصہ تو واضح ہے۔  
**تخلیق** لیکن آدمی کا دیکھنا کمزور و قاصر ہے۔ دینی حصہ یہ ہے کہ اسے معلوم ہو  
 کہ نگاہ اس کے لیے اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ وہ زمین و آسمان میں قدرت کی عجیب و  
 غریب چیزیں دیکھے اور اس کا دیکھنا صرف عبرت کی خاطر ہو، اور یقین جانے کہ وہ اللہ  
 کی قوتِ سمع و بصر کے سامنے ہے۔ پس وہ اللہ کی نظر سے چھپ نہیں سکتا۔ جس نے غیر اللہ  
 سے ایسی چیز چھپائی جسے وہ اللہ نے نہیں چھپا سکتا۔ وہ اللہ کی نظر میں ذلیل ہو گیا۔

اس کی خاصیت ہے توفیق ملنا جس نے نمازِ جمعہ سے پہلے اسے تسو بار  
**خواص** پڑھا، اللہ اس کی بعیرت کھول دے گا، اور اسے قول و عمل کی توفیق  
 دے گا۔

## الْحَكِيمُ

اس کا معنی ہے پکا فیصلہ کرنے والا۔ جس کا فیصلہ کوئی زد نہ کر سکے اور نہ کوئی  
 اس کے حکم پر گرفت کر سکے۔ بندوں کے لیے اس کا حکم یہ ہے کہ بندے کا حق صرف اس پر  
 ہے جس کی اس نے کوشش کی، اور یہ کہ اس کی کوشش کو غضب دیکھا جائے گا۔ اور  
 بے شک نیک نعمتوں میں ہوں گے اور بے شک مجرم جہنم رسید ہوں گے۔ اور نیک بڑے

کے لیے۔ نیک سختی و بد سختی کے فیصلے کا مطلب ہے کہ نیکی ابدی کو اپنانے والے کے لیے نیک سختی یا بد سختی تک پہنچنے کا سبب بنایا۔ نیکی نیک آدمی کو سعادت کی طرف، اور بدی بدکار کو شقاوت کی طرف ہانکتی ہے۔ جیسے دوائیں اور زہر کہ اپنے عامل کو شفا و ہلاکت تک پہنچاتی ہیں۔ جب کہ حکمت کا مطلب ہو، اسباب کو ترتیب دے کر مسببات کی طرف موڑنا، تو اللہ تعالیٰ کا حکم مطلق ہوا، کیونکہ تمام تفصیلی و اجمالی اسباب کا مسبب وہی ہے۔ اور حکم سے فیصلہ و تقدیر پیدا ہوتے ہیں۔ سو اس کی تدبیر ہی دراصل اسباب کا رُخ مسببات کی طرف موڑتی ہے۔ اس کا حکم اور اسباب کُلّیہ۔ اصلِیہ۔ ثابۃ۔ موجودہ ایسے ہیں جو نہ ٹل سکیں، نہ پھریں مثلاً زمین سائے آسمان، ستارے، افلاک اور ان کی دائمی مناسب حرکت جو نہ بدلیں، نہ ختم ہوں تا وقتیکہ اللہ کا لکھا فیصلہ اپنی مدت کو پہنچے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَادْخُلْ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرًا۔ اور ان اسباب کو حرکات مناسبہ محدودہ، مقدرہ، محسوبہ سے مسبباتِ حادثہ کی طرف لمحہ بہ لمحہ موڑنے والے باری تعالیٰ نے ان کا اندازہ مقرر فرمایا ہے سو حکم تدبیرِ اول۔ کلی، امر ازلی ہے، جو پلک جھپکنے کی طرح ہے۔ اور قضائے اسباب کُلّیہ دائمہ کو ترتیب دینا ہے۔ اور قدر اسباب کُلّیہ کو ان کی حرکات مقررہ محسوبہ سے ان کے مسببات کی طرف موڑنا ہے۔ جو محدود اور ایک حد تک محدود ہیں۔ نہ بڑھیں نہ کم ہوں۔ اسی لیے کوئی چیز اس کی قضا و قدر سے باہر نہیں ہوتی۔

اس صفت سے موصوف ہونا تو ظاہر ہے اور اللہ کے اس وقت سے دینی مشاہدہ **تخلیق** یہ ہے کہ اللہ کی طرف سے ہر کام کا فیصلہ ہو چکا ہے کوئی نیا کام نہیں ہوتا۔ جو ہوتا تھا اس کی تحریر کر کے قلم ہو گئی۔ اسباب اپنے مسببات کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور وہ انہیں زندہ کرنے کے مشتاق ہیں۔ ان کی مددیں قطعی لازمی ہیں جس نے عالم وجود میں آنا ہے، لازمی آنا ہے۔ خواہ اصل ذات میں واجب نہ ہو لیکن اس ازلی فیصلے سے واجب ہو گیا جس نے ٹلنا نہیں۔ سو

معلوم ہوا کہ جس کا فیصلہ ہو چکا وہ ہوگا اور فکر مند کی فضول ہے۔ شدنی ٹل نہیں سکتی۔ اس پر فکر مند ہونے کا کوئی فائدہ نہیں، ہونے والی پر مغموم ہونا جہالت ہے، کیونکہ جب کسی چیز کا ہونا مقدر ہو چکا تو اس سے ڈرنا، اُسے ٹال نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرح سے غم و الم کو جلد بٹانا ہے، اور اگر اس کا ہونا مقدر نہیں تو پھر اس پر خوف زدہ ہونا بے معنی ہے۔ اس وجہ سے مغموم ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔

اگر تم کو جب تقدیر کا مسئلہ طے ہو چکا تو عمل کی کیا ضرورت ہے کہ سبب سعادت و

## مسئلہ تقدیر پر سوال و جواب

شعادت تو گزر چکا ہے تو اس کا جواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: **اِعْمَلُوا فَعَلٌ مُّيسِّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَكُمْ** (بخاری و مسلم وغیرہما) جس کا مطلب ہے جس کے لیے سعادت مقدر کی گئی ہے، کسی سبب کے ساتھ کی گئی ہے سو اس کے لیے اس کے اسباب ميسر ہوں گے۔ یعنی اطاعت۔ اور جس کے لیے بدبختی مقدر کی گئی ہے۔ اسے اس کے اسباب سے متعلق کیا گیا ہے اور وہ ہے اسباب سعادت ان کا معمول نہ بنانا۔ کبھی اس کی بطلالت کا سبب یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے دل میں یہ بات بیٹھ جاتی ہے کہ اگر میں سعادت مند ہوں تو عمل کی کوئی ضرورت نہیں، اور اگر بدبخت ہوں تو عمل مجھے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ حالانکہ یہی جہالت ہے۔ اسے معلوم نہیں کہ اگر سعید ہے تو اسی لیے تو سعید ہے کہ اس پر سعادت کے اسباب جاری ہیں یعنی علم اور عمل، اور اگر یہ ميسر نہیں اور پر جاری نہیں تو یہی اس کی بدبختی کی علامت ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ جو شخص فقیہ اور درجہ مجتہد تک پہنچنے کی تمنا کرے تو اسے کہا جائے گا کوشش کر، علم حاصل کر، اور مسلسل محنت کر۔ اس پر وہ کہے اگر ازل میں اللہ نے میری امامت کا فیصلہ کر دیا ہے تو مجھے محنت و کوشش کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور اگر اللہ نے میرے جاہل ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے تو جدوجہد سے مجھے کوئی فائدہ نہ ہوگا تو اسے کہا جائے گا اگر تجھ پر یہی سوچ مسلط رہی تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ اللہ

نے تیرے جاہل ہونے کا فیصلہ کر دیا ہے، کیونکہ ازل میں جس کی امامت کا فیصلہ ہو چکا، اسباب امامت کے ساتھ ہوا۔ وہ اسباب اس پر جاری ہوں گے۔ اور وہ ان اسباب کو اس امامت کے لیے استعمال کرے گا۔ اور اس سے ایسی سوچ، جو سستی اور سہل پسندی کا ٹوک کرے، دور کی جائے گی۔ تو جو شخص جدوجہد نہ کرے قطعاً، رجب امامت پر فائز نہیں ہو سکتا، اور جو محنت کرے گا اس کے لیے وسائل مہیا کر دیئے جائیں گے کہ اس کی مقصد تک پہنچنے کی اُمید سچی ہے۔ بشرطیکہ آخر دم تک محنت و کوشش میں مصروف رہا اور رکاوٹ ڈالنے والا کوئی حادثہ پیش نہ آیا۔ اسی طرح یہ بات بھی سمجھنی چاہیئے کہ سعادت صرف وہ حاصل کر سکتا ہے، جو اللہ کے حضور قلبِ سلیم لے کر حاضر ہوا۔ اور دل کی سلامتی ایسی صفت ہے۔ جو محنت سے حاصل ہوتی ہے، بالکل صفت امامت کی طرح، اوپر سے نہیں آتی۔ ہاں مشاہد حکم میں بندوں کے کئی درجے ہیں۔ کچھ خاتمہ دیکھتے ہیں کہ خاتمہ کیسا ہوا۔ اور کچھ گزشتہ اعمال پر نظر رکھتا ہے۔ کہ ازل میں کیا فیصلہ ہوا ہے۔ یہ شخص پہلے سے افضل ہے کیونکہ خاتمہ گزشتہ اعمال کے تابع ہوتا ہے۔ کچھ وہ ہیں جو ماضی و مستقبل، دونوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ ابنِ وقت ہیں۔ اپنے وقت کو دیکھتے ہیں۔ اللہ کی قدرت کے فیصلوں پر راضی رہتے ہیں کہ دیکھیں کیا ظاہر ہوتا ہے۔ یہ لوگ پہلے گروہ سے اعلیٰ ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو ماضی، مستقبل، حال کو چھوڑ کر، حکمِ الہی پر دل میں مصروف رہتے ہیں۔ ہمیشہ مشاہدے میں رہتے ہیں، اور یہی بلند درجہ ہے۔

**خواص** اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی با وضو ہو کر مدت تک ادھی رات اس کا جذبہ و عقیدت سے ورد کرے، یہاں تک کہ حال طاری ہو جائے، اللہ اس کے باطن کو رازوں کی کان بنا دے گا۔

## الْعَدْلُ

معنی۔ عادل وہ ذات ہے جس سے فعل عدل صادر ہو۔ جو جور و ظلم کی ضد ہے جو

عدل کی پہچان نہیں رکھتا، وہ عادل کو پہچان نہیں سکتا۔ جو کسی کے فعل کو نہیں جانتا وہ اس کے عدل کو نہیں جان سکتا۔ سو جو کوئی اس صفت کو جانا چاہے اُسے اللہ کے افعال پورا علم حاصل کرنا چاہیے عالم بالا سے لے کر تخت اشرافی تک۔ اور انسان کو اپنے بدن کی طرف دیکھنا چاہیے کہ وہ مختلف اجزاء سے مرکب ہے بالکل اسی طرح جیسے بدن اثنات، مختلف اجسام سے۔ اور جو چیز جس جگہ پسیدہ کی کئی صرف اس لیے پیدا کی گئی۔ وہ جگہ اس کے لیے متعین کی گئی۔ اگر اس ترتیب کو الٹ دیا جائے تو نظام کائنات ہم برہم ہو جائے۔ قسم قسم کے موجودات پیدا فرمائے۔ جسم بھی رُوح بھی۔ کامل بھی۔ قص بھی۔ ہر شے کو تخلیق کیا۔ جو دو عطا سے کام لیا۔ ہر شے کو اس کے موقع محل پر مرتب پایا پس وہ عدل ہے۔ یہ ایک اسم مقدس (عدل) ہے۔ جس کی شرح کئی جلدوں میں ہو سکتی ہے۔ یہی حال ہے اس کے باقی اسمائے حسنی کا۔ کیونکہ وہ اسم جو افعال مبادیہ سے شتق ہیں۔ اس وقت تک سمجھ میں نہیں آسکتے۔ جب تک ان افعال و مصادر کو اور خاسج میں اللہ کے ہونے والے افعال کو سمجھنا نہ جائے۔ اب جس شخص کو ان تمام کا تفصیلی علم نہیں وہ صرف تفسیر و رُتنت کی وضاحت ہی کر سکتا ہے۔

**خلق** | عدل میں انسان کا حتمہ پوشیدہ نہیں۔ اور سب سے پہلے اس پر جو عدل لازم ہے، وہ صفات نفس کے متعلق ہے۔ یوں کہ شہوت و غنہ کو دین و عقل کے اشارے کے تحت قید میں رکھے اس کی تفصیل یوں ہے کہ تمام وہ دُشہرغیہ کا لحاظ کرے۔ ہر عضو سے انصاف یہ ہے کہ اُسے اس موقع و محل پر استعمال کرے جس کا شرع نے حکم دیا ہے۔ پھر اہل و عیال، رشتہ دار اور رعیت سے اس کا عدل پوشیدہ نہیں۔ سو ہر چیز کو اس کے محل پر رکھے۔ دینی لحاظ سے اس میں بندے کا حتمہ یہ ہے کہ اللہ کے عدل پر ایمان رکھے۔ تمام حالات میں اس کے حکم و تدبیر پر اعتدال کرے، خواہ اس کی مراد کے موافق ہوں یا نہ ہوں کیونکہ یہ سب عدل ہے۔

**خواص** اجو کوئی اسے جمعہ کی رات، روٹی کے بینل ٹکڑوں پر بکھے اور ان کو کھالے، تمام مخلوق اس کے تابع فرمان ہوگی۔ کیونکہ تسخیرِ قلوب اس کا خاصہ ہے۔ (۹) ”اربعین اور یسیہ“ میں ہے ”يَا كَرِيمَ الْعَفْوَ ذَا الْعَدْلِ قَدْ مَلَأَ كُلَّ شَيْءٍ عَدْلَهُ“ سُورہ دی نے کہا جو حکمران اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے، اس کا عدل و ذکر پھیل جائے گا یونہی عالم ہے تو اس کا علم۔

## اللطيف

اس نام کی مستحق صرف وہ ذات ہے، جو مصلحتوں کی باریکیاں اور گہرائیاں اور نکتہ سنجیاں جانے، پھر نرمی سے ان کے حاصل کرنے میں راہنمائی فرمائے۔ سختی سے نہیں۔ و علم و عمل میں کامل طور پر اس صفت کا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تصور ہو سکتا ہے۔ اس کی پوری شرح کئی جلدوں میں نہیں سما سکتی۔ ہاں اس کے بعض گوشوں کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ کا ایک لطف جنین کو شکمِ مادر کے تین اندھیروں میں پیدا کرنا ہے۔ پھر ناف کے ذریعے اس کی حفاظت اور غذا کا بند و بست کرنا یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہوتا ہے، پھر مستقل طور پر منہ کا استعمال کرتا ہے۔ پھر پیدائش کے بعد اللہ کے اہام سے ماں کا پستانِ منہ میں ڈالنا اور چوسنا، بغیر تعلیم و مشاہدہ کے۔ خواہ رات کے اندھیرے ہوں۔ پھر جب تک دودھ سے کام چلتا ہے۔ دانتوں کی پیدائش میں تاخیر کرنا، پھر کھانا چبانے کے لیے دانت پیدا فرمانا۔ پھر دانتوں میں یہ تقسیم کہ چوڑے چبانے کے لیے۔ دائیں توڑنے کے لیے اور سامنے کے تیز دھار کاٹنے کے لیے۔ پھر زبان کو جس کی ظاہر غرض و غایت بونا ہے کھانا چبانے میں استعمال کرنا وغیرہ۔ اور اللہ تعالیٰ کا بند و پراہیک لطف یہ ہے کہ ان کو ضرورت سے زیادہ دیا اور طاقت سے کم تکلیف دی۔ اس کا ایک لطف یہ ہے کہ تھوڑے عرصہ میں یعنی عمرِ طبعی معمولی محنت سے، ہمیشہ کی سعادت



کامرانی تک پہنچنا بندوں کے لیے آسان فرمایا۔ اس کا ایک لطف خون و گوہر کے درمیان سے خالص دودھ، مکھٹی سے شہد، کیرے سے ریشم اور سیپی سے موتی نکالنا ہے۔ اس سبب سے عجیب تر یہ کہ گندے نطفے سے، اپنی معرفت کا امین، اپنی امانت کا حامل اور کائنات ارضی و سماوی کا شاہد بنایا۔ یہ بھی ایسا فن ہے جس کا شمار ممکن نہیں۔

**تخلیق** | اس وصف سے بندے کا حصہ، اللہ کے بندوں سے لطف و نرمی سے پیش آنا۔ پیار سے ان کو اللہ کی طرف بلانا اور اُخروی سعادت کی راہنمائی کرنا۔ نہ عیب لگانا نہ طعن و طنز سے کام لینا۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اچھے اخلاق پسندیدہ طرزِ عمل اور نیکی کے ذریعے قبولِ حق کی طرف ان کو مائل کیا جائے۔ چوری چھپری باتوں سے یہ طریق بہت بہتر ہے۔

**خواص** | اس کی خاصیت یہ ہے جو کوئی اسے اپنے نام کے اعداد کے برابر پڑھے اس سے دُکھ درد دور ہوتے ہیں جو کوئی اسے سو بار یا ایک تینتیس بار پڑھے اس کی تنگیِ فرخی سے بدل جاتی ہے۔ اور ہر کام میں اس سے لطف و کرم کا برتاؤ کیا جائے گا۔

## الْخَبِيرُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جس پر پوشیدہ خبریں، پوشیدہ نہ رہیں۔ یعنی جو مخلوق سے پوشیدہ ہیں۔ یہ علیم کے معنی میں ہے۔ لیکن جب علم کی نسبت باطنی پوشیدہ اُمور کی طرف کی جائے اسے خبر اور اس کے موصوف کو خبیر کہا جاتا ہے۔

**تخلیق** | اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ اسے اپنی کائنات میں ہونے والے حالات کی خبر ہو اور اس کی کائنات اس کا بدن اور دل ہے اور جن پوشیدہ اُمور سے دل متصف ہوتا ہے ان سے بھی باخبر ہو۔ مثلاً دھوکہ بازی، خیانت، نفس کا فریب،

کھوٹ۔ پچ و جھوٹ کو گڈ مڈ کرنا۔ ان سے پرہیز کرے اور ان کے مقابلہ کے لیے تیار رہے۔  
 اس کا خاصہ ہر چیز کی خبر دینا ہے جو کوئی سات دن اس کا ورد کرے اسے  
**خواص** حسبِ منشاء ہر خبر پر اطلاع ہو جائے گی۔ مثلاً گزشتہ زمانے کی خبریں، بادشاہوں  
 کے حالات وغیرہ۔ کتاب شمس المعارف میں یوں نہیں لکھا ہے جو کسی کے ہاتھ سے تکلیف  
 برداشت کرتا ہے کثرت سے اس کا ذکر کرے اس کی حالت بہتر ہو جائے گی۔ واللہ اعلم۔

## الْحَلِيمُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو مجرموں کے جرائم اور اپنے حکم کی خلاف ورزی  
 دیکھے پھر بھی مغلوبِ غضب نہ ہو، آپے سے باہر نہ ہو اور یہ چیز اسے قدرت ہونے کے  
 باوجود جلدی انتقام لینے پر برا بیچھٹ نہ کرے (صبر سے برداشت کرے)۔

بندے کا حصہ وصفِ علم میں وانشج ہے۔ علم و بردباری، انسان کی ان  
**تخلیق** اخلاقی خوبیوں میں سے ہے۔ جو لمبی چوڑی تفصیل سے مستغنی ہے۔

اس کی خاصیت ہے ریاست و راحت حاصل ہونا۔ جب رئیس اس  
**خواص** کا ذکر اختیار کرے اسے یہ چیز حاصل ہوگی۔ جو اسے کاغذ پر لکھ کر پانی  
 سے دھوئے پھر تھیلے یا آلہ کار پر وہ پانی مل لے، اس میں برکت ظاہر ہوگی۔ اور کشتی  
 پر طے توڑ دہنے سے محفوظ رہے۔ چوپائے پر لگائے تو ہر خطرے سے بچا رہے۔ اربعین  
 "دریہ میں" ہے۔

سہروردی نے کہا، جو اس کا ذکر کرے اس کی بات قبول ہوگی، عزت بڑھے گی۔ طاقت  
 میں اضافہ ہوگا کہ درندہ اس کا مقابلہ نہ کر سکے، نہ کوئی اور۔ جو کوئی اسے کاغذ پر لکھے در  
 اس میں اپنے محبوب کو کھلائے وہ اس سے محبت کرے گا۔ جو اس کو سبب پر لکھ کر محبوب  
 دے دے، ایسا ہی اثر کرے۔ ناجائز مقاصد کے لیے اس کا استعمال جائز نہیں۔

## الْعَظِيمُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جس کی اصل خفیت عقل کی دستریں ہیں نہ آجائیں۔ عظیم  
مطلق ہے جو تمام حدود عقل سے ور رہا ہو۔ اور اسے نہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

بندوں میں عظیم وہ انبیاء و اولیاء ہیں جن کی کئی صفت کہ حب عظیم پر بیان ہے۔  
[تخلیق] تو اس کا سینہ ہیبت سے بھر جائے اور دل پر مٹی طرح ہیبت زدہ ہو جائے پس  
انسانی کے لیے شیخ مرید کے لیے اور ستاذ شاگرد کے لیے عظیم ہے۔ چونکہ عقل سر کا  
صفات کی کثرت سے قاصر ہے پس اللہ عظیم ہے۔

اس کی خاصیت یہ ہے نہ جو شریعت سے سب کا ذکر کرے۔ وہ عزت اور  
تکلیف دو چیز سے متغایا ہے۔ بعین ادبیہ میں لکھا ہے۔ يَا خَفِيضُ  
النَّاءِ الْآخِرَةِ وَالْعَوْرَةِ وَالْمَحْدِ وَالْكِبَرِيَّةِ قَدْ بَدَأَ بِكَ رَحْمَةً وَرَحْمَةً  
وَمَنْ مَخْشَى بَدَأَ شَادَءَ دُرِّهِ وَدَاءَ بَاؤِ مَتْنِبِهِ پڑھے۔ رہنے والے ہم کرے محفوظ ہو جائے۔  
موتوں گناہوں کی بنا پر مایوس آدمی پڑھے۔ اُلفت و محبت پائے گا۔

## الْغَفُورُ

معنی غفار کے معنی میں ہے لیکن اس میں جو مبالغہ پایا جاتا ہے۔ وہ غفار میں نہیں  
پایا جاتا۔ غفار میں مغفرت کا معنی مبالغہ کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ سن مہر و جہان سے جوشے لوں  
یکے بعد دیگرے جرائم کو بخشتا ہے۔ پس فعال کثرت نفس کی خبر دیتا ہے اور فعل ماضی  
عقدگی کمال اور جامعیت کی۔ سو وہ اس معنی میں غفور ہے کہ اس کی مغفرت تمام اہل ہے۔  
[تخلیق] بندے کا اس صفت میں یہ تہہ ہے کہ جس امور میں جہنم پڑتی پسند  
کرتا ہے اپنے بھائی کے لیے بھی کرے اور صرف حویلوں کا ذکر کرے اور

ن کی تباہیوں سے صرفِ نظر کرے اور اس کے مقابلہ میں احسان کرے۔

اس کا خاصہ ہے دکھ درد و دور کرنا۔ یہاں تک بخار کے لیے تین بار رکھے، پندر

**خواص** ہو جائے گا۔ اور اگر سید الاستغفار، لکھ کر پانی میں گھول لے اور وہ پانی سکراتِ موت کی تنگی میں مبتلا شخص کے حلق میں ٹپکائے اس کی زبان چلے گی اور موت اس پر سان ہوگی۔ یہ بات ابلا لی نے مختصر حیاتِ العلوم کے آخر میں ذکر کی ہے اور بارہا آزمائی گئی ہے۔ اللہ توفیق دینے والا ہے۔

## الشُّكْرُ

معنی۔ وہ ذات جو کم عبادت کے بدلے بہت درجات عطا فرمائے۔ اور چند

روز دنیاوی نیک عمل کے عوض آخرت میں غیر محدود نعمتیں عنایت فرمائے کہ جنت کی نعمتیں ختم نہ ہوں گی۔

**شخص** انسان سوچتا ہے کہ کسی دوسرے انسان کا شکریہ ادا کرتے، کبھی تو اس کی نیکی کی ستائش سے اور اس کی نیکی کے عوض اس سے بڑھ کر بھلائی کر کے اور یہ ایک قابل ستائش وصف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ کرے، وہ اللہ کا شکر نہیں کر سکتا، بہر حال بندے کا اللہ کا شکر کرنا ایک محدود مفہوم میں نہیں ہو سکتا، بلکہ وسیع تر مفہوم میں ہوگا۔ کیونکہ اگر بندہ اللہ کی حمد و ثنا کرتا ہے تو اس کی یثنا، اللہ تعالیٰ کی حقیقی حمد و ثنا سے قاصر ہے کہ اس کی خوبیاں بیان و شمار سے ورہیں۔ اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ تو یہ اللہ کی ایک اور نعمت ہے۔ بلکہ خود شکر کرنا بعینہ ایک اور نعمت ہے۔ بہر حال اللہ کی نعمتوں کا بہترین شکریہ ہے کہ انہیں اللہ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرے، بلکہ اس کی اطاعت میں استعمال کرے اور یہ بھی اللہ کی توفیق و مدد سے ہی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل میں بڑا کلام ہے۔

**خواص** | اس کی خاصیت وسعت فراخی اور خیر و عافیت ہے۔ بدن وغیرہ میں یہاں تک کہ جس آدمی کے سانس میں تنگی، بدن میں تھکاوٹ اور جسم بھاری ہو اگر وہ اسے لکھ کر جسم پر لگائے اور تعویذ گھول کر پی لے اللہ کے حکم سے تندرست ہو جائے گا۔ اور اگر کمزور نظر والا اسے آنکھوں پر لگائے، برکت محسوس کرے گا۔ اسے اکتالیس بار لکھے۔

## الْعَلٰی

معنی۔ وہ ذات جس کے مرتبے سے اوپر کسی کا مرتبہ نہ ہو۔ اور تمام حسی و عقلی درجے اس سے پست ہوں۔ درجات عقلیہ کی مثال، سبب و مسبب، علت و معلول، فاعل و مفعول، قابل و مقبول، کامل و ناقص، یونہی اسباب کا آپس میں اور علتوں کا آپس میں اختلاف و تفاوت ہے۔ علو بلند کو کہتے ہیں، اور مختلف بلند درجات، یکبارگی با عقل موجودات کے لیے حاصل ہونا ممکن نہیں اور جس قدر حاصل ہوں گے اللہ تعالیٰ کے درجات ان سب سے بلند تر ہوں گے۔ مطلق بلند تر وہی ہے دوسرے اوروں کی بہ نسبت بلند ہیں۔

**تخلیق** | بندے کے لیے مطلقاً بلند ہونا ممکن نہیں، کیونکہ وہ جو درجہ پائے گا۔ عالم وجود میں اس سے کوئی نہ کوئی بلند تر درجہ ہوگا۔

**خواص** | اس کی خاصیت ابتدائی امور سے لے کر بلند تر امور سے بھی بلند تر ہونا ہے۔ سو اس کو لکھ کر چوٹے کے گلے میں لٹکائے۔ وہ معمول کے مطابق، بالغ ہوگا۔ اجنبی کی خاطر جمع ہوگی۔ محتاج ہے تو غنائم ملے گی۔ یہ سب اللہ کے فضل سے ہوگا۔ اے عین الدیۃ میں ہے: "يَا عَلِيَّ الشَّيْخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ زَيْفًا عُلَا"۔ بزرگ نے سروردی سے اس کا ایک فائدہ نقل کیا ہے لیکن ساتھ ہی کہا اس میں نظر اعتراض ہے۔ لہذا میں نے اسے چھوڑ دیا۔

## الْكَبِيرُ

اس کا معنی کبریا یعنی وہ جس کا مفہوم ہے کمال ذات کمال ذات سے میری  
مزد کمال وجود ہے۔ یہیں ہیں ۱۰ باتیں ہیں۔ اول۔ اس کا ازل وابد (ہمیشہ) دائم رہنا۔ دوم  
باری تعالیٰ کا وجود حق و وجود ہے جس سے ہر موجود کا وجود پیدا ہوتا ہے۔

تخلیق | بندوں میں کبریا کو ملے جس کی صفات کمال میں کوتاہی نہ ہو۔ بلکہ دور  
ایک پہنچے۔ یہ سے کہاں، اس کے عقل۔ علم اور پرہیزگاری میں ہے۔ سو کبریا  
وہ پرہیزگار، عالم ہے جو حق کی رہنمائی کرتا ہے۔

خاصیت | اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی کثرت سے اسے پڑھتا رہے اس پر علم  
مہریت کا۔ وہ، عمل جاتا ہے۔ اگر کھانے پر پڑھ کر میاں بیوی مل کر  
کہائیں۔ تو ان میں موافقت، منت پیدا ہو۔ ”یعین“ ”ایسیڈ“ میں ہے۔ ”يَا لَيْبِزَانْتِ  
الْتَدِي لَا تَهْتَدِي اَعْدُو“ ”تَوْصِفِ عَظَمَتِي“ ”سُورِدِي“ نے کہا اگر قرض دار  
اسے کثرت سے پڑھے اس قرض ادا ہو اور رزق پس فراخی ہو اور اگر اپنے عہد سے  
معدول شخص روزہ رکھ کر ایک ہزار بار روزانہ کے حساب سے سات دن پڑھے اپنے مقام  
پر بحال ہو گا۔ اگر جو بادشاہ ہو۔

## الْحَفِیْظُ

اس کا معنی نہ سمجھ لیا جائے، حفیظ کا  
معنی نہ سمجھ لیا جائے، حفیظ کا  
معنی نہ سمجھ لیا جائے، حفیظ کا  
معنی نہ سمجھ لیا جائے، حفیظ کا  
معنی نہ سمجھ لیا جائے، حفیظ کا

سے، صحن کو بیماری سے

بندوں میں لفظ وہ ہے جو اپنے دل اور عضا کو غلبہ و عتد، شہوت کی

**تخلیق**

خوابی اور غلبہ شیطان کے دوسروں سے بچائے۔

جو مضمیٰ استہاپہ ہے، درکھے اور احتمال کی اس کا ذکر کرے، اسی وقت

**خواص**

اس بات کو محسوس کرے گا یہاں تک کہ جو کوئی اس کا نقش اپنے پاس

رکھے، اور دنوں کے درمیان دوسروں سے، اس کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ واللہ اعلم۔

## الْمُقِيبُ

اس کا مطلب ہے غذائیں پیدا کر کے بدنوں تک پہنچانا۔ اور دونوں تک پہنچانا۔

اور دونوں کی غذا معرفت ہے۔ پس یہ رزاق کے معنی ہے، البتہ اس سے خاص

ہے، بلکہ رزاقی غذا اور وہ ایک ضروریات کو شامل ہے۔

بندے کا اس میں یہ صفت ہے کہ کھانا کھانے، نفس کو آتشوں کرے اور

**تخلیق**

غافل کرے، رہنمائی کرے۔

اس کی حاکمیت ہے سیر ہونا اور کرنا اگر روزے دار سے لکھ لے یا مٹی

**خواص**

ایر پڑھ کر پانی نہ تر کرے۔ پچھلے سے سوچ کرے، اسے جھوک دیا پسے

برداشت کی طاقت حاصل۔ جو روزے پر اسے سات بار پڑھے، پھر اس پر اسے

لکھ لے اور سفر میں رستہ پانی سے، بند کی کچھ بٹ سے محفوظ ہو، خصوصاً اگر صبح و شام

اس کے ساتھ سوۃ یاسین بھی ملا لے، یہ بات شیخ اور مجرب ہے، اور اس میں ایمان ہے۔

## الْحَسِيبُ

اس کا معنی ہے کافی۔ ایسی ذات جس کے پاس ہو وہ اسے کافی ہوگی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لیے حبیب اور کافی ہے اور حقیقت میں یہ صفت کسی اور کے لیے متصور بھی نہیں۔ کیونکہ کفایت میں ضروری ہے کہ کافی ہمیشہ موجود رہے اور اس کا وجود کامل ہے اور عالم ایجاد میں اللہ کے سوا کوئی ایسا معبود نہیں۔

بندے کا اس وصف میں محض مجازاً تھوڑا سا حصہ ہے اب اگر وہ اپنے بیٹے کی تربیت یا اپنے شاگرد کی تعلیم کا ذمہ اٹھاتا ہے تو یہ بھی کفایت میں ایک واسطہ ہے۔ لیکن کافی نہیں کیونکہ کافی اللہ ہی ہے۔

اس کی خاصیت ہے نسب اور رشتوں وغیرہ میں امن و امان کا قیام۔ لہذا رشتہ داروں کے دھوکہ فریب سے ڈرنے والا طلوع آفتاب سے پہلے اور غروب کے بعد ہر روز ستر بار اس کا ورد کرے، ہفتہ بھر سے پہلے محفوظ ہو جائے گا جمعرات کے دن سے شروع کرے۔ واللہ اعلم۔

## الْجَلِيلُ

معنی وہ ذات جس میں جلالی صفات پائی جائیں جو کہ غنا، ملک، تقدیس، علم اور قدرت وغیرہ صفات کمال ہیں۔ پس جلیل مطلق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ گویا کبیر کا تعلق کمال ذات جلیل کا تعلق کمال صفات اور ادراک بصیرت کی طرف منسوب کرتے ہوئے عظیم کا تعلق کمال ذات و صفات سب سے ہے۔ اور صفات جلال کو جب بصیرت بدرکہ کی طرف منسوب کیا جائے اسے جمال کہتے ہیں۔ اگرچہ لغت میں لفظ جمال صورت ظاہری کے لیے وضع کیا گیا ہے، جو آنکھ سے نظر آتی ہے۔ لیکن اسے صورت باطنہ کی طرف نقل کیا گیا ہے جو بصیرت سے دیکھی جاسکتی ہے۔ سو جب اس کا جلیل ہونا ثابت ہو گیا۔ تو وہ جلیل ہے اور ہر جلیل کا جمال جب معلوم و محسوس ہو تو وہ محبوب و معشوق ہوتا ہے۔

بندوں میں جلیل و جمال وہ ہے، جس کی باطنی صفات خوبصورت ہوں، جن



سے دل اور بصیرت لذت یاب ہوں۔ رہا جمال ظاہری، سو اس کا مقام نسبتاً کم تر ہے۔  
اس کی خاصیت ہے ظاہر ہونا اور اپنے عاملِ ذکر کے لیے جلالتِ شان پیدا  
خواص کرنا، خصوصاً جب اسے مشک و زعفران وغیرہ سے لکھے۔

## الْكَرِيمُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے معاف کر دے۔  
وعدہ پورا کرے۔ اور دیتے وقت اُمید بڑھ کر دے۔ یہ پرواہ نہ کرے کہ کتنا دیا کسے  
دیا، حساب نہ کرے۔ یہ پسند نہ کرے کہ حاجت مند اپنی حاجت کسی اور کے پاس لے جائے۔  
پس کریم مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

یہ خصلت کبھی بندے میں آجاتی ہے لیکن بعض امور میں، اور کسی قدر تکلف سے  
لہذا ناقص ہے۔

تخلّق

اس کی خاصیت ہے کریم ہونا اور کرم کرنا، جو سوتے وقت ہمیشہ کثرت سے  
اس کا ذکر کرے، اللہ دلوں میں اس کی عزت بٹھائے گا۔ اور جب اللہ تعالیٰ  
کا اسمِ گرامی اَلْكَرِيمُ ذُو الْعَرْشِ الْوَهَّابُ کا ہمیشہ ورد کرے اس کے ذرائع، وسائل  
اور بھائیوں میں اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔

خواص

## الرَّقِيبُ

اس کا معنی ہے علم و حفاظت والا۔ جو کسی چیز کی پوری پوری نگرانی کرے اور ہمیشہ  
اس پر نظر رکھے اسے رقیب کہتے ہیں۔ یہ بھی علم و حفظ کا معنی دیتا ہے۔ بشرطیکہ لازمی و  
دائمی ہو۔

بندے کے لیے وصفِ مراقبہ صرف اس وقت قابلِ ستائش ہوتا ہے جب

تحقق

اپنے رب اور قلب کے لیے کرے۔ یقین جانے کہ اللہ تعالیٰ ہر بات میں اس کا نگران و گواہ ہے۔

**خواص** | اس کی خاصیت یہ ہے کہ گمشدہ چیز واپس ملتی ہے۔ مال و اہل کی حفاظت سو جس کی کوئی شے گم ہو جائے وہ اسے کثرت سے پڑھے مل جائے گی۔ بیٹ میں بچے کا خطرہ ہو تو سات بار پڑھے۔ یونہی اگر سفر پر جانا چاہے تو اہل و عیال میں سے جس کا خطرہ ہو اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اس کو سات بار پڑھے۔ ان شاء اللہ خوف و خطر جاتا رہے گا۔

## الْمُجِيبُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جو سائل کے سوال کا قبولیت سے ذکر کرے۔ اور مانگنے والوں کی دعائیں قبول کرے بے بسوں کی حاجت براری کرے۔ بلکہ دُعا سے پہلے عطا فرمائے اور ایسی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

**تخلیق** | بندے کو چاہیے کہ اللہ کے حکموں پر عمل پیرا ہو۔ منع کرے تو باز آجائے بولے تو حاضر ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ کی عطا شدہ قدرت سے ہر سائل کو عطا کرنے کی عادت اختیار کر لے۔ اگر اختیار میں نہیں تو لطف و کرم سے جواب دے۔ کتنے ہی متکبر کہنے ہر ہدایت قبول کرنے سے گریزاں رہتے اور کوئی دعوت دی جائے حاضر نہیں ہوتے بلکہ اپنی شان و بڑائی کی حفاظت کرتے اور دعوت دینے والے سائل کے دل کی پروا نہیں کرتے۔ اگر ان اسباب پر غور کرے اور اس اسم مبارک کو دیکھے تو پتہ چلے۔

**خواص** | اس کی خاصیت دُعا کا جلد قبول ہونا ہے۔ بایں طور کہ دُعا کے ساتھ اس کا ذکر کرے خصوصاً اللہ کے اسم گرامی اَلْسَرِیُّعُ کے ساتھ۔ اُر بعین اور یسیر میں ہے۔ ”یا قَدِیْبُ اَلْمُجِیْبُ اَلْمُتَدَانِیُّ، کُلُّ شَیْءٍ قَرِیْبٌ“ ہروردی نے

کہا جو کوئی ہمیشہ اس کا ورد کرے، معاندین کی زبانیں بند ہو جائیں گی۔ اس کے لیے اسے تیسیس دن روزے رکھنا پڑیں گے۔

## الْوَاسِعُ

معنی سیقت سے بنا ہے اور وسعت کبھی علم کی طرف منسوب ہوتی ہے، جب معلوم کثیرہ کا احاطہ کرے اور کبھی احسان اور وسیع نعمتوں کی طرف۔ سو واسع مطلق اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔

بندے کی وسعت اس کے معارف و اخلاق میں ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ غربت کا ڈر، غلبہ حرص اور حاسدین کا غیظ و غضب بھی اسے تنگ کر سکتا۔

اس کی خصوصیت حصول وسعت و جاہ ہے اور سینے کی وسعت اس کا دھوکہ بازی اور حرص سے بچنا ہے۔ اس کا ذکر کرنے والا قناعت شعار ہے۔

## الْحَكِيمُ

اس کا معنی ہے حکمت والا۔ حکمت کا مفہوم ہے افضل ترین چیز کو افضل ترین علم سے پہچاننا۔ سو حکیم مطلق اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ بزرگ تر اشیاء کو بزرگ تر علم سے جانتا ہے۔ اور بزرگ ترین علم وہ ہے جو ازلی، دائمی ہے، جس کے زوال کا تصور بھی نہ کیا جاسکے۔ کبھی حکیم اس کو کہا جاتا ہے جو بہترین صنّاعی باریکیاں ایجاد کرے اور اس صنعت کو سچتہ کرے۔

جو تمام اشیاء کو جانتا ہو اور اللہ کی پہچان نہ رکھتا ہو وہ حکیم کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ اس نے بزرگ تر اور افضل تر ذات کو بزرگ تر علم سے نہیں پہچانا۔ علم کی عظمت، معلوم کی عظمت، سے ہے جس نے اللہ کو پہچان لیا، اس کی

بات نہ پہچانتے والے کی بات سے مختلف ہوگی۔ وہ جزیات سے کم ہی بحث کرے گا۔ اس کی باتیں کلی ہوں گی۔ کئی لوگوں نے حکمت کا اطلاق انہی کلمات کلیہ پر کیا ہے۔ جیسے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

مَا أَسُّ الْحِكْمَةِ خَافَةُ اللَّهِ، ترجمہ: اصل دانائی اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔

الْعَمَّةُ حِكْمَةٌ وَقَلِيلٌ فَاعِلُهُ۔ ترجمہ: خاموشی دانائی ہے اور اس پر عمل کرنے والا کم ہی کوئی ہوتا ہے۔

الْعَبْدُ نِصْفُ الْإِيمَانِ۔ ترجمہ: صبر نصف ایمان ہے۔ وغیرہ۔  
**خواص** | اس کی خاصیت ہے جہالت کو ختم کرنا اور حکمت کھول دینا۔ جو کثرت سے اس کا ذکر کرے اس سے خطرناک قسم کی جہالتیں ختم کی جائیں گی اور حکمت کا دروازہ اس کے لیے کھول دیا جائے گا۔

## الْوُدُّ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو تمام مخلوق کی بھلائی چاہے، اس سے احسان کرے اور سب کی تعریف کرے۔ یہ الرحیم کے معنی کے قریب ہے۔ ہاں اتنا فرق ہے الرحیم کے افعال کسی کمزور مرحوم کے متقاضی ہیں اور الودود کے افعال اس کے متقاضی نہیں بلکہ وہ کا نتیجہ ہی ابتداءً انعام و اکرام کرنا ہے۔

**مخلوق** | اللہ کے بندوں میں الودود وہ ہیں جو مخلوق خدا کے لیے وہی کچھ پسند کریں۔ جو اپنے لیے کرتے ہیں اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دیں۔ اس کا کمال یہ ہے کہ اسے غضب، کینہ اور کسی سے پہنچنے والی گزند، احسان کرنے سے منع نہ کرے۔

**خواص** اس کی خاصیت ہے ثبوت محبت، خصوصاً میاں بیوی کے درمیان جو کوئی کھانے پر ایک ہزار بار پڑھ کر بیوی کے ساتھ کھائے۔ بیوی پر اس کی محبت غالب آئے گی۔ اور سوائے اطاعت کے کچھ نہیں کر سکے گی۔ یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے، جو اس تاجر کی دُعا میں موجود ہے جس میں اس نے کہا تھا۔

يَا وَدُّدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدُ يَا مُبْدِيُ يَا مُعِيدُ أَشْأَلُكَ  
بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي مَلَأَ أَسْكَافَ عَرْشِكَ وَيَقْدِرُ رَيْكَ  
الَّتِي قَدَّرْتَ بِهَا عَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ وَيَبْحَثُكَ الَّتِي وَسِعَتْ  
كُلَّ شَيْءٍ لَدَالَةَ إِلَّا أَنْتَ يَا مُغِيثُ اغْنِيْ -

تین بار۔ اس حدیث کو ایک سے زائد آئمہ نے ذکر کیا ہے۔ اسے دیکھ لیجیو۔

## الْمَجِيدُ

اس کا معنی ہے، جس کی ذات شریف، افعال خوبصورت اور جو دو عطا وسیع ہو۔ گویا شرف ذات کے ساتھ، جب حُسن افعال مل جائے، اسے مجد اور ماجد بھی کہہ لیتے ہیں۔ اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ لوگوں سے کرم اور حُسن اخلاق سے معاملات کرے تاکہ بزرگ کہلائے۔

**خواص** اس کی خاصیت ہے جلالت، بزرگی اور ظاہری و باطنی صفاتی حاصل ہونا۔ یہاں تک کہ اجسام و نقوش کی دنیا میں بھی۔ علمائے کما کہ اگر برص کا مریض ایام بیض چمکتے دن۔ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ میں روزہ رکھے اور ہر رات افطار کے وقت اس کو کثرت سے پڑھے۔ اللہ تعالیٰ شفا یات کرے گا۔ خواہ بغیر سبب یا اس کے لیے اللہ کوئی سبب پیدا فرمادے گا۔

## الْبَاعِثُ

معنی وہ ذات جو اٹھنے کے دن مخلوق کو پیدا کرے گی اور قبروں سے مردوں کو اٹھائے گی اور سینوں کے چھپے راو ظاہر کرے گی۔ بعث کا معنی ہے آخرت میں اٹھانا۔ اس اسم پاک کی معرفت موقوف ہے۔ حقیقت بعث کی معرفت پر۔ اور یہ باریک ترین معرفت ہے۔ اکثر لوگ مبہم توجہات اور مجمل تخیلات کا شکار ہیں لیکن باطنی مشاہدے نے ارباب بصیرت پر واضح کیا ہے کہ انسان ہمیشہ کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور یہ کہ اس پر عدم نہیں، ہاں کبھی جسم سے اس کا تصرف ختم ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے مَرگیا۔ اور کبھی دوبارہ شروع ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے زندہ ہو گیا اور اُٹھایا گیا۔ یعنی جیسے پہلے تھا اسی طرح اس کا جسم زندہ کر دیا گیا۔ اس کی تفصیل کی اس کتاب میں گنجائش نہیں۔

**تخلیق** حقیقت بعث مردوں کے زندہ کرنے کی طرف لوٹتی ہے یعنی ان کو دوبارہ زندہ کرنا اگر بندے کا مخلوق کو تعلیم دینے سے کوئی تعلق اور ان کو اللہ کی طرف بلاتا رہا ہے۔ تو یہ بھی ایک قسم کی زندگی ہے۔ یہ انبیاء کرام اور ان کے وارث علما کرام کا مرتبہ ہے۔ جو شخص سوتے وقت سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے سولہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کو منور و روشن کریگا۔ اور اسے علم و حکمت عطا فرمائے گا۔

## الشَّهِيدُ

اس کا معنی خصوصی اضافت کے ساتھ علیم کی طرف رجوع کرتا ہے۔ جب مطلق علم کا اعتبار کیا جائے تو عَلِيمُ ہے۔ اور جب اس کو غیب اور اُمور باطن کی طرف منسوب کیا جائے تو خَبِيرُ ہے اور جب اس کو اُمور ظاہرہ کی طرف منسوب کیا جائے، شہید ہے۔

**تخلیق** بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے جیسے

اسے دیکھ رہا ہے اور معلوم کر کے بات کرے۔

اس کی خاصیت باطل سے حق کی طرف رجوع کرنا ہے، یہاں تک کہ اپنے نافرمانی  
**خواص** بیٹے کو پیشانی سے پکڑ کر یہ دم کرے یا نافرمان بیوی ہے اس پر دم کرے، ان  
 کا حال بہتر ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

## الْحَقُّ

اس کا معنی ہے باطل کا مقابل۔ جس چیز کی خبر دی جاسکتی ہے یا مطلقاً باطل ہے۔  
 یا مطلقاً حق، یا من وجہ حق اور من وجہ باطل۔ پس جو ممکن بذاتہ ہے وہ مطلقاً باطل ہے۔ واجب  
 بذاتہ مطلقاً حق ہے۔ کیونکہ حقیقت میں موجود بذاتہ وہی ہے۔ جس سے ہر حقیقت اپنا وجود پاتی  
 ہے اور جو اپنی ذات میں ممکن اور غیر کی وجہ سے واجب ہے، وہ ایک وجہ سے حق اور دوسری  
 وجہ سے باطل ہے۔ اپنی ذات کے لحاظ سے اس کا کوئی وجود نہیں لہذا باطل ہے اور غیر کی وجہ  
 سے اس کا وجود ہے لہذا اس لحاظ سے حق ہے، اور کبھی عقل میں آنے والی چیز جو عقل کے مطابق  
 ہو، حق کہلاتی ہے۔ اس کا ذاتی نام موجود اور اسی کو جب اس عقل کی طرف منسوب کریں،  
 جس نے اس کی حقیقت کو جانا، اسے حق کہا جاتا ہے۔ صفت حق اقوال پر بھی بولی جاتی ہے اور  
 کہا جاتا ہے قول حق۔ قول باطل۔

بندے کا اس اسم میں یہ حصہ ہے کہ اپنے آپ کو باطل (فانی) سمجھے۔ اور اللہ  
**تخلیق** کے سوا کسی کو حق (باقی) نہ سمجھے کیونکہ بندہ اپنی ذات میں حق (دانی) نہیں بلکہ  
 حق کے وجود سے موجود ہے۔ اپنی ذات سے نہیں، اور اہل تصوف پر جب کہ اپنی ذاتی فنا  
 غالب ہوتی ہے، تو ان کی زبانوں پر اکثر حالات میں اسمائے باری تعالیٰ میں سے حق جاری  
 رہتا ہے کیونکہ وہ فانی کے بجائے ذات حقیقی کا لحاظ کرتے ہیں اور متکلمین چونکہ ابھی تک افعال  
 سے دلیل پکڑتے ہیں لہذا ان کی زبان پر اکثر اسم الباری جاری رہتا ہے۔ جو خالق کا ہم معنی ہے۔

**خواص** | اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کوئی مرتبہ شکل کے کاغذ کے ہر کونے پر اسے لکھ کر سحری کے وقت ہاتھ میں پکڑ کر آسمان کی طرف اٹھائے، اللہ اس کی پریشانی دور فرمائے گا اور جو شخص لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ - روزانہ سو بار پڑھے وہ غربت سے نجات پائے گا، اور اسے اپنے مقاصد کے حصول میں آسانی ہوگی، اور جو کوئی دن میں ہزار بار پڑھے اس کے اخلاق سنور جائیں گے۔ اور طبیعت درست ہوگی۔

## الْوَكِيلُ

اس کا مطلب ہے وہ ذات جس کے سپرد کام کیے جائیں۔ پھر وکیل کی دو قسمیں ہیں۔ اول وہ جس کے سپرد بعض کام کیے جائیں یہ ناقص ہے۔ دوسرا وہ جس کے سپرد تمام معاملات کر دیئے جائیں اور اپنی ذات کے لحاظ سے، اس قابل ہو کہ تمام امور اسے سونپ دیئے جائیں۔ اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے وہی وکیل مطلق ہے۔

**تخلیق** | بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ اپنے ایماندار بھائی کی حاجت روائی کی کوشش کرے اور عمل کے بعد نتیجہ سپرد خدا کر دے۔ اسی پر بھروسہ رکھے۔ کسی اور سے مدد مانگنے کے بجائے اس سے نجات طلبی کو کافی سمجھے۔

**خواص** | اس کی خاصیت ہے حاجتیں پوری کرنا اور مصائب سے بچانا۔ جسے اندھی یا گرج چمک سے ڈر محسوس ہو۔ وہ کثرت سے اس کا ورد کرے مصائب اس سے رُخ پھر جائے گا اور اس کے لیے رزق اور بہتری کا دروازہ کھل جائے گا۔ واللہ اعلم۔

## الْقَوِيُّ — الْمَتِينُ

لفظ قوت، کامل طاقت پر اور متانت اس قوت کی شدت پر دلالت کرتی ہے، پس اللہ تعالیٰ اس حیثیت سے کہ کامل طاقت کا مالک ہے قوی ہے اور بحیثیت، سخت قوت کے



متین ہے اور یہ بھی معنی قدرت کی طرف رجوع کرتا ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کا یقین ہے وہ ہر چیز میں اس کی قوت و طاقت

**تخلیق**

کی طرف رجوع کرے گا۔ اور اس کی طاقت و قدرت سے، ہر دوسری قوت و طاقت سے غائب ہو جائے گا کیونکہ ہر شے کی طاقت اسی سے ہے اس اسم پاک سے قربت حاصل کرنے سے ایسا تعلق پیدا ہو جاتا ہے کہ تدبیر و تقدیر کے بکھڑوں سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ دعویٰ ختم ہو جاتا ہے اللہ کا احسان نظر آتا ہے۔ مخلوق کا ڈر اور دنیا کے غم و الم ختم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی ذات سے تعلق مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہاں تک اس سلسلہ میں تم کسی ملامت گو کی ملامت سے ڈرتے نہیں۔ اور کسی صورت اس تعلق میں کمزوری نہیں آتی۔ جو اس کی عظیم قوت اور اس کی مضبوطی کو پہچان لے، وہ نہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ اس کے سوا کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسی پر اعتماد و یقین رکھتا ہے اس اسم سے قربت حاصل کرنا، اس کے تعلق و تخلیق سے اعلیٰ ہے۔ کیونکہ اس میں تاکید معنوی پائی جاتی ہے۔

قوی کی خاصیت وجود میں قوت کا ظہور ہے جو کمزور بہت اسے پڑھے، قوت

**خواص**

محسوس کرے گا۔ کمزور جسم والا جسمانی طاقت پائے گا۔ مظلوم، ظالم کی ہلاکت

کے لیے ہزار بار پڑھے کامیاب ہوگا۔ اسے یہی کافی ہوگا۔ متین کی خاصیت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ

کے اسم گرامی اَلْقَوِی کے ہمراہ اس کا ذکر کرے، اس کے لیے طاقت کا ظہور ہوگا۔ گنہگار

نوجوان مرد یا عورت پر دس بار پڑھ کر دم کرے و داپنی بدکرداری سے باز آجائے گا۔ واللہ اعلم

**اَلْوَلِی**

اس کا معنی ہے محبت کرنے والا، مدد کرنے والا۔ مدد کرنے کا مفہوم ظاہر ہے کہ وہ

دین کے دشمنوں کا قلع قمع کرتا، اور اپنے دوستوں کی مدد فرماتا ہے۔

تخلیق بندوں میں ولی وہ ہے جو اللہ اور اس کے ولیوں سے محبت کرے۔ اس کی اور

**تخلیق**

اس نے ادب کی مدد کرے۔ اس لیے دشمنوں سے دشمنی رکھے۔ اور اس کے دشمنوں میں سے نفس اور شیطان بھی ہیں۔ پس جو ان دونوں کو ذلیل کرے، اللہ کے دین کی مدد کرے، اللہ کے ولیوں سے محبت اور اس کے دشمنوں سے دشمنی کرے۔ بندوں میں وہی ولی ہے۔

جو اس پر ہمیشہ عمل کرے، اس کے لیے ولایت کا ثبوت اس کی خاصیت ہے۔  
**خواص** یہاں تک کہ اس کا حساب کتاب آسان ہوگا، اور جو کوئی ہر جمعہ کی رات ایک ہزار بار پڑھے اسے اس کا مقصد حاصل ہوگا۔

## الْحَمِيدُ

وہ جس کی صفت و ثنا بیان کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہی حمید ہے۔ کیونکہ ازل سے بد تک اپنی صفت و ثنا کر رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ اور اس کے بند سے بھی ہمیشہ ثنا گو ہیں۔ اور اس کا تعلق ان صفات جلال بندگی اور کمال سے ہے جو ذکر کرنے والوں کے ذکر کی طرف منسوب ہوتی ہیں۔ کیونکہ حمد کا مفہوم ہے، صفات کمال کا صفات کمال کی حیثیت سے ذکر کرنا۔

**مخلوق** بندوں میں حمید وہ ہے جس کے عقائد، اخلاق اور اعمال سب پسندیدہ ہوں۔  
**خواص** اس کی خاصیت اخلاق، افعال اور اقوال میں اچھا نام پیدا کرتا ہے۔ ”ابین دینیہ“ میں ہے۔

يَا حَسِيدَ الْعَالَمِينَ ذَا الْمَنِّ عَلَى جَسَدِهِ خَلْقِهِ يُلْطِفُهُ۔  
 ”اے اچھے کاموں والے، اپنی مہربانی سے اپنی تمام مخلوق پر احسان فرمانے والے“  
 مہروردی نے کہا اس کا ہمیشہ ورد کرنے والا، بے حساب مال پائے گا اس میں

برہمی ہے

يَا تَحْمُودُ ذَا بُلْغَةِ الرِّدَاءِ هَامُ كُنْهِ جَلَالِ ثَنَائِهِ عِزِّهِ وَتَجَدُّدِهِ۔

اے محمود استودہ جس کی عزت و بزرگی کی عظیم تعریف کی حقیقت کو وہم و گمان نہ پہنچ سکیں۔

کہا جو صحیح طور پر اس کا ہمیشہ ورد کرے، لوگوں سے پرہیز کرے، ان کی عیش کو نشی سے نفرت کرے، ان کی محفلوں سے دُور رہے، اس کے بعد پچاس دن مکمل گوشہ نشینی اختیار کرے، ہر روز جس قدر ہو سکے پڑھے، درجہ ولایت پر ترقی پائے گا۔ واللہ اعلم۔

## الْمُحْصِي

اس کا معنی ہے عالم۔ لیکن جب علم کو معلومات کی طرف اس طرح منسوب کریں کہ تمام معلومات کو شامل ہو، اور شمار کرے اور ان کا احاطہ کرے اسے احصا کہا جاتا ہے اور محصی مطلق وہ ذات ہے جس کے علم میں ہر چیز کی حقیقی تعریف اس کی تعداد اور حد واضح ہو۔ اس وصف میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ اپنی حرکات و سکنات کا شمار کرتا رہے اور ظاہر و باطن میں اللہ کو نگران جانے۔

اس کی خاصیت دلوں کی تسخیر ہے۔ جو کوئی روٹی کے بیس ٹکڑے لے، اور ہر ٹکڑے پر بیس مرتبہ اسے پڑھے، مخلوق اس کے تابع فرمان ہوگی۔ ایک عبارت میں ہے وہ ٹکڑے اسے کھلاتے، جسے مسخر کرنا چاہتا ہے۔ اللہ کے حکم سے مسخر ہوگا۔

## الْمُبْدِي — الْمُعِيدُ

الْمُبْدِي کا معنی ہے موجد لیکن اگر سجاد کی پہلی کوئی مثال نہ ہو تو اسے کہا جاتا ہے اور اگر پہلے سے اس کی مثال ہے تو اسے (اعادہ) پھیرنا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی مثال سابق کے، لوگوں کو پیدا فرمایا، پھر وہی ان کو دوبارہ زندہ کر کے اکٹھا کرے گا۔

**تخلیق** یہ ہے کہ بندہ ابتدا کی طرف لوٹے۔ اور نفس کو ابتدا سے انتہا کی طرف پھیر دے پھر بلا کم و کاست انتہا کو ابتدا سے بدلے اور ابتدا کو انتہا سے۔

**خواص** اس کی خاصیت یہ ہے کہ سحری کے وقت حاملہ کے پیٹ پر انتیس بار پڑھ کر دم کرے، اس کے پیٹ میں جو حمل ہے وہ محفوظ رہے گا۔ ضائع نہیں ہوگا۔ **الْمُبْدِی** **الْمُعِیْدُ** کی خاصیت یہ بھی ہے کہ ذہن میں محفوظ چیز جب بھول جائے تو اس کو یاد کرنے کے لیے اس کا ورد کرے۔ خصوصاً جب اس کی نسبت **الْمُبْدِی** کی طرف کرے۔

اربعین اور سیہ میں ہے۔

”يَا مُبْدِیُّ الْبَدَائِعِ لَمْ يَبْعِدْ فِي انْشَاءِهَا

عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهِ“

اے عجیب مخلوق پیدا کرنے والے جس نے اس کی پیدائش میں مخلوق سے مدد نہیں مانگی۔

سُہروردی نے کہا اس پر ہمیشہ عمل کرنے والا اپنی عزت بڑھائے گا۔ اور جو کوئی ایک ہزار بار اس کا ورد کرے۔ اس کی حیرانی دور ہوگی اور جس چیز میں اس کی بہتری ہے۔ اس کی راہنمائی حاصل ہوگی۔

## الْمُحْسِنُ — الْمُعِیْتُ

اس کا معنی بھی ایجاد کی طرف لوٹنا ہے۔ لیکن موجود اگر زندگی ہے تو اسے احیاء کہا جاتا ہے اور موت ہے تو اس کو اِمَاتَتْ کہا جاتا ہے۔ اور موت و حیات کا خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

یہ کہ بندہ اپنی معلومات کو اللہ کی اطاعت کے لیے زندہ رکھے اور ان کو اللہ **تخلیق** کی نافرمانیوں سے ماردے، معدوم کرے۔

**خصوصیات** | **الْمُعِیَّتِ** کی خاصیت اُلفت و محبت پانا۔ جو کسی جابر سے ڈرے یا قید کا خطرہ ہو تو جس کا ڈر ہے اس کے اسجد کے لحاظ سے اعداد مکالمے اور روٹی کے اتنے ٹکڑوں پر اسے پڑھ کر کھائے۔ **مُیِّتٌ** کی خاصیت یہ ہے کہ جو شخص اپنے اوپر جرائم کا ارتکاب کر کے ظلم کرتا ہے۔ اور نفس مائل بہ اطاعت نہیں ہو رہا۔ اطاعت گزار ہو جائے گا۔

## الْحَیُّ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو فاعل اور بہت علم والی ہو۔ یہاں تک کہ جس میں فعل و علم بالکل نہ ہو وہ مُردہ ہے۔ اور علم و ادراک کا کم تر درجہ یہ ہے کہ صاحب علم اپنے آپ کو جانتا ہو۔ اور جو اپنا شعور بھی نہ رکھے وہ جماد ہے، مُردہ ہے۔ پس کامل و مطلق زندہ وہ ذات ہے۔ جس کے علم میں تمام معلومات اور جس کے فعل میں تمام موجودات ہوں۔ اور وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔ بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ درجہ شہادت حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

**تخلّق** | کیونکہ شہدا اپنے رب کے ہاں زندہ اور رزق پاتے ہیں۔

**خصائص** | اس کی خاصیت ہے ہر چیز میں زندگی کا ثبوت۔ ”اربعین ادبیہ“ میں ہے۔

”يَا حَيُّ ثَبِّينَ لَا تَحْيِي فِي دُمُومِيَّةٍ مُلْكِهِ وَبَقَاؤُهُ“

”اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! جس کے دائمی ملک اور بقا میں کوئی اور

دائمی زندہ نہیں۔“

سُہرر دی نے کہا جو کوئی اسے تین لاکھ مرتبہ پڑھے، کبھی بیمار نہ ہو۔ اور جو کوئی اسے چینی کے برتن میں کستوری اور عرقِ گلاب سے لکھ کر مصری کے شربت میں حل کر کے تین دن پیئے انشاء اللہ بیماری سے شفا پائے گا۔

## الْقَيُّوْمُ

معنی۔ جان لیجیے، کہ جو ہر گوجہ خود بخود قائم ہوتا ہے اور کسی ایسے محل سے

بے پرواہ ہوتا ہے جو اسے قائم رکھے بخلاف انراض و اوصاف کے۔ ذکر و اپنے قیام و وجود میں کسی جوہر کے تابع ہوتے ہیں، لیکن ان امور سے مستغنی نہیں ہوتا، جو اس کے وجود کے لیے ضروری ہیں۔ پس وہ امور اس کے وجود کے لیے شرط ہیں، سو جوہر بھی خود بخود قائم نہ ہوا۔ کیونکہ وہ اپنے قیام میں دوسرے کے وجود کا محتاج ہے۔ اگرچہ کسی مکان و محل کا محتاج نہیں۔ اب اگر وجود میں ایسا موجود ہے جس کی ذات ہی اس کے وجود کے لیے کافی ہے اور اس کا قیام کسی غیر سے نہیں، اور اس کے دائمی وجود کے لیے کسی اور کا وجود شرط نہیں، تو یہ مطلقاً قائم بنفسہ ہے، پھر اس کے ساتھ ساتھ اگر ہر موجود اس کے ساتھ اس طرح قائم ہے کہ اشیا کا وجود اور دوام وجود اس کے بغیر متصور ہی نہیں، وہ قیوم ہے کیونکہ اس کا قیام اس کی ذات سے ہے اور باقی تمام چیزوں کا قیام اس سے وابستہ ہے، اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

**متخلّق** بندے کا دخل اس وصف میں اتنا ہی ہے جتنا وہ اللہ کے ماسوا سے مستغنی ہے۔ اس کی خاصیت ذات و صفات میں قیام و قیومیت کا حصول ہے، قول کے **خواص** لحاظ سے اور فعل کے لحاظ سے جو تنہائی میں اس کو پڑھے، اس کی نیند اڑ جائے گی۔ اربعین ادریسیہ میں ہے۔

”يَا قِيَوْمُ فَلَا يَفُوتُ شَيْءٌ مِنْ عَلَيْهِ“

”اے قیوم، جس کے علم سے کوئی شے غائب نہیں۔“

سُحر رومی نے جو کوئی اسے گھر اگر پڑھے وہ حملے سے محفوظ رہے گا۔ اگر کمزور ذہن والا، تنہائی میں اسے روزانہ سولہ بار پڑھے اللہ تعالیٰ اسے نسیان کی مرض سے محفوظ فرمائے گا۔ اس کا حافظہ قوی اور دل روشن فرمائے گا۔ ترکیب سے پڑھنا چاہیے۔ تو صبح صادق اور طلوع فجر کے درمیان پڑھے۔ ذکر اپنے دل میں بے اندازہ خیر و توفیق محسوس کرے گا۔ رسالہ قشیریہ میں ابو علی کتافی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں، یکے تو عرض کیا، یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ میرا دل مُردہ نہ فرمائے۔ فرمایا اگر چاہتے ہو کہ تمہارا دل زندہ رہے اور کبھی نہ مرے تو روزانہ چالیس بار پڑھا کرو۔ **يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ**۔

## الْوَاحِدُ

معنی یہ لفظ فَايِدُ کے مقابلہ میں ہے۔ **وَوَاحِدٌ** پانے والا۔ **فَايِدٌ** نہ پانے والا۔ گم کرنے والا۔ **واحد** وہ ذات جس کے پاس ہر نامی چیز موجود ہو۔ **در** اللہ تعالیٰ کی جتنی صفات کمال لازمہ ہیں، وہ ذات باری تعالیٰ میں موجود ہیں، اس اعتبار سے وہ **واحد** ہے۔ وہی **واحد مطلق** ہے۔ اس کے سوا دوسرے اگرچہ کچھ صفات کمال اور ان کے اسباب رکھتے ہیں، لیکن دیگر سے محروم ہیں۔

بندہ وہ تمام صفات کمال اپنی ذات میں جن کرے۔ جو اللہ نے اسے دکھائی **تخلیق** ہیں تاکہ نہ شرمندہ ہو اور نہ کسی حال میں سُست ہو۔

اس کی خاصیت دل کو قوت دینا ہے اور یہ صفت اسے متقی بنے جو کھانے **خواص** کے ہر لقمہ پر اسے پڑھے۔ واللہ اعلم۔

## الْمَلِكُ

معنی یہ مجید کے معنی میں ہے، بمعنی بزرگ۔ جیسے عالم بمعنی عظیم۔ لیکن فیصل میں یاد تر مبالغہ پایا جاتا ہے۔

بندے کا اس میں یہ حصہ ہے کہ مخلوق سے ارادہ اشیا کو بخلاق سے رابطہ قائم کرے۔ اس طرح بندہ ہمتی اور اچھے حال سے وہ بزرگ ہوگا۔ **تخلیق**

اس کی خاصیت دل کو روشن کرنا ہے۔ سو جو کوئی اس کا آئنا ذکر کرے کہ

پر اس کا حال غالب آ جائے، اس کا دل روشن ہوگا۔

## الْوَحْدُ

معنی وہ ذات جو تقسیم نہ ہو۔ جیسے جوہر ذرہ اور جس کی طرح دوسرا نہ ہو، یعنی اس کی نظیر نہ ہو۔ جیسے سورج۔ سوکھا جاتا ہے کہ جوہر اور نقطہ تقسیم نہیں ہوتے۔ ان کا جُز نہیں۔ اللہ تعالیٰ واحد ہے، اس معنی میں کہ اس کی ذات میں تقسیم ہونے کی صفت محال ہے سورج کی اگرچہ نظیر نہیں لیکن اس کی نظیر ممکن ہے۔ پس واحد مطلق ازل سے اب تک یعنی ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی ہے، اور بندہ اس وقت واحد دیکتا، ہوتا ہے، جب اس کی نوع سے کوئی فرد اس کی نیک عادات میں سے کسی ایک (یا زائد) خصلت و عادت میں اس کی نظیر نہ ہو اور یہ صفت اس کی نسبت سے ہوگی۔

یہ کہ بندہ اللہ کی عبادت و عبودیت میں اشکال و امثال سے اس طرح بیکتا ہو،

**متخلّق**

جیسے اس کے لائق ہے۔

اس کی خاصیت، دل سے تمکّن دُور کرنا ہے، جو کوئی صدقِ دل سے اسے ہزار بار پڑھے اس کے دل سے تمکّن دُور ہو جائے گی۔ مخلوق کے دُور کو دُور کرنے کے لیے یہ کافی ہے۔ جو دنیا و آخرت کی ہر مصیبت کی اصل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ  
الْاَحَدُ الْقَمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ  
لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ -

ترجمہ: ”اے الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اللہ ہے۔ ایک، بیکتا، بے نیاز جس کی نہ کوئی اولاد، نہ وہ کسی کی اولاد، اور جس کی برابر ہی کا کوئی نہیں“



آپ نے فرمایا اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ذریعے سوال کیا جس کے ذریعے  
دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے اور سوال کیا جائے تو ملتا ہے۔ اربعین اور بیئہ میں ہے۔

يَا وَاحِدُ، الْبَاقِيْ اَدْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَ اَخِيْرُكَ -

اے تنہا، باقی ہر شے سے پہلے اور آخر“

سُہروردی نے کہا، جس آدمی کو مسلسل پریشان کن خیالات آئیں وہ اس کا ورد  
کرے، دور ہوں گے۔ جس کو بادشاہ کا ڈر ہو وہ نمازِ ظہر کے بعد پانچ سو بار اسے پڑھے،  
محفوظ ہوگا، غم دور ہوگا، دشمن دوست ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

ترمذی کی روایت میں اَلْاَحَدُ موجود نہیں اور تعداد صرف اس صورت میں

تنبیہ

صحیح ہے جب اس کا ذکر نہ کیا جائے۔ اس میں اور واحد میں فرق یہ ہے۔

کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اس حیثیت سے کہ ترکیب و مقادیر سے پاک ہے۔ تجزیہ و انقسام  
قبول نہیں کرتا۔ واحد ہے اس حیثیت سے کہ مثل سے برتر ہے کہ اس کی ذات کی طرف  
تعدد و اشتراک راہ پائے۔ شیخ زرق نے کہا اس کی یعنی احد کی خاصیت عالمِ قدرت  
اور اس کے آثار کا ظہور ہے۔ یہاں تک کہ اگر با وضو ہو کر تنہائی میں اسے ایک ہزار بار  
پڑھے تو اس کے لیے قوت و ضعف کے مطابق عجائب و غرائب ظاہر ہوں گے۔  
واللہ اعلم۔

## اَلصَّمَدُ

معنی حمد وہ ہے جس کی طرف حاجتوں میں رجوع اور مرغوبات میں قصد کیا جائے۔

اور جس ذات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دینی و دنیاوی مشکلات کے حل کا مرکز بنائے۔  
اور اس کے ہاتھ و زبان سے مخلوق کی حاجت براری فرمائے۔ یقیناً اس کو اس وصف  
کا فیضان نصیب ہوا۔ لیکن حمد مطلق وہی ہے جس کی طرف تمام حاجات میں رجوع کرے۔

اور وہ اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔

اس وصف سے موصوف ہونا یہ ہے کہ بندہ، بندوں کی حاجات میں مدد کرے اور  
**تخلّق** ان کی پناہ گاہ بنے۔

اس کی خاصیت حصول خیر و صلاح ہے جو کوئی سحری کے وقت اس کو ۱۲۵ بار  
**خواص** پڑھے اس پر صدق و سچائی کے آثار ظاہر ہوں گے۔ اور ذکر کرنے والا جب تک

اس کا ذکر کرے بھوک کی تکلیف سے دوچار نہیں ہوگا۔ ”ربعین اور سیئہ میں ہے۔

يَا صَدُّ بَعْلِيهِ مِنْ غَيْرِ شَبِيهِ وَلَا شَيْءٍ كَمِثْلِهِ،

”اے وہ ذات جو اپنے علم کے ساتھ بلا ثیل، بے نیاز ہے، اور جس کی مثل  
 کوئی شے نہیں“

سُھرُرمی نے کہا جس پر فسق و فجور کا قلبہ ہو، اولیٰ اس سے جان نہ چھڑا سکے وہ  
 جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھے اور دنوں لذیذ چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرے۔  
 اور ہر روز سو بار اس کا ورد کرے اس سے صلاح کا اثر ظاہر ہوگا۔

اگر چینی کے برتن پر اسے لکھ لے اور خاوند کو پلائے اس کی محبت مضبوط ہو۔ اب  
 اچھے مقصد کے لیے اس سے مدد لے، بھوک کی تکلیف کبھی محسوس نہ ہوگی (رزق ملے گا،  
 میں کچھ حضرات کو ایسی تلقین کی ہے اور اس کی برکت دیکھی ہے۔ واللہ اعلم۔

## الْقَادِرُ — الْمُقْتَدِرُ

ان دونوں کا معنی ہے قدرت والا۔ لیکن مقتدر میں زیادہ مبالغہ ہے۔ قدرت کا  
 مفہوم ہے وہ چیز جس سے کوئی طے شدہ شے، طے شدہ ارادہ و علم سے، ان کے موافق واقع  
 ہو۔ قادر وہ ہے کہ چاہے کرے اور چاہے نہ کرے۔ یہ شرط نہیں کہ ضرور چاہے اور قادر  
 مطلق وہی ہے جو ہر موجود کو ایک نئی شان سے وجود میں لائے اور کسی اور کی مدد کا محتاج

نہ ہو۔ اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ رہا بندہ، سو اس میں کچھ نہ کچھ قدرت ہے مگر ناقص جس میں اپنے آپ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں۔

**تخلیق** | بندہ اللہ کی مُراد و مرغوب پر عمل کرنے سے معذوری کا اظہار نہ کرے اور جہاں تک ہو سکے کوشش کرتا رہے اور اس کی اطاعت میں ہر ممکن قدرت کھپا دے۔  
**خصائص** | قادر کی خاصیت ہے، قدرت کو اُبھارنا۔ جب عبادت میں ظاہری یا باطنی کمزوری محسوس کرے تو دو نفل ادا کر کے سو بار اس کا ورد کرے، اور اگر وضو کرے تو اسے پڑھے دشمن پر غلبہ پائے اور ان کے مقابلے میں کامران رہے۔ المقصد اس کی خاصیت ہے اس کی تدبیر مولیٰ تعالیٰ کی طرف سے ہوگی۔ جو کوئی نیند سے بیدار ہو کر اس کا ورد کرے، اس کی مُراد کی اللہ تعالیٰ خود تدبیر کرے گا۔ یہاں تک کہ اسے خود تدبیر کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔

## الْمُقَدَّمُ ————— الْمَوْخِرُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو قریب کرے اور دُور کرے جس کو اس نے قریب کہا اسے آگے کیا، جس کو دُور کیا اسے پیچھے کر دیا۔ اس میں ایک مقصود و مرکز لازمی ہے، جو غایت ہو، اسی کی نسبت آگے ہونے والا آگے ہو، اور پیچھے ہونے والا پیچھے ہو۔ و مقصد اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ کے نزدیک مُقدم و دے جو اس کے قریب ہے، ہر پیچھے والا، اپنے سے آگے والے کی بہ نسبت پیچھے اور اپنے سے پیچھے والے کی بہ نسبت آگے ہوتا ہے۔ اور آگے پیچھے کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مراد یہ کہ وہ مرتبہ میں کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے کرنے والا ہے۔

**تخلیق** | بندے کا اس میں یہ جھٹ ہے کہ اللہ کی پسند کو مُقدم رکھے اور اپنے نفس کو اللہ کی ناپسند سے پیچھے رکھے۔

**خواص** | مقدم کی خاصیت ہے جنگ میں قوت کا اظہار اور اپنا بچاؤ۔ میدان جنگ میں جاتے وقت اس کا ذکر کرے۔ مؤخر کی خاصیت ہے ہر فیصلے سے پیچھے ہٹ جاتا۔ جو کثرت سے اس کا ذکر کرے اس پر توبہ و پیرہیز گاری کا دروازہ کھل جائے گا۔  
واللہ اعلم۔

## الْأَوَّلُ — الْآخِرُ

معنی جان۔ لیجیے کہ اول کسی کی نسبت سے اول ہوتا ہے اور یہ دونوں (اول، آخر) آپس میں متناقض ہیں۔ پس ایک چیز، ایک نسبت سے، کسی ایک کی بہ نسبت بیک وقت اول و آخر نہیں ہو سکتا۔ سو بیک وقت دونوں صفیوں و مختلف جہتوں سے ہی جمع ہو سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ، مرتب سلسلہ موجودات کی نسبت اول ہے اس لیے کہ تمام موجودات نے اسی ذات باری تعالیٰ سے وجود حاصل کیا ہے اور باری تعالیٰ کی طرف چلنے والوں کے مقامات و منازل کی نسبت آخر ہے۔ کیونکہ عارفین کے ارتقائی مراحل میں آخری مرحلہ وہی ہے۔ اور آخری منزل اللہ کی معرفت ہی ہے۔

**تخلّق** | اس صفت میں بندے کا حق یہ ہے کہ فانی سے رُخ موڑ کر باقی کی طرف متوجہ ہو۔

**خواص** | الاول کی خصوصیت سب کے جمع کرنا۔ جب مسافر اس پر دائمی عمل پیرا ہو، اس کے پراگندہ حالات جمع ہوں گے۔ الاخر کی خاصیت ہے، دل کا اللہ کے ماسوئی سے صاف ہونا۔ جب کوئی انسان ہر روز صوبار اسے پڑھتا رہے۔ اس کے دل سے حق تعالیٰ کے سوا سب کچھ نکل جائے گا۔

## الظَّاهِرُ — الْبَاطِنُ

معنی یہ دونوں وصف بھی اضافی ہیں۔ کیونکہ ظاہر کسی کے لیے ظاہر ہوتا ہے۔

یونہی باطن کسی کے لیے باطن ہوتا ہے ایک ہی پہلو سے کوئی ظاہر و باطن نہیں ہوتا بلکہ ایک پہلو سے ظاہر اور کسی دوسرے پہلو سے باطن ہوتا ہے۔ کیونکہ ظاہر و باطن معلومات کی نسبت سے ہوتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو خزانہ حواس و خیال سے طلب کیا جائے تو باطن ہے۔ اور خزانہ عقل سے بطور استدلال طلب کیا جائے تو ظاہر ہے۔ پوشیدہ صرف لوگوں سے ہے کہ انہوں نے اس کے معلوم کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ حالانکہ ظاہر ہے۔ شدتِ ظہور کی وجہ سے، اور اس کا ظاہر ہونا، اس کے پوشیدہ ہونے کا سبب ہے۔ اس لیے کہ جب تمام اشیا گواہی دینے میں متفق ہیں، اور تمام احوال ایک ترتیب پر مرتب ہیں اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اپنی ذات میں کسی مدبر کی تدبیر، کسی اندازہ کرنے والے کے اندازہ اور مخصوص صفات سے موصوف کرنے والے کے وجود پر گواہی دیتا ہے۔ اور یہی بات اس کے پوشیدہ ہونے کا سبب ہے اگر تمام چیزیں گواہی میں مختلف ہوں۔ کچھ گواہی دیتیں کچھ نہ دیتیں۔ تو سب کو یقین حاصل ہو جاتا، جیسے اس چیز کی معرفت کہ نور ایک موجود چیز ہے۔ سورج کے طلوع و غروب کے وقت یہ نور رنگین چیزوں کے مختلف رنگوں سے زائد اور الگ ہے حالانکہ رنگ مختلف ہوتے ہیں (گویا نور ایک جنس کلی ہے اور اس کے مختلف رنگ مختلف انواع)، اب اگر اتفاق سے سورج کا نور تمام ظاہری چیزوں پر ایک شخص کے سامنے آئے اور سورج غروب نہ ہو (بلکہ سامنے ہو) تو اس شخص کے لیے یہ معلوم کرنا دشوار تر ہو جائے گا کہ سورج کی اصل رنگت ان تمام رنگوں سے الگ ہے۔ حالانکہ نور واضح ترین چیز ہے اس سے صفات باری تعالیٰ میں کسی قسم کا تعجب نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ جس چیز سے انسان، انسان ہے وہ ظاہر بھی ہے۔ اور باطن بھی۔ بے شک وہ ظاہر ہے۔ اگر اس پر اس کے مرتب و مضبوط افعال سے استدلال کیا جائے۔ سو یہ ہے تیری ہیئت (حقیقت) جس پر اس کے آثار و احوال دلالت کرتے ہیں۔ اور باطن ہے۔ اگر اس کی حقیقت اور اک جس سے معلوم کی جائے۔ کیونکہ جس کا تعلق صرف ظاہری چہرہ مہرہ سے

تخلیق

ہے حالانکہ انسان صرف نظر آنے والے جسم سے انسان نہیں، ظاہری بدن تو ہر آن بدلتا رہتا ہے۔ بلکہ اس کے تمام اجزاء کا یہی حال ہے۔ کبھی چھوٹا، کبھی بڑا، بھر بھی انسان انسان ہی رہتا ہے۔

**خواص** | اس کی ظاہری خصوصیت، جب پڑھنے والا اشراق کے وقت پڑھے، دل پر نور ولایت کا ظہور ہے۔ الباطن کی خصوصیت یہ ہے کہ جو کوئی روزانہ اسے تین بار پڑھے انس و محبت پائے۔ واللہ اعلم۔

زروق نے کہا ہمارے شیخ ابوالعباس حضرمی رضی اللہ عنہ کی تحریرات میں لکھا ہے۔  
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ  
يَكُلُّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

وہی اول و آخر، ظاہر و باطن ہے، اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔  
دو رکعت نقل ادا کر کے جو ۵۴ بار اسے پڑھے، تمام مقاصد کے حصول میں  
فائدہ ہو۔

## الْوَالِي

معنی: وہ ذات جو مخلوق کے امور کی تدبیر اور نگرانی کرے اور کُلّی اختیار رکھے۔  
ولایت کا لفظ تدبیر۔ قدرت اور فعل سے عبارت ہے۔ جب تک یہ اوصاف جمع نہ ہوں  
والی نہیں کہلا سکتا۔ اور تمام امور کا والی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

**تخلیق** | یہ کہ بندہ اللہ کے لیے اپنے اوپر والی ہو۔ سو اس سے ایسا کوئی فعل، کسی طرح  
اور کسی حال میں صادر نہ ہو جو اسے پسند نہیں۔

**خواص** | اس کا خاصہ سبکی، کرکٹ وغیرہ آفات سے بچانا ہے۔

## الْمُتَعَالَى

معنی کسی قدر مبالغہ کے ساتھ اس کا مفہوم وہی ہے جو عَلِیُّ کا ہے۔ اس کی وضاحت

گزر چکی ہے۔

اس میں بندے کا حقہ عالی ہمتی ہے۔ اس طرح کہ کوئی مخلوق اس کی مالک نہ بننے پائے۔

تَخْلُقُ

جو اس کا ذکر کرے اسے بندی اور خوشحالی حاصل ہوگی۔ یہاں تک کہ حیض والی عورت، آیام حیض میں اگر پابندی سے اس کا ورد کرے، اللہ اس کا ٹھیک

خواص

کرے گا۔

”اربعین اور سیئہ میں ہے۔“

يَا قَرِيبُ الْمُتَعَالَى فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ اِسْتَفَاعَهُ -

اے قریب، بلند تر۔ جو ہر چیز سے بلند ہے۔

سحر و دی نے کہا ایک ہزار ایک بار روزانہ کے حساب سے ہفتہ بھر پڑھے

دشمن ہلاک ہوگا۔ واللہ اعلم۔

## الْبَرُّ ————— الْكَحْسَنُ

معنی البرُّ اور کَحْسَنُ مطلق وہ ہے جس سے ہر نیکی اور بھلائی حاصل ہو۔

بندہ صرف نیکی و احسان کے برابر ہی تر ہو سکتا ہے خصوصاً اپنے والدین سے۔

تَخْلُقُ

اس کی خاصیت، وجود میں نیکی کا حصول ہے۔ اگر بچے پر پڑھ کر دم کیا جائے۔

خواص

تو اللہ تعالیٰ اسے پوری عمر تک بخیر و عافیت پہنچائے گا۔

اربعین اور یسیہ میں ہے۔

”يَا بَايَاتُ فَلَا شَيْءَ كُفُّوهُ وَلَا اِمْكَانَ لَوْصِفِهِ“۔

سُہروردی نے کہا اسے جھاڑ کی تختی پر لکھ کر مچھلی کے پیٹ میں رکھ دیا جائے اور مچھلی کو پانی میں پھینک دیا جائے، جس کی خاطر یہ عمل کیا جائے اس سے زبانیں ٹرک جائیں گی۔

## الْتَّوَابُ

معنی وہ ذات جو اپنے بندوں کے لیے یکے بعد دیگرے توبہ کے اسباب پیدا فرمائے جس سے اس کی نشانیاں اُن پر ظاہر ہوں اور اپنی تنبیہات سے ان کو ان اسباب کی طرف ہانکے اور ان کو اُمور پر ہیز سے خبردار کرے، یہاں تک کہ جب گناہوں کی چڑیلیں ان کو نظر آئیں، تو خوفِ الہی ان کے دامن گیر ہو، پھر وہ توبہ کی طرف آئیں اور اللہ کے فضل و کرم سے ان کی توبہ قبول ہو۔

جو کوئی اپنی مجرّم رعایا، مجرم دوستوں اور مجرم واقف کاروں سے بار بار معذرتیں قبول کرے وہ اس صفت سے موصوف ہے اور اس نے اپنا حصہ پالیا۔

اس کی خاصیت ظلم کا خاتمہ اور سچی توبہ کرنا ہے جو کوئی نماز چاشت کے بعد تین سو ساٹھ بار پڑھے، اس کی توبہ سچی ہوگی۔ اور جو کسی ظالم پر اسے دس بار پڑھے، انشاء اللہ اس کے ظلم سے نجات پائے گا۔

## الْمُنْتَقِمُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو سرکشوں کا زور توڑ دے، جرائم پر سزا دے۔ نافرمانوں کو سخت ترین عذاب دے۔ یہ سب معذرتوں تنبیہات، مہلت اور قدرت کے بعد ہوتا ہے۔ جلد سزا دینے سے یہ سخت ترین سزا ہے۔



**تخلیق** بندے کا بہترین بدلہ یہ ہے کہ اللہ کے دشمنوں سے بدلہ لے اور سب سے بڑا دشمن اس کا نفس ہے۔ اس کا حق یہ ہے کہ حُب بھی نفس اللہ کی بندگی میں خلل

ڈالے اور گناہ کی ترغیب دے، اس سے بدلہ لے۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ جو کوئی اپنے دشمن سے بدلہ نہ لے سکے وہ اس کا ور دکرے۔ اللہ اس سے بدلہ لے گا۔

## الْعَفْوُ

وہ ذات جو برائیوں کو معاف کرے اور نافرمانیوں سے درگزر کرے۔ یہ عفو سے قریب تر ہے۔ لیکن اس سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ غفران میں پر وہ پوشی یعنی چھپانے کا معنی پایا جاتا ہے۔ اور عفو میں گناہ مٹانے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور مٹانا، چھپانے سے زیادہ بلیغ ہے۔

**تخلیق** بندے کا اس میں جو حصہ ہے وہ پوشیدہ نہیں، یعنی جو اس پر ظلم کرے، اسے معاف کر دے۔ بلکہ اس سے احسان کرے۔

**خواص** اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو کثرت سے اس کا ور دکرے اس کے لیے رضا کا دروازہ کھل جائے گا۔

## الرَّوْفُ

اس کا معنی ہے رَافَتْ والا۔ رَافَتْ کا مطلب ہے، سخت رحمت۔ سو یہ جہیم کے معنی میں ہے۔ مبالغہ کے ساتھ۔

**تخلیق** بندے کا اس صفت میں یہ حصہ ہے کہ جو اس پر ظلم کرے، اسے معاف کر دے اور اس سے پہنچنے والی تکلیف کی بنا پر اس سے اچھا برتاؤ ختم نہ کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلْيَغْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ ترجمہ: اور معاف کر دیں اور درگزر کریں

أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ كَيَاتِمٌ نَهِيں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے

عَفُوٌّ الرَّحِيمُ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

جو ایسا کرے گا اللہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ایسا برتاؤ کرے کیونکہ کریموں

سے بڑھ کر کریم اور مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

جو کوئی غصے کے وقت اسے دس بار پڑھے اور اسی قدر نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود بھیجے، غصہ جاتا رہے گا۔ یونہی اگر اس کے سامنے کوئی اور پڑھے۔

خواص

## مَالِكُ الْمَلِكِ

معنی وہ ذات جو اپنے ملک میں اپنی مرضی سے جو چاہے، جیسے چاہے نافذ کرے۔

ایجاد کرے، معدوم کرے، باقی رکھے، فنا کرے۔ یہاں ملک سے مراد مملکت ہے۔

اور مالک کا معنی ہے قدرت والا۔ تمام موجودات ایک ہی مملکت ہے اگر زیادہ

ہوں تو بھی وہی ان کا مالک و قادر ہے کہ تمام کائنات ایک شخص کی طرح ہے کائنات

کے اجزاء اس ایک شخص کے اعضا کی طرح ہیں اس کی مثال انسانی بدن ہے۔

ہر بندے کی خصوصی مملکت اس کا بدن ہے جب اس کی صفات قلبی اور اعضا

میں اس کی مرضی چلے تو وہ اپنی مملکت کا مالک ہے۔

تخلیق

اس کی خصوصیت عزت پانا ہے جو اس پر عمل پیرا رہے، اللہ اس کو

اپنے فضل سے مال و غنا عطا فرمائے گا۔

خواص

## ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

معنی وہ ذات جو تمام عزت و جاہ کی مالک ہو۔ جو عزت و تکریم صادر ہو، اس

ہے ہو۔ پس جلال تو اس کی ذات میں ہے اور کرامت کا فیضان اس کی طرف سے مخلوق پر ہوتا ہے۔

**تخلیق** اس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ کمزوری سے پاک اور باوقار رہے۔ بایں طور کے اس کے بندوں سے عزت، وقار اور نرمی کا برتاؤ کرے۔

**خواص** اس کی خاصیت عزت و عظمت پانا اور وقار کا اظہار کرنا ہے۔ یہاں تک کہ حدیث پاک میں ہے: **يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ** سے وقار حاصل کرو، اور کہا گیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔

## الْمُقْسِطُ

اس کا معنی ہے وہ ذات جو ظالم سے مظلوم کا حق دلائے، اور اس کا کمال صرف اللہ کی ذات میں ہے۔

**تخلیق** بندے کا اس میں پہلا حصہ یہ ہے کہ اپنے آپ سے دوسرے کا حق دلائے۔ دوسرا یہ کہ دوسرے سے، دوسرے کا حق دلائے۔ اور تیسرا یہ کہ دوسرے سے اپنا حق نہ لے (معاف کر دے اگر ممکن ہو)۔

**خواص** اس کی خصوصیت عبادت میں دسو سے ختم کرنا ہے۔ جو ہمیشہ اس کا ورد کرے کامیاب ہوگا۔

## الْجَامِعُ

معنی وہ ذات جو مشابہات، تباہیات اور تشناؤ کو جوڑ دے۔ اب اللہ کا مشابہات کو جمع کرنا دیکھنا ہو تو اس کی مثال، بہت سے انسانوں کو زمین پر جمع کرنا ہے اور جیسے قیامت کے دن ان سب کو ایک میدان میں اکٹھا کرنا۔ تباہیات کے

ملانے اور جمع کرنے کی مثال، آسمانوں، پتھاروں، ہوا، زمین، سمندر، حیوانات، نباتات اور زمین میں پائی جانے والی مختلف معدنیات کو جمع کرنا۔ ان سب کو کائنات میں جمع کر دیا۔ اسی طرح اس کا بڑھی، پھٹا۔ رگ، بوٹی، منقر، دم، (خون) اور دیگر آمیزوں کا بدنِ حیوان میں جمع کرنا۔ متضادات کی مثال، جیسے گرمی، سردی، تری اور خشکی، کو حیوانی مزاجوں میں جمع کرنا۔ دنیا و آخرت میں ان مجموعوں کی تفصیل و تشریح بہت طویل ہو سکتی ہے۔

**متخلق** بندوں میں آداب ظاہری کو اعضا میں اور حقائق باطنی کو دلوں میں، جمع کرنے والے، سو جس کی معرفت کامل اور اخلاق اچھے ہیں وہ جامع ہے۔

**خواص** اس کی خاصیت جمع کرنا ہے جو شخص اس کو ہمیشہ پڑھتا رہے اس کے مقاصد اور احباب جمع ہوں گے۔ اور گمشدہ افراد و اموال کے متعلقین کے لیے اس کا پڑھنا بہتر ہے۔

## الْمَغْنِيُّ

معنی وہ ذات جس کا دوسروں سے کوئی تعلق نہ ہو، نہ ذات کے لحاظ سے، نہ صفات۔ بلکہ غیروں کے تعلق سے پاک ہو۔ حقیقی غنی وہی ہے، جس کی کسی سے قطعاً کوئی حاجت نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ مغنی بھی ہے، لیکن جس کو اللہ نے غنی کیا، اس کے متعلق یہ خیال نہ کیا جائے۔ اس کی طرح وہ بھی غنی مطلق ہو گیا ہے۔

**متخلق** اسم غنی سے بندے کا حصہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا سب سے استغناء کرے۔ اور اسم مغنی سے اس کا حصہ یہ ہے کہ جو اس کے ہاتھ میں ہے اس میں سخاوت کرے۔ اس طرح کہ جسے دے وہ بھی غنی ہو جائے۔

**خواص** الْمَغْنِيُّ کی خاصیت ہے ہر چیز میں عافیت پیدا کرنا جو اسے بیماری یا مصیبت

پر پڑھے، اللہ اسے دور فرماتا ہے اسی میں غنا کا راز اور جو قابل ہو اس کے لیے اسمِ اعظم کا مفہوم پوشیدہ ہے۔ اللہ کی توفیق سے۔ الْمُغْنٰی اس کی خاصیت ہے غنا پیدا کرنا۔ جو مخلوق سے مایوس ہو جائے وہ اسے روزانہ ایک ہزار بار پڑھے۔ اللہ اسے غنی کرے گا۔ اگر دس جمعے اس طرح پڑھے کہ ہر جمعہ کی رات دس ہزار ہو جائے تو اثر محسوس ہو گا۔ واللہ اعلم۔

## الْمَانِع

معنی وہ ذات جو دین و بدن کی ہلاکت و نقصان کے اسباب کو روک دے۔ ان اسباب کو ممتیٰ فرما کر جو حفاظت کا کام دیں۔ حفیظ کا معنی گڈ چکا ہے۔ ہر حفاظت میں منع اور دفع کا مفہوم لازمی ہے منع کی نسبت سببِ مُہلک اور حفاظت کی نسبت ہلاکت سے محفوظ چیز کی طرف ہوتی ہے اور منع کا مقصد وغایت یہی ہے۔

اس اسمِ مقدس میں بندے کا حقد یہ ہے کہ حکمت صرف نا اہل سے روکے، اور

**تخلیق** | ممنوع چیز سے باز رہے۔

اس کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس پر توجہ کرے اس سے ڈر و تکلیف دور

**خواص** | ہو جاتے ہیں۔

## الضَّارُّ — النَّافِعُ

معنی وہ ذات جس سے اچھائی، بُرائی اور نفع و ضرر سا در ہوں اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہیں۔ خواہ فرشتوں، انسانوں اور جمادات کے واسطے سے خواہ بلا واسطہ۔ سو ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ نہ ہر خود بخود ضرر دیتی اور مارتی ہے، اور کھانا خود بخود سیر کرنا اور فائدہ دیتا ہے یا کوئی فلک ستارہ وغیرہ خیر و شر اور نفع و نقصان

کے خود بخود قدرت رکھتے ہیں، بلکہ یہ سب حکم کے بندے ہیں۔ ان سے وہی اثر ظاہر ہوتا ہے، جو اس نے رکھا ہے۔ اور یہ سب قدرت ازل کی طرف منسوب ہیں۔

بندے کا اسم الضار میں یہ حتمہ ہے کہ جو اسے نقصان پہنچائے، یہ اُسے **تخلیق** پہنچائے مثلاً نفس، خواہش اور اللہ کے دشمن کافر۔ اور اسم النافع میں اس کا حصہ یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کے دیئے ہوئے نفع سے دوسروں کو نفع پہنچائے۔ اور اس کا مستحق تر اس کا وہ نفس ہے جو اس کے دو پہلوؤں میں ہے کہ اس نفس، کی خیر اس شخص کے لیے ہے اور اس کا شر اس کے لیے۔

الضار اس کی خاصیت، جو کوئی اسے ہر جمعرات کو سو بار پڑھے اسے **خواص** مخلوق کا قرب حاصل ہوگا۔ النافع کی خاصیت یہ ہے کہ جو بیوی سے قربت کے وقت (زبان سے نہیں) دل میں پڑھے، بیوی اس سے محبت کرے۔ واللہ اعلم۔

## الشُّوْر

اس کا معنی ہے وہ ظاہر جس سے سب کا ظہور ہو۔ کیونکہ جو خود ظاہر اور دوسروں کو ظاہر کرنے والا ہو۔ نور کہلاتا ہے، اور جب بھی وجود کا عدم کے مقابلہ میں ذکر ہوگا۔ لامحالہ ظہور وجود کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور عدم سے بڑھ کر کوئی اندھیرا نہیں۔ وجود نور ہے، جو ذاتی رب تعالیٰ کے نور کا ہر شے پر فیضان کرتا ہے۔ تو زمین و آسمان کو منور کرنے والا وہی ہے۔

بندے کا اسم سے یہ حتمہ ہے کہ وہ نور ہو جہاں تک ہو سکے ہر خیر و ہدایت **تخلیق** کو ظاہر کرنے والا ہو۔

**خواص** اس کی خاصیت، اپنے ذکر کے قلب و اعضا کو روشن کرنا ہے۔  
اربعین ادبیہ میں ہے۔

يَا نُورُ كُلِّ شَيْءٍ وَهَدَاةً أَنْتَ الَّذِي فَلَقَ الظُّلُمَةَ  
بِنُورِكَ۔

ترجمہ برائے ہر چیز کو منور کرنے اور راہنمائی فرمانے والے تو نے ہی اپنے نور سے  
ظلمت کو چیرا۔

## الْهَادِي

معنی وہ ذات جس نے اپنے خاص بندوں کو اپنی معرفت ذات کی راہ دکھائی۔  
یہاں تک کہ اس سے انہوں نے مخلوق پر گواہی حاصل کی۔ اور اس کے عام بندوں کو  
اس کی مخلوقات کی راہ بتائی۔ یہاں تک کہ انہوں نے مخلوق کے مشاہدہ سے ذات باری  
پر شہادت حاصل کی۔ اور تمام مخلوق کو اپنی حاجات براری کی ضروری راہنمائی فراہم  
کی۔ سو سچے کومنڈ میں پستان لینے کی ہدایت فرمائی۔ چوزے کو دانہ چگنے اور شہد کی مکھی  
کو چھتا بنانے کی تعلیم دی۔ اس کی شرح طویل ہے۔ اسی مفہوم کو اس فرمان باری تعالیٰ  
میں تعبیر فرمایا گیا ہے: ”أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدَىٰ“ ہر شے کو اس  
کا وجود بخشا پھر راہ دکھایا۔

**مستخلص** | یہ کہ بندہ بندگان خدا کی دینی و دنیاوی بھلائی کی طرف راہنمائی کرے۔  
اس کی خاصیت، ذکر و عامل کے دل کی راہنمائی کرنا ہے اور یہ کہ اس کے  
**خواص** | عامل و ذکر کو علالتے کی کسی سطح کی، حکمرانی نصیب ہوگی۔

## الْبَدِيعُ

وہ ذات جس کی مثال نہ ہو، اگر اس کی ذات، صفات، افعال اور دیگر متعلقہ  
امور میں اس کی کوئی مثال نہیں وہ بدیع مطلق ہے۔ اگر ان میں سے کسی کی کوئی مثال

پہلے سے موجود ہو تو وہ بدیع مطلق نہیں، جس بندے کو نبوت، ولایت یا علم میں اس خصوصیت سے منحصر کیا گیا، اور اس کی پہلے سے کوئی مثال نہ تھی، خواہ تمام اوقات میں یا اس کے اپنے دور میں، تو وہ ان دیگر امور کی بہ نسبت بدیع ہے جنہیں یہ اوصاف نہیں ملے۔

**تخلیق** | اس اسم مقدس میں بندے کا حصہ یہ ہے کہ بُری بدعت سے بچے اور بُری بدعت وہ ہے جس کی اصل کتاب اللہ، سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور اجماع اُمت میں نہ ہو۔ (نہ ہی ان تینوں سے قیاس مستنبط ہو)

**تخصیص** | اس کی خاصیت، حاجتیں پوری کرنا اور ضرورت کو ختم کرنا۔ جو کوئی اسے ستر ہزار بار پڑھے، کامیاب ہوگا۔

اربعین ادریسیہ میں ہے۔

”يَا عَجِيبَ الشَّانِ فَلَا تَنْطِقُ إِلَّا لِسُنَّ بِكُلِّ آيَةٍ  
وَدَنَاءَةٍ“

”اے عجیب شان والے! جس کی تمام نعمتوں کا ذکر اور ساری تعریف کرنے سے زبانیں قاصر ہیں“

شہروردی نے کہا اس پر ہمیشگی سے عمل کرنے سے رزق وسیع اور لوگوں میں عزت و وجاہت اور زندگی میں خوشحالی نصیب ہوتی ہے اور توفیق دینے والا اللہ ہے۔

## الْبَاقِي

معنی وہ ذات جو واجب الوجود ہے یعنی اس کی ذات خود بخود ہے لیکن جب اس کی نسبت زمانہ استقبال کی طرف کی جائے تو باقی اور زمانہ ماضی کی طرف کی جائے تو قدیم ازیں کہلاتا ہے۔ باقی وہ جس کے وجود کی مستقبل میں کوئی حد نہ ہو۔ اسی کو ابدی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور قدیم مطلق وہی ہے جس کا وجود ماضی کی طرف کسی ابتدا پر





## الرَّشِيدُ

معنی وہ ذات جو صحیح طور پر، اپنی تدابیر کو ان کے نتائج و مقاصد کی طرف چلائے، بغیر کسی مشیر کے اشارہ، راہنما کی راہنمائی، اور مُرشد کے ارشاد کے، اور وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

تخلیق | ہر بندے کی رشد، ان کی ان تدبیرات کے موافق ہے جو اسباب و علل کو اس کے دینی و دنیاوی مقاصد سے ہم آہنگ کریں۔

خواص | اس کی خاصیت قبولِ عمل ہے۔ اس مقصد کے لیے عشا کے بعد سو بار پڑھے۔ واللہ اعلم

## الصَّبُورُ

معنی وہ ذات جس کے جذبات اسے کسی کام کے سلسلہ میں، وقت سے پہلے جلد بازی پر آمادہ نہ کریں۔ بلکہ تمام امور وقت مقرر و پیر متعین طریقوں سے، آہستہ آہستہ ظہور پذیر ہوں۔ نہ تو مقررہ مدت سے، کاہلی کی بنا پر متاخر ہوں۔ نہ اوقات مقررہ سے جلد بازی کی وجہ سے پہلے کر دے، بلکہ ہر چیز کو اس کے مناسب وقت میں رُو بہ عمل لائے۔ جس طرح اسے ہونا چاہیئے۔ اور یہ سب کچھ اس کے ارادہ و منشا کے موافق ہو۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہ بن سکے۔ رہا بندے کا صبر، سو یہ رکاوٹوں اور مزاحمتوں سے خالی نہیں۔ کیونکہ اس کے صبر کا مطلب ہے۔ شہوت و غضب کے مقابلہ میں دین پر ثابت قدمی۔ لہذا جب دو متضاد و مخالف قوتیں اسے اپنی اپنی طرف کھینچتی ہیں تو وہ غلط بات کو جھٹک کر نیکی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور جرم سے باز رہنے کی قوت کی طرف مائل ہوتا ہے تو اس وقت اسے صبور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جلد بازی کے سبب پر قابو پاتا ہے۔ اللہ کے لیے جلد بازی کا کوئی سبب نہیں۔ لہذا وہ اس سے دُور تر ہے۔

تخلیق | اس اسم مبارک میں بندے کا حقد یہ ہے کہ طاعت پر صبر کرے اور نافرمانی سے

پر ہیز کرے ۔

اس کی خاصیت بلاؤں کو دور کرنا ہے، جو سورج کے طلوع سے پہلے، تنویر

**خاصیت** پڑھے اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وہی ہمیں کافی

ہے اور بہترین کار ساز۔

## ایک اسم وضاحت

یہ تمام اسمائے حسنیٰ قرآن کریم میں اسی مذکورہ ترتیب سے مذکور ہیں۔ جیسا کہ  
 امام یافعی کی کتاب الدر النظیم میں فرمان باری تعالیٰ ذیلہ اَلْاِسْمَاءُ الْحُسْنٰی  
 قَدْ عُوْذُ بِهَا۔ تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سوا سے ان سے پکارو کے تحت لکھا ہے۔  
 سورہ بقرہ میں یہ پچیس اسمائے مبارکہ ہیں۔ مُحِیْطٌ۔ قَدِیْرٌ۔ عَلِیْمٌ۔ حَکِیْمٌ۔ تَوَّابٌ۔  
 بَصِیْرٌ۔ وَاسِعٌ۔ بَدِیْعٌ۔ سَمِیْعٌ۔ کَافٌ۔ سَدُوْتُ۔ شَاکِرٌ۔ اللّٰهُ۔ وَاحِدٌ۔  
 غَفُوْرٌ۔ حَلِیْمٌ۔ قَایِمٌ۔ بَاسِیْطٌ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ حَیُّ۔ قَیُّوْمٌ۔ عَلِیُّ۔ عَظِیْمٌ۔  
 وَلِیٌّ۔ غَنِیٌّ۔ حَمِیْدٌ۔ ایک نسخہ میں تَوَّابٌ کی جگہ وَارِثٌ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ  
 کی جگہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ہے۔ آل عمران میں تین ہیں۔ قَایِمٌ۔ وَهَّابٌ۔ سَرِیْعٌ۔  
 سورہ النساء میں سات ہیں۔ رَقِیْبٌ۔ حَسِیْبٌ۔ تَسْهِیْدٌ۔ غَافِرٌ۔ غَفُوْرٌ۔ مُغِیْثٌ۔  
 ذُکْرِیْلٌ۔ سورہ الانعام میں پانچ ہیں۔ قَاطِرٌ۔ قَاطِرٌ۔ قَاطِرٌ۔ قَاطِرٌ۔ قَاطِرٌ۔ سورہ  
 الاعراف میں دو ہیں۔ مُحِیْیٌ۔ مُمِیْتُ۔ سورہ الانفال میں دو ہیں۔ نِعَمٌ اَلْمَوْلِیٰ۔ نِعَمٌ  
 اَلْوِکِیْلٌ۔ سورہ ہود میں سات نام ہیں۔ حَفِیْظٌ۔ قَدِیْبٌ۔ مُجِیْبٌ۔ قَوِّیٌّ۔ مُجِیْدٌ۔  
 وَدُوْدٌ۔ قَعَّالٌ لِّبَآئِرِیْدٌ۔ سورہ الرعد میں دو اسم مبارکہ ہیں۔ کَبِیْرٌ۔ مُتَعَالٌ۔  
 سورہ ابراہیم میں ایک مَتَّانٌ سورہ الحجر میں ایک اسم مبارک خَلَدَ قُیٌّ۔ سورہ مریم میں  
 دُو۔ صَادِقٌ۔ وَاسِیْثٌ۔ سورہ الحج میں ایک اسم مبارک بَاعِثٌ۔ سورہ المؤمنون

میں ایک اسم مبارک کَرِیْمٌ - سورہ نور میں تین ہیں - نُورٌ - حَقٌّ - مُبِیْنٌ -  
 سورہ الفرقان میں ایک اسم گرامی ہا د - سورہ سبأ میں ایک اسم گرامی - فَتَّاحٌ -  
 سورہ الفاطر میں ایک - شَکُورٌ - المؤمن میں چار - غَافِرٌ - قَابِلٌ - شَدِیدٌ - ذُو الطَّوْلِ -  
 سورہ الذاریات میں تین حَقٌّ - سَآءَاتِیٌّ - ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ سورہ الطور میں ایک  
 بَرٌّ - سورہ اقتربت السَّاعَةُ میں دُو مَلِیْکٌ - مُقْتَدِرٌ - سورہ الرحمن میں تین - رَبُّ  
 الْمَشْرِقِیْنِ، رَبُّ الْمَغْرِبِیْنِ - ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ دُو مشرقوں اور دو مغربوں کا پروردگار،  
 شوکت و عزت والا - سورہ الحديد میں چار ظَآهِدٌ - بَاطِنٌ - اَدَلٌ - اَخِیْرٌ -  
 سورہ حشر میں دس ہیں - قُدُّوْسٌ - سَلَامٌ - مُؤْمِنٌ - مُهْمِیْنٌ - عَزِیْزٌ - جَبَّارٌ -  
 مُتَكَبِّرٌ - خَالِقٌ - بَارِئٌ - مُصَوِّرٌ - سورہ البروج میں دُو مُبْدِئٌ  
 مُعِیْنٌ - سورہ اخلاص میں دو - اَحَدٌ - صَمَدٌ سورہ فاحشہ میں پانچ - اَللّٰهُ - رَبُّ  
 الرَّحْمٰنِ - سَاحِیْمٌ - مَآلِکٌ - یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ ان میں سے بعض اسماء مبارکہ  
 ترمذی کی روایت میں موجود نہیں - جیسا کہ اس میں موجود بعض اسماء ان میں نہیں مثلاً اَلْوَالِیُّ  
 واللہ اعلم -

## اللہ کے اسم اعظم پر گفتگو

حضرت اسمائت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا، اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے - وَالْهَکْمُ لِلّٰہِ وَ اَحَدٌ  
 لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اور سورہ آل عمران کے شروع  
 میں اَللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ - اس روایت کو امام احمد، ابو  
 داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا ہے - علمی نے اسے صحیح اور مناوی نے حسن قرار  
 دیا ہے - عارف حنفی نے اپنے حاشیہ جامع صغیر میں کہا - یعنی یہ دو آیتیں جس پر مشتمل ہیں

اور وہ ہیں۔ **هُوَ الشَّحْنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** الخ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس سے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اس آیت میں ہے۔ **قُلِ اَللّٰهُمَّ مَلِكُ السُّلْكِ**۔ پوری آیت۔ اس کو طبرانی نے بیان کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم جس سے جب دعا مانگی جائے قبول ہو اور جب سوال کیا جائے عطا ہو۔ وہ حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی دعا ہے۔ اس کو ابن جریر طبری نے ذکر کیا ہے۔ علامہ عزیزی نے فرمایا، حضرت یونس بن متی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا جو آپ نے پھیلی کے پیٹ میں مانگی تھی۔ آیت کریمہ **لَا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ**۔ ہے تیرے بغیر کوئی سچا معبود ہے ہی نہیں، تو پاک ہے۔ بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔ جب بھی کسی مسلم نے ان کلمات سے کوئی مدد مانگی، اللہ نے قبول فرمائی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھیلی کے پیٹ میں رہنے والے علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دعا جو انہوں نے شکم ماہی میں مانگی۔ **لَا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ**۔ جب مسلمان کسی مقصد کے لیے جب بھی مانگے اللہ قبول فرمائے۔ اس کو امام احمد، ترمذی، نسائی، حاکم، بیہقی اور ضیاء نے سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرمایا۔ اللہ کا اسم اعظم سورہ حشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔ جیسا کہ جامع سفیر میں ہے۔ اس کے علاوہ باقی مذکورہ احادیث بھی میں نے جامع سفیر سے نقل کیں۔ مثلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اللہ کا اسم اعظم جس کے ذریعے مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ قرآن کی تین سورتوں میں ہے۔ البقرہ۔ آل عمران۔ طہ۔ اس کو ابن ماجہ، حاکم اور طبرانی نے حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اس کی اسناد حسن۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ عزیزی نے کہا ”العلقی نے کہا، علما نے اسم اعظم میں اختلاف کیا ہے ان کے کئی اقوال ہیں۔ جن کا خلاصہ ہمارے شیخ سیوطی نے اپنی کتاب ”الدر المنکھول“ علقی نے کہا، میں کہتا ہوں ان اقوال کا خلاصہ، ذکر دلائل کے بغیر ذکر کر دیتا ہوں ہاں کچھ ضروری دلائل اختصار سے مذکور ہوں گے۔

**پہلا قول** | تو یہ ہے کہ اسم اعظم کا الگ کوئی وجود ہی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء عظیم ہیں۔ کسی ایک کو دوسروں پر فضیلت دینا جائز نہیں۔ اس بات کی طرف ایک قوم کا رجحان ہے۔ جن میں ابو جعفر طبری، ابوالحسن اشعری، ابو حاتم بن حبان اور قاضی ابوبکر باقلانی، اور انہی سے ملتا جلتا امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ کا قول ہے کہ قرآن کے ایک حصہ کو دوسرے پر فضیلت دینے کو جائز نہیں سمجھتے۔ اور اللہ کے اسم اعظم کے ذکر کا جو روایات میں آیا ہے۔ اس کو یہ حضرات عظیم پر محمول کرتے ہیں۔ یعنی اعظم بمعنی عظیم طبری کی عبارت یہ ہے۔ ”اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کی تعیین میں آثار و روایات مختلف ہیں۔ میری دانست میں تمام اقوال صحیح ہیں۔ اس لیے کسی خبر میں، کسی اسم مبارک کو اسم اعظم متعین نہیں فرمایا گیا۔ کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اور اس سے کوئی دوسرا بڑا نہیں۔ فرماتے ہیں اللہ کے اسماء میں سے ہر اسم مبارک کو دوسرے سے اعظم کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ بات ”عظیم“ کی لوٹ آئے گی۔ ابن حبان نے فرمایا، حدیثوں میں جو بڑائی آتی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس اسم مبارک کے ذریعے دُعا مانگنے والے کو زیادہ اجر و ثواب ملے گا جیسا کہ قرآن کے بارے میں یہی بات آئی ہے کہ فلاں آیت افضل و اعلیٰ ہے اور مراد یہ کہ اس کی تلاوت پر قاری کو اجر زیادہ ملے گا۔

**دوسرا قول** | یہ ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اس نے اپنی کسی مخلوق کو اطلاع نہیں دی۔ جیسا کہ ”لَیْلَةُ الْقَدْرِ“ قبولیت کی ساعت“ اور نماز و سجدہ۔

**تیسرا قول** | یہ کہ اسم اعظم ہے۔ اسے امام فخر الدین نے بعض اہل کشف سے نقل



**چودھواں قول** | پھلی والے دیونس علیہ السلام کی دعا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي

میں ہی زیادتی کرنے والوں میں سے ہوں۔

**پندرہواں قول** | کلمہ توحید۔ اسے قاضی عیاض نے نقل کیا ہے۔

**سولہواں قول** | امام رازی نے امام زین العابدین سے نقل کیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم دکھانے کا سوال کیا، پھر خواب میں دیکھا ہوا اللہ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ۔ وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، عرش عظیم کا مالک۔

**سترہواں قول** | اسم اعظم اسماحسی میں ہی پوشیدہ ہے۔

**اٹھارہواں قول** | اللہ تعالیٰ کا ہر اسم گرامی جس میں محو ہو کر اس طرح دعا مانگی جائے۔ کہ اس حالت میں اللہ کا غیر نہ ہو۔ جو بھی اس طرح دعائے قبول ہوگی۔ یہ بات امام جعفر صادق، جنید بغدادی وغیرہ نے فرمائی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

**انیسواں قول** | اَللّٰهُمَّ اے اللہ۔ الزرکشی نے کہا۔

**بیسواں قول** | الحمد ہے۔ خلاصہ عبارت ”شہ عزیزی“ علی الجامع الصغیر۔

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم پر امام علامہ عارف باللہ سید عبد اللہ بن اسحاق البیہقی الشافعی رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب ”الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم“ میں تفصیلی گفتگو کی ہے۔ اس کے لیے سورہ آل عمران پہلی آیت ”الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ“ کے بعد ایک خاص فصل مقرر فرمائی۔ فرمایا۔

## فصل۔ اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

حافظ ابوالقاسم سیلی نے کہا، اس مسئلہ میں علما کا اختلاف ہے۔ ایک جماعت



اس طرف گئی ہے کہ اللہ کے ناموں میں فضیلت کی بحث نہیں کرنی چاہیے۔ ن کا کنا ہے۔  
 کہ اللہ کے ناموں میں کوئی دوسرے سے بڑا نہیں۔ اور جہاں ابھی اسم اعظم کا لفظ آئے۔ اس  
 کا معنی عظیم و اکبر بمعنی کبیر ہے۔ جیسے آھوون بمعنی ھین۔ یہ بات ابوالحسن بن بٹال نے  
 نقل کی، اور اس کی نسبت ایک جماعت کی طرف کی۔ جن میں ابو محمد بن ابوزید القاسمی۔  
 وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی دلیل بھی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اسم مبارک  
 کی قطعی تعین نہیں فرمائی۔ حالانکہ آپ سے کمر شان والے بھی اسے جانتے تھے۔ مثلاً آصف  
 بن برخیا، بلعام باعورا، عبید بن النضر۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اتھانی  
 تفرع و انکساری سے اپنی امت کی بات کی۔ پھول سے پتھن کی دعا فرمائی تھی تو سینا اسم  
 اعظم سے ہی دعا مانگی ہوگی۔ تاکہ قبول ہو، کہ آ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر تھن تھے۔  
 اور امت کی تکلیف آپ پر شاق گزرتی تھی۔ پھر جب آپ نے ایسا نہیں کیا، تو ہمیں معلوم  
 ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہر نام کی فضیلت اور حکم دوسرے کی طرح ہے۔ جس  
 نام سے دعا مانگی جائے چاہے تو قبول فرمائے، اور چاہے تو رد فرمائے۔ اللہ کا فرمان ہے۔  
 قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ترجمہ: تم فرماؤ اللہ کو پکارو یا رحمان کو  
 اَيَّا مَا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ پکارو، جس کو پکارو تمام اچھے نام  
 الحسنی۔ اسی کے ہیں۔

اس کلام سے ظاہر می طور پر تو اللہ تعالیٰ کے تمام اسمائے حسنی برابر معبود ہوتے  
 ہیں۔ اسی لیے یہ اور دوسرے علما اس طرف گئے ہیں کہ اللہ کا کوئی کلام دوسرے سے افضل  
 نہیں۔ کیونکہ ایک رب، ایک کلام ہے۔ پس ایک کی دوسرے پر فضیلت محال ہے۔

شیخ ابوالقاسم، اللہ ان کو معاف کرے، نے فرمایا۔

قرآن مجید، کان ناموں سے واللہ، رحمن، رحیم

شیخ ابوالقاسم کا قول

شروع کرنے کا سبب یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ اس طرح ابتداء کو نام عقل محال ہے یا

شرعاً؟ عقلاً تو یہ محال نہیں، کہ اللہ تعالیٰ ایک کار خیر کو دوسرے پر یا ایک کلمہ ذکر کو دوسرے پر فضیلت بخشنے کیونکہ فضیلت کا دار و مدار اجر و ثواب کی کمی بیشی پر ہے۔ فرائض کو نوافل پر بالاتفاق فضیلت حاصل ہے۔ نماز اور جہاد بہت سے نیک اعمال سے افضل ہیں۔ دعا و ذکر بھی اعمال میں سے دو عمل ہیں، تو بعض کا بعض سے قبولیت سے قریب تر ہونا۔ اور آخرت میں بعض کا بعض سے زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہونا بعید نہیں۔ اسمائے مستحی کی تعبیر ہیں اور وہ اللہ کے کلام قدیم میں شامل ہیں، اور ہم کلام اللہ میں یہ نہیں کہتے کہ وہ عین ہے یا غیر۔ اسی طرح ہم اس کے اسماء کے متعلق بھی، جو اس کے کلام میں ہیں، یہ نہیں کہتے کہ وہ ذات باری کا عین یا غیر ہیں۔ پھر اگر ہم اپنی مخلوق زبانوں اور حادث الفاظ سے کلام کریں تو ہمارا کلام ہمارے اعمال میں سے ایک عمل ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ **وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ**۔ اللہ نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے۔ اور تمہارے اعمال کو بھی "جب یہ بات ثابت ہو گئی اور اسمائے فضیلت جائز ہو گئی، جب بھی ان سے پکاریں تو اسی طرح سورتوں اور آیتوں کا ایک دوسرے سے افضل ہونا ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس کا دار و مدار اس تلاوت پر ہے جو ہمارا عمل ہے۔ اس مستور پر نہیں، جو ہمارے رب کا کلام اور اس کی قدیمی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تیرے پاس کتاب اللہ کی کونسی بڑی آیت ہے؟ انہوں نے عرض کیا، **اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ** فرمایا ابوالمنذر، علم مبارک ہو۔ یہ محال ہے کہ وہ اعظم سے مراد عظیم ہیں۔ اس لیے کہ قرآن سب کا سب عظیم ہے۔ تو کیسے فرما سکتے ہیں کہ قرآن کی ایک آیت عظیم ہے، جب کہ اس کی ہر آیت عظیم ہے۔ یونہی اس سلسلہ میں اہل زبان کے تمام استشہاد موجود ہیں۔ مثلاً قرآن کہتے ہیں **اَكْبَرُ** بمعنی **كَبِيْرٌ** بمعنی **اَكْبَرُ** بمعنی **هَيِّنٌ**۔

اگر یہ سوال کیا جائے کہ اللہ کے اسم اعظم کے متعلق ہمارا کیا قول ہے؟ اور کیا اللہ کے اسماء

شیخ ابوبکر فہری کا قول

میں ایک دوسرے پر فضیلت کا اصول جاری ہوتا ہے، بلکہ باہمی فضیلت - نفرت اور منافرت۔  
 اللہ تعالیٰ کے ناموں میں کس طرح متصور ہو سکتی ہے؟ جب کہ اسمِ مسٹی کا عین ہے؟ تو اس کا  
 جواب یہ ہے کہ سہارا کہنا: ”اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ“ اس سے مراد وہ اسم ہے، جو اجابت کے  
 قریب تر ہو، اور جب اس کے ذریعہ دعا مانگیں قبول ہو۔

کیا وجہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ دعا مانگتا ہے؟ یہ بھی قبول نہیں ہوتی؟ ہم  
**سوال** جواب میں اول تو یہ کہتے ہیں۔

کہ ہم اسمِ اعظم کی قطعی تعین نہیں کرتے۔ یہ شکوک و ظنون کا محل ہے کہ اس میں مختلف  
**جواب** اقوال میں متعدد الفاظ ہیں۔ اب اگر ان میں سے کسی ایک کو دعا مانگنے والے  
 کے لیے متین نہ کیا جائے تو قبولیت سے قریب تر کا کسے پتہ چلے؟

اگر کوئی شخص ان تمام الفاظ کو اپنی دعائیں جمع کر لے، پھر بھی اس کی حاجت  
**سوال** پوری نہ ہو تو کیا جواب دو گے؟

اب تک تو کسی نے اس کا تجربہ نہیں کیا کہ نامُراد رہا ہو کہ ہم جواب دیں۔  
 اگر کہا جائے کہ جس اسمِ اعظم کا علمائے ذکر کیا ہے۔ وہ کہاں ہے؟  
**سہیلی کا قول** کہ اس کے ذریعے جو کوئی اللہ سے دعا کرے قبول فرماتا ہے اور  
 جو مانگے عطا فرماتا ہے۔ ہم اس کے دو جواب دیتے ہیں۔

یہ اسمِ مبارک ہم سے پہلے لوگوں کے پاس تھا جب انہوں نے اس کو جانا، خفا  
**اول** کی بکثرت سے استعمال نہ کیا، اس کی تعظیم کی، بغیر طہارت کے ہاتھ نہ لگایا، پہچانے  
 والے نے اس کے تقاضوں پر عمل کیا، پوشیدہ رکھا تو اس کے ذریعے مسٹی، ذات، کی  
 عظمت سے اس کا دل پر ہو گیا۔ کسی غیر کی طرف توجہ نہ لی اور نہ کسی غیر کا ڈر رہا۔ یہی جب  
 انہوں نے اسے دیست مقام کے لیے، استعمال کیا، غلط اور مذاق کے طور پر اسے بولنا  
 شروع کیا، اس کے مقتضایہ پر عمل کیا تو دلوں سے اس کی ہیبت جاتی رہی، پھر فوری قبولیت

اور حاجت باری کی وہ بات نہ رہی جو پہلے تھی، تم دیکھتے نہیں ایوب علیہ السلام کے اس فرمان کی طرف کہ میں ایسے وادھیوں کے پاس سے گزرا کرتا جو لڑتے جاتے اور اپنی لڑائی میں اللہ کا ذکر بھی کرتے جاتے تھے۔ میں ان کے پاس سے بھاگ جاتا۔ مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ اللہ کا ذکر غلط انداز سے کیا جائے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے پاکی کے بغیر اللہ کا ذکر کرنا پسند نہیں۔ اب تیرے لیے تعظیم واضح ہو گئی۔

**دوم**

جب دل سے دعا مانگی جائے، صرف زبان سے نہیں۔ تو بندے کی دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاں قبولیت کی قسمیں ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا تو مانگنے والے کو جلدی مدعا مل جاتا ہے یا اس کے لیے دعا ذخیرہ کر دی جاتی ہے اور یہ اس کے مطالبہ سے بہتر ہے۔ یا جتنی اس نے بھلائی مانگی، اس کے بدلے اتنی برائی اور تکلیف اس سے پھیر دی جاتی ہے۔ رہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت کے لیے یہ دعا کہ اللہ تعالیٰ ان میں باہمی لڑائی نہ کرے۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس سے آپ کو منع فرما دیا اور اس کے بدلے آخرت میں آپ کو منصب شفاعت عطا کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اُمَّتِي هَذِهِ اُمَّةٌ مَسْحُومَةٌ ترجمہ: میری یہ اُمت مرحومہ ہے (اس  
کَیْسَ عَلَیْهَا فِی الْاٰخِرَةِ پر اللہ کی رحمت ہے) ان کو آخرت میں  
عَذَابٌ، عَذَابُهُمْ فِی الدُّنْیَا عَذَابٌ نِّسْ ہوگا۔ ان کا عذاب دنیا  
الزَّلَٰزِلُ وَالْفِتْنُ“ میں زلزلے اور فتنے ہیں۔

اس کو ابو داؤد نے روایت کیا۔

جب دُنیا کے فتنے، اُمت سے آخری عذاب پھرنے کا سبب ہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے لیے مانگی گئی دعا نامراد نہ رہتی۔ علاوہ ان میں نے اس حدیث پر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث پر غور کیا کہ جب آیت :  
قُلْ هُوَ الْمَآدِیَّتْ عَلٰی اَنْ یَّبْعَتْ ترجمہ: تم فرماؤ وہ اس پر قادر ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ قَوْلِكُمْ - کہ تم پر اوپر سے عذاب بھیجے۔

نو آپ نے فرمایا، میں تیری ذات کی بنا دے چاہتا ہوں۔ پھر جب آپ نے یہ آیت سنی۔  
لَيَذِيقَنَّ لَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ - ترجمہ: تمہیں ایک دوسرے کی سختی چکھائے۔

فرمایا یہ نسبتاً آسان ہے۔ اسی لیے آپ کی اُمت پہلے اور دوسرے عذاب سے محفوظ کر دی گئی۔ اور تیسری دُعا سے آپ کو منع فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔ میں نے یہ بات ایک عارف پریش کی تو انہوں نے فرمایا، یہ تو ضعیف بہت اچھی ہے۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ آپ کا سوال آیت کے نزول سے پہلے تھا یا بعد۔ اگر نزول آیت کے بعد تھا، تو میرے خیال میں یہ سوچ صحیح ہے۔ میں نے کہا، کیا موطا میں موجود نہیں کہ آپ نے یہ دُعا مسجد بنی معاویہ میں مانگی تھی جو مدینہ منورہ میں تھی؟ اور اس میں اختلاف نہیں۔ کہ سورۃ الانعام مکیہ ہے کہنے لگے ٹھیک ہے۔ انہوں نے جن کا یقین کیا اور اس کا اقرار کیا۔

**سوال** شیخ ابو بکر فہری کہتے ہیں اگر یہ سوال کیا جانے کیا تم اسے جائز سمجھتے ہو کہ بندہ کسی حاجت میں اپنے رب کے دُعا مانگے اور اس کی دُعا قبول نہ ہو۔؟

**جواب** ہم کہتے ہیں، اگر اس نے اپنے رب سے وہ سوال کیا، جو علم باری تعالیٰ میں ہونا تھا تو بندے کی دُعا قبول ہوگی۔ کیونکہ دُعا اللہ کے علم کے برعکس بھی نہیں ہو سکتی۔ اور اس کے اہل فیصلے کو بدل بھی نہیں سکتی۔

**سوال** پھر اسم اعظم کا کیا فائدہ ہوا؟

**جواب** اس کا فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے بندے کی زبان پر صرف وہ دُعا لاتا ہے اور اس کے دل میں صرف وہ خیال ڈالتا ہے۔ جس کے بارے میں اس کے علم میں پہلے سے موجود تھا کہ جو مانگے گا ملے گا۔

اگر اس کے علم میں اس کی حاجت براری نہیں، تو ایسی دُعا بندے کی زبان پر لانا ہی نہیں۔

**سوال** کیا تمام دعاؤں کے مدارج یہی ہوتے ہیں ؟

ایسا نہیں۔ بلکہ تمام دعائیں ایسی زبان پر جاری ہوتی ہیں، جس کی قبولیت کا جواب فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے اور کبھی ایسی زبان پر جاری ہوتی ہیں جن کی ناقبولیت کا فیصلہ ہو چکا ہوتا ہے۔ ہم ان شاء اللہ سورہ اعراف کے تحت عنقریب قبولیت دعا اور قبولیت میں آنے والی رکاوٹوں کو بیان کریں گے۔ سو جائز ہے کہ قبولیت کی شرائط میں سے کسی شرط کے نہ ہونے سے تمام دعاؤں میں خلل آجائے اور دوسرے مقام پر وہی شرط کام کر جائے۔ توجب اللہ کسی دعا کرنے والے کی زبان پر اسم اعظم جاری کرتا ہے قبولیت کی شرطیں حاصل ہو جاتی ہیں اور موانع ختم ہو جاتے ہیں۔ اسم اعظم کا یہی مطلب ہے اس بنا پر قرآن کی سورتوں اور آیتوں میں فضیلت کا حکم جاری ہو گا۔ لہذا ایک آیت و سورۃ کے قاری کو وہ اجر و ثواب مل سکتا ہے جو باقی آیات و سورتوں کی تلاوت سے نہ ملے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو نہیں دیکھتے۔ سورۃ تبارک (الملک) اپنے عامل سے جھگڑے گی۔ اور ”قل هو اللہ احد“ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے وغیرہ اور دوسری آیات کی یہ خصوصیتیں بیان نہیں کرتے۔ رہا اسم اعظم میں تغایر و تعدد کا سوال تو ایک مسمیٰ کے کئی نام ہو سکتے ہیں۔ اور ماہر نسخویوں کے نزدیک ہر نام مستقل ہوتا ہے۔ ہم اپنے موضوع سے باہر ہو جائیں گے ورنہ، اس قول کا ایسا واضح بطلان کرتے کہ انہیں بھاگنے کا راستہ نہ ملتا۔ اگر عربی زبان میں یہ اصول صحیح ہوتا تو اس پر حضور کا یہ فرمان کہ تیرے پاس قرآن کی کون سی بڑی آیت ہے؟ قیاس نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ تمام قرآن عظیم ہے ان کا سوال عظیم تر کے متعلق تھا۔ جو ثواب تلاوت میں افضل اور قبولیت کے قریب تر ہو اور اس فرمان میں ثبوت اسم اعظم کی دلیل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کا ایک نام اس کے باقی ناموں سے عظیم تر ہے۔ اور اس اسم سے قرآن کا خالی ہونا محال ہے۔ فرمان باری تعالیٰ مَا قَدْ عَلَّمْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ۔ ترجمہ: ہم نے قرآن میں کوئی چیز اٹھانہ رکھی۔

تو لا محالہ یہ قرآن میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں پر اور آپ کی اُمت کو امتوں کو فضیلت بھی دے اور محروم بھی کرے۔

**سوال** پھر اسمِ اعظم قرآن میں کہاں ہے ؟

**جواب** لکھا گیا ہے اسے اسی طرح پوشیدہ رکھا گیا ہے جس طرح جمعہ کے دن میں خاص قبولیت کی ساعت اور رمضان کے مہینے میں سیتہ القدرہ تاکہ لوگ محنت کریں۔ توکل کر کے نہ بیٹھ جائیں، شیخ ابو بکر فہری نے کہا، اُمت نے اس سے فیض حاصل کیا۔ اور اہل قرآن و اہل کتاب میں مشہور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا اسمِ اعظم ہے جس کے ذریعے جب بھی اس سے دُعا کرے قبول ہوتی ہے اور جب مانگا جائے ملتا ہے۔ اب میں آپ کے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور سلف صالح کی اس سے متعلق روایات بیان کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :-

وَأْتِلْ عَلَيْهِمْ كِتَابَ الَّذِي آتَيْنَاهُ تَرْجُمَةً ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّبِشَارِ الْمُتَّقِينَ  
 آیاتِنا قائلِنا مِنْہَا - جس کو ہم نے اپنی نشانیاں دیں، پھر وہ ان سے سجادہ زبر کیا

ابن عباس۔ السُّدِّيُّ اور مقاتل وغیرہ نے کہا یہ شخص بنی اسرائیل سے متعلق تھا اس کا نام بعام بن باعور تھا۔ اس کے پاس اسمِ اعظم تھا۔ بادشاہ نے سے تلاش کیا، وہ روپوش ہو گیا۔ پھر بادشاہ اسے پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کہا اُسے اسمِ اعظم والا ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ ایسا بیل اور جس سے کام نہ لیا گیا ہو۔ ایک سُرُج رنگ کا بیل لایا گیا، کوئی اس کے قریب نہیں آسکتا تھا۔ یہ اٹھا اور اس کے کان میں کوئی بات کی، بیل چھڑ بن کر گرا، اس نے بادشاہ سے کہا، یا تو بنی اسرائیل پر مظالم بند کر دے یا تجھ پر بھی وہی نازل ہوگا، جو بیل پر ہوا ہے۔ اب وہ بادشاہ بنی اسرائیل پر مظالم ڈھانے سے باز آ گیا۔ ان میں سے دوسرا اللہ کا فرمان یہ ہے۔

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ ترجمہ: جس کے پاس کتاب کا کچھ علم تھا۔  
 اَنَا آتِيكَ بِهِ - اس نے کہا میں تیرے پاس تسخت کو

لاؤں۔

تساوہ وغیرہ اکثر مفسرین نے کہا وہ آصف بن برخیا تھے۔ جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم تھا جس کے ذریعے جب بھی دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ اور جب مانگا جائے ملتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب آصف بن برخیا نے نماز پڑھ کر اللہ سبحانہ سے دعا مانگی، سلیمان علیہ السلام سے کہا: آنکھ جھپکنے تک آنکھیں بند کر دیجئے۔ تو سلیمان علیہ السلام نے جیسے قسم پوری کرنی ہو، آنکھیں موند لیں، آصف نے دعا مانگی، اللہ نے فرشتوں کو مقرر کیا، یہاں تک کہ انہوں نے تسخت اٹھایا اور زمین چیرتے ہوئے سلیمان علیہ السلام کے سامنے لا کھڑا کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے آصف نے دعا مانگی یا حی یا قیوم تھا۔ الزہری نے کہا ان کے پاس خاص دعا تھی جو انہوں نے مانگی۔

يَا إِلَهَنَا دَالِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَهًا ترجمہ: اے ہمارے اور ہر شے کے  
 وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ واحد معبود! تیرے سوا کوئی سچا معبود  
 إِيْتَنِي بِعَدْنِيهَا - نہیں، بلقیس کا تسخت میرے پاس

لاوے۔

تو ان کے سامنے اس جیسا تسخت بنا دیا گیا۔ اور کہا وہ اسم اعظم جس سے مانگی گئی دعا قبول اور  
 کہا گیا سوال ملتا ہے یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے۔

تیسرا اللہ کا فرمان :-

وَمَا نُؤْتِ عَلَى الْمَلَائِكِ بْنِ بَابِلَ ترجمہ: جو کچھ بابل میں دو فرشتوں پر  
 هَارُوتَ وَمَاوُوتَ - اتارا گیا



ابن عباس علی بن ابی طالب، قتادہ، انس اور انکبی رضی اللہ عنہم نے فرمایا ،  
 ہاروت و ماروت دن مہر لوگوں میں فیصلے کرتے۔ شام ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم پڑھ  
 کر آسمان پر چڑھ جاتے۔ ایک دن زہرا ان کے پاس کسی جھگڑے کے سلسلے میں آئی۔ جو  
 اس ملک کی خوبصورت ترین عورت تھی۔ اور بادشاہان فارس میں سے ایک بادشاہ کی ملکہ  
 تھی۔ یہ دونوں اس سے مانوس ہو گئے اور بہلا نے پھسلانے لگے۔ اس نے ان کی خواہش  
 پوری کرنے سے اس وقت تک انکار کیا، جب تک وہ اسے اسم اعظم نہ بتائیں۔ جس کے  
 ذریعے آسمان پر چڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا اللہ کے بڑے نام سے۔ انہوں نے اسے اسم  
 اعظم بتا دیا۔ اس نے اس کا ورد کیا اور آسمان پر ستارہ بن کر چمکنے لگی۔ قاضی ابوبکر بن  
 طیب نے اپنی کتاب المنع میں لکھا ہے۔ بہت سے اہل علم نے یہ بات ذکر کی۔ کہ  
 بابل میں دو فرشتوں پر جو نازل کیا گیا تھا، وہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم تھا۔ جس کی مدد سے  
 زہرا آسمان پر چڑھ گئی۔ پھر وہیں ستارے کا روپ دھار گئی۔ قاضی ابوبکر کہتے ہیں، عقل  
 اس میں سے کسی کو محال قرار نہیں دیتا۔ اسے سمجھ لو۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ موت کا فرشتہ  
 دعا اور اللہ کے مخصوص اسم اعظم کے ذریعے رُوحیں قبض کرتا ہے۔ یہ روایت ان لوگوں  
 کا رد کرتی ہے جو کہتے ہیں اتنے دُور سے رُوحیں کیسے قبض کر لیتا ہے۔ اور دور دراز  
 مقامات سے بیک وقت متعدد رُوحیں کیسے گرفت میں لے لیتا ہے۔ مذکورہ آیات  
 کے متعلق صحابہ و تابعین کے اور بھی اقوال ہیں جو ہمارے محولہ بالا اقوال سے مختلف  
 ہیں۔ ان سے استدلال و طرح سے کیا جاسکتا ہے۔ اول یہ کہ بڑے بڑے صحابہ اور بعد  
 کے مسلمان بزرگوں کی زبان پر اسم اعظم کا ذکر ہمیشہ رہا ہے۔ اور کسی نے اس کا انکار  
 نہیں کیا۔ ہاں آیت کی تفسیر میں ان کا اختلاف ہے۔ کچھ کہتے ہیں آیت میں اللہ کا  
 اسم اعظم مُراد نہیں اس سے مُراد کچھ اور ہے۔ ان حضرات نے اسم اعظم کا انکار نہیں کیا۔  
 دوسرے جب کسی آیت کی تعبیر میں صحابہ کرام مختلف ہوں، اجلہ محققین کے نزدیک

ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کو ترجیح دی جائے گی، دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ مبارک پر ہاتھ مار کر کہا تھا۔ اَللّٰهُمَّ عَلِمَهُ النَّاسُ وَنِيلُ۔ الہی اس کو قرآن کی صحیح تاویل بتا دے۔ اور ابن عباس نے اس کو یقیناً بیان فرما دیا ہے۔ اور اسم اعظم کی طرف اشارہ کر کے اسے افضل نہیں فرمایا، اشارۃً بتلاویا کہ کسی صورت میں اسم اعظم نہ ہو۔ اور وہ سب سے افضل قرار پائے اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ افضلیت و عظمت کا دار و مدار تو ہے ہی اسم اعظم پر۔ دیکھتے نہیں، کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب کو خدا داد علم پر مبارک باد دی۔ اور مبارک باد عظیم شے پر ہی دی۔ جاسکتی ہے۔ اس طرح کہ اسم اعظم کو بھی جانتے ہو۔ اور جس آیت میں وہ ہے اسے بھی۔ ہم سے پہلی امتوں میں صرف چند افراد کو اس کا علم تھا مثلاً عبداللہ بن التامر، آصف بن برخیا اور بلعام باعور جب تک شیطان نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت، جسے ترمذی اور ابو داؤد نے اسحاق بنت یزید جن کی کنیت ام سلمہ ہے رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ هُوَ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَادِعُ عَوْهٍ مُّخْلِصِينَ لَكَ الدِّينَ۔ سوا سے اس سے پکارو، پھر فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ ہمیں اللہ کی حمد و شکر پر تہنید کرتے ہوئے کہ اس نے ہمیں یہ اسم سکھایا، جس کا ہمیں علم نہ تھا، میں کہتا ہوں ابو داؤد نے یہ روایت نقل کی ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ يَا نَزَّكَ اَلْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ پر ختم فرمایا۔ یہی اسم اعظم ہے کیونکہ کسی اور اسم کا نام نہیں لیا گیا۔ اور یہ اسم اللہ کے بغیر کسی اور کا رکھا نہیں گیا۔ یہ شخص حضرت زید بن عیاش الزرقانی تھے، جن کا نام عارث بن اسامہ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے۔

ابو جعفر نے کہا، جو ابو حفص نے سورہ طہ سے جو کچھ نکالا یعنی الْحَسْبُ الْقَيُّومُ، انہوں نے کہا جائے ہمیں اس میں اللہ کا اسم مل گیا ہے۔ اور وہ ہے اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، تو حدیثیں متفق ہو گئیں اور جو کچھ سورہ طہ میں ہے وہ اس کے موافق ہے جو سورہ بقرہ اور آل عمران میں ہے۔ بعض علما کا یہی مذہب ہے محمد بن حسن ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم اللہ ہے۔ دیکھتے نہیں کہ رحمن رحمت سے اور رب ربوبیت سے مشتق ہے اور اللہ کسی سے مشتق نہیں؟

### امام ابو حنیفہ کا فرمان

ابو یوسف بن العلاء کہتے ہیں میں نے سہل بن عبد اللہ سے اللہ کے اسم اعظم کے متعلق سوال کیا۔ انہوں نے کہا اللہ، میں نے ان سے کہا، کہا گیا ہے کہ جب اس کے ذریعے سوال کیا جائے ملتا ہے، ہم تو اس سے سوال کرتے ہیں، وہ ہمیں دیتا ہی نہیں، فرمایا اگر دل کو اس کی مناجات کے سوا ہر چیز سے فارغ کر کے سوال کرتے تو اسی وقت مل جاتا، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی:

”وَاصْبِرْ فَوَادُ اُمِّ مُوسَى“ ترجمہ: موسیٰ کی ماں کا دل ہر چیز سے خالی

فایس غاً؟ ہو گیا۔ صرف موسیٰ کا سوال تھا۔

ابن مبارک کہتے ہیں، اللہ کا اسم اعظم اللہ ہے، کیونکہ تمام اسما اس کی طرف منسوب ہوتے ہیں، یہ ان کی طرف منسوب نہیں ہوتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ یسّٰ ظاہر ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یَا حَسْبُ یَا قَيُّومُ مروی ہے۔ استاذ ابو اسحاق کہتے ہیں، جو اللہ کے جس نام کو جانتا ہے اسی کو زبان سے ادا کرے وہی اسم اعظم ہے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دو میں سے ایک روایت ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت ہے کہ اللہ کا اسم اعظم گناہوں سے بچنا ہے۔

حافظ ابو القاسم عباس نے کہا، یہی حدیث شریف، سوا ابو داؤد نے اپنی سند سے



حضرت ابو امامہ نے اپنی مرفوع حدیث میں فرمایا، اللہ کا وہ اسمِ اعظم جس سے مائی گئی دعا قبول، اور مانگا گیا سوال ملتا ہے، تین سورتوں میں ہے، البقرہ، آل عمران اور طہ۔ بعض

مشتقی نے کہا، میں نے ان تین سورتوں میں ایسی چیز دیکھی، جس کی مثال پورے قرآن کریم میں نہیں۔ آیۃ الکرسی اللہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ آل عمران میں اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور سورہ طہ میں۔ وَعَنَتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ۔ ابو جعفر مذکور نے کہا، میرے نزدیک صحیح یہ ہے۔ کہ اللہ کا اسمِ اعظم اللہ ہی ہے۔ حضرت اسمائت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ کا اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ وَاللّٰهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ، اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ حالانکہ ان

میں سے صرف ایک میں اَلْحَيُّ الْقَيُّومُ کا ذکر ہے۔ میں کتابوں بلکہ اس کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ اللہ کا اسمِ اعظم لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ہو۔ دیکھتے نہیں امام مالک نے الموطا میں کیا روایت ذکر کی۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا اس میں افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ ابو داؤد میں ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی کتاب میں سب سے بڑی آیت کون سی ہے؟ انہوں نے کہا۔ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ تو سرکار نے ان کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا، ابو المنذر علم مبارک ہو۔ استاذ ابو القاسم قشیری نے اس حدیث آتِیَ آيَةُ اَعْظَمَ۔ سبیل نے کہا اللہ کے ننانوے نام اسمِ اعظم اللہ کے تابع ہیں اور اس سے ستر پورے ہو جاتے ہیں۔ یہ درجات جنت کی تعداد کے برابر ہیں۔ ہر دو درجوں میں سو سال کی مسافت ہے اور فرمایا جو ان اسمائے حسنی کو یاد کر لے۔ جنت میں داخل ہوگا۔ یہ جنت کے درجوں کے مساوی ہیں۔ ورنہ اللہ کے نام بے شمار ہیں۔ ہاں ان اسمائے مبارکہ کو دوسروں پر یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ اس پر یہ کہ اللہ صلیہ السلام کا یہ قول دلالت کرتا ہے۔ جو الموطا میں موجود ہے۔ میں سمجھ سے تیرے

ان اسماء حسنی کے ذریعے سوال کرتا ہوں، جو میرے علم میں ہے اور جو میرے علم میں نہیں؛ الحاج  
 الابن الوہب میں ہے سُبْحَانَكَ لَا اُحِیُّیْ اَسْمَاءُ لَفَّ۔ میں تیری پاکی بولتا ہوں۔  
 تیرے نام شمار نہیں کر سکتا۔ اس بات کی دلیل کہ یہی اسم اعظم ہے، یہ ہے کہ تمام اسماء کو اس  
 کی طرف منسوب کرتے ہو۔ مثلاً العزیز اللہ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔ (نویہ السمع۔  
 البصیر۔ القدیر وغیرہ مترجم) یہ نہیں کہتے اللہ العزیز کے اسماء میں سے ایک اسم ہے۔

شیخ ابو بکر فہمی کہتے ہیں فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَاللّٰهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی ترجمہ: تمام اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو

نَادِ عُوْدَیْہَا۔ اس کو ان سے پکارو۔

نویہ آیت تمام اسماء کو عام و شامل ہے۔ پھر فرمایا:

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا تَرْجَمہ: تم فرماؤ اللہ کو پکارو یا رحمن  
 الرَّحْمٰن۔ کو پکارو۔

یہاں اپنے تمام ناموں میں بزرگتر سے ابتدا فرمائی اور مخلوق کو فرمایا کہ وہ اس نام سے  
 اس کو پکارے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا یہی نام رکھا ہے، اور کسی اور کو یہ نام رکھنے  
 سے منع فرما دیا ہے۔ اور مخلوق کی اس طرف سے توجہ پھیر دی کہ کوئی ظالم و جابر سرکش  
 اور شیطان سرود کا یہ نام رکھتا ظاہری یا باطنی۔ یہ ہے فرعون سرکش، جس پر اللہ نے  
 لعنت کی۔ اپنی سرکشی و شان و شوکت کے باوجود کہ مصری قبطیوں کو کہتا ہے۔ اَنَا وَبُیْکُمْ  
 اَلَا عُلٰی۔ میں تمہارا بلند تر خدا ہوں۔ جس کی وجہ سے اس پر اور اس کی قوم پر عذاب  
 نازل ہوا۔ یہ جرات نہ کر سکا کہ میں اللہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے شریروں کو یہ نام رکھنے سے  
 باز رکھا، فرماتا ہے۔ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیْعًا۔ کیا تمہارے علم میں اللہ کے سوا کسی  
 اللہ کہلوا یا ہے۔؟ یہ نام کسی اور نے رکھا ہے۔ یہی وہ اسم گرامی ہے۔ جو مخلوق کی تمام  
 زبانوں میں بولا جاتا ہے اور اسی سے تعلق پیدا کرنے کے اسباب کثرت سے پائے جاتے

ہیں۔ ایمانی حقوق اسی سے متعلق ہیں۔ اسی کو فریاد یوں کا فریاد رس، مظلوموں کا ٹھکانہ۔ دوسرے والوں کا سہارا۔ عبادت گزاروں کی عبادت اور پناہ مانگنے والوں کے لیے ڈھال بنایا گیا ہے۔ جو بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا یا تکلیف سے ڈرتا ہے اس کی پکار یا اللہ ہی ہوتی ہے۔ دار دنیا میں مکلف کا یہی پہلا حصہ ہے۔ جب رحم اندر کی تاریکی سے، اسے سرسبز و شاداب وسیع دنیا میں پھینکتے ہیں۔ لینے والیاں اسے ہاتھوں میں لیتی ہیں اور بآواز بلند کہتے ہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ دنیا سے آخری جدائی پر یہی آخری کلمہ پڑتا ہے لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (لوگ کثرت سے اپنے رزمہ محاوروں اور لین دین میں استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں اس سے منع کیا گیا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :-

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ  
بِنَاؤ۔

یہی وہ اسم اقدس ہے جو حیرانی میں تیرے تمام غم دور کرتا، شہوتوں اور شرارتوں سے بچاتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے لیے دُعا میں وسعت فرمائی کہ جو ان کے دلوں کے موافق اور جس میں قبولیت کی زیادہ اُمید ہو۔ اسی اسم گرامی سے دُعا کریں۔ فرمایا اَدْعُوا اللّٰهَ اَوْ اَدْعُوا الرَّحْمٰنَ۔ ترجمہ :- اللہ سے دُعا کرو یا رحمن سے۔ گویا اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے۔ اگر مجھے میرے نام سے نہیں پکارتے، تو میرے فضل و رحمت کے حوالہ سے پکارو۔ اسی لیے الواسطی نے کہا جس نے اللہ کے ناموں میں سے کسی نام سے دُعا کی اس میں اس کے نفس کا حصہ ضرور ہوتا ہے، ماسوا اللہ کے کہ یہ اسم گرامی اسے ایسی وحی کی طرف بلاتا ہے جس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں۔ اسی لیے علما نے کہا ہے کہ یہ اسم گرامی تخلیق کے لیے تعلق کے لیے ہے۔ اور اس لیے کہ الوہیت کا دار و مدار ذات کے پیدا کرنے کی قدرت پر ہے۔ اور صفات جلال و کمال کی یہی آخری حد ہے۔ ابوسعیدؓ نے کہا سب سے پہلے جس کلمہ کی طرف اس نے بندوں کو بلایا، وہ ایک ہی کلمہ ہے۔ جس نے اسے سمجھ لیا، دوسروں

کو سمجھ لیا۔ اور وہ ہے اللہ - دیکھتے نہیں کہ فرماتا ہے -

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - ترجمہ: تم فرماؤ اللہ ایک ہے -

حقیقت شناسوں کے لیے بات پوری ہو گئی۔ پھر خاص لوگوں کے لیے اضافہ فرمایا -  
أَحَدٌ - ترجمہ: ایک ہے -

پھر اولیاء کے لیے اضافہ کیا،

اللَّهُ الصَّمَدُ -

ترجمہ: اللہ بے نیاز ہے -

پھر عوام کے لیے مزید وضاحت فرمائی -

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهِ كُفُوًا أَحَدٌ - ترجمہ: نہ اس کی اولاد ہے، نہ وہ کسی

کی اولاد، اور نہ اس کی برابر کوئی دعویٰ

ہشام نے محمد بن حسن شیبانی سے روایت کیا کہ میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم اللہ ہے یا الہ - اکثر صوفیاء و عارفین کا یہی عقیدہ ہے۔ کہ ان کے ہاں کسی مقام والے کے لیے خالی اسم گرامی اللہ کے ذکر کرنے والے سے بلند تر کوئی مقام نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا -

قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ - ترجمہ: تم فرماؤ اللہ، پھر ان کو چھوڑ دو -

اسی لیے شبلی رحمۃ اللہ علیہ ذکر کرتے وقت فرماتے آ اللہ - بعض صوفیاء کا یہی مذہب ہے -

حجۃ الاسلام (غزالی) نے بعض اہل علم کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہی اسم گرامی ہے اس کا خاص نام ہے، مخلوق کو کسی کو اس سے موسوم نہیں کیا گیا -

ابو جعفر طحاوی نے اپنی کتاب "المشکل" میں کہا اللہ ہی اسم اعظم ہے۔ اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی مذکورہ حدیث سے استدلال کیا -

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کے اسم اعظم اسم کہیے، حم عسق اور اس سے ملتے جلتے کلمات ہیں جو کوئی ان حروف کی ترتیب و ترکیب اچھی طرح



سمجھ لے، اسے اللہ کا اسم اعظم معلوم ہو جائے گا۔ آپ کی مراد ہے حروف مقطعه جو سورتوں کے شروع میں آتے ہیں، اور جن میں تکرار ہے۔ اور یہ چودہ حروف ہیں۔ ا۔ ح۔ ر۔ س۔ ص۔ ط۔ ع۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ می۔ اور بعض علماء نے کہا، وہ الّا ح د، القم ہے۔ بعض نے کہا وہ ذوالجلال والاکرام اور بعض نے کہا وہ ربنا ہے۔ دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے۔  
 الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا - سے تافاستجاب لهم ربهم پوری آیت کہ قبولیت اللہ کے اسم اعظم کی دلیل ہے۔ جو ربنا کے بعد پانچ بار آ رہا ہے۔ اس بات کو اس شخص کے قول سے رد نہیں کیا جاسکتا کہ اسم اعظم اللہ ہے۔ شروع کی آیات میں فرمایا۔ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسم اعظم ارحم الراحمین ہے۔ دلیل حضرت ایوب علیہ السلام کا یہ فرمان ہے۔

إِنِّي مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ تَرَجِمُهُ مَجَّيْلُفٍ بَنِي بے اور توب  
 ارحم الراحمین۔ سے بڑا رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ فرماتا ہے :-

فَاسْتَجِبْنَا لَهُ۔ ترجمہ : ہم نے اس کی دعا قبول فرمائی۔

الیٹ، کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے طائف تک

**ایک ایمان افروز واقعہ**

نچ کر ایہ پرلی۔ کرائے میں یہ شرط لگائی کہ جہاں وہ چاہے گا لے جائے گا۔ وہ ان کو ایک دیرانہ کی طرف لے گیا۔ اور کہا اترو۔ دیکھتے کیا ہیں کہ اس دیرانے میں کئی مقتولوں کی لاشیں پڑی ہیں۔ جب اس شخص نے آپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، تو آپ نے فرمایا مجھے ذرکت نفل پڑھنے دے، اس نے کہا پڑھو۔ تجھ سے پہلے یہ لوگ بھی نماز پڑھ چکے ہیں۔ مگر ان کی نماز نے انہیں کوئی فائدہ نہ دیا۔ فرمایا جب میں نماز سے فارغ ہوا، وہ مجھے قتل کرنے کے لیے آگے بڑھا، میں نے کہا یا ارحم الراحمین۔ آواز آئی اسے مست قتل کرنا۔ وہ باہر گیا اور

اُدھر دیکھا کچھ نظر نہ آیا۔ پھر میری طرف قتل کی نیت سے بڑھا۔ اچانک ایک شاہسوار نمودار ہوا۔ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا اس نے اُسے چوکا لگا کر قتل کر دیا۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسم اعظم لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یونس علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی :-  
فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اِنَّ لِّیْ ذٰلًا تَرْجُوْهُ اَنْہُوْنَ لَیْسُوْا بِاَعْدٰیہٗ  
اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ تَبٰرَکَ سَوا کوئی سچا معبود نہیں، تو پاک  
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ ہے بے شک میں ہی زیادتی کرتے والوں  
میں سے ہوں۔

فَاَسْتَجَبْنَا لَہٗ ۔ ترجمہ: ہم نے ان کی دعا قبول کر لی۔

ابن السنی نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ جو مصیبت زدہ اسے کہے اللہ اس کی مصیبت دور فرمائے اور وہ کلمہ میرے بھائی یونس علیہ السلام کا ہے۔ جو اندھیروں میں آپ نے کہا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

اور ترمذی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ مچھلی والے کی وہ دعا جو شکم ماہی میں انھوں نے اپنے رب سے کی، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ ہے۔ کوئی بھی کسی مقصد کے لیے یہ دعا مانگے، اللہ قبول فرماتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ الوہاب ہے۔ کہ سلیمان علیہ السلام نے اس سے دعا مانگی تھی۔ یہ بھی کہا گیا ہے وہ خیر الوارثین ہے۔ کہ زکریا علیہ السلام کی دعا ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ حسبن اللہ ونعم الوکیل ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ الغفار ہے۔ کہا کہ میں نے بعض عارفین کو کہتے سنا ہے۔ دعا کرنے والے کے نزدیک جو اسم اسم اعظم ہے۔ وہ اسنی سے دعا مانگے، وہ اس کے حسب حال اسم اعظم ہے اسی طرح جس مقصود و مطلوب

کے لیے دُعا مانگی جا رہی ہے۔ اس کی مناسبت بھی ملحوظ رکھی جائے گی۔ یہ قول معنی کے قریب ہے۔ ہمارے جمہور صوفیا اور مشائخ اور محققین کا یہی قول ہے۔ کہا کہ میں نے شیخ عارف محب الدین طبری کو فرماتے سنا، میں نے بعض عارفین کو حرم مکہ میں، اللہ اس کو ہدایت عطا فرمائے، ۶۶۶ھ میں یہ فرماتے سنا۔ کہ جس کسی نے اللہ تعالیٰ کو اس کے نام سے پہچانا جو اس کے حال و مقام میں موثر ہے، اس نے اپنا مخصوص اسمِ اعظم پہچان لیا۔ اور کہا گیا ہے کہ اسمِ اعظمِ اللہ ہے اور کہا گیا ہے وہ سَمِیعُ الدُّعَاءِ ہے، اور کہا گیا وہ السَّمِیعُ الْعَلِیمُ ہے اور توفیق الہی شامل حال ہو تو عارف کے لیے ان تمام اسماء کو جمع کرنا ممکن ہے جنہیں دُعا میں ہم ذکر کر آئے ہیں، جب اسے یہ توفیق ہو گئی، چھپے راز تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پوشیدہ خزانے کا دروازہ اس لیے کھولا جائے گا۔ فرمایا میں نے اس دُعا میں وہ مختلف اسماء گرامی جمع کر دیئے ہیں، جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وہ دُعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ یَا اَنْتَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ  
 یَا مَنَّانُ یَا حَنَّانُ یَا بَدِیعَ السَّمَوٰتِ وَ الْاَرْضِ  
 یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَاسِیَیْنِ یَا اَرْحَمَ  
 الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیعَ الدُّعَآءِ یَا اَللّٰهُ یَا اِلٰهَ۔ یَا اَللّٰهُ۔  
 یَا اَللّٰهُ۔ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا سَمِیعُ۔ یَا عَلِیْمُ۔ یَا حَکِیْمُ۔  
 یَا مَالِکُ۔ یَا مِلِکُ۔ یَا سَلَامُ۔ یَا حَقُّ۔ یَا قَائِمُ۔ یَا عَلِیُّ۔  
 یَا مُحِیْطُ۔ یَا حَکَمُ۔ یَا قَهَّارُ۔ یَا قَاهِرُ۔ یَا رَحْمٰنُ۔ یَا  
 رَحِیْمُ۔ یَا حَلِیْمُ۔ یَا سَرِیْعُ۔ یَا کَرِیْمُ۔ یَا مُجِیْبُ۔  
 یَا مُعْطِیُّ۔ یَا مَانِعُ۔ یَا مُجِیْبُ۔ یَا مُقْسِطُ۔ یَا حَتّٰی یَا قِیُّمُ۔  
 یَا اَحَدُ۔ یَا صَمَدُ۔ یَا تَبَّ یَا تَبَّ یَا تَبَّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ۔  
 یَا وَهَّابُ یَا غَفَّارُ۔ یَا قَرِیْبُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اَنْتَ

سُبْحَانَكَ أَنْتَ حَسْبِي وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم سے دُعا مانگنا چاہے تو چھ آیتیں سورۃ الحديد اور سورۃ حشر کے آخر سے، جب ان کی قرأت سے فارغ ہو جائے۔ تو یہ کہہ اے ایسی صنات والے خدا میرے لیے ایسا ہی کر دے۔ اللہ کی قسم، بد بخت یہ دُعا مانگے تو نیک بخت ہو جائے۔

شیخ امام علامہ ابوالثنا محمود، استاذ قشیری سے بعض اولیاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ اللہ کا اسمِ اعظم وہی ہے جس کے ذریعے تو تعظیم اور دلی توجہ کے ساتھ اس سے دُعا مانگے۔ اس حال میں جو مانگے ملے گا۔ خواہ کسی نام سے ہو۔ اس میں اللہ کا وہ ایفاء عہد ہے اَمِّ مَنْ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ۔ ترجمہ: بے بس کی دُعا کون سُنتا ہے؟ کائنیا ہے وہ مخصوص نام ہے۔ جسے اللہ اپنے خاص بندوں میں سے جسے چاہتا ہے بتاتا ہے جس کو معلوم ہو جائے وہ صرف مناسب مقام پر ہی اس سے دُعا مانگے۔

بعض نے کہا اسمِ اعظم سورۃ آل عمران میں ہے۔

يَا حَسْبِيَ يَا قِيُومُ يَا مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ  
الْعَلِيِّمِ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي  
السَّمَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا سَبِّحَ يَا جَامِعَ  
النَّاسِ لِيَوْمٍ رَّسَبَ رَيْبَ يَوْمٍ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدَ يَا مَنْ  
شَهِدَ لِنَفْسِهِ وَشَهِدَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ  
قَائِمًا عَلَى خَلْقِهِ وَهُوَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ  
الْمُسْكِنُ يَا اللَّهُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَنْ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ  
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ  
وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِإِيدِكَ الْغَيْبُ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرًا مَّنْ يُؤْرِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُؤْرِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ  
وَيُخْرِجُ الْحَيَّ الْمَيِّتَ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ  
يَزْنُقُ مَن يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

ترجمہ: اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، قائم رکھنے والے۔ اے توریت و  
انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے! اے وہ کہ جس پر زمین و  
آسمان میں کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں  
غالب حکمت کا مالک۔ اے رب۔ اے لوگوں کو اس دن کے لیے  
جمع کرنے والے، جس میں کوئی شک نہیں۔ اے وہ جو وعدے کی خلاف  
نہیں کرتا۔ اے وہ جس نے اپنی گواہی خود دی۔ اور جس کی گواہی فرشتوں  
اور علمائے دی، جو اپنی مخلوق پر نگران ہے۔ انصاف قائم کرنے والا،  
جس کے بغیر کوئی معبود برحق نہیں۔ غالب حکمت والا۔ اے اللہ، اے ملک  
کے مالک، اے وہ کہ جسے چاہے ملک دے اور جس سے چاہے ملک  
چھین لے۔ جسے چاہے عزت دے، جسے چاہے ذلیل کرے۔ تمام مہلات  
تیرے ہاتھ ہے۔ بے شک تو برہمچا ہے پر قادر ہے اے وہ کہ رات  
کو دن میں داخل کرے اور دن کو رات میں، اور زندہ کو مرد سے  
نکالے اور مردہ کو زندہ سے۔ اور جسے چاہے بے حساب رزق دے:

اور کہا گیا وہ اسم جس سے آصف بن برخیا نے دعا کی: يَا اِيْهَامَا وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ  
اِيْهَامَا وَاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اِيْتِنِيْ بِعَسْرٍ شَيْعًا..

اور کہا گیا ہے وہ اسم جس سے العلاء بن الحضرمی نے اس وقت دعا مانگی  
جب وہ سمندر میں ڈوبا۔ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد کہا: يَا عَزِيزُ يَا عَلِيُّ  
يَا عَظِيمُ۔ آجیو نا، بعض فضلاء عارفین نے کہا: ”جاننا کہ اولیائے کے : : دو طرح کے

ہیں یا تو مسلمان جن کے واسطے سے اثر لینا یہ عوام کا بیان ہے۔ یا اللہ سے بغیر واسطہ فیض لینا۔ یہ خواص کا مقام ہے یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے اللہ کا کسی چیز کو فرمانا ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔ ان دونوں درجوں کو صرف مجتہد مخلص پہنچ سکتا ہے۔ جب مجتہد (محنت کرنے والا) پہلے درجے تک پہنچتا ہے اس کے لیے مومن جن کے راز ظاہر ہو جاتے ہیں تو خبردار پہلے درجے پر راضی نہ ہو جانا۔ وہ عوام سالکوں کا درجہ ہے۔ جان لو کہ دوسرے درجے تک صرف پہلا درجہ حاصل کرنے کے بعد ہی پہنچا جاسکتا ہے۔ پھر اس پر مغرور نہ ہونا۔ جب غرور کرے گا تو یقیناً یہ تعصب تیرے نفس کو خراب کرے گا۔ یہ سب کچھ صرف اللہ تعالیٰ کے نام سے حاصل ہوتا ہے، بڑی جھوک برداشت کرنے کے بعد اور یہی وہ پوشیدہ نام ہے جسے صرف اولیا پہچانتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ اور فرمان باری تعالیٰ اَلَمْ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا، اللہ کا اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ سورۃ البقرہ۔ آل عمران اور طہ۔

ذوالنون مصری نے کہا، اللہ کا وہ اسم اعظم، جس کے ذریعے مانگی گئی دعا جلد قبول ہوتی ہے اور وہ سات حروف سے مرکب ہے۔ پھر ایانہ فی نے کہا میں نے شیخ ابوالعباس المرسی کا ایک خط دیکھا جو انہوں نے شیخ عبدالنور کی خانقاہ میں بعض مشائخ کے نام لکھا، اس میں لکھتے ہیں، میں سمجھے اسم اعظم کا تحفہ بھیج رہا ہوں، نماز فجر کے بعد اس کے ساتھ ستر بار دعا مانگو اس طرح۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ یَا قَدِیْمُ، یَا دَائِمُ یَا صَمَدُ یَا دُوْدُ یَا دِشْدُ۔ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یہ سات اسماء ہیں جیسے میں نے ایک عارف شیخ ابوالحاج کے خط سے نقل کیا ہے۔ یہ بزرگ الا قصر شہر میں مدفون ہیں۔ الخ۔ ایانہ فی کا مختصر کلام۔

## شعرانی کا ارشاد

سیدی عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ "المنن الکبیر" کے  
سولہویں باب میں فرمایا، اللہ کے احسانات میں سے ایک مجھ

پر یہ ہے، مجھے اللہ کا وہ اسم اعلیٰ معلوم ہے جس سے مانگی گئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ مگر  
میرے علم میں اس سے دُعا اسی نے مانگی، جس کی دینداری خوفِ خدا اور مخلوقِ خدا پر  
شفقت کا مجھے یقین ہے۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آدمی جس پر ناراض ہو یا جس نے  
اسے ستایا ہو، اس کے خلاف اس سے دعا کرے اور اس شخص کو اللہ ہلاک کر دے۔  
جیسے بلعام بن باعور کو پیش آیا۔ اگر مجھ سے پہلے اولیاء کرام اسے نہ چھپاتے، تو میرے بھائی!  
میں اس کتاب میں متعین کر کے تیرے سامنے ذکر کر دیتا، لیکن کتاب اہل و نا اہل ہر ایک  
کے ہاتھ میں جاتی ہے۔ خیر، میرے بھائی! کوئی حرج نہیں اگر اسمِ اعظم سے متعلق تمام  
اقوال کا خلاصہ تیرے سامنے ذکر کر دوں اگرچہ اس سے اس کی معرفت تعینِ طور پر حاصل  
کرنے کا جزم نہیں ہو سکتا۔ بہر حال میں اللہ کی توفیق سے عرض کرتا ہوں۔ ایک جماعت  
اس طرف گئی ہے کہ اسمِ اعظم کا کوئی وجود نہیں۔ کیونکہ اللہ کے تمام نام اعظم ہیں کوئی  
ایسا اسم گرامی نہیں جو اعظم نہ ہو۔ ان حضرات میں ابو جعفر طبری، شیخ ابوالحسن الاشعری  
ابن حبان اور الباقلائی وغیرہ شامل ہیں۔ امام مالک وغیرہ کا بھی یہی قول ہے بعض  
اس طرف گئے ہیں کہ اسمِ اعظم اللہ کا نام ہے۔ بعض کے نزدیک وہ ہُو ہے۔  
اشعری اس طرف گئے ہیں کہ وہ تیرا قول تَیَا اللہ ہے۔ بعض نے کہا وہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ  
الرَّحِیْمِ ہے۔ مستدرک میں اس کے متعلق حدیث ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔  
بعض نے کہا وہ صرف اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔ وغیرہ، جیسا کہ ہم نے اسے سُننِ الوسطی میں  
ذکر کیا ہے۔

ایک شخص پر تقریباً تین ہزار دینار قرض تھا۔ اس نے کہا اے اللہ! میں تجھ

سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اے اللہ! اے اللہ! ہاں خدا کی قسم

فوائد

تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اللہ - اللہ واللہ - تو ہی اللہ ہے۔  
 تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اے زندہ۔ قائم رکھنے والے! پھر سو گیا۔ بیدار ہوا تو  
 سرمانے کے پاس تین ہزار دینار پائے۔ پھر اسے خواب میں کہا گیا، تو نے اللہ سے اس  
 کے اسمِ اعظم سے سوال کیا ہے جو پانی پر پڑھا جائے تو جم جائے۔ خلاصہ کلام یہ کہ ان  
 باتوں پر کسی کو اطلاع ہو سکتی ہے تو بذریعہ کشف ہی ہو سکتی ہے، اسے جان لے راہ  
 راست پائے گا۔ اور سب تعریف اللہ پروردگار عالمیاں کے لیے ہے۔ امام شعرانی  
 کا کلام ختم ہوا۔

علامہ الفاسی نے شرح دلائل میں مصنف کے قول دَبِحَقَّ اسْمُكَ الْمَكْنُونِ  
 الَّذِي سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَأَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ وَأَسْتَأْثَرْتُ بِهِ فِي  
 عِلْمِ الْغَيْبِ عِندَكَ - تیرے پوشیدہ اسم کے حق ہونے کا واسطہ۔ جو تو نے اپنی ذات  
 کا رکھا ہے اور جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا اور اپنے ہاں خصوصی علمِ غیب میں اسے  
 محفوظ کیا ہے۔ کے تحت فرمایا، ظاہر یہی ہے کہ وہ اسم جو چھپا کر خزانہِ غیب میں رکھا گیا  
 ہے۔ ان سوناموں میں شامل ہے جو قرآن کریم میں نازل کئے گئے ہیں اور وہی اسمِ اعظم  
 ہے۔ اور یہ اسمِ اعظم ہے اللہ نے اپنا رکھا ہے باوجودیکہ اسے اپنی کتاب میں نازل فرمایا۔  
 چھپا دیا، یعنی نہ اس کے اسمِ اعظم ہونے کی وضاحت فرمائی نہ اسے معین فرمایا۔ واللہ اعلم۔  
 اس میں اختلاف کیا گیا ہے کہ اسمِ اعظم کیا ہے، کہا گیا ہے کہ وہ غیر معین ہے،  
 تعظیم اور ہر طرف سے دل کو فارغ کر کے حسن نام سے پکارو، وہی اسمِ اعظم ہے۔ اس طرح  
 اس سے جو دُعا مانگو قبول ہوگی کہ فرمانِ باری تعالیٰ سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے۔  
 اَمْ مِّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا تَوَجَّهَ بَعْثُ جِبِّ دُعَا كَرْتَا هِيَ تَو  
 دَعَا - اس کی کون سُننا ہے؟

مشہور یہی ہے کہ وہ اسمِ معین ہے جسے اللہ جانتا ہے اور اپنے خاص بندوں میں سے



جسے چاہے الہام کرے۔ پھر جو اس کی تعین کے قائل ہیں۔ ان میں غور و فکر آثار سے حاصل کرنے اور کشف والہام کے ذریعے اسے پانے میں اختلاف ہے۔ سو کہا گیا ہے کہ وہ اللہ ہے۔ بعض نے اسے آخر اہل علم کی طرف منسوب کیا ہے اور کہا گیا ہے وہ ہُو ہے۔ اور کہا گیا ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَلْحَقُّ وَ اَلْقَيُّوْمُ ہے۔ اور کہا گیا ہے وہ اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْمُحِیْمُ الْعَلِیْمُ ہے۔ یعنی ان چار کا مجموعہ ہے۔ اور کہا گیا ہے وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ہے۔ کہا گیا ہے۔ اَلْحَقُّ کَمَا کَانَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْبَالِ اور کہا گیا۔

دَلِیْلٌ اِذَا اَنْتَ سُبْعَانَتْ اِنِّیْ سَتُّ دِیْنِ الظَّالِمِیْنَ یہ بھی آیا ہے کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْقَدُّوْسُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ہے۔ یہ بھی آیا ہے۔ تَعَالٰی اَسْبَابُ بَاقِیَاتِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَمَّا دُوَا الْمُحَنَّنَ الْمُنَانُ نَدِیْعُ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْبَالِ۔ یہ بھی آیا ہے کہ وہ اَنَد کے اس فرمان میں ہے۔ قُلِ اَللّٰهُمَّ مَا لَیْكَ اَنْتَ اَلْاَحَدُ۔ آخر تک کہا گیا ہے۔ اَلْوَحْمُ الرَّحْمٰنِ ہے۔ کہا گیا سَبَّحًا۔ کہا گیا ہے اَلْوَهَّابُ کہا گیا اَلْغَفَّارُ کہا گیا ہے اَلْقَرِیْبُ کہا گیا ہے اَلْسَمِیْعُ اَلْبَصِیْرُ کہا گیا ہے سَمِیْعُ الدُّعَا کہا گیا خَیْرُ الْاَوَیْسِیْنَ ہے۔ کہا گیا حُسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ہے۔ واللہ اعلم و احکم۔ الفاسی رحمہ اللہ علیہ کا کلام ختم۔

سلسلہ تہجانیہ کے بانی عارف باللہ سید احمد محمد تہجانی کے خلیفہ شیخ محمد غسانی کے خلیفہ شیخ عمر بن سعید القونی نے اسم اعظم کے لیے اپنی کتاب ”الترماح“ کی تیسویں فصل مقرر کی ہے جس میں شرح العزیزی علی الجامع الصغیر کے حوالہ سے مذکورہ بیس اقوال نقل کئے ہیں۔ اور سیدی عبدالعزیز الدبانغ کے حوالہ سے آٹھ اضافہ کیا ہے کہ وہ ستواں نام ہے۔ اور یہ کہ اس کے اکثر معانی ننانوے اسما میں موجود ہیں۔ کچھ اور اقوال بھی اس سلسلہ

میں نقل کئے ہیں۔ وہ ہے اللہ حمید قہار، اور کہا امام نووی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَوَافِرَ کیا ہے کیونکہ حدیث میں ہے اسمِ اعظم تین سورتوں میں ہے البقرة، آل عمران اور طہ۔ اور سیدہ عبدالقادر کا مختار قول یہ ہے کہ وہ آئندہ ہے۔ فرمایا کہ یہی مذہب مختار ہے یہاں تک کہ اس پر قریب قریب اجماع ہو چکا ہے۔ اور عارف تہجانی رضی اللہ عنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں ملاقات کیا کرتے تھے کا قول ہے کہ مجھے سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ صرف اپنے مخصوص محبوب بندوں کو اطلاع دیتا ہے۔ کہا کہ تہجانی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا۔ جان لیجیے کہ اسمِ اعظم کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے کوئی عمل اس کے برابر نہیں۔ پھر اس کو شاذ و نادر ہی معلوم کر سکتا ہے مثلاً انبیائے کرام اور اقطاب۔ ان کے علاوہ کوئی نادر ہی اس تک رسائی حاصل کی سکتا ہے۔ اور ان شاذ و نادر افراد میں سے زیادہ تر صدیقین میں سے ہوتے ہیں۔ ہاں کبھی کبھار وہ اولیا بھی جو مرتبہ صدیقین پر نہیں پہنچتے۔ اس سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ الخ

شیخ عمر مذکور نے کہا اس پر دلیل کہ اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے۔ علما کا اس کے وجود اور تعین میں کثرت اختلاف ہے۔ یہاں تک کہ یہی اختلاف عدم معرفت کا سبب بن گیا ہے کیونکہ کسی چیز میں کثرت اختلاف اسے زیادہ گہرائی میں لے جاتا ہے۔ پھر کہا کہ شیخ تہجانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، مجھے سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسمِ اعظم پر پردہ ڈالا گیا ہے اور اس کی اللہ تعالیٰ صرف ان حضرات کو اطلاع دیتا ہے جنہیں اپنی محبت کے لیے خاص کر لیتا ہے۔ اگر لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے۔ اسی میں مصروف ہو جائیں اور باقی سب کچھ چھوڑ دیں۔ جو اسے پہچان لے اور قرآن اور مجاہد پر درود و سلام پڑھنا چھوڑ دے، کیونکہ اس میں اسے زیادہ فضیلت نظر آئے۔ تو اس کی جان کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ شیخ عمر نے کہا جب تم اسے سمجھ گئے تو جان لیجیے

کہ اسمِ اعظم دینا اور طالبِ دنیا کے لائق نہیں جس نے اسے جانا اور طلبِ دنیا کے لیے صرف کیا، وہ دنیا و آخرت میں زیان کا رہا۔

الدیمیری نے اپنی کتاب ”حیات الحيوان الكبرى“ میں، ابنِ عدی، عبد الرحمن القرطبی، محمد بن زیاد بن معروف کے حوالہ سے لکھا، کہ ہم نے جعفر بن حسن، انہوں نے اپنے والد انہوں نے ثابت بہانی اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کا سوال کیا، تو جبریل علیہ السلام اُسے پیٹ کر مہر لگی ہوئی میرے پاس لائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، یا نبی اللہ! مجھے بتا دیں۔ فرمایا عائشہ! عورتوں کو، بچوں اور بیوقوفوں کو اس کے بتانے سے ہمیں منع کیا گیا ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا سَمِیْعُ ترجمہ: فرماتی ہیں، ایک دن فرمایا، عائشہ الطَّاهِرِ الْمُبَارِکِ الْاَحَبِّ جانتی ہو، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ اسمِ اِلَیْکَ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ اعظم بتایا ہے کہ جب اس کے ذریعے بِہِ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ دُعَا مانگی جائے قبول ہوتی ہے فرماتی بِہِ اَعْطِیْتَ وَ اِذَا اسْتُرْجِیْتَ ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے بِہِ رُحِمْتَ وَ اِذَا اسْتَفْرِجْتَ ماں باپ آپ پر قربان مجھے بھی وہ سکا بِہِ فَسَرَّجْتَ ۛ

نہیں۔ فرماتی ہیں میں الگ ہو کر کچھ وقت بیٹھی رہی، پھر اٹھی اور آپ کے سر مبارک پر بوسہ دیا پھر عرض کیا یا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سکھا دیجئے  
 فرمایا عائشہ تیرے لیے اس کا سیکھنا  
 مناسب نہیں اور نہ تیرے شایانِ شان  
 ہے کہ اس کے سبب مجھ سے دنیا  
 کی کوئی چیز مانگے۔ الخ۔

شرح قشیری علی الاسماء الحسنیٰ میں الْحَسَنُ الْقَیُّوْمُ کے تحت لکھا ہے، یوسف بر  
 الحسن نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ذوالنون مصری اللہ کا اسمِ اعظم جانتے تھے  
 میں مرہ معطلہ سے ان کی ملاقات کے لیے چل پڑا۔ تو پہلی نظر میں جوان کو نظر آیا، یہ  
 کہ میری لمبی ڈاڑھی تھی، میرے ہاتھ میں ایک بڑا تھیلا تھا، جس کا مندرستی سے بندھا  
 ہوا تھا رسی کا سہرا میرے کندھے پر لٹک رہا تھا۔ آپ نے سیر ہو کر مجھے دیکھا، جب  
 میں نے سلام عرض کیا، گویا انہوں نے بُرا محسوس کیا۔ دو تین دن اُن کے پاس ایک  
 متکلم آیا جو ائمہ متکلمین میں سے تھا۔ اس نے ذوالنون سے علمِ کلام کے کسی مسئلہ پر  
 مناظرہ کیا اور ذوالنون پر غالب رہا مجھے اس کا صدمہ ہوا۔ میں آگے بڑھا اور دونوں  
 کے سامنے بیٹھ گیا اس متکلم کو اپنی طرف متوجہ کیا اور مناظرہ کیا، یہاں تک کہ اُسے  
 لا جواب کر دیا۔ پھر میں نے اس پر دقیق کلام پیش کیا جسے وہ سمجھ نہ سکا۔ اس پر  
 ذوالنون بہت متعجب اور خوش ہوئے۔ وہ بوڑھے اور میں جوان تھا۔ اپنی جگہ سے  
 اُٹھے اور میرے سامنے آکر بیٹھ گئے اور معذرت کرنے لگے کہ مجھے تمہارا علمی رتبہ  
 معلوم نہ تھا۔ میرے نزدیک تم نیک تر آدمی ہو اس کے بعد ہمیشہ اپنے دوستوں پر  
 مجھے فضیلت و عزت دیتے۔ یہاں تک کہ اسی طرح مجھ پر پورا سال بیت گیا میں نے  
 کہا استاذ! میں مسافر آدمی ہوں بچوں کی یاد آ رہی ہے۔ میں نے سال بھر آپ کی خدمت  
 کی ہے، اور آپ پر میرا حق واجب ہو گیا ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اللہ کا اسم

لم جانتے ہیں، آپ نے مجھے آزمایا اور معلوم کر لیا کہ میں اس کے قابل ہوں، اگر آپ اسے جانتے ہیں تو مجھے بتا دیجیے۔ آپ خاموش ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہ دیا۔ مجھے خیال گذرا شاید مجھے بتا چکے ہیں۔ پھر چھ ماہ تک خاموش رہے۔ پھر ایک فرمایا۔ یعقوب! تم فسطاط شہر میں میرے فلاں دوست کو نہیں جانتے؟ آپ نے اس نام لیا، میں نے کہا جی جانتا ہوں کہا کہ ایک تھال باہر لائے جس پر ڈھکن تھا، جو مال سے کس کر باندھا ہوا تھا۔ فرمایا فسطاط میں جس آدمی کا میں نے ابھی نام لیا تھا۔ اس کے پاس لے چلو، کہتے ہیں میں نے تھال لیا تو وہ ہلکا پھلکا تھا گویا اس میں ٹی نشے ہے ہی نہیں۔ جب میں فسطاط شہر پہنچا، میں نے دل میں کہا، ذوالنون ایک شخص کے پاس۔ یہاں تھال بھیج رہے ہیں، جس میں کچھ نہیں۔ میں ضرور دیکھوں گا اس میں، کہا ہے کہ میں نے رومال کھولا ڈھکن اٹایا، تو دیکھتا کیا ہوں، کہ ایک چوہا چھلکا لگا کر چلتا بنا، کہتے ہیں میں پریشان ہو گیا، اور میں نے کہا ذوالنون نے میرے ساتھ مذاق کیا ہے، اور اس وقت میرا ذہن ان کے مقصد کی طرف نہ گیا۔ کہا میں غصے میں بھرا واپس آ گیا، جب مجھے دیکھا تو مسکرائے اور تمام بات سمجھ گئے۔ فرمایا پاگل! میں نے ایک چوہے کی امانت تیرے سپرد کی تو نے اس میں خیانت کر دی۔ پھر میں تیرے پاس اللہ کے اسم اعظم کی امانت کیسے رکھوں؟ اٹھ، چل، اس کے بعد میں سمجھے کبھی نہ دیکھوں، سو میں لوٹ آیا۔

## اللہ کے اسم گرامی اللطیف سے متعلقہ فوائد

گیارہویں صدی ہجری کے علما شوافع میں سے شیخ ابو بکر کتانی شافعی شامی نے ایک نفیس کتاب المنہج الحنیف فی تصریف اسم تعالی اللطیف کی ہے میں

اس سے چند چمکے ہوئے فوائد اور کچھ اس پر اپنی طرف سے اضافہ ذکر کروں گا، سو میں کہتا ہوں، مصنف علیہ الرحمہ نے فرمایا اس اسم گرامی میں ایک ساعت مشغول رہنا، فوری غم دور کرتا اور خوشی لاتا ہے۔ نازل ہونے والی بلا ٹالتا اور مشکلات حل کرتا ہے۔ ابجد کے لحاظ سے اس کے اعداد و شمار کو اتنے ہی اعداد سے ضرب دی جائے اور اس حاصل ضرب کو ورد کیا جائے، تو اس کے جواز میں سلف و خلف میں سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ تانسج مجرب اور صحیح علاج اور جلد عروج حاصل ہوتا ہے۔ البتہ طالبوں کے مطابق اثرات مختلف ہو سکتے ہیں، کیونکہ کبھی اس کا عامل اپنے اندر یہ صفت پیدا کرتا چاہتا ہے اور کبھی قضائے حاجت کے لیے اپناتا ہے، اور کبھی قبولیتِ عامہ چاہتا ہے۔ ہر کیفیت کے لیے تحریری نہیں، قلبی تعلقین درکار ہے۔ اللہ سچ فرماتا اور وہی راہنمائی فرماتا ہے۔

**خصوصیت** | اس کی خاصیت ہے تمام درووں دکھوں سے نجات اور فوری نجات۔ بطور دوا اس کی ترکیب استعمال یہ ہے۔ کہ صاف ستھرے برتن میں اس کے ہر حرف کا عدد لکھا جائے الف کو ایک سو گیارہ بار، دو کو دو بار، تھڑے برتن میں اس کے ہر حرف کا عدد لکھا جائے الف کو ایک سو گیارہ بار، دو کو دو بار، کو ایک سو بیالیس بار، طاؤس بار، باگیارہ بار، اور فائیکھاسی بار، پھر اس پر ایک سو ساٹھ بار اسم اقدس اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سُلَیْمَانَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعداد ہے۔ بیمار گھول کر پی لے۔ اللہ کے حکم سے شفا یاب ہوگا۔

بعض مشائخ، صاحب اسرار نے کہا جو کوئی صاف ستھرے برتن میں سولہ بار لکھے، اَللّٰهُ لَیْطِفُ بِعِبَادِہٖ اور اس پر آیاتِ شفا پڑھے اور دریائے نیل کے پانی میں گھول کر سرین کو پلا دے، اگر اللہ کی تقدیر یعنی علم میں اس کی زندگی ہے۔ تو فوری شفا ہوگی اور اگر موت کا وقت آپہنچا ہے۔ تو سکون سے موت آئے گی۔ کئی بار اس کا تجربہ کیا گیا ہے، اور صحیح رہا ہے۔ آیاتِ شفا چھ ہیں۔

(۱) وَيَشْفِي صَدُوءَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ -

(۲) وَشِفَاءٌ يَلْبَسِينَ فِي صَدُورٍ -

(۳) يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ

يَلْبَسِينَ -

(۴) وَنُزُلٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ

(۵) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ -

(۶) قُلْ هُوَ الَّذِي آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ -

کہا گیا ہے کہ حب انس

بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سامنے

حجاج بن یوسف کے پاس آئے اس وقت اللہ تعالیٰ سے ان کلمات کے ذریعے دعا مانگ رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا لَطِیْفًا قَبْلَ کُلِّ لَطِیْفٍ یَا لَطِیْفًا

بَعْدَ کُلِّ لَطِیْفٍ یَا لَطِیْفًا لُّطْفٌ یَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اَسْأَلُکَ بِمَا لَطُفْتَ بِہِ یَخْلُقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْ

تَلَطَّفَ بِّیْ فِیْ بَخْفِیْ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ مِنْ خَفِیْ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ

اِنَّکَ قُلْتَ وَتَوَلَّی الْاَحْقَ اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہِ مِرْزَقٌ

مَنْ یَّشَاءُ وَہُوَ اَلْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ اِنَّکَ لَطِیْفٌ لَّطِیْفٌ -

دس بار جب دربار میں آتے وقت آپ نے دس بار یہ دعا مانگی، حجاج اٹھ کھڑا ہوا۔

استقبال کیا، تعظیم کی اور آپ کو اپنے پیٹھ میں بٹھایا اور انعام و اکرام کیا حالانکہ وہ آپ کے

قتل کی دھمکی دے چکا تھا۔

جو شخص اپنی پسند دیکھنا چاہے وضو کر کے نماز عشاء ادا کرے، نماز عشاء کے

بعد و نفل پڑھے اور جس قدر ہو سکے اللہ کا ذکر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے۔ پھر ۱۲۹ بار یا لطیف پڑھے۔ پھر پڑھے اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ یا هَادِیْ۔ یا لَطِیْفُ۔ یا خَبِیْرُ۔ اِهْدِنِیْ وَ اِنِّیْ وَ خَبِیْرُیْ فِیْ مَنَایِیْ مَا یَكُوْنُ مِنْ اَمْرِ کَذَا وَ کَذَا۔ یہاں اپنی حاجت ذکر کرے بِحَقِّ سَیْرَتِکَ الْمَکْنُوْنِ، وَ مِنْ اَیَّاتِہِ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاوَاتُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِہِ ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً مِنَ الْاَرْضِ اِذَا اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ۔ اور سو جائے، جو چاہتا ہے، خواب میں

دیکھ لے گا۔ پہلی یا دوسری تیسری رات۔ اور جو کوئی اس کا زیادہ ذکر کرے، اللہ اس کے باطن کو نور معرفت سے زندہ فرمائے گا اور ظاہر کو روح لطافت سے، اس کی جان، اہل اور مال کی حفاظت فرمائے گا اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے۔ اللہ اس کی مدد فرمائے گا۔ جو کوئی آسانی سے روزی میں فراخی چاہے وہ ہر دن ۱۲۹ بار اس کا ورد کرے، رزق و مال میں برکت دیکھے گا۔ جو تنگی یا قیصری رہائی چاہتا ہے وہ مذکور تعداد میں اس کا ورد کرے اور یہ پڑھے۔ اِنْ یَّجِیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاءُ اِنَّہُ ہُوَ الْعَلِیْمُ الْحَسِیْمُ۔ اس کا ورد اپنا لے، جلد چھوٹ جائے گا۔ جو دشمنوں سے چھپنا چاہے وہ مذکورہ تعداد سے اس کا ذکر کر کے پڑھے لَا تُذِیْرُکَ الْاَبْصَاْرُ وَ هُوَ یُذِیْرُکَ الْاَبْصَاْرَ وَ هُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ اور چار بار یہ پڑھے یا لَطِیْفًا فَوْقَ کُلِّ لَطِیْفٍ اَسْأَلُکَ بِالقُدْسَةِ الَّتِیْ اِسْتَوِیْتَ بِہَا عَلَی الْعَرْشِ قَلَمُ یَعْلَمُ الْعَرْشُ اَیْنَ مُسْتَقَرُّکَ مِنْہُ الْاَلْفُ بِنِیْ لُطْفًا خَفِیًّا مِنْ دَقَائِقِ لُطْفِکَ الْخَفِیِّ الَّذِیْ اِذَا لَطَفْتَ بِہِ نَفِیْ اَحَدٍ کُفِیْ۔ اور جو کوئی اپنی حاجت براری چاہے، اس اسم مقدس کو سات ہزار بار پڑھے پھر یہ پڑھے کُلُّ مَنْ یُنَجِّیْکُمْ مِنْ ظُلُمَاتِ السَّبْرِ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهُ



نَضَرُوعًا وَخُضِيَّةً لَّنْ أَنْجِشَتَا مِنْ هَذِهِ لَتَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ قُلِ اللَّهُ  
يَتَّبِعُكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كُوبٍ ۚ ۲۷ بار، اور اس اثنا میں کسی سے بات نہ کرے۔  
اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اسی وقت پوری فرمائے گا۔

روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حبشہ کی طرف روانہ فرمایا، تو فرمایا  
میں سمجھے چند کلمات زادِ زاد کے طور پر نہ دے دوں، انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں  
یا رسول اللہ! فرمایا یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ الطُّفُّ بِى فِى تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَاِنَّ تَيْسِيْرًا لِّعَسِيْرٍ  
عَلَيْكَ يَسِيْرٌ فَاَسْأَلُكَ التَّيْسِيْرَ وَالْمُعَاوَاةَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

اس کے ہمیشہ ذکر کرنے کی خاصیت یہ ہے کہ روح کو قوت اور دل کو شجاعت  
حاصل ہوتی ہے دشمن کے دل میں سبیت اور تمام لوگوں میں آدمی مقبول ہو جاتا  
ہے۔ غریب ہے تو غنی ہو جاتا ہے مقروض ہے تو اللہ اسے بارِ قرض سے نجات  
دیتا ہے۔ ڈرتا ہے یا قید میں ہے تو خلاصی ہوتی ہے مغموم ہے تو اللہ اس کا غم  
دور فرما دیتا ہے، سفر میں ہے تو بخیر و عافیت اپنے گھر واپس آئے گا۔ کسی سے  
جھگڑا ہے تو کامیاب ہو گا۔ اگر جابر حکمرانوں سے مقابلہ ہے تو وہ اس کی عزت و  
توقیر کریں گے اور اس کی حاجات براری میں مدد دیں گے۔ اس میں عجیب تاثیر  
ہے جابروں کے خاتمہ اور ظالموں کی جڑ کاٹنے کی، اگر ظالم غصے میں ہے، اس کے سامنے  
سے پڑے اس کا غصہ و غضب ٹھنڈا پڑ جائے۔ جو اپنے اوپر پرانے والی مصیبت پر ۱۴۳  
بار سے پڑے جو اسمِ گرامی لَطِیْفُ کے اعداد ہیں، اللہ اس کی تنگی و سختی سے بدل  
دے گا۔ اور ہر کام میں اس پر لطف و کرم کا نزول رہے گا۔

کہا گیا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام نے فرمایا اِنَّ رَبِّىْ لَطِیْفٌ لِّمَآ يَشَاءُ۔  
اللہ نے ان کو کنویں سے نجات بخشی اور ملک مصر کی حکومت عطا فرمائی۔ جیسے اللہ تعالیٰ

نے اپنی کتاب عزیز میں اس کی خبر دی۔

امید ہے کہ جو شخص اس پر عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی دیو عطا فرمائے گا جو اس نے یوسف علیہ السلام کو عطا فرمایا۔

امام غزالی کی حکایت

امام غزالی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص مدت تک قید رہا۔ اس دوران اس کے در زبان یوسف علیہ السلام کا یہ قول رہا اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَآ يَشَاءُ، ایک رات اس کے پاس ایک نوجوان آیا اس نے کہا اٹھ اور نکل جا۔ اس نے کہا دروازے بند ہیں، کیسے نکلوں؟ اس نے کہا تمہارا بڑا ہوا، اٹھ اور نکل جا۔ اس نے کہا دروازے ہیں کیسے نکلوں۔ اللہ کے حکم سے کھل جاتا، یہاں تک کہ تمام دروازوں سے باہر آ گیا۔ اس شخص نے نوجوان کی طرف دیکھ کر کہا، تم کون ہو؟ جس کے سبب اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا، نوجوان نے کہا میں لَطِيْفٌ لِّمَآ يَشَاءُ کا بندہ ہوں۔

بعض عارفین نے جس کی معیشت تنگ ہو۔ اور دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو، انتہائی غریب ہو، دل کسی عورت سے لگ گیا، نکاح کرنا چاہتا ہے، لیکن طاقت نہیں۔ یا تو اس کی غریبی کی وجہ سے یا اسے پسند نہیں یا بیمار ہے اور حکماً اس کے علاج سے عاجز آچکے ہیں، وضو کے دو نفل پڑھے۔ صدق نیت سے ۱۲۹ بار اس کا ورد کرے اللہ کے حکم سے مُرد پوری ہوگی۔ کہا کہ یہ اسم لطیف مشکلات و مصائب کے وقت قتنا جلد ہی کالیف دُور کرتا ہے، کسی اور کی طرف اس کی نسبت نہیں کی جاسکتی۔ اس کے عجیب و غریب اثرات ظاہر ہوتے ہیں جس کے رُوح یا بدن میں تکلیف ہو وہ اس کا ورد کرے۔ اثنائے ورد میں ہی اللہ ازالہ فرمائے گا۔ اور کسی ڈراؤنے ہیبت ناک واقعے پر جو دل میں اس کا ورد کرے اور خوف کی کیفیت لگا ہوں میں رکھے، اسے اس کیفیت کے کمزور کرنے اور اسے ختم کر دینے کا

مشاہدہ کروایا جائے گا۔ اپنی جگہ سے کھڑا ہونے سے پہلے اس سے خوف و ڈر ختم ہو جائے گا۔ اس میں عجیب اسرار ہیں۔

امام الیافعی کی حکایت | الیافعی نے بیان کیا ہے کہ ایک بادشاہ ایک فقیر پر غضب ناک ہو گیا۔ اس نے اسے ایک قید

تیار کیا۔ اس میں اس کو بند کر دیا کھانا پینا بند کر دیا۔ تین دن کے بعد فقیر قہر کے باہر خوش خوش حال پایا گیا۔ بادشاہ اس کی خبر دی گئی، کہا اسے میرے حضور حاضر کرو، جب اسے سامنے لایا گیا، بادشاہ نے کہا، اس سختی اور قید سے تجھے کیسے نجات ملی؟ فقیر نے کہا ایک دعا سے جو میں نے مانگی تھی۔ بادشاہ نے کہا کون سی دعا، فقیر نے کہا۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا مَنْ  
وَسِعَ لُطْفُهُ أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَسْأَلُكَ أَنْ تَلَطَّفَ  
بِي مِنْ حَقِّي خَفِيَ خَفِيَ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ إِذَا  
لَطَفْتَ بِهِ فِي أَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَقِي إِنْكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ  
الْحَقُّ اللَّهُ لَطِيفٌ يَعْجَبُ بِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ  
الْعَزِيزُ

بعض عارفین کا کہنا ہے کہ جو شخص ہر روز نو بار پڑھے اللہ لَطِيفُ بَعَادَ دَيْرُزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ، اللہ اس کے معاملات میں لطف فرمائے گا اور اس کے لیے اچھی روزی مہیا کرے گا یہی حال اس شخص کا ہوگا جو کثرت سے اللہ لَطِيفُ کا ورد کرے۔ یہ بات مجرب ہے کہ جس کی روزی تنگ ہو، زمانے کی تکالیف و مصائب اس پر آن پڑیں، وہ اس اسم مقدس کو ۱۲۹ بار پڑھے یا ایک ہزار بار اس تکلیف کے خاتمہ کے لیے، اللہ ضرور اس سلسلہ میں اس پر لطف و کرم فرمائے گا۔

طریقہ عمل | اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز عصر کے بعد کوئی وظیفہ معمول ہے۔

تو پڑھے پھر اسم مبارک کا ذکر و تعداد میں ورد کرے پھر سب سجد ہو کر کہے **يَا لَطِيفُ الْمَطْفَاءِ**  
**يَا حَيُّ الْيَحْيَاءِ** پھر سر اٹھا کر یہی دعا سولہ بار پڑھے۔ البیوع نے کہا امام شافعی رحمہ  
 اللہ کی دعاؤں میں سے ایک مقبول دعا یہ تھی **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اللُّطْفَ فِیْمَا جَبَرْتَ**  
**بِهٖ اَمَدًا دَیْرًا**۔۔۔۔۔ جو کوئی ہر روز ۲۹ بار اس کو پڑھے، اللہ اس کو بدترین  
 حادثات سے محفوظ فرمائے گا۔ اور ہر حال میں اس پر لطف و کرم فرمائے گا۔

**امام سہیلی کا فرمان** | اس سہیلی رحمہ اللہ نے فرمایا، جب یعقوب علیہ السلام کے  
 پاس ان کے بڑے بیٹے یہودا یوسف علیہ السلام کی  
 قمیص اور خوشخبری لے کر آئے اور وہ قمیص آپ کے چہرہ اقدس پر ڈالی اور آپ کی  
 بینائی لوٹ آئی تو بشارت سنانے والے یہودا کو آپ نے چند کلمات سکھائے جس کو آپ  
 اپنے والد اور دادا علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات سے نقل فرمایا کہ وہ حضرات بھی سختیوں اور  
 تکلیفوں میں ان کلمات سے دعائیں مانگا کرتے تھے۔ وہ کلمات یہ ہیں  
**يَا لَطِيفًا فَوْقَ كُلِّ لَطِيفٍ اَلطُّفُ بِیْ فِیْ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا کَمَا تُحِبُّ**  
**وَاَمَّا صَنْعِیْ فِیْ دُنْیَایْ وَآخِرَتِیْ۔**

بعض بزرگوں سے حکایت ہے کہ مجھے تنگی و خوف لاحق ہوئے میں ڈر کے  
 مارے گھر سے نکل کھڑا ہوا اور مکہ معظمہ کی راہ لی۔ نہ زادراہ نہ سواری تین دن تک  
 ہاتھ مارا۔ چوتھا دن ہوا تو مجھے سخت پیاس اور گرمی محسوس ہوئی اور ہلاکت کا خوف  
 آیا یہ ہوا سڑا میں کوئی ویرست نظر نہ آیا جس کے سائے میں آرام کرتا قبلہ رُنج ہو  
 کر بندہ کیا بیٹھے بیٹھے نیند کا غلبہ ہوا اور سو گیا، خواب میں ایک شخص کر دیکھا جس نے اپنا  
 ہاتھ میری طرف بڑھایا اور سانس فحہ کیا اور کہا مبارک ہو، محفوظ رہو گے اور خانہ خدا  
 کی زیارت سے مشرف ہو گے قبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی نصیب ہو  
 گی میں نے کہا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خضر علیہ السلام میں نے کہا اللہ تعالیٰ میرے حق

میں دعا فرمائیے، فرمایا یہ پڑھو یا لطیفاً بحلقہ یا سید الخلق یا ہمارے بخفیہ  
اللطیف بی یا لطیف یا علیم یا خبیر۔

تین بار زبان سے پڑھے۔ مجھے فرمایا یہ تحفہ ہے اس کے ذریعے ہمیشہ کی غنا ملتی ہے۔  
جب بھی تنگی یا دشواری آئے اسے پڑھا کر وہ کافی بہا اور شفا ملے گی۔ پھر غائب ہو گئے۔  
میں بیسہار ہوا تو لب پر یہی کلمات تھے جس قسم جب بھی کوئی تنگی یا دشواری آئی اور  
میرے ان کلمات کا ورد کیا، اللہ اللطیف ملا جس کے زبان سے عاجز و قاصر ہوں۔  
یہ وہند میں جو میں نے کتاب ”عروج و مدح“ میں لکھا ہے۔ اس کا اسمہ لطیفہ  
سے نقل کئے ہیں۔ اس کتاب میں اللہ کے اسم بہت سے ہیں۔ ان میں بھی مذکور ہیں۔  
ان میں سے ایک یہ ہے جو شیخ شہاب الدین احمد ہونوئی قدس سرہ نے اسے مروی ہے جو اسم  
”لطیف“، سولہ ہزار بار پڑھو اگر لبس بار پڑھ کر پڑے، یہ تمہارا ہم لطیف کے مدد  
کی اپنے مثل میں ضرب دینے سے یہ تعداد بنتی ہے۔

يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ يَا وَاسِعَ حُفَاہِ اَہِ سَمَوَاتِ  
وَالْاَرْضِ اَسْأَلُكَ بِخَفِيِّ لَطِيفِكَ الْخَفِيِّ الْخَفِيِّ  
اَنْ تُخَفِّيَنِي فِي خُصِي خَفِيِّ لَطِيفِكَ الْخَفِيِّ اِنَّكَ قُوْتُ  
الْمَلِكِ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ سَرُّ رُقٍ مِّنْ بَيْتٍ اَوْ هُوَ الْقَدَرُ  
الْعَزِيزُ۔

الہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے قوت و عزت و مدد دہ، تیری  
قوت، تیری عزت کے وسیلہ سے اے طاقت و اے مدد دہ تو میری مدد و جہا۔  
مددگار ہو جا۔ میرے تمام احوال، اقوال، افعال اور ہمتیں اچھے کاموں میں، میں  
مصروف ہوں، اور یہ کہ دور فرما مجھ سے ہر تنگی، ناراضگی اور غیبت جو میری غصت  
اور گناہوں کا نتیجہ ہے بے شک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ تو نے فرمایا اور

تیری بات حق ہے وَ یَعْفُو عَنْ کَثِیْرٍ۔ اللہ بہت کچھ معاف فرماتا ہے۔ الہی! جن پر تیرا  
 لطف ہوا اور جو تیرے حضور صاحبِ عزت ہیں، اور تو نے پوشیدہ لطف جن کے تابع فرمایا،  
 کہ جدھر ان کا رُخ اور صہر ہی تیرا لطف، میرا تبھ سے سوال ہے کہ مجھے اپنے حضور عزت بخش  
 اور مجھ سے بوجھ بکا فرما، اپنے پوشیدہ لطف سے، بے شک تو ہر جا ہے پر قادر ہے۔  
 فرمایا، اللہ تے اسم مبارک لطیف سے متعلق جو دعائیں شیخ ابوالعباس السمری جو  
 قصبِ شعرانی کے بھائی تھے، سے منقول ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔ الہی! تو نے  
 لطف فرمایا اور مشکل آسان فرمائی۔ تو نے انعام فرمایا، ہر ٹوٹا ہوا ٹھیک کر دیا۔ سو  
 میرے آقا، تو نے مجھ پر بے لطف فرمایا اور اہستہ کی توفیق بخشی۔ سو انجامِ کار بھی  
 میرے معاملات میں ٹٹا نہ فرما۔ میری تکلیف تیرے لطف سے دور ہوگی، نہ کہ میری  
 طاقت سے اور تیرا انعام کھانا بت سے بالہ ہے، اے بغیرِ مُرشد و دلیل باریکیاں جاننے  
 والے! اور میرے اور اپنے لطف کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ چھوڑ۔ الہی! تو نے  
 دیکھا پردہ پوشی فرمائی۔ دیا تو بہت دیا۔ انعام و اکرام سے نوازا۔ معاملہ کیا تو خوب  
 سوتو ہی جسموں پر اپنا خاص لطف فرمائے والا اور روحوں پر اپنی یکتائی کے حقائق کھولنے  
 والا ہے میرے آقا! اگر میں تیری اطاعت کروں تو تیرے فضل سے۔ اور نافرمانی  
 کروں تو اپنی جہالت سے تیرا احسان ہمیشہ سے مجھ پر ہے۔ اور حجت میرے خلاف  
 قائم ہوئی۔ اے وہ کہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں کے راز جانتا ہے۔ تمام معاملات میں مجھ  
 پر اپنا لطف و کرم فرما۔ الہی! میں تیرے حضور کبھی کو وسیلہ بناتا اور تیرے حضور تیری قسم  
 کھاتا ہوں۔ جیسے تو اپنے اوپر میری دلیل ہے، تو اپنی بارگاہ میں تو ہی میرا شفیع ہے۔  
 میرے لیے یہ اسم آسان فرما اور ان پوشیدہ خزانوں اور ظاہری ہونے والے ظائف کو،  
 جن پر مشتمل ہے، مجھے کامل نمائیں، عام حفاظت، جامع رحمت، تمام عافیت، کامل شفقت  
 عطا فرما۔ تعلیمیں دُور فرما۔ فراخ روزی، اچھے کام، مکمل توفیق، عام احسان، وسیع تر

معافی، مفید تر لطف، مال حلال، بزرگ تر علم عنایت فرما۔ بے شک تو صاحبِ حیا، کریم،  
سُننے اور جاننے والا ہے“

**دُعائے خضر علیہ السلام** | سیدنا خضر علیہ السلام کی مشہور و مفید تر دعاؤں میں سے  
ایک یہ ہے۔ ”الہی جس طرح دوسرے لُکف کرنے

والوں سے الگ کو لُکف میں عظیم ہے اور بڑے بڑوں سے اپنی عظمت کے لحاظ سے بلند  
تر ہے۔ اور اپنی زمین کے نیچے کے حقائق کو بھی اسی طرح جانتا ہے جیسے اپنے عرش کے  
اوپر والے کو۔ دلوں کے دسو سے تیرے آگے ظاہر اور علانیہ بات تیرے علم میں جیسے  
راز۔ ہر چیز تیری عظمت کے آگے سرخم کیے ہوئے ہیں اور ہر بادشاہ تیری بادشاہی  
کے آگے جھکا ہوا۔ دنیا و آخرت کا ہر کام تیرے ماتھے ہے۔ مجھے تمام غموں سے نجات  
بخش۔ الہی! میرے گناہوں کو تیرے معاف کرنے، میری اور میری خطاؤں سے تیرے  
درگزر کرنے اور میری بد اعمالیوں پر تیری پروردہ پناہ بخشی نے مجھے یہ اُمید دلائی کہ تجھ سے  
وہ کچھ مانگوں جس کا میں مستحق نہیں، اپنی کوتاہیوں کے باوجود تجھ سے دعا کروں قبولیت  
کے یقین سے۔ اور مانوس ہو کر تجھ سے سوال کروں۔ بے شک تو میرا محسن اور میں اپنے  
تیرے تعلقات کے سلسلہ میں خود اپنے ساتھ بُرائی کرنے والا ہوں، تو محبت سے مجھ  
پر نعمتیں نازل کرتا رہا اور میں نافرمانی سے تجھے ناراض کرتا رہا۔ لیکن تیرے سہارے نے  
تیرے حضور مجھے یہ جرات بخشی تو اپنے فضل و احسان سے مجھ پر کرم فرما۔ بے شک تو بہت  
توبہ قبول فرمانے والا، رحم کرنے والا ہے“ امام غزالیؒ نے یہ دعا ”الاحیاء“ کی کتاب  
”الامر بالمعروف“ میں ذکر کی ہے اور اس کے متعلق ایک واقعہ بھی لکھا ہے۔ جو کا خلاصہ  
یہ ہے کہ ابو جعفر منصور بادشاہ رات کو گشت پر تھا

**خلیفۃ ابو جعفر منصور** | اچانک ایک شخص کی آواز اس کے کانوں میں پہنچی۔ ”الہی!  
ظلم و فساد کا دور دورہ ہے، میں اس کی فریاد سن رہا ہوں“

کرتا ہوں۔ منصور نے اس شخص کو اپنی بارگاہ میں حاضر کرنے کا حکم دیا، اسے پیش کر دیا گیا۔ وہ شخص اس کے سامنے پیش ہوا، اس کے مظالم کا ذکر کیا، اور مؤثر نصیحت کی۔ منصور رو پڑا۔ پھر اس شخص کے متعلق دریافت کیا، لیکن وہ نظر نہ آیا۔ لوگوں نے اسے تلاش کرنا شروع کیا، بادشاہ کے ایک خاص درباری کو مل گیا، لیکن اس نے ہمراہ خلیفہ کے پاس جانے سے انکار کر دیا، درباری نے کہا اگر تم میرے ہمراہ نہ گئے، خلیفہ مجھے قتل کر دے گا اس نے کہا خلیفہ ایسا نہیں کر سکتا۔ ایک ورق نکالا جس پر یہ دُعا رکھی تھی۔ کہا اسے لو اور اپنے جیب میں رکھ لو، اس میں مشکل حل کرنے والی دُعا ہے۔ کہا کون سی مشکل حل کرنے والی دُعا، کہا یہ صرف شہیدوں کو نصیب ہوتی ہے۔ جو کوئی صبح و شام یہ دُعا مانگے، اس کے گناہ ختم ہوں گے۔ ہمیشہ خوشی حاصل ہوگی، خطائیں مٹائی جائیں گی۔ دُعا قبول، رزق وسیع، اور اُمید پوری ہوگی۔ دشمن پر مدد ہوگی، اللہ کے ہاں سچا لکھا جائے گا اور شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ کہو اَللّٰهُمَّ کَمَا لَطَفْتَ فِیْ عَظَمَتِکَ دُونَ اَلْمُلْکَآءِ۔ آخر تک۔ کہا میں نے اسے لے کر اپنے بَیْس میں رکھ لیا، پھر میں سیدھا امیر المومنین کے پاس گیا، سلام لیا، اس نے سزا ٹھا کر میری طرف دیکھا اور سُکرایا۔ پھر کتا تیرا بُرا ہو، بہت اچھا جاؤ گے، میں نے کہا نہیں، بخدا۔ پھر میں نے شیخ کے ساتھ ہونے والا سارا معاملہ اسے سُنا دیا، کہا لاؤ ان کا رقعہ۔ اس کی نقل کا حکم دیا۔ اور مجھے دستِ بزار ارہم دیئے۔ پھر کہا، اس شخص کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ کہا وہ خضر علیہ السلام تھے، الخ۔ احیاء العلوم کی عبارت کا خلاصہ ختم ہوا۔ یہی قسط کتاب ”منہج الحنیف“ میں بمع دُعا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے آخر میں اتنا اضافہ ہے ”بے شک تو نے فرمایا اور تیری بات حق ہے۔ اَللّٰهُ یَا حَنِیْفُ یَا حَنِیْفُ یَا حَنِیْفُ“ یَا حَنِیْفُ یَا حَنِیْفُ یَا حَنِیْفُ۔ اللہ علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمَ۔





اب انسانی شکل میں ایک فرشتہ اس کے سامنے آیا اور اس کے مُنہ پر زیتون کے سبز پتے کی طرح کوئی شے رکھی۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے پیٹ میں حرکت سی ہوئی اور سائب جسم کے پچھلے حصے سے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نکل گیا۔ ”الحیۃ المختصرة“۔ یہ قصہ ”حیوة الحیوان“ وغیرہ کتابوں میں مفصل ذکر کیا گیا ہے۔

**الدیمیری کا ایک اور نسخہ** | الدیمیری نے حیوة الحیوان میں انسان پر کلام کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا، فوائد مجربہ میں سے ایک جو بڑا بابرکت اور خیر کثیر کا سبب، قضائے حاجات اور غم و الم کے ازالہ کے لیے آزمایا ہوا نسخہ ہے، اور ہمارے شیخ الیافعی کے قول کے مطابق یہ اسرار و رموز کا ایک انمول خزانہ ہے۔ وہ یہ کہ نمازِ عشا کے بعد پوری طہارت کے ساتھ، ایک ہی نشست میں اللہ کا نام ”لَطِیفٌ“ ۱۶۶۴۱ بار پڑھے۔ خبردار کمی بیشی نہ ہونے پائے کہ اثر جاتا رہے گا۔ اس تعداد کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ۱۲۹ دانوں والی تسبیح لے، اور یہ اسم اس پر ۱۲۹ بار پڑھے بمقصد حاصل ہو جائے گا (گویا  $129 \times 129 = 16641$  مترجم) اس کی معرفت کا یہی طریقہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس (لطیف) کے حروف چار ہیں۔ ل۔ ط۔ ی۔ ف۔ اسجد کے لحاظ سے ان کا کل عدد ۱۲۹ ہے۔ اب اس کو اس کے برابر میں ضرب دو۔ تو حاصل ضرب ۱۶۶۴۱ ہوا۔ اب اپنی حاجت کا ذکر کر۔ ان شاء اللہ تعالیٰ ضرورت پوری ہوگی۔ جب بھی ۱۲۹ تک پہنچے ایک بار پڑھے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں، وہ آنکھوں کا احاطہ کرتا ہے۔ اور وہی باریک بین، خبردار ہے، ”حیوة الحیوان“ میں حوّل بھلائی۔ رزق و برکت کے لیے ایک فائدہ یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ہر نماز کے بعد ۱۲۹ بار پڑھے۔ پھر کہے، اَللّٰهُ لَطِيفٌ يَعْبَادُهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ۔ اللہ اپنے بندوں پر لطف و کرم فرمانے والا ہے، جسے چاہے رزق

دے، اور وہ قوت والا غالب ہے؛ اسم مبارک کی تمام قرات کے بعد یہ دُعا مانگے،  
 اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلٰی رِزْقِيْ اَللّٰهُمَّ عَظِيْفٌ عَلٰی تَخْلِيْقِكَ اَللّٰهُمَّ كَسَا صُنْتَ وَجْهِيْ  
 عَنِ السُّجُوْدِ بِغَيْرِكَ فَصْنُهُ عَنْ ذٰلِ السُّوَالِ بِغَيْرِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
 الہی! مجھ پر میرا رزق کشادہ فرما دے۔ الہی! اپنی مخلوق کو مجھ پر مہربان فرما  
 دے۔ الہی! جس طرح تو نے میرا چہرہ اپنے سوا کسی اور کے آگے جھکنے سے  
 بچایا ہے، اپنے سوا دوسروں سے مانگنے کی ذات سے اسے محفوظ فرما دے۔  
 اپنی رحمت سے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! عبارت ختم  
 فاضل شہیر شیخ احمد الدمیری نے اپنے مجربات میں فرمایا۔ جان لے، اللہ مجھے اور  
 نیچے توفیق بخشنے، کہ یہ اسم جلیل القدر ہے۔ اس کی برکت ظاہر اور اس کی فضیلت مشہور  
 ہے۔ جلد قبول ہونے والا ہے اس کا بڑا راز اور عجیب خصوصیات ہیں۔ حصول رزق  
 قضائے حاجات، تکلیف دور کرنے، ظالموں کی فریب کاری اور ان کی ہلاکت میں وغیرہ  
 بعض علما و اولیاء نے اس کے بعض متعلقات سے اپنے حال و مقام کے مطابق کلام فرمایا۔  
 ہے اور فرمایا، جب اسے ورد و الم کے ازالہ۔ حصول رزق اور قضائے حاجت کے  
 لیے معمول بنانا چاہو، تو نماز فجر کے بعد ۱۲۹ بار اس کا ذکر کرو۔ اور اس کے بعد یہ دُعا  
 مانگو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُ لَطِيْفٌ يَعْبَادُہٗ يَرْزُقُ مَنْ  
 يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ۔ اس آیت کو سات بار پڑھے اور پھر کہے۔  
 اَللّٰهُمَّ يَا مُسْخِرَ السَّمَوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَنْ  
 فِيْهِنَّ وَمَنْ عَلَيْهِنَّ سَخِّرْ لِّيْ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْ عِبَادِكَ مِثْلًا فِيْ بَرِّكَ  
 وَتَجْرِكَ حَتّٰی لَا يَكُوْنَنَّ لِيْ اَلْكُوْنُ شَيْءٌ مُّتَحَرِّكٌ اَوْ سَاكِنٌ  
 صَامِتٌ اَوْ نَاطِقٌ ظَاهِرٌ اَوْ بَاطِنٌ اِلَّا سَخَّرْتَهُ لِيْ بِبَرِّكَ

اَسْمِكَ اللّٰطِيفِ الْكُنُوْنِ، يَا اللّٰهُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، اِنَّمَا اَسْرُدُ اِذَا  
 اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَقُوْلَ لَهُ كُنْ فَيَكُوْنُ، اِلٰهِيْ جُوْدُكَ دَلِيْلِيْ عَلَيْكَ  
 وَ اِحْسَانُكَ قَرِيْبِيْ اِلَيْكَ اَشْكُوْ اِلَيْكَ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ وَ اَسْأَلُكَ  
 مَا لَا يَغْسِرُ عَلَيْكَ، اِذْ عَلِمْتُكَ بِحَالِيْ يُغْنِيْ عَنْ سُوَالِيْ يَا مُعْزِيْ  
 عَنِ الْكُرُوْبِ كُرْبَةً، فَدِرْجُ عَنِّيْ مَا اَنَا فِيْهِ يَا مَنْ لَيْسَ بِغَائِبٍ  
 فَانْتَظَرُهُ وَلَا بِنَائِمٍ فَاقْطَعْهُ وَلَا بِغَائِلٍ فَادْكُرْهُ وَلَا بِعَاجِزٍ  
 فَامْهَلْهُ يَا عَالِمًا بِالْجُمْلَةِ وَ غَيْبًا عَنِ التَّفْصِيْلِ كَفَى عِلْمُكَ  
 عَنِ الْمَقَالِ وَ انْقَطَعَ السَّرَجَاءُ اِذَا مِنْكَ وَ خَابَتِ الْاَمَالُ اِذَا فِيْكَ  
 وَ اُسْدَتِ الطُّرُقُ اِذَا اِلَيْكَ يَا اللّٰهُ يَا سَمِيْعُ يَا قَرِيْبُ يَا بَصِيْرُ  
 يَا مُجِيْبُ اَعْفِدْنِيْ وَ اَرْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ  
 وَ لِيَسِّرْ لِيْ رِيْقِيْ وَ سَخِّرْ لِيْ جَمِيْعَةَ خَلْقِكَ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيْرٌ- وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَ صَحْبِهِ  
 وَ سَلَّمَ-

اللہ کے نام سے اور حمد فرمانے والا مہربان ہے اللہ اپنے بندوں پر لطف فرمانے  
 والا ہے، جسے چاہے رزق دے اور وہ قوت و عزت والا ہے۔ الٰہی !  
 اے سات آسمانوں اور سات آسمانوں اور جو کچھ ان میں ہے کو تابع فرمان  
 بنانے والے ! اپنے تمام بندوں کو میرا تابع فرمان کر دے رہوس کو بے  
 نشاط کار کیا کیا، جو تیری خشکی اور تیرے سمندر میں ہے۔ یہاں تک کہ دنیا  
 میں جو چیز ساکن و متحرک ہے خاموش اور بولنے والی ہے، ظاہر ہے یا  
 باطن ہے اے میرے تابع فرمان کر دے۔ اپنے اسمِ ہلین کی برکت سے،  
 جو چھپا یا گیا ہے۔ اے اللہ ! اے زندہ ! قائم رہنے والے ! جس

کا معاملہ آنا ہے کہ جب کسی چیز سے فرمائے ہو جاو دو جاتی ہے۔ تیری تیری بخشش نے مجھے تیری راہ دکھائی تیرے احسان نے مجھے تیرے قریب آکر شکوہ کرنے کا حوصلہ بخشا۔ ایسی چیز کا جو تجھ پر پوشیدہ نہیں، اور کہ تجھ سے وہ مانگو جو تجھ پر دشوار نہیں، کیونکہ میرے حال کو تیرا جاننا مجھے سوال کرنے سے مستغنی کر رہا ہے۔ اور مصیبت زدہ سے مصیبت دور کرنے والے! مجھ سے وہ مصیبت دور فرما، جس میں مبتلا ہوں۔ اے وہ کہ غائب نہیں، جس کا انتظار کروں، نہ سویا ہے کہ جگاؤں۔ نہ غافل کہ میں یاد دلاؤں، نہ تو عاجز کہ مہلت دوں اور سب کچھ جانتے والے اور تفصیل سے بے پرواہ! بات کرنے کے مقابلے میں تیرا علم کافی ہے۔ تیرے سوا ہر طرف سے اُمید ختم ہو گئی۔ تیری ذات کے بغیر آرزوئیں نامراد ہو گئیں۔ تیری راہوں کے سوا تمام راہیں بند ہو گئیں۔ اے اللہ! اے نسنے والے! اے نزدیک تر! اے دیکھنے والے! اے قبول فرمانے والے! مجھے بخش دے اور اپنی رحمت سے مجھ پر رحم فرما۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اور میرا رزق عطا فرما اور تمام مخلوق کو میرے تابع فرمان کر دے (ہوس کو بے نشاط کار کیا گیا، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اور اللہ درود بھیجے ہمارے آقا محمد آپ کی آل اور آپ کے صحابہ پر، اور سلام۔“

آپ رحمۃ اللہ نے فرمایا، جان لیجئے کہ یہ استغاثہ غم و م کے ستانے، مصیبت زدہ اور ظالم حکمرانوں یا دوسروں سے ڈرنے والوں کو نافع دیتا ہے۔ جو چاہے ہماری ذکر کردہ شرائط کے ساتھ اس کا ذکر کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسی وقت دعا قبول ہوگی۔ بعض خلوت نشینوں سے منقول ہے کہ جب تم حاجت براری مقصود ہو تو حرف ندا کے ساتھ۔

اپنی حاجت کا تصور کر کے اس کے اعداد کبیر کے مطابق ۱۹۶۴۱ بار یا لطیف کرے۔ حاجت نگاہ تصور میں رہے پھر فارغ ہو کر سات بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اقطاب، اغیات، اولیا، سبجاء، اوتاد اور نیکو کاروں کو اس کا ثواب ہدیہ کرے۔ پھر سات بار یہ دُعا پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ اللہ کے حکم سے مُراد پوری ہوگی۔ دعائے مبارک یہ ہے۔ اے اللہ! اور پالنے والوں کے پالنے والے! سب کو اپنی لطیف ربوبیت سے پالنے والے! بلا محنت، اپنے پوشیدہ جاری و ساری لطف سے مجھے جلد کامیاب فرما۔ اور اپنے لطف کی انگلیوں میں مجھے بدل دے۔ یہاں تک کہ میں تیرا لطیف لطف ہر طرف دیکھوں۔ خواہ اس کی طرف اشارہ ہو سکے یا نہ۔ یہاں تک کہ خوشی خوشی، مزے لوٹتے لوٹتے تیرے بحر لطف میں ڈوب جاؤں۔ وہ مٹھاس جو تیرے اسرار پانے والوں کی ارواح کی غذا ہے۔ مجھے اپنے اسمائیں سے ایک اسم اور اپنے انوار میں سے ایک نور عطا فرما۔ جسے اپنانے والا زمین میں داخل مخلوق اور اس سے نکلنے والی، اور آسمان سے اترنے والی اور اس میں چڑھنے والی کے شر سے محفوظ ہو جاتا ہے بے شک تو ہی لطف فرمانے والا خبردار ہے۔ اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے آقا محمدؐ، اور آپ کی آل و اصحاب پر! الخ۔

البسونی کی کتاب ”المنہج الحنیف“ میں یہ دُعا کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ ذکر کی گئی ہے کہ اس میں اِنَّكَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ حَفِیْظٌ۔ کی جگہ یا خَبِیْرُ، یا لَطِیْفٌ یا حَفِیْظٌ۔ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ درود شریف میں ان دونوں کو جمع کر دیا جائے۔

الدیربی نے کہا، بعض علما نے کہا کہ جب اس کو حاجت براری اور مُشکل کشا کے لیے استعمال کرنا چاہو تو صحیح طریقے سے با وضو ہو کر دو نفل ادا کر کے قبلہ رو ہو کر قصائے حاجت کے ارادے سے مذکورہ تعداد میں اس دُعا کو پڑھو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہاری حاجت پوری فرمائے گا۔ تکلیف دُور کرے گا۔ اگر حالت میں اضافہ

ہو تو کہو یا لطیفُ مَا اسْرَعَتْ لِقَائِي بِحِجَابِ الْكَذِبِ فِيْ اَوْقَاتِ الشَّدَائِدِ ۔

اے مہربان مشکل اوقات میں تو کتنا جلد تکلیف دُور فرماتا ہے! دُعایہ ہے: ”اے اللہ! اے مہربان! جیسے تُو نے لُطف و کرم سے زمین و آسمان پیدا فرمائے، اپنی قضا و قدر میں، جو تُو نے میرے بارے میں طے کر دی ہے۔ لُطف و کرم فرما، اور جس مشکل میں گرفتار ہوں اُسے دُور فرما۔ الٰہی تو مقصود ہے میں اور کس کا قصد کروں تو رب کریم ہے اور کون دینے والا ہے۔ تو معبود، پروردگار، اس بات کا حقدار کہ میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہ کروں۔ مجھ پر لازم ہے کہ تیرے سوا کسی کی پناہ نہ ڈھونڈوں۔ اے وہ، جس پر بھروسہ رکھنے والے بھروسہ رکھتے ہیں اے وہ کہ جس کی طرف دُرنے والے امان پاتے ہیں۔ اے وہ کہ تمام اُمیدوار جس کے کرم و انعام سے آس لگائے ہوئے ہیں۔ اے وہ کہ اپنی زبردست حکومت اور عظیم رحمت سے لاچاروں کی فریادیں فرماتا ہے۔ اے لُطف فرمانے والے مشکل اوقات میں، کتنی جلد تکلیف دُور فرماتا ہے، اپنی قوت و طاقت اور فضل و کرم سے میرے متعلق اپنے حکم و فیصلہ کے نافذ کرنے میں مُجھ پر مہربان فرما کیونکہ نیکی کرنے اور بدی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اے اللہ! اے علم والے! اے غفلت والے! اہل ایمان وہ ہیں، جن کو لوگوں نے کہا کہ دشمن تمہارے گھات میں جمع ہیں، تو ان کے ایمان میں جوش پیدا ہوا۔ اور بول اُٹھے، ہمیں اللہ کافی ہے، اور بہترین کارساز و اگر وہ مُنہ موڑیں، تو حبیب تم فرماؤ، مجھے اللہ کافی ہے۔ اس کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں۔ میرا اسی پر بھروسہ اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔“

میں نے بعض علما کی تحریر دیکھی، کہ اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک لَطِیْفٌ میں چار تصرفات ہیں۔ (۱) حصولِ رزق۔ (۲) قضائے حاجات۔ (۳) قیادت کی رہائی۔ (۴) ظالموں کی نگاہوں سے بچنا! اگر اس پر عمل کرنا ہے تو کپڑے اور بیٹھنے کی جگہ صاف کر۔ اور ۱۶۶۴۱ بار یا لَطِیْفٌ پڑھ اور ہر ۱۲۹ کے بعد مذکورہ آیت کو یکہ پڑھ

۱۔ یا کرم: حصولِ رزق کے لیے اللہ لطفِ بے ادہ یَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ  
 ۲۔ رَحِيحُ الْعَزِيزُ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنیْ رِزْقًا دَاسِقًا  
 ۳۔ غَیْرِ تَعَبٍ وَلَا نَهَابٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اللہ اپنے بندوں پر  
 ۴۔ ہے۔ جسے چاہے رزق دے اور وہ قوت والا عزت والا ہے۔ الہی میرا سچ سے  
 ۵۔ ہے۔ یہ کھلا ستھرا رزق عطا فرما۔ بغیر کسی سختی و تکلیف کے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

## قضاے حاجت کی آیت

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ اَللّٰهُمَّ اَقْضِ حَاجَتِیْ  
 مِنْ فُلَانٍ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔  
 کیا وہ اپنی مخلوق کو نہیں جانتا، حالانکہ باریک بین خبردار ہے۔ الہی فلاں  
 شخص سے میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر چاہے پر قادر ہے۔

## قید سے رہائی کی آیت

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ۔  
 ”بے شک میرا رب جس پر چاہے لطف فرمانے والا ہے۔ بے شک وہی علم  
 والا حکمت والا ہے۔“

## ظالموں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہنے کی آیت

لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِیْکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ  
 اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔

آنکھیں اس کو کلی طور پر نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو کلی طور پر دیکھتا ہے۔



وہ باریک بین خبردار ہے۔

علامہ شیخ احمد بن محمد بن عباد شاذلی نے اپنی کتاب ”مفتاح العلیہ فی المناہج“  
 شاذلیہ میں سیدی ابوالسن شاذلی کے وظائف ہیں ”حُبُّ اللطیف“ بھی ذکر  
 کیا ہے۔ اور کھانگیوں، سختیوں میں اس کے ساتھ دعا کرتے رکالیت و مصائب کے ازالہ  
 کے لیے عجیب نسخہ ہے۔ ہر ظاہری و باطنی تکلیف کے ازالہ میں معاون۔ اور اس کے ہم  
 ”رامی لطیف“ کی دعا یہ ہو سکتی ہے یہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ نہ نئے ہوئے تبتلان  
 سے۔ اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ سب تعریف اللہ کیلئے  
 جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کو۔ آخر تک۔ الہی افضل ترین درود، فزوں ترین برکتیں  
 پاکیزہ ترین سلام، تمام اوقات میں، اللہ و مخلوق، ہمارے قاصد موصیٰ محمدؐ پر جو زمین و  
 آسمان والوں میں کامل ترین ہیں، اور ان پر پروردگار کا پاکیزہ ترین سلام، تمام بارگاہوں  
 اور لمحات میں نازل فرما۔ اسی، اے وہ کہ جس کا لطف تمام مخلوق کو شامل ہے اور جس کی  
 مصلحتی بندے تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور جس کا دامن تمام بندوں کا پرہیز پوش ہے ہمیں  
 اپنی عنایات کے دائرے سے نہ نکال اور ہر ڈر سے ہمیں محفوظ فرما، اور اپنے یوشیڈ  
 لطف کے ساتھ ہمارے لیے ظاہر ہو۔ اے باطن! اے ظاہر! اے شیخ! ہم قضا  
 میں تیرے لطف کا سچا و مانگتے ہیں، اور جب کوئی فیصد ہمارے خلاف ہو جائے تو ہم  
 سلامتی و رخصت کے ساتھ اس کے آگے جھکنا مانگتے ہیں۔ اسی تو ہی علم و دان سے جو ازل  
 میں ہو چکا۔ پس اے ہمیشہ لطیف! جو مصیبت نازل ہو ہمیں اپنے لطف میں چسپا لے۔  
 اور اے اول! ہمیں اپنی حفاظت کے قلعے میں پناہ دے۔ اے وہ جس کی طرف التجا  
 اور پناہ ہے۔ اے وہ کہ اپنی بھر قضا میں سے مخلوق کو سچا کرنے والا ہے۔ اے وہ کہ اپنے  
 زبردست حکم اور امتحان کو نازل کرنے والے ہمیں سفینہ نجات کے سواروں میں شامل  
 فرمادے، اور ساری زندگی آفات سے محفوظ فرما۔ بار الہا! جس پر تیری نظر کرم پڑ گئی۔

اس کی قسمت پر لطف و کرم ہو گیا۔ تیری رعایت سے اے قدیر وہ محفوظ و ملحوظ ہو گیا۔  
 اے سننے دیکھنے والے۔ اے قریب۔ اے دُعا سننے والے۔ اور بہترین رعایت کرنے  
 والے، ہم پر نظر عنایت رکھو! الہی تیرا پوشیدہ لطف دیکھنے سے لطیف تر ہے اور تُو  
 لطیف ہے جس کا لطف تمام کائنات میں جاری و ساری ہے۔ تیرا راز و اسرار کائنات  
 میں چھپے پڑے ہیں، جنہیں صرف اہل معرفت اور اہل نظر ہی دیکھ سکتے ہیں۔ جب انہوں  
 نے تیرے اس لطف کے راز کو دیکھا تو ہکے بکے رہ گئے۔ جب تک تیرا دائمی لطف ہے۔  
 ہمارے معبود! بندوں میں تیری مشیت کے فیصلے چلتے ہیں۔ جن کو نہ عارف پھیر سکتا ہے۔  
 نہ مرید۔ لیکن ہمارے لیے تو تُو نے پوشیدہ لطف و کرم کے دروازے کھول دیئے۔  
 جن کے قلعے بر مصیبت سے بچانے والے ہیں۔ پھر ہم تیری مہربانی سے ان قلعوں میں  
 داخل ہو گئے۔ اے وہ کہ جس شے سے فرمائے ہو جاوہ ہو جاتی ہے۔ ہمارے معبود!  
 بندوں میں تیری ہے اپنے بندوں پر خصوصاً اہل محبت و مودت پر تُو اہل محبت و  
 مودت کا صدقہ۔ اے سخی ہم پر خصوصی لطف فرما۔ ہمارے معبود! لطف تیری صفت  
 ہے، مہربانی کو نہ تیری عادت ہے۔ اور مخلوق میں اپنا حکم جاری رکھنا تیرا حق ہے اور  
 مخلوق پر لطف و رافت فرماتا ہے۔ دنیا میں تیرا حق پورا ہونا محال ہے۔ بار الہا! تیرا  
 لطف ہمارے وجود سے پہلے ہے۔ جب کہ ہم محتاج لطف نہ تھے تو کیا اب جب کہ  
 ہم تیرے لطف کے عاجز و ناتوان ہیں تو دریغ فرمانے کا، حالانکہ تو سب سے بڑھ کر رحم  
 فرمانے والا ہے۔ ہو نہیں سکتا ہے۔ کہ تیرا کافی و دافی لطف، ہمیں محروم کرے۔ جب کہ  
 توشافی ہے۔ بار الہا! تیرا لطف تیری حفاظت ہے جب تُو رعایت فرمائے۔ اور تیری  
 حفاظت تیرا لطف ہے جب تُو بچائے ہمیں اپنے لطف کے سرپردوں میں داخل فرما۔  
 اور ہم پر اپنی حفاظت کے پردے ڈال دے۔ اے لطیف! ہمارا ہمیشہ تجھ سے لطف  
 کا سوال ہے۔ اے حفاظت فرمانے والے! ہمیں بُرائی اور عداوت کی شر سے بچا یا لطیف

تین بار تیرے عاجز، ڈرپوک، کمزور بندے کا کون ہے؟ الہی! جس طرح تو نے میرے وجود اور میرے سوال سے پہلے لطف فرمایا، میرا حامی ہو، میرے خلاف نہ ہو۔ اے غنا دینے والے، اے امان دینے والے! تو بھی برائیاں مٹانے والی طاقت۔ تو ہی بھلائیوں میں مدد کرنے والی اعانت اور تو ہی میری نصرت۔ اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ جسے چاہے رزق دے اور وقوت والا غلبے والا ہے۔ مجھے اپنے لطف سے مانوس کر دے۔ اے لطف کرنے والے! ڈرنے والے کو حال خوف میں انس عطا فرما۔ کہ میں تیرے لطف سے مانوس ہو جاؤں۔ اے لطیف! تو اپنے چھوٹے سے لطف سے مجھے خطرات سے بچا سکتا ہے۔ اور میں تیرے لطف سے اے لطیف! دشمنوں سے چھپا رہا۔ اللہ ان کو تیغیے سے گھیرے ہوئے ہے بلکہ وہ بزرگ قرآن ہے محفوظ سختی ہے۔ تو ہر بڑے خطرے سے بچ گیا۔ میرا رب فرماتا ہے: ”زمین و آسمان کی حفاظت اُسے تحکاتی نہیں اور وہ بندہ عظمت کا مالک ہے“ تو ہر شیطان اور حاکم بچ جائے گا۔ میرا رب فرماتا ہے: ”ہر شیطان سرکش سے حفاظت“ تو ہر راستے کے ہر غم سے محفوظ ہو گیا۔ فرماتا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ مجھے اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔ اللہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہمیشہ زندہ قائم رہنے والا: ”آیت الکرسی آخر تک یسینا تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول تشریف لاتے“ آخر سورہ توبہ تک۔ لِیَلْفِ قُرْشٍ..... آخر تک۔ کافی ہے۔ کہ یَعَصَّ، حَمَّ عَسَقٍ۔ کی جگہ قَوْلَهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ: سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ شَتَبَ رَحِيمُ اللّٰهِ اَنْ اَسْمَا وَاَسْدَرُكَ اَصَدَقَ۔ ہمیں شہر اور شہریروں سے بچائیو۔ اور جتنی گندی چیزیں تو نے پیدا کیں۔ تم فرماؤ رات دن تمہارا ضامن کون ہے۔؟“ اپنی رحمانیت کی ضمانت کا صدقہ ہمارا ضامن بن۔ کسی دوسرے کے ذمے ہمیں نہ ڈال! الہی یہ تیرے دروازے پر میرے سوال کی ذات ہے۔ میری طاقت تیری وجہ سے ہے۔ الہی درود و سلام اور برکت نازل فرما، اُن پر جن پر تو

نے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ محمدؐ، جو رسولوں کے خاتم اور نبیوں کے امام ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ان کو عزت و عظمت بخش۔ شرف و کرم سے نواز۔ میرے آقا مجھے رحمت و امان سے محروم نہ رکھیں۔ اے مہربان۔ اے احسان فرما۔ اے رحمن۔ اے رحیم۔ اور تمام نبیوں رسولوں پر سلام نازل فرما اور ان کے تمام آل و صحابہ پر۔ اور سب تعزیمیں اللہ رب العالمین کے لیے۔

کتاب المنہج الحنفی میں کہا، اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی ”لطیف“ سے متعلق جو دعائیں شیخ ابوالعباس المرسی سے منقول ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے ”اللہ بندوں تک تیرا لطف کس قدر ہے۔ اور تو جسے چاہے اپنا لطف کیسے پہنچاتا ہے تو نے اپنے پیغمبر کے بعد دیگرے بھیجے۔ دنیا کو آخرت سے ملایا۔ تیرا نام بڑی برکت والا ہے۔ لطف فرمانے والا۔ اچھے کام کرنے والا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، پکھڑوں کو ملانے والا۔ مختلف طبقات کو جوڑنے والا۔ چہرے تیری طرف اٹھے ہیں۔ آنکھیں تیرے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ زبانیں تیری اسی قدر پاکی بولتی ہیں، جتنی دلوں کو معرفت ہے۔ تو ہر بولنے والے کے بولنے سے ورا ہے غیروں سے پردے ہیں۔ بھلائی پہنچانے میں مہربان۔ چلنے کے لیے راستے بنانے والا۔ الہی! تو نے غافلوں کو جگایا۔ طبیعت کے غلاموں کو آزاد کیا۔ مدہوشوں کو ہوشیار کیا۔ شہوات کے اسیروں کو آزاد کیا۔ مانگنے والوں کی دعائیں قبول کیں۔ دُور والوں کے مُرخے اذانیں دینے لگے، سو حمد و مدح کا سزاوار۔ تو ہی ہے۔ فتح و کامرانی تیرے ہی ہاتھ ہے۔ میں تجھ سے شوق مانگتا ہوں، جو سجدہ تک مجھے پہنچا دے۔ اور ایسی روشنی جو سجدہ تک میری راہنمائی کرے، اور ایسا پاک رُوح جو میرے جسم میں ہر ایسی بات بٹھا دے جس کا سمجھنا دشوار ہے یا جس کا علم مجھ سے غائب ہے۔ اور اپنی طرف کی رُوح سے میری مدد فرما اور اپنے نور سے مجھے منور فرما کہ اس میں مسافروں کے لیے ہدایت کے رستے کھول دوں۔ اور قصد کرنے والوں کے لیے

ملانے والی شاہرہ واضح کر دوں، اور میرے لیے اُفقِ اعلیٰ اور اُفقِ مبین کا دروازہ کھول دے اور عیّتین میں میرا رتبہ بلند فرما۔ اور علمِ یقین سے مجھے لطف کی چادر اُڑا دے۔

بے شک تو سب سے بڑھ کر لطف فرمانے والا۔ اور سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا۔

”المنہج الحنیف“ میں کہا، شیخ عارف باللہ ابو الفیث ممینی سے اسمِ قدس طیف کی جو دعائیں منقول ہیں، اُن میں سے ایک یہ ہے۔ اسی بے شک تیرے لطیف خبونی کے ہیں، جو مرغن، پرچلیں تو اُسے شفا دیں، اور بے شک تیری مہربانی کی ہوائیں ہیں۔ کہ جب کسی قیدی کی طرف چلیں اُسے آزاد کر دیں۔ اور تیری نگاہ نرم ہے کہ جب سمندر کے سمندر میں ڈوبنے والے پر پڑے اُسے بچا لے۔ اور بے شک تیری رحمت، جب بدبخت کا ہاتھ پکڑے اُسے نیک بخت کر دے اور بے شک تیرا لطف و کرم ہے۔

جب کس غریب پر وسائل تنگ ہو جائیں تو وہ انھیں، صلح کر دینا ہے، سو بار ادا ہو جائے پر اپنے لطف کی نسیم چلا دے، اور ایسی خوشبو بھجے جو بہت سے دل کو، وگ اور غفلت کو ختم کر دے۔

اور مجھ پر اپنی مہربانی کی پھونک مار دے۔ ایسی پھونک ہے سے میرا خواہش اور نذرش کی زنجیریں کھل جائیں۔ اور مجھ پر اپنی ایک ایسی نظر ثابت فرما۔ جو مجھے گمراہی کے سمندر سے بچا لے۔ اور نئے نئے طرف سے ایسی نعمت عطا فرما، جس سے میری بدبختی، نیک بختی سے بدل جائے۔ اور اپنے کرم سے مجھے اپنی طرف لوٹ آنا۔ اور سچی توبہ نصیب فرما اور مجھے، عاصے ذریعے اپنی سخاوت کا دروازہ کھلتا، نصیب فرما۔ یہاں تک کہ میرا دل تیری عطا سے مل جائے۔ اور میرا دست سوال تیرے شکر و ثنا کے لیے اُٹھ جائے اور میری زبان تیری دعا اور تیری معرفت کی زری میں چلنے لگے۔ یہاں تک کہ میں اُسے تیری بارگاہ میں ایک میٹھی بنا کر اپنی حاجت تک پہنچاؤں۔ اور اپنی تمام کلی و جزئی حاجات میں تیرے پر اعتماد کروں۔ تیری رحمت سے، اُسے سب سے بڑھ کر فرمانے والے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تجھے پاکی ہے۔ بے شک میں ہی زیادتی

کرنے والوں میں سے ہوں“

## قرآنی آیات و رد کاربویہ

کے

### خواص و فوائد نافعہ

اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے، میں عارف باللہ سیدی شیخ احمد زروق کی وہ تسخیرِ نقل کرنا چاہتا ہوں، جو حزب البحر پر لکھی گئی ان کی شرح سے لی گئی ہے۔ پھر اس کے بعد وہ فوائد و خواص لاؤں گا، جن کے اضافے کا وہاں مصنف نے وعدہ کیا ہے۔ سو میں کہتا ہوں ”شیخ زروق رحمۃ اللہ نے کہا جان لے کہ مطالب کے ہر باب میں شارح کا افادہ اور اس میں اولیاء کا اضافہ ہے تو جو کوئی شارح کا فائدہ اور اولیاء کا اضافہ جمع کر لے وہ ہدایتِ اقتداء پر ہوگا، اور جو کوئی ایک کو حاصل کرے گا، اس میں اتنی کمی رہ جائے گی۔ البتہ حصولِ ہدایت کی کمی فائدے کی مانع ہے اور اقتداء کی کمی کبھی ضرر نہیں دیتی، کبھی دیتی ہے، کیونکہ وہ صرف قوت دینے والی ہے اور احکامِ شرع کو چھوڑ کر صرف اس پر موقوف رہنا، دنیا و آخرت میں ضرر رساں ہے۔ میں تیرے سامنے اس کی سات مثالیں ذکر کروں گا۔

اول ہا جب حزب البحر کو اس کی ہلاکت سے بچتے ہوئے، صرف سلامتی کے لیے استعمال کرنا چاہے تو اس کو شروع کرنے سے پہلے یہ پڑھ۔

بِسْمِ اللّٰهِ نَجْعِدُهَا وَمُسْهِمَاتٍ رَبِّیْ لَعَنُوْهُمَا حَسْبُكُمْ  
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ خُشْعٌ قَبَضَتْهُ یَوْمَ  
الْقِیَامَةِ وَالسَّمَوَاتِ مَطْوِیَّتٌ بِمِیْنِهِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی  
عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے ہے، اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے، اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسا جاننے کا حق ہے۔ حالانکہ تمام زمین قیامت کے دن اس کے قبضہ میں ہوگی۔ اور تمام آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں سمٹے ہوئے ہیں، وہ پاک و برتر ہے ان کے شرک سے۔“

کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ یہ ڈوبنے سے بچاؤ ہے جب تنگی سے فراخی کی طرف نکلنا چاہے تو وہ کچھ بجالائے جس کی شیخ اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے تھے۔

دوم

يَا وَاسِعُ يَا عَظِيمُ - يَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ - اَنْتَ رَبِّي وَعِلْمُكَ حَسْبِي اِنْ تَمَسَّنِي يَضُرُّ - فَلَا كَاشِفَ لَذَلِكَ اَنْتَ وَابْنُ نُرْدَقِي يَحْتَسِرُ فَلَا سَازَ لِفَضْلِكَ، تَصِيبُ بِهِ مِنْ ثَمَرِ ثَمَرٍ عَادِيٍّ وَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ -

ترجمہ: اے وسعت والے! اے علم والے! اے بڑے فضل والے! تو میرا پروردگار ہے، اور تیرا علم مجھے کافی ہے، اگر تو مجھے تکلیف پہنچائے تو کوئی اسے دور کرنے والا نہیں، اور اگر تو میرے ساتھ جھگڑے کا ارادہ کرے تو تیرے فضل کو کوئی پھیرنے والا نہیں تو اسے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے پہنچائے اور تو، بخشنے والا مہربان ہے۔“

پہلے لازمی طور پر استغفار کر کہ حدیث میں آیا ہے جو اس کو لازمی اپنانے والا اس کا ہر غم دور اور ہر تنگی میں کوئی راہ نکال دیتا ہے اور جہاں سے اُسے وہم و گمان بھی نہ ہو، رزق دیتا ہے۔ اور ازالہ تکلیف کی وہ دوا استعمال کر جو بخاری شریف میں مروی ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
ذَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

اور روایتیں ابو داؤد میں تہمت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت، کہ ایک شخص نے غم و  
نہ اور قریش کا شکوہ کیا تو حوالہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہ دعا تعلیم فرمائی۔  
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْهَمِّ وَ اَلْجُبْنِ وَ اَلْخُسْفَانِ وَ اَلْعُوْذُ بِكَ مِنْ  
اَلْعَجْرِ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْجُبْنِ وَ اَلْبَخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ خُشْبَةِ الدِّیْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خُشْبَةِ الدِّیْنِ۔

یہ دعا ایسی ہے جس سے پناہ مانگنا ہوں اور غم سے اور سچ سے پناہ مانگنا  
ہوں اور بزدلی و سستی سے، اور بزدلی سے پناہ مانگنا ہوں بزدلی اور بخل  
سے، اور سچ سے پناہ مانگنا ہوں قریش کے خلیفے اور لوگوں کے دباؤ سے  
اور دین کے سچ اور مغرب کے بعد بڑے عاقر۔

تو توڑ شمنوں پر مدد مان کر پناہ سے سب مل کے فریے جو شین ہے  
ماتحتوں کو کیا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْهَمِّ وَ اَلْجُبْنِ وَ اَلْخُسْفَانِ وَ اَلْعُوْذُ بِكَ مِنْ  
اَلْعَجْرِ وَ اَلْحَسَنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَلْجُبْنِ وَ اَلْبَخْلِ وَ اَعُوْذُ بِكَ  
مِنْ خُشْبَةِ الدِّیْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ خُشْبَةِ الدِّیْنِ۔

اللہ پر ایمان والے بعد سے رکھیں۔ الہی کی غلط تدبیر انہی پر الٹا ہے۔  
اور ان کی برائیوں میں جاری کفایت، فرما مجھے اللہ کافی ہے، اللہ  
نے نہ کرنے والے کی سن لی اللہ کے علاوہ کوئی کنارہ نہیں،  
بیس اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔



فرمایا ہر نماز کے بعد سات بار اس کا ورد کرے۔ اس سے پہلے وہ دُعا بھی کہہ لے جو خوف کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مانگا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ وَنَذْرًا بِكَ فِي نُحُورِهِمْ۔  
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے خوف کے وقت فرماتے تھے۔  
اللَّهُمَّ اكْفِنَا بِمَا شِئْتَ۔

الہی جیسے چاہے ہماری کفایت فرما۔

اور جب ظالم سے بچنا چاہے تو اس کے پاس جاتے وقت اس طرح عمل  
**چہارم** کر جیسے شیخ نے ارشاد فرمایا۔ وَقَالَ مُوسَىٰ إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَ  
رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ۔ اور موسیٰ علیہ السلام  
نے فرمایا بے شک میں اپنے اور تمہارے رب کی پناہ چاہتا ہوں ہر مغرور سے جو حساب  
کے دن پر ایمان نہیں رکھتا، اور جو حاکم سے ڈرے وہ اس سے پہلے وہ دُعا پڑھے  
جو حدیث میں آتی ہے۔

اللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، اللَّهُ أَعَزُّ مِنَّا أَخَافُ  
وَأُخْذَرُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
الْمُسِيكُ السَّمَاءِ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
مِنْ شَرِّ عِبْدِكَ فَلَانٍ وَجُنُودِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَ  
أَشْيَاعِهِ مِنَ الْإِنْسِ وَالْإِنْسِ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي  
جَارًا مِّنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ  
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ؛

ترجمہ: اللہ اپنی تمام مخلوق سے بڑا ہے جس سے میں ڈرتا ہوں اللہ اس  
پر غالب تر اور محفوظ تر ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ میں آتا ہوں جس

کے سوا کوئی اور سچا معبود نہیں، آسمان کو زمین پر اپنے حکم کے بغیر گرنے سے روکنے والا ہے تیرے فلاں بندے، اس کے لشکر، اس کے پیروکاروں اور اس کے ساتھیوں کے شر سے۔ خواہ انسان ہوں یا جِن۔ الٰہی! ان کے شر سے تو میری پناہ ہو جا۔ تیری تعریف بلند تر اور تیری پناہ غالب ہے۔ اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔

یہ دعائیں تین بار پڑھے جیسا کہ طبرانی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

**پہلے** شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جب تو چاہے کہ تیرا دل ٹیڑھا نہ ہو سکے غم و الم سے سابقہ نہ پڑے اور تجھ پر کوئی گناہ نہ رہے تو کثرت سے پڑھ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ - اور مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ عَنَّا وَكَرَلْ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الٰہی! اس کا علم میرے دل میں جمادے، اور میرا گناہ بخش دے۔ اور تمام ایمان والے مردوں، عورتوں کو بخش دے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ اور سلام ہو اللہ کے چید بندوں پر جو چاہے اس کے ہمراہ اس کے ہمراہ اس کو بھی معمول بنا لے، بے شک میں تیرا بندہ، تیرے بندے اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ ہے، آخر تک دُعا۔ جو تکلیف دور کرنے کے فوائد میں آ رہی ہے۔ جس نے بھی اسے پڑھا، اللہ نے اس کا غم کا فور کیا۔ اور غم کے بدلے اسے خوشی نصیب ہوئی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔

**دوسرے** ششم حزب البحر الحفیظہ جس کے شروع میں اَلْمُهْمِنِ الْعَزِيزِ اتَا ہے دونوں کو حصولِ فائدہ اور دفعِ ضرر

کے لیے بتایا گیا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“

ترجمہ: پناہ مانگتا ہوں، اللہ کے مکمل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے۔

تین بار سفر کے دوران کسی منزل پر ٹھہرے تو یہ ایمان ہے جب تک وہاں سے کوچ نہ کرے۔ سورۃ زینتِ قدیشیں۔ وحشت دور کرنے قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور

معوذتان، صبح و شام تین بار، ہر خطرے کے لیے کافی ہے۔ یٰمُنِیُّ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اللّٰہ کے نام سے شروع جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتے جانے والا ہے جو صبح کے وقت اسے تین بار پڑھے، شام تک ناگہانی مسیبت سے محفوظ رہے گا۔ یٰمُنِیُّ شام کو پڑھے۔ صبح تک۔

مفتی مشائخ نے خوشحالی طلب کرنے کے کئی طریقے اور اذکار بیان کیے ہیں

ایک یہ کہ صبح صادق اور نماز فجر کے درمیان ایک بار پڑھے۔  
 سُبْحَانَ مَنْ یَّمُنُّ وَ لَا یُؤْمِنُ عَلَیْہِ سُبْحَانَ مَنْ یُحْیِیْ وَ لَا  
 یُحْیِیْ سُبْحَانَ مَنْ یُبْرِئُ مِنَ الْاَحْوَالِ الْاَلَدِ وَ تَرِ الْاَسْرِ  
 سُبْحَانَ مَنْ السَّیِّئَةِ مِنْہُ مِثْلُ مِثْلٍ عَلٰی مَنْ اَعْتَدَ عَلَیْہِ  
 سُبْحَانَ مَنْ یُسَبِّحُہٗ کُلُّ شَیْءٍ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ  
 اِلاَّ اَنْتَ یَا مَنْ یُسَبِّحُہٗ لَہُ الْحَمِیْدُ تَدَّ کُنِیْ یَعْفُوکَ فَارِئِ  
 جَدُّوْعَ -

پھر اند سے سو بار استغفار کرے۔ پس چالیس دن کے اندر اندر دولت دنیا اس کے قدموں میں ہوگی۔ یہ مجرب ہے۔

بِسْ تَمَامِ بَحْثِ کَا حَاصِلِ یَہِ ہِے کَہ سِرِّ کَا اَمْرُ اسْمِ رِشْرَعِ سَے  
**حاصل کلام** مفید ہے سو جو کوئی اپنے مقصد میں کامرانی چاہے، پہلے احکام  
 شرع کو اپنائے، پھر ان امداد کو اپنائے۔ اسی بات کی طرف شیخ ابوالعباس البہوتی نے  
 اپنی کتاب "قبس الہتدأ" میں اشارہ کیا ہے۔

**تسلیم** | جان لیجیے کہ ذکر و دعا وغیرہ قضا و قدر کو بدلتے نہیں، یہ بندگی ہے۔  
غلاصہ یہ کہ مقصد کے حصول، اور قضا و قدر میں لطف و کرم کا فائدہ دیتے

ہیں اور بات کو نفس کے لیے آسان کر دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ آدمی کسی کا محتاج نہیں رہتا، اور طلب کا مقصود یہی ہے۔ سونتا شیخ سپرد خدا کر کے اور اس کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر کے اور اللہ سے حُسن ظن رکھ کے طلب کیجیے۔ تسلیم و رضا کی پیروی کیجیے۔ تمہارا رب مشکلات کو بڑا حل کرتے والا، جاننے والا ہے۔ شیخ زروق کا کلام ختم ہوا۔ مختلف و منتشر فوائد کے ذکر سے پہلے قرآنی آیات و سور کے منظوم فوائد ذکر کرتا ہوں تاکہ جو حفظ کرنا چاہے وہ آسانی سے حفظ کر سکے۔

## قرآنی سورتوں اور آیتوں کے فوائد

محب طبری نے اپنی کتاب ”خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن المحادی عشر“

میں امام شیخ ابراہیم القفانی کے حالات میں لکھا ہے ان کے پاس بہت فوائد تھے بہت سے فوائد نقل بھی کیے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ بچے کی پیدائش پر نومولود کے سر پر ہاتھ رکھ کر سورۃ قدر پڑھے وہ بچہ کبھی زنا نہیں کرے گا۔ یونہی انہوں نے مفید باتیں اس طرح نظم کیں۔

يَسْنَ تُنْجِي مِنْ دُخَانِ الْوَايِعَةِ وَالْمَلِكُ وَالْإِنْسَانُ نِعْمَ النَّافِعَةُ

یاسین قیامت کے دھوئیں سے نجات دے گی۔ سورہ ملک اور سورہ دھر

بہتوں شفاعت کرنے والی ہیں۔

ثُمَّ الْبُرُوجُ لَهَا الشَّرَاحُ هَذِهِ سَبْعٌ وَهِنَّ الْمُنْجِيَاتُ النَّافِعَةُ

پھر بروج، جو مشکل کو حل کرنے والی ہے یہ سات ہیں، جو نجات و نفع دینے

والی ہے؟

دوسرے الفاظ میں ۔

زُمَرِ یٰسَیْنِ الَّذِیْ قَدْ فَصَّلَتْ تُنْجِی الْمَوْحِدَ مِنْ دُخَانِ الْوَاقِعِ

زمر یا سین جو مفصل ہے توحیدی کو وقوع قیامت کے دھوئیں سے نجات دے گی۔

وَتَسَامُ سَبْعُ الْمُنْجِیَّاتِ بِحَشْرِهَا وَالْكَتُّ فَاحْفَظْهَا فَنِعْمَ الشَّافِعُ  
پوری سات نجات دینے والی، قیامت میں (سورہ حشر) اور سورہ ملک،  
اسے یاد کر لے کہ بہترین شفاعت کرنے والی ہے۔

وَالْمُنْقِذَاتُ السَّبْعُ سُورَةُ كُوْثُرُ مُتَّالِیَاتٌ ثُمَّ سِتٌّ تَابِعَهُ  
اور سات بچانے والی ہیں جن میں پہلی سورہ کوثر اور پھر اس کے مسلسل۔

وَالْهُلِكَاتُ السَّبْعُ قُلْ مُزَمِّلٌ ثُمَّ الْبُرُوجِ وَطَارِقُ هِيَ قَاطِعَةُ  
سات ہلاک کرنے والیاں، کہو مزل بچھڑو ج اور طاریق جو کاٹنے والی ہے۔

ثُمَّ الْفُتْحِ وَالشَّرْحِ مَعَ قَدْ رِیْلِفِ لِیْهْلَاكِ الْعُدُوَّ سَارِعَهُ  
پھر فتح، انشراح، مع القدر، القریش۔ دشمن کی جلد ہلاکت کے لیے۔

عارف باللہ سیدی شیخ علوان الحموی نے اپنی کتاب ”مصابح الہدایت“ میں  
اس نے متاخرین میں محبت الدین الدسوقی کی ایک طویل نظم دیکھی جو ان کے طویل تفسیر  
ہے اس میں سورتوں اور آیتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ چند اشعار کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

(۱) اور سورہ واقعہ کو عشا کے وقت ہمیشہ ترتیل سے پڑھ اس کے ذریعے

بہت رزق حاصل کرے گا۔

(۲) اور مغرب کے بعد سورہ ملک پڑھ، یہ عذاب قبر اور فتنہ قبر سے نجات

دیتی ہے۔

(۳) اگر یا جوج ماجوج اور دجال سے بچنے کے لیے ہر جمعہ کو سورہ کہف

پڑھ۔ (کیا اچھا ہے۔)

(۴) اگر نفع حاصل کرنا اور ضرر کا دفاع چاہے تو فرض نماز کے بعد دس بار سورہ فاتحہ پڑھ۔

(۵) تکالیف دور کرنے کے لیے اپنے اوپر سورہ یاسین لازم کر لے۔ یونہی آیت الکرسی، اور آخری سورت۔

(۶) یاسین تین چار بار پڑھ۔ یونہی سورہ ملک۔ میرے فائدے کا لحاظ کر۔

(۷) جو مصیبت پڑے اُسے، آیت الکرسی کے بار بار پڑھنے سے دور کر۔

(۸) رات کے وقت غمگین ہو کر، قبولیت کی اُمید اور اس کی تعداد کے برابر قیّٰ ہا۔ ک ۱۲۵ بار سورہ سجدہ کا آخر۔

(۹) آیت الکرسی اور سورہ آل عمران میں حصول مطلب ہے اور سورہ طہ سے غفلت نہ کر۔

(۱۰) سورہ شوریٰ کی پہلی پانچ آیتیں پھر سورہ مریم کی پانچ آیتیں۔ جمع کر کے۔

(۱۱) پہلے سورہ مریم کی پانچ اور آخر میں سورہ شوریٰ کی پانچ پڑھ کر ختم کر دے۔

(۱۲) جب چاہے انہیں پڑھ اور ان کا لحاظ کر اور خبردار یہ بات جاہلوں کو نہ بتلانا۔

(۱۳) پھر تیرا ارادہ ہو، سورہ حشر کی آخری آیتوں کا اور سورہ حدید کی ابتدائی

آیتوں کا جہاں صحابہ کرام سے خطاب شروع ہوتا ہے۔

(۱۴) اس سے بھلائی پائے گا اور اس کی مدد سے دُور ہوگا اور ان کی تعداد

۶۵ ہے۔

(۱۵) اور سورہ والشمس، صبح سویرے۔ حاجتوں کے لیے۔ یونہی

سورہ اعلیٰ خوشحالی قریب لانے کے لیے۔

(۱۶) ظلم سے نجات اور تکالیف سے چھٹکارا پانے کے لیے ایوب علیہ السلام کی دعا  
سجدے میں گرو کر۔

(۱۷) اس کو لازم کر لے کہ مجرب ہے، ایک نہیں کئی بار، اس کو ۹۹ بار پڑھ۔  
(۱۸) سورہ قدر امن و رحمت کی سورت ہے۔ اسے بھی لازم کر لے اور جب  
با وضو ہو، پڑھ لے۔

(۱۹) اور سورہ کافرین لیٹ کر پڑھ۔ یہ تسبیح شرک اور رات کی برائی سے  
بچائے گی۔

(۲۰) سورہ اخلاص، سورہ الناس، سورہ الفلق میں پڑھنا گاروں کے لیے  
نور اور پردہ پوشی ہے۔

(۲۱) ان تمام سے پہلے بسم اللہ پڑھ لینا، جس کے پڑھنے کی تعداد ایک ہزار  
چھیانوے ہے۔

(۲۲) شرط یہ ہے کہ با وضو ہو کر تشہد میں بیٹھے، نفل سے فارغ ہو کر اپنے  
اوپر خدا کا خوف طاری کر۔

(۲۳) اور جو مانگتا ہے یا حَسْبِيَ یا قِیُومُ ایک ہزار بار پڑھ زیادہ نہیں۔  
شیخ علوان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس پر کچھ فوائد کا اضافہ کیا ہے میں  
نے کہا۔

(۱) اور شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ آخِرُکَ۔ آیت میں کفایت ہے،  
اور عافیت ہے، اے خطرناک بجاری والے۔

(۲) اور سورہ فاتحہ کا دم کرو و ہر بجاری کو، جس کا منہ کڑوا، حلق سے نیچے کچھ  
نہیں جاتا، کسی جانور کے ڈنگ مارنے سے۔

(۳) سورہ دخان کا بڑا اجر ہے۔ خصوصاً جمعہ کی رات اس سے حاصل کر سکتے ہو۔

(۴) لِیُثْلِفَ کو لازم کر لے۔ اس سے ڈر سے امن اور کھانے کے بعد اس کی فضیلت پہچان !۔

(۵) اِذَا زُلْزِلَ کو بار بار پڑھ اس میں فائدے ہیں بلاشبہ یہ نصف قرآن کے برابر ہے۔

(۶) اور آل عمران میں حرف مرکب (ابتدائی حروف مقطعات) کے قریب اَفْعِلْ دین اللہ یَبْغُونَ کو ملحوظ رکھ۔

۷۔ مجھول جانے کا ڈر ہو تو وہ کہہ جو اللہ کے فرشتوں نے حیرت میں کہا تھا۔

(۸) یہ اس وقت کی بات ہے جب میرے رب تقدیر نے فرمایا، مجھے ان کے نام بتاؤ تو انہوں نے کہا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا۔ اور ثابت قدم

(۹) قَسْبُحَانَ سَبَّحْتِی۔ صبح و شام سورہ روم سے پڑھ۔ ترک نہ کرنا، نقصان ہوگا۔

(۱۰) اس کے انسان وہ بھلائیوں حاصل کر سکتا ہے۔ جو شب و روز اس سے رگئیں۔

(۱۱) سمجھتائی نے ایک عالم سے یہ روایت کی کہ تَحْيِیْ حُوت۔ تک عاجزی و انکسار سے پڑھ۔

(۱۲) مصیبت کے وقت آیت استرجاء پڑھ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ) ہمارا رب خسارہ پورا کرے گا۔

(۱۳) کوئی کام شروع کرنا ہو تو سورہ کہف کی دُعا اور رَبِّ اشْرَحْ لِی سے کرو جو سورہ روشن، سورہ ظہ میں ہے۔

(۱۴) اور خوف کے وقت حَسْبُنَا اللہ پڑھ، جو اسے پڑھے اللہ کے فضل و احسان سے خوف پھر جائے گا۔

(۱۵) برائیوں سے نجات دیتی ہے اللہ کی توفیق سے اسے یاد کر لے اَقْوَمُ اَمْرِیْ الخ اسے مخلوق کے قریب پر پڑھ۔



(۱۶) روزوں وغیرہ سے فارغ ہو کر، وہ دُعا پڑھ جو سیت اللہ کے بانی علیہ السلام نے پڑھی تھی، کبھی نقصان نہ اٹھائے گا۔ (ربنا تقبل )

(۱۷) وہ اپنے رب سے قبولیت کی دُعا مانگے تر ہے، تو بھی ان کی اقتدا کر۔ وہ کتنے عظیم اور بہتر نمونہ تھے۔

(۱۸) میت کے پاس، موت کے وقت سورہ رعد اور یسین پڑھ۔ شب قبر کی تنہائی میں کام آئے گی۔

(۱۹) توفیق ہو تو نورانی دن، یعنی جمعہ کے دن نماز جمعہ سے فارغ ہو کر۔

(۲۰) اسی جگہ وقار سے بیٹھ کر سات بار سورہ فاتحہ پڑھ۔

(۲۱) اور سورہ اخلاص بھی اس کے بعد کہو اے غنی! مخلوق کو پہلی بار پیدا کرنے والے۔

(۲۲) اور دوبارہ لوٹانے والے! غنی پروردگار! مشکل حل فرما اور اپنے فضل سے مجھے کفایت کر۔ تمام مخلوق سے۔

(۲۳) یونہی سات بار اس میں فوائد ہیں، ہر جمعہ اس پر ہمیشہ کے لیے عمل کرتا رہ۔

(۲۴) اور سورہ کہف میں جہاں رَقُودٌ (سونا) کا ذکر ہے پڑھ جاگتے ہوئے۔ آئندہ کی خبر اور وقت معلوم کر لے گا۔

(۲۵) اور آیت الکرسی میں سر دوس کے لیے رحمت اور عام نور، پیران کی لغزشوں کی بخشش ہے۔

(۲۶) اور سورہ یسین میں بُز دلوں کے لیے فائدہ ہے ہیں۔ اور سورہ ملک کو کبھی نہ چھوڑنا۔

(۲۷) سورہ اخلاص گیارہ بار دوس کے لیے پڑھ۔ اے چتھے! خلاق والے ساتھی۔

(۲۸) یونہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصی درود و سلام پڑھنے سے بھی ہر میت سے عذاب اٹھایا جاتا ہے۔

(۲۹) سورہ ہود پھر آل عمران، کی تلاوت کے بڑے پھل ہیں۔ ہر عبادت سے پہلے ان پر عمل کر۔

(۳۰) اور قیام کے وقت سُبْحَانَ رَبِّنا اور مخلوق کے معبود کی تسبیح پڑھ۔

(۳۱) اس کے بعد سورہ صافات پڑھ۔ اس کے بعد خیر اُمت کے والی و مختار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج !۔

(۳۲) کہو، دُعَا مانگو۔ سُبْحَانَ سے۔ تم پر اس کا ذکر لازم ہے۔ اس میں چوری کے خطرات سے امان ہے۔

(۳۳) اس کو ابن عباس نے روایت کیا، اور سمجھے ان کی مرفوع حدیث کافی ہے۔ جو خیر خلق صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتی ہے۔

(۳۴) اللہ رحمن کے ناموں کے درمیان دُعَا مانگ قبول ہوگی، سورہ الانعام میں، اور من پسند مراد حاصل کر۔

(۳۵) مال و منال پر غرور آئے تو پڑھ جو باغ والے کے ساتھ نے اسے سکھائی تھی (مَا شَاءَ اللہ )

(۳۶) پیشاب بند ہو تو سورہ الم نشرح پڑھ۔ ہر چھینٹا مارتے وقت۔

(۳۷) اگلی طرف (پیشاب گاہ پر) لیکن اسے ساتھ ہی پورا عمل کرنے سے پہلے ٹھہر جا۔ تلاوت آرام سے کر۔

(۳۸) اور یہ مبتلا شخص چھینٹوں کے درمیان لٹا دیا جائے۔ بندش کھل جائے گی۔ یہ بھڑب اور صحیح ہے۔

(۳۹) جلاب سخت لگ جائیں تو کاغذ پر بسم اللہ کے بعد حَمْد تنزیل الکتاب لکھ کر

پیٹ پر رکھ دے۔

۳۱، سورہ احقاف کی آخری آیت اور النازعات کی آخری آیت کسی ورق پر تحریر کر کے فوراً زچہ کے گلے میں ڈال دو۔ اللہ کے حکم سے سچے آرام سے پیرا ہوگا۔  
۳۱، کوئی گم ہو جائے تو سورہ ضحیٰ، اغنی تک پڑھ جو محکم آیت ہے۔

۳۲، اور کہ اے اللہ! تمام لوگوں کو اس دن کے لیے جمع فرمانے والے جس میں کوئی شک نہیں، میری حاجت پوری فرما۔

۳۳، سورہ طہ کے متن میں لوگ سوال کرتے ہیں، شفا کسے لیے۔ ابو کعب! لکھ دے۔ اس کا لوگوں نے کثرت سے تجربہ کیا ہے۔

۳۴، آمیناً تک سبعان ربنا۔ نہ حمہ۔ ہر حرف و کلمہ میں۔

۳۵، اس کے بعد میں نے کچھ فوائد حنیوڑ دیئے، جو کتاب اللہ میں یقیناً موجود ہیں۔

۳۶، تو ان کو حاصل کر۔ یہ حقیقت چھپی نہیں کہ ان میں شفا ہے۔ اور ان کے ضمن میں برائت کا تریاق ہے۔

۳۷، سو مبارک ہو اس کو جو اس کے جمال کا ساتھی ہوا۔ جو یکے بعد دیگرے حُسن کی تازگی دیکھتا ہے۔

علامہ سید مرتضیٰ زبیدی نے شرح احیاء العلوم کے شروع میں امام غزالیؒ کے سوانح حیات کے ضمن میں فرمایا۔ اسرارِ فاسحہ کے متعلق یہ اشعار بھی آپ سے منسوب ہیں۔ حمد اللہ۔

۱۱، جب تو رزق کی تلاش میں ہو، اور غلام و آزاد سے مقصد براری چاہے۔

۲۱، اور جس کی امید سے جلد حاصل کرنا چاہے، اور مخالفت بیوفائی سے محفوظ رہنا چاہے۔

۳۱، تو فاسحہ کتابک دامن تمام لے۔ بے شک اس میں تیری امید کا راز پوشیدہ ہے۔

(۴) تو ہمیشہ صبح و شام ظہر و عصر اس کا ذکر کرتا رہ۔

(۵) ہر رات نوٹے تک پڑھ۔ اس کے بعد دس اور دس کی تعداد پوری کر۔

(۶) جو عزت و مرتبہ، و بدبہ اور عالی قدر می چاہے گا، پائے گا۔

(۷) اور وہ پردہ پائے گا، جو راتوں میں بھی پامال نہ ہو۔ کوئی حادثہ اس میں کمی نہ کر سکے۔

(۸) وقار، خوشی دائمی۔ اور برشر کے خوف سے محفوظ ہو۔

(۹) ننگ، بھوک اور قطع تعلقی سے اور حکمرانوں کی دستبرد سے بچ جائے۔

## بیماریوں سے شفا اور تکالیف کے خاتمہ سے متعلق

### فوائد

سیوطی نے الاقان میں کہا ابن السین نے کہا معوذتین وغیرہ اسمائے خداوندی سے جھاڑ پھونک ہی دراصل طبیب روحانی ہے، جب نیک لوگوں کی زبان سے ہو، اللہ کے حکم سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ جب یہ قسم ناپید ہونے لگی تو لوگ طبیب جہانی کی طرف دوڑنے لگے۔ سیوطی نے کہا اس حقیقت کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اشارہ کیا ہے۔ کہ اگر اللہ کا نام یقین والا پہاڑ پر پڑھے تو دو ٹل جائے۔ القریطی نے کہا اللہ کے کلام اور اسمائے جھاڑ پھونک جائز ہے۔ اگر ماثور ہے تو بہتر ہے۔ الربیع نے کہا میں نے امام شافعی سے دم درود کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا اگر اللہ کے کلام اور اللہ کے ذکر جو مشہور ہے اس سے دم کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ابن بطلان نے کہا معوذتین میں جو راز و اثر ہے وہ قرآن کے دیگر حصوں میں نہیں۔ کیونکہ یہ جامع دُعا پر مشتمل ہے جو اکثر نادر و بیماریوں کے لیے عام ہے مثلاً جادو، حسد، شر

شیطان، دوسو شیطان وغیرہ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اس پر اکتفا فرماتے تھے۔ پھر اَلاتِفَان میں فضیلت قرآن و فاتحہ کے متعلق ابن القیم کے اقوال جو عنقریب نقل کیے جائیں گے، ان میں سے بعض نقل کرنے کے بعد کہا،

مسئلہ امام نووی نے ”شرح المہذب“ میں کہا اگر قرآن (جبنا ہو) کسی برتن میں لکھا جائے۔ پھر اسے دھو کر مریض کو پلائیے تو حسن بصری، مجاہد، ابو قلادہ اور اوزاعی نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ النخعی نے اسے مکروہ کہا ہے۔ فرمایا ہمارے مذہب کے مطابق یہ جائز ہے۔ قاضی حسین اور بغوی وغیرہ نے کہا اگر قرآن مٹھائی یا کھانے پر لکھا جائے تو اسے کھانا جائز ہے۔ الخ

انزکشی نے کہا برتن والے مسئلے کو جن علما نے جائز کہا ان میں العباد اللہ بھی ہیں انہوں نے یہ وضاحت بھی ساتھ کر دی ہے۔ کہ جس ورق پر قرآن لکھا ہو اسے ننگنا جائز نہیں۔ لیکن ابن عبد السلام نے پانی پینے سے بھی منع کا فتویٰ دیا ہے۔ لیکن وہ اندر کی نجاست سے جا ملے گا۔ اس میں بحث و نظر کی گنجائش ہے۔“

ابن الحاج رحمہ اللہ نے کہا دم کرنے کے بعد تھوکتا مستحب ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا، دم کے بعد مریض پر تھوکنے سے فائدہ حصول برکت ہے۔ اس رطوبت سے۔ ہوا سے یا اس سانس سے جو دم سے ملی ہے۔ اور یا اچھے ذکر سے۔ جیسے ذکر یا اسمائے حسنی کے عنانہ سے برکت حاصل کی جاتی ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ جب اپنے اوپر دم کرتے تو پھونک مارتے اور لوہے نمک جس پر گرہ لگائی جائے اور سیلمانی انگوٹھی لکھی ہو یا گرہ لگائی جائے، یہ سورتیں نہیں سخت ناپسند تھیں کہ اس میں جاؤ کی مشابہت ہے۔ الخ

علامہ ابن القیم نے اپنی کتاب ”زاد المعاد فی ہدی خیر العباد“ میں المروزی کے حوالہ سے ابو عبد اللہ یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا یہ عمل نقل کیا، المروزی کہتے ہیں مجھے بخار ہو گیا، امام احمد کو پتہ چلا تو آپ نے میرے لیے ایک پُرزے پر لکھا بِسْمِ اللہ

الْوَاحِشِينَ الرَّحِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ وَيَا اللَّهَ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، يَا نَارُ كُونِي  
 بَرْدًا أَوْ سَرْمَاقًا لِي أَبْرَأَ مِنْكَ وَابْرَأِي دُؤَابَهُ كَيْدًا فَجَعَلْنَا هُمْ الْأَ  
 خْسَرِينَ، اللَّهُمَّ، يَا جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ اشْفِ صَاحِبَ  
 هَذَا الْكِتَابِ بِمَحَوِّاتٍ وَنُفُوسٍ وَجَبْرٍ وَتَيْفٍ، إِلَهَ الْحَقِّ - آمِينَ - الروزی  
 کہتے ہیں۔ ابوالمنذر عمرو بن ثبج نے ابو عبد اللہؑ پر یہ حدیث پڑھی تو میں سن رہا تھا۔ یونس  
 بن حبان کہتے ہیں، میں نے ابو جعفر محمد بن علی (زین العابدین) رضی اللہ عنہ سے تعویذ  
 لٹکانے کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا اگر کتاب اللہ یا کلام رسول صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے ہے تو نہ کھائے اور جہاں تک جو کچھ شفا حاصل کر، میں نے کہا چوتھے  
 کے بخار کے لیے کھ لو۔ بِسْمِ اللَّهِ وَيَا اللَّهَ وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - آخر تک۔ فرمایا، ہاں۔  
 امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ سے نقل کیا ہے۔ کہ ان حضرات نے  
 اس سلسلہ میں نرمی سے کام لیا ہے۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ تکالیف کے ازالہ کے  
 لیے جو تعویذات لگے وغیرہ میں لٹکانے جائیں ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ نے  
 کہا مجھے اُمید ہے کہ سس میں کوئی حرج نہیں۔ عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں، میں نے اپنے  
 والد کو ڈرنے والے اور بخار وغیرہ میں مبتلا شخص کے لیے تعویذ لکھتے دیکھا ہے۔ فرمایا  
 اس سلسلہ میں امام بخاری ہی و مسلم نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی یہ روایت  
 نقل کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تین صحابہ ایک سفر میں جا رہے تھے یہاں تک کہ  
 وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس جا ٹھہرے، انہوں نے ان سے مہمانی  
 کا مطالبہ کیا، لیکن ان لوگوں نے ان کی مہمانی سے انکار کر دیا، اتنے میں قبیلہ کے سردار کو کسی  
 کیرے نے ڈس لیا۔ انہوں نے بڑی تگ و دو کی مگر درود دور نہ ہوا۔ ان میں سے کسی  
 نے کہا، یہ لوگ جو یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اگر ان کے پاس جاؤ تو شاید ان کے پاس کوئی  
 علاج ہو، یہ لوگ ان صحابہ کرام کے پاس آنے اور کہنے لگے، حضرات جمار سے سردار حضرت

ڈے گئے ہیں، ہم نے ہر طرح سے کوشش کر دی تھی مگر کسی چیز سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔  
 آپ میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ایک صاحب نے فرمایا ہاں۔ ہے۔ بخدا میں جھاڑ  
 پھونک کرتا ہوں، مگر ہم نے تم سے مہمانی مانگی، تم نے ہماری مہمانی نہ کی۔ لہذا جب  
 تک معاوضہ ملے نہ کرو، دم نہیں کروں گا۔ اس پر ان لوگوں نے ایک ریوڑ بکریاں ڈیتے  
 پر مصالحت کر لی۔ وہ صاحب گئے فاسحہ پڑھتے گئے اور دم کرتے گئے، ایسے محسوس  
 ہوا گویا اسی کی گرد کھول دی گئی۔ وہ شخص بھلا چنگا چلنے پھرنے لگا۔ کوئی تکلیف نہ رہی فرمایا  
 کہ ان لوگوں نے جو معاوضہ ملے پایا تھا وہ ان کے حوالے کیا۔ ان حضرات میں سے کسی نے  
 کہا تقسیم کر لو۔ جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ جب تک نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر سب کچھ ذکر نہ کر دیں۔ پھر دیکھیں آپ کیا حکم دیں گے۔  
 یہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا فرمایا۔  
 تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ دم ہے پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ تقسیم کرو اور اپنے ساتھ  
 میرا حق بھی نکالو۔ ایک اور مقام پر فرمایا فاتحۃ الکتاب اُمّ القُدّان ہے۔ سبع مثانی  
 ہے۔ مکمل شفا، نفع مند دوا، مکمل جھاڑ پھونک، غنا و فلاح کی کنجی۔ قوت کی محافظ،  
 غم و اہم اور خوف و حزن اس آدمی سے دور کرنے والی ہے۔ جو اس کی قدر و منزلت  
 پہچانے۔ اسے اس کا حق دے۔ اچھی طرح بیماری میں استعمال کرے۔ اس سے شفا یابی  
 کا طریقہ جانتا ہو اور وہ بھید بھی جانتا ہوں، جس کی وجہ سے اس میں یہ خصوصیات  
 پائی جاتی ہیں۔ جب بعض صحابہ اس مقام پر فائز تھے۔ موزی جانور کے کاٹے پر دم کیا۔  
 وہ سی وقت ٹھیک ہو گیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، سمجھے کیسے  
 پتہ چل گیا کہ یہ دم ہے۔ توفیق الہی جس کا ساتھ دے، اور چشم بصیرت حاصل ہو  
 جائے۔ یہاں تک کہ اس سورۃ کے اسرار پر واقف ہو جائے اور جن حقائق پر مشتمل ہے  
 ان سے واقفیت ہو جائے مثلاً توحید، معرفت ذات، اسما و صفات و افعال،

شریعت پر ثابت قدم ہو۔ تقدیر، قیامت، تہجد، توحید و ربوبیت، الوہیت، کمال توکل  
ہر معاملہ مالک کے سپرد کرنا، جو ہر تعریف کا مالک ہے۔ جس کے ہاتھ تمام خیر ہے،  
جس کی طرف ہر معاملہ لوٹتا ہے۔ اور طلب ہدایت میں اس کی محتاجی، جو سعادت داین  
کی اصل ہے، ہو۔ معانی کا حصول مہلائی اور دفع مناسد سے جو تعلق ہے اسے جانتا ہو۔  
اور یہ کہ عاقبت مطلقہ کا ملہ اور نعمت تامہ۔ اسی سے متعلق ہے اور اسی کے وجود پر  
موقوف ہے تو یہ یقین اسے کئی دوائیوں اور دلوں سے مستغنی کر دے۔ اس پر مہلائی  
کے دروازے کھل جائیں اور شر کے اسباب ختم ہو جائیں۔ یہ چیز کسی اور فطرت، کسی دوسرے  
عقل و ایمان کے پیدا ہونے کی محتاج ہے۔ خدا کی قسم کوئی غلط بات، کوئی باطل بات  
بدعت ہو، فاسخ شریف اس کے رد و ابطال پر مشتمل ہے۔ قریب ترین اور واضح ترین  
طریقے سے، معارف الہیہ کا کوئی دروازہ۔ دلوں کے اعمال اور ان کی بیماریاں اور ان  
سے بچنے کی دوائیں، ان سب کی کنجی اور اس کا مقام ولالت فاسخ میں ہے اور رب العالمین  
کی طرف چلنے والوں کی جو بھی منزل ہے۔ اس کی ابتدا و انتہا اس میں ہے۔ اللہ کی بقا  
کی قسم اس کی شان اس سے بڑھ کر اور بلند تر ہے جو کچھ بندے نے کیا، جس کا سہارا  
لیا اور جو سوچا سمجھا اور زبان سے کہا، اس سب سے برتر ہے۔ اللہ نے اسے کامل  
شفاء بنا کر نازل کیا، مکمل حفاظت۔ واضح نور اس کا اور اس کے لوازم کا کما حقہ سمجھنا  
عین سعادت ہے۔ بدعت، شرک اور دل کے باقی امراض معمولی حد تک پیدا ہوں  
تو ہوں۔ وہ بھی برقرار نہیں رہ سکتے۔ زمین کے خزانوں کی یہی بڑی چابی ہے۔ جیسے یہ  
جنت کی چابی ہے۔ ہر آدمی اس چابی سے صحیح طور پر کھول نہیں سکتا۔ اگر خزانوں کے  
طالب اس سوردہ کے اسرار پر واقف ہو جائیں اور اس کے معانی سمجھ جائیں اور اس  
چابی کے حصول میں کئی سال سفر کرنا پڑے، کریں اور صحیح طریق سے کھول سکیں، تو یہ  
خزانے بلا روک ٹوک حاصل کر لیں، ہم یہ بات مجاز و استعارہ کے طور پر نہیں بطور حقیقت



عرض کر رہے۔ لیکن اکثر علما سے اس راز کے پوشیدہ رکھنے میں، اللہ کی حکمت بالغہ کا فرما ہے۔ جیسے زمین کے خزانوں کی ان سے پوشیدگی میں حکمت بالغہ ہے۔ ابن ماجہ نے اپنے سنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ" بہترین دوا قرآن ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے۔ کہ بعض کلام کے خواص و منافع مجرب ہیں۔ پھر اللہ کے کلام کے متعلق کیا خیال ہے جس کی فضیلت ہر کلام پر ایسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اپنی مخلوق پر، جو مکمل شفا، منافع بخش حفاظت نافعہ، نور رہنما، رحمت عامہ۔ وہ کہ اگر پہاڑ پڑتا رہا جاتا، تو اس کی عظمت و جلال سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا فرمان باری تعالیٰ ہے۔

وَنُزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ  
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا و  
رحمت ہے؟

تو فاسحہ کے متعلق کیا خیال ہے جس کی مثل نہ قرآن میں، نہ تورات میں، نہ انجیل و زبور میں۔ جو کتاب کے تمام مقاصد پر مشتمل ہے۔ جو اسمائے باری تعالیٰ کے اصول و مجامع کو متضمن ہے۔ یعنی اللہ رب، رحمن، رحیم جس میں قیامت کا اثبات، توحید الوہیت کا اثبات ہے جس میں مدد مانگنے کے لیے اللہ کی طرف احتیاج، طلب ہدایت اور خاص اسی سے طلب کا ذکر ہے۔ سب سے افضل اور نافع تر دعا کا ذکر ہے۔ اور اس چیز کا ذکر ہے جس کی بندوں کو سب سے زیادہ احتیاج ہے اور وہ ہے سیدھے راستے کی ہدایت، جو کمال معرفت، توحید، عبادت کہ جو اس نے حکم دیا اس پر عمل کیا جائے اور جس سے اس نے منع فرمایا اس سے بچا جائے۔ اور تا مرگ اس پر قائم رہنے کی دعا کو متضمن ہے۔ اور اس سورہ مبارکہ میں مخلوق کی دو قسمیں کی گئی ہیں۔ ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو حق کو پہچانتے، اس پر عمل کرتے، اس سے محبت اور ایثار

کا برتاؤ کرتے ہیں۔ دوسرے قسم ان لوگوں کی جو حق پہچان کر اس سے منہ موڑتے اور کچھ حق شناسی کی وجہ سے گمراہ ہیں۔ یہ ہیں مخلوق کی قسمیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ سورۃ قضا و قدر شریف اسماء و صفات، معاد، نبوت، تزکیہ نفوس، اصلاح قلوب، اللہ کے عدل و احسان کے ذکر اور تمام اہل باطل و بدعت کے رد پر مشتمل ہے۔ جیسا کہ یہ تمام امور ہم نے اس کی عظیم و ضخیم شرح میں ذکر کئے ہیں۔ لہذا یہ سورت بجا طور پر اس شان کی ہے کہ اس کے ذریعے بیمار یوں سے شفا حاصل کی جائے۔ ڈسے ہوئے پر اس کا دم کیا جائے۔ خلاصہ یہ کہ فاتحہ ان امور کو شامل ہے۔ خالص بندگی، اللہ کی ثنا، ہر کام اس کے سپرد کرنا۔ اس سے مدد مانگنا، اس پر بھروسہ رکھنا۔ تمام نعمتیں اس سے مانگنا تمام نعمتوں کا مجموعہ ہدایت ہے۔ جس کے ذریعے نعمتوں کا حصول اور تکالیف کا دفاع ہوتا ہے۔ سب سے بڑی دوا سے، شافیہ کافیہ ہے۔

کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ میں جھاڑ پھونک کا مقام ایک اور قول | اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ ہے۔ اور اس میں تک نہیں کہ یہ دو کلمے اس دوا کے مضبوط ترین حصے ہیں کیونکہ ان میں عام خود سپردگی، توکل، التجا، استعاذہ، افتقار۔ طلب اور ان سب کے ساتھ اعلیٰ ترین مقصد جمع ہے۔ اور وہ ہے۔ صرف ایک پالنے والے کی عبادت۔ اور بزرگ ترین وسیلہ ہے اور وہ ہے عبادت میں ایسی مدد مانگنا جو کسی اور سورہ میں نہیں مانگی گئی۔

آپ رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا، مکہ معظمہ میں ایک ایسا وقت مجھ پر گذرا کہ میں بیمار ہوا۔ نہ طبیب ملا نہ دوا۔ اس پر میں نے فاتحہ سے علاج شروع کیا۔ زمزم کا پانی لیا اور اس پر کئی بار فاتحہ پڑھی۔ پھر وہ پانی پی لیا۔ اور اسی سے صحت کا ملہ پائی۔ پھر میں نے بہت ساری تکالیف میں اس پر اعتماد کیا اور بے انتہا فائدہ اٹھایا اسی کتاب میں ایک اور مقام پر فرمایا۔ اللہ فرماتا ہے۔ ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کرتے ہیں جس میں شفا اور اہل

ایمان کے لیے رحمت ہے، صحیح یہ ہے کہ لفظ ھٰقّٰمِیٰہاں تبیض کے لیے نہیں، بیان جنس کے لیے ہے اور اللہ فرماتا ہے: ”اے لوگو! تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس صیحت اور سینوں میں پائی جانے والی بیماریوں کے لیے شفا آچکی ہے“ سو قرآن کریم قلب و جسم کی تمام بیماریوں کے لیے شفا آچکی ہے: ”دنیا کی بیماریاں ہوں یا آخرت کی۔ لیکن اس سے شفا حاصل کرنے کی نہ ہر آدمی میں قابلیت ہے نہ موافقت۔ اور جب بیمار اچھی طرح اس سے علاج کرے۔ اور اپنی بیماری پر صدق و ایمان، قبول و امان، پختہ یقین اور مکمل شرائط کے ساتھ، اس کا استعمال کرے، بیماری کبھی اس کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ اور زمین و آسمان کے مالک کے اس کلام کا مقابلہ بیماری کرے بھی کس طرح جسے پہاڑوں پر اتارا جاتا، تو ان کو ریزہ ریزہ کر دیتا۔ زمین پر اتارا جاتا تو اسے کاٹ کے رکھ دیتا۔ پس دلوں اور جسموں کی کوئی بیماری ایسی نہیں، جس کی بیماری قرآن نہ بتائے۔ جس کی پرہیز نہ کرے۔ ہاں یہ سب کچھ اس کے لیے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن فہمی نصیب کی۔ فرمایا کتب طب کے شروع میں، قرآن طبی قواعد و اصول مذکور ہیں یعنی صحت کی حفاظت اور پرہیز اور ایذا دہ چیزوں سے بچنا۔ اسی دلیل سے آپ اس قسم کی باقی مباحث کو سمجھ سکتے ہیں۔ رہیں دلی بیماریاں تو قرآن ان بیماریوں کو ان کے اسباب اور ان کے علاج کو تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”کیا انہیں کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب ہماری جو ان پر پڑھی جاتی ہے“ سو جس کو قرآن سے شفا نہیں ملتی، اُسے اللہ شفا نہ دے۔ فرمایا معوذتین کی خرابیوں کے واقع ہونے سے پہلے ہی عزم کر دینے اور ان سے حفاظت و صیانت سے متعلق بڑی شان ہے۔ اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد ان کے پڑھنے کا حکم دیا: ”اس کو ترمذی نے اپنی جامع میں ذکر کیا ہے۔ اس روایت میں ایک بڑا راز پوشیدہ ہے۔ گویا ایک نماز سے دوسرا نماز تک ہر قسم کے شر دور رہتے ہیں۔ اور فرمایا پناہ

مانگنے والوں نے اس جیسے وسیلہ سے کبھی پناہ نہیں مانگی " اور یہ بھی مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر گیارہ گز ہوں سے جا ڈو کیا گیا تو جبریل علیہ السلام یہ دونوں سورتیں لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو نہی ایک آیت پڑھتے ایک گز کھل جاتی۔ یہاں تک کہ تمام گز ہیں کھل گئیں تو گویا آپ کا جسم اقدس رستی میں بندھا ہوا تھا۔ جسے کھول دیا گیا۔

## درد کا علاج چھوڑ پھونک سے

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کسی انسان کو تکلیف ہوتی یا زخم دھنسی ہوتی، تو آپ اپنی شہادت کی انگلی اس طرح کرتے راوی حدیث حضرت سفیان نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی، پھر اٹھائی اور یہ کلمات پڑھے:

يَسْمِ اللّٰهُ رَبَّهٖ اَرْضِنَا ترجمہ: اللہ کے نام سے، ہماری زمین  
پر یقیناً بعضنا لیٹتی سیقیمنا کی مٹی ہمارے کسی کے لعاب کے ساتھ  
یا ذن ربنا " کہ ہمارے بیمار کو شفا دے، ہمارے  
رب کے حکم سے "

## پھوڑے یا زخم کا دم

امام مسلم نے اپنی صحیح میں، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی اور کہا جب سے اسلام قبول کیا یہ تکلیف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسم کے جس حصے میں درد ہے۔ اس پر اپنا ہاتھ رکھو۔ پھر آپ نے فرمایا یہ کلمات پڑھو، تین بار یا ہیشم

اللہ اور سات بار آغُوذُ بَعِیْذَہُ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِیْدُ وَ  
اَحَازِیْدُ ... میں اللہ کی عزت و قدرت کی پناہ چاہتا ہوں، اس کے شر سے جو محسوس  
کرتا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں“

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اہل خانہ کو اس  
طرح اللہ کی پناہ میں دیتے تھے کہ اس پر اپنا دایاں دست اقدس پھیرتے اور فرماتے:-  
”اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اِذْ هَبِ تَرْجَمَہُ اِلَیَّ اللّٰہُ! لوگوں کے پروردگار۔  
اَلْبَاسَ وَ اَشْفِ، اَنْتَ الشَّافِیْ کَالِیْفِ دُوْرٍ فَرَادَیْ، اور شفا دے۔  
لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَآءٌ لَا تُوْہِیْ شِفَاؤَہُ دِیْنِہُ وَالْاَہْلِ شِفَاؤُہُ پَسِ  
یُعَادِیْہُ سَقَمًا“ تیری شفا ہے۔ ایسی شفا جو بیماری کو نہ  
چھوڑے۔“

## خوف و مصیبت کا علاج

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

”اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ جن کو کوئی مصیبت پہنچے تو کہیں  
بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے  
ہیں۔ ان لوگوں پر، ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت  
ہے اور وہی ماہ پاتے والے ہیں“

اور سند میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے۔ جس کو مصیبت پہنچے۔  
اور وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پڑھے۔ اور یہ کہے اَللّٰهُمَّ اَجِدْنِیْ فِیْ  
مُصِیْبَتِیْ وَ اَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِنْہَا ۝ اَللّٰہُ! میری مصیبت میں مجھے پناہ دے اور  
اس کی جگہ بہتر عطا فرما ۝ تو اللہ اس کی مصیبت سے اسے پناہ دے گا، اور اس کی جگہ اُسے

بہتری دے گا۔ پھر ابن القیم نے زاد المعاد میں ایک اور جگہ کہا، فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔  
 وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ ترجمہ: نماز اور صبر کے ذریعے مدد چاہو  
 إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۚ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے  
 ساتھ ہے۔“

اور فرمایا:

وَأُمَّا أَهْلُكَ يَا صَدِّقَ ۖ وَ ترجمہ: اپنوں کو نماز کا حکم کرو، اور خود  
 اصْطَبِرْ عَلَيْهِمَا لَأَسْأَلَكَ رِزْقًا ۚ بھی اس پر کاربند رہو۔ ہم تم سے  
 نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ ۚ رزق نہیں مانگتے، ہم تمہیں رزق دیں  
 يَلْتَقُوا ۚ۔“ گئے اور انجام کار پر ہیزگاری کا ہے۔“

سنن میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی بڑا واقعہ آ پڑتا۔ تو  
 آپ نماز کی طرف دوڑتے، نماز رزق دیتی ہے۔ صحت کی ضامن ہے۔ تکلیف دور کرنے  
 والی، بیماریوں کو ہٹانے والی، دل کو طاقت دینے والی۔ چہرے کو چمک، طبیعت کو  
 سرور، سستی دور، اعضا کو چستی اور طاقت بڑھانے والی ہے۔ سینہ کھولنے والی، رُوح  
 کو غذا دینے والی اور دل کو منور کرنے والی ہے، نعمت کی محافظ اور بد بختی دور کرنے  
 والی ہے۔ حصول برکت کا ذریعہ، شیطان سے دور اور رحمن سے قریب کرنے والی  
 ہے۔ مختصر یہ کہ صحت، بدن اور دل کی صحت اور قوت دینے میں۔ اور جسم و رُوح کے  
 ردی مواد کو ختم کرنے میں اس کی عجیب تاثیر ہے۔ جب کبھی دو شخص کسی آفت و بیماری  
 میں مبتلا ہوں، نمازی کے حصے میں نسبتاً کم آئے گی اور انجام کار وہ محفوظ تر رہے گا  
 اور دنیاوی خرابیوں کو دور کرنے میں نماز کی عجیب تاثیر ہے۔ خصوصاً جب نماز کی ظاہری  
 باطنی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے اس کا حق ادا کیا جائے اور کامل ادا کی جائے تو پھر  
 نماز کی طرح دنیا و آخرت کے شر کوئی اور شے دور نہیں کر سکتی اور نہ دنیا و آخرت

کی بھلائیاں اس کی طرح کوئی عبادت حاصل کر سکتی ہے۔ اس میں راز یہ ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ سے ملنے کا ذریعہ ہے۔ اور جس قدر بندہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہوگا اُسی قدر اس پر خیر و برکت کے ذروائے کھلیں گے اور شر کے اسباب ختم نماز کے اسرار ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر توفیق، عافیت، صحت، غنیمت، آرام، نعمتوں اور تمام خوشیوں کا فیضان ہوگا۔ ان کے اسباب مہیا ہوں گے۔ سب کچھ ملے گا اور جلد ملے گا، فرمایا اس سے پہلے نماز کے ذریعے تمام درودوں سے شفا حاصل ہونے کا ذکر ہو چکا ہے۔ بشرطیکہ استہدائے اس کے ذریعے ان کا علاج کیا جائے۔ ایک اور جگہ فرمایا۔

بچے کی پیدائش  
بچے کی پیدائش میں تکلیف دُور کرنے کے لیے  
کی سختی دُور

کرنے کی تحریر۔ حلال کہتے ہیں۔ مجھے عبد بن احمد بن حنبل نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا، کہ جب کسی عورت پر زچگی کی تکلیف ہوتی تو سفید پیالے یا کسی سُتھری چیز پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث لکھتے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَكِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - كَانَتْهُمْ يَوْمَ  
يَرَوْنَهَا مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبِسُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ بِلَاغٍ  
كَانَتْهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبِسُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ  
صُحَاةً

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حکمت و کرم والا۔ اللہ پاک ہے عرشِ عظیم کا مالک۔ سب تعریفیں اللہ پروردگار جہاں کے لیے ہیں۔ جس دن دیکھیں گے وہ وعدے و وعید جو ان سے کئے گئے تھے تو محسوس ہوگا کہ وہ تو

دُنیا میں دن کا کچھ حصہ گزار کر آئے ہیں۔ ان کو اللہ کے احکام پہنچاؤ۔  
جس دن قیامت کو سامنے دیکھیں گے تو محسوس ہوگا گویا دنیا میں ایک شام  
یا دوپہر گزار کر آئے ہیں۔“

الغلال نے کہا، ہمیں ابو بکر مردزی نے خبر دی کہ ابو عبید اللہ یعنی امام احمد بن حنبل  
کے پاس ایک شخص آیا، اور کہا اے ابو عبید اللہ! جو عورت دو دن سے زچگی کی تکلیف میں  
مبتلا ہے آپ اس کے لیے کچھ لکھ کر دیں گے؟ آپ نے اسے ایک بڑا پیالہ اور زعفران  
لانے کو کہا، میں نے بے شمار لوگوں کے لیے انہیں تعویذ لکھ کر دیتے دیکھا۔

اور عمرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت  
دوم علیہ السلام | عیسیٰ علیہ السلام کا ایک گائے پر گزرا ہوا جس  
کا بچہ ہونے والا تھا۔ گائے نے عرض کیا اے کلمۃ اللہ! میرے  
لیے اللہ سے دعا کریں کہ اس تکلیف سے نجات بخش دے۔ آپ نے فرمایا۔ اے نفس  
کو نفس سے پیدا کرنے والے اور اے نفس کو نفس سے چھڑانے والے! اور اے نفس  
کو نفس سے نکالنے والے۔ اے خلاصی عطا فرما! بس اسی وقت سچہ باہر آگیا اور گائے  
اسے اٹھ کر سونگھنے چاٹنے لگی۔ فرمایا جب بھی کسی عورت کو بچے کی پیدائش پر تکلیف ہو۔  
اس کے لیے اسے لکھ لو۔ فرمایا جتنے دم پھونک بیان ہوئے ان کی تحریر مفید ہے اور  
سلف کی ایک جماعت نے قرآنی کلمات کو لکھنے اور گھول کر پینے کی رخصت دی ہے اور اسے  
وہ شفا قرار دیا جو قرآن میں ہے۔

اس مقصد کیلئے ایک اور تحریر | صاف ستھرے برتن میں لکھا جائے۔  
إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذْنَتْ

يَرِيهَا وَحُفَّتْ وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ - ..... پھر اسے پانی  
میں حل کر کے حاملہ کو پلایا جائے اور اس کے پیٹ پر اس کے چھینٹے مارے جائیں۔



فرمایا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ  
اللہ نکیر والے کی پیشانی پر لکھتے

نکیر کے لیے ابن تیمیہ کا نسخہ

وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَّمَاءُ اقْلَعِي وَغِيضَ الْمَاءِ  
وَقُصِيَ الدَّمُ

اے زمین اپنا پانی نگل جا۔ اور اے آسمان تھم جا۔ اور پانی اتر گیا۔ اور کام  
تمام ہو گیا۔

میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا کہ میں نے یہ آیت کئی سریشوں کے لیے لکھی اور وہ  
ٹھیک ہو گئے۔ اور فرمایا اسے نکیر کے خون سے نہ لکھے جیسے جابل لوگ کرتے ہیں کیونکہ  
خون پیدا ہے اس سے اللہ کا کلام بکھنا جائز ہے۔

اس پر لکھے۔

سر کی سکری اور گنجے پن کے لیے تعویذ

فَاَصَابَهَا اِغْصَارٌ فِیْهِ نَارٌ فَاخْتَرَقَتْ۔ اس کیستی کو بگو۔ پہنچا جس میں آگ ہے۔  
سو وہ جل گئی۔

تین بلکے پھٹکے ورقوں پر لکھے بِسْمِ اللّٰهِ  
قَدَرْتُ۔ بِسْمِ اللّٰهِ مَشَرْتُ۔ بِسْمِ اللّٰهِ قَلْتُ۔

باری کے بخار کیلئے

اللہ کے نام سے بھاگ گیا۔ اللہ کے نام سے گزر گیا۔ اللہ کے نام سے کم ہو گیا۔ ہر روز  
ایک ورق پانی میں حل کر کے نگلے۔

عِرْقُ النِّسَاءِ کے لیے

۷۹۵  
ایک قسم کا درجہ جو ان سے گھٹنے یا پاؤں تک ہوتا ہے (۱) المنجد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰهُمَّ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ وَ مَبِیْتُ  
کُلِّ شَیْءٍ وَ خَالِقِ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنْتَ خَلَقْتَ

النِّسَاءَ فِيَّ فَدَّ تَسْلِطُهُ عَلَيَّ بَدَنِي وَلَا تُسَلِّطْنِي عَلَيْهِ  
بِقَطْعِهِ وَاشْفِنِي شِفَاءً لَا يُعَادِي سَقْمًا لَا شَانِي إِلَّا أَنْتَ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے۔ اے اللہ! ہر چیز  
کے پروردگار! ہر شے کے مالک! ہر چیز کے پیدا کرنے والے! تو  
نے ہی مجھے پیدا کیا۔ اور تو نے ہی میرے وجود میں عرق النساء پیدا  
کیا۔ سو میرے بدن پر اسے مسلط نہ فرما۔ اور نہ ہرگز مجھے اس پر مسلط  
فرما، اور مجھے ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نام تک نہ چھوڑے تیرے  
سوا کوئی شفا بخشنے والا نہیں۔

ترندی نے اپنی جامع میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخارا اور تمام درودوں سے شفا یاب ہونے کے لیے یہ دعا  
سکھاتے تھے:

بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ  
عَرَقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ  
ترجمہ: اللہ بزرگ کے نام سے، میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔  
ہر مہنے والی رگ کے شر اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

### داڑھ میں درد ہے

درد والی داڑھ کے ساتھ والے رخسار پر دانگی سے لکھے۔  
”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ  
لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ“

اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے۔ تم فرماؤ وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا، اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔  
بہت کم شکر کرتے ہو۔

اگر چاہے تو یہ لکھے۔

وَلَهُ سَكَنٌ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝  
رات اور دن میں جو سکونت پذیر ہے، اسی کا ہے اور وہی سُننے جاننے والا ہے۔“

## پھوڑا پھنسی کے لیے

پھوڑے پر ہاتھ سے لکھے۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا  
قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَاهَا فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا ۝  
اور تم سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو تم فرماؤ میرا رب ان  
کو دھول بنا کر اڑا دے گا۔ اور زمین کو ہموار چٹیل میدان بنائے گا۔ جس  
میں تم بل کج نہ دیکھو گے۔ (طہ ۱۰۵ تا ۱۰۷)  
ابن القيم کی کتاب زاد المعاد سے میرا انتخاب ختم ہوا۔

## بچے کی پیدائش میں آسانی کے لیے

ابن الحاج نے ”المدخل“ میں کہا، بچے کی ولادت میں آسانی کے لیے میرے

سُخ ابی جبرہ رحمہ اللہ نے بتایا کہ نئے برتن میں لکھے۔“

بیٹے تنگ پیٹ سے اور وسیع دنیا کی طرف نکل آ، اس خدا کی قدرت



..... پوری آیت ،

اللہ کو پکارو یا رحمن کو پکارو ۔

کے سلسلہ میں فرمایا یہ آیت چوری سے حفاظت ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے رات سوتے سے پڑھا اس کے گھر میں چور گھس آیا ۔ گھر میں موجود سب کچھ سمیٹا اور اٹھا کر چلتا بنا ۔ وہ صحابی جاگ رہے تھے یہاں تک کہ چور دروازے تک جا پہنچا ۔ دیکھا دروازہ بند ہے ۔ گھڑی اتاری تو دروازہ کھلا تھا ۔ تین بار ایسا ہی ہوا کہ گھڑی اٹھاتا تو دروازہ بند ہو جاتا ، اُتارتا تو کھل جاتا ، صاحب خانہ ہنس پڑے ۔ فرمایا میں نے اپنا گھر مضبوط بنایا ہے ۔

ایک نیکو کا شخص نے کہا مجھے بہت سخت درد ہوا ۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا ۔ آپ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھا اور پڑھا ۔

”بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّیْ اللّٰهُ حَسْبِیْ اللّٰهُ ۔ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اِعْتَصِمْتُ

بِاللّٰهِ ، قَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ ، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔“

اللہ کے نام سے ۔ میرا پالنے والا اللہ ہے ، مجھے اللہ کافی ہے ۔ میں

نے اللہ پر بھروسہ کیا ۔ میں نے اللہ کا سہارا لے لیا ۔ میں نے اپنا معاملہ

اللہ کے سپرد کیا ۔ جو اللہ چاہے ، اللہ کے سوا کوئی طاقت نہیں ۔“

فرمایا ان کلمات کو کثرت سے پڑھو ، ان میں ہر بیماری کی شفا ، ہر کلیف سے رہائی اور

دشمنوں پر مدد ہے ۔“

سیدی احمد زروق رحمہ اللہ نے حزب البحر میں لکھی گئی اپنی شرح میں کہا حدیث

میں آیا ہے کہ جو کوئی نماز فجر کے بعد سات بار پڑھے ۔ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ۔

پوری آیت۔ اللہ اس کے لیے دن بھر کے لیے اسے کافی کر دے گا۔ اگرچہ توکل میں سچا نہ ہو۔ اگر شام کو پڑھے تو صبح تک یہی اثر رہے گا۔

بخاری ج ۱ شیخ جب الحموی المعروف ابن اسحاق نے اپنی کتاب ”روض الازہار فی فضائل القرآن و منافع الاذکار“ میں فرمایا کہ فوجی دستہ رومی علاقے

میں گیا۔ ان میں سے ایک شخص گھر پڑا، اس کی ران ٹوٹ گئی۔ ساتھیوں نے اٹھا کر ایک درخت کے نیچے رکھ دیا اور اس کا گھوڑا برابر میں باندھ دیا۔ کچھ پانی اور کھانا اس کے پاس رکھ کر چلے گئے۔ رات کو آنے والا آیا اور اس سے کہا جہاں تکلیف ہے وہاں ہاتھ رکھو اور پڑھو۔

”فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ“

”پھر اگر پھر جائیں تو تم فرماؤ، مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میرا اسی پر بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے“  
سات بار اس نے پڑھا ران ٹھیک ہو گئی۔ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے ساتھیوں سے جدا ہوا۔

امام غزالی نے احیاء العلوم میں مذکور حدیث اتنے اضافے کے ساتھ نقل کی ”كَفَاةُ اللَّهِ مَا أَهَمَّتْهُ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَآخِرَتِهِ“  
”دنیا و آخرت کی ہر پریشانی کے لیے اللہ ہی اسے کافی ہوگا“

پھر فرمایا، اس نعمت پر واقف ہو اور خوشی منا، کیونکہ اکثر اذکار صدق دل، اور حضور قلب پر موقوف ہوتے ہیں جب کہ اس ذکر میں تمام ذاکرین کے لیے عام حجت ہے۔ اور دنیا و آخرت کے تمام دکھوں کا مداوا، یہ سب اس کے لیے ہے جس کو پڑھنے کی توفیق، اللہ نے دی۔ اگرچہ توکل میں وہ کچھ بلند مقام نہ رکھتا ہو، اس

میت کی قدر و منزلت کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اور نہ شکر ادا ہو سکتا ہے۔ پس اول و  
 آخر، ظاہر و باطن اسی کا شکر ہے، یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ اس کا ایک فائدہ نرم دلی  
 ہریے مادیوں کا اثر ہونا، اور لمبی عمر پانا ہے۔ چنانچہ ابن ماجہ و غیر ابن مسعود رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ يَنْتَ  
 لِقَوْلِ وَالْقُرْآنِ"۔ دو چیزوں سے ضرور شفا حاصل کرو، شہد سے اور قرآن سے۔  
 ابن ماجہ نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ ایک شخص سے رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ"۔ بہترین دوا قرآن ہے۔ بیہقی  
 نے شعب میں واثم بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حلق میں درد کی شکایت کی۔ فرمایا: "عَلَيْكَ بِقِرَاءَةِ  
 الْقُرْآنِ"۔ قرآن لازمی پڑھا کرو۔ ابن مردویہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ  
 عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درد  
 سینہ کی شکایت کی۔ فرمایا قرآن پڑھ: "لَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْكَ الْوَسْوَاسُ الْخَبِيثُ"  
 کی ہر بیماری کی شفا ہے۔ ابوعبید نے طلحہ بن مصرف سے روایت کی، کہا جاتا ہے مریض  
 کے پاس قرآن پڑھا جانے تو فرق محسوس کرتا ہے۔ بیہقی وغیرہ نے جابر بن عبد اللہ  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فَاتِحَةُ الْكِتَابِ  
 شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ"۔ .... "قرآن کی فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔" الخلی  
 نے اسی کو ذرا لفظی تبدیلی سے روایت کیا: "فَاتِحَةُ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ"  
 إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ الْمَوْتُ۔ فاتحہ کتاب ہر بیماری سے شفا ہے۔ بجز سام کے  
 اور سام موت ہے۔ امام بیہقی اور سعید بن منصور وغیرہ نے ابوسعید خدری  
 رضی اللہ عنہ سے، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ فاتحہ  
 يَكْتُبُ شِفَاءٌ مِنَ السَّيِّئِ۔ "فاتحہ زہر سے شفا ہے۔" امام بخاری نے

اپنی صحیح میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی یہ روایت نقل کی، فرمایا ہم ایک سفر میں تھے۔ ایک جگہ ٹھہرے۔ ایک جماعت نے اکڑ کہا، ہمارا سر ڈسا گیا ہے۔ کیا تمہارے ہمراہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ ایک صاحب اٹھ کر اس کے ہمارے گئے اور فاتحہ القرآن سے اسے جھاڑا، وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ اس بات کا ذکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، فرمایا اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ فاتحہ جھاڑ ہے۔ طبرانی نے اوسط میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ پڑھ کر مجھ پر دم کیا اور لعاب ڈالا۔

عبداللہ بن امام احمد نے روایت المسند میں، سند حسن کے ساتھ ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک اعرابی آیا اور کہا یا نبی اللہ! میرے بھائی کو تکلیف ہے؛ فرمایا کیا تکلیف ہے؟ فرمایا جنون، فرمایا میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے لا کر سرکار کے سامنے رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فاتحہ، سورہ بقرہ کی ابتدائی چار آیتیں۔ اور یہ دو آیتیں ایک تو وَاللّٰهُمَّ اِلٰہَ وَّاحِدٌ۔۔۔۔۔ آخر تک اور دوسری آیت الْکُرْسٰی۔ سورہ بقرہ کی آخر تین آیتیں۔ ایک آیت سورہ آل عمران کی۔ شَہِدَ اللّٰہُ اِنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ۔۔۔۔۔ آخر تک اور آیت سورہ اعراف کی اِنَّ رَبَّکُمْ اللّٰہُ۔۔۔۔۔ آخر تک۔ سورہ مومنون کے آخر سے فَتَعَالٰی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ۔۔۔۔۔ آخر تک۔ ایک آیت سورہ جن سے وَاِنَّہٗ تَعَالٰی جَدُّ سَابِتًا۔۔۔۔۔ آخر تک۔ اور سورہ صافات کی ابتدائی دس آیتیں اور سورہ حشر کی آخری تین آیتیں۔ سورہ اخلاص۔ معوذتین۔ اب وہ شخص اس طرح اٹھ کھڑا ہوا گویا تکلیف تمھی ہی نہیں۔

الدیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو آیتیں قرآن میں۔ شفاعت کرنے والی ہیں اور وہ اللہ کی محبوب آیتیں



ہیں۔ سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ جب تم میں سے

کسی کا جانور قابو نہ آئے اور بد کے تو اس کے کانوں

جب جانور قابو نہ آئے میں یہ آیت پڑھے۔

”أَفْغِيرِ دِينَ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَدًا أَنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَ

الْأَرْضِ هَؤُلَاءِ وَكَذُهَا وَإِلَيْهِ يُدْجَعُونَ“

کیا اللہ کے دین کے سوا کس اور کی تلاش میں ہو؟ حالانکہ زمین و آسمان

کا یہ باشندہ اسی کا تابع فرمان ہے۔ خوشی سے خواہ جبر سے۔ اور اسی

کی ریت تم مٹانے جاؤ گے“

بیہقی شعب میں ایک مہول سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی موقوف روایت

ہے کہ سورہ انعام جس بیار پر پڑھی جائے اللہ اسے شفا دے گا“

ابن السنی نے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی یہ روایت نقل کی کہ جب ان کی

ولادت کا وقت قریب آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ سلمہ اور

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ آئیں اور جائے ولادت پر

آیت لکھیں، وَإِنَّمَا تَكُونُ لِلَّهِ وَالِیٰ آیت اور معوذتیں پڑھیں۔

ابن ابی حاتم نے لیث کی روایت نقل کی، کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ آیتیں

جادو کا علاج ہیں۔ برتن میں پانی ڈال کر یہ آیتیں پڑھ کر پانی پر دم کہیں اور پانی

جاؤ و زودہ کے سر پر ڈال دیں۔ ایک تو سورہ یونس کی آیت قَلَمًا الْقَوَّاتِ مَوْسَىٰ

مَا جِئْتُمْ بِهِ إِلَّا شَيْءٌ..... الْحَقُّ وَالْحَقُّ وَمَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ۔ آخر تک چار آیتیں۔ اور اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدًا جَدِيدًا پوری آیت۔

کال و رد ابیہقی، ابن السنی اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

کہ آپ نے ایک شخص کے درد والے کان پر کچھ پڑھ کر دم کیا، اسے آرام آگیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا؟ عرض کی اَفَحَبِیْتُ اَیُّمًا خَلَقْتُکُمْ عَبَیْنًا.... آخر سورہ تک۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر کوئی یقین والا اسے پڑھے تو وہ ٹل جائے۔

الدیلمی، ابوالشیخ ابن حبان نے اس کے فضائل میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کی

## آسانی موت کے لیے

روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی بھی مرنے والے کے پاس سورہ بقرہ پڑھی جائے اللہ اس پر جان کی آسانی فرما دیتا ہے۔

حاکم نے مستدرک میں ابو جعفر محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس کے دل میں

## دل کی سختی دور کرنے کیلئے

سختی ہے وہ زعفران کے ساتھ پیالے میں سورہ بقرہ لکھے اور پانی میں گول کر پی لے۔ ابن الضریس نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک پاگل پر سورہ بقرہ پڑھی تو وہ ٹھیک ہو گیا۔ یہ تمام تفصیل امام سیوطی نے "الاعتقاف" میں ذکر کی ہے۔

خصائص کبریٰ میں فرمایا، البیہقی نے خارجہ بن الصلت عن عمہ سے روایت کی کہ ان کا ایک قوم پر گزر ہوا جن کے پاس زنجیروں میں جکڑا ہوا پاگل تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا، آپ کے پاس اس کی کوئی دوا ہے؟ کیونکہ تمہارے پاس تمہارے صفا خیر لائے ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے اس پر تین دن تک روزہ دو بار سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ اس نے انہیں بتو بجز مایا دیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس کا ذکر آپ سے کیا۔ فرمایا کھاؤ۔ کچھ لاکھ باسل جھاڑ چھونک کر کے کھا لیتے ہیں، تم نے تو صحیح دم کیا ہے۔

بیہقی نے الدعوت  
میں ابن عباس رضی

## زچگی کی تکلیف رفع کرنے کے لیے

اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا کہ جس عورت کو زچگی میں تکلیف ہو۔ فرمایا کاغذ پر لکھ کر  
اسے پڑیا جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَكِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ  
وَتَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ  
كَانَتْهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا لَمْ یَلْبَسُوْا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحًّیًّا  
كَانَتْهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَ مَا یُوعَدُوْنَ لَمْ یَلْبَسُوْا اِلَّا سَا  
مِنْ ثَمَایْ۔ بِلَاغٌ فَعَلٌ یُّهْلِكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُوْنَ۔

ابوداؤد نے ابن عباس رضی اللہ

عنہما سے روایت کی کہ جب اپنے

## دل کا وسوسہ دور کرنے کے لیے

دل میں کسی قسم کا وسوسہ محسوس کرو تو پڑھو۔

”هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ

یَكْلُ شَیْءٍ عَلَیْمٌ“

”وہی اول و ہی آخر وہی باطن اور وہی ہر شے جاننے والا ہے“

طبرانی نے حضرت علی کرم

بجھو کے دسے کا دم آنکھوں نے خود فرمایا اللہ وجہ سے روایت

کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچھو نے ڈسا، آپ نے پانی اور نمک منگوا یا، زخم پر  
نمکین پانی لگانے جاتے اور پڑھتے جاتے۔ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اَدْرِیْ  
اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

ابوداؤد، النسائی، ابن حبان اور حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعوذات کے سوا اور کسی جھاڑ پھونک کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

ترمذی اور نسائی نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنوں اور انسانی نظریہ سے پناہ مانگتے تھے۔ یہاں تک کہ معوذات نازل ہوئیں، آپ نے ان کو اختیار فرمایا اور باقی چھوڑ دیئے۔

ابن ابوشیبہ نے اپنی مسند میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو بچھونے انگلی پر کاٹ لیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا، اللہ بچھو پر لعنت کرے، یہ نبی اور غیر نبی کو نہیں چھوڑتا۔ پھر نمک والا پانی مسکویا۔ آپ نے دسی ہوئی انگلی پانی میں ڈبو دی اور پڑھنا شروع کر دیا۔ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ اور معوذتین یہاں تک کہ سکون آگیا۔

**درد اور پھوڑے پھنسی کے لیے حضرت سفیاء کا دم** بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ

رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ کسی انسان کو درد ہوتا، یا کوئی شخص پھوڑے پھنسی کی شکایت کرتا، تو حضرت سفیاء شہادت کی انگشت زمین پر رکھ کر اٹھاتے اور پڑھتے

بِسْمِ اللَّهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا لِبَعْضٍ

سَقِّمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا

”اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے بعض کے تھوک کے ساتھ

تاکہ ہمارا بیمار، ہمارے پروردگار کے حکم سے شفا یاب ہو“

جسم میں درد کی شکایت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دم کرنا امام مسلم نے اپنی صحیح میں

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کی خدمت میں اپنے جسم میں درد کی شکایت کی کہ جب سے مسلمان ہوا یہی شکایت ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جسم کے جس حصہ پر درد ہے اس پر ہاتھ رکھو۔ تین بار ینمیں اللہ پڑھ، اور سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل خانہ کو جھار چھونک کرنا صحیحین میں ہے

اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اہل خانہ کو اس طرح جھاڑتے تھے، وایاں ہاتھ اس پر رکھتے اور فرماتے: ”اَللّٰهُمَّ رَبِّ النَّاسِ اَذْهَبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءٌ لَا یُعَادِرُ سَقَمًا“  
ترجمہ: اے اللہ! لوگوں کے پروردگار تکلیف دور فرما اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، شفا تو بس تیری شفا ہے، ایسی شفا جو بیماری کا نام نہ چھوڑے“

دہلی نے  
مسند الفردوس

نظر بد بچاؤ کیلئے سات قرآنی آیتیں

میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قرآن کریم میں نظر بد سے بچاؤ کی آٹھ آیتیں ہیں۔ سات سورہ فاتحہ کی اور ایک آیت النکسی۔

ابن السنی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی جو کسی کوئی اچھی چیز دیکھے تو ماشاء اللہ کہے

ابھی چیز کو دیکھ کر کہے، مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، اسے نظر بد نہیں لگے گی۔ ابن مصری نے اپنی امالی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ مرفوع روایت

نقل کی اور اسے حُسن قرار دیا کہ جس بندے کو اللہ تعالیٰ مال و اہل کی نعمت عطا فرمائے اور اسے وہ نعمت اچھی لگے اور وہ دیکھ کر کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ایسے بندے سے تادمِ سرگ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی مُصِیبت دُور فرما دیتا ہے،

امام بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو سکھانا

عند سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے۔ ان کو سخت بخار تھا۔ فرمایا اسے گالی نہ دینا کہ حکم کا بندہ ہے۔ ہاں چاہو تو میں تمہیں چند کلمات بتا دوں کہ پڑھو تو اسے اللہ تعالیٰ دور فرما دے۔ بولیں سکھا دیجئے۔ فرمایا، یوں کہو:-

اَللّٰهُمَّ اَرْحَمُ جَلْدِي الرَّقِيقِ وَ عَظِي الدَّقِيقِ مِنْ شِدَّةِ  
الْحَرِيقِ يَا اُمَّمٌ مُّسْلِمًا اِنْ كُنْتُ اَمَلْتُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ فَلَا تُصَدِّعِي  
الدَّأْسَ وَلَا تَلْتَنِي الْغَمَّ وَلَا تَاْكُلِي اللَّحْمَ وَلَا تُشْرِبِي  
الدَّمَ وَتَحْوِي عَنِّي اِلَى مَنْ اَتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا  
آخَرَ۔

اُمی میرے پتلے چمڑے اور باریک ہڈی پر رحم فرما۔ جلانے والے کی شدت سے۔ اے امِ ملام (بخار) اگر تو اللہ بزرگ و برتر پر ایمان رکھتا ہے۔ تو میرے سر کو تکلیف نہ دے۔ منہ کو بدبودار نہ کر۔ گوشت نہ کھا۔ خون نہ پی۔ مجھے چھوڑ کر اس کی طرف پلٹ جا جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنا رکھا ہے۔“

کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلمات پڑھے تو بخار ٹوٹ گیا۔

سانپ اور بچھو کے ضرر سے محفوظ رہنے کے لیے | بیہقی نے سہیل

بن ابی صالح اور اسلم قبیلہ کے ایک صاحب سے روایت کی کہ ایک شخص کو بچھڑنے کا  
 دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی، فرمایا اگر شام کے وقت یہ پڑھ لیتا:

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الَّتِي مَاتَ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“

میں اللہ کے کامل کلمات سے، اس کی مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں،  
 تو اسے کوئی ضرر نہ دے سکتا۔ کہا کہ میرے خاندان کی ایک عورت نے یہ کلمات پڑھے،  
 پھر اسے سانپ نے کاٹ لیا تو اسے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔

ابن سعد نے | **نہند لانے کا دم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی**  
 عبد الرحمن بن

ثابت سے روایت کی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی غینہ اچاٹ ہو گئی۔ نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب انہیں  
 پڑھو تو غینہ آجائے۔ یوں کہو۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَخْلَقْتَ رَبَّ الْاَرْضَيْنِ  
 وَمَا اَخْلَقْتَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَخْلَقْتَ كُنَّ  
 جَرًّا مَنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِ جَمِيْعًا اَنْ يَقْرُطَ عَلٰى  
 اَحَدٍ مِنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْفِئَ عَرْجَ رُكٍّ وَحَبَلًا  
 ثَمَّاءَكَ وَلَا اِيْدَ غَيْرُكَ

ترجمہ: اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جس پر ان کا سایہ ہے ان سب  
 کے رب! زمینوں اور زمین جن چیزوں کو اٹھائے ہوئے ہے ان سب  
 کے رب! شیطانوں اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا، ان کے رب! تو مجھے  
 اپنی تمام مخلوق کے شر سے پناہ دے۔ کہ ان میں سے کوئی مجھ پر ظلم و  
 زیادتی کرے۔ تیری پناہ غالب اور تیری تعزین بزرگ ہے اور تیرے

سوا کوئی معبود برحق نہیں؟

الشرجی نے کہا ان پوشیدہ فوائد میں سے جن کو بہت کم لوگ ہی جانتے ہیں۔

میں نے ایک بڑے عالم کی تحریر دیکھی اس میں ایک فائدہ یہ لکھا تھا کہ بخار کے مریض کی پشت پر انگلی سے اذان اور اقامت لکھی جائے، ان شاء اللہ فوراً شفا ہوگی۔

ابن الحاج نے ”المخل“ میں لکھا ہے کہ کاغذ یا صاف برتن پر قرآن کی کوئی سورت یا کسی سورت کا کچھ حصہ، یا مختلف سورتوں کے مختلف ٹکڑے یا شفا والی آیات لکھ کر اور بطور دوا گھول کر پینے میں کوئی حرج نہیں۔

## خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآنی آیات شفا کی بشار دینا

شیخ امام  
ابو القاسم

تفسیری رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق منقول ہے کہ ان کا بیٹا سخت بیمار پڑ گیا، فرمایا، یہاں تک کہ میں اس کی زندگی سے مایوس ہو گیا، اور بہت پریشان تھا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور اپنے بیٹے کی بیماری کی شکایت کی۔ فرمایا، شفا والی آیات کہاں گئیں؟ میں بیدار ہو گیا۔ غور و فکر کیا تو کتاب اللہ کے چھ مقامات پر مجھے نظر آئیں۔

۱۔ وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ۔

۲۔ شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ۔

۳۔ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلَفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ۔

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔

۵۔ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ۔

۶۔ قُلْ هُوَ يَلْزِمُ الَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءً۔

تو میں نے ان کو ایک ورق پر لکھ لیا، پھر پانی میں حل کر کے اسے پلا دیا تو گویا بیماری کی گرہ تھی جو کھل گئی۔ یا جیسے کہا، ہمیشہ بڑے بڑے مشائخ رحمہم اللہ قرآنی آیات اور مقامات





هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ  
 هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ - هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ الْعَزِيزُ الْمُبَارَكُ  
 الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ - هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ  
 الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، يُسَبِّحُ لَهُ مَا  
 فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ - قُلْ هُوَ  
 اللَّهُ أَحَدٌ بوری سورت اور معوذتین - پھر کہے - اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
 الْحَيُّ وَاَنْتَ الشَّافِي وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنْتَ الْبَارِئُ  
 وَاَنْتَ الْبَاقِي وَاَنْتَ الْمُعَافِي وَاَنْتَ الشَّافِي خَلَقْتَنَا  
 مِنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ وَجَعَلْتَنَا فِي قَدَرٍ مَّكِينٍ اِلَى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ  
 اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنَى وَصِفَاتِكَ  
 الْعُلْيَا يَا مَنْ بِيَدِهِ الْاِبْتِلَاءُ وَالْمُعَافَاةُ وَالشِّفَاءُ وَالْاَدْوَاءُ  
 اَسْأَلُكَ بِمُعْجَزَاتِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَبَرَكَاتِ خَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 وَحُرْمَةِ كَلِمَتِكَ مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ  
 اَشْفِيْهِ ۝

اور اس وقت کہ اللہ علیہ وسلم نے ایک اور پرزہ نظربد کے لیے عطا فرمایا، وہ نسخہ یہ ہے۔  
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تَعِيْنُ بَارِكَا جَاءَ - لَا ضَرَرَ  
 اِلَّا ضَرْرُكَ وَلا نَفْعَ اِلَّا نَفْعُكَ وَلا اِبْتِدَاءَ اِلَّا اِبْتِدَاؤُكَ  
 وَلا مُعَافَاةَ اِلَّا مُعَافَاةَكَ، اَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الَّذِي  
 لَا يُجَاوِرُكَ ظُلْمٌ ظَالِمٍ مِنْ اَنْسٍ وَلَا جِنٍّ، اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ

الَّتِي لَا يُجَاوِزُ هُنَّ يَدَّوْلًا فَاجِدُ مِنْ أَيْسٍ وَجَنِّ  
 اسْمَاكَ بِصِفَاتِكَ الْعُلْيَا الَّتِي كَأَيْدِي أَحَدٍ عَلَى وَصْفِهَا  
 وَاسْمَاكَ الْحُسْنَى الَّتِي لَا يَقْدِرُ أَحَدٌ أَنْ يَحْصِيَهَا  
 اسْمَاكَ بِذَاتِكَ الْجَلِيلَةِ وَوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبَرَكَاتِ  
 نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمِ أَنْبِيَائِكَ  
 أَنْ تُشْفِيَهُ وَتُعَافِيَهُ وَتَرُدُّ مَا بِهِ عَلَى أَعْدَائِكَ - آخر تک۔

ترجمہ: الٰہی تو ہی زندہ کرنے والا، اور تو ہی مارنے والا ہے۔ تو ہی خالق  
 اور تو ہی بنانے والا، تو ہی آزمانے والا اور تو ہی معاف کرنے والا ہے۔  
 اور تو ہی شفا بخشے والا ہے۔ تو نے ہمیں ذلیل پانی سے پیدا کیا، اور  
 پھر متعین مدت تک محفوظ جگہ پر ٹھہرایا۔ الٰہی میں تیرے بہترین ناموں اور  
 بلند ترین صفات کے وسیلہ سے، تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے  
 وہ کہ جس کے ہاتھ میں امتحان و معافی ہے۔ شفا و دوا ہے۔ میں تجھ  
 سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات، تیرے خلیل ابرہیم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتوں۔ اور تیرے کلیم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کے قابل تعظیم کلمات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ اے شفا  
 دے دے۔

اللہ کے نام سے شروع جو رحم کرنے والا مہربان ہے، ضرر ہے تو  
 پس تیرا ضرر ہے، اور نفع تو پس تیرا نفع ہے۔ امتحان تو پس تیرا امتحان  
 ہے۔ اور معافی تو پس تیری ہی معافی ہے تو وہ زندہ اور قائم رہنے  
 والا ہے کہ کسی جن و انسان کا ظلم تیری دسترس سے بڑھ نہیں سکتا۔  
 میں تیری ان بلند ترین صفات کے ذریعے تیری پناہ مانگتا ہوں جن



أَحَدٌ مَعُودَتَيْنِ . لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ  
 نُّزُلٌ مِّنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ - لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ  
 عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ - ..... آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ - یہ عمل سات دن کرے - اس کے ساتھ  
 ایک اور تعویذ لکھے اور اس کے اوپر لکائے نسخہ یہ ہے - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - آخِرُ تَكْوِيْنٍ - وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ  
 الرَّحِيْمُ - اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ..... وَاللَّهُ سَمِيعٌ  
 عَلِيمٌ - تَكْوِيْنٍ - آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ - آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ  
 شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلَكُ وَالْعِلْمُ قَائِمًا بِالْقِسْطِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ الْأَسْلَامُ .....  
 لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ - آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ - قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعَا  
 الرَّحْمٰنِ ..... آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ - وَنُزِّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ  
 وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ..... قُلِ اللَّهُ أَذِنَ لَّكَ أَن تَقُولَ اللَّهُ تَعَالَى - وَإِذَا  
 ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدًا وَلَوَّاعًا لِّإِذَا بَاسَ هُمُ نَفُوسًا وَإِذَا  
 قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِلَا حِجَابٍ حِجَابًا  
 مَّشْهُورًا - لَوْ أَنزَلْنَا هَٰذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ لَّرَأَيْتَهُ - آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ - إِذَا زُلْزِلَتْ  
 الْأَرْضُ زِلْزَالًا آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ - قُلِ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ آخِرُ سُورَةِ تَكْوِيْنٍ - يَقْتُلُونَ  
 النَّاسَ السَّيِّئِينَ ..... وَمَا هُمْ بِضَآئِرِينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ  
 اللَّهِ تَكْوِيْنٍ - وَاللّٰهُ تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى تَعَالَى  
 نہیں - سو فلاں ابن فلاں .... یہاں جاؤ دو دو اور اس کے باپ کا نام ..... دو کو اپنے  
 فضل سے ہر جن و انسان کے جاؤ دو اور شر سے بچا - اور اے اللہ ..... تیرے تیرے  
 اسم اعظم اور ان مکمل کلمات کے صدقے سوال کرتا ہوں جن کے ..... ذی نیک و بد

گزر نہیں سکتا۔ کہ تو اپنی طرف سے آماری گئی اس پناہ سے روک دے اس تمام شر کو جو انسانوں، سنوں سے متعلق ہے اور ہر شر والی چیز سے، جسے یہ جانتا ہے اور جسے تیرے سوا نہیں جانتا۔ اور اس میں جو کچھ موجود اور سکون پذیر ہے۔ اپنی رحمت سے، اس سے بڑھ کر رحمت فرمانے والے، اور اللہ تعالیٰ درود اور تاقیامت بجزرت سلیم نازل فرمائے ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی آل اور آپ کے صحابہ کرام پر۔ ہر روز سات دن استعمال کرو، اور یہ مذکورہ وظیفہ اس کے گلے میں لٹکا دے گا، اس سے شفا یاب ہوگا۔

زیون کا۔ تریں۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تمام بیماریوں میں مفید ہے۔ اس کے استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ جسم کے جس حصے میں درد ہے اس پر تیل لگا کر کچھ دیر۔ لیے دھوپ میں بیٹھا جائے۔ اللہ کے حکم سے ٹھیک ہو جانے کا۔ اگر درد زیادہ سخت ہے تو تیل لگانے کے بعد اس پر رُحْبَةُ السُّودِ ابی دانہ پیش کر لگائے۔ ابن الحاج کا المدخل سے کلام ختم ہوا۔

## الدیری کا قول، سردرد کے لیے آزمایا ہوا نسخہ الدیری رحمہ اللہ

نے فرمایا، یہ درد کے لیے آزمایا ہوا صحیح نسخہ جو امام شافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرمایا بنو امیہ کے ایک گھر چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا۔ جس پر سونے کا مالہ لگا ہوا تھا اس کی پشت پر لکھا تھا ہر بیماری سے شفا اور اس کے اندر یہ کلمات لکھے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَیَا اللّٰهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، یَا اَیُّهَا الْوَجْهُ سَكُنْتُكَ بِاَذْنِیْ یُسَیِّدُ السَّمٰوٰتِ وَالرُّضٰی اَنْ تَرْزُقَ لَوْ لَیْنُ زَالًا اِنْ سَكُنْتُ مِنْ اَمْسِدَ مِنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُورًا۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع اور اللہ کی مدد سے، برائی سے بچنے و نیکی کرنے کی طاقت صرف اللہ تعالیٰ بلند تر، برتر کی مدد سے مل سکتی ہے۔ اسے دُ میں نے سمجھے اس ذات کی مدد سے سکون دیا، جو آسمانوں اور زمین کوٹھنے سے روکنے والی ہے، اور اگر یہ (اپنے تمام و نظام سے) ٹل جائیں، تو اس کے سوا کوئی ان کو روک نہیں سکتا، بے شک وہی برداشت والا بخشنے والا ہے۔“

امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اس کے ہوتے اللہ کے حکم سے میں کسی حکیم کیسب کا بھی محتاج نہیں ہوا۔ وہی شفا دینے والا ہے۔ اس عبارت سے ظاہر یہ ہے کہ یہ صرف دوسرے کے لیے مفید نہیں، بلکہ ہر بیماری میں مفید ہے۔“

امیر نے یہ بھی کہا کہ بنی اُمیہ کے خزانوں میں ایک سنہری ڈھال پائی گئی، جس پر سبز زرد کا جڑاؤ کیا گیا تھا۔ اس پر کستوری کا فور اور عنبر لگاتھا جو کوئی اسے اپنے سر پر رکھتا، اسی وقت فوراً اس کا درختم ہو جاتا۔ لوگوں نے اسے توڑ کر دیکھا تو اس کے اندر ایک پُرزدہ ملا جس پر یہ عبارت لکھی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَبِّكَمْ وَرَحْمَةٌ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ تَخْفِیْفَ عَنْكُمْ وَخِفَ  
الرَّیْسُ ضَعِیْفًا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِكَ  
حَبَادِثِ غَنَیْ قَرِیْبُ اُجِیْبُ رَحْمَةُ اللّٰهِ بِرَادَ دَعَا  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَبْرَارُ رَیْبَ كَمَدَا خِیْرٌ  
وَ اَكُوْثَاءُ جَعَلَتْ سَاكِنًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَلَا مَا سَكَنَ فِی السُّبْرِ وَ لَمَّا دَهْوُ السَّمِیْعِ  
الْقَلِیْمِ۔

## طاعون و وبا کو دور کرنے کے فوائد

شیخ الاسلام زکریا انصاری نے ایک کتاب ”تحفۃ الراغبین فی بیان امر الطواغین“ لکھی ہے، جس میں اپنے شیخ، شیخ الاسلام حافظ ابن حجر کی کتاب ”بذل الماعون فی فضل الطاعون“ کا خلاصہ کیا ہے اس میں فرمایا بے شمار آثار و حکایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ طاعون ایک شیطانی بیماری ہے۔ اس کتاب کی چھٹی فصل میں وہ اذکار لائے ہیں جو اپنے پڑھنے والے کو جنات کی شرارت سے محفوظ کریں۔ ان میں سے ایک قرآنی آیات ہیں جسے ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی فاسحہ کے ساتھ جھاڑ پھونک کی روایت ہے یہ دونوں روایتیں صحیح بخاری میں ہیں اور عبد الملک بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاسحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ اس کو دارمی نے مرسل روایت کیا ہے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اس کو مسلم نے روایت کیا ہے۔ انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو تمام قرآنی آیتوں کی سردار ہے، جس گھر میں پڑھی جائے اگر وہاں شیطان ہے تو بھاگ جائے گا۔ وہ ہے آیۃ الکرسی ہے اس کو حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔ اور ابن حبان نے سہل بن سعد کی روایت سے اسے صحیح قرار دیا۔ اس میں یہ بھی ہے کہ جو اسے رات کو اپنے گھر پڑھے شیطان تین رات تک اس کے گھر نہیں آئے گا اور جو دن کو پڑھے، شیطان اس کے گھر تین دن تک داخل نہیں ہوگا۔

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے



فرمایا، اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی اس میں سے دو آیتیں سورہ بقرہ کے آخر میں نازل کیں۔ جس گھر میں ان کو تین رات پڑھا جائے شیطان اس کے قریب نہیں ہو سکتا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا اسی طرح ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا۔

البزاز نے یہ روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ اسلمی سے فرمایا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، قُلْ آغُوذُ بِبَيْتِ الْفَلَقِ اور قُلْ آغُوذُ بِدِي النَّاسِ کے ذریعے پناہ مانگ کہ بندوں نے ان جیسی آیات کے ذریعے پناہ نہیں مانگی۔

ترمذی نے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانی نظر سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ جب معوذتان نازل ہوئیں تو آپ نے ان کو اختیار فرمایا، اور باقی سب چھوڑ دیا۔ اسی سے متعلق کچھ احادیث ہیں مثلاً بخاری و مسلم کی یہ حدیث جس نے سوا کوئی سچا معبود نہیں، اسی کا ملک اور اسی کی تعریف اور وہ ہر ممکن پر قدرت رکھتا ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور یہ اس کے لیے دن بھر شام تک حفاظت ہوگی۔

ترمذی کی روایت میں ہے صبح کی نماز کے بعد اسی حال میں بات کرنے سے پہلے دس بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی، دس گناہ مٹا جائے گے۔ اور دس درجے بڑھانے جائیں گے اور دن بھر ہر ناپسندیدہ بات اور شیطان سے حفظ و امان ہوگی۔ حسن بصری نے کہا حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور جیسے امام مسلم نے خولہ بنت حکیم کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی منزل پر قیام کرے اور پڑھے:-

”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ“

”میں اللہ کے کامل کلمات کے ذریعے اس کی مخلوق کی شہر سے پناہ مانگتا ہوں“

وہاں سے کوچ کرتے وقت اُسے کوئی چیز تکلیف نہ دے گی۔

**تنبیہ** ان آیات و کلمات سے فائدہ اسی کو ہوگا جس کا دل میل سے پاک ہو، خلوص سے توبہ کرے اور اپنی کوتاہیوں پر پشیمان ہو۔

**فائدہ** الحلیہ کے نسخوں میں امام شافعی رحمہ اللہ کی یہ بات منقول ہے کہ طاعون کا سب سے بہتر علاج تسبیح ہے کہا گیا ہے اس لیے کہ ذکر عذاب و ہلاکت کو دور کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔

قُلْ لَّوْلاَ اَنْ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ..... الخ

اگر یونس علیہ السلام تسبیح پڑھنے والوں میں سے نہ ہوتے، تو قیامت تک بطن ماہی میں رہتے۔

امام شافعی کا مشہور قول وہ ہے جسے ابن ابی حاتم وغیرہ نے نقل کیا۔ میں نے وبا کو دور کرنے کے لیے تسبیح سے بڑھ کر کوئی مفید چیز نہیں دیکھی۔ اس کو تیل میں حل کر کے استعمال کیا جائے۔ اور گھول کر پیا جائے۔ بعض نے کہا طاعون اور دیگر بڑی بیماریوں کے خاتمہ کے لیے سب سے بڑی چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنا ہے۔ شیخ الاسلام کی کتاب مذکور کی عبارت ختم ہوئی۔

گیارہویں صدی ہجری کے علما میں سے شیخ فتح اللہ بن محمود البیلونی الحلبی کی کتاب ”ما تحصل علیہ الساعون فی دفع الوباء و الطاعون“ ہے جسے میں نے دیکھا نہیں۔ مجھے اس کے کچھ فوائد ملے ہیں جس کو سید زین العابدین، جمل اللیل مفتی مدینہ منورہ نے جمع کیا ہے جن کو ان کی تحریر سے عالم فاضل سید احمد شطا ابن امام علامہ سید ابوبکر شطا کی نے نقل کیا ہے اللہ ان کی حفاظت فرمائے اور ان کے والد پر رحم فرمائے۔ پھر اس کو دیگر رسائل کے ہمراہ شائع فرمایا اور ایک نسخہ مجھے بھی ہدیہ کیا۔ اللہ ان کو بہتر جزا دے۔

ان فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص با وضو رہے اسے طاعون نہیں ہوگا، اور جو کوئی صبح و شام صدقہ کرنا لازم ٹھہرائے، اسے رات دن کوئی برائی نہیں پہنچے گی۔

ان میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذُنُوْبِيْ عَظُمَتْ وَجَلَّتْ وَاَنْتَ يَا سَيِّدِيْ يَا اِلٰهِيْ!

اَعْظَمُ وَاَجَلُّ، اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى طَاعَتِكَ بِرِضَاكَ لَا

اَرْفُسِيْنَ حَتّٰى تَرْضٰى عَنِّيْ بِمَحْوَلِكَ وَتُقَوِّتِكَ يَا اَسَاحِمَ

الرَّحِيْمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى

اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ وَاَدِمُّ عَلَيْنَا النِّعَمَ وَآمُصِرِفْ

عَنَّا الرِّجْزَ وَالتَّقَمَّ وَالْعَذَابَ وَالْاَلَمَ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ

اَلْكَوَامُ اٰمِيْن يَا اَمِيْن -

ترجمہ: اے الہی بے شک میرے گناہ بڑے بڑے ہیں، اور تو میرے آقا۔ میرے خدا عظیم

بزرگتر ہے، الہی! اپنی رضا کے ساتھ، اپنی اطاعت پر میری مدد فرما۔

میں تجھ سے اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا جب تک تو مجھ سے راضی

نہ ہو، اپنی طاقت و قوت کے ساتھ۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے

والے! اے اللہ ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب پر درود

سلام نازل فرما، ہم پر ہمیشہ نعمتیں نازل فرما اور ہم سے عذاب ناراضگی

دور و الم پھیر دے۔ بے شک تو ہی غالب تر اور معزز تر ہے، الہی ایسا

ہی کر دے۔ اے امان بخشنے والے! کہ

اور جو تم پر اپنے پاس رکھنی چاہیے اس میں سے ایک یہ ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّسُطُوْا اِلَيْكُمْ اَيُّدِيْهِمْ

كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو رحم فرمانے والا مہربان ہے۔ اے ایمان والو!

اپنے اڈ پر اللہ کا یہ احسان یاد کر جب ایک قوم نے تم پر دست درازی

کا ارادہ کیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو

اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔“

اور جو کچھ لکھنے اور اپنے پاس رکھنے کے قابل ہے إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ

چار بار، اور دروازے پر، جس کے نیچے سے گزرا جائے لکھا جاتا چاہیئے۔ الباقی۔

الْمُخَلَّقِ نِيرٍ دروازے پر یہ آیت بھی لکھی جائے عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكْفِكَ بَأْسَ الَّذِينَ

كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنكِيدًا۔۔۔۔۔

یونہی یہ بھی لکھا جائے قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سُتُورٌ وَهُمْ يُعْرَضُونَ

إِلَى جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَقَادُ“ وکاین مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمُوتِ يَمُوتُونَ عَلَيْهَا

وَهُمْ حَتُّمًا مُّعْرِضُونَ۔ اور اسم مبارک حتی جمع کے دن پہلے پڑھا جاوے

اور جب لکھے زبان سے پڑھے۔ اور اللہ کا اسم مبارک اَلْمُؤْمِنُونَ۔ چار بار۔ چار اوراق پر

لکھ کر ہر ورق ایک دیوار پر آویزاں کرے سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

طِبُّكُمْ فَأَدْخُلُوا خَالِدِينَ“ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى

الْعَالَمِينَ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ“

یہ آیت بھی چار بار کھ کر مکان میں رکھے یا دیوار پر (آویزاں کر دے۔ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

ذُو انْتِقَامٍ یہ کلمات لکھ کر دروازے پر لٹکائے بَاقِيَ خَلْقٍ۔ الْبَاقِيَ الْخَلْقُ

بَاقِيَ يَا خَلْقُ۔ يَا مُؤْمِنِينَ سَلَامٌ يَا حَافِظُ يَا حَفِيزُ يَا حَسْبُ يَا قِيَوْمُ

يَا آخِرُ الدَّاجِلِينَ“ ہر دن کی خیر دعا فیت کے لیے ہر روز صبح کے وقت ۲۸ بار سورۃ

تاسو پڑھے۔ اور ہر دن صبح سویرے ایک ہزار بار لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ پڑھے اور

یہ دعا صبح کے بعد تین بار اور مغرب کے بعد تین بار کہہ لیے کفایتاً۔ خَمْسَ قُرْآنًا  
بِسْمِ اللَّهِ تَبَارَكَ تَبَارَكَ تَبَارَكَ حِطَّائِنَا۔ یَسْ سَقْفَنَا۔ وَاللَّهُ مِنْ  
وَدَائِهِمْ مُحِيطٌ۔ بَلْ هُوَ قَدَرٌ مَجِيدٌ فِی نَوحِ الْمُحْضَرِّ

حَلَّ بِنَبِيِّ وَقَدَرٍ۔ عَزَّ رَبِّي وَقَهَرَ۔ وَاللَّهُ الْبَعِیْنُ لِمَنْ صَبَرَ وَلَذِكْرُ  
اللَّهِ أَكْبَرُ۔ اَللّٰهُمَّ يَا رَافِعَ السَّقَمِ وَيَا بَارِي السَّمِ وَالْعَالَمِ يَا جَمِيعَ  
اَلْاَلَمِ اِدْفَعْ عَنَّا الْبَلَاءَ وَالْوَبَاءَ وَالْاَمْرَاضَ وَمَوْتَ الْفَجَاءَةِ بِرَحْمَتِكَ  
يَا اَمَّا حَمَّ الرَّاحِمِينَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ وَ  
صَحْبِهِ وَسَلَّمَ پڑھے کہہ لیے کافیا ہو جا۔ خَمْسَ قُرْآنًا جَمِيعًا۔ بِسْمِ اللَّهِ لَمْ  
تَبَارَكَ ہمارے دیواریں ہیں بس ہماری بچت اور اللہ ان کو پیچھے سے گھیرنے والا ہے۔  
بکہ وہ بزرگ قرآن محفوظ رکھتی ہیں ہے۔ میرا پروردگار جلیل القدر ہے۔ میرا رب غالب اور  
قانون میں لانے والا ہے۔ صبر والوں کے لیے اللہ مددگار ہے، جسے شک اللہ کا ذکر سب  
سے بڑا ہے۔ اے اللہ! اے بیماری اٹھا پھینکے والے۔ رُوح پیدا کرنے والے تمام  
تکالیف کو جاننے والے! ہم سے رنج و اہم اور بیماریاں اور ناگہانی موت دور رکھو، اپنی  
رحمت سے، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! اور اللہ درود و سلام بھیجے ہمارے  
آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

اور اللہ کا نام نافع ۲۰۱ بار پڑھے۔ پھر اس پر یہ تین اسماء  
طاعون کیلئے مبارکہ ۴۰۳ بار پڑھے یا کاف۔ یا شافی۔ یا معافی۔ پڑھتے

وقت مکمل طہارت لازمی ہے۔ پھر اس میں سے اسے کھلائے جسے طاعون کا خطرہ  
ہے یونہی کوئی مصیبت زدہ ہو۔ ان شاء اللہ شفا یاب ہو گا۔ پاک صاف پیالے کی باہر  
والی طرف اللہ کا نام اَلْمَجِیْدُ ۶۲ مرتبہ لکھ کر بیمار کو پلانے۔ یونہی مٹی کے نئے گوبے  
میں پانی بھر کر تین بار بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ الْعَظِیْمِ السُّبْحَانَ الشَّرِیفِ

السُّلْطَانُ، كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي الشَّانِ، مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفُتَنِ  
وَالطَّاعُونِ وَهَجُومِ الْوَبَاءِ وَمَوْتِ الْفَجَاءَةِ وَمِنْ مَقْبَرَةِ الْحَمَى وَمِنْ سُوءِ  
الْقَضَاءِ وَدَسَاكِ الشَّقَاءِ وَشِمَاتِهِ الْأَعْدَاءِ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ - وَ  
نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ، پڑھے وَصَلَّى اللہ  
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔“

یہ دُعا بھی لکھ کر ساتھ رکھنے کے قابل ہے اور اس کو گھر میں بھی رکھا جاسکتا ہے۔

الہی بے شک سچ فرمانے والے اور جن کی ہر بات سچی کر دی گئی ہے، ان پر  
تیرے درود و سلام ہوں، نے فرمایا کہ تو نے فرمایا، جو کچھ میں چاہوں  
اس میں کبھی مترد نہیں ہوا، جتنا اس مؤمن کی رُوح قبض کرنے میں  
مترد ہوتا ہوں، جو فرمانہ چاہے، اور میں اس کی بُرائی نہ چاہوں۔ سو  
پروردگار ہمارے آقا محمد اور آپ کی آل پر درود بھیج، اور اپنے اولیاء  
کی تکلیف جلدی دور فرما اور ان کو عافیت بخش! اور مجھے اپنے سامنے  
اور کسی اپنے دوست کے سامنے بُرائی نہ پہنچانا، میری عمر میں برکت  
ڈال دے، اور میری عمر بڑھا دے تو ہی آخرت والوں کو ہمیشہ کی  
زندگی عطا فرماتا ہے سو مجھے ایسی طویل زندگی بخش! جو تیری عافیت  
سے مزین ہو۔ تو ہی دُنیا و آخرت میں اس کا مالک و قادر ہے۔“

اور جو لکھ کر گھر میں لٹکائے جاسکتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ - سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ  
الظَّالِمِينَ “سید زین العابدین جبل اللیل کا خلاصہ ختم ہوا۔“

شیخ احمد شطانی نے، جن کا ابھی ذکر گزرا، علماء کی عبارات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ یہ بہترین فوائد ہیں جو بعض ثقہ علماء کے ہاتھ سے تحریر شدہ ہیں، انہوں نے اس سال ۱۳۱۸ھ بیروت میں، جب رسالہ مذکور مجھے ہدیہ دیا تو فرمایا، ان ثقہ علماء سے مراد ان کے والد امام علامہ سید ابوبکر شطار رحمہ اللہ اور امام علامہ قدوہ علماء عالمین اور خاندان رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم کے یکتا فرد سید حسین حشیمی علوی مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ حفظہ اللہ ہیں فوائد یہ ہیں۔

## دفع و با کے لیے قائدہ

حَسْبِيَ - مَمْدُ - بَاقِي ۚ وَلَهُ كَشَفٌ وَافِي دَخَلْتُ فِي كَشْفِ  
اللّٰهِ وَاسْتَجَزْتُ بِسَيِّدِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكْفَ بَاسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ وَاللّٰهُ اَشَدُّ  
بَاسًا وَّ اَشَدُّ مُنْكَيْدًا ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ  
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝

## دوسرا قائد و با کے لیے

”اللّٰهُمَّ ادْخِلِ الدِّسْلَامَ قَلْبِيْ وَثَبِّتْنِيْ بِهٖ وَاعِزَّنِيْ عَلَيْهِ“

## ایک اور قائد و با کیلئے

طاہون کے لیے لکھا جائے۔

”اللّٰهُ لَطِيْفٌ حَفِيْظٌ - قَدِيْمٌ - اَزَلِيٌّ - تَسْتُوْمُ لَا نِيَامُ“

## دُبا کیلئے فائدہ

آدھی رات کو دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورہ تیس پڑھے  
پھر سلام پھیر کر کہے ”یا حَلِیم“ ایک ہزار بار۔

## ایک اور مجرب فائدہ

لِیْ خَمْسَةِ أَطْفَالٍ بِهِمْ حَزَنُ الْوَبَا وَالْمَحَاطَةِ  
الْمُصْطَفَى وَالْمُسْتَضَى وَآبَتَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ

کتاب میں وفاطمہ لکھا ہے۔ (میرے پانچ ہیں، جن سے دُبا اور جہنم  
کی گرمی داگ نہ بچھاتا ہوں مُصْطَفٰی صلی اللہ علیہ وسلم مُسْتَضٰی رضی اللہ عنہ  
اور ان کے فرزند اور فاطمہ۔ رضی اللہ عنہم۔

## ایک اور فائدہ

ہر فرض نماز کے بعد سات بار پڑھے۔

”لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَیْهِ  
مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَیْكُمْ يَأْمُرُ بِالنَّاسِ بِرَدْفِ الرَّحِيمِ  
فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ حَسِبَ اللَّهُ لَدَلَّةً إِيَّاهُ وَعَلَيْهَا تَوَكَّلْتُ وَهُوَ  
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ“

## وفا کے لیے ایک اور فائدہ

برتن پر لکھ کر پانی میں گھول کر پیئے۔ مجرب ہے۔

وَقِيلَ يَا آدَمُ خُذْ اِلٰیْكَ مِنْ اٰیَاتِیْ وَیَا سَمَآءُ اَنْزِلْیْ وَغِیْثُ الْمَآءِ



وَقَضَى الْأَمْرَ وَأَمْلَتَ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ لَهُ أَلْتَقَسُّومُ الْفَالِغَيْنِ  
اور کہا گیا اے زمین اپنا پانی نکل جا، اور اے آسمان تمہیں جا۔ پانی اتر گیا  
اور کشتی کو جو ہودی پر جا لگی اور کہا گیا ظالم قوم کے لیے بہت حق  
سے دُوری ہے ؟

## طاہون اور دیگر امراض سے حفاظت کیلئے دعاء

اور آزمودہ دعاؤں میں ایک دعا وہ ہے جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ  
سے مروی ہے۔ فرمایا جو شخص اس دعا کے پڑھنے میں مصروف رہے یا مکمل پاکی  
کے ساتھ اپنے پاس رکھے یا گھر میں باحفاظت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے  
طاہون اور دیگر بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِعَدَدِ  
خَلْقِكَ بِعِزَّةِ عَرْشِكَ بِرِمْطَانِ نَفْسِكَ بِشَوْبَةِ جُهِشِكَ  
بِمَبْلَغِ عِلْمِكَ بِغَايَةِ قُدْرَتِكَ . بِسَبْطِ رَاقَتِكَ بِحَسْرَةِ  
حَقِيقَةِ شُكْرِكَ بِسُتْهِ رَحْمَتِكَ بِاَذْرِكِ مَشِيَّتِكَ بِشَرِّ  
صِفَايِكَ . بِتَمَامِ وَصْفِكَ بِنِهَایَةِ اِسْمَائِكَ بِمَنْشُورِ مِوَرِّكَ بِحَبِّ  
سَرِّكَ بِجَوْنِ فَصْلِكَ بِكَمَالِ مِثْلِكَ . بِفَيْسِ جُودِكَ بِتَسْوِیَةِ  
غَضَبِكَ بِسَابِقِ رَحْمَتِكَ يَا غَدَادِ كَمَا تَكُنْ بِتَصْرِيدِ فَزْدِ  
نِيتِكَ بِسُوحُودِ وَحْدَانِيَّتِكَ بِبَعَادِ بَعَائِكَ بِعِزَّةِ رُؤُوسِكَ  
بِعَظَمَةِ كِبَرِيَّتِكَ بِجَهْدِ إِجْمَلِكَ بِكَمَالِكَ يَا فَعَالِكَ يَا نَعْمَ  
بِسَيَادَتِكَ ، بِمُسْكِنَتِكَ ، بِمَحَبَّتِكَ ، بِمَعَانِيَّتِكَ ، بِعَظَمَتِكَ  
بِلُطْفِكَ ، بِبِرِّكَ . يَا حُسَايَكَ بِحَقِّكَ وَبِحَقِّ حَقِّكَ كَنْ تَجْعَلُ

لَنَا قُرْبًا وَنُحْرَجًا وَشِفَاءً مِنَ الْهُوْمِ وَالْقُومِ وَالْوَبَاءِ  
وَالْبَلَاءِ وَجَمِيعِ الْأَفَاتِ وَالْعَاهَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
وَبِحَقِّ كَهْلِيَعَمٍ وَبِحَقِّ يَسٍ وَمَنْ وَبِحَقِّ حَقْسَقٍ وَبِحَقِّ  
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا، يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

مشہور مجربات میں سے ایک یہ کہ صبح بخاری شریف  
ایک اور فائدہ اور کتاب الشفا پڑھی جائے۔ حصول مقصد کے لیے  
جس کا سحر یہ کیا گیا ہے ان میں سے ایک دُعا ہے قنوت  
ایک اور فائدہ پڑھنا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ  
فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ، وَفِيْ شَرِّ مَا  
قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ  
وَالَيْتَ وَلَا يُعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، وَ  
مَلَىٰ اللّٰهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ -

طاعون سے بچاؤ کے لیے ایک اور فائدہ

طاعون سے بچاؤ کے لیے -

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - لَيْسَ لَهَا مِنْ دُونِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ  
سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ  
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ، فَسَيَكْفِيْكُمْ  
اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ  
لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ -

## ایک اور فائدہ

مُجَرَّب فوائد میں سے ایک یہ کہ جب کسی پر تنگدستی آجائے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ - پڑھتے ہوئے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے کھولے پھر پڑھے۔

«اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَمِنْكَ الْفَرْجُ وَإِلَيْكَ الْمُسْتَكِلُ  
وَبِكَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ»

## وباء کیلئے فائدہ

«اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الطَّيِّبِ الرَّفِيقِ الْيَعْمَرِ الْحَقِيقِ  
الْخَيْرِ الْمَيِّتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ»

## ایک اور فائدہ

طاہرین سے بچاؤ کے لیے یہ درود شریف پڑھے :

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ  
صَلَاةً تَذْفَعُ عَنْنَا الطُّغْيَانَ وَالطَّاعُونَ، يَا مَنْ أَمْرُهُ  
إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ» -

وہ فوائد ختم ہوئے جن کو میں نے شیخ احمد شطا کے رسالہ سے نقل کیا۔ اللہ  
ان کی حفاظت فرمائے۔

میں نے بعض کتابوں میں کتاب "شہس المعارف الکبریٰ" سے منقول یہ عبارت

دیکھی کہ جو کوئی ہر روز اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ”اَلْمُؤْمِنُ“ ۱۳۲ مرتبہ پڑھے، اللہ اسے طاعون کے شر سے امن دے گا۔ اور جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد ۵۰ بار ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“ پڑھے، اللہ اس کو طاعون سے بچائے گا۔

اس کتاب کے آٹھویں باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کی کیفیات کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس میں ابو جلد کا درود شریف نمبر ۹۰ گزرا ہے وہ بھی دفع طاعون کے لیے مفید ہے اس موضوع پر اس نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں ابن خطیب بیرودان کی یہ روایت نقل کی کہ ایک نیک آدمی نے اسے بتایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بجز درود و سلام پڑھنے سے طاعون ختم ہو جاتا ہے انہی کے حوالہ سے میں نے یہ بات بھی وہاں نقل کی کہ ایک نیک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آپ نے اسے دفع طاعون کے لئے دعا سکھائی، وہاں میں نے دعا ذکر کر دی ہے۔ لہذا دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں، یونہی سید شیخ خالد نقشبندی کا درود جو ۹ نمبر پر ہے بقول علماء دفع طاعون کے لیے مجرب ہے۔ اور آپ رضی اللہ عنہ نے، زمانہ طاعون میں ہر فرض نماز کے لیے تین بار پڑھنے کا حکم دیا تھا حوالہ مذکورہ کی طرف رجوع کیجیے اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اللہ درود و سلام نازل فرما۔ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل و اصحاب پر۔

## فوائد حاکموں کے ہاں قبولیت و ظالموں، دشمنوں کے شر سے بچنے کے لیے

حصن حصین میں فرمایا اگر بادشاہ یا کسی اور ظالم سے خوف ہے تو کہے:

اللّٰهُ اَكْبَرُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا - اللّٰهُ اَعَزُّ مِنَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مُسِيئُ السَّمَاءِ أَنْ تَقَعَ  
عَلَى الْأَرْضِ مِنْ إِلَّا يَأْتِيهِ مِنْ شَرِّ فَلَانِ يَهَا اس کا نام ہے وَتَجْبُوهُ  
وَأَتْبَاعِهِ وَأَشْيَاعِهِ مِنَ الْخَبَرِ، اللَّهُمَّ كُنْ لِي جَارًا آمِنَ شَرِّ  
جَلَّ ثَنَاءُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ“

اللہ سب سے بڑا ہے تم مخلوق سے بڑھ کر عزت والا ہے جس سے میں ڈرتا  
اور بچتا ہوں اس سے اللہ غالب تر ہے۔ میں اس اللہ کی پناہ مانگتا  
ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے حکم کے بغیر آسمان کو زمین پر گرنے  
سے روکنے والا ہے فلاں کے شر سے اس کے شکر اور اس کے  
پیروکاروں اور اس جیسوں کے شر سے مثلاً جن، اے اللہ! ان کے  
شر سے مجھے پناہ دیجیو، تیری تعریف بڑی تیری پناہ غالب ہے اور  
تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں“

تین بار۔ اس کو طبرانی نے مرفوعاً روایت کیا۔

اور کتاب سدرۃ المنتہی فی احادیث المصطفیٰ میں قعقاع سے روایت ہے کہ  
کعب اخبار نے کہا چند کلمات کو میں نہ پڑھتا تو یہودی مجھے گدھا بنا دیتے، کہا گیا وہ کون  
سے کلمات ہیں؟ کہا :-

”أَعُوذُ بِوَجْهِ اللَّهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ  
وَبِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يَجَاوِزُهُنَّ يَرْوَدُ فَاحِشٌ  
وَيَا سَمَاءَ اللَّهُ الْمُحْسَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ  
شَيْءٍ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ“

میں اس خدائے بزرگ کی پناہ چاہتا ہوں، جس سے بڑی کوئی شے  
نہیں اور اللہ کے ان کلمات کی جن سے نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا۔

اور اللہ کے ان اسمائے حسنیٰ کی جن کو میں جانتا ہوں اور جن کو میں نہیں جانتا۔  
 حسن حسین میں بھی ہے۔ ابو نعیم نے مستدرک علی مسلم میں روایت نقل  
 کی جب کسی کو خوف ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اٰفِئْنَا بِسَاشِئْتِ۔ الٰہی ہمارے کفایت کر جس  
 سے چاہے، یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں کہا، ابن سعد ابان بن عیاش کی روایت  
 نقل کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حجاج بن یوسف سے بات کی، حجاج نے ان سے  
 کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت جو تونے کی، اور امیر المؤمنین کا جو تیرے متعلق  
 خط آیا ہے۔ ان کا لحاظ نہ ہوتا تو تیرا میرا معاملہ ہی کچھ اور ہوتا۔ آپ نے کہا تو میرا کچھ نہیں  
 بگاڑ سکتا۔ جب میری ناک میں تکلیف تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بدلی ہوئی  
 آواز سنی۔ مجھے کچھ کلمات سکھائے جن کے ہوتے کسی جابر کی ظلم و زیادتی میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔  
 حاجتیں بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ اور مسلمانوں کی محبت بھی ساتھ رہے گی۔ حجاج نے کہا مجھے  
 بھی وہ کلمات سکھا دیں۔ مہرانی ہوگی۔ فرمایا تو اس کا اہل نہیں۔ حجاج نے اس مقصد کے  
 لیے اپنے دو بیٹوں کو دو لاکھ درہم دے کر آپ کی خدمت میں بھیجا اور ان کو کہا شیخ  
 سے ادب و احترام سے پیش آنا۔ اُمیگد ان کلمات کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو  
 جاؤ گے۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ اپنی وفات سے تین دن قبل فرمایا کہ یہ کلمات  
 سنبھال کر رکھنا، اور غلط جگہ استعمال نہ کرنا۔ اَللّٰهُمَّ اٰفِئْنَا بِسَاشِئْتِ۔

يَا سَمِيعُ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِيْ وَ دِيْنِيْ يَا سَمِيعُ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِيْ وَ مَالِيْ يَا سَمِيعُ  
 اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ رَبِّيْ يَا سَمِيعُ اللّٰهُ خَيْرُ الْاَسْمَاءِ  
 يَا سَمِيعُ اللّٰهُ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ يَا سَمِيعُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ  
 مَعَ اَسْمِهِ دَاعٍ يَا سَمِيعُ اللّٰهُ اِفْتَحْتُ وَ عَلٰى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ  
 اَللّٰهُ اَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ اَحَدًا، اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ

خَيْرُكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِي لَا يُعْطِيهِ غَيْرُكَ عَزَّجَارُكَ وَحَبْلُ  
تَنَازُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي فِي عِيَاذِكَ وَجَوَارِكَ  
مِنْ كُلِّ سُوءٍ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغِيْرُ بِكَ  
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ وَآخِرُ زَيْدِكَ مِنْ هُنَّ وَأَقْدَمُ بَيْنَ  
يَدَيَّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ، اللَّهُ  
الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔  
مِنْ أَمَائِي وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ قُدُومِي  
وَمِنْ تَحْتِي ۝

”فوائد شرعی“ رحمہ اللہ میں ہے جس سے ڈرے اس کے پاس  
جاتے وقت پڑھے۔

فوائد الشرعی

پوری آیت۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ انہی میں یہ بھی ہے۔ بادشاہوں  
کے پاس جاتے وقت پڑھے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ اللَّهَ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا  
عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ عَالِمُونَ وَعَلَى اللَّهِ  
تَسَوَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ، فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ أَكْبَرْتَهُ، أَقْبِلْ  
وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ، لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ  
الظَّالِمِينَ، لَا تَخَافُ وَلَا تَخْشَى، لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمْ آمِنٌ  
وَأَمْنِي، لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يُخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُونَ ۝

اس میں یہ بھی ہے کہ جو شخص اللہ کا فرمان قال رَجُلَانِ سے اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔

نہم ہرن کی کمال پر زعفران سے لکھے، اسی سے شخص موعود اور اس کی ماں کا نام لکھے

جب بادشاہوں اور ظالم حکمرانوں کے پاس جانا چاہے اسے پاس رکھے۔ مخالفین کی زبانیں گنگ اور آنکھیں اندھی ہو جائیں گی اور جو بات کریں گے خیر خواہی کی کریں گے۔

اللہ میری نے حیاتہ الحیوان میں ہاتھی پر گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ جب انسان کسی ایسے شخص کے پاس جائے جس کے شر و فساد سے خطرہ ہے، اور پڑھے کہ یَعَصَّ حَمَّ عَسَقٍ ان دوکلمات کی حروف کی تعداد کے مطابق، دس بار ہاتھوں کی انگلیوں پر شمار کرے۔ دس انگلیوں سے شروع کرے اور بائیں انگلیوں پر ختم کرے۔ جب فارغ ہو تو دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کر کے سورہ الفیل پڑھے۔ جب فرمان باری تعالیٰ تَرِيْنِهْ پر پہنچے تو لفظ تَرِيْنِهْ میں دس بار تکرار کرے اور ہر بار ایک ہلکے کھولتا جائے۔ جب ایسا کرے گا، اس کے شر سے محفوظ ہو جائے گا۔ یہ عجیب مجرب عمل ہے فرمایا مجرب فوائد میں سے ایک فائدہ جو ایک صاحب خیر و صلاح نے مجھے عطا فرمایا یہ کہ جو کوئی اسے پکلف پہنچانا چاہتا ہے اس کی نیت کرے۔ دسویں دن جاری پانی کے قریب بیٹھ جائے اور یہ دعا مانگے:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَافِظُ الْخَاطِطُ بِمَكْنُوْنَاتِ الصَّمَاثِ، اَللّٰهُمَّ  
عَدِ النَّاَلَمُ وَقَلَّ النَّاسُ وَاَنْتَ الْعَالِمُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ فُلَانًا  
ظَلَمَنِيْ وَآذَانِيْ وَلَا يَشْهَدُ بِذَلِكَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَمَّا لَكَ  
قَاهِلَةٌ اَللّٰهُمَّ سَرِبْلُهُ سِرْبَالُهُ الْهَوَانِ وَقَتْمُهُ قَيْصُ  
الْبَرْدِ، اَللّٰهُمَّ اَقْصِفْهُ، اس لفظ کو دس بار مکرر بولے پھر پڑھے۔  
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ،  
الہی تو ہی حاضر اور دلوں کے چھپے رازوں کو جاننے والا ہے۔ الہی!  
ظالم غالب اور مددگار کم ہیں اور تو جانتا ہے الہی! فلاں نے مجھ پر  
ظلم کیا اور ستایا اور اس پر صرف تو گواہ ہے۔ الہی! تو اس کا مالک ہے۔



سوا سے ہلاک کر۔ الہی! اس کو ذلت کی شہوار اور ہلاکت کی قیض پہنا۔  
 الہی! اسے تباہ کر۔ (اس لفظ کو دس بار پڑھے) پھر اللہ نے ان کے ظلم  
 کی وجہ سے انہیں پکڑا اور ان کے لیے اللہ کے سوا کوئی بچانے والا نہ تھا۔  
 بے شک اللہ اسے ہلاک فرمائے گا اور اس کے شر سے اسے کفایت فرمائے گا۔ فرمایا  
 یہ راز لطیف ہے۔

علامہ سبکی کا فرمان  
 علامہ تاج الدین السبکی نے ”الطبقات الکبریٰ“ میں  
 حافظ ابوالحسن علی بن حسن بن حکمانی کی کتاب، جو  
 امام شافعی رحمہ اللہ کے مناقب میں ہے کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی کہ المزنی نے  
 کہا میں نے شافعی سے سنا۔

امام شافعی اور ہارون الرشید  
 فرمایا ایک رات ہارون الرشید  
 عباس نے الربیع کو میرے پاس

بھیجا۔ وہ بغیر اجازت میرے کمرے میں داخل ہوا اور مجھ سے کہنے لگا، چلو میں نے کہا  
 اس وقت اور بلا اجازت ہی آدھکے؟ الربیع نے کہا مجھے یہی حکم ہوا ہے۔ میں اس کے  
 ہمراہ چل پڑا۔ جب میں محل کے دروازے پر پہنچا تو الربیع نے مجھے بیٹھنے کو کہا۔ کہ شاید  
 بادشاہ سو گیا ہے یا اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ خود اندر جا کر دیکھا تو ہارون کھڑا تھا بولا  
 محمد بن اوریس شافعی کا کیا بنا؟ میں نے کہا بلالایا ہوں۔ ہارون باہر آیا، امام شافعی  
 کہتے ہیں میری طرف غور سے دیکھنے لگا۔ پھر کہنے لگا محمد! میں نے آپ کو سکیف  
 دی، آپ جا سکتے ہیں۔ الربیع ان کے ہمراہ درہموں کا تھیلہ لیتے جاؤ۔ کہتے ہیں میں  
 نے کہا، مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ ہارون نے کہا میں آپ کو رقم دیتا ہوں کہ قبول  
 کریں میں نے لے لیے۔ باہر آیا تو الربیع نے مجھ سے کہا اس ذات کا واسطہ، جس نے  
 اس شخص کو تیرا تابع فرمان بنایا۔ تم نے کیا پڑھا ہے۔ میں نے سمجھے حاضر کیا اور میں

تیری گردن کے پیچھے سے تلوار چلنے کی جگہ پر نظر کیے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، میں نے مالک بن انس کو فرماتے سنا، وہ کہتے تھے میں نے نافع کو کہتے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احزاب کے دن یہ دعا مانگی اور وہی کافی رہی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُورِ قُدْسِیْكَ وَبِرَّكَۃِ طَهَارَتِکَ وَعَظَمِ  
جَلَدِکَ مِنْ کُلِّ طَّارِیْقٍ اِلَّا طَّارِیْقًا یُّطَرِّقُ<sup>بِخَیْرِ</sup> اَللّٰهُمَّ اَنْتَ  
غِیَاثِیْ فِیْکَ اَعُوْثُ وَاَنْتَ عِیَاذِیْ فِیْکَ اَعُوْذُ وَاَنْتَ مَلَاذِیْ  
فِیْکَ اَلُوْذُ یَا مَنْ ذَلَّتْ لَہٗ رِیْقَابُ الْجَبَابِیْۃِ وَخَفَعَتْ لَہٗ  
مَقَالِیْدُ الْفَرَاغِیۃِ، اَجِرْنِیْ مِنْ خِزْرِیْکَ وَعُقُوْبَتِکَ فِیْ  
لَیْسِیْ وَنَهَارِیْ وَتَوُوْمِیْ وَقَرَارِیْ لَا اِلَہَ اِلَّا اَنْتَ تَعْظِیْمًا وُجْہِکَ  
وَتَکْرِیْمًا لِّسُبْحَانِکَ قَا صِرْفَ عَنِّیْ شَرَّ عِبَادِکَ  
وَجْعَلْنِیْ فِیْ حِفْظِ عَنَانِیْکَ وَتَسْرِا دِقَاتِ حِفْظِکَ وَعِدْعَتِیْ  
بِخَیْرِ مِیْثَکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِیْنَ :

اور الزبیدی نے شرح احیاء علوم الدین (بلغزالی) کی کتاب "الامر بالمعروف والنہی عن المنکر" میں حل مشکلات کی مذکورہ حکایت نقل کرنے کے بعد اسم باری تعالیٰ "اللطیف" کے میں حضرت خضر علیہ السلام کی روایت سے ایک اور واقعہ ذکر کیا ہے فرمایا :-

امام طبرانی کی کتاب الدعاء میں محمد بن مہاجر  
جس سے مصنف نے یہ قصہ نقل کیا ہے ایک

**خضر علیہ السلام کا قصہ**

اور واقعہ منقول ہے کہ میں ہم کو یحییٰ بن محمد الحما نے بتایا، ان کو المعلى بن حرمی،  
ان کو محمد بن المساجر البصری نے بتایا، ان کو ابو عبیدہ بن التوام الرقاشی نے بتایا۔

کہ سلمان بن عبد الملک نے ایک شخص کو ڈرایا دھمکایا اور اسے قتل کرنے کی نیت سے بھیجا وہ شخص بھاگ کھڑا ہوا۔ خلیفہ کے سپاہی اس کی تلاش میں ہر روز اس کے گھر آتے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ وہ شخص جس شہر میں جاتا، اسے بتایا جاتا کہ یہاں تیری تلاش ہو رہی ہے۔ جب اسی طرح دروازہ گزر گیا۔ تو اس نے کسی ایسے ملک میں جانے کا ارادہ کر لیا جہاں سلیمان کی حکومت نہ ہو۔ یہاں ایک لمبی سرگزشت ذکر کی۔ پھر کہا، اسی اثنا میں وہ ایک ایسے صحرا میں پہنچا، جہاں نہ پانی تھا نہ کوئی درخت۔ ناگاہ ایک شخص نماز پڑھتا ہوا نظر آیا کہا کہ میں اس سے ڈرنے لگا۔ پھر میں سنبھلا اور دل میں کہا، بخدا یہ کوئی اُونٹ یا چوپایا تو نہیں۔ کہا کہ میں اس کی طرف چل پڑا۔ اس نے رکوع کیا اور سجدہ کیا، پھر میری طرف دیکھ کر کہا، شاید اس ظالم سرکش نے تجھے ڈرایا ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہا تجھے درندے کے (استعمال) سے کس نے منع کیا؟ میں نے کہا اللہ آپ پر رحم فرمائے درندہ کیا ہے؟ کہا یہ پڑھو:

”سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الَّذِي لَيْسَ غَيْرُهُ الْهَ، سُبْحَانَ الَّذِي  
 سُبْحَانَ الْقَدِيمِ الَّذِي لَا بَارِيَّ لَهُ سُبْحَانَ الدَّائِمِ الَّذِي  
 لَا تَفَادَلَهُ سُبْحَانَ الَّذِي كُلُّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ، سُبْحَانَ  
 الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ، سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ مَا تَرَى وَمَا  
 تَرَى، سُبْحَانَ الَّذِي عَلَّمَ كُلَّ شَيْءٍ بِغَيْرِ تَعْلِيمٍ“

پھر کہا پڑھو، میں نے اسے پڑھا اور زبانی یاد کر لیا پلٹ کر دیکھا تو وہ شخص نظر نہ آیا کہا کہ اللہ نے میرے دل میں سکون ڈال دیا اور میں جس راستے سے چاہتا تھا واپس گھر آ گیا۔ میں نے کہا سلیمان بن عبد الملک کے دروازے سے ضرور سو کر گزروں گا، اللہ! میں اس کے دروازے کے سامنے آیا اس دن اس کے دربار میں آنے کی عام اجازت تھی۔ میں بھی اندر چلا گیا اس کی نشست اُونچی جگہ پر تھی مجھے دیکھ کر سیدھا

بیٹھ گیا۔ پھر مجھے قریب آنے کا اشارہ کیا، مجھے قریب تر کرتا گیا یہاں تک کہ میں اس کے ساتھ جا بیٹھا۔ کہنے لگا تو نے مجھ پر جادو کر دیا۔ کیا تم جادوگر بھی ہو؟ تمہاری کچھ اور شکایات بھی مجھ تک پہنچی ہیں۔ میں نے کہا امیر المومنین! نہ میں جادوگر ہوں، نہ مجھے اس کا علم ہے۔ نہ تجھ پر جادو کیا۔ کہنے لگا یہ کیسے ہو سکتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ تجھے قتل کئے بغیر میری حکومت مکمل نہ ہوگی۔ لیکن تجھے دیکھ کر میں اپنی جگہ اس وقت تک ٹھہر نہ سکا، جب تک تجھے بلا کر اپنی نشست گاہ پر، اپنے ہمراہ بیٹھا نہ لیا۔ کہنے لگا صحیح صحیح بات بتا دو، میں نے اسے سب کچھ بتا دیا۔ اس پر خلیفہ نے کہا، اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ شخص ابوالعباس خضر علیہ السلام تھے انھوں نے ہی تجھے یہ تعلیم دی۔ کارندوں نے کہا، اس کے لیے امان لکھ دو، بہترین سکا دو اور اس کے گھر تک سواری کا بندوبست کرو۔

امام احمد نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم کی شرارت کا خطرہ محسوس ہوتا تو آپ یہ دعا پڑھتے۔  
 ”اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْبِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ“  
 الشرجی نے بارہویں فائدے میں کہا، حباب بن سلمہ کا جب دشمن سے سنا ہو تو یہ دعا مانگنا پسند کرتے تھے۔

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ“

ابن ابی الدنیا نے ذکر کیا، رومی علاقے میں ایک غیر مسلم، قوم نے قلعے کا محاصرہ کر لیا، مسلمانوں نے یہی دعا پڑھی اور نعرہ بکیر بلند کیا، رومی بھاگ گئے اور اللہ کے حکم سے قلعہ کا دروازہ کھل گیا۔

الد میری نے ”حیاء الحیوان“ میں جانوروں پر کلام کرتے ہوئے کہا، شیخ قطب الدین قسطلانی نے کہا، میں نے اپنی والدہ ام محمد آمنہ کی ایک دعا یاد کی ہے، والدہ کا انتقال

۶۵۶ میں ہوا۔ یہ دُعا ان دشمنوں کے شر سے بچاتی ہے جن کے شر سے ڈر لگتا ہو۔

”اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَوْ نُوسٍ بَهَاءٍ مُّجُوبٍ عَدُوِّكَ مِنْ اَعْدَائِيْ اِخْتِجَبْتُ

وَبَسْطُوهُ حَبْرُوتِكَ مِمَّنْ يَكِيْدُنِيْ اِسْتَتَرْتُ وَيَطْوِلُ حَوْلِيْ

تَوْتِكَ مِنْ كُلِّ سُلْطَانٍ تَحْقِنْتُ وَبِدَائِمُومٍ قِيُوْمٍ دَوَامٍ

اَيْدِيَّتِكَ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ اِسْتَعْنْتُ وَبِمُكْنُوْنِ السِّرِّ

مِنْ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ كُلِّ هَاسِمٍ وَغَمٍّ تَخَلَّصْتُ يَا حَامِلَ

الْعَرْشِ عَنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ يَا حَالِسَ

الْوَحْشِ اِحْبِسْ عَنِّيْ مَنْ ظَلَمَنِيْ وَاعْلِبْ مَنْ غَلَبَنِيْ

كَتَبَ اللّٰهُ لَا غُلْبَةَ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ“

ترجمہ بر الہی! تیرے حجاب عرش کے نور کی چمک کے ذریعے اپنے دشمنوں

سے پردہ پوش ہوا۔ اور تیری زبردست اقتدار کی پناہ گاہ میں اپنے

مکر و فریب والوں سے پناہ گزریں ہوا اور تیری زبردست طاقت کے

ذریعے ہر بادشاہ سے قلعہ بند ہوا، اور تیری ہمیشہ رہنے والی طاقت

اور دست قدرت کے ذریعے میں نے ہر شیطان کے مقابلے میں مدد

مانگی۔ اور تیرے پردہ در پردہ راز کے ذریعے ہر غم و الم سے چھٹکارا

پایا۔ اے حاملین عرش سے عرش اٹھانے والے! اے سخت گرفت

والے! اے وحشیوں کو روکنے والے! جو مجھ پر ظلم کرے اسے

مجھ سے روک لے اور مجھ پر غلبہ پانے والوں کو مغلوب کر اللہ نے یہ

فیصلہ لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور بالضرور غالب آئیں

گے، بے شک اللہ قوت و غلبہ والا ہے۔

اور فرمایا دشمنوں سے محفوظ رکھنے، ہر بادشاہ، شیطان و زندے اور چڑیل

کے شر سے بچنے کے لیے ایک مجرب نسخہ یہ ہے کہ سورج نکلنے وقت سات بار یہ پڑھے :

اَشْرَقَ نُوْرُ اللّٰهِ وَظَهَرَ كَلَامُ اللّٰهِ وَثَبَتَ اَمْرُ اللّٰهِ وَنَفَذَ  
حُكْمُ اللّٰهِ، اِسْتَعْنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَحَصَّنْتُ بِخَفِيِّ لُطْفِ اللّٰهِ وَبِلَطِيفِ  
صُنْعِ اللّٰهِ وَبِحَبِيْلِ سِتْرِ اللّٰهِ وَبِعَظِيْمِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَبِقُوَّةِ  
سُلْطَانِ اللّٰهِ وَدَخَلْتُ فِي كَنْفِ اللّٰهِ وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُوْلِ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرِئْتُ مِنْ حَوْلِي  
وَقُوَّتِي وَاسْتَعْنْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنِي  
فِي نَفْسِي وَدِيْنِي وَاهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي سِتْرَكَ الَّذِي  
سَتَرْتَ بِهِ ذَاتَكَ فَلَا عَيْنٌ قَرَاكَ وَلَا يَدٌ قَصَدُ  
رَبِّكَ يَا رَبُّ الْعَالَمِيْنَ - اِحْجِبْنِي عَنِ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ -  
يَقْدَرِيْكَ يَا قَوِيَّ يَا مَتِيْنُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا  
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ  
وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا دَائِمًا اَبَدًا اِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ  
لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ “

الذیربی نے کہا ظالم حکمران کی

**ظالم حکمران کی معذرت کے لیے**

ہے کہ جمعرات کو نماز عشا پڑھ کر با وضو اپنے گھر چلے جاؤ اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھو، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ

الَّذِي وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ پھر شوبار کے بعد کہو، یا رسول اللہ! میں فلاں ابن فلاں سے

آپ کی پناہ چاہتا ہوں، سو آپ میرا حق اس سے لیں، اگر والی ہے تو معزول ہوگا۔

اور مبتلائے عذاب ہوگا۔ یہ بات صحیح، مُجَرَّب ہے۔ (الدیربی نے) اس کے بہت سے فوائد ذکر کئے ہیں، جو مشہور ہیں۔ لہذا میں نے نقل نہیں کیے۔

## ازالہ رنج و الم اور قضاے حاجا کے فوائد

امام ابن القیم نے اپنی کتاب "زاد المعاد فی ہدی خیرا عباد" میں کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ہدایت وہ ہے جسے بخاری و مسلم نے ازالہ و غم و الم کے لیے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کلینک کے وقت پڑھتے۔

"لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَنِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ"

جامع ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مشکل امر درپیش ہوتا تو آپ پڑھتے:

"يَا حَسْبِيَ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ" اسی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی،

کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی، تو آسمان کی طرف دیکھ

کر پڑھتے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ جب خاص اہتمام سے دُعا مانگتے تو یا حَسْبِيَ

يَا قَيُّوْمُ۔ پڑھتے۔

مسنن ابوداؤد میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مصیبت زدہ کی دُعا یہ ہیں۔

"اَللّٰهُمَّ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ فَدَعْ تَكْلِفِيْ اِيْ نَفْسِيْ طُرْقَةَ عَيْنٍ

وَاَصْلِيْهِ وَوَسَائِيْ كَمَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ"

الہی میں تیری رحمت کا اُمیدوار ہوں۔ سو مجھے لمحہ بھر کے لیے میرے

نفس کے سپرد نہ فرمانا اور میرا تمام حال درست فرما دے، تیرے سوا  
کوئی مستحق عبادت نہیں۔“

اسی میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، میں تجھے مصیبت کے وقت پڑھے جانے  
والے کلمات نہ بتاؤں ”اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَبِّیْ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔“ اللہ اللہ  
میر پروردگار ہے جس کے ساتھ ہم کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرتے،“ ایک روایت میں  
ہے کہ یہ سات بار پڑھے جائیں۔

مسند امام احمد بن حنبل میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ ارشاد مروی ہے کہ جو بندہ رنج و غم کے وقت یہ دعا پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنِ اَمَّتِكَ نَا مِیْلَتِیْ بِیَدِیْكَ  
مَا ضِیْ فِیْ حُكْمِیْكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَائُكَ اَسْأَلُكَ بِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ  
لَكَ سَمِیْتُ بِهِ نَفْسُكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ کِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ  
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَاثَرْتَ بِهِ فِیْ عِلْمِ الْغِیْبِ عِنْدَكَ  
اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ سَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُورَ صَدْرِیْ  
وَحِیْلًا وَحُذْنًا وَذِہَابَ هَمِّیْ۔“

اللہ تعالیٰ اس کا رنج و غم دور فرمائے گا اور اس کی جگہ راحت و سکون عنایت فرمائے گا۔  
ترمذی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا ”مجھلی والے (یونس علیہ السلام) کی وہ دعا جو مجھلی کے پیٹ میں  
انہوں نے مانگی۔“ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔“  
تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں تو پاک ہے، بے شک میں ہی زیادتی کرنے والوں میں  
سے ہوں۔“ جو مسلمان کسی بھی مقصد کے لیے کسی بھی وقت پڑھے، قبول ہوگی۔“



ایک اور روایت میں ہے، بے شک میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جسے کوئی بھی مصیبت زدہ کہے، اللہ اس کی مشکل حل فرما دے۔ وہ کلمہ میرے بھائی یونس کا ہے (علیہ السلام) سنن ابوداؤد میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک انصاری پر جنہیں ابوامامہ کہا جاتا تھا نگاہ پڑی۔ فرمایا مسجد میں وقت نماز کے علاوہ ؟ عرض کی یا رسول اللہ ! غم اور قرض میرا پیچھا نہیں چھوڑتے، فرمایا ایسا کلمہ نہ بتاؤں جس کے پڑھنے سے اللہ تیرا غم دور اور قرض ادا فرما دے۔ کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ بتائیے۔ فرمایا صبح و شام پڑھا کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکُسْلِ وَاعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ ۔

الہی میں کچھ سے پناہ مانگتا ہوں غم و الم سے اور کچھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ حاجزی و سستی سے اور کچھ سے پناہ مانگتا ہوں بُزدلی اور بخیلی سے اور کچھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے۔ کہا کہ میں نے اسے پڑھا، سو اللہ نے میرا غم دور فرمایا اور میرا قرض ادا فرما دیا۔ سنن ابوداؤد میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی ہمیشہ استغفار پر عمل کرتا رہے، اللہ اسے ہر غم سے نجات، ہر تنگی سے فراخی اور جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو، وہاں سے اسے رقی عطا فرمائے گا۔

مسند امام احمد میں ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی پریشان کن مرحلہ آتا، نماز کی طرف پلکتے، اللہ نے فرمایا :  
وَاسْتَعِیْذُوْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ۔ صبر نماز کے ساتھ مدد مانگو ۔

سُنن میں ہے جہاد اپنے اُوپر لازم کر لو، کہ وہ جنت کے دروازوں سے ایک ہے۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں سے رنج و غم دُور فرماتا ہے۔“

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے غم و الم زیادہ ہو جائیں اسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھنا چاہیے۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ یہ جنت کے خزانوں سے ایک خزانہ ہے۔ اور ترمذی میں ہے کہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ زاد المعاد کی عبارت ختم ہوئی۔

وہ حدیث جسے ابن القیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے مسند امام احمد کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ اَبْنُ عَبْدِكَ..... آخر تک۔ اس کے متعلق سید احمد دحلان نے اپنی کتاب ”تقریب الاصول فی تسہیل الوصول“ میں فرمایا، اسے حافظ المنذری نے ”الترغیب والترہیب“ اور قسطلانی نے ”الموہبۃ“ میں ذکر کیا ہے۔ اور اسے کئی صحابہ کرام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً نقل کیا ہے جن میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں اور بکثرت محدثین نے اس کی تخریج کی ہے جن میں امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ خلاصہ یہ کہ یہ حدیث صحیح اور آزمودہ ہے۔“ الخ

امام نووی نے کتاب الاذکار میں فرمایا، سُنن، لسانی اور ابن سنی کی کتاب میں عبد اللہ بن جعفر کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان کلمات کی تلقین فرمائی اور فرمایا جب کوئی مصیبت آفت آجائے تو یہ پڑھ لینا :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَسِيرُ الْعَظِيمُ ، سُبْحَانَكَ يَا رَبِّ

اللَّهُ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔“

حضرت عبداللہ بن جعفر اس کی تعین کرتے اور بیمار پر پڑتے کر دم کرتے اور بیسیوں  
جہ سے جسے غربت کا احساس ہوا سے سکھاتے۔ نووی نے کہا موٹوک بخار کا مریض  
مغتربہ وہ عورت جس کا رشتہ خاندان سے باہر کیا گیا ہو۔ فرمایا کتاب بن سنی میں  
آتا وہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو  
لکڑی سورۃ البقرہ کی آخری آیات تکلیف و مصیبت میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی  
فرمائے گا۔

الدیلمی نے مسند الفردوس میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی صلی اللہ علیہ  
م کا یہ فرمان نقل کیا، جو تکلیف کے وقت آیۃ الکرسی پڑھے، اللہ اس کی مدد فرماتا ہے۔  
حاکم وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی، کہ جب مجھے کوئی  
حرف پہنچی، جبریل علیہ السلام نے آکر کہا، اے محمد! یہ فرماؤ، میں نے اس زندہ ذات  
میں وسوسہ کیا جو نہ مرے گی اور سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے کوئی بیٹا نہ  
یا اور سلطنت میں جس کا کوئی شریک نہیں اور جس کو ذلت سے بچانے والا کوئی نہ گا۔  
میں اور اس کی خوب بڑائی بول :-

ابن السنی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زبانی نبی کریم صلی اللہ علیہ  
سلم کا یہ ارشاد نقل کیا۔ بے شک مجھے ایسے کلمہ کا علم ہے۔ جسے خود مصیبت زدہ پڑھے۔  
مس کی تکلیف دور ہو۔ وہ ہے میرے بھائی یونس علیہ السلام کا کلمہ، جو اندھیروں میں  
ان کی زبان سے نکلا تھا۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ“

ترجمہ: تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو پاک ہے، بے شک میں زیادتی کرنے والوں میں ہوں۔

ابن الضریس نے یحییٰ بن کثیر سے روایت کی، جو صبح کے وقت سورۃ یس پڑھے  
شام تک خوشی میں رہے گا۔ اور جو شام کو پڑھے صبح تک خوشی میں رہے گا۔ ہمیں یہ

بات تجربہ کرنے والوں نے بتائی ہے ۔

امام احمد نے اپنی مسند میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا، جس کسی کو مصیبت پہنچے اور وہ کہے ۔

”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ اَجِدْنِيْ فِيْ مُصِيبَتِيْ  
وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا“

”بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔  
اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس کی جگہ اس سے  
بہتر عطا فرما“

اللہ اس کو اس مصیبت میں اجر دے گا اور اس کی جگہ بہتر عطا فرمائے گا۔  
عقيلي نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ  
نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ کثرت سے پڑھو، بے شک یہ تکلیف کے  
دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں کمتر دروازہ غم ہے۔

ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب نبی صلی اللہ  
کو کوئی بات پریشان کرتی تو آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھا کر پڑھتے۔ سُبْحَانَ  
اللّٰهِ الْعَظِيمِ اور جب خصوصی دعائیں مانگتے تو يٰ اَحْيٰى يٰ اَقْيُوْمَ فرماتے؛  
امام احمد نے عبد بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جب نبی

علیہ وسلم کو کوئی مسئلہ پیش ہوتا تو آپ فرماتے،  
”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ  
الْعَظِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ“

ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب کبھی نبی  
اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ پڑھتے ۔

”يَا حَسْبِيَ يَاقِيَوْمُ يَرْحُمَتِكَ اسْتَفِيتُ“

اسی کو حاکم نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں روایت کیا  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غم و الم کی حالت طاری ہوتی۔ تو آپ فرماتے:

بخاری و مسلم وغیرہ محدثین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ  
صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف کے وقت پڑھتے تھے۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَسَبُّ الْأَرْضِ وَرَبِّ

الْعَرْشِ الْكَرِيمِ“

اور طبرانی نے یہ اضافہ کیا ہے۔

”إِصْرَفْ عَنِّي شَرَّ فُلَانٍ“

فلاں کا شر مجھ سے پھیر دے۔

الشجر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی، کہ مجھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے پریشان دیکھا تو فرمایا، اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہو تمہارا  
من میں اذان کہے، کہ یہ پریشانی کا علاج ہے فرمایا میں نے ایسا ہی کیا، تو میری  
پریشانی جاتی رہی۔

طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اے اولاد عبد المطلب! جب تم پر کوئی غم یا سختی نازل ہو تو یہ  
ہا کرو۔

”اللَّهُ اللَّهُ سُبُّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ“

نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

روایت کیا کہ جب تم پر غم و الم نازل ہو تو سأت باریہ دُعا پڑھے۔  
 ”اَللّٰهُ اَکْبَرُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا“

ایک روایت میں ہے جب تم میں سے کسی پر رنج و الم یا بیماری وغیرہ کا  
 حملہ ہو تو تین باریہ کہے۔

”اَللّٰهُ سَبَّحَ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا“

اس کو الخطیب نے اسماعیلی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

الجامع الصغیر میں ہے جب تم میں سے کسی کو غم و الم کا سامنا ہو تو کہے

”اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا“

اس کو طبرانی نے الاوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

المناوی نے کہا، اللہ کے اسم مبارک کا تکرار حصول لذت کے لیے ہے

فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب صدق دل اور خلوص نیت سے کہے تو رنج و غم

ہوں گے؟ انہو

ابو نعیم نے شداد بن ادس رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کا یہ ارشاد نقل کیا کہ۔

”حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“

ہر خوف زدہ شخص کے لیے حفاظت ہے۔

ابن ابی الدنیا نے الذکر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت

کی کہ جب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پریشانی ہوتی تو آپ اپنا دست

اپنے سر اور داڑھی مبارک پر پھیرتے پھر اوپر کو سانس لیتے ہوئے فرماتے

”حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ“

”مجھے اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز“

اور جب کبھی نبی علیہ السلام کو رنج و دکھ پہنچتا تو سأت باریؑ ۔

حَسْبِيَ اللَّهُ مِنْ الْعِبَادِ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِ مَنْ سَوَاتِ رِاقِ

مِنَ الْمَرْتَدِّ وَقَيْنَ حَسْبِيَ الَّذِي هُوَ حَسْبِي حَسْبِيَ اللَّهُ الَّذِي

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

سو جو کوئی اسے پڑھے، اللہ اسے دنیا و آخرت کے تمام آرام سے محفوظ فرمائے گا۔

صحیح (سنن) ابو داؤد میں ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی صبح و شام سأت باریہ پڑھے ۔

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ

الْعَظِيمِ ۝

اللہ اس کے تمام رنج و الم کو دور فرمائے گا: پتھے ہوں یا جھوٹے:

فوائد السنوسی رحمہ اللہ میں ہے جو کوئی آیت مبارکہ ثَمَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ آخِرَتِكَ۔

اور آیت مبارکہ تَحْتَدُّ رَسُولُ اللَّهِ آخِرَتِكَ لکھ کر اپنے پاس (گلے یا بازو پر باندھ کر) رکھے۔

تمام حالات میں اس پر لطف و کرم رہے گا۔ اللہ دشمنوں پر اس کی مدد فرمائے گا تمام

رنج و غم اس سے دور ہوں گے۔ یہ دونوں آیتیں ظاہری و باطنی امراض سے نجات

دینے میں بہت مفید ہیں، صاف شکرے برتن پر لکھ کر دھولیں، زیتون اور گلاب کے

عرق میں ملا کر مچھوڑے پھنسی اور زخموں اور ورم پر لگائیں، «نشا اللہ» جلد ہی آرام

آجائے گا۔ یہ نسخہ مجرب ہے صحیح ہے۔ یہ دونوں آیتیں تمام حروفِ معجمہ کی جامع ہیں۔

الذیربی نے شیخ ابوالعباس المحرّتی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ رنج و

غم کے ازالہ کے لیے یہ دُعا مانگی جائے ۔

يَا مَنْ كَرَّمَهُ لَا يُحَدُّ وَقَضَاهُ لَا يَرُدُّ وَصَفَتُهُ لَا تُهَوِّتُ

أَحَدٌ نَآخِرُ سُوْرَةٍ تَكْ - أَفْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَدَفْعُ

وَبِنَا آتَا آهْلُهُ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَآهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَصَلَّى  
اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

جیسا کہ عارف باللہ سیدی شیخ علوان الحموی نے اپنی کتاب ”مصبیۃ الہدیہ  
ومفتاح الولاية“ میں ذکر کیا ہے ربیع والم کو دہر کرنے کے امام عارف باللہ  
ابوالفضل یوسف بن محمد المعروف بابن النخوی کی دعا المستقرجہ ہے۔ یہ بزرگ مغرب میں  
دہی مقام رکھتے ہیں جو مشرق میں امام غزالی۔ اس میں چالیس اشعار ہیں۔ پہلا شعر یہ ہے  
اِشْتَدَّتْ اٰيَاتُهُ تَنْفِرُ حِيٍّ قَدْ اَذِنَ لَيْلُكَ بِالْبَلَحِ  
”پریشانی! تو سخت ہو گئی ہے، ختم ہو جا۔ تیری رات ختم ہونے کا وقت

پہنچا ہے“

شیخ علوان نے کہا قابلِ اعتماد لوگوں کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ یہ  
مطلع اسمِ اعظم پر مشتمل ہے اور جر کوئی اس کے ذریعے دعا مانگے قبول ہو۔ تقی الدین  
سبکی کو جب کوئی تکلیف ہوتی تو یہ شعر پڑھتے، جیسا کہ ان کے صاحبزادے تاج الدین  
رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات میں اسے نقل کیا، بعض نے کہا، جو شخص با وضو ہو کر، حضور قلب  
کے ساتھ اسے چالیس بار پڑھے اور کسی سے بات نہ کرے، پھر اللہ سے سوال کرے۔  
اس کی حاجت پوری ہوگی۔ فرمایا تکالیف کے وقت جن وظائف کو پڑھنا مفید ہے۔  
ان میں سے ایک قصیدہ بردہ شریف ہے۔

ع آمِنٌ تَذَكَّرُ جَلِيَّاتٍ يَذِي سَلَمٍ اَلْحَمْدُ

اس کی بڑی تاثیر ہے۔ یہ بات مجھے سید شیخ سید شریف علی بن میمون مغربی رضی اللہ عنہ  
نے بتائی انہوں نے اس کا سحر بہ کیا ہے۔ میں نے دوسروں میں کلام میں اس کی تائید  
دیگی ہے۔ تکالیف میں جو پڑھا جانا بہتر سمجھا جاتا ہے اس میں شیخ ابونہی کے یہ باتیں  
اِنْ قِيلَ مَتَى ذَاكَ اِنِّیْ لَدَرْجُو عِظْفَةَ اللّٰهِ وَلَا اَقُوْلُ



إِنْ قِيلَ مَتَى ذَاكَ مَتَى - آخر تک

مجھے اللہ کی مہربانی کی اُمید ہے اور اگر پوچھا جائے کب کب ! تو میں کچھ نہیں کہتا ! دعا مانگوں ہو جاتا ہوں (کہتا کالیف کے ازالے کے لیے جن کو آزما یا گیا ہے ان میں ابوالقاسم سہلی کے ابیات ہیں - ۵ یَا مَنْ تَرَى مَا فِي الضَّمِيرِ وَيَتَمَعُّ - آخر تک - جو بڑے مشہور ہیں - اے دل کی باتیں دیکھنے، سننے والے !، اس مقصد کے لیے جو کہا جاتا ہے اور مشہور ہے - ایک جملہ یہ ہے - کَمْ يَلْتَمِسُ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ ، آخر تک ، پھر شیخ علوان فرماتے ہیں خوف و خطر کے مقامات پر جس چیز کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے - وہ امام شافعی کی دعا ہے - آگے اس کو ذکر کیا ہے - وہ وہی دعا ہے جو اس خاتمہ سے کچھ پہلے طبقات ابن شُبکی کے حوالہ سے ذکر ہو چکی ہے - جو دراصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ دعا ہے جو آپ نے غزوہ احزاب کے موقع پر مانگی تھی - جسے امام شافعی نے روایت کیا ہے جیسا کہ گذر چکا ہے - میں کہتا ہوں ازالہ کالیف کے لیے ابن نسوی کی مناجات کی طرح امام غزالی کی مناجات بھی ہے ، جس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے -

السَّيِّدَةُ أَوْدَتْ بِالْمُهَجَةِ يَا رَبِّ فَعَجِّلْ يَا لَقَدِ جَحَّ

ترجمہ : سختی کی آندھی چل پڑی ، اے رب جلد مشکل آسان فرما -

یہ دونوں بزرگ معاصر تھے - انشاء اللہ یہ تمام قصائد و ابیات اور ان کے مناسب استفادات ، اپنی کتاب ”جامعہ الثناء علی اللہ“ میں ذکر کروں گا - جس میں میں نے ابتدا سے آج تک مقدارِ وافر جمع کی ہے - اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاہ و جلال کے صدقے اس کی تکمیل میں میری مدد فرمائے -

# دنیا و آخرت کی تکالیف، جنوں و انسانوں کے شر اور آفات سے حفاظت سے متعلقہ فوائد

شیخ ابوالحسن الشاذلی قدس سرہ العزیز نے کتاب "الاختصاص من الفوائد القدانیة والخواص" میں فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں اس کے لیے کافی ہو جائے۔ تمام مخلوق کے شر سے بچائے اور اپنے وسیع فضل و کرم سے عطا فرمائے، وہ ہر روز رات دن میں **حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ**۔ اس کے حروف کے عدد کے برابر ۴۰۰ بار۔ حدیث میں آیا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آتش نمرود سے اسی وظیفہ کے ذریعے نجات بخشی تھی۔

اس بات کو سید مصطفیٰ البکری نے شرح "حذیب النووی" میں ذکر کیا ہے۔  
البتار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اپنے بستر پر آئے، سورہ فاطر اور سورہ اخلاص پڑھے یعنی **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** آخر تک تو توموت کے سوا ہر چیز سے محفوظ ہو گیا۔  
امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں سورہ البقرہ پڑھی جائے۔ اس میں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

دارمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی، جو شخص سورہ البقرہ کی پہلی چار آیات، آیت الکرسی اور اس کے بعد والی دو آیات، اور سورہ البقرہ کی آخری تین آیات، اس دن اس کے اور اس کے اہل خانہ کے قریب نہ شیطان آئے، نہ

کوئی ناپسندیدہ چیز۔ پاگل پر پڑھ کر دم کیا جائے، انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔  
 امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قصہ صدقہ کے ضمن میں نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔ جب بستر پر آؤ آیت الکرسی پڑھ لو، اللہ کی طرف  
 سے ہمیشہ تم پر ایک محافظ رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا۔  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو، اُس نے تم سے سچ کہا، حالانکہ وہ بڑا  
 جھوٹا ہے۔

الحاملی نے اپنے فوائد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ایک شخص  
 نے کہا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے  
 فائدہ دے، فرمایا آیت الکرسی پڑھا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تیری، تیری اولاد کی، تیرے  
 گھر کی یہاں تک کہ تیرے ارد گرد کے چند گھروں کی بھی حفاظت فرمائے گا۔  
 الدینوری نے اپنی کتاب المجالستہ میں حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت  
 نقل کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے،  
 انہوں نے کہا ایک سرکش جن آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔ لہذا جب  
 آپ بستر پر تشریف لائیں تو آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔

ابن السنی نے حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا، میری امت کے لیے ڈوبنے سے بچنے کی نوحہ یہ ہے۔ کہ جب کشتی میں سوار  
 ہوں تو یہ پڑھیں۔

يٰۤاَيُّهَا اللّٰهُ فَجِّدْهَا وَمُدِّسَهَا اِنَّ رِبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ  
 ”اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور ٹھہرنا، بے شک میرا رب بخشنے والا  
 مہربان ہے“

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ - ..... پوری آیت۔

الصابونی رحمہ اللہ نے المسائتین میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ آیت چوری سے حفاظت ہے۔

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ آوَادُ عُوا الرَّحْمٰنَ ..... آخر تک۔

امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جس بندے پر مال و اولاد کا انعام فرمائے اور وہ کہے۔

”مَا شَاءَ اللَّهُ لَدَقُوَّةِ آيَاتِ اللَّهِ“۔ ”وہ موت کے سوا کوئی آفت ان پر نہیں دیکھے گا“

ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

نقل کیا، کہ جو کوئی سورۃ الدخان مکمل، سورۃ غافر شروع سے اَلَيْهِ الْمَصِيرُ تک۔

اور آیۃ الكرسی، شام کے وقت پڑھے، صبح تک محفوظ رہے گا اور جو کوئی ان کو صبح کے

وقت پڑھے، شام تک محفوظ رہے گا۔

دارمی نے یہ لفظ نقل کیا ہے۔ تَمْ يَتَوَشَّهًا يَكْرَهُهُ، کوئی ناپسندیدہ

چیز نہیں دیکھے گا۔

حافظ سیوطی نے ”الاتقان“ میں فرمایا،  
**حافظ سیوطی علیہ الرحمہ کی حکایت** لطیف ترین حکایت وہ ہے جسے ابن

الجوزی نے ابن ناصر سے انہوں نے اپنے شیوخ سے میمونہ بنت شاقول بغدادیہ کے

حوالہ سے بیان کیا، میمونہ بغدادیہ فرماتی ہیں، ہمارے پڑوسی نے ہمیں ستایا، میں نے

دونفل پڑھے، اس طرح کہ ہر سورۃ کی پہلی آیت تلاوت کی، اس طرح میں نے قرآن

ختم کر لیا، پھر دُعَا مانگی الٰہی ! اے ہمارے لیے کافی کر دے۔ پھر میں سو گئی، پھر

میری آنکھ کھلی۔ دیکھتی کیا ہوں کہ سحری کا وقت ہے، اور وہ ہماری طرف آرہا

ہے۔ اس کا پاؤں پھسلا گرا اور فر گیا۔

ابن سعد اور ابویہقی نے ابوالعالم عن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے یہ

روایت کی کہ میں نے کہا، یا رسول اللہ! ایک شریعت مجھے تنگ کرتا ہے، فرمایا یہ پڑھا کرو۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَاتِ الَّتِي لَا تَجَاوِزُ مِنْ يَدٍ وَلَا تَجِدُ

مِنْ شَرِّ مَا ذَكَرَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْشَدُ جُ

مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْشَدُ فِي السَّمَاءِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْهَا

وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَائِفَةٍ إِلَّا طَائِفَةً يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ

میں اللہ کے ان کامل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں، جن سے نہ نیک آگے

بڑھ سکے نہ بند، اس کی زمینی مخلوق کی شر سے اور جو زمین سے نکلے

اس کے شر سے اور جو آسمان میں اوپر چڑھتا ہے اس کے شر سے اور

جو آسمان سے اترتا ہے۔ اس کے شر سے، اور ہر رات کو آنیوالے

کے شر سے، نہ اس سے جو بھلائی کے ساتھ رات کو آئے۔ اے بہت

رحم فرمانے والے

فرمایا میں نے اس پر عمل کیا سو اللہ نے اس کو مجھ سے دفع کیا۔

طبرانی نے صغیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا، جب کسی بستی میں اذان دی جائے، اللہ اس کو اس

دن کے عذاب سے بچا لیتا ہے۔

ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت

کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کے ہاں بچہ پیدا ہو، اس کے دائیں کان

میں اذان دے اور بائیں میں اقامت، اس بچے کو ام الصبیان (سوکڑا) کی بیماری

نہ ہوگی۔

حدیث شریف میں ہے جو شخص پڑھے۔

اللَّهُمَّ سَبِّ السَّمُوتِ السَّبْعِ وَ سَبِّ الْعَرَشِ الْعَظِيمِ أَكْفِيَنِي

كُلُّ مُهِمٍّ مِّنْ حَيْثُ شِئْتُ مِّنْ آيِنٍ شِئْتُ ۚ

اے اللہ! سائے آسمانوں اور عرش عظیم کے مالک! مجھے کفایت کر ہر پریشانی سے جہاں کہیں سے چاہے! اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی دور فرمائے گا۔

اس کو الخرائطی نے اپنی کتاب ”مکام الاخلا“ میں ذکر کیا ہے۔

الخرائطی نے ”مکام الاخلا“ ہی میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً

روایت نقل کی کہ جب تمہیں کسی سے، کسی قسم کا خوف ہو تو یہ پڑھو، -

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبَّ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَیْلَ

وَاسْرَافِیْلَ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ فُلَانٍ فَاَشْيَاعِهِ اَنْ یَّقْرَطُوْا

عَلٰی اَوْ اَنْ یَّتَفَفَّوْا عَلٰی عَرْجَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰهَ

اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ -

اے اللہ! سائے آسمانوں اور جو مخلوق ان میں ہے اس کے مالک!

جبریل اور اسرافیل کے مالک! میری پناہ بن جا، فلاں اور اس جیسوں

سے، کہ مجھ پر زیادتی کریں، یا چڑھ دوڑیں۔ تیری پناہ غالب اور

تیری حمد و ثنا بلند مرتبہ ہے۔ اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت

نہیں اور بدی سے پھیرنے اور نیکی کرنے کی طاقت تیرے ہی سہارے ہے۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی شام کے وقت -

”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّهُ اِشْمٌ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ هٰی وَلَا

فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ“

تین بار پڑھے، اسے صبح تک ناگہانی مصیبت نہیں پہنچے گی۔ اور جو کوئی صبح کے وقت

اسے تین بار پڑھے، شام تک ناگہانی مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اسے ابو داؤد اور

ابن حبان اور ابو داؤد بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

ترمذی کی روایت میں ہے۔

”لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ“

اسے کوئی شے ضرر نہ دے گی۔

ترمذی نے اسے صحیح، حسن کہا ہے۔

مشکوٰۃ میں حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص ہر روز صبح و شام تین بار۔

”يُنِيبُ اللّٰهُ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الدُّرِّ وَفِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“

”اس کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان میں کوئی چیز کیف

نہیں پہنچا سکتی۔ اور وہی سُنے جانے والا ہے“

پڑھے اسے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہو گیا، ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا دیکھتے ہو؟ سن لیجیے حدیث وہی ہے جسے میں سُنکھے سُنا چکا ہوں۔ لیکن میں نے اسے پڑھا ہی نہیں تاکہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے کرے۔ اسے ترمذی، ابن ماجہ اور ابو داؤد نے روایت کیا۔

ابن الحاج نے المدخل میں لکھا ہے کہ ایک شخص سخت پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ اس نے اپنی پریشانی شیخ ابن ابی جبرہ صاحب ”مختصر البخاری“ سے بیان کی۔ شیخ نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے اشارہ کرتے ہوئے اس شخص کے لیے یہ وظیفہ مقرر فرمایا۔

تَوْبَارُكُ اللّٰهُ، تَوْبَارُكُ اللّٰهُ، تَوْبَارُكُ اللّٰهُ اَلْبَدَ۔ پڑھ کر یہ پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاَوْتَى۔ تَوْبَارُكُ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ۝

پھر بارہ رکعات نفل پڑھے، اس کے بعد جو ذہن میں آئے دُعا مانگے۔ پھر دو نفل پڑھے۔  
آخر میں سچا پس آیات اور سورہ البقرہ کی آخری آیات پڑھے، پھر جو بیس رکعت نفل پڑھے۔  
پھر یہ دعا مانگے۔

الہی حل کرنا تو بس تیرا حل کرنا ہے۔ سو ہم سے ہر تکلیف و مصیبت دُور  
فرما۔ اے وہ جس کے ہاتھ میں حل کرنے کی کنجیاں ہیں، اور جن و انسان  
جو بھی ہمارا بُرا چاہا ہے۔ تو ہمیں کفایت فرما، اور اپنے حکم و قدرت سے  
اپنے مضبوط ہاتھوں سے اُسے ہم سے دُور فرما۔ بے شک تو بہر چاہے  
پر قادر ہے۔

اس نے اس پر عمل کیا، تو اس کی تمام تکلیف و پریشانی دُور ہو گئی۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی خواب میں، جس کا ذکر ہوا، فرمایا، جو کوئی  
صدقہ نیت سے اس پر عمل کرے گا، اللہ اس کی اس دن کی تکلیف دُور فرمائے گا۔  
کیسی ہی کیوں نہ ہو۔

سیدہ مصطفیٰ البکری نے امام نووی کی حزب پر لکھی گئی اپنی شرح میں دو بیت

لکھے ہیں :۔

غَنَى لِي بِإِسْمِ مَنْ أَحْبَبْتُ وَخَلَيْتُ كُلَّ مَنْ فِي الْوُجُودِ بَيْنِي وَبَيْنَهُ  
ترجمہ: ”میرے آگے میرے محبوب کے نام کا گانا گا۔ اور تمام کائنات کو تیرا چلانے  
کے لیے چھوڑ دے۔“

لَا أَبَالِي وَإِنْ أَصَابَتْ فُؤَادِي إِنَّهُ لَا يُضِرُّ شَيْئًا مَعَ اسْمِهِ۔  
ترجمہ: ”مجھے کچھ پرواہ نہیں، اگرچہ میرے دل پر لگے۔ بے شک اس کے نام کے  
ساتھ کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی۔“



امام احمد، طبرانی اور نسائی وغیرہ نے روایت کی، جیسا کہ حسن حصین میں ہے۔  
 کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جب کوئی شیطان وغیرہ سے خوف  
 محسوس ہو یہ کہے۔ میں اللہ کریم کی ذات کی پناہ مانگتا ہوں، جو نفع دینے والی ہے۔  
 اور اللہ کے ان مکمل کلمات کی جن سے کوئی نیک و بد بچ نہیں سکتا۔ اس کی مخلوق کے  
 شر سے۔ جسے اس نے ہر طرف پھیلا رکھا ہے۔ اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے، اس کے  
 شر سے۔ اور جو اس میں چڑھتا ہے اس کے شر سے، اور جو کچھ اس نے زمین میں پھینکا  
 اور جو کچھ زمین سے نکلتا ہے اس کے شر سے، رات دن کے فتنوں کے شر سے اور  
 سوائے مہلائی کے رات کو آنے والے کے شر سے۔ اے رحمن،

السفیری رحمہ اللہ نے ابن القیم کی کتاب "اللب" کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دس  
 چیزوں پر عمل کرنے سے انسان شیطان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

۱۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ پڑھنا۔ دوم۔ معوذتان پڑھنا۔

سوم۔ آیۃ الکرسی پڑھنا۔ چہارم۔ سورۃ البقرہ۔

پنجم۔ سورۃ البقرہ کی آخری آیات۔ اَمَنْ الرَّسُوْلُ سے آخر تک۔

ششم۔ لَا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ جو کوئی اسے توبار پڑھے تو یہ شیطان سے بچاؤ

ہوگا۔ ہفتم۔ اللہ کا ذکر۔

ہشتم۔ وضو کرنا۔ نہم۔ نماز۔

دہم۔ فضول بات، فضول کھانا، کم نظر اور لوگوں سے کم میل جول۔ کہ شیطان انہی

چار دروازوں سے ابن آدم پر مُسلط ہوتا اور اپنا مقصد پورا کرتا ہے۔ ہم اللہ سے

سوال کرتے ہیں کہ شیطانی چال سے ہمیں بچائے۔

نوائد الشرجی رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان :-

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ  
بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا، وَجَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ  
يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ  
وَخُذْ وَتَلَّوْا عَلَى آذَانِهِمْ نُفُورًا، فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ  
حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ  
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ - اور اللہ کا فرمان - قَسِيكَفِيكَهُمْ اللَّهُ وَهُوَ  
الَسَّمِيعُ الْعَلِيمُ “

ان آیات کو اگر اس آدمی پر پڑھا جائے جو اس کے بارے میں غلط خیالات  
رکھتا ہے۔ اللہ کے حکم سے یہ صورتِ حال ختم ہو جائے گی۔ اگر اونٹنی ٹاکی میں پیٹ کر  
خوف کھانے والے کے جسم سے باندھ دیا جائے، انشاء اللہ پھر بھی یہ پریشانی دور  
ہو جائے گی۔

فوائد الشرحی میں ہے۔ بعض علما نے کہا، جو کوئی سورہ اخلاص کی ہمیشہ تلاوت  
کرتا رہے، دنیا و آخرت کی ہر بھلائی پائے گا اور ہر شے سے محفوظ رہے گا۔ انشاء اللہ۔  
مجھو کا پڑھے تو سیر ہو، پیاسا پڑھے سیراب ہو، اگر ہرن کے چمڑے پر بکھ کر اپنے پاس  
رکھے تو اللہ کے حکم سے جنت، انسان یا کیڑے مکوڑے، کوئی شے نقصان دینے کے لیے  
اس کے قریب نہ آئے گی۔

الد میری نے اپنی کتاب ”حیوۃ الحیون“ میں سکری پر کلام کرتے ہوئے فرمایا،  
ابو محمد عبد اللہ بن سبکی بن الہیثم المصعبی، شافعی مسلک کے اماموں میں سے، مُصَنَّفُ البیان  
کے ہم عصر صالح و عالم یعنی عالم تھے۔ ان کی کتابوں میں سے ایک احترازات المذہب  
والتعلیل ”علم فقہ میں ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ کچھ لوگوں نے ان پر تلواریں چلائیں،  
لیکن تلواروں نے اس کا بال بیک نہ کیا۔ جب اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے

نے فرمایا، میں بڑھا کرتا تھا

وَلَا يُوَدُّهُ حِمَظُهُمْ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ  
حَفَظَةً ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيزٌ ۚ فَإِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ حَافِظًا  
وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۚ لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ ۚ إِنَّا تَحَوَّنَا نَزْلَ الذِّكْرِ  
وَنَآلَهُ لَحَافِظُونَ ۚ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ تَرَجِمٍ ۚ وَجَعَلْنَا  
السَّمَاءَ سَقْفًا مَحْفُوظًا ۚ وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۚ وَ  
حِفْظًا ۚ ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۚ وَرَبُّ عَلَى كُلِّ  
شَيْءٍ حَفِيزٌ ۚ اللَّهُ حَفِيزٌ عَلِيمٌ ۚ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِرَکِیلٍ  
وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا  
تَفْعَلُونَ إِنَّ كُلَّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۚ إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ  
لَشَدِيدٌ ۚ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِي وَيُعِيدُ ۚ وَهُوَ  
الْغَفُورُ الْوَدُودُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ فَعَّالٌ لَمَّا يُرِيدُ ۚ  
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۚ بَلِ  
الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۚ وَاللَّهُ مِّنْ وَرَائِهِم  
مُحِيطٌ ۚ بَلْ هُوَ قَرِيبٌ مِّمَّنْ يَلْمِزُوكَ فِي نَوحِ مَحْضُوظٍ ۚ

پھر کہا ایک دن میں ایک جماعت کے ہمراہ نکلا، ہم نے ایک بھیڑیے کو ایک  
اپا بچ بکری سے کھیت دیکھا، جو بکری کو کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا تھا۔ جب ہم ان  
سے قریب ہوئے تو بھیڑیا چلا گیا۔ ہم بکری کے پاس آئے تو اس کی گردن میں پٹے  
پر یہ آیات (مذکورہ) لکھی پائیں۔ (اصحیٰ ۲۵) میں فوت ہوئے۔

حافظ ابو زرعه رازی کہتے ہیں  
گورگان و جرجان، شہر میں

## حافظ ابو زرعه رازی کا بیان

آگ بھڑک اٹھی جس سے نو ہزار مکان اور ان میں موجود اتنی ہی تعداد میں قرآن مجید جل گئے۔  
مگر ہر نسخے میں درج ذیل آیات محفوظ رہیں۔

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ، وَعَلَى اللَّهِ ذَلِي تَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ،  
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ، وَإِنْ تَعُدُّ  
نِعْمَتَهُ اللَّهُ لَا تَحْصُوهَا، وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا  
إِيَّاهُ، تَنْزِيلًا مِّنْ خَلْقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ الْعُلَى،  
الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَىٰ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا  
فِي الْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ- يَوْمَ لَا يَنْفَعُ  
مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَن آتَىٰ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ، إِنْشَاءً  
طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَنْتِنَا طَائِعَتَيْنِ، وَمَا خَلَقْتُ  
الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ، مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ  
رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعَمُوا إِنْ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ  
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينِ، وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ،  
فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِفُونَ-

کہا میں نے یہ آیتیں لکھ کر جس سامان، مکان اور دکان وغیرہ میں رکھیں اللہ  
نے اس کی حفاظت فرمائی۔ اکمال الدمیری نے یہ کچھ نقل کر کے کہا، میں کہتا ہوں یہ  
مفید و مجرب ہے۔

اور کہا اشعری، ابن عطیہ اور القزطبی وغیرہ نے سالم بن ابی الجور سے روایت  
نقل کی، کہتے ہیں ہمارا ایک قرآن کریم کا نسخہ جل گیا لیکن اس میں فرمان باری تعالیٰ-

آلَا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الْأُمُوتُ ۔۔۔ پہنچ گیا اور ہمارے ہاں بھی قرآن کریم کا ایک نسخہ پانی میں ڈوب گیا تھا، اس میں بھی ہر شے پانی میں محو گئی تھی لیکن یہ آیت باقی رہ گئی تھی۔ اور کہا کہ ابو عمر بن عبد البر نے التمشید میں سعید بن مسیب کا یہ قول نقل کیا ہے۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جو شخص شام کے وقت پڑھے سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ اے اسے بچھو نہیں کاٹے گا۔ ابن عبد البر کی التمشید میں ہی حضرت یحییٰ بن سعید انصاری کے احوال میں ابن وہب سے روایت ہے کہ مجھے ابن سمعان نے خبر دی کہ میں نے اہل علم کو کہتے سنا جب کسی انسان کو ڈسا جائے مثلاً بچھو یا سانپ ڈنگ مارے تو ڈسا جانے والا یہ آیت پڑھے۔ "نُودِي اَنْ بُدِيَكَ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ"

الدمیری نے | **سانپ اور بچھو کے شر سے بچنے کیلئے الدمیری کا قول** | یہ بھی کہا کہ

سانپ اور بچھو کے شر سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سوتے وقت تین بار پڑھے:-  
 "أَعُوذُ بِرَبِّ آوْصَافِهِ السَّمِيَةِ مِنْ كُلِّ عَقْصٍ يَحْيِيَةٍ  
 سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ اِنَّا كَذَّابُكَ بِخِزَالِ الْمُحْسِنِينَ، أَعُوذُ  
 بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔"

اور حافظ امام فخر الدین عثمان بن محمد بن عثمان النوزری نے جو آج کل مکہ مکرمہ میں آئے ہوئے ہیں۔ بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ میں شیخ تقی الدین حورانی سے علم الفرائض (میراث) پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بچھو کل آیا۔ شیخ نے اسے پکڑ کر ہاتھوں میں اُچھانا شروع کر دیا۔ میں نے کتاب اپنے ہاتھ سے رکھ دی۔ فرمایا پڑھیے، میں نے کہا آپ اس کا فائدہ جانتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ تیرے پاس بھی یہ فائدہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ کہنے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا، جو

شخص صبح و شام پڑھے۔

”بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَفْضُلُ مَعَهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ

وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ“

اسے کوئی شے نقصان نہیں پہنچاتی اور میں نے شروع دن میں اسے پڑھ لیا ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں شہید کی مکھی کی بنیاد ہٹ (آواز) سے بھی پوشیدہ تر شرک ہے اور عنقریب میں تمہیں بتاؤں گا کہ اگر تم نے اسے زبان سے سمجھ کر پڑھ لیا تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تم سے چھوٹا بڑا ہر شرک دور کر دے گا۔ یہ پڑھا کرو:-

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَأَنَا أَعْلَمُ

وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ“

اسے تین بار پڑھو۔ اس کو حکیم ترمذی نے ”نوادرا اصول“ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

المنادی رحمہ اللہ نے اپنی شرح صغیر میں فرمایا، چھوٹا شرک جیسے تمہارا کہنا جو اللہ چاہے اور تم چاہو۔ اور بڑا شرک جیسے ریا، جب بھی تمہارے دل میں شرک کی کوئی قسم کھٹکے اسے تین بار پڑھ لو کیونکہ تجھ سے دور وہی کر سکتا ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ جب تو نے اس کی پناہ مانگی تو وہ تجھے پناہ دے گا۔ الشرحی نے کہا میں نے بعض علما کی تسریر دیکھی، کہ جب تم کسی انسان سے جن نکالنا چاہو تو اس کے دائیں کان میں سات بار آذان کہو، اور فاتحہ، معوذتین آیۃ الکرسی، والسماء والطارق، سورۃ حشر کا آخری حصہ اور سورۃ الصافات پورے پڑھو۔ اس سے وہ جن گویا آگ میں جل گیا۔“

## قضاے حاجات کیلئے فوائد

المحاملی نے اپنے امالی میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ جو شخص اپنی حاجت براری کے لیے سورہ تس کو امام بنائے اس کی حاجت پوری ہوگی۔ حافظ سیوطی نے کہا اس کی شاہد داری کی مرسل روایت ہے۔ میں نے کتاب المنہج الخف کے حاشیہ میں بعض افاضل کی یہ تحریر دیکھی۔

## قضاے حاجت کے لیے بڑا فائدہ

نماز فجر کے بعد چار بار سورہ تس اس طرح پڑھو، لفظ تس سات بار اور جب ذیٰ تقدیر العزیز العزیم۔ تک پہنچو تو اس لفظ کو ۱۴ بار پڑھو۔ اور جب سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ۔ پہنچو تو اس کو سات بار پڑھو۔ اور فرمان باری تعالیٰ۔ اَوَّلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ هٰذَا یَقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلٰی وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِیْمُ۔ ... پر پہنچے تو اسے بارہ مرتبہ پڑھے۔ پھر ایک بار فاتحہ، پھر یسیر القدر التَّحِیْمَ ایک بار پھر جو چاہے دعا مانگ قبول ہوگی۔ لہذا صرف ضروری دعا مانگنا۔ بے شک یہی اسم اعظم ہے۔ اسے یاد رکھ لے۔ الخ

اور فوائد امام شرجی میں قضاے حاجت کی صورت، شیخ ابوالقاسم القشیری رحمہ اللہ کی کتاب ”آداب الفقراء“ کے حوالہ سے اس طرح منقول ہے۔ تازہ وضو کر کے دو تشہد اور دو سلاموں کے ساتھ پھر رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تس بار پڑھے۔ سَبَّحْنَا اَیَّتَا مِنْ تَدُنْكَ حَسْبَتْ وَهَیَّتِ لَنَا مِنْ اَمْسَانَا وَتَشَدَّاء۔ دوسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار پڑھے۔ رَبِّ

اَشْرَحْنِي مَسْدِرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔  
 تیسری رکعت میں فاتحہ کے بعد دس بار پڑھے۔ فَسَدَّ كُرْدُونَ هَذَا قَوْلُكُمْ وَاقْوُوا  
 اَمْرِي اِلَى اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ۔ چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد سَبَّحَا  
 اَتَمِّمْنَا نُورَنَا ..... آخر تک پوری آیت دس بار۔ پھر سلام پھیر کر فارغ ہو تو سر  
 بسجود ہو کر اکتالیس بار پڑھے۔ لَا اِلهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ  
 الظَّالِمِيْنَ۔۔۔۔۔ پھر اپنی حاجات مانگے، اللہ کے حکم سے پوری ہوگی۔ الخ  
 امام یافعی نے اپنی کتاب ”الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم“ میں  
 بسم اللہ اور قضاے حاجت کے لیے یہ وہ نسخہ ہے جس کو میں نے بعض عارفین کے  
 کلام سے نقل کیا ہے اور یہ ایک خط تھا جسے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ  
 عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ سے کوئی اہم تر حاجت درپیش  
 ہو۔ تو ایک رقعے میں لکھے۔

”يَسْمِ اللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ۔ مِّنْ عَبْدٍ اِلٰى سَبِّحَ  
 الْجَلِيْلِ۔ اِنِّي مَسْنِي الْفُتُوْرَا نَتَّ اَسْجَمُ الرَّاجِيْنَ“  
 ذیل بندے کی طرف سے اس کے جلیل رب کے نام۔ بے شک مجھے  
 تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

اور یہ رقعہ جیسے پانی میں ڈال دے، اور کہے الٰہی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ  
 کی پاک آل اور پسندیدہ صحابہ کرام کے وسیلہ سے میری حاجت پوری فرما۔ اے  
 سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔ اپنی حاجت کا ذکر کر، انشاء اللہ پوری ہوگی۔  
 کہا کہ مجھ سے میرے بعض علما بھائیوں نے ذکر کیا کہ جو کوئی بارہ ہزار مرتبہ  
 يَسْمِ اللّٰهُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمُ پڑھے۔ ہر ہزار کے بعد دو نقل پڑھے اور اللہ تعالیٰ  
 سے جو حاجت چاہے مانگے پھر پڑھنا شروع کر دے۔ جب ہزار تک پہنچے۔ پھر



اسی طرح نماز پڑھے۔ دُعا کرے۔ یونہی تعداد مذکورہ پوری کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

اسی طرح اللہ کے اسمِ اعظم پر کلام کرتے ہوئے آخر میں فرمایا۔ میں نے شیخ ابوالحسن شاذلی کے ہاتھ سے لکھی ہوئی یہ عبارت دیکھی، جو انہوں نے کتاب ”نور الیقین و اشارة اهل التمسکین“ سے نقل کی ”جمعرات کی شام کو غسل کرے۔ اور اپنی نماز کی جگہ نماز مغرب تک اعتکاف بیٹھے۔ پھر ذکر میں مصروف رہے یہاں تک کہ نماز عشا پڑھے۔ اس کے بعد جہاں تک ہو سکے نفل نماز پڑھے۔ وتر کے آخری سجدہ میں سوبار پڑھے۔ یَا رَبُّ یَا رَحْمَنُ یَا حَسْبُ یَا قَسِیْمُ یَا اِیْتَمِیْتُ۔۔۔۔۔۔ اللہ کے حکم سے اس کی حاجت پوری ہوگی۔

یہ بھی کہا کہ جس کو کوئی غم یا فکر لاحق ہو، اس کا سبب نیوی ہو یا دینی۔ بوضوئی وہ جمعرات کو شام کے وقت غسل کرے اور نماز عشا کی ادائیگی تک وہیں بیٹھا رہے۔ اور کسی سے بات نہ کرے۔ وتر کی نماز کی آخری رکعت میں سجدے میں سر رکھ کر پڑھے۔ یَا اَللّٰهُ یَا رَبُّ یَا رَحْمَنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَسْبُ یَا قَسِیْمُ یَا اِیْتَمِیْتُ یَا اَللّٰهُ۔ سوبار پھر اللہ سے اپنی حاجت طلب کرے۔ کسی مسلمان کی بربادی و ضرر کے لیے دُعا نہ کرے۔ ابوالعباس المرسی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو کوئی نماز فجر کے بعد آنے والی دعائیں بار کرے اور اللہ سے اپنی حاجت مانگے، پوری ہوگی۔

”اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِیْنَ یَا ذَا الْجَلٰلِ وَ الْاِکْرَامِ یَا حَسْبُ یَا قَسِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اٰفَعَلْ لِیْ کَذَا وَ کَذَا“

مقاتل بن حیان سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا، جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو وہ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر، کسی سے بات کیے بغیر سوبار

یہ دُعا پڑھے اگر اللہ اس کی حاجت پوری کر دے تو ٹھیک در نہ مقابل پر لعنت بھیجے دُعا یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ  
یَا حَسْبِیْ یَا قِیُّوْمُ یَا حَلِیْمُ یَا قَدِیْمُ یَا دَاۤیْمُ یَا قَرْدُ یَا وَنُرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ -

## گمشدہ چیز پانے کے فوائد (ذرائع)

ابن السنی نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا جانور زمین میں گم ہو جائے تو وہ آواز دے -  
یَا عِبَادَ اللّٰهِ اِحْبِسُوْا - ترجمہ : اے اللہ کے بندو اسے روکو!  
بے شک زمین میں اللہ کے روکنے والے ہیں جو اسے روکیں گے -

امام نووی کی حکایت | امام نووی رحمہ اللہ نے فرمایا، ہمارے بڑے اہل علم شیوخ میں سے ایک نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ان کا جانور، میرا خیال ہے نچر کا فرمایا، بھاگ گیا۔ انہیں یہ حد معلوم تھی، انہوں نے یہ کلمات زبان سے ادا کیے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ کہا کہ میں ایک بار ایک جماعت کے ہمراہ تھا۔ ان کا جانور بدک کر بھاگ اٹھا، وہ اُسے پکڑنے سے عاجز آ گئے۔ میں نے حدیث پاک کے کلمات پڑھے، پس وہ جانور کسی اور سبب کے بغیر، صرف اس کے پڑھنے سے کھڑا ہو گیا۔

ابن السنی نے ہی امام جلیل سید ابو عبد اللہ یونس بن عبید بن دینار مصری تابعی رحمہ اللہ سے روایت کی جن کی جلالت علمی، حافظہ، دیانت اور تقویٰ و طہارت پر علماء کا اتفاق ہے، اور مشہور بزرگ ہیں جو کوئی سخت بدکنے والے جانور پر سوار ہوتے وقت اس کے کان میں یہ آیت کریمہ پڑھے، اللہ کے حکم سے وہ جانور اس

کا تابع فرمان ہو جائے گا۔

”أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

طُوعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُدْجَعُونَ“

کیا اللہ کے دین کے سوا کچھ اور چاہتے ہو؟ اور زمین و آسمان کی ہر چیز خوشی یا ناخوشی سے اس کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے اور تمہیں

اسی کی طرف لوٹنا ہے“

(الدیمیری نے) حیاۃ الحيوان میں اسے نقل کرنے کے بعد کہا: ”اسے پہلے لفظ

”باء“ کے باب میں بَغْلَةً کے تحت گزر چکا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خچر پر سوار ہوئے۔

جو بدکنے لگی، آپ نے اسے روکا اور ایک صاحب سے فرمایا قُلْ أَعُوذُ بِدَبِّ الْفَلَقِ۔

پڑھو، انہوں نے سورۃ الفلق پڑھی۔ خچر سکون میں آگئی“ الخ۔

امام قشیری نے اپنے مشہور ”رسالہ قشیریہ“ کے باب ”کرامات الاولیاء“ میں کہا

ہے۔

کہ جعفر الخلدی کا نیکند ایک  
دریائے دجلہ میں گر گیا۔

## موتی دریائے دجلہ میں گر گیا

ان کے پاس گم شدہ چیز واپس لانے کی ایک مجرب دُعا تھی۔ انہوں نے مانگی تو وہ

نیکند ان کو ان اوراق میں بلا جہنیں وہ ویسے ہی ٹٹول رہے تھے۔

القشیری کہتے ہیں میں نے ابو حاتم سجستانی کو کہتے سنا کہ میں ابو نصر سلج

کو یہ کہتے سنا، وہ دُعا یہ ہے۔

”يَا جَامِعَ النَّاسِ يَوْمَ لَأَسَاطِبُ فِيهِ اجْمَعَةُ عَلَيَّ مَنَّا لَتِي“

ابو نصر سلج کہتے ہیں مجھے ابو الطیب مکی نے ایک کاپی دکھائی، جس میں لکھا

تھا جو کوئی گمشدہ پر یہ دُعا پڑھے، مل جائے گا۔ اس کاپی کے اوراق بہت تھے۔

فقیر یوسف نبہانی اس کتاب کا مولف، اللہ اس کو معاف کرے، عرض پرداز ہے۔  
میں نے یہ نسخہ کئی بار آزمایا اور مفید پایا ہے۔

شہاب الدین احمد شرجی کے فوائد السمتامة به الصلاة والعامة عن  
بعض الصالحين میں لکھا ہے کہ جب کوئی انسان راستہ بھول جائے، اذان  
کہے، اللہ اسے سیدھا راستہ بتا دے گا۔

## فوائد حصول رزق میں آسانی و توسیع اور ادا قرض کے متعلق

اس موضوع پر حافظ سیوطی نے خاص رسالہ تالیف کیا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ  
پیش کیا جاتا ہے۔ ”اللہ کے نام سے شروع، جو رحم فرمانے والا مہربان ہے سب  
تعریفیں بس اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر“  
اس کے بعد عرض ہے کہ ایک پوچھنے والے نے مجھ سے وہ اذکار و افعال  
پوچھے ہیں۔ جو حصول رزق کے لیے حدیث شریف میں آئے ہیں۔ تاکہ تنگ دست اور  
غریب آدمی ان پر لازمی عمل کرے پھر یہی سوال یکے بعد دیگرے کئی بار کیا، میں نے  
ان کے لیے یہ رسالہ تالیف کیا اور اس کا نام ”حصول الرق باصول الرق“ رکھا۔  
میں نے اسے دو فصلوں پر مرتب کیا ہے۔

### پہلی فصل: اذکار و دعائوں کے بیان میں۔

طبرانی نے ”أوسط“ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ نعمت سے نوازے، وہ کثرت سے  
اللہ کا شکر بجالائے وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوں وہ اللہ سے استغفار

معافی دکرے، رَأْسْتَغْفِرُ اللّٰهَ، کہے اور جس کا رزق لیٹ ہو جائے وہ کثرت سے ”لَا  
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ“ پڑھے۔

امام احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل  
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جو استغفار پر ہمیشہ عمل پیرا رہے اور اللہ  
کی ہر تنگی، فراخی میں بدل دے گا۔ اُسے ہر غم سے نجات دے گا، اور اسے ایسے ذرا  
سے رزق دے گا جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں۔“

ابن ابی الدنیا نے اسد بن وادعہ سے مرفوع حدیث نقل کی کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ہر روز ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ“  
..... پڑھے کبھی غریبی اس کے نہیں آئے گی۔

ابو عبیدہ نے ”شعب الایمان“ میں اور حارث بن اسامہ اور ابو یعلیٰ نے اپنی  
مسند میں، ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں، اور بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
جو کوئی ہر رات سورہ واقعہ پڑھے اسے فاقہ کشی کا سامنا نہ ہوگا۔  
ابن مردویہ نے انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد  
نقل کیا، سورہ واقعہ غنی کرنے والی سورہ ہے اسے خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی  
سکھاؤ۔

طبرانی نے ”الادسط“ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا یہ ارشاد نقل کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارنے کا حکم دیا، تو  
آپ خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ دو رکعت نفل پڑھے، پھر اللہ نے ان کو یہ  
دُعا الہام فرمائی۔ اِنِّیْ اَتُوْمِیْرٌۢ بِاٰطٰنٍ وَّظٰہِرٍ کُوْجٰہِنَا ہِیَ سُوْمِیْرِیْ مَعْذِرَتٌ قَبُوْلٌ  
فرما اور میری حاجت پر توجہ فرما، جو مانگوں عطا فرما۔ میرے دل میں کیا ہے؟ تو



اللہ تمہارے دنیا و آخرت کی پریشانیوں کے ازالہ کے لیے اسے ہی کافی کر دے گا۔  
 طبرانی نے اوسط میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی سند کے ساتھ روایت  
 کی جسے القیسی نے حسن قرار دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔  
 ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلٰی عِنْدِ كِبَرِ سِنِيَّ  
 وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ“

الہی! مجھ پر بڑھاپے میں اور آخری وقت اپنا رزق وسیع تر کر دیجیئے۔  
 المستغفری نے الدعوات میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت  
 کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں  
 دشمن سے بچائے۔ تمہارے رزق فراخ کرے۔ رات دن اللہ سے دُعا مانگتے رہو۔  
 بے شک دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔

المستغفری نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کے بعد پڑھا کرتے۔  
 الہی میں تجھ سے سُتھر حلال رزق، فائدہ دینے والا علم اور مقبول عمل  
 مانگتا ہوں؟

المستغفری نے کدار بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آپ نماز جمعہ  
 سے فارغ ہو کر مسجد کے دروازے پر آکر یہ دُعا مانگتے۔

الہی! میں نے تیرا بلا واسنہ، اور تیرا فرض ادا کیا، اور تیرے حکم کے  
 مطابق واپس چلا، مجھے اپنا فضل عطا فرما۔ بے شک تو بہترین رزق  
 عطا فرماتے والا ہے۔

امام بخاری نے الادب المفرد میں اور بزاز و حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما  
 سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوح علیہ السلام نے وفا

کے وقت اپنے بیٹے سے فرمایا، میں تجھے دو باتوں کا حکم دیتا ہوں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور سُبْحَانَ اللَّهِ، کہ یہ ہر شے کی نماز ہے۔ اور اسی کے سبب ہر شے کو رزق ملتا ہے۔

المستغفری نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس بات کا حکم نہ دوں؛ جس کا حکم نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو دیا تھا؛ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ کہ ہر چیز اس کی حمد کے ساتھ پاکی بولتی ہے۔ یہ تمام مخلوق کا وظیفہ ہے۔ ابن عمر اور اسی سے ان کو رزق ملتا ہے۔

المستغفری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! میں تنگ دست ہوں فرمایا تو فرشتوں کی دعا اور مخلوق کی تسبیح سے کہاں غافل پڑا ہے۔ پڑھ۔

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“

طلوع فجر اور نماز فجر کے درمیان توبار۔ دنیا تیرے پاس ذلیل و رسوا ہو کر آئے گی۔ المستغفری نے ہشام بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر اس کی شکایت کی، اور عرض گزار کی کہ مجھے (بیت المال) سے ایک وسق (۲ سیر) کھجوریں عطا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر چاہو تو میں تمہیں حکم دوں؛ اور اگر چاہو تو تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں جو اس سے

بہتر ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِيْ يٰ اَيُّهَا السَّلَامُ مَا قَدَّ وَلَا تُطِغْ فِيَّ

”عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا وَلَا عَوْدِيَّكَ مِمَّا اَنْتَ اَخِيْذُ بِنَاصِيَّتِهِ

وَأَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلُّهُ“

الہی سلامتی کے ساتھ سوتے ہیں میری حفاظت فرما اور میرے متعلق دشمن

حاسد کی نہ ماننا۔ اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس تمام مخلوق سے۔



جس کو تو نے پیشانی سے پکڑ رکھا ہے۔ اور میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو سب کی سب تیرے ہاتھوں میں ہے۔“

المستغفری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تجھے کون سی چیز محبوب تر ہے؟ پانچ سو بکریاں اور ان کا چرواہا یا پانچ کمات جن سے دعا مانگے۔ کہو!

قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَطَيِّبْ لِي كَسْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي خُلُقِي وَلَا تَمْنَعْ عَنِّي مِمَّا قَضَيْتَ لِي وَلَا تُذْهِبْ نَفْسِي رِي شَيْءٍ صَرَفْتَهُ عَنِّي۔

”تم فرماؤ! اے اللہ! میری رُمت کی، خطا، میرے لیے بخش دے۔ میری صفائی صاف کر دے، میرا اخلاق وسیع کر دے۔ اور جو تو نے دینا ٹھہرایا ہے اُسے نہ روک، اور میرا نفس کسی ایسی چیز کی طرف نہ لے جا، جسے تو مجھ سے پھیر چکا۔“

بزاز، حاکم اور بیہقی نے دعاؤں کے باب (الدعوات) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ مجھے میرے والد نے فرمایا، میں تجھے وہ دعا سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی۔ اور انہوں نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھاتے تھے تجھ پر کوہِ احد کے برابر بھی غم والم ہو، اللہ ختم کر دے گا۔ میں نے کہا کیوں نہیں، فرمایا یوں کہو،

”اللَّهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرَحَّمُنِي فَأَرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيْنَا بِهَا عَنْ سِوَاكَ“

”اے اللہ! غم والم کو دور کرنے والے! بے بسوں کی دعا سننے والے!

دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم! تو ہی مجھ پر رحم فرماتا ہے، سو مجھ پر ایسا رحم فرما، جو مجھے تیرے سوا سب سے بے نیاز کر دے۔“

ابوبکر کہتے ہیں مجھ پر قرض کا بوجھ تھا، اور مجھے قرض سے نفرت تھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کاروبار میں برکت دی اور مجھے بار قرض سے نجات دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھ پر اسما کا قرض تھا جس کی وجہ سے مجھے ان سے شرم آتی تھی۔ میں یہ دعا پڑھا کرتی تھی: کچھ ہی عرصہ گزرا کہ اللہ نے مجھے ایسا رزق عنایت فرمایا، جو وراثت یا صدقہ نہ تھا، میں نے وہ قرض بھی ادا کیا، تین اوقیہ عبدالرحمن بن ابوبکر کو دیئے، اور اچھا خاصا مال بچ بھی گیا۔

ابوداؤد اور بیہقی نے باب الدعوات میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوامامہ کو دیکھ کر فرمایا، کیوں پریشان ہو؟ عرض کی قرض اور غم سچا نہیں چھوڑتے۔ فرمایا تجھے ایسا کلام نہ بتاؤں کہ جب اسے پڑھو، اللہ تمہارا غم دور فرما دے اور قرض اُتار دے۔ صبح و شام پڑھے:

”اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُعْثِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ غُيْبَةِ الدِّينِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ“

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں غم و الم سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بُزدلی اور بُخل (کنجوسی) سے۔ اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ اور مردوں کے دباؤ سے۔“

پڑھا کر“ میں نے اسے پڑھا اللہ نے میرا غم کا فور کیا، اور میرا قرض اُتار دیا۔ بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ان کے پاس ایک

مکاتب (وہ غلام جس سے آقا مقرر رقم وصول کر کے آزاد کرے) آیا کہنے لگا، میرے بدل کتابت کی ادائیگی میں مدد دیجیے۔ آپ نے فرمایا، سمجھے وہ کلمات نہ بتاؤں جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے؟ مسجد پر ڈھیروں قرض ہوگا، پھر بھی اللہ ادا کرے گا۔ پڑھ۔

”اَللّٰهُمَّ كُفِّنِيْ بِحَدِيْكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ“

”اے الہی! اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے بچا اور مجھے اپنے فضل سے غیروں سے بے نیاز کر دے“

المستغفری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں۔ اور عرض کی بیشک ان فرشتوں کی غذا تو تسلیل (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) (تسبیح رَبُّعَانَ اللّٰهُ تَحْمِیدُ رَاٰلِہٖمُ دِلّٰہِ) اور تمجید (جَلَّ جَلَدِہٖمُ) ہے۔ ہماری غذا کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس اللہ کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنا کر بھیجا، محمد کی آل میں تیس دن تک آگ روشن نہیں ہوئی۔ ہمارے پاس آئے ہیں اگرچہ تو میں پانچ سو گجے کا حکم دوں، اور چاہو تو پانچ کلمات جو مجھے جبریل نے سکھائے ہیں، بتا دوں؟ کہو نہ۔

”يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ وَيَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ وَيَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِيْنَ وَ  
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الْمَسٰكِيْنِ وَيَا اَرْحَمَ الْوٰجِدِيْنَ“

ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

إِلَهَ آدَمَ وَ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ الْوَالِدُ الْجَبَلِ وَالْفَرْقَانِ  
 قَالِقَ الْحَبِّ وَالشَّوْىِ آعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذُ  
 بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ  
 الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ قَوْفَكَ  
 شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ رُقِيْ هَذَا  
 الدَّيْنِ وَ آغِنَا مِنَ الْفَقْرِ“

(ترجمہ) الہی! سات آسمانوں اور بڑے عرش کے مالک! آدم کے معبود  
 اور ہر چیز کے پروردگار! تورات، انجیل اور فرقان (قرآن) کو نازل  
 فرمانے والے! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! میں ہر ایسی چیز  
 کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، جس کی پیشانی تو پکڑے ہوئے  
 ہے۔ الہی تو ہی اول ہے جس سے پہلے کوئی شے نہیں تو ہی آخر  
 ہے۔ کہ تیرے بعد کوئی شے نہیں۔ اور تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر  
 کوئی شے نہیں۔ تو ہی باطن ہے کہ تیرے سوا کوئی شے نہیں، ہم سے  
 قرض اتار دے اور غریبی سے ہمیں نجات دے۔“  
 طبرانی نے البکیر میں قبیلہ بنت فحرمہ سے روایت کی، جب وہ عشا کے  
 بعد بستر پر آئیں۔ تو یہ کلمات پڑھتیں۔

آعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ الثَّمَاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهَا يَدٌ وَلَا  
 فَاجِرٌ مِنْ شَيْءٍ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يُعْرَجُ  
 فِيهَا وَ شَيْءٍ مَا يَنْزِلُ فِي الْأَرْضِ وَ شَيْءٍ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا  
 وَ شَيْءٍ طَوَارِقِ النَّهَارِ وَ طَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَائِفًا  
 يَطْرُقُ بِخَيْرٍ آمَنْتُ بِاللّٰهِ، رِعْتَمْتُ بِاللّٰهِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ

الَّذِي اسْتَسْلَمَ لِقَدَرِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ذَلَّ  
 يَعِزَّتِهِ كُلُّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَوَاضَعَ بِعِظَمَتِهِ  
 كُلُّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَضَعَ لِمُلْكِهِ كُلُّ شَيْءٍ  
 اٰلٰهُهُمْ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِمَعَاوِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى  
 الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَجَدِّكَ اَلَا عَلٰی

ترجمہ: میں پناہ مانگتی ہوں اللہ کے ان مکمل کلمات کے وسیلہ سے، جن  
 سے کوئی نیک و بد آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس مخلوق کے شر سے جو  
 زمین میں اترتی اور اس کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور شرب  
 روز میں آنے والوں کے شر سے، سوائے ان کے آنے والوں کے  
 جو خیر و خوبی لے کر آتے ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ  
 کا سہارا لیا، سب تعریف اس خدا کے لیے جس کی تقدیر کے آگے  
 ہر شے سر جھکائے ہوئے ہے۔ سب تعریف اللہ کے لیے جس کی  
 عزت کے آگے ہر شے ذلیل ہے۔ سب تعریف اس اللہ کے لیے  
 جس کی عظمت کے آگے ہر شے جھکی ہوئی ہے۔ تمام تعریف اس  
 خدا کے لیے جس کی حکومت کے آگے ہر چیز دبی ہوئی ہے الہی  
 تجھ سے، تیرے عرش سے متعلق عزت اور تیری کتاب کی انتہائے  
 رحمت اور تیری بلند تر شان۔ اور تیرے بڑے نام اور تیرے ان  
 مکمل کلمات، کہ جن سے کوئی نیک و بد آگے نہیں نکل سکتا کے صدقے  
 سوال ہے کہ ہم پر نظر رحمت فرما۔ ہمارا کوئی گناہ۔ سختی بغیر نہ چھوڑ۔  
 غریبی ختم کیے بغیر، دشمن ہلاک کیے اور عریانی ڈھانکے بغیر نہ  
 چھوڑ۔ جو چیز دنیا و آخرت میں ہمارے لیے مفید ہو وہ عطا فرما

اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے میں اللہ پر ایمان لایا میں نے اللہ  
کا سہارا لیا !

پھر تیس بار سبحان اللہ تیس بار اللہ اکبر اور تیس بار الحمد للہ کہیں۔  
پھر فرمائیں بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (فاطمہ) آپ سے خادم مانگنے آئیں  
آپ نے فرمایا، میں تجھے خادم سے بہتر نہ بتاؤں، بولیں کیوں نہیں، تو آپ نے ان کو  
سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔

ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں، ابن منذر ہشام بن محمد عن ابیہ سے یہ روایت  
کی کہ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف  
سے ایک لاکھ سالانہ وظیفہ ملتا تھا۔ ایک سال امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وظیفہ روک  
لیا۔ انہیں انتہائی تنگدستی کا سامنا ہوا۔ کہتے ہیں میں نے انہیں یاد دہانی کا خط لکھنے  
کے لیے دو ات منگوائی۔ پھر میں رک گیا۔ (خواب میں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے فرمایا، حسن! کیسے ہو؟ میں نے عرض کی ابا حضور ٹھیک  
ہوں، اور وظیفہ کی تاخیر کی شکایت کی۔ فرمایا تم نے دو ات اس لیے منگوائی ہے۔  
کہ اپنے جیسی مخلوق کو خط لکھو؟ میں نے عرض کی ہاں! یا رسول اللہ! کیا کروں؟ فرمایا  
یہ دعا پڑھو۔

”اَللّٰهُمَّ اَذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رِجَآءَکَ وَاقْطَعْ رِجَآئِیْ عَنْکَ  
سِوَاکَ حَتّٰی لَا اَسْجُوْ اَحَدًا غَیْرَکَ اَللّٰهُمَّ وَمَا  
ضَعُفْتُ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصَّرَعَنْهُ عَلِیٌّ وَلَمْ تَنْتَهِ  
اِلَیَّ رَغْبَتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسَالَتِیْ وَلَمْ یَجْرِ عَلٰی  
یَسْرِیْ مِمَّا اَعْطِیْتَ اَحَدًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ  
مِنَ الْبَقِیِّیْنَ فَخَصِّنِیْ بِہِ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ“

اے اللہ! میرے دل میں اپنی اُمید ڈال دے۔ اور میری اُمید اپنے  
سوا ہر ایک شے ختم کر دے۔ یہاں تک کہ میں تیرے سوا کسی سے اُمید  
نہ رکھوں۔ اے اللہ! اور وہ بھی دل میں ڈال دے، جس کے حصول  
سے میری طاقت قاصر ہے۔ اور میرا علم کوتاہ ہے اور جو میری زبان  
پر نہیں آیا۔ جو تو نے پہلوں پھلوں میں سے کسی کو دیا ہے۔ یعنی  
یقین، سو مجھے اس سے مخصوص فرما۔ اے پروردگار عالمیان !

کما خدا کی قسم اس دُعا کو پڑھتے ابھی ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ  
عنه نے میری طرف چند <sup>۱۵۰۰۰۰</sup> لاکھ درہم ارسال کیے۔ میں نے کہا تمام تعریفوں  
کا مستحق وہ خدا ہے جو اپنے ذکر کرنے والوں کو بھولتا نہیں۔ اور دُعا کرنے والوں  
کو ناسرور نہیں رکھتا۔ پھر میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا،  
فرمایا حسن کیسے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! اللہ کا شکر ہے، میں بخیر و عافیت  
سے ہوں۔ میں نے اپنی تمام کہانی آپ کو سنائی، فرمایا بیٹا! جو خالق سے اُمید  
رکھے اور مخلوق سے نہ رکھے، اس کو یہی انعام ملتا ہے۔

## دوسری فصل :-

### اچھے اعمال کے بارے میں روایات

امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی رزق کی کشادگی اور نیک شہرت چاہے، وہ اپنے رحم  
کے رشتے جوڑے۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ رشاد  
نقل کیا کہ جو کوئی اپنے گھر میں خیر و برکت چاہے تو وہ کھانے سے پہلے اور جب

کھانا اٹھایا جائے، ہاتھ دھوئے۔

محدث عبد الرزاق نے اپنی المصنف میں قریشی شخص کی روایت نقل کی کہ: ”جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رزق میں تنگی آتی، آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتے، پھر یہ آیت پڑھتے۔

”وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا تَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ وَكَرُزُوكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى“

”اپنوں کو نماز کا حکم دو اور خود اس پر پابندی کرتے رہو، ہم تم سے رزق نہیں مانگے، ہم تمہیں رزق دیں گے، اور اچھا انجام پر ہیزگاری کا ہے۔“

سعید بن منصور نے اپنی مسند میں اور ابن المنذر نے اپنی تفسیر میں بطریق عثمان عن حمزہ بن عبد اللہ بن سالم سے یہ روایت نقل کی کہ جب کبھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فقر و فاقہ کی نوبت آتی، تو آپ گھر والوں کو نماز پڑھو، نماز پڑھو، کا حکم دیتے۔“

ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم پر کوئی مشکل پڑتی، وہ نماز کی طرف متوجہ ہوتے۔“

طبرانی اور ابن مردودہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی، کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا لوگو! اللہ کے خوف کو تجارت بنا لو۔ تمہارے پاس بغیر تجارت و مال رزق آئے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی۔

”مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“

جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے راستہ کھول دے گا اور



اے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اسے وہم و گمان نہ ہو۔  
 امام احمد اور حاکم نے اپنی تصحیح کے ساتھ اور بہیقی نے شعب الایمان میں ابو ذر  
 رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ علیہ وسلم یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے۔  
 وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.....، پھر فرمایا۔ ابو ذر! اگر تمام لوگ بھی  
 اس کے ذریعے لیں تو سب کو کافی ہو۔

امام احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے تو بان رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان گناہ کی وجہ سے اپنے ہتھ کے رزق سے  
 محروم ہو جاتا ہے۔

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی،  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کٹ کٹ کر اللہ کی طرف ہو جائے، اللہ  
 اس کی ہر مشکل حل فرماتا اور اسے اس طور پر رزق دیتا ہے جس کا اسے وہم و  
 گمان نہ ہو اور جو دنیا کے پیچھے بھاگے، اللہ اُسے اسی کے سپرد کر دیتا ہے۔

### فائدہ

میں نے ایک مجموعہ اوراد میں لکھا دیکھا ہے۔ جو کوئی نماز جمعہ کے بعد  
 فرمان باری تعالیٰ وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعًا لِيَشَ قَلِيلًا  
 مَا تَشْكُرُونَ۔..... لکھ کر اپنے گھریا مکان پر رکھے، اللہ اسے خیر  
 برکت سے نوازے گا۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى  
 سیوطی کا رسالہ ختم ہوا۔

سیوطی کی ”جامع صغیر“ میں ابو شیخ بن حیان عن جبیر بن مطعم سے روایت  
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبیر! چاہتے ہو کہ جب سفر میں ہو

تو اپنے تمام ساتھیوں سے بہتر اور زیادہ زور اور راہ تمہارے پاس ہو؛ یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کرو۔

- (۱) قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ - (۲) إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ -  
(۳) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ - (۴) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ -  
(۵) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ -

ہر سورۃ بسم اللہ سے شروع اور بسم اللہ پر ختم کرو۔ جبیر کہتے ہیں میں بہت مالدار تھا۔ میں ہمیشہ سفر و حضر میں ان کو پڑھتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرا کوئی ساتھی مجھ جیسا خوشحال نہیں۔ اس کی سند میں الحکم بن عبد اللہ بن سعید اہلی متہم ہے۔

طبرانی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، میں تمہیں ایسی دُعا بتاؤں، کہ تم پر کوہِ ثبیس کے برابر قرض ہو، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے ادا کر دے۔ پڑھو قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ... بَغِيْبًا مَك - رَحْمَنُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَاحِمُهُمَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ رَحْمَنِي رَحْمَةً تُغْنِيَنِي بِهَا عَنْ رَاحِمَةٍ مِّنْ سِوَاكَ

اے دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم! دنیا و آخرت میں جس کو چاہے دے اور جس سے چاہے روک لے مجھ پر ایسی رحمت فرما، جس کے ذریعے مجھے اپنے سوا سب کی رحمت سے بے پرواہ کر دے۔  
الد میری نے کہا، ہمارے شیخ عارف باللہ عبد اللہ بن اسعد الیافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں سیدنا عارف امام ابو عبد اللہ محمد قرشی نے اپنے شیخ ابوالبریح مالکی کا یہ قول سُنایا، میں سمجھے ایسا خزانہ نہ بتاؤں جس کو خرچ کرتے رہو اور وہ ختم نہ ہو؛ میں نے کہا بتائیے! فرمایا پڑھو۔

يَا اللَّهُ يَا أَحَدُ يَا وَحِيدُ يَا مَوْجُودُ يَا جَوَادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيمُ  
 يَا وَهَّابُ - يَا ذَا الطُّوَلِ - يَا غَنِيُّ يَا مُغْنِيُّ يَا فَتَّاحُ يَا رَزَّاقُ  
 يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ يَا حَسْبِي يَا قِيَوْمُ يَا سَاجِدُنُ يَا سَاحِجِيمُ - يَا بَدِيعُ  
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ - يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ  
 اُنْقِصْنِي مِنْكَ بِمَنْعَتِهِ خَيْرِ تَغْنِيْنِي بِهَا عَنْ سِوَاكَ إِنَّ  
 تَسْفُحُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ الْفَتْحُ، إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا  
 نَصْرُ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ، اَللّٰهُمَّ يَا غَنِيَّ يَا حَمِيدُ يَا  
 مُبْدِيَّ يَا مُعِيدُ، يَا وَدُودُ، يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ  
 يَا فَعَّالُ لِمَا يُرِيدُ - اِكْفِنِي بِحِلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ - وَ  
 اَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سِوَاكَ - وَ اَحْفَظْنِي بِمَا حَفِظْتَ  
 بِهِ الذِّكْرَ وَالصُّرْنَ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ  
 اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

فرمایا جو کوئی ہر نماز کے بعد خصوصاً نماز جمعہ کے بعد یہ دُعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ اُسے  
 ہر خوف سے محفوظ فرمائے گا۔ دشمنوں پر اس کی مدد فرمائے گا۔ اُسے غنی فرمائے  
 گا۔ اور وہاں سے اسے رزق دے گا جہاں کا اُسے وہم و گمان نہ ہو۔ اس کی معیشت  
 آسان اور اپنے فضل و کرم سے اس کا قرض خواہ پہاڑ کے برابر ہو، ادا فرمائے گا۔  
 سید احمد خیلان نے اپنی کتاب "تقدیر  
 الاصول فی تسہیل الوصول" میں

## سید احمد خیلان فرماں

بعض عارفین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حصولِ رزق کے با و فوق ذرائع میں سے ایک  
 مضبوط ذریعہ جس کی شارع کی طرف سے اجازت دی گئی ہے ہمیشہ سورۃ التوحید  
 کی تلاوت کرنا ہے اور حصولِ رزق کے لیے مجرب اذکار پر عمل کرنا ہے۔ جن میں

سے اکثر احادیث نبویہ میں مذکور تسہیل رزق کے لیے مخصوص ہیں۔ مثلاً روزانہ ستوں بار پڑھنا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ۔ یہ ذکر طلوع فجر، صبح صادق، یا زوالِ ظہر، کے وقت پڑھے۔ اور اسی طرح سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، اور اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ۔ روزانہ ستوں بار۔ صبح کی سنتوں کے بعد اور فرضوں سے پہلے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو فرضوں کے بعد۔ پھر امام شافعی کا یہ قول نقل کیا۔ ”جب تم میں سے کوئی قرض کا لین دین کرے، تو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اللہ کے بھروسے پر یہ معاملہ کرے کیونکہ بندہ اللہ کے بھروسے پر جو بھی کاروبار کرتا ہے۔ اس کا ادا کرنا اللہ کے ذمہ کرم پر ہوتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی سے قرض کا معاملہ کرتے کہتے الٰہی! میں نے تیرے بھروسے سے قرض لیا اور کبھی پر بھروسہ کیا۔ اور اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کیا۔

الشرجی نے اپنی کتاب ”الصلوات والعوائد“ کے اٹھارہویں فائدے میں فرمایا۔ ابن ابی الدنیا نے اپنی سند کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا کہ جو کوئی ہر روز ستوں بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ پڑھے، کبھی محتاج نہ ہوگا۔

ابن ابی الدنیا نے کہا اشغالِ شاقہ اور تکالیف کے برداشت کرتے اور شریر کے شر سے بچنے کے لیے ان کلمات کا بہت اثر ہے۔

ابو نعیم نے اپنی کتاب ”معرفۃ الصحابہ“ میں حضرت بدر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہ کے حالات میں ان کی یہ روایت نقل کی، میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایک صنعت کار آدمی ہوں، میرے مال میں اضافہ نہیں ہوتا۔ فرمایا صُحَّ اِطْعَمْتَهُ هِيَ طَرَّهَا كَرُو۔

يُسْمِ اللّٰهُ عَلٰى نَفْسِيْ، يَسْمِ اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ فَايَ اَبْقَيْتُ حَتّٰى رَاحِبَتِ  
بِئِىْ تَعَجُّلًا مَّا اَخَّرْتَ وَلَا تَاخِرْ يَوْمًا تَجَدَّدَتْ ۔

میں ان کلمات کا ورد کرتا رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا مال بڑھا دیا، میرا قرض اتار دیا، مجھے اور میرے عیال کو غنی کر دیا۔

کتاب "فوائد الشریح" میں ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غریبی کا شکوہ کیا، فرمایا جب گھر جاؤ تو سورۃ اخلاص پڑھا کرو۔ اس شخص نے اس پر عمل کیا، اللہ نے اس کا رزق وسیع کر دیا۔

شیخ علی اجہورن مالکی کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ جو کوئی بہت بے  
آخری جمعہ کو جب خطیب منبر پر ہونے لگے۔ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ، مُحَمَّدٌ  
رَسُوْلُ اللّٰہِ۔ اس سال اس کے ہاتھ سے روپیہ پیسہ ختم نہ ہوگا۔

"الدر النظیم" میں فرمایا، الباقی نے کتاب "شمس المعانی" میں اللہ کے  
اسم گرامی حَسْبُ قِیَوْمٍ پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے اگر رزق میں فراخی چاہے  
تو منگل، بدھ، جمعرات کو روزہ رکھو، جمعہ کے دن صبح کی نماز اول وقت ادا کر۔  
سلام پھیرتے ہی بغیر تاخیر اور بغیر کسی اور بات میں مشغول ہوئے، فعل ہو یا قول جو  
دل کو مصروف کرے، مسلسل یا حَسْبُ قِیَوْمٍ پڑھتا رہے، جو نہی کہ جمعہ کے دن سورج  
طلوع ہو، قلم و کاغذ تیار رکھے، ذکر سے فارغ ہونے ہی کا غد پر یا حَسْبُ قِیَوْمٍ لکھے  
اور پیٹ کر اپنے پاس رکھے، اللہ کی برکت سے رزق کی وسعت اور خیر و برکت  
کے نظارے عام نظر آئیں گے۔ لوگ تمہیں دیکھ کر تعجب کریں گے۔ اس سکھنے کی حفاظت  
رہنا اہلوں سے پوشیدہ رکھو۔ ذکر اور لکھائی با وضو ہو، قبلہ رُوح ہو، اللہ تمہارا  
ذکر مبینہ کرے گا۔ خواہ کتنا ہی مہیوں نہ ہو۔ رزق کم ہوگا تو اللہ اس میں برکت  
دے گا۔

## متفق فوائد

کمال دمیری نے سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

امام جعفر صادق کا تعجب | کہ آپ نے فرمایا مجھے اس آدمی پر تعجب

ہوتا ہے جو چار آزمائشوں میں مبتلا کیا جائے

اور وہ چار باتوں سے غافل ہو (۱) مجھے اس آدمی پر تعجب ہوتا ہے جو کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اس سے یہ قرآنی دُعا یہ کہہ رہا ہو۔

رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِیْ الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ  
میرے پروردگار! بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فَاَسْتَجِبْنَا لَهٗ وَكَشَفْنَا مَا یُہِ مِنْ ضُرِّہٖ۔

ہم نے اس کی دُعا سن لی اور اس سے ہر تکلیف دور کر دی۔

(۲) مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہے جسے کوئی غم پہنچے اور وہ اس فرمان باری سے

غافل ہو۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو پاک ہے، بے شک میں ہی اپنے

اوپر، زیادہ کرنے والوں میں سے تھا۔

جب کہ اللہ فرماتا ہے۔

”فَاَسْتَجِبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَا مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِیُ

الْمُؤْمِنِیْنَ“

سو ہم نے اس کی دُعا قبول کی اور اسے غم سے بچا لیا، اور ہم اسی طرح

ایمان والوں کو سچا کرتے ہیں۔

(۳) مجھے اس ڈرنے والے پر بھی تعجب ہوتا ہے کہ اس کی نگاہ سے اللہ کا یہ فرمان کیسے

اوجھل رہتا ہے۔؟ (حالانکہ پڑھنا مشکل نہیں)

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔

ہمیں اللہ کافی ہے اور کیسا اچھا کارساز ہے۔

جب کہ فرمان باری ہے۔

فَاَنْقَلِبُوا يَنْعِمَہِ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلِ۔

وہ اللہ کی نعمت اور فضل لے کر پلٹے۔

(۴) جس آدمی سے دھوکہ بازی ہو تعجب ہے وہ یہ پڑھنا کیوں مجھول جاتا ہے۔

وَأَفْوِضْ أَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ، اِنَّ اللّٰہَ بِصَیْرِہِ بِالْعَبَادِ۔

اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ بندوں کو

دیکھتا ہے۔

حالانکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

فَوَقَّاهُ اللّٰہُ سَیِّئَاتِہِ مَا مَكَرُوْا۔

اللہ نے اسے دشمنوں کے مکر و فریب سے بچا لیا۔

طبرانی نے اوسط میں، بیہقی نے دعوات میں، اور ابن عساکر نے حضرت بریدہ

رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ نے

آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا، آپ نے بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کیا، مقام

ابراہیم کے چپے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر یہ دعا مانگی:-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعِلْدَانِیَّتِیْ فَاَقْبَلْ مَعِیْ رَتِّیْ وَتَعْلَمْ

حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ مُسَوِّیْ وَتَعْلَمُ مَا عِنْدِیْ فَاَغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ

اَسْتَأْنِفُ اِيْمَانًا بِبَشَائِرِ قُدِّي وَبَيِّئًا صَادِقًا حَتَّى اَعْلَمَ  
اِنَّهُ لَا يُضَيِّبُنِي رَدًّا مَا كَتَبْتَ لِي وَرَضِيَنِي بِقَضَائِكَ ۝

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے باطن و ظاہر کو جانتا ہے، سو میری معذرت قبول فرما  
اور میری حاجت کو جانتا ہے، سو جو مانگوں عطا فرما۔ تو جانتا ہے میرے  
پاس کیا کچھ ہے، سو میرا گناہ بخش دے میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں۔  
جو میرے دل سے پیوست ہو جائے۔ اور سچا یقین، یہاں تک کہ مجھے  
یقین ہو جائے کہ مجھے وہی کچھ پہنچے گا۔ جو تو نے میرے لیے لکھ دیا ہے۔  
مجھے اپنے فیصلے پر راضی کر دے ۝

تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ آدم! تو نے مجھ سے وہ دعا مانگی جو قبول  
کرتا ہوں تیری خطا معاف کرتا ہوں۔ تیرے غم و الم دور کرتا ہوں اور تیرے بعد تیری  
اولاد میں سے جو یہ دعا مانگے گا، اس سے بھی یہی برتاؤ کروں گا۔ اور اس کی آنکھوں  
کے درمیان سے فقر و فاقہ ختم کر دوں گا اور ہر تاجر کی تجارت کو اس کی وجہ سے  
فروغ دوں گا۔ دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئے گی، گو وہ اس کا ارادہ نہ کرے۔  
الشرعی نے کہا، کہا جاتا ہے جو کوئی مسافر کے پس پشت اذان دے، اللہ تعالیٰ  
کے حکم سے ضرور واپس آئے گا۔

ابن اسنی نے اپنی کتاب ”عمل الیوم والیلة“ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما  
سے مرفوعاً یہ روایت بیان کی، جب صبح اٹھے تو یہ بڑھ۔ یُسْهِرُ اللہُ عَلٰی تَفْہِیْ  
وَاَهْلٰی وَاَهْلٰی۔ تیرا کچھ نقصان نہ ہوگا۔

القرطبی کی کتاب ”التذکرۃ“ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جو کوئی اپنی مرض الموت میں قُلْ هُوَ اللہُ اَحَدٌ سورۃ اخلاص مکمل پڑھے، قبر کے  
قوتہ سے محفوظ رہے گا۔ قبر کی کھرابٹ سے مامون رہے گا۔ اور قیامت کے دن



فرشتے اسے اپنے بازوؤں پر اٹھا کر چل سڑ سے گزاریں گے اور جنت میں داخل کریں گے۔  
 امام نووی نے کتاب لادکار میں فرمایا، ابن السنی کی کتاب میں طلق بن خبیب کی  
 روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آکر کہا، اے ابوالدرداء  
 آپ کا مکان جل گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا نہیں جلا، اللہ ایسا نہیں کرے گا۔ ان کلمات کی  
 وجہ سے جن کے متعلق میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو کوئی دن چڑھے  
 اس کا ورد کرے گا اُسے شام تک مصیبت نہیں پہنچے گی، جو کوئی شام کے وقت انہیں پڑھے  
 اُسے صبح تک کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ راوی میرا اس پر عمل ہے۔

”اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ  
 رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، مَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ  
 لَمْ يَكُنْ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، أَعُوذُ  
 بِكَ أَنْ يَكُنَّ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ  
 بِكُلِّ عِلْمٍ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ  
 كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ  
 مُسْتَقِيمٍ“

ترجمہ، الہی! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تجھی پر  
 میرا بھروسہ ہے اور تو ہی عرش عظیم کا مالک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے چاہا  
 ہو گیا اور جو نہ چاہا نہ ہوا۔ بدی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت  
 پس اللہ ہی کی ذات سے ملتی ہے، جو بلند تر، برتر ہے۔ جان لو  
 کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چاہے پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ  
 نے اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کر رکھا ہے۔ الہی! میں سجدے سے  
 پناہ مانگتا ہوں اپنے نفس کے شر سے، اور ہر چوپائے کے شر سے۔

جس کی پیشانی تو نے پکڑ رکھی ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔  
 ایک اور طریق سے یہی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے  
 مروی ہے جس میں ابولدرود رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اس  
 شخص کو بار بار اس صحابی نے گھر جانے کا حکم دیا کہ اپنے گھر پہنچو، وہ جل چکا ہے۔ اور  
 کہتا رہا میرا گھر نہیں بچا، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا  
 ہے کہ جو کوئی صبح اٹھ کر یہ کلمات پڑھے، اس کی جان اہل و عیال اور مال کو کوئی ناگوار  
 حادثہ نہیں پہنچے گا اور میں نے یہ کلمات آج پڑھے ہیں۔ پھر اس نے کہا آؤ میرے ساتھ  
 چلیں۔ وہ شخص بھی اور تمام دوسرے لوگ بھی اس کے ہمراہ اس کے گھر پہنچے۔ دیکھا کہ  
 گرد و پیش کی ہر شے جل چکی تھی۔ مگر اللہ کے حکم سے اسے کوئی گزند نہ پہنچی تھی۔  
 الدمیری نے حیۃ النبیان الکبریٰ میں کہا جو کوئی دن چڑھے یہ کلمات پڑھے، تو  
 سانپ و بچھو کی زبان اور چور کا ہاتھ بند رہے گا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ دَانَ  
 مُحَمَّدًا رَّسُولًا اللّٰهُ وہ سانپ بچھو اور چور سے محفوظ رہے گا۔  
 ابونی نے صرف میم کے خواص میں کہا جو کوئی چار بار اسے لکھے اور اس کے ساتھ  
 اتنی ہی بار لکھے مُحَمَّدًا رَّسُولًا اللّٰهُ آخر سورہ تک اور اپنے پاس رکھ لے اللہ تعالیٰ  
 عالم بالا و پست کے چھپے راز اس پر ظاہر فرمائے گا۔

## السنوسی کا ارشاد

السنوسی رحمہ اللہ نے اپنے فوائد الذخا النفیۃ میں فرمایا، جس نے اللہ تعالیٰ  
 کا نام مبارک لکھا اور سفید ریشمی ٹاکی میں لپیٹا اور اس کے گرد دائرے کی شکل میں <sup>۳۵</sup> غنّیس  
 بار مُحَمَّدًا رَّسُولًا اللّٰهُ اور غنّیس <sup>۳۵</sup> بار اَحْمَدُ رَّسُولًا اللّٰهُ، اور یہ تمام عمل نماز جمعہ  
 کے بعد کرے۔ اللہ تعالیٰ اُسے نیکی و عبادت کی طاقت عطا فرمائے گا اور شیطانی وسوسوں

سے محفوظ فرمانے کا اور اس کے حامل کا رعب اللہ تعالیٰ بندوں کے دل میں پیدا کرے اور جو کوئی سورج نکلنے وقت ہر روز اس پر نظر کرے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے، اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بار بار حاصل ہوتا رہے گا۔ اور اس کے اسباب اسی دن سے میسر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اسی کتاب میں فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی بیوی کے ہاں بیٹا پیدا ہو۔

جب اس کی بیوی سو رہی ہو، اپنا دایاں ہاتھ بیٹا پیدا ہونے کیلئے عمل اس کے سینہ پر رکھے اور حمل کے ابتدائی دنوں میں اس کی ناف پر ہاتھ رکھ کر تین بار پڑھے:

”اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ خَلَقْتَ خَاقَانِي بَطْنِ هَذِهِ الْمَرْأَةِ فَكَلِّفْنِي  
ذِكْرًا وَاسْمِي أَحْمَدُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ“

”اے اگر تُو نے اس عورت کے پیٹ میں کوئی شے پیدا کرنی ہے  
تو اُسے بیٹا کیجیو! اور اس کا نام احمد ہوگا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے  
برحق ہونے کا صدقہ! پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تُو سب سے  
بہتر وارث ہے۔“

الدیمیری نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے، اس کی  
روح صرف اللہ تعالیٰ ہی قبضہ فرمائے گا۔

امام بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول  
نقل کیا ہے کہ فرمان باری تعالیٰ اُدْعُوا اللَّهَ اِذَا دُعُوا الرَّحْمٰنَ پوری آیت چورکریں۔  
محفوظ رہنے کی ضمانت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے سوتے دنت، اسے

پڑھا۔ چورہ راکھسا اور گھبراہٹا تمام سامان سمیٹ کر اٹھایا۔ وہ سب جاگ رہے تھے، چور  
 زور سے پڑ پڑا تو اسے بند پایا، لکھڑو، زمین پر رکھی تو دروازہ کھل گیا، تین بار ایسا ہی را  
 و لکھڑی اٹھا، تو دروازہ بند ہو جانا، نیچے رکھتا تو کھل جاتا، صاحب خانہ کی ہنسی نکل گئی اور کہہ  
 یں نے۔۔۔ ان کا قطعہ مضبوط بنایا ہے۔

الدری نے المنیر بن سبيع سے روایت کی جو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں  
 میں سے تھے کہ جو کوئی سوتے وقت سورہ بقرہ کی رس آیتیں پڑھے قرآن کریم نہیں بھولے گا۔  
 ۱۔ چار پہلی۔ ۲۔ آیتہ الکرسی۔ ۳۔ دو آیتیں اس کے بعد رانی اور تین آخری اور الدری وغیرہ  
 نے عبد اللہ بن ابی امامہ سے زرار بن حبیش کی یہ روایت نقل کی کہ جو کوئی راستے کے کسی خاص  
 حصے میں اٹھنے کے لئے سورہ الکہف کا آخری حصہ پڑھے، بیدار ہو گا، ایک ساتھی کا  
 کہنا ہے کہ چند ساتھیوں نے اس کا تجربہ کیا ہے جیسا سنار یا پیا۔ یہ بات سیوطی  
 نے "اختصاص الکبریٰ" میں ذکر کی ہے۔

کتب الابرین میں سیدی عبد العزیز  
 سیدی عبد العزیز الدبّاع کا ارشاد

کہ جو کوئی یہ آیت کریمہ پڑھے وہ صبح صادق سے ذرہ پہلے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ولادت کے وقت بیدار ہو جایا کرے گا۔

امام باغی نے اپنی کتاب "الدر النظیم فی خواص القرآن العظیم" میں لکھا ہے کہ  
 کوئی سورہ محمد لکھ کر زب کے پانی سے دھو کر پی لے، لوگوں میں مہوب ہو گا۔ اس کی  
 بات سنی جاتے گی جو منے کا یاد رکھے گا۔ لکھ کر پانی میں گھرا لے اور جو بیمار ہو، اس  
 پانی سے دھوئے، اللہ کے حکم سے دور ہو گا۔ "الدر النظیم" ہی میں ہے کہ جو کوئی  
 فرمان باری تعالیٰ محمد رسول اللہ آخر سورہ تکوین، توفیق سے لکھ کر اپنے  
 پاس رکھے وہ عجیب بہ ندرت و غلبہ و یکتا ہو گا۔

ہر شکل آسان اور مستعد مناسب رہا۔ فرمایا میں نے کہا، انعام لوگوں سے سنا کر رہا۔  
 ۳۱۔ پر غصہ کیا، ۳۲۔ اُنکسٹن، اہل نوبہ۔ میں نے خود اسے سرسبز بدلتے واسے بیمار استغما،  
 کیا وہ بول گیا اور ابنِ فرماں ہو گیا۔ اور بے شمار لوگ نمونہ کے سنجار سے شفا یا بہ ہونے۔  
 پھر فرمایا یہ آیت مال میں خیر و برکت، قوت و طاقت، عزت و غلبہ اور مردوں بچوں  
 عورتوں، سب کے لیے، آفت و مصیبت سے حفاظت و حراسہ سے۔

## قطب کبیر سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتیں

- ہمیں ان فوائد کا اختتام قطب کبیر سید ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کی وصیتوں  
 پر کرنا چاہیے کہ یہ دنیا و آخرت کا تمام بھلائیوں کو جامع میں۔ لکھا، اللہ یوفیٰ نے اپنی  
 کتاب حیوۃ المحیون "انسان" پر کلام کرتے ہوئے فرمایا: سیدنا شیخ ابوالحسن شاذلی  
 رحمہ اللہ نے فرمایا، ان اوصافِ پسندیدہ، درپناز دونوں جہانوں کی نیک نیتیاں پاؤ گے  
 ۱۔ کافروں میں سے کسی کو دلی دوست اور سہیلیوں میں سے کسی کو دشمن نہ بناؤ۔  
 ۲۔ دنیا سے جاتے وقت تقویٰ و پرہیزگاری، کاندہ راہ لیکر کوچ کر دو۔  
 ۳۔ اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو یعنی موت کو ایسا محبت بخشہ، شہید۔  
 ۴۔ اللہ کی توفیق کی گواہی دیتے رہو۔  
 ۵۔ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتے رہو۔  
 ۶۔ نیک اعمال گو کم ہوں، تبصرے لیے کافی ہیں۔  
 ۷۔ اور کہو میں اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں، اور اس کے  
 رسولوں پر ایمان لایا۔  
 ۸۔ کہو، ہم نے سنا اور مانا، سمجھتے بخشش چاہتے ہیں اسے پروردگار! اور  
 تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔"

جو کوئی ان اوصاف حمیدہ کو اپنا لئے اللہ اس کے لیے دنیا و آخرت کی چار چار بھلائیوں کا ضامن ہوگا۔ چار دُنیوی باتیں یہ ہیں۔

- (۱) سچی بات کرنا۔ (۲) خلوص عمل۔  
(۳) رزق کی بارش۔ (۴) بُرائی سے بچاؤ۔

چار محرومی بھلائیاں یہ ہیں۔

- (۱) بڑی بخشش۔ (۲) انتہائی نزدیکی۔

(۳) جنت المادنی میں داخلہ (۴) بلند ترین درجات پر فائز ہونا۔

اب اگر قول کی سچائی چاہتے ہو تو سورہ اِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔ ہمیشہ پڑھو۔ رزق کی بارش چاہو تو سورہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہمیشہ پڑھو، لوگوں کی بُرائی سے سلامتی چاہو تو ہمیشہ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ پڑھا کرو۔ اگر بہتری، رزق اور برکت چاہو تو ہمیشہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ، هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ ..... سورہ واقعہ اور سورہ نِس پڑھو، تم پر رزق کی بارش ہوگی۔ اگر چاہو کہ اللہ تمہیں ہر غم سے نجات دے، تنگی سے فرخی، اور وہاں سے رزق دے جہاں کا وہم و گمان نہ ہو تو ہمیشہ استغفار کیا کرو۔ اور اگر چاہو کہ ہر خوف و ڈر سے محفوظ رہو تو پڑھو۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمْزَاتِ الشَّيْطَانِ اَنْ يَّحْضُرُون۔ ..... اگر یہ معلوم کرنا چاہو کہ کب آسمان کے دروازے کھلتے اور کب دُعا قبول ہوتی ہے، تو مؤذن کی آواز پر ہمہ تن گوش ہو، اور کلماتِ اذان کا جواب دو۔ حدیث پاک میں ہے جس پر تکلیف و سختی نازل ہو، وہ مؤذن کے کلماتِ اذان کا جواب دے گا۔ اگر کسی تکلیف و دُبات سے حفاظت چاہو تو پڑھو۔ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اِنَّیْ اِلَیْهِ لَآ اَمُوْتُ اَبَدًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ یَكُنْ لَهُ

شَرِيكَ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَثِقٌ مِّنَ الذَّلِّ وَكَثِيرُهُ تَكْبِيرًا - حدیث شریف میں ہے۔ مجھے جب بھی کوئی پریشانی لاحق ہوئی، جبریل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمد! یہ پڑھئے۔

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَبَدًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي لَا يَمُوتُ أَبَدًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ  
لَدَا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَثِقٌ  
مِّنَ الذَّلِّ وَكَثِيرُهُ تَكْبِيرًا

حدیث شریف میں آتا ہے جب میں کسی وجہ سے پریشان ہوا، جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ پڑھو (مذکورہ بالا آیت) اگر رنج و غم اور مصیبت سے نجات پانا چاہو تو پڑھو،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَّتِكَ نَاصِیَّتِیْ  
بِیَدِكَ، مَا ضَلَّ فِیْ حُكْمِكَ عَدْلٌ فِیْ قَضَاؤُكَ، اَسْأَلُكَ  
بِكُلِّ اِسْمٍ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهُ فِیْ كِتَابِكَ اَوْ  
عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ  
عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ رِبِیْعَةً قَلْبِیْ وَنُورًا  
مَّسْدُورِیْ وَجِلْدًا حُزْنِیْ وَذِیْهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈمی کا بیٹا ہوں۔ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تیرا حکم میری جان میں چلتا ہے، تیرا فیصلہ انصاف ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں، جو تو نے اپنا رکھا یا اپنی کتاب میں نازل کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنے پاس علمِ غیب میں پوشیدہ رکھا ہے کہ تو قرآن مجید کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کی روشنی، میرے

غم کی کشائش اور میرے رنج و الم کا خاتمہ کر دے ۛ

اور اگر تو چاہے کہ اللہ تعالیٰ تیری ۹۹ ایسی بیماریاں ختم کر دے، جن میں سب سے

بڑی ٹھیک بیماری پریشانی ہے۔ تو یہ دعا پڑھ جو حدیث میں ہے۔

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“

یہ مذکور پریشانی کی دوا ہے۔

اور کسی مُصِیبت کے پہنچے پراجرو ثواب حاصل کرنا چاہے۔ تو پڑھ۔

”إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اِحْتَسَبْتُ مُصِیْبَتِيْ

فَاَجِدْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلِيْ خَيْرًا مِنْهَا وَمِنْهُ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا“

ترجمہ بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں، اور بے شک اُسی کی طرف لوٹنے والے

ہیں۔ اے الہی! میں اپنی مُصِیبت میں تیری بارگاہ سے نیکی کا خواہش گزار ہوں

سو اس میں مجھے اجر دے اور اس کے بدلے مجھے بہتر عطا فرما۔ ہمیں

اللہ کافی اور بہترین کارساز ہے۔ ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا، اور اللہ

ہی پر ہمارا بھروسہ ہے ۛ

تمام مقاصد کے حصول، ادائے قرض اور ازالہ غم کیلئے اگر تو چاہے

کہ تیرا غم جلد

چاہے اور قرض اُتر جائے تو صبح و شام پڑھ۔

”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاعُوْذُ بِكَ

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ“

ترجمہ۔ اے الہی! بے شک میں غم و الم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور عاجزی



مستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ بُزدلی و کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، قرض کے بار اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اگر خشوع و خضوع کی توفیق چاہو تو فضول دیکھنا چھوڑ دو اگر حکمت کی توفیق چاہو تو فضول گفتگو چھوڑ دو۔ اگر عبادت کی لذت چاہو، فضول کھانا چھوڑ دو، روز رکھو۔ رات قیام کرو اور نماز تہجد پڑھو، اگر رُعب و ہیبت چاہو تو ہنسی مذاق چھوڑ دو، کہ یہ رُعب و داب ختم کر دیتے ہیں۔ اگر محبت کا حصول پیش نظر ہے۔ تو دنیا میں فضول رغبت چھوڑ دو۔ اگر اپنے نفس کے عیب کی اصلاح چاہو۔ تو لوگوں کے عیب کی ٹوہ لگانا چھوڑ دو، کہ ٹوہ میں رہنا اسی طرح نفاق کا ایک شعبہ ہے۔ جیسے حسن ظن ایمان کا۔ اگر خوفِ خدا چاہو، تو ذاتِ باری تعالیٰ کی کیفیات میں بدظنی چھوڑ دو، شک و نفاق سے بچے رہو گے۔ اگر ہر بُرائی سے بچنا چاہو تو ہر ایک کی بدظنی سے کنارہ کش رہو۔ اگر عزت چاہو تو لوگوں پر بھروسہ کرنا چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔ اگر دل کی موت نہیں چاہتے تو ہر روز چالیس بار پڑھو۔

”يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“

## دیدارِ مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے

اگر قیامت کے دن، حسرت و ندامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے بہرہ ور ہونا چاہو، تو تین سورتیں کثرت سے پڑھو۔ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور اِذَا السَّمَاءُ اِنْفَطَرَتْ اور اِذَا السَّمَاءُ اُنشَقَّتْ۔

اگر چہرے کی نورانیت چاہو تو ہمیشہ رات کو قیام کرو (تہجد ادا کرو) اگر قیامت کی پیاس سے بچنا چاہو، تو نفلی روزے ضرور رکھو۔ اگر عذابِ قبر سے بچنا چاہو، تو پیشاب کی چھینٹوں سے بچو، حرام خوری چھوڑ دو اور شہوتوں کو خیر باد کہو۔

غنا چاہو تو قناعت اختیار کرو۔ اگر تمام لوگوں میں بہتر ہونا چاہو تو تمام لوگوں کو نفع پہنچاؤ۔ اگر سب سے زیادہ عبادت گزار بننا چاہو، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو حزر جان بناؤ۔ کون مجھ سے یہ کلمات حاصل کر کے ان پر عمل کرے گا۔ یا ان پر عمل پیرا ہونے والے کو سکھائے گا؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں یا رسول اللہ! آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتوں کا شمار کیا۔ فرمایا، حرام باتوں سے بچو، سب سے بڑے عبادت گزار ہو جاؤ گے۔ اللہ نے جو تمہیں عطا فرمایا اسی پر راضی رہو، سب سے بڑے غنی ہو جاؤ گے۔ پڑوسی سے اچھا برتاؤ کرو، مومن ہو گے۔ لوگوں کے لیے وہی پسند کرو، جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، مسلم ہو گے۔ زیادہ مدت ہنسو، کہ زیادہ ہنسی دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔

## نصائح و لطائف

۱۔ اگر مخلص نیکو کاروں میں سے ہونا چاہو، تو اللہ کی عبادت اس طرح کرو، جیسے اُسے دیکھ رہے ہو۔ پھر اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہی ہے۔

۲۔ اگر کامل ایمان چاہو تو اپنا اخلاق بہتر کرو۔

۳۔ چاہو کہ اللہ تم سے محبت کرے، تو اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرو۔ حدیث شریف میں آیا ہے، جب اللہ کسی بندے سے

محبت کرتا ہے، لوگوں کی حاجتیں اس کی طرف پھیر دی جاتی ہیں۔

۴۔ اگر اطاعت گزاروں میں سے ہونا چاہے، تو جو کچھ اللہ نے تمہ پر فرض کیا اسے ادا کرو۔

۵۔ اگر گناہوں سے صاف ہو کر اللہ سے ملنا چاہتا ہے، غسل جنابت کرو۔

۶۔ غسل جمعہ لازمی کر، قیامت کے دن اللہ کے حضور گناہوں سے پاک صاف ہو کر حاضر ہوگا۔

۷۔ اگر قیامت کے دن رہنما دشمنی میں اٹھنا چاہے، اور اندھیروں سے بچنا چاہے۔ تو اللہ کی کسی مخلوق پر ظلم نہ کر۔

۸۔ اگر اپنے گناہ کم کرنا چاہے، ہمیشہ توبہ و استغفار کرتا رہے۔

۹۔ اگر تمام لوگوں سے بڑھ کر طاقت ور ہونا چاہے، اللہ پر بھروسہ کر۔

۱۰۔ اگر چاہے کہ اللہ تیرے عیبوں پر پردہ ڈالے، تو لوگوں کے عیبوں پر

پردہ ڈال، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ستر پوش ہے۔ اور اپنے ستر پوش

بندوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۱۔ اگر اپنی خطائیں مٹانا چاہے۔ تو کثرت سے استغفار و خشوع و خضوع

کر اور تنہائیوں میں نیکیاں کر۔

۱۲۔ اگر بڑی نیکیاں حاصل کرنا چاہے تو اچھا اخلاق، تواضع و انکساری اور

مُصِیبت پر حوصلہ منی کا ثبوت دے۔

۱۳۔ اگر بڑی برائیوں سے بچنا چاہے، تو بد اخلاقی اور سُجھل دکنجوسی چھوڑے۔

۱۴۔ اگر اللہ کا غضب ٹھنڈا کرنا چاہے تو چُپ کر مدد کر اور رشتہ داروں

کا پاس کر۔

۱۵۔ اگر چاہے کہ اللہ تیرا قرض آمار دے، تو وہ دعا پڑھ! جو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس اعرابی کو سکھائی، جس نے آپ سے قرض کی شکایت

کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تجھ پر مہاروں جتنا قرض ہو، اللہ

ادا فرمائے گا۔ پڑھ۔

اَللّٰهُمَّ اِكْفِنِيْ بِحَدَائِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَعِزِّنِيْ بِفَضْلِكَ

عَمَّنْ سِوَاكَ ۚ

اے اللہ! اپنے حلال کے ذریعے اپنے حرام سے مجھے بچا۔ اور اپنے فضل سے غیروں کی احتیاج سے محفوظ فرما۔

حدیث پاک میں آیا ہے، اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ کے برابر سونا قرض ہو، وہ یہ دعا مانگے، اللہ تعالیٰ ادا فرمائے گا۔ دعایہ ہے۔

”اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ، كَاشِفَ الْغَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْهُمَا اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ“

اے اللہ! غم و الم کو دور فرمانے والے! بے بسوں مجبوروں کی دعا سننے والے، دنیا و آخرت کے رحمن و رحیم! میرا تجھ سے سوال ہے کہ مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے مجھے غیروں سے بے پرواہ کر دے۔“

اگر ہلاکت سے بچنا چاہے تو جو کچھ حدیث میں ہے اسے لازمی طور پر اپنا، کہ جب کسی مہنور میں گھر جاؤ تو پڑھو۔ یُسْمِی اللّٰہُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ یقیناً تم سے جس نوع کی چاہتے کلیف دور فرمائے گا۔ کا لفظ واؤ کے فتح (زیر) اور را کے سکون کے ساتھ ہے۔ بمعنی ہلاکت۔

## کسی قوم کے شر سے نجات کے لیے دعا

اگر کسی قوم کے شر سے خوف ہو تو اس سے بچاؤ کے لیے وہ دعا پڑھو، جو حدیث میں ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَنَا نَجِّعْكَ فِیْ نَحْوِیْهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْیْهِمْ اور اسی مقصد کے لیے یہ دعا بھی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اٰکِفْنَاہُمْ بِمَا شِئْتَ لِتَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

## حکمران کے ڈر سے نجات کے لیے

اگر حکمران کے ڈر سے نجات چاہو، تو وہ دُعا پڑھو جو حدیث میں آتی ہے۔  
 ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَيُّمُ الْكَرِيمُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ  
 الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّجَارُكَ وَجَلَّ ثَنَّاؤُكَ وَلَا  
 إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“

اور یہ بھی مستحب و بہتر ہے کہ اوپر ذکر کردہ دُعا پڑھو۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُجُودِهِ هَـ... آخر تک۔

## خطرناک حکمران کی دست درازی سے بچاؤ کے لیے

حدیث میں آتا ہے کہ جب کسی خطرناک حکمران کی دست درازی سے ڈرو تو یہ پڑھو،  
 ”اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، أَعْزَمُ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيعًا، أَعْزَمُ مِمَّا  
 أَخَافُ وَأَخْذَرُ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“  
 اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اپنی تمام مخلوق سے  
 غالب تر۔ جس سے میں ڈرتا اور بچنا چاہتا ہوں اس سے غالب تر، سب  
 تعریفیں اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالمیان کے لیے۔“

اگر دین پر دلجمعی چاہتے ہو، تو حضور علیہ السلام کی مرفوع حدیث ہے کہ سرورِ کائنات  
 یہ دُعا مانگتے تھے۔

ایک روایت میں یہ ہے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا عَلَى دِينِكَ۔

اے اللہ میرا دل اپنے دین پر جما دے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے

دلوں کو اپنے دین پر جہاد دے۔“

## حاکم کے پاس جاتے وقت کی دعا

جو آدمی حاکم کے پاس جانے اور اس کے شر سے ڈرے اس کے لیے یہ دعا مجرب ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، الَّذِينَ قَالَتْ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ فَأَنْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝

جو ایمان لائے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھیں، وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ بے شک لوگ (دشمن) تمہارے لیے جمع ہو چکے ہیں، تو ان سے ڈرو، سو اس بات نے ان کے ایمان بڑھائے اور وہ بولے، ہمیں اللہ کافی ہے اور بہترین کارساز۔ سو وہ اللہ کی طرف سے نعمت اور فضل لے کر پلٹے۔ انہیں کوئی بُرائی نہ پہنچی، اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اگر بہت بھلائی اور رزق چاہے تو سورہ آلہم نشرحک صدق اور سورہ

کافرون۔ ہمیشہ پڑھتا رہ۔

اور اگر لوگوں سے پردہ پوشی چاہے تو ورد کرتا رہ۔

”اللَّهُمَّ اسْتُرْنِي بِسِتْرِكَ الْخَمِيْلُ الَّذِي سَتَرْتَ

بِهِ نَفْسَكَ فَلَدَهَيْنِ تَرَاكُ“

الہی! میری پردہ پوشی فرما، اپنی وہ خوبصورت پردہ پوشی، جو تُو نے

اپنی فرمائی کہ کوئی آنکھ تجھے نہیں دیکھتی ۔“

اگر مجھ کو پیاس سے بچنا چاہے تو ہمیشہ یَذِلْفِ قُدُشِ اِیْلَافِهِمْ۔ پوری

سورت پڑھا کر۔ اس کا بار بار سحر کیا گیا ہے اور صحیح کلا ہے۔

اگر تجارت اور مال کا خوف رہتا ہے تو سورۃ الشعراء لکھ کر اپنے مقام تجارت

پر لٹکا دے، کاروبار میں برکت ہوگی۔

جس آدمی سے خوف ہو، اگر سورۃ القصص لکھ کر اس کے اوپر لٹکا دی جائے،

مانوس ہو جائے گا۔ یہ اس کی پناہ ہے۔ یہ لطیف مجرب رہا ہے۔

الدیرمی نے امام شاذلی کی جو عبارت نقل کی وہ ختم ہوئی۔ اور بلاشبہ یہ دنیا

آخرت کی بھلائی کی جامع ہے۔

## عرض مترجم۔ اظہار تشکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حامداً ومصلیاً ومسئلاً۔

درود و سلام کے موضوع پر علامہ یوسف نبہانی کی کتاب ”سعادة الدارين

فی الصلاة علی سید الکونین“ بہت جامع، بہت مفصل اور بہت حسین و جمیل کتاب

ہے۔ آج تک اس موضوع پر اس سے جامع کوئی کتاب کسی زبان میں نہیں لکھی گئی۔

استاذ محترم مولانا انوار الاسلام رنوی دام اقبالہ کے فرمان پر، خدا اور رسول کی رضا

کی خاطر اور عوام و خواص اہل اسلام کے فائدے کے لیے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا

جاتا ہے۔ اس میں یہ جد و سعی کی گئی ہے کہ اصل کتاب کوئی لفظ بجا ترجمہ نہ رہ جائے۔

ترجمہ سلیس، شستہ اور بامحاورہ ہو اہل علم اگر ترجمہ میں کوئی خوبی دیکھیں، تو یہ اللہ کا

فضل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں نظر کرم اور مولف کتاب کی علمیت

اور موضوع کتاب کا تقدس سمجھیں اور کوئی قسم محسوس فرمائیں تو مترجم کی غمناک وری یا سہو

خطا پر محمول فرما کر آگاہ فرمائیں۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ کتاب کے مؤلف، مترجم و ناشران کے والدین و اساتذہ تلامذہ و متعلقین کے لیے بالخصوص اور تمام اہل ایمان و محبت کی دُنیوی و اُتروی کامیابی و کامرانی، محکوم و مظلوم انسانوں کی آزادی و خوشحالی، مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق، خدا کی ترسین پر خدا کے قانون و نظامِ مُسلطے کے تقاضا اور اس کے لیے علما و فقہاء، عوام و خواص کے احساس کی بیداری، دین کے نام پر دنیا کمانے والوں کے احساسِ ذمہ داری و خدا ترسی، ذاتیاتی و طبقاتی مفادات کے دلدن سے بچنے۔ گمراہ اور عیاش ظالم حکمرانوں کے دین کی طرف رجوع اور اقامتِ دین کی مخلصانہ سعی و جہد کرنے کی دُعا فرمائیں۔ بالخصوص علما، مشائخ اور سیاستدانوں کو دین پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت ہو۔ دینی درسگاہوں کے طلباء و مدرسین کا استحصال بند ہو۔ دینی مدارس و خانقاہوں میں گس آنے والے مظالم ختم ہوں،

**دُعا** جو اہل اسلام دُنیا سے رخصت ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی نیکیاں قبول فرمائے۔  
 لغزشیں معاف فرمائے اور ان پر رحم و کرم فرمائے۔ جو زندہ ہیں ان کو جسمانی و روحانی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ حادثات سے مامون فرمائے اور چند روزہ زندگی میں نیک اعمال کی توفیق اور خاتمہ ایمان یعنی عقیقہ حقہ اہل سنت پر فرمائے۔ غلاموں کو آزادی، جاہلوں کو علم اور بدکاروں کو تقویٰ نصیب ہو۔

آمین یا رَبِّ الْعَالَمین۔ بِجَاهِ حَبِیبِ وَنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّینَ، عَلَیْہِ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَآلِہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام۔

۱۳ / جمادی الاول ۱۴۱۰ھ - ۱۲ دسمبر

۱۹۸۹ء بروز منگل۔

**نوٹ**

کتاب "سعادۃ الدارین" کے آخر میں مولف مرحوم نے مختلف شعرا کے کچھ نعتیہ



قصائد اور اس کے بعد السابقات الجیانی مد جسید العیاء کے نام سے اپنے چند نعتیہ  
 قصائد شامل فرمائے ہیں۔ چونکہ ان قصائد کی کافی ضخامت ہے اور براہ راست موضوع  
 کتاب سے متعلق نہیں، نیز احباب کے شدید تقاضے ہیں کہ کتاب جلد از جلد شائع ہو۔ لہذا  
 ان قصائد کا ترجمہ شامل کتاب نہیں ہو سکا۔ اصل کتاب باریک ٹائپ پر ۶۶۰ صفحات پر پڑھیں  
 ہوئی ہے۔ جس کا مکمل ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ترجمہ کی ضخامت عربی کتاب  
 سے تقریباً دو گنا ہے۔ لہذا دو جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے۔  
 وصلى الله على الحبيب السید محمد وآله وصحبه  
 اجمعین وبارک وسلم -

عبد القیوم خان ابن سعد اللہ خان  
 پوٹھا مولد لاہور، مسکن مانسہرہ نرہ  
 بلد پاکستان، موطناً۔ منگل ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء

عقیدہ اہل سنت جس کی سبکی وغیرہ نے طبقات میں

تعریف کی۔ اسے حفظ کر لینا چاہیے ۶

ترجمہ: جان لیجیے! اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ہدایت نصیب فرمائے کہ اللہ تعالیٰ

اپنی حکومت میں ایک ہے۔ تمام کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ کائنات

بالا و پست کو۔ عرش، کرسی، آسمان و زمین اور جو ان میں اور ان کے مابین

ہے۔ سب مخلوق اس کی قدرت کے آگے بے بس ہے۔ ذرہ بھی

اس کی اجازت کے بغیر حرکت نہیں کر سکتا۔ مخلوق میں اس کے ساتھ تدبیر

کرنے والا نہیں۔ حکومت میں کوئی اس کا سا جہی نہیں۔ ہمیشہ زندہ، قائم

رہنے والا ہے۔ نہ اسے اُونگھ آئے نہ نیند، غیب و شہادت کو جاننے

والا۔ زمین و آسمان میں کوئی شے اس پر پوشیدہ نہیں۔ جو کچھ خشکی و دری

میں ہے اس کے علم میں ہے۔ جو پتا بھی گرتا ہے اس کے علم میں ہے۔

زمین و آسمان کی اندھیریوں میں کوئی دانہ ہو، کوئی خشک و تر ہو، سب

لوح محفوظ میں لکھا ہے۔ ہر شے اس کے احاطہ علمی میں ہے۔ ہر شے

اس نے شمار کر رکھی ہے۔ جو چاہے کو گزرے ہر چاہے پر قادر، اسی

کا ہے ملک و غنا، اسی کی عزت و بقاء، اسی کی حمد و ثنا، تمام اچھے

نام اُسی کے، اس کے فیصلے ٹل نہ سکیں۔ اس کی عطا کوئی روک نہ سکے۔

اپنی حکومت میں جو چاہے کرے۔ اپنی حکومت میں جو چاہے حکم دے۔

نہ اسے ثواب کی اُمید نہ عذاب کا خوف۔ نہ اس پر کسی کا حق نہ حکم۔

اس کی ہر نعمت فضل اور اس کی ہر سزا عدل ہے۔ جو کرے اس سے

پوچھا نہیں جاسکتا، اور مخلوق جو کرے اس سے پوچھا جائے گا۔

مخلوق سے پہلے موجود۔ نہ اس کی ابتدا نہ انتہا۔ نہ اوپر نہ نیچے نہ دایاں نہ  
بایاں، نہ آگ نہ بجلیا۔ نہ کل نہ بعض۔ نہ کہا سکے کب سے ہے نہ یہ کہ کہاں  
ہے۔ نہ یہ کہ کیسا، وجود کو وجود بخشنے والا و زمانے کو گردش دینے  
والا ہے۔ نہ زمان میں مقید نہ مکان سے مختص۔ نہ وہم کی اس تک رسائی  
نہ عقل کی۔ نہ ذہن میں محدود ہو سکے نہ نفس میں اس کی مثال آئے۔ نہ  
سوچ میں اس کا تصور آئے نہ عقل میں متکین ہو سکے۔ اوہام و افکار سے  
بالا تر شبیہ و تخیل سے برتر۔ اس جیسا کوئی نہیں۔ اور وہ سُسنے والا جاننے والا ہے :

### تنبیہ نمبر ۱

میں نے اپنی کتاب ”حجة الله على العالمين“ کے خطبہ میں کہا ہے کہ جب میں کسی  
کتاب کا حوالہ نہ دوں تو وہ میری کتاب اور میری تحریر کا ہی حصہ سمجھا جائے۔

### تنبیہ نمبر ۲

میں نے کتاب مذکور کے صفحہ نمبر ۱۱۲ پر یہ عبارت لکھی ہے۔ (میں نے اپنی کتاب  
”سواء الداسین فی الصلاة علی سید الکونین“ میں درود شریف کے ان الفاظ  
کے ذکر کرنے کے بعد، جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ آتے ہیں، یہ بات  
ذکر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اسمائے شریفہ وہ ہیں جو پہلی آسمانی کتابوں میں  
آئے ہیں۔ یہ اسماء مبارکہ دو قسم کے ہیں۔ اول وہ جو سریانی۔ عبرانی اور رومی زبانوں میں  
ہیں۔ اور دوسری قسم وہ اسمائے گرامی جو عربی زبان میں ہیں۔ اور وہ اسمائے گرامی اس  
کتاب کے مختلف مقامات پر حروف کی ترتیب کے لحاظ سے بکھرے ہوئے ہیں۔ پھر  
میں ان مقامات پر وہ الفاظ ذکر نہ کر سکا۔ لہذا جو صاحب اس کتاب کو دوبارہ شائع  
کرے وہ درج بالا نشان زدہ عبارت لکھ دے۔)

”براہین قاطعہ“ کے رد میں لکھی جانے والی مدلل اور بمبشال کتاب

انوارِ ساطعہ

در بیان

مولود و فاتحہ

مصنفہ

ت حضرت علامہ مولانا عبد السمیع رحمۃ اللہ تعالیٰ  
حضر علامہ مولانا عبد السمیع رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

مکتبہ حلیہ  
گنج بخش روڈ  
لاہور

۲۱۰/-

# شہادتِ نواز

## سید ابوالبرکات

مصنف  
مولانا  
محمد رفیع  
رضوی

اہل بیت غلام، خلفائے راشدین ازواج مطہرات  
شہداء و کربلا رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مفصل  
حالات و فضائل و معرکہ کربلا پر مستند تذکرہ مع  
حوالہ جات کتب معتبرہ از قرآن و احادیث مزارات  
مقدسہ کی تصاویر سے مزین، اعلیٰ کتابت بہترین سفید  
کاغذ، آفست طباعت، ڈائل دار مضبوط جلد قیمت ۲۰۰ روپے

نشر: مکتبہ حامدیکہ گنج بخش روڈ لاہور

# دیوبند کی ندریث

(تصنیف: مناظر اسلام مولانا غلام مہر علی صاحب چشتیان شریف)

جس میں دیوبندیوں کے صحیح ندر و خال، عقائد و اعمال

و اخلاق، بنود اور انگریزوں سے گٹھ جوڑ و تنخواہ دار

ہونے کا تذکرہ ان کی مستند کتب کے حوالہ جات

سے کیا گیا ہے، قادی حضرات کو شکوک و شبہات

کے دلدل سے نکال کر صراطِ مستقیم پر گامزن کرتی

ہے، مضبوط ڈاکی وارجبلڈ، سفید کاغذ، طباعت

آفرٹ بڑا سائز، قیمت ۲۱۰۰ روپے

مکتبہ حامد یاد گنج بخش روڈ لاہور

# جواہر البحار

- ایمان و محبت والوں کیلئے فضائل و کمالاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم شاہکار جو گزشتہ صدی کے شہرہ آفاق محبِ رسول امام یوسف بنھانی قدس سرہ کی مخلصانہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔
- اکابرینِ اہل بیت اور اساطینِ اسلام کے فرموداتِ عالیہ اور بیاناتِ جلیلہ کا چار جلدوں میں محامد و خصائلِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین و دلنواز مرقع اور عربی ادب کا نادر ذخیرہ ہے۔
- جسے ایک عاشقِ صادق اور فتانیِ رسول شخصیت نے بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گلدستہ محبت و عقیدت بنا کر پیش کیا ہے۔
- راہنمایانِ دین کے ان فرمودہ جواہر سے عربی سے نا آشنا افراد استفادہ نہیں کر سکتے تھے۔ تقاضائے وقت کے مطابق "مکتبہ حامد" نے اسے اُردو کی لڑی میں پرو کر آٹھ جلدوں میں سخن گسترانِ علم و ادب کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

جلد اول	ہدیہ	۵۰/- روپے	جلد پنجم	زیر طبع
جلد دوم	ہدیہ	۲۰/-	جلد ششم	"
جلد سوم	ہدیہ	۱۵/-	جلد ہفتم	"
جلد چہارم	زیر طبع		جلد ہشتم	"

مکتبہ حامدیکے بخش روڈ لاہور

جامع کرامات اولیاء اول	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی	۴۰۰ روپے
" " " " دوم	" " " " " "	۳۰۰ روپے
جامع البحار جلد اول	" " " " " "	۱۵۰ روپے
" " " " دوم	" " " " " "	۳۰۰ روپے
" " " " سوم	" " " " " "	۱۵۰ روپے
سعادت دارین جلد اول	" " " " " "	۲۵۰ روپے
" " " " جلد دوم	" " " " " "	۳۰۰ روپے
آثار ساطعہ	علامہ عبدالمسیح صاحب	۲۱۰ روپے
رسائل رمویہ جلد اول	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز	۱۰۵ روپے
" " " " دوم	" " " " " "	۱۰۵ روپے
علم خیر الانام	مولانا عبدالاسلام رضوی صاحب	۹۰ روپے
خون کے آنسو	مولانا مشتاق احمد نظامی صاحب	۹۰ روپے
جماعت اسلامی کاشیشل محل	" " " " " "	۶۰ روپے
گیارہویں شریف	حضرت صدیق فاضل سید نعیم الدین مراد آبادی	۱۲ روپے
جنتی زیور	سید المصطفیٰ اعظمی صاحب	۲۰ روپے
تسکین الخواطر	علامہ احمد سعید کافلی صاحب	۳۰ روپے



